تفسیر

متی و مرقس کی انجیل کی

مصنفہ پادری ٹی جے اسکاٹ صاحب
ایم اے ڈی-ڈی

لکھنؤ

بمطبع امریکن مشن باہتمام پادری کریون صاحب طبع ہوئی

سنہ ۱۸۸۰ء

چارون انجیلون کی حقیقت اور باہمی مناسبت

"تمام چیزون کے بانی یعنی کلمہ نے جو تمام مخلوق کو دست قدرت سے تھامے ہوئے چار کروبیون پر بیٹھا ہے چار انجیلین ایک روح کی تاثیر سے ہمین عطا کین" یہ قول ایرینیوس کا ہے - یسوع مسیح کے عروج سے دوسری صدی کے وسط مین ایرینیوس سے پہلے تاشین نے چارون انجیلون کے بیانون کو ایک جلد مین اسطرح درج کیا تاکہ چارون کی مماثلت اور باہمی مناسبت معلوم ہوتی تھی - اور تاشین سے پہلے خود اوسکے اوستاد جسٹن شہید نے خبر دی کہ رسولون کے پاس یادداشت کی ایک کتاب تھی جسے وہ انجیل کہتے تھے - پھر وہ لکھتا ہے کہ وہی انجیلین اوسکے زمانے مین تمام کلیسیاؤن مین پڑہتے اور صحیح و معتبر جانتے تھے جیساکہ یہودیون کی جماعت مین وہ عہدعتیق کو جانتے تھے - پس ان باتون سے اور نیز دیگر ثبوتون سے یہ امر تحقیق ہوگیا ہے کہ یوحنا رسول کی وفات سے جسٹن شہید کی تحریر تک جو زمانہ گذرا اوس زمانہ تک شہدا کی پاک کلیسیا کے تمام لوگ چارون انجیلون کو برابر راست و صحیح جانتے رہے - کسیکو بھی اونپر کچھ کلام نہ ہوا پس ان انجیلون کو لوگون نے جماعتون کے حکم سے یا کسی حکومت کے زور سے نہین تسلیم کیا بلکہ خود بخود اپنے دلون کی خوشی سے اختیار کیا - لیکن ان چارون انجیلون کے مجموعے سے پہلے بھی ایک انجیل تھی - ہمارے خداوند یسوع مسیح کے افعال اور اقوال اور موت اور جی اوٹھنے کے حالات جو ان چارون انجیلون کی اصل باتین ہین چارون انجیل نویسون کی تحریر سے پہلے مسیحیون کے لوگون کو نہایت صحت اور درستی سے یاد تھے - بارہ رسول جنھین یسوع نے چنا تھا اوسکے عینی و سماعی شاہد تھے جنھون نے اوسکی وفات کے بعد یہ خدمت اختیار کی تھی کہ اوسکے حالات لوگون کو سناتے تھے - یروشلم سے جہان یسوع کے کام اور اوسکی باتین کہیں مشہور تہین شروع کرکے روم تک اوس کی مدد سے یسوع کی باتین اور اوسکے مصلوب ہونے کے حالات لوگون کو سناتے پھرے - پس زبانی خبری انجیل مسیحی جماعت نے عینی شاہدون سے سنکر قبول کی - سننے والون اور دیکھنے والون نے کبھی ایسا بھی کیا کہ یسوع کے خاص خاص کلام اور کام یادداشت کے واسطے چٹھیون پر لکھ لیے ہر ایک نے اپنے طرز و طریق پر لکھا - اسیطرح زمانہ بزمانہ وہ باتین بڑہتی اور تکمیل کو پہونچتی رہین - پھر بھی کچھ عجب نہین کہ باتین تحریر سے رہگئی ہون - غرض چارون انجیلون موجودہ سے پہلے ایک انجیل کا وجود اسطرح پر تھا کہ کچھ باتین زبانی یاد تہین اور کچھ منتشر تحریرات مختلف آدمیون کے پاس موجود تہین - زبانی انجیل کا اوس زمانہ مین بڑا اعتبار تھا - جس زمانہ مین کہ اوسکی باتین الہامی رسولون کے منہ سے صادر ہوئی تہین اگرچہ اون اخبار سے جو لوگون نے خود رسولون سے سنی

تبھی منزلت مین کم تھین بلکہ جس زمانہ مین تحریری انجیلین ظاہر ہوئین اوسمین اور اوسکے بعد بھی دوسری صدی کے اختتام تک لوگون کو زبانی روایات کا شوق زیادہ رہا اور بزبان یاد کرتے تھے - اول صدی کے اختتام کے چند ہی برس کے بعد پاپیس نے کہا کہ "مین جانتا ہون کہ مجھے کتابی باتون سے اتنا تعلق نہین جتنا کہ رسولون کی زبان سے سنی ہوئی باتون کا شوق ہے - اوسنے لکھا کہ "میری یہ عادت تھی کہ جب کہ بزرگ (رسول اور اونکے ہمعصر مراد ہین) یا اونکے کسی ذریت سے ملاقات ہوتی تو مین اسطرح پوچھتا تھا "آپ جانتے فلانے معاملہ مین بزرگون سے کیا سنا ہے - اندریاس یا پطرس یا فیلپس نے کیا کہا ہے - تھوما یا یعقوب یا یوحنا یا متی نے یا کسی اور شاگرد نے اس معاملہ مین کیا خبر دی ہے - اریستیون (جسے بعض لوقا سمجھتے ہین) اور بزرگ یوحنا نے کیا بیان کیا ہے" جس زمانہ مین لکھنے پڑھنے کا رواج کم تھا لوگ روایات کو بڑی احتیاط سے بزبان یاد کر لیتے تھے۔

یہودیون کے ربیون کا یہ دعویٰ تھا کہ ہمین کل شریعت بالکل ویسی ہی حفظ یاد ہے - ایک ہی سے قصونکو دوہرانے سے یعنی جب لوگون نے ایک دوسرے کے سامنے بار بار کہا ہوگا تو نتیجہ یہ ہوا کہ سب کا بیان ایک ہی سا ہوگیا اور قصہ کی طرز بیان کی ایک معین صورت ہوگئی - یسوع کے معجزات اور پاک کلام اگر کتابت کی رسم نہین ہو تو بھی ایک پشت تک کچھ صحت سے لوگونکو یاد رہے ہونگے - لیکن جو انجیل کہ تمام زمانہ کے واسطے چاہیئے تھی اوسکی حفاظت فقط کتابت ہی سے ہو سکتی تھی اسواسطے خداے تعالیٰ کو منظور یہ ہوا کہ معتبر آدمیون کے ہاتھون سے لکھی جاوے - چنانچہ انجیلین خاص رسولون نے اپنے ہاتھ سے اور دو اونکے ہمعصرون نے اونکی اجازت سے اور جو رسولون کی تمام کلیسیا کو مقبول ہوئی تحریرین جو اس زمانہ تک پہونچین اور آیندہ زمانون کو پہونچینگی - ان مین تین پہلی زیادہ مشابہت سے زبانی انجیل کی نقل ہین جو تھوڑے تھوڑے فرق بیان سے رسول وعظ مین فرماتے تھے - اور چوتھی انجیل کا طرز بیان جدا ہے اوسے یوحنا رسول نے جسے یسوع سے نہایت قرب حاصل تھا خاص اپنے طور پر بیان کیا ہے جب یہ تحریری انجیلین مختلف ملکون ایشیا اور افریقہ اور یورپ کی عیسوی جماعتون کے دفترون مین پہونچین اور جماعتون کے سامنے ہر سبت کو پڑھی گئین تو زبانی انجیل کا رواج بتدریج کم ہونے لگا یہانتک کہ آجکل اوسکا پتہ بہت کم ہے - تین پہلی انجیلون مین جو کہین کہین بیان کا فرق اور موافقت پائی جاتی ہے اوسکا حال نقشہ مندرجہ ذیل سے بطور نمونہ کے معلوم ہوگا -

یسوع کے بپتسمہ کا بیان

متی ۳ باب ۱۳-۱۷	مرق ۱ باب ۹-۱۱	لوقا ۳ باب ۲۱-۲۲
۱۳ تب یسوع گلیل سے یردن کے کنارے یوحنا	۹ اور اون دنون مین ایسا ہوا کہ	۲۱ اور ایسا ہوا کہ جب سب لوگ بپتسمہ

پاس آیا تاکہ اوس سے بپتسمہ پاوے ۱۴ پر یوحنا نے
اوسے منع کرکے کہا کہ مین تجہسے بپتسمہ پانیکا محتاج
ہون اور تو میرے پاس آیا ہے ۱۵ یسوع نے
جواب مین اوس سے کہا اب ہونے دے کیونکہ ہمین
مناسب ہے کہ یونہین سب راستبازی پوری کرین تب
اوسنے ہونے دیا ۱۶ اور یسوع بپتسمہ پاکے وہین پانی سے
نکلکے اوپر آیا اور دیکھو کہ اوسکے لیے آسمان
کہل گیا اور اوسنے خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اوترتے
اور اپنے اوپر آتے دیکھا ۱۷ اور دیکھو کہ آسمان سے ایک
آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے مین خوش ہون

یسوع نے ناصرت گلیل سے آکر یردن مین
یوحنا کے ہاتہ سے بپتسمہ پایا ۱۰ اور جونہین
وہ پانی سے باہر آیا اوسنے آسمان کو کہلا
اور روح کو کبوتر کی مانند اپنے اوپر
اوترتے دیکھا ۱۱ اور آسمان سے آواز
آئی کہ تو میرا عزیز بیٹا ہے جس سے مین خوش
ہون ۔

پاچکے تھے یسوع بہی بپتسمہ پاکر دعا مانگ
رہا تہا آسمان کہل گیا ۲۲ اور روح
قدس جسم کی صورت مین کبوتر کی طرح
اوسپر اوتری اور آسمان سے یہ آواز
آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے تجہسے مین
راضی ہون ۔

پطرس کی ساس کا چنگا ہونا

متی ۸ باب ۱۴-۱۷

۱۴ - اور یسوع نے پطرس کے گہر مین آکے دیکہا
کہ اوسکی ساس پڑی اور اوسپر تپ چڑہی ہے
۱۵ - اور اوسکا ہاتہ چہوا تب تپ اوسپر سے اوتر گئی
اور وہ اوٹہی اور خدمت کرنے لگی ۱۶ جب شام
ہوئی اوسکے پاس بہت سے دیوانون کو لائے
اور اوسنے بات سے روحونکو نکال دیا اور سب
کو جو بیمار تھے چنگا کیا ۱۷ - تاکہ جو یشعیاہ نبی نے
کہا تہا پورا ہوا کہ اوسنے آپ ہماری ماندگیان لین
اور ہماری بیماریان اوٹہالین ۔

مرقس ۱ باب ۲۹-۳۱

۲۹ - اور وے فی الفور عبادتخانہ سے نکلکے
یعقوب اور یوحنا کے ساتہ شمعون اور
اندریاس کے گہر مین گئے ۳۰ - اور شمعون
کی ساس تپ سے پڑی تہی تب اونہون
نے فی الفور اوسکی خبر دی ۳۱ اوسنے
آکے اوسکا ہاتہ پکڑکے اوسے اوٹہایا
اور فی الفور اوسکی تپ جاتی رہی اور
اوسنے اونکی خدمت کی ۔

لوقا ۴ باب ۳۸-۳۹ -

۳۸ پہر وہ عبادتخانہ سے اوٹہکر شمعون
کے گہر گیا شمعون کی ساس کو بہت
تپ چڑہی تہی اور اونہون نے اوسکے
لیئے اوس سے عرض کی ۳۹ تب
اوسنے اوسکے پاس کہڑا ہوکے
تپ کو دہمکایا تو اوتر گئی اور اوسنے
جہٹ اوٹہکے اونکی خدمت کی *

دیوؤن کا سورون مین جانا

متی ۸ باب ۳۰-۳۲

۳۰ اور اونسے کچھ دور سورونکا ایک بڑا غول چرتا تھا ۳۱- سو دیوؤن نے اوسکی منت کرکے کہا اگر تو ہمکو نکالتا ہے تو ہمین اون سورون کے غول مین جانے دے ۳۲ تب اوسنے اونہین کہا جاؤ وے نکلکے اون سورون کے غول مین گئے اور دیکھو سورونکا سارا غول کرارے پر سے دریا مین کودا اور پانی مین ڈوب مرا-

مرقس ۵ باب ۱۱-۱۳

۱۱- اور وہان پہاڑون کے نزدیک سورونکا ایک بڑا غول چرتا تھا ۱۲ سو سب دیوؤن نے اوسکی منت کرکے کہا کہ ہمکو اون سورون کے درمیان بھیج تاکہ ہم اونمین پیٹھین ۱۳ یسوع نے فی الفور اونہین اجازت دی اور وہ ناپاک روحین نکلکے سورون مین پیٹھ گئین اور وہ غول کرارے پرسے دریا مین کودا اور وہ قریب دو ہزار کے تھے جو دریا مین ڈوب کے مرگئے۔

لوقا ۸ باب ۳۲-۳۳-

۳۲ وہان سورون کا بڑا غول پہاڑ پر چرتا تھا اونھون نے اوسکی منت کی کہ ہمین اونمین جانے دے- اوسنے جانے دیا ۳۳- اور دیو اوس آدمی سے نکلکے سورون پر چڑھے اور غول کرارے پرسے جھیل مین کود کر ڈوب گیا-

تینون انجیلون کی عبارتون مین جو فرق ہین اونکا حال الفرڈ صاحب نے اسطرح بیان کیا ہے کہ جب پڑھنے بیٹھو تو پہلے تین چار یا اوس سے زیادہ الفاظ ایک ہی ہونگے اوسکے بعد اوسیقدر مختلف الفاظ آوینگے یعنی بدل جاوینگے پھر دو تین فقرے ایک ہی سے محاورے مین آوینگے لیکن ترتیب بدلی ہوگی- پھر ایک فقرہ دو جملون مین ہوتا اور تیسرے مین نہین ہوتا- اسکے بعد پھر چند الفاظ ایک ہی ہوتے ہین- پھر ایک فقرہ بظاہر مختلف ہوتا ہے- علی ہذا القیاس اسی قسم کا تبدل و تغیر اور موافقت تمام مین ہے- لیکن یہ اختلافات اور اتفاقات اوس رائے کے موافق نہین قائم ہوسکتے مین جو بعض مصنفون نے ظاہر کی ہے کہ ایک انجیل نویس نے دوسرے سے نقل کی ہے نہ اوس قیاس کے موافق ہوسکتے ہین کہ یہ انجیلین ایک ہی اصل کی نقلین ہین- اور یہ بھی کافی جواب نہین ہے کہ سب بیان کرنے والون نے ایک ہی واقعات کو بالکل جدا اور مستقل طرز پر بیان کیا ہے- بیبل کے عمدہ علما جو آجکل جواب دیتے ہین وہ وہی ہے جو ہمنے اوپر بیان کیا- الغرض چونکہ ان انجیلون مین وہ قصے ہین جو بزبان یاد تھے اور تحریری یادداشت مین بھی تھے یعنی وہ باتین جو رسولون نے اپنی آنکھون سے دیکھین اور کانون سے سنین جو کہ آخرکار ان انجیلون مین قلمبند

ہوئے اِس سبب سے اختلاف اور اتفاق دونون موجود ہین۔ چند عمدہ نتایج جو ان انجیلون کی تطبیق سے پیدا ہوتے ہین مندرجۂ ذیل ہین۔

۱۔ متی اور لوقا دونون نے اول مسیح کے ابتدائی عمر کا احوال اور پہر منادی کرنے کا اور پہر مصلوب ہونے اور جی اوٹھنے کا اور عروج آسمان کا ذکر کیا ہے۔ مرقس اور یوحنا ابتداے عمر کا بیان بہت ہی کم کرتے ہین۔ اخیر بیان سب انجیل نویسون کا پورا پورا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح کی تکالیف کا اظہار سب کی اصلی غرض تہی۔

۲۔ فقط ۲۵ آیات مرقس مین ایسی ہین جنکی نظیر نہ متی مین نہ لوقا مین ہے لیکن مرقس نے دونون کی بہ نسبت زیادہ تفصیل سے لکہا ہے۔ اور یہ عجیب بات لحاظ کے قابل ہے کہ جو باتین متی و لوقا دونون مین ہین مرقس نے بہی اونہین لکہا ہے۔ متی اور لوقا اکیلے کہین متفق نہین بلکہ جہان کہین دونون کو اتفاق ہے تو مرقس بہی دونون سے متفق ہے۔

۳۔ متی اور مرقس کے بیان مین یہ خصوصیت ہے کہ نہ وہ بیان جسے لوقا نہ یوحنا نے کیا ہے اونہون نے یسوع کی منادی کا کچھ حال لکہا ہے جو گلیل مین گذرا تہا (متی ۴ باب ۱۲ اور ۱۶ باب ۱۲ ۔ مرقس ۱ باب ۵ ۱۴ و ۹ باب ۲۶) اور خاص لوقا کے بیانات کو جو دیکہا جاے تو معلوم ہوتا ہے کہ باب ۱ مین وہ یوحنا اصطباغی کے اور یسوع کی ولادت کے حالات لکہتا ہے اور ۹ باب ۵۱ اور ۱۸ باب ۱۴ مین خداوند یسوع مسیح کے وعظ و نصائح جو وسے علاقہ پیریا اور شرقی یہودیا مین فرمائے تہے بیان کرتا ہے مگر اس آخر ذکر مین مسیح کی نہایت عمدہ تعلیمات کا احوال ہے کہ جنکو بمنزلہ گوہر درخشان کے تصور کرنا چاہیئے۔

۴۔ فرض کرو کہ ہر ایک انجیل مین سو مضامین ہین تو ذیل کی فہرست سے معلوم ہوگا کہ کتنے معاملات ہر انجیل سے مخصوص ہین اور کتنے امور مین وہ اور انجیلون سے متفق ہے۔ اختلاف کتنے ہین اور اتفاق کتنے ہین۔

	مخصوص بیان	موافق بیان
مرقس	۷	۹۳
متی	۴۲	۵۸
لوقا	۵۹	۴۱
یوحنا	۹۲	۸

اِس نقشہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مثلاً اگر مرقس کی انجیل مین سو مضامین ہین تو اُنمین سے ۷ فقط مرقس مین پائے جاتے ہین اور ۹۳ اور ون مین بہی ہین علے ہذا القیاس۔

۵- جہان جہان کہ مسیح کے یا اور کسیکے عین کلام کا ذکر ہے اوسمین اور واقعات تاریخی مین بڑا فرق ہے - اول الذکر مین نہایت موافقت ہے اور آخرالذکر مین اختلاف ہے -

۶- جو انجیل جس مصنف کے نام سے مشہور ہے وہ طرز کلام سے تمام اوسی کی تصنیف معلوم ہوتی ہے - تمام خطوط اور اقتباسات وغیرہ مین یہی حال ہے - ہر مصنف کا طرز مخصوص اوس کی تمام تصنیف مین پایا جاتا ہے چھپتا نہین - جو الفاظ جس مصنف کو زیادہ پسند ہین اور جو ترکیب جسنے اختیار کی ہے اور عام غرض جسکی ہے وہ اوسکی تصنیف مین ذرسی غور سے معلوم ہوجاتی ہے -

غرضکہ ہر انجیل کا ایک ہی مخصوص مصنف ہے - مثلاً متی کی انجیل سے یہ مراد ہوتی ہے کہ جو واقعات اور احکام اوس انجیل مین مندرج ہین وہ الہامی رسول متی نے شہادت عینی سے لکھے ہین اور یہ امر کہ ہمارے منجی کے زمانہ مین ملک فلستین مین کونسی زبان بولی جاتی تھی عالمون کے درمیان ابتک بحث طلب ہے - اسمین شک نہین کہ اوسوقت فلستینی یہودیون مین دو زبانین یعنے آرامی اور یونانی مروج تہین - بابل کی اسیری مین یہودیون کی اصلی زبان عبری جاتی رہی تہی اور بابل کی زبان خالدی یعنی آرامی جو عبرانی سے بہت ملتی تہی بولنا سیکہ گئے تھے بحدیکہ اپنی آبائی زبان سے اسقدر غیر مانوس ہوگئے تھے کہ اسیری بابل سے لوٹنے کے بعد جب اوس زبان مین اونہین شریعت سُنائی گئی تو وہ اوسکے کچہ معنی نہ سمجھے - اسواسطے اونکے عالمون نے خالدی یعنی آرامی زبان مین شرح تیار کی کہ جسے وہ ترگم یعنی ترجمہ کہتے تھے - جب یہودی اسیری سے لوٹے تو سب نے اونہین ترجمون کے ذریعہ سے شریعت موسوی کو سیکھا - اسیعرصہ مین سکندر کے فتوحات اور یونانیون کی عقلمندی سے تمام تہذیب یافتہ ملکون مین یونانی رواج پاگئی تہی - مصر کے خاص بارونق شہر اسکندریہ مین یہودیون نے یونانی تصنیفات مین بڑا نام پیدا کیا تہا - شاہ تالمی کے اہتمام سے عہد عتیق کا یونانی مین ترجمہ ہوا جسے اس سبب سے کہ ستر آدمیون نے کیا تہا سپٹواجنٹ یعنے ستر والا کہتے ہین - عہد عتیق کی بہت باتین انجیل مین نسخہ ہای سپٹواجنٹ سے اقتباس کی گئی ہین - اسمین شک نہین کہ فلسطین کے لوگ سپٹواجنٹ اور عہد جدید کی یونانی آرامی کی بہ نسبت اچہی طرح پڑہ سکتے ہونگے ورنہ انجیل آرامی مین لکھی جاتی لیکن تمام عالم متفق ہین کہ عہد جدید کی یونانی مین عبرانی کا اثر قوی ہے اسواسطے انجیل کی یونانی کو خالص مروج یونانی نہین کہہ سکتے ہین - خدا کو منظور یہ نہیں تہا کہ یونانیون سے نہایت نرم اور شیرین زبان یعنی یونانی نکلی جسے اونہون نے جہان مین پھیلایا اور خدا نے عبرانیون کو تیار کیا تاکہ وے حق مذہب کو جاری کرین اور انہون نے یونانی کو سیکھا اور عبرانی کی آمیزش سے عبرانی آمیز یونانی پیدا ہوئی

جو الہام الٰہی کے اظہار اور حق مذہب کے تمام مین جاری کرنے کے واسطے کامل ذریعہ تہی - انجیلون کی حقیقت حال دریافت
کرنے مین اس امر کا یاد رکہنا نہایت ضرور ہے کہ پولوس کے اکثر خطوط اخیر کی تین انجیلون سے اول تحریر ہوئے تہے
رومیون کے نام کا خط لوقا کی انجیل سے پہلے تحریر ہوا تہا - یہانپر دو باتین قابل لحاظ ہین -

اول یہ کہ پولوس کے اکثر خطوط مین یسوع کی پیدایش اور معجزات اور رسالت اور موت اور عروج کا وہی بیان ہے
جو انجیلون مین ہے - انجیل خوان عیسائی خوب جانتے ہین کہ پولوس اور لوقا کے بیانات مین مسیح کی نسبت کچہ اختلاف
نہین -

دوسرے - جنکو پولوس کے خطوط مین شک تہا اب وہ بمجبوری تسلیم کرتے ہین کہ او سکے ہین - رومیون کے خطوط
سے بلاشبہ مسیح کا حال اوسیطور کا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ لوقا کی انجیل مین ہے اور رومیون کے خطوط کو سب نے
تسلیم کیا ہے پس پولوس کے خطوط گویا کہ پانچوین انجیل ہے جو چار دن کی صحت پر شاہد ہے - فہرست مندرجۂ ذیل مین
کتب عہد جدید کی تاریخات بہت کچہ ابررڈ صاحب کے [illegible]

سنہ ۳۳ عیسوی - عروج یسوع
سنہ ۴۵ عیسوی - متی کی انجیل کا رواج پانا ارامی زبان مین - [illegible] ہونا یروشلم سے -
سنہ ۵۱ و ۵۲ - پولوس کے خطوط تسلونیقیون کو
سنہ ۵۵ - پولوس کے خطوط گلتیون کو - تمطاؤس کو - ططس کو - قرنتیون کو -
سنہ ۵۸ رومیون کو -
سنہ ۶۰ قیصریہ مین پولوس کا مقید ہونا - لوقا کی انجیل کی اشاعت -
سنہ ۶۱-۶۳ - پولوس کی قید روم مین - فلیمون اور کلاسیون اور افسیون اور فلپیون کو خطوط -
سنہ ۶۴ پولوس کی وفات - پطرس کی وفات - یوحنا کا افسس کو جانا - مرقس کی انجیل کی اشاعت - متی کی انجیل
یونانی مین سنہ ۷۰ عیسوی سے پہلے -
سنہ ۹۵-۹۶ - یوحنا کا جزیرہ پتمس کو جلاوطن ہونا - یوحنا کی انجیل اور اوسکے خطوط اور مکاشفات -
سنہ ۱۰۰ ع - یوحنا کی وفات -

دیباچہ

اکثر مضامین اِس تفسیر کے ہوئیلرن صاحب کی تفسیر عہد جدید سے ترجمہ کیئے گئے ہین مگر یہ نہین ہے کہ کُل مطا
اوسی سے اخذ کیئے ہون۔ بہت باتین اوس تفسیر کی جو اِس ملک کے مناسب حال نہ تہین چہوڑ دی ہین
ور اکثر مطالب جنکا جاننا اِس ملک کے انجیل پڑہنے والون کے واسطے ضرور تہا اپنی طرف سے بڑہا دی ہین۔
استفسار اور اعجاز عیسوی اور صولت الضیغم وغیرہ کے جو جو اعتراضات انجیل پر تہے اونکے
جوابات تشریح کے ساتہہ موقع موقع پر دیئے گئے ہین + ارادہ یہ کیا ہے کہ اِسی ڈہنگ پر خدا چاہے تو کُل
نجیل کی تفسیر ہوتی چلی جائیگی + جو اصطلاحات حوالہ نکالنے کے واسطے مقرر ہین۔ اون کا طریقہ نقشہ ہاے
ذیل سے معلوم ہوتا ہے ـــ

پرانا عہد نامہ

پیدایش کیواسطے	..	پید	سموائیل	..	سم
روج	..	خر	سلاطین	..	سل
حبار	..	احب	تواریخ	..	تو
نتی	..	گن	عزرا	..	عز
ستثنا	..	است	نحمیاہ	..	نح
شوعہ	..	یش	استر	..	است
ضیون	..	قاض	ایوب	..	ای
وت	..	روت	زبور	..	زب

کتاب	مخفف
امثال	است
واعظ	واعظ
غزل الغزلات	غز
یسعیاہ	یس
یرمیاہ	یر
حزقیل	حزق
دانیل	دان
ہوسیع	ہوس
یوایل	یوایل
اموس	اموس
عبدیاہ	عبد
یوناہ	یون
میکاہ	میک
نحوم	نحوم
حبقوق	حب
صفنیاہ	صف
زکریاہ	زک
ملاکی	مل

نیا عہد نامہ

کتاب	مخفف
متی	مت
مرقس	مرق
لوقا	لوق
یوحنا	یوح
اعمال	اعم
رومیون	روم
قرنتیون	قر
گلتیون	گل
افسیون	افس
فلپیون	فلپ
قلسیون	قل
تسلونیقیون	تس
تمطاؤس	تم
ططس	طط
فلیمون	فل
عبرانیون	عبر
یعقوب	یعق
پطرس	پط
یہوداہ	یہود
مکاشفات	مک

دلیل عدم تحریف کلام الٰہی

یہ مشہور ہے کہ جو لوگ مخالف دین عیسوی ہین وہ ہمیشہ یہ بحث کرتے ہین کہ بیبل مین تحریف ہوگئی ہے لیکن یہ امر نہ کبھی کسی سے ثابت ہوا اور نہ ثابت ہو سکے - ہم یہان پر چند مختصر دلائل پیش کرتے ہین جن سے

عدم امکان تحریک کلام الٰہی کا ثابت ہے۔ہم بلا شک وشبہ اس بات پر اعتقاد رکھتے ہین کہ کلام الٰہی ہماری بابت ویسا ہی امانتاً غیر محرف پہونچا ہے جیسا ابتدا مین تھا کسی طرح کا تبدل تغیر نہین ہوا ہے + اور جبکہ ہم جانتے ہین کہ یہ کلام غلطی اور تحریف سے محفوظ ہے تو ہم پر فرض ہوا کہ اوسکے مطلب کو ڈہونڈہین ،

خدا کرے کہ یہ تفسیر اوس مطلب کی موید ہووے —

اول دلیلین پرانے عہدنامے کے بیان مین

پہلی دلیل اگر پرانے عہدنامے مین کسیطرح کی تحریف وتبدیل واقع ہوئی تو کن لوگونسے۔اور کسطور پر ہوئی یہودیونسے تحریف نہ قصداً نہ سہواً ہوسکی۔اگر انمین سے کوئی تبدیل وتغیر کا قصد کرتا تو انبیا ایسی شرارت کی فاش کرنیکو مستعد تھے لیکن کسینے ایسا قصد نہین کیا کیونکہ یہودی لوگ پاک نوشتے کی نہایت تعظیم وتکریم کرتے تھے اور اسکی حفاظت مین بسر وچشم مستعد تھے۔وہ نہایت خبرداری اور باریک بینی سے اسکے حرف اور نقطے گن گن کے نقلین کرتے تھے۔بلکہ اہل اسلام نے جو قرآنکی حفاظت مین کچہ ایسا ہی کرتے ہین اونھین سے سیکھا ہے۔علاوہ اسکے یہودیون مین ایسے فرقے تھے جن کے بیچ مین نفاق رہا اور ایک دوسرے کو خدا کا کلام متبدل نہ کرنے دیتا تھا جیسا کہ محمدیون مین ایک فرقہ دوسرے فرقے کی نگہبانی کرتا ہے تاکہ اگر کسی مقصد سے کوئی قرآن کا ایک لفظ متبدل کرے یا نکالے تو فوراً ظاہر کرے۔مسیح کے وقت کے بعد عیسائی لوگ جو کہ عہدعتیق سے خوب واقف تھے اوسکے محافظ ہوئے اور اگر یہودی کسی طرح کی تحریف کرنے لگتے تو یہ ایسے فعل بد کو ضرور ظاہر کرتے۔یہودی مسیح کے جانی دشمن ہوئے۔پس اگر وے کسی غرض سے پرانے عہدنامے کو تبدیل کرنا چاہتے تو سب سے بڑا مطلب اونکا یہ ہوتا کہ اون مقامون کو جو مسیح کی طرف صاف اشارہ کرتے ہین تبدیل یا تحریف کرتے لیکن کہین نہین معلوم ہوتا ہے کہ اونھون نے ایسا کیا یا ایسے امر کی خواہش کی +

دوسری دلیل۔عیسائی لوگ پرانے عہدنامے کی تحریف وتبدیل نہین کرسکتے تھے کیونکہ یہودی ہر وقت اور ہر ملک مین نہایت سرگرمی سے مستعد تھے کہ ایسی تحریک کو ظاہر کرین۔عیسائیون کی کیا مجال تھی کہ ایسا امر کرتے۔علاوہ اسکے عیسائی لوگ بہی عہدعتیق کو خدا کا کلام سمجہکے اوسکی بڑی تعظیم وتکریم کرتے تھے پس امکان نہین کہ اوسکی تحریف اون سے ہو—

تیسری دلیل علاوہ ان دلیلون کے غور کا مقام ہے کہ یہودیون اور عیسائیون نے پرانے عہدنامے کے تحریف کرنے کا الزام کبہی ایک دوسرے پر لگایا ہی نہین تو ثبوت کہنے کا کیا ذکر—

یہ ایک قوی دلیل ہے اور اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ درحقیقت نہ تو یہودیون اور نہ عیسائیون نے اِس امر مین کبھی قصد کیا تھا۔ یہ بالکل ناممکن ہے کہ دونون مخالف فریق پُرانے عہدنامے کی تحریف مین متفق الرای ہوجاتے۔

چوتھی دلیل دلیل مذکورۂ بالا سے ظاہر ہے کہ پُرانے عہدنامے مین تحریف نہین ہوئی ہوگی اور جب ہم تمام نسخون کو جو یہودیون اور عیسائیون کے پاس موجود ہین اور پُرانے پُرانے ترجمون کو مطابق کرتے ہین تو کامل ثبوت ہوتا ہے کہ تحریف کبھی نہین ہوئی ہوگی۔ جدی جدے ملکون سے اور سب زمانے کے لکھے ہوئے قریب سات سو نسخے پرانے عہدنامے کے فراہم کیئے گئے ہین اور سب مین مطابقت پائی جاتی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی طرح کی تبدیلی و تغیر نہین ہوا ہے۔ علاوہ اسکے پُرانے عہدنامے کی چند قدیم ترجمے ہین جو حال کے نسخون سے بالکل ملتے ہین۔ اگر کسیوقت مین پُرانے عہدنامے مین کچھ تبدیلی و تغیر ہوا ہوتا تو اِن ترجمون اور حال کے نسخون کا مطابق ہونا ہرگز ممکن نہوتا۔ پُرانے عہدنامے کے کئی قدیم ترجمے ہین مثلاً یونانی ترجمہ جسکو سپٹواجنٹ کہتے ہین اور جو سنہ عیسوی سے دوسو چھیاسی ۲۸۶ برس پیشتر ہوا تھا اور کلدی اور سُریانی مصری عربی حبشی ارمنی اور فارسی یہ سب ترجمے آپس مین ایک دوسرے سے اور اصل نسخون سے مطابقت رکھتے ہین جس سے صاف ظاہر ہے کہ پُرانے عہدنامے مین تحریف کسی صورت سے نہین ہوئی۔

دوم دلیلین نئے عہدنامے کے بیان مین

جسطرح اوپر کی دلیلون سے مسلم الثبوت ہوا کہ پُرانے عہدنامے مین کسی طرح کی تحریف نہین ہوئی اوسی طرح دلایل ذیل سے ثابت ہے کہ نئے عہدنامے مین بھی تحریف نہین ہوئی۔

پہلی دلیل نئے عہدنامے مین تحریف ہونا ناممکن تھا کیونکہ اوسکی طیاری کے بعد ہی بہت سے نسخے جابجا درمیان عیسوی مذہب کے دوست و دشمن کے پہیل گئے اِس صورت مین اگر کوئی تبدیل کرنے کا ذرا بھی قصد کرتا تو ہرگز نہ چھپتا۔ علاوہ اس کے عیسائیون کے درمیان چند فرقے تھے جو آپس مین اختلاف رکھتے تھے اور وے ایک دوسرے کو اس امر سے ضرور روکتے۔ ذرا سے غور سے معلوم ہوجائیگا کہ اگر کوئی قوم کسی کتاب پر

ایمان لاوے جو جابجا کثرت سے پھیل جاوے اور اوس قوم کے باعث نا اتفاقی فرقے فرقے
ہو جاوین تو ایک فرقہ دوسرے کو تحریف کرنے سے باز رکھے گا - انجیل کی نسبت یہی حال ہے -
علاوہ اس کے عیسائی لوگ انجیل کی نہایت تعظیم و تکریم کرتے ہین اور اوس کے آخر مین لکھا ہے
کہ اگر کوئی اس مین کچھ بڑھاوے یا گھٹاوے تو اوس شخص پر قہر الٰہی نازل ہوگا - ان وجہون سے انجیل
مین تحریف کا ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے -

دوسری دلیل نئے عہدنامے کے سیکڑون یونانی نسخے ملک ملک
سے فراہم کیئے گئے ہین - ان مین بعضے دین عیسوی کی ابتدا مین لکھے گئے تھے - لیکن اس قدر
سب متفق ہین کہ یقین ہوتا ہے کہ کہین تحریف نہین ہوئی ہے - بیشک ان مین کہین کہین سہو کاتب معلوم
ہوتا ہے لیکن اسقدر نہین کہ معنے مین فرق پڑے - یہ ادنی سہو اکثر صرف ہجون اور نقطون مین ہے جیسا
لکھنؤ کو لکھلؤ یا سرکوت لکھین لیکن اس سے معنون مین مطلق فرق نہین ہوتا ہے - محمدی لوگ
اکثر اس معاملے مین ضد کرتے ہین کہ انجیل مین کاتبون کے سہو سے تحریف ہے - یہہ محض بے
انصافی کی بات ہے کیونکہ اگر دو تین سو جلدین قرآن کی ملک ملک سے اکٹھی کی جاوین اور چند اون مین
سے کئی سو برس کی ہون جو کہ جدی جدی کتابون سے لکھی گئی ہون تو اون کے مقابلہ کرنے سے
تھوڑا فرق جس سے اصل مطلب مین کچھ بگاڑ نہو پایا جائے گا - یہی حال انجیل کا ہے - چنانچہ انجیل
کے سب زمانون کے نسخے مطابق ہین پس یہ بخوبی ثابت ہے کہ اوس مین تحریف
نہین ہوئی ہے -

تیسری دلیل نئے عہدنامے یعنی انجیل کے کئی ایک پرانے ترجمے ہین جنکی مطابقت
سے ثابت ہوتا ہے کہ اوس مین تحریف نہین ہوئی - ذیل مین چند قدیم اور مشہور ترجمے
مندرج ہین جو آپس مین ایک دوسرے سے اور اصل یونانی نسخون سے مطابق
ہین جس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ انجیل غیر مبدل ہے مثلاً لاٹینی یاجوجی اسکلاوانک اور
[illegible]یکس یہ سب ترجمے جدے جدے ملکون اور زمانون مین کیئے گئے تھے اور اون سے
[illegible] ہوتا ہے کہ نئے عہدنامے مین آج تک کوئی تبدیلی نہین ہوئی -

چوتھی دلیل - یہی ایک قوی دلیل ہے کہ انجیل کی بہت سی آیتین قدیم

زمانون کی کتابون مین نقل کی گئی تھین اور وہ حال کی انجیل کی آیتون سے ملتی ہین پس اگر حال کی انجیل قدیم کی اصل انجیل سے مطابق نہوتی تو ان آیتون مین مطابقت کہان سے ہوتی۔ مثلث مثلاً قرآن کی بہت سی آیتین اور کتابون مین پائی جاتی ہین جو کہ کئی ایک صدیون مین طیار ہوئی تھین۔ پس اگر یہہ آیتین اصل سورون کی آیتون سے مطابق ہون تو کیا ہم نہ کہین گے کہ یہہ قرآن نقل مطابق اصل ہے انجیل کی اتنی آیتین قدیم اور حال کی کتابون مین پائی جاتی ہین کہ اگر وہ بالکل کھو جاتی تو اون آیتون سے انجیل پھر جیسی کی تیسی بنجاتی اس صورت مین دلیل مذکورۂ بالا انجیل کی محافظت کے ثابت کرنے مین کیسی کارآمد ہے —

پانچوین دلیل۔ جو واردات اور تعلیمات حال کی انجیل مین پائی جاتی ہین بندریعہ تواریخ کے ہم کو معلوم ہے کہ وہی واردات اور تعلیمات سابق کے عیسائیون مین مشہور اور مروّج تھین اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ انجیل وہی ہے جو ابتدا مین تھی ورنہ واردات اور تعلیمات کی مطابقت کہان سے آتی۔

فرض کرو اگر کوئی شخص کسی قانون کی کتاب کو کہے کہ یہہ وہی کتاب ہے جو ہزار برس پہلے رائج تھی اور تواریخ کے دیکھنے سے معلوم ہو کہ جو قانون اس کتاب مین پائے جاتے ہین وہی ہزار برس پیشتر مروّج تھے تو یہ قوی دلیل اس بات کی ہوگی کہ یہ وہی کتاب ہے یہی حال انجیل کا ہے۔ ان سب دلیلون سے شک بالکل رفع ہوجاتا ہے کہ بیبل آجتک بے تحریف ہے۔ کوئی کبھی ثابت نہ کرسکا کہ اوس مین تبدّل و تغیّر ہوا۔ خلاصہ یہ ہے انسان کے پاس ایک کتاب الہامی ہے جسے بیبل کہتے ہین اور جب سے وہ ملی تب سے آج تک بے تحریف چلی آئی ہے۔ چونکہ وہ خدا کا کلام ہے یہ نہایت ضرور ہے کہ ہم اوس کا مطالعہ کرین اور اوسے سمجھین اور اوس پر عمل کرین؛

متی انجیل نویس

متی انجیل نویس اور رسول جلیل کا رہنے والا اور حلفا کا بیٹا تھا۔ اگر اوس کا

باپ وہی حلفا تھا جو یعقوب خورد کا باپ تھا تو وہ خداوند مسیح کا چچازاد بھائی ہوا۔
متی کفرناحوم مین رہتا تھا اور خراج گیری کا پیشہ کرتا تھا۔ اگرچہ گنیسرت کی جھیل کا گرد نواح
جہان وہ رہتا تھا آج کل ویران ہے مگر اوس زمانے مین وہان پر آبادی بکثرت تھی۔
وہ جھیل دریائے یردن کے نشیب مین ہے اور ماہی گیر ذن کی اوس سے قریب
بستی تھی اور اوس جھیل پر جہاز کی تجارت بخوبی ہوتی تھی۔ اوس راہ ہو کر دمشق اور
بابلستان کی تجارت جنوبی فلستین مین کی جاتی تھی۔ چنگی کی چوکی اس تجارت کے مال کے
محصول کے لیئے رومی حاکم نے کفرناحوم مین مقرر کی تھی اور وہان پر متی محصول لینے والا معمور تھا
محصول لینے والے اکثر رومی دولتمند ذی رتبہ ہوتے تھے جو اپنی طرف سے اور ون کو محصول
لینے کے لیئے بطور نیب کے مقرر کر دیا کرتے تھے۔ متی بھی نیب کے طور پر تھا۔ اس مین گذر
کی صورت تھی اور فائدہ بھی ہوتا تھا۔ لیکن چونکہ وہ محصول لینے والے رومی حاکم کے نوکر تھے
اس جہت سے اون کے ہموطن یہودی اون پر نفرین کرتے تھے جیسا کہ بعض لوگون مین قاعدہ
ہے کہ اگر کوئی دوسرے قوم والے کی نوکری کرے تو اوسکے ہمقوم ملامت کیا کرتے ہین ایک دن جبکہ متی چنگی کی چوکی پر
گھاٹ کے کنارے محصول لے رہا تھا ایسا ہوا کہ مسیح اوس راہ نکلا اور اوس سے کہا میرے پیچھے ہو لے۔ اگرچہ متی اوسکا
رشتہ دار ہوتا ہم مسیح کو پہچانتا تھا کیونکہ وہ فوراً اوٹھکر اپنے خداوند کے ساتھ ہو لیا۔ پہاڑی وعظ کے پیشتر جب کہ ہمارے
خداوند نے اپنے رسولون کو مقرر کیا اون مین متی بھی شامل تھا اور فہرست مین اوسکا نام دوسرا ہے۔ اس
پہلی ملاقات سے چھہ مہینے بعد متی نے اپنے خداوند کی تعظیم کیواسطے بڑی دعوت کی جسمین اوسنے سبب سے پہلے
ساتھیون کو بلایا۔ اوس نے اس دعوت کا ایک مختصر بیان کیا ہے۔ متی نے اپنا نام لکھا کہ مین نے دعوت
کی۔ لوقا کی انجیل سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ اوسہی نے کی۔ پہلے تین انجیل نویس فقیہون اور فریسیونکے کڑکڑانے
کی نسبت ذکر کرتے ہین اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ہمارے خداوند نے بڑی دانائی سے جواب دیا۔ آخری ذکر متی کا اعمال
کی کتاب مین گیارہ شاگردون کی فہرست مین ملتا ہے۔ یقین کامل ہے کہ وہ عید پنتیکست مین موجود تھا معتبر روایتون
سے ہکو یقین ہے کہ اوسنے کئی برس فلستین مین انجیل سنائی۔ کلیسیا کے مورخ بیان کرتے ہین کہ اوسنے کوشش
یعنے حبشیون کے ملک مین انجیل سنائی اور وہان شہید ہوا مگر ایک قدیم مورخ ہراکلیون بیان کرتا ہے
کہ متی اون حواریون مین نہ تھا جنھون نے شہادت پائی ۔

متی کی انجیل

مع تفسیر

پہلا باب

یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابرہام کا نسب نامہ + زبور ۱۳۲-۱۱ + یس ۱۱-۱ + یر ۲۳-۵ + مت ۲۲-۴۲ + یوح ۷-۴۲ + عم ۲-۳۰ و ۱۳-۲۳ + روم ۱-۳ + پید ۱۲-۳ و ۲۲-۱۸ + گل ۳-۱۶ + لوق ۳-۲۳

انجیل - لفظ انجیل کے معنی خوشخبری ہین - اوسمین نجات دینے والے کی جسکو خدا نے انسان کے پاس بہیجا پیدائش زندگی اور موت کی جس سے تمام دنیا کے لیئے کفارہ ہوا خوشخبری ہے - انجیل پہلے ہمارے خداوند کی چارون تواریخون کے مضمون کو کہتے تہے لیکن بعد لکہے جانے ان کتابون کے وہ اونکا نام ہو گیا - یہ انجیل متی کی انجیل کہلاتی ہے کیونکہ متی اوس کا لکہنے والا تہا -

یسوع مسیح - لفظ یسوع یونانی مین وہی ہے جو عبرانی مین یشوعہ ہے اور معنی اوسکے نجات دینے والا ہین - یہ نام ہمارے خداوند کا فرشتے کے خاص حکم سے دو سببون سے رکہا گیا - پہلے اسلیئے کہ وہ ظاہر کرے کہ وہ گناہون سے نجات دینے والا ہے - دوسرے یہ کہ ظاہر ہو کہ جس طرح یشوعہ بنی اسرائیل کا رہبر تہا اور اونہین دنیوی کنعان مین لے آیا اوسی طرح سے یسوع نجات دینے والا ہے جو اپنے لوگون کو آسمانی کنعان مین لے آتا ہے - بیبل مین اکثر شخصون کو اسیطرح سے مطابق اون کے کام کے موزون نام الہام سے دیئے گئے - لفظ مسیح اصل مین کسی شخص کا نام نہین ہے لیکن یہ لفظ بادشاہی عہدے کے لیئے ہے اور عبرانی لفظ سے جسکے معنی مقرر کرنا ہین نکلا ہے - یہ لفظ ایسا ہی ہے جیسا مسایا عبرانی مین - ان دونون کے ایک ہی معنی ہین اور چونکہ جب عبرانی لوگ اپنے بادشاہون اور کاہنون کو اونکے عہدے پر مقرر کرتے تہے تو وے لوگ ممسوح کہلاتے تہے ایسے ہی نبیون نے یسوع کی بابت پیشخبری دی جو کہ شاہانہ لقب ممسوح یا مسایا یا کرسٹس کے ساتہہ آنیوالا تہا - نہ صرف یہودی منتظر تہ

(۲) ابرہام سے اضحاق پیدا ہوا اور اضحاق سے یعقوب پیدا ہوا اور یعقوب سے یہوداہ اور اوسکے بھائی پیدا ہوئے (۳) اور یہوداہ سے فارس اور زارہ تمر کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور فارس سے حسروم پیدا ہوا اور حسروم سے ارام پیدا ہوا

پیدا ۲۱-۲ و ۳ + پید ۲۵-۲۶ + ۲۹-۳۵ + پید ۳۸-۲۷ وغیرہ + روت ۴-۱۸ وغیرہ + ۱-تو-۲-۵ و ۹ وغیرہ

کو وہ اس لقب کے ساتھہ آوے گا بلکہ سامری بھی جیسا کہ سامری عورت نے گواہی دی کہ مین جانتی ہون کہ مسیح آتا ہے۔ پس ہمارے نجات دینے والے کا نام یسوع ہوا اور اوسکا عہدہ مسیح یا شاہانہ مسیح۔

ابن داؤد۔ لفظ ابن یعنے بیٹے سے یہان پر اور اور جگھون پر کتاب مقدس مین مطلب اولاد سے ہے گو بہ اعتبار پشت کے کتنی ہی دوری پر کیون نہو۔ مسیح کا داؤد کی نسل سے ہونا اور اوس کی انسانی بادشاہت کو بھی ثابت کرتا ہے وہ نسل سے بادشاہ تہا اور قوم کے قانون سے ممسوح اور بادشاہ کیئے جانے کا مستحق تہا۔ نسل کی رو سے اوسکا حق تہا کہ ہیرودیس کو تخت سے اوتار دے اور آپ اوس کی جگہہ بیٹھکے یہودیون پر سلطنت کرے۔

ابن ابرہام۔ ہم متی کے حال مین بیان کر چکے ہین کہ اوسنے اپنی انجیل خاصکر یہودیون کے لیئے لکھی اسلیئے ہمارے خداوند کا نسب نامہ یہودیون کے بادشاہ داؤد اور یہودیون کے مذہب کے بانی ابرہام سے لکھا۔ لوقا نے برعکس اسکے اوس کا نسب نامہ آدم سے جو سب کا انسانی باپ ہے اور خدا سے جو سب کا ربانی باپ ہے لکھا اس لیئے کہ اوسنے غیر قومون کے لیئے اپنی انجیل لکھی۔ عالم لوگ ان دونون کے نسب نامون مین بڑی مشکلات پاتے ہین۔ ان مشکلات مین سے بعض اس امر مین پائی جاتی ہین کہ ان دونون نسب نامون کو مطابق کرین۔ بعض مشکل بالذاتہ اسی مین ہے۔

نامہ جس لفظ کا ترجمہ یونانی سے نامہ کیا گیا ہے اوس لفظ کے معنی کتاب ہین۔ جب کبھی کتاب کا لفظ بیبل یا اور کسی پرانے زمانے کی کتابون مین آوے تو کوئی ایسی کتاب نہ سمجھے جیسا کہ حال کے زمانہ کی خوب صفائی کے ساتھہ اچھے کاغذ پر چھپی ہوئی چمڑے کی جلد بندھی ہوئی سستی اور آسانی سے ہاتھہ مین تھامنے کے قابل ہوتی ہین بلکہ ایسا سمجھنا چاہیئے کہ اون وقتون کی کتابین کپڑے یا پتون یا چمڑے پر لکھی ہوتی تھین جن پر بڑی دقت سے لوہے یا پتہرہ کے قلم سے حرف بنائے جاتے تھے اور وے کبھی

(۴) اور ارام سے عمیناداب پیدا ہوا اور عمیناداب سے نحسون پیدا ہوا اور
نحسون سے سلمون پیدا ہوا (۵) اور سلمون سے بوعز راحب کی پیٹ سی
پیدا ہوا اور بوعز سے عوبید روت کے پیٹ سی پیدا ہوا اور عوبید سی یسی پیدا
ہوا (۶) اور یسی سے داؤد بادشاہ پیدا ہوا اور داؤد بادشاہ سے سلیمان اوس
سے جو اوریاہ کی جورو تھی پیدا ہوا (۷) اور سلیمان سے رحبعام پیدا ہوا اور رحبعام
سے ابیاہ پیدا ہوا اور ابیاہ سے آسا پیدا ہوا ۔ ۱ تم ۱۶-۱ و ۱۷ او ۱۲ + ۲ سم ۱۲-۲۴ - ۱ تو ۱۱-۴۳-۱ وغیرہ

لکڑی کے ستون پر لپٹی رہتی تہین جس سبب سے دفعتاً ہر مقام کا نکالنا بہت مشکل پڑتا تہا اور مہنگی بھی بہت
ہوتی تہین ۔ وے لپیٹ کر تسمون سے باندھی جاتی تہین اور بڑی لمبی ہوتی تہین اور پڑہتے وقت ایک
سرا اس کتاب کا کہلتا جاتا تہا اور دوسرا لپٹتا جاتا تہا اور جب پڑہی جا چکتی تہی تو رومی لوگ اوسے ایک
خانہ یا پونگی مین رکھتے تہے ۔ چونکہ بہت تھوڑے لوگونکو کتابین میسر آتی تہین مصنف لوگ اپنی تصنیفات لوگون کے سامنے
پڑہ کے سنایا کرتے تہے اور یہ بہت ضرور ہوتا تہا کہ عمدہ اور کام کے نوشتے حفاظت کی جگہون مین رکھے
جا دین ۔ قلمی نقلین پرانے عہد نامے کی ہیکل اور عبادت خانون مین رکھی جاتی تہین اور اسی طرح سے
انجیل کی اور خطون کی نقلین گرجا گھرون مین رکھی جاتی تہین ۔ جبکہ کوئی مصنف کسی کتاب کو بنا چکتا
تہا تو اوسکی نقلین کیجاتی تہین اور یہ نقلین کچھ تو بھیجنے کے واسطے بھیجدی جاتی تہین اور کچھ کلیساؤن
کے کتب خانون مین رکھی جاتی تہین ۔ بہت سی نقلون کے ہونے سے بگڑنا ممکن نہ تہا ۔ ایک صدی کے
عرصہ مین بہت سی نقلین انجیلون اور خطون کی یورپ ایشیا اور افریقہ مین پہیل گئین اس لیئے
ناممکن تہا کہ کوئی بناوٹ یا تحریف اون مین واقع ہوئی ہو ۔ فقط مطابق ہی ہونا (سوا تھوڑی ضعیف غلطیون
کے جو نقل کرنے مین ہو مین) تمام دنیا کی نقلون کا کافی ثبوت ہے کہ یہ چارون انجیلین اصلی ہین ۔
متی کے دو پہلے باب کسی قدر اورون سے علحدہ ہین جن مین نجات دہندہ کے نسب نامہ شاہی اور
پیدایش الٰہی اور بچپن کا ذکر ہے ۔ ان دو بابون مین نبوت اور معجزہ سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ

(۸)- اور اساسے یہوسفات پیدا ہوا اور یہوسفات سے یورام پیدا ہوا اور یورام سے عزیاہ پیدا ہوا (۹) اور عزیاہ سے یوتام پیدا ہوا اور یوتام سے آخذ پیدا ہوا اور اخذ سے خرقیاہ پیدا ہوا (۱۰) اور خرقیاہ سے منسّی پیدا ہوا اور منسی سے امون پیدا ہوا اور امون سے یوسیاہ پیدا ہوا + ۲ تسل ۲۰-۲۱ + اتو ۳-۱۳ +

[ی]ہ مسیح خدا اور انسان اور نجات دہندہ ہے جو کہ آنے والا تہا-

نسب نامہ یہودیون مین یہ دستور تہا کہ اپنے نسب نامون کو بڑی حفاظت سے رکہتے تہے [ہ]م اون نسب نامون کو پرانے عہدنامے مین پاتے ہین- وہ اس لیئے اور بہی حفاظت سے رکہے جاتے تہے [م]سیح کسی نہ کسی خاندان مین پیدا ہونے والا تہا- پس یوسفس جو کاہنا خاندان سے تہا یون لکہتا ہے کہ مین اپنا [ن]سب نامہ ٹہیک جیسا کہ سرکاری دفترون مین لکہا ہے بتاتا ہون- اور اعلے خاندان کا جیسا داؤد کا تہا [ن]سب نامہ ضرور بیت لحم کے (جو کہ داؤد کی ولادت کی جگہہ تہی) سرکاری دفترون مین رکہا رہتا ہوگا اور اس [وج]ہہ مریم کو سرکاری حکم سے جانا اور نام لکہانا پڑا- متی نے یا تو سرکاری دفتر سے لفظ بلفظ لکہا ہے یا شاید [یو]سف کے گہر کا نسب نامہ جیسا وہ اختصار کے ساتہہ تہا تحریر کیا ہے- پہلی صدی کے آخر مین بادشاہ ڈومیشین [ک]ے حکم سے داؤد کے تمام نسل کے لوگون کی تلاش کی گئی تہی- بادشاہ اسلیئے اون سے اندیشہ رکہتا تہا [ک]ہ اوسنے سنا تہا کہ وہ نسل شاہی ہے- ہمارے خداوند کے رشتہ دار اوس کے حضور مین لائے گئے [او]ر اون سے پوچہا گیا کہ بادشاہت مین تمہارا کچہ دعوے ہے- لیکن چونکہ وے بے حوصلے عیسائی لوگ [معل]وم ہوئے بادشاہ نے اونہین رخصت کر دیا- اس بات کا بیان کہ داؤد کا نسب نامہ شاہی قائم تہا [یوسف]س صاحب اپنی زندگی کی سرگذشت مین لکہتے ہین کہ مین خود اپنی مان کی طرف سے نسل

(۱۱) اور یوسیاہ سے یکونیاہ اور اوسکے بھائی جسوقت بابل کو اوٹھہ جانے کے وقت پیدا ہوئے ║ بعضے نسخون مین یون ہے یوسیاہ سے یہویقیم اور یہویقیم سے یکونیاہ وغیرہ

دیکھو ا تو ۳-۱۵ و ۱۶ + ۲ سل ۲۴-۳۴ و ۱۵ و ۱۶-۱ اور ۲۵-۱۱ + ۲ تو ۳۶-۱۰ و ۲۰-یر ۲۷-۲۰ و ۳۹-۹-اور ۵۲-۱۱-۱۵-۲۸ ۲۹-و ۳۰ + دان ۱-۲

شاہی سے ہون) - جب یروشلم برباد ہو گیا تو سب نسب نامے غارت ہو گئے اسلیئے ناممکن ہے کہ یہودی کسی آنیوالے مسیح کی نسل داؤد سے بتاسکین اور یہ بات اون کے کسی اور مسیح کی راہ نکلنے کی بالکل بیخ کنی کرتی ہے -

ہمکو یقین جاننا چاہیئے کہ جس زمانہ مین یہ نسب نامہ متی اور لوقا نے لکھا تہا سب لوگ اسکا مطلب جانتے تھے کسی کو اسکی صحت مین کچھ کلام نہ تہا - یوسف کا نسب نامہ ضرور اوگسٹس کے حکم سے بغرض اسم نویسی منجانب عدالت کے بنایا گیا - اور اسم نویسی اون وقتون مین حسب دستور یہودیون کے اسطرح ہوا کرتی تہی کہ ہر قبیلے کے سردار کے واسطے ایک نقشہ جداگانہ ضرور بنایا جاتا تہا (لوق ۲-۴-۵) پس ہملوگون کو اس نسب نامے مین گو کیسی ہی دقت کیون نہ معلوم ہو اوسوقت والون کے نزدیک صاف تہا - دوسرا ثبوت اس امر کا کہ ابتدا مین یہ نسب نامہ مشرح اور صاف سمجہا جاتا تہا یہ ہے کہ یہودیون نے کسی نوع کا اعتراض اسپر نہین کیا ہے - اگر ذرا بہی اسکی صحت مین شک ہوتا تو بغیر الزام لگائے نہ چہوڑتے پس گو ان نسب نامون کی مطابقت باہمی مین کسیقدر مشکل پیش آتی ہو گر معترض کو اپنی تسکین کر لینا اس امر مین کہ یہ ضرور صحیح ہے کسی طرح غیر ممکن نہین -

اس مقام پر ہم اول اس امر کی تشریح کرین گے کہ ان نسب نامون مین فرق کیون معلوم ہوتا ہے اور پہر اس کی دقت کو رفع کرینگے -

اول تو جاننا چاہیئے کہ مفسرین نے اس فرق کا جواب کئی طرح پر لکہا ہے مگر ہمارے واسطے کوئی سا ایک اسے جان لینا کل اعتراضات کے دفع کرنیکے واسطے بخوبی کفایت کرتا ہے - یہان ہم صرف دو جواب جن سے اون نسب نامون کی موافقت معلوم ہو جاوے اکتفا کرتے ہین -

(۱) متی نے یوسف کا اور لوقا نے مریم کا نسب نامہ بیان کیا ہے مگر لوقا نے بیشک مریم کا نام اپنی

(۱۲) اور بابل کو اوٹھہ جانے کے بعد یکونیاہ سے سلتی ایل پیدا ہوا اور سلتی ایل سے زروبابل پیدا ہوا۔ (۱۳)۔ اور زروبابل سے ابی اود پیدا ہوا اور ابی اود سے ایلیاقیم پیدا ہوا اور ایلیاقیم سے عازور پیدا ہوا (۱۴) اور عازور سے صدوق پیدا ہوا اور صدوق سے اخیم پیدا ہوا اور اخیم سے ایلیئود پیدا ہوا (۱۵) اور ایلیئود سے ایلی عاذر پیدا ہوا اور ایلی عاذر سے متان پیدا ہوا اور متان سے یعقوب پیدا ہوا

[ل]و ۳-۱۷ و ۱۹ + عز[۱۶] ۳-۲ و ۵-۲ + نحم ۱۲- ا یح ۱-۱ +

[فہ]رست مین نہین داخل کیا۔ سو یہ صرف اسی سبب سے ہے کہ یہودیون کے یہان یہ قاعدہ تہا کہ عورت کا نام [ک]سی نسب نامہ مین نہین درج کرتے تھے پس یہ نسب نامہ واقع مین ہیلی کا ہے اور لوقا نے یہ ثابت کر دکھایا کہ [ی]سوع ابن مریم اوسی نسل مین ہے اور اسی سبب سے داؤد کے خاندان سے ہوا یوسف ازراہ استحقاق [م]ریم کے اِس جہت سے کہ داماد تہا ہیلی کا قایم مقام ہوا اور ایک عجیب بات یہ اور ہے کہ یہودی اپنی [کت]اب تالمود مین مریم دختر ہیلی لکھتے ہین جس سے ظاہر ہے کہ یا تو یہ خبر لوبت بہ لوبت راویون سے پہونچی [یا] اِس نسب نامے کو دیکھکر جانا۔ اب کوئی اعتراض کرے کہ یہ کیسے معلوم ہوا کہ لوقا نے مریم کا نسب نامہ [لک]ہا ہے اِس کا تو ذکر کہین نہین آیا تو اوسکے جواب کے واسطے اِس قدر جان لینا کافی ہے کہ یہودیو[ن] [ک]ے یہان یہ دستور تہا کہ اپنے رجسٹرون مین عورتون کے نام نہین درج کرتے تھے اور یہی سبب [ته]ا کہ مریم کی جگہہ یوسف کا نام لکھدیا ہے۔ واقع مین وہ نسب نامہ ہیلی پدر مریم کا ہے۔ ان دونون [نس]ب نامون مین دو نامون زروبابل اور سلتی ایل کے واقع ہونے کا یہی سبب ہے کہ اِس مقام [پر آ]کے وہ نسب نامے ملجاتے ہین اور کیا بعید ہے کسی ازدواج یعنے نکاح کے یا تبنیت کے باعث

(۱۶) اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا جو شوہر تھا مریم کا جس سے یسوع جو مسیح کہلاتا ہے پیدا ہوا۔

ایسا ہوا ہو اور پھر جدا ہو گئے ہون یہانتک کہ مریم اور یوسف پر آکے پھر مل گئے ہون۔

۲۔ دوسری راے جو اول سے غالب تر ہے یہ ہے کہ دونون نسب نامے یوسف ہی کے ہون۔ متی نے وراثت کے لحاظ سے یعنی بغرض وارث ٹھرانے تخت داؤد کے نسب نامہ شاہی لکھا ہو اور لوقا نے خاندان کے لحاظ سے یعنی اِس امر کے ثبوت کے واسطے کہ وہ حقیقت مین داؤد کی خاندان سے ہے نسب نامہ خاندانی لکھا ہو۔ پس اِس صورت مین دونون کی صحت مین کچھ کلام نہوگا۔ متی نے اوسکا نسب نامہ اِس امر کے اظہار کے واسطے بنایا تھا کہ یسوع سچا مسیح ہونے کے باعث پیشین گوئی کے موافق وارث تخت داؤد ہے اور لوقا کو اِس امر کا اظہار منظور تھا کہ یہہ یسوع وہی تخم ہے عورت کا جس کی نسبت لکھا ہے کہ (سانپ کا سر کچلیگا)۔ اور اوسی غرض سے اوسکو ابن آدم ثابت کرکے آدم تک سلسلہ پہونچایا ہے۔ پس دونون نے اپنی اپنی غرض کے واسطے صحیح صحیح لکھا ہے اور اِس امر مین کچھ شک نہین کہ یہ کچہری کے کاغذات سے مرتب کئے گئے تھے۔ ایک نقشہ دونون نسب نامون کا درج ہے۔
(نقشہ کو دیکھو)

متی نے یوسف کا نسب نامہ وراثت شاہی یعنی تخت قایم کرنے کے واسطے اِس طرح پر لکھا ہے کہ جو اوسکی نسل مین بادشاہ ہوتے آئے ہین صرف اونکا ذکر کرکے یوسف تک آکے حق وراثت قایم کیا ہے اور لوقا نے کل خاندان کا نسب نامہ لکھا ہے اِس طرح پر کہ پشت بہ پشت جو جو گذرے ہین سب کا ذکر کیا ہے متی نے داؤد سے لیکر سلیمان مین ہوئے یکونیاہ تک جن جن کو حق سلطنت پہونچا تھا اون کا نسب نامہ لکھا ہے۔ لوقا داؤد سے شروع کرکے ناتن کی طرف کو سلتی ایل تک جو جو پشت در پشت گذرے ہین اون کا نسب پہونچاتا ہے۔ مگر یکونیاہ پر آکے بہ سبب لاولد ہونے کے سلسلہ سلیمانی ٹوٹ گیا تھا لہذا سلتی ایل کو جبکہ

یسوع کا نسب نامہ

داؤد

مطابق متی کے

سلیمان
رحبعام
ابیاہ
آسا
یہوسفط
یورام
عزیاہ
یوتام
آخز
حزقیاہ
منسی
امون
یوسیاہ
یکونیاہ

ناتن
متاتا
مینان
ملیا
الیاقیم
یونان
یوسف
یہوداہ
شمعون
لیوی
متتات
یوریم
الیعزر
یوسیس
المودام
قوسام
ادی
ملکی
نیری

سیالتی ایل
زروبابل
ریسا
یوحنا
یوداہ
ابیہود یعنی

(مطابق متی اور لوقا)

تا تینی مین تہا اِس نسب نامے مین لا کے مالک وراثت قایم کیا ہے اِس طرح اوس کا نام دونون نسب ناموں یعنی لطبی لوقا والے اور غیر لطبی متی والے مین پایا جاتا ہے۔ زروبابل کے ایک پر پوتے ابی اود (یعنی یوددالوق) اور اوسکے بیٹے الیاقیم سے متی نے ایک سلسلہ اور دوسرے بیٹے یوسف سے لوقا نے نسب نامہ لطبی کا ایک سلسلہ قایم کرکے متہات تک پہونچایا ہے مگر یہہ متہات وہی ہے جسکو متی نے متعان لکہا ہے۔ اسی متہات کے ہیلی اور یعقوب دو بیٹے تہے جن مین یعقوب بڑا بیٹا ہونے کے باعث تاج کا وارث ہوا چنانچہ نام اوس کا نسب نامہ شاہی مین درج ہے۔ چہوٹے بیٹے ہیلی کا نام نسب نامۂ لطبی مین ہے۔ ہیلی کا بیٹا یوسف تہا اور بڑے بہائی یعقوب کی اولاد مین صرف مریم تہی کوئی لڑکا نہ تہا جو وارث تخت ہوتا۔ الغرض دونون صورتون مین مریم کا داؤد کی نسل سے ہونا ثابت ہے اور یہہ امر نہایت ضروری بہی تہا تا کہ خدا کا وعدہ کہ (مین تیرے بعد تیری نسل کو جو تیری صلب سے ہوگی بر پا کرونگا اور اوس کی سلطنت کو قایم کرونگا (۲ سم ۷۔ ۱۲) پورا ہو۔ اسی کے مطابق پطرس نے کہا کہ خدا نے داؤد سے قسم کہائی کہ مین تیری نسل سے مسیح کو جسم کی رو سے ظاہر کرونگا کہ تیرے تخت پر بیٹہے) اعم ۲۔ ۳۰۔

اب ہم اون دقتون کو جو متی کے نسب نامہ مین ناموں کے چہوٹ جانے سے واقع ہوتی ہین بیان کرینگے۔ یہہ تو بخوبی ظاہر ہے کہ متی نے کل فہرست کا خلاصہ اِس غرض سے کیا کہ پورے تین حصّے ہوجاوین۔ ۱۔ ابرہام سے داؤد تک اور ۲۔ داؤد سے بابل کی اسیری تک اور ۳ بابل کے اوٹہہ جانے سے مسیح تک۔ اِس ترتیب سے متی نے سات کے شمار کا جو یہودیوں کے نزدیک مستحسن سمجہا جاتا تہا جیسا کہ اِس ملک کے بعض لوگ عدد ۱۵ اور ۷۔ اور ۲۱۔ مستحسن جانتے ہین لحاظ ضرور رکہا ہے۔ چنانچہ اوّل حصّہ مین اوس عدد کا دوگنا رکہا ہے اور باقی دو حصّے کو اِس لحاظ سے کہ ترتیب درست رہے اور شاید یادگاری کے واسطے بہی اچہا ہے اوسی عدد (۷) تک گہٹایا ہے۔ لائٹ فٹ صاحب کہتے ہین کہ یہودیوں کے یہان یہ دستور تہا کہ نسب نامون کو بانٹ کر تفریق کرتے تہے اور ہر تفریق مین کوئی عدد فرضی جو مستحسن سمجہا جاتا تہا پشتون کے لحاظ سے مقرر کرتے تہے مثلاً ۱۴۔ دوگنا سات (۷) کا جو پورا کیا جا سکتا ہے۔ ایسا کرنے مین کہین کچہہ پشتین بڑہ جاتی تہین اور کچہہ چہوٹ جاتی تہین جیسا پہلے حصّے مین آدم سے موسیٰ تک کل پشتین

دو شہائی اور عدد سائت پر منقسم ہین۔ لیکن ایک نسخہ منظومۂ سامری مین وہی پشتین صرف دو دہائیون پر تقسیم ہین اور ۶ کتنے نام چھوٹ گئے ہین۔

لیسٹ فٹ صاحب نے بھی ثابت کیا ہے کہ اس قسم کے محذوفات نسب نامون مین اکثر واقع ہوئے ہین۔ چنانچہ ایک عجیب مثال اس قسم کی کتاب مکاشفات کے ۷۔۵۔۸ مین ظاہر ہے جہان فرقۂ دان کا غالباً بباعث عادت بت پرستی کے مطلق ذکر نہین کیا اور بالکل نذارد ہے۔ نسب نامون سے نامون کے چھوڑ دینے کا دستور عرب کے درمیان بھی پایا جاتا ہے چنانچہ سید احمد خان صاحب نے اپنے (خطبات الاحمدی علی العرب محمد بن العربی) صفحہ ۲۰۱ مین اسطرح لکھا ہے کہ (یورپ کی تواریخ مین شدا اور سبا اکبر کے درمیان صرف دو نام ایک عاد اور دوسرا اناتات پائے جاتے ہین حالانکہ چاہیئے تھا کہ کم سے کم پانچ نام ہوتے۔ انکے چھوٹ جانے کا سبب صرف یہہ ہے کہ مورخین تواریخ مذکورہ نے یہ نام اگلے وقتون کے عربون کے بہاٹون سے سنکر لکھے ہین اور ان بہاٹون کا یہہ قاعدہ تھا کہ ایک خاندان کے صرف اونہین شخصون کے نام سنبہالا کرتے تھے جنکی شہرت کے کام نمایان ہوئے ہون۔ ہمارے عرب العاربہ کے نسب نامون کی فہرست مین جہان جہان انکو نامون کے چھوٹ جانے کا شبہ ہے یا خود مورخین نے جہان اس قسم کا حذف تسلیم کیا ہے اسی طرح کا نشان (+) ذکر آیا ہے۔

متی نے بھی اسی دستور کے موافق اپنے نسب نامے کے دوسرے حصہ مین تین نام اخزیاہ یوآس امصیاہ جو کچھہ ایسے بڑے نہ تھے چھوڑ دیئے ہین۔ اخزیاہ مطلق بادشاہت کے لایق نہ تھا اوسکی ماں عتلیاہ اوسکی جگہہ حکمرانی کرتی تھی۔ ہان یوآس جس زمانہ مین اپنے داماد یہویدع کاہن کی ہدایت پر کاربند تھا البتہ اس لایق تھا کہ بادشاہ کہلایا جاتا اوس کا داماد مقبرۂ شاہی مین مدفون ہوا اور وہ محروم رہا۔ باقی رہا امصیاہ سو وہ اپنی بد اعمالیون کے سبب سے برباد ہوگیا پس یہی سبب ہے کہ یہ تین نام چھوڑ دیئے ہین۔ اسی طریق پر تیسرے حصہ مین بھی اس لحاظ سے اختصار کیا گیا کہ تطبیق رہے اور ترتیب نہ بگڑ جاوے۔

یہان پر ایک اور مقام یعنے نسب نامے کا پچھلا حصہ جس مین بظاہر کچھہ نقص معلوم ہوتا ہے تشریح طلب ہے وہو ہذا۔ متی نے لکھا ہے بابل کو اوٹھہ جانے سے مسیح تک چودہ پشتین ہین لیکن گنتی سے فقط تیرہ نکلتی ہین۔ اس مقام کی تشریح یعنے اس پشت کے چھوٹ جانے کا سبب

ی طرح پر لوگون نے بیان کیا ہے لیکن جس حالت مین کوئی سا اون مین کا اِس مشکل کے دفعہ کرنے کو
فایت کرتا ہو تو پہر گنجایش اعتراض کی نہین رہتی ہے۔ آلفورڈ صاحب کی راے یہ ہے کہ داؤد کا نام
دو بارہ لانا مقصود تھا یعنی جسطرح اول حصّہ مین اُسیطرح حصّہ دوم مین بہی۔ اِس حساب سے یکونیاہ کا نام تیچھلے
حصّہ مین آکر پڑےگا اور ہر حصّہ مین چودہ۱۴ پشتین ہون گی۔ الفورڈ صاحب لکھتے ہین کہ اوس
جملہ کے محاورے سے ظاہر ہوتا ہے کہ داؤد کا نام دو مرتبہ آیا ہے۔ مثلاً جب کہا (ابرہام سے داؤد
تک) اِس مین ابرہام اور داؤد دونون داخل ہین (اور داؤد سے بابُل کو اوٹھہ جانے تک) اب
بیان داؤد دو بارہ آیا اِس واسطے کہ لفظ سے اوس کو شامل کرتا ہے سے عامل ہے اور داؤد
معمول ہے اور معمول جو ہمیشہ تحت عامل ہوتا ہے اوس مین ضرور داخل ہوا پس جو کوئی نسب نامے
کے اِس طرح شمار کرنے پہ اعتراض کرے تو یہی کہنا کافی ہوگا کہ ڈاکٹر ملس صاحب نے
ثابت کر دیا ہے کہ یہودیون کے یہان یہ دستور عام تھا کہ اپنے نسب نامون کو کسی عدد پر جس کو
وے مستحسن جانتے تھے تقسیم کر لیتے تھے اور ایسا کرنے سے یا تو کچھ نام مکرر آجاتے تھے یا چھوٹ
جاتے تھے جیسا کہ فِلو صاحب نے کل نسب نامے کو موسیٰ سے آدم تک تین دہائی اور ایک ستے پر
تقسیم کیا ہے جسمین ابرہام کا نام مکرر آیا ہے۔ یہ راے جمیس اور فوسٹ اور ہرزن صاحبان اپنی تفسیر
مین لکھتے ہین۔

ایک نقشہ تین چودہ۱۴ کا دربارہ تشریح بیان مذکورہ مندرجۂ ذیل ہے

ابرہام	داؤد	یکونیاہ
اضحاق	سلیمان	سلتی ایل
یعقوب	حبیعام	وزوبابل
یہوداہ	ابیاہ	ابیُود
فارس	اسا	ایلیاقیم
حسروم	یہوسفات	عاذور
ارام	یورام	صدوق

عمیناداب	عزیاہ	اخیم
نحسون	یوتام	ایلیئود
سلمون	اخز	الیعازر
بوعز	حزقیاہ	متھان
اوبید	منسّی	یعقوب
یسّی	امون	یوسف
داؤد	یوسیاہ	یسوع

اور اگر داؤد کا نام دوبارہ نہ لایا تو کیا بعید ہے کہ یکونیاہ کا نام دوبارہ لایا ہو ایک تو اسیری کے پیشتر کیونکہ اون لوگون کے اسیری مین جانے سے پیشتر دہ موجود تہا او. پہر اوس حصہ نسب نامے مین جو اسیری سے گنا جاتا ہے کیونکہ یہ بہی اسیری مین تہا۔ ولیمس صاحب کی بہی یہی راے معلوم ہوتی ہے غرض جس طرح چاہو فرض کرو وہ چودہ۱۴ تین مرتبہ آتے ہین۔ پس اسطرح سے ہم کو صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ کوئی مشکل ایسی نہین ہے جس سے ان دونون کا فرق نہ دریافت ہوجاوے۔

(۱۷) پس سب پشتین ابرہام سے داؤد تک چودہ۱۴ پشتین ہین اور داؤد سے بابل کو اوٹھ جانے تک چودہ۱۴ پشتین اور بابل کو اوٹھ جانے سے مسیح تک چودہ۱۴ پشتین ہین (۱۸) اب یسوع مسیح کی پیدایش یون ہوئی

۱۷- چودہ۱۴ پشتین - ان پشتون کا حساب بیان متذکرہ بالا سے معلوم ہوتا ہے۔
۱۸- اب یسوع مسیح کی پیدایش - متی مسیح کے نسب نامے سے یہ بتا کر کہ وہ داؤد کا بیٹا ہے

[۱۸] جب اوس کی ما مریم کی منگنی یوسف کے ساتھہ ہوئی تو اون [ک]ے اکٹھے آنے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ [پ]ائی گئی۔ لوق ۱-۲۰۱+ لوق ۱-۳۵+

[ج]یسا کہ پیشین گوئی کی گئی تہی اوسکی پیدائش کے حال سے یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ خدا کا اوتار تہا یعنی وہ جسم [م]ین ظاہر ہوا۔ جسطرح خدا کی طاقت سے زمین کی مٹی سے پہلا آدم بنایا گیا اوسی طرح ہماری انسانی مٹی مین [سے] دوسرا آدم یعنی مسیح پیدا کیا گیا۔

اوسکی ما مریم۔ انجیل کے لکھنے والون نے مریم کی بابت مسیح کی پیدائش کے بعد بہت تہوڑا لکھا ہے [ر]وایت سے کچہ خبر ملتی ہے۔ مسیح کی بچپن کے بعد قانا کی شادی مین اوس کا ذکر ہے اور پہر ایک جگہہ مریم کا ذکر اسطرح [پ]ر آیا ہے کہ مسیح کے بہائیون کے ساتھہ وہ بہی مسیح کو ترغیب دیتی تہی کہ اپنے وطن کو مراجعت کرے اور پہر [ص]لیب پاتے وقت دکہائی دی لیکن مسیح کے قبر سے جی اوٹھنے کے وقت موجود نہ تہی۔ مسیح نے مرتے [و]قت اوسے یوحنا کے سپرد کیا۔ آخر ذکر اعمال ۱-۱۴+ مین آیا ہے جہان وہ یروشلم مین شاگردون کے [س]اتھہ تہی۔ روایت ہے کہ وہ ۶۳ برس کی عمر مین مری۔

اون کے اکٹھے آنے سے پہلے (دیکہو ۲۵ وین آیت کی اخیر شرح)

یوسف۔ مریم کے شوہر یوسف کا حال بہت تہوڑا انجیل مین پایا جاتا ہے۔ وہ داؤد کی نسل شاہی سے تہا اس سبب سے فرشتے نے اوس سے مخاطب ہوکے (۲۰ آیت) کہا (اے یوسف [ا]بن داؤد)۔ اگرچہ وہ بادشاہی خاندان مین سے تہا تو بہی وہ ایک چہوٹے بدنام ناصرت [گ]اؤن مین غیر معروف تہا۔ مطابق یہودیون کے دستور کے کہ ہر ایک آدمی خواہ امیر ہو [ی]ا غریب ہو کسی دستکاری کا پیشہ سیکہے یوسف بڑہی تہا۔ معلوم ہے کہ وہ ایک راستباز آدمی تہا [ا]وس کا سب چال چلن سادہ بے عیب اور خدا کے حکمون کے مطابق تہا۔ اگرچہ کچہ [ل]کہا نہین مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ جب یسوع لڑکا تہا مر گیا کیونکہ مریم اور یسوع کے

بھائیون کا ذکر تو کہین کہین آیا مگر یوسف کا کہین ذکر نہین آیا ہے۔

روح القدس۔ چونکہ خداوند مسیح کی ما انسان اور باپ خدا تھا وہ خدا اور انسان دونون کا بیٹا ہے یعنی وہ خدا اور انسان ہے۔ اس معجزانہ پیدایش کی خبر اوس پہلی پیش خبری مین ہے جہان کہ ذکر ہے کہ عورت کی نسل (مرد کی نسل نہین) سانپ کے سر کو کچلے گی۔ اس بات کا ذکر کہ خدا روح ہے بہت جگہہ بیبل مین آیا ہے پر توبھی یہ روح اپنی روح کا ذکر کرتی ہے۔ پید ۶-۳ + ۵۹-۱۲۔ خدا اپنی اس روح کو بھیجتا ہے۔ اسن ۱-۲۳ + یس ۴۲-۱+ یہ روح جو اس طرح بھیجی جاتی ہے ایک فاعل ہے ۱عم ۸-۲۹ + ۱۰-۱۹ + اور وہ ایک اقنوم ہے۔ یوح ۱۵-۲۶ + بپتسمے کے رسم مین یہ روح باپ اور بیٹے کے ساتھہ شریک ہے اور دونون کی طرح سے اسکا ایک خاص ذاتی نام ہے۔ متی ۲۸-۱۹ + اسی طرح سے تینون کا ذکر کلام برکت مین ہے۔ ۲قر ۱۳-۱۳ + اون مین باپ چشمہ محبت کا ہے اور بیٹا فضل کا چشمہ اور روح رفاقت کا چشمہ ہے۔ توبھی کتاب مقدس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا احد ہے۔ پس ان مقامات سے ایک طرح پر جو غیر مفہوم ہے خدا کی تثلیث پائی جاتی ہے اور ایک اور دقیق طور سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ واحد ہے۔ یہ عقیدہ کل ایماندار کلیسیا کا ہر ایک زمانے مین قایم رہا اور جہان کہین اسکو نہ مانا وہان عقلی دین اور کفر نے جگہہ کی اور انجیل کی پیروی نرہی۔

(۱۹) تب اوس کے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا اور نہ چاہا کہ اوسے تشہیر کرے[۱۹] ارادہ کیا کہ اوسے چپکے سے چھوڑ دے۔ است ۲۴-۱+

(۱۹) تشہیر کرے۔ جیسا کہ است ۲۲-۲۳ و ۲۴ + مین بیان ہے دونون آدمی سنگسار کیئے جاوین۔ چپکے سے چھوڑ دے۔ یعنی طلاق دے دیکھو است ۲۴ +

۲۰) وہ ان باتون کے سوچ ہی مین تھا کہ دیکھو خداوند کے ایک فرشتے نے اوسپر خواب مین ظاہر ہوکے کہا اے یوسف ابن داؤد اپنی جورو مریم کو اپنے یہان لے آنے سے مت ڈر کیونکہ جو اوسکے رحم مین ہے سو روح القدس سے ہے ۲۰ لوق ۱-۳۵

۲۰) خداوند کا ایک فرشتہ اوس چارسو برس کے عرصے مین جو کہ پرانے اور نئے عہدنامے کے درمیان گذرا نبوت معجزہ الہام اور فرشتون کا نازل ہونا موقوف ہوگیا تہا۔ مگر یسوع نجات دہندہ کے آنے سے یہ باتین پھر ہونے لگین۔ پہلے پہل اس نئے زمانے کے اوائل مین جبرئیل فرشتہ ہیکل مین نازل ہوا تہا اس بات کی خبر دینے کے لیئے کہ یوحنا مسیح کا بشیر پیدا ہونے والا ہے۔ اس اجرے کے بعد بہت سے معجزے ہر قسم کے قبل مسیح کی پیدایش کے اور اوسکی منادی کرنے مین اور اوسکے صعود ہونے کے بعد وقوع مین آئے فرشتے اپنے جلال کے ساتھ ظاہر ہوئے۔ شیطان نے اپنی سلطنت دکھلائی ہر طرح کی کرامات خداوند کے ساتھ نمایان ہوئین۔ وہ ایک عجیب وغریب زمانہ تھا جسمین بہشت اور دوزخ دونون کی باتین ایسے طور سے ظاہر ہوئین کہ کسی اور زمانے مین نہ ہوئین یہ معجزات اوس زمانے کے مناسب تھے۔ ہم جو آجکل کے ہین نہین کہہ سکتے کہ فرشتون کا نازل ہونا اور بدروحون کا آدمیون پر قبضہ کرنا اوس زمانے مین جب خدا کا بیٹا خود دنیا مین مجسم تہا نا واقع ہوا۔

وہ فرشتہ یوسف کو اسلیئے ظاہر ہوا کہ مسیح کی پیدایش کی خبر دے۔ لفظ فرشتہ کے معنے قاصد ہین لیکن کتاب مقدس مین اوس سے خاصکر یہ مطلب ہے کہ ایک ذات روحانی جسکو خدا کسی معجزانہ کام کے انجام دینے کے لیئے بہیجے۔ پیدایش کی کتاب مین ذکر ہے کہ فرشتے ابرہام اور لوط پر ظاہر ہوئے اور قاضیون کی کتاب مین منوحا پر ۱۳-۲ + وغیرہ۔ بعض فرشتون کے نام کتاب مقدس مین بابل کی اسیری کے بعد ظاہر ہوئے۔ گمان غالب یہ ہے کہ یہ انسان کے سے نام ہین۔ یہ فرشتے چونکہ آدمیون پر ظاہر ہوتے تہے اسواسطے اون کے سمجھنے کے لیئے اونہین کے سے نام رکھے گئے۔ ہمین یہ نہین سمجھنا چاہیئے کہ یہی نام اون کے بہشت مین بھی ہونگے بلکہ اسلیئے کہ صورت انسانی اختیار کرتے تہے اور انسانی بولی بولتے تہے وہی انسان کی پہچان کے لیئے

کوئی مشہور نام جس سے کچھ مطلب ظاہر ہو رکھ لیتے تھے۔ اسی طرح اوس فرشتے نے جو ذکریاہ پر ظاہر ہوا (لوق ۱-۱۹+) کہا کہ میں جبرئیل ہون جو خدا کے حضور کھڑا رہتا ہون اور ۲۶ آیت مین اسی جبرئیل کا نام پھر آیا ہے جہان کہ اوسنے مریم کو مسیح کی پیدائش کی خبر دی اور دانیل کے ۸ باب ۱۶ آیت مین ذکر ہے کہ یہی جبرئیل ظاہر ہوا تا کہ مینڈھے اور بکرے کے رویا کو سمجھاوے اور تعجب کی بات یہ ہے کہ اوسنے دانیل کو ستر ہفتون کی رویا کی تعبیر بتلائی۔ (دان ۹-۲۱-۲۷) پس اسی جبرئیل نے دانیل سے مسیح کی بابت پیشین گوئی کی اور اوسکے پیشرو یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت ذکریاہ کو اور مسیح کی پیدائش کی بابت مریم کو خبر دی۔ وہ نام جس سے وہ اپنے تئین آدمیون پر ظاہر کرتا ہے یعنی جبرئیل (خدا کا زورآور) ٹھیک اوسکی صفت بتلاتا ہے کتاب مقدس مین فرشتون کا کوئی مفصل بیان نہین ہے نہ اونکی تعظیم نہ پرستش کرنا لازم ہے۔ یہودیون اور مسلمانون اور بعضے وسواسی عیسائی مصنفون نے فرشتون کے بارے مین بہت کچھ لکھا ہے لیکن جو ذکر فرشتون کی بابت پاک کتاب مین آیا ہے وہ بہت تھوڑا ہے اور اتفاق سے آیا ہے۔ نتیجہ اس سب کا یہ ہے کہ ہم کو اونسے واسطہ کم ہے ۔

خواب مین۔ اگرچہ خواب اکثر محض توہمات ہوا کرتے ہین جنکا کوئی عقلمند آدمی اعتبار نہین کرتا ہے تو بھی خدا نے خوابون کو اکثر ایک ذریعہ آدمی کی ہدایت کا مقرر کیا ہے۔ خدا جسنے ذہن عطا کیا وہی سوتے اور جاگتے مین اوس ذہن مین ایسے خیالات ڈال سکتا ہے کہ کسی ماجرے کی خبر دیتے ہون۔ یہودی خوابون کو ایک ادنی درجے کا الہام سمجھتے تھے۔ یہان پر یہ بھی غور کرنے کی بات ہے کہ مریم اور ذکریاہ پر تو فرشتہ جبرئیل جو خدا کے حضور کھڑا رہتا ہے کھلا کھلی دکھائی دیا تا کہ یوحنا بپتسمہ دینے والے اور خداوند مسیح کی خبر دے۔ لیکن یوسف کو جو فرشتہ خواب مین دکھائی دیا اوسکا نام معلوم نہین ہے ۔

ابن داود۔ یوسف کوئی نامور آدمی نہ تھا لیکن خاندان کے لحاظ سے بڑا تھا۔ یہ بات نہایت ضرور تھی کہ مریم داود کی نسل سے ہو اسلیئے کہ یسوع حقیقت مین جسم کی رو سے داود کی نسل سے ہو۔ پر یہ بات مناسب تھی اگرچہ ایسی ضروری نہ تھی کہ یوسف داود کی نسل سے ہو اسواسطے کہ یسوع لوگون کی نظر مین اپنے مشہور باپ کی طرف سے بھی داود کی نسل سے سمجھا جاوے۔ یہ بات کہ یسوع داود کا بیٹا یعنی اوسکی نسل سے ہوگا ایسی صاف صاف اور اس کثرت سے پرانے عہدنامے مین اسکا ذکر آیا ہے کہ یہودی مذہب مین وہ ایک عقیدہ ہو گئی تھی۔ تارگم جو کلدی ترجمہ پرانے عہدنامے کا ہے اوس مین اسکا کلمہ (یسی کے تنے سے ایک کونپل نکلے گی وغیرہ) یہ ترجمہ لکھا ہے یعنی (ایک بادشاہ یسی کے بیٹون مین سے نکلے گا اور مسیح اوسکے بیٹے کے بیٹون مین سے) مسیح کے زمانہ مین یہ بات کہ مسیح داود کی نسل سے ہوگا یہودی عالمون کی مذہبی تعلیم تھی۔ مرق ۱۲-۳۵ سے یہ بات صاف ظاہر ہے جہان لکھا ہے کہ فقیہ کیونکر کہتے ہین کہ مسیح داود

بیٹا ہے اور پہر متی ۲۲-۴۲ (مسیح کے حق مین تمہارا کیا گمان ہے - وہ کسکا بیٹا ہے - وے بولے داؤد کا)۔
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح داؤد کا بیٹا مشہور تہا کیونکہ یوسف مریم کے ساتھہ بیت لحم کو نام لکہانے گیا تہا اسلیئے
وہ داؤد کے گہرانے اور اولاد سے تہا) لوق ۲-۴ پہر ایک جگہہ اسطرح آیا کہ یریہو کا اندہا آدمی چلّا اوٹہا (اے یسوع
داؤد کے بیٹے مجہہ پر رحم کر) لوگونکی بہیڑ یروسلم مین چلّاتی تہی (ہوشعنا داؤد کے بیٹے کو) اور سارے مسیح کے نسبنامہ کا یہ ہے (یسوع مسیح ابن داؤد کا
نسب نامہ) متی ۱-۱ اور اسطرح سے خبر دینے والا فرشتہ داؤد کی نسل کی ایک کنواری پاس بہیجا گیا لوق ۱-۲۷ - اور اوسکی نسل کے لیئے
...سنے وعدہ کیا کہ (خداوند خدا اوسے اوسکے باپ داؤد کا تخت دیگا) (۳۲ وین آیت)

...سو روح القدس سے ہے - یہ ہماری خراب طبیعت کے سبب ہے کہ ہم انسان کی پیدائش کے طریقے کے
...سے مین ناپاک خیال دلمین لاتے ہین - چنانچہ بعض اہل اسلام اعتراض کر بیٹہتے ہین کہ اگر مسیح خدا کا بیٹا ہوتا تو ایک عورت
...کے پیٹ سے پیدا نہوتا - خدا کا قانون تمام خلقت مین یہ مقرر ہے کہ نسل صرف والدین کے وسیلہ سے جاری رہے - پس
...صرف ماسے کوئی پیدا ہو تو بڑا معجزہ ہے اور یقین کرنا چاہیئے کہ یہ نسل (روح القدس سے ہے)۔
اس جملہ سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ روح القدس ہمارے خداوند یسوع مسیح کا باپ ہے - لوقا کی انجیل مین آیا ہے
...فرشتے نے مریم سے کہا کہ (روح القدس تجہہ پر اوترے گی اور خدا تعالی کی قدرت کا سایہ تجہہ پر ہوگا اس سبب سے وہ
...لڑکا خدا کا بیٹا کہلائے گا) اس سے ہمین یہ سمجہنا چاہیئے کہ خدا کی قدرت سے اوس کنواری کے جسم مین ایک بالکل پاک لڑکا
...جس مین الوہیت اور انسانیت دونون شامل تہین حمل رہا اور پیدا ہوا - سوا بیدینون اور ناپاکون کے اور کوئی دلمین
...ایسا ناپاک خیال اِس امر کا نہ لائیگا ✦

۲۱) اور وہ بیٹا جنے گی اور تو اوسکا نام [۲۳]یسوع رکہیگا کیونکہ وہ اپنے
...لوگونکو اونکے گناہون سے [۲۶]بچایگا یعنی نجات دینیوالا لوق ۱-۳۱ ، اعم [۲۴]۴-۱۲ و ۵-۳۱ و ۱۳-۲۳ و ۳۸

(۲۱) اور تو اوسکا نام یسوع رکہیگا پہلی آیت کی تفسیر مین ہم بیان کر چکے ہین کہ یونانی مین لفظ یسوع جو ہے عبرانی مین
...یشوع ہے - یسوع خداوند کا نشان اِسی بات مین تہا کہ اوسنے بنی اسرائیل کو اونکے دشمنون سے نجات دی اور اونہین
...کنعان مین لے آیا - دراصل یشوع لفظ ہوشیا تہا اور جاننا چاہیئے کہ موسے نے الہام سے اوسکو یشوع کر دیا تا کہ لفظ کی
...نجات دینے والا ہو جاوے - گنتی ۱۳-۱۶ - پس یہ نام اسلیئے دیا گیا تہا کہ حقیقت مین اوس مطلب کو جسکے لیئے

وہ شخص بہیجا گیا تہا ظاہر کرے اور وہ مطلب یہ تہا کہ یشوع اسرائیل کا اونکے دشمنون سے نجات دینے والا ہوا اور اون
کنعان مین آباد کرے اور یہی باعث ہے کہ مسیح خدا کی ہدایت سے وہی نام ملا کیونکہ وہ اپنے لوگون کو اونکے گناہون
بچایگا - جسطرح سے کہ یشوع بنی اسرائیل کا اونکے دشمنون سے بچانے والا اور اونہین کنعان مین بسانے والا تہا
یسوع ایمان لانے والون کو اونکے گناہون سے بچانے والا اور آسمانی کنعان مین بسانیوالا ہے - پس ان دو
یعنی یشوع اور یسوع کے بیچ مین یہ نسبت ہے ـــ

نجات دینے والے	نجات پانے والے	آفت	انجام
یشوع	اسرائیل	دشمن	کنعان
یسوع	ایمان لانیوالے	گناہ	بہشت

ہمکو یہانپر یہ بہی غور کرنا چاہئے کتاب مقدس مین ایسی مثالین ہین جہان خدا کی طرف سے نام ایسے ملے ہین
کہ جنسے نام والون کا کام معلوم ہو جاوے جیسے لفظ یسوع کے معنی بچانے والا ہین اور وہ اسلیئے رکہا گیا کہ وہ حقیقت
نجات دینے والا ہے اور پہر اسیطرح سے ۲۳ آیت مین عمانوایل کہلایا جسکے معنی یہ ہین (خدا ہمارے ساتہ) اور
حقیقت مین خدا ہے جو جسم مین ظاہر ہوا - پس ہم اون لوگون کے خلاف جو صرف مسیح کی انسانیت کے قائل ہین
تمام دعوی کرسکتے ہین کہ وہ خدا ہی ہے کیونکہ وہ اپنے لوگونکو اونکے گناہونسے بچاویگا - ان لفظون سے
صاف ظاہر ہے کہ اگرچہ یہودی لوگ خیال کرتے تہے کہ ایسا مسیح ہماری قوم کے لیئے پیدا ہوگا جو کہ ہمکو رومیون
ہاتہ سے بچاویگا لیکن فرشتے نے صرف ایسے یسوع کا وعدہ کیا جو اپنے لوگون کو اونکے گناہون سے بچاویگا *

(۲۲) یہ سب کچہ ہوا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تہا پورا ہو کہ

(۲۲) یہ سب کچہ ہوا کہ جو وغیرہ - یہ فقرہ سب کچہ مسیح کی پیدائش کی تمام سرگذشت کا جو ۱۸ آیت سے شمار ہو
ہے دلالت کرتا ہے - لیکن کیا یہ کل واردات اسلیئے ہوئی کہ اوسی ایک نبوت کو پورا کرے - بعض عالم اسکے جو
مین یہ کہتے ہین کہ اسکا ترجمہ یون بہتر ہے یعنی (یہ سب کچہ ہوا تو وہ پورا ہوا) لیکن ہم سمجہتے ہین کہ اسی ترجمہ مین کوئی
معنی نہین نکلتے ہین - یہ سب باتین حقیقت مین اسلیئے ہوئین کہ وہ نبوت پوری ہووے کیونکہ اوس نبوت کا پو
نجات دہندہ کا دنیا مین آنا ہوا اور خدا کی پیشین گوئی صادق ٹہری اسمین کوئی تقدیر کی بات نہین معلوم ہو
جس بات کو خدا پیشتر سے معلوم کر لیتا ہے کہ آدمی ایسا کرینگے وہی تبلا دیتا ہے اور پہر آدمی آپ سے بڑ جاز

تے ہین۔ خدا کی پیشین گوئی پوری ہوتی ہے۔ علاوہ اسکے اگر کوئی سمجھے کہ خدا اپنی بڑی دانائی سے اپنے کام کو فعل مختار
ن کے عملون سے جو اوسکو پہلے سے معلوم رہتے ہین نکالے تو ایسین کوئی تقدیر کی تعلیم نہین ہے۔ اوسکی دانائی اسقدر
وہ فعل مختار آدمیون کو اونکے طریقے پر چھوڑ دیتا ہے اور پہر بہی اپنا مطلب نکالتا ہے اور اوسکی پیش بینی صادق
ہے یہان تک کہ کچہ تعجب نہین کہ کل کام خدا کے خود مختار آدمیون کے وسیلے اونکی خودمختاری کی حالت مین ہوتے
اور اسطرح پیشخبری پوری ہوتی ہو +

(۲۵) دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اوس کا نام عمانوایل
ین[25] گے جسکا ترجمہ یہ ہے خدا ہمارے ساتھ ۔۔ یا رکھا جایگا۔ یس[25] ۷-۱۴ +

(۲۵) دیکھو ایک کنواری یس ۷-۱۴۔ استفسار کا مصنف اس لفظ کنواری پر اعتراض کرتا ہے کہ وہ غلط ہے
لئے کہ یسعیاہ کی کتاب مین جو لفظ ہے اوسکے معنی جوان عورت ہے خواہ بیاہتا ہو یا نہو۔ باکرہ ہو یا نہو لیکن یہاں
کی انجیل پر کوئی معقول اعتراض نہین ہوسکتا ہے کیونکہ سپٹواجنٹ مین جو پُرانے عہدنامہ کا ترجمہ ہے اوس مین
فظ کنواری ہے اور یقین ہے کہ متی نے اوسکے مطابق لکھا ہے۔
نئے عہدنامہ کے مصنف اکثر سپٹواجنٹ کا حوالہ دیتے ہین اسلیئے کہ وے یونانی مین لکھتے تھے اور وہ یونانی مین
یعنی وے اصل عبرانی کا حوالہ نہین دیتے تھے۔ یہ عجیب نبوت یسعیاہ نبی نے ایسے موقع پر کی یعنی جب یہوداکے
شاہ آخز پر اسرائیل اور سوریا کے بادشاہون نے ملکر چڑھائی کی تو وہ بالکل تنگ آگیا تب خدا نے یسعیاہ کو اوس پاس
یا تاکہ وہ اوسے ایک نشان اس بات کا دے کہ خدا اوسے مخلصی دلاویگا۔ خدا کا اس سے یہ مطلب تہا کہ آخز خدا پر
وسا رکھنا سیکھے لیکن اگرچہ نبی نے آسمان یا زمین مین اوسے ایک نشان دینے کہا پر اوس بُت پرست بادشاہ
ے نہ لینا چاہا تب نبی نے اوسے ملامت کرکے کہا کہ وہ چاہے یا نہ چاہے خدا ایک نشان جس سے مُراد آنے والا
یح ہے دیگا جو اسرائیل کے لیئے ہر زمانہ مین ہمیشہ تک رہے گا تاکہ یہودیون کو معلوم ہووے کہ وہ مسیح ضرور آویگا
ر قوم یہود جب تک وہ نہ آوے قایم رہے گی۔ اور جب مسیح کنواری سے پیدا ہوگا اوسکی پیدایش سے لیکر ہوش
سنبھالنے تک جتنا عرصہ لگیگا اوتنے مین یہ حملہ کرنے والے بادشاہ برباد ہوجاوینگے +

اس آیت کے متعلق ہم چند باتون کا بیان کرین گے اور وہ یہ ہے کہ
پہلے ۔ لفظ کنواری کے ساتھ اصل زبان عبرانی مین حرف تعریف ہے جس سے اوسکے معنی ایک خاص کنواری کے نکلتے ہین ۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ نبی نے ایک خاص معروف کنواری کی خبر دی جس سے کنواری پن ہی مین ایک بیٹا پیدا ہوگا اور اوسکا نام عمانوایل ہوگا یعنے (خدا ہمارے ساتھ) آگے اسکا ذکر آچکا ہے (آیت ۱۸) کہ باغ عدن مین جو وعدہ پہلے ہوا تہا اوسمین بہی یہ پیشین گوئی ہے کہ ایک اوتار کنواری سے پیدا ہوگا اور قدیم زمانے کے لوگ اس اوتار کے منتظر تہے ۔ سیل کرتہ کی نسبت جو کہ سوریا مین پیدا ہوا لوگون کا یہ گمان تہا کہ وہ یہی اوتار ہے ہندؤن مین ایک فرقہ جینی نامی کہلاتا ہے وہ یہ مانتا ہے کہ اونکا ایک گرو کنواری سے پیدا ہوا تہا اور یہ بات بہی ہندو لوگ اب تک مانتے ہین کہ ایک اوتار کنواری کنیا سے سنبہل ضلع مرادآباد مین پیدا ہوگا ۔ حاصل کلام وہ کنواری جسکا بیان یسعیاہ کی کتاب مین ہے وہی کنواری ہے جسکی بابت پیشین گوئیان ہوتی چلی آئی ہین —

دوسرے ۔ اس مقام پر عبرانی مین سب فعل مستقبل نہین ہین ۔ ہینگسٹن برگ صاحب اس آیت کا یون ترجمہ کرتے ہین کہ (دیکہو ایک کنواری حاملہ ہوئی ہے اور ایک بیٹا جنتی ہے اور وہ اوسکا نام عمانوایل رکہتی ہے) معلوم ہوتا ہے کہ ہینگسٹن برگ صاحب کی راے اسمین ٹہیک ہے کیونکہ انبیا کے تصورات آنے والے معاملون مین ایسے ہوتے ہین کہ گویا وہ باتین ابہی ہو رہی ہین —

تیسرے ۔ بیان مذکورۂ بالا سے وہ مشکل جو اکثر مفسرین کو یسعیاہ ۷ - ۱۶ مین معلوم ہوتی ہے حل ہوجاتی ہے چنانچہ بیان پر یہ مطلب ہے کہ (پیشتر اسکے کہ وہ لڑکا جو عالم رویا مین پیدا ہوتے دیکہا گیا بہلے اور برے کی تمیز کرنے لگے یہ دونون حملہ کرنے والے بادشاہ جاتے رہین گے) یسعیاہ نبی ان دونون بادشاہون کے حملہ کرنے کے وقت کا اتنا اندازہ بتلاتا ہے جتنا اوس لڑکے کو جو اوسکے خیال مین حاضر تہا ہوش سمہالنے تک لگے گا اتنے مین یہ حملہ کرنیوالے بادشاہ برباد کیئے جاوین گے اور بنی اسرائیل مخلصی پاوین گے پس مسیح جو پیدا ہونے والا تہا کم اعتقاد بادشاہ آخز کے لیئے نہین بلکہ یہودیون کے لیئے ایک نشان اون کے جلد مخلصی پانے کا تہا ۔ متی نے کیا خوب عقلمندی کے ساتہ اسوقت مین یعنے جبکہ مسیح پیدا ہوچکا تہا یہ نبوت پیش کی اور یہہ ثابت کیا کہ وہ مسیح مین پوری ہوئی حاصل کلام یہ ہے کہ نبی نے آخز کی بے اعتقادی کا موقع پاکر مسیح کی پیدایش کی خبر دی —

اور اُسکا نام عمانوایل رکہینگے یہ ہدایت خدا کی طرف سے ہوئی تہی کہ اوس کا نام عمانوئیل رکہا جاوے اور سوا اس حقیقی مطلب کے کوئی اور سبب نہین معلوم ہوتا جس سے خدا نے اوسکو یہ نام دیا ۔ اوس کا

م اسلیئے رکہا گیا کہ وہ حقیقت مین وہی ہے جو اِس نام کے معنی ہین۔ جسطرح ہمارے خداوند کو یسوع نام دیا گیا کیونکہ وہ ہے نجات دینیوالا او مسیح نام دیا گیا کیونکہ وہ ہے ممسوح اسیطرح اوسکا نام عمانوائل رکہا گیا کیونکہ وہ ہے حقیقت مین (خدا ہمارے ساتھہ) اور وہ اسلیئے ایسا کہلایا کیونکہ اوسنے انسانیت کو اختیار کیا۔

کوئی محمدی مسیح کی الوہیت کا انکار کرنے والا اِس دعوے کو رد نہین کرسکتا ہے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح حقیقی طور سے (خدا ہمارے ساتھہ) ہے۔

(۲۴) تب یوسف نے سوتے سے اوٹھکر جیسا خداوند کی فرشتے نے اوسے فرمایا تھا کیا اور اپنی جورو کو اپنے یہان لے آیا۔

(۲۵) پر اوسکو نہ جانا جب تک کہ وہ اپنا پلوٹھا بیٹا نہ جنی اور اوسکا نام یسوع رکھا۔ خروج ۱۳- ۲ + لوق ۲- ۷ و ۲۱ +

(۲۵) پر اوسکو نجانا جبتک کہ وہ اپنا پلوٹھا بیٹا نہ جنی - اِن لفظون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی ماں تب تک وہ پیدا نہ ہوا کنواری تہی جیسا کہ عقاید مین لکہا ہے۔ کہ (وہ کنواری مریم سے پیدا ہوا) بہت لوگ اِن لفظون سے یہی نتیجہ نکالتے ہین کہ مریم کے مسیح کے بعد بہی لڑکے پیدا ہوئے۔ برعکس اسکے رومن کیتھلکون کا یہ ایک دینی عقیدہ ہے کہ مسیح کی ماں عمر بہر کنواری رہی اور اِس بات کو کلیسیا کی تواریخ کے پرانے مصنف بہی مانتے ہین۔ ایسے لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ ہمکو مریم کی نسبت پاکی اور تعظیم کا خیال رکھنا ضرور ہے لیکن جاننا چاہیئے کہ کتاب مقدس سے نہین ثابت ہوسکتا ہے کہ مریم سے اور اولاد پیدا نہوئی اور اگر کوئی سمجھے کہ ہوئی تو اس مین کوئی بے تعظیمی کا باعث نہین ہے۔ اِس آیت مین دونون لفظ (یعنی (جبتک) اور (پہلوٹھے) سے معلوم ہوتا ہے کہ مریم کے اور اولاد پیدا ہوئی۔ لفظ (جبتک) سے یہ بات پائی جاتی ہے کہ مسیح کے پیدا ہونے کے بعد وہ کنواری نرہی اور ہم جانتے ہین کہ اکثر زبانون مین اِن الفاظ کے ہم معنی جو الفاظ ہونگے اون سے یہی مطلب نکلتا ہوگا۔ مثلاً جبکہ ہم کسی بات کی

سی وقت تک حد کر دیتے ہین تو اوس سے یہ بات ضمناً نکلتی ہے کہ بعد اوسوقت کے کچھ اور حال ہوگا۔ لیکن کچھ یہ بھی ضرور نہین ہے کیونکہ ایک وقت کی حد کچھ مقرر کرین کہ فلانے وقت تک ایسا حال رہے گا کچھ اس سے یہ لازم نہین آتا کہ بعد اسکے خواہ نخواہ تغیر ہوگا۔ اس بیان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ بات غالب ہے اگرچہ بالکل تحقیق نہین ہے کہ متی کا یہ مطلب تھا کہ مریم سے اور بھی اولاد پیدا ہوئی۔ اب لفظ (پلوٹھے) کی نسبت بشپ پی ارسن صاحب اور اور بھی مفسرین یہ فرماتے ہین کہ پرانے عہدنامہ مین اس لفظ سے مطلب اکلوتے سے ہے یعنی جب وہ لڑکا پیدا ہوا تو اوس سے چونکہ کوئی اور لڑکا نہ تھا اکیلا ہی تھا اِس سبب سے وہ اکلوتا کہلاتا تھا چاہے اوسکے بعد کوئی ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ مگر اغلب ہے کہ مریم ہمیشہ تک کنواری نہ رہی اِس معاملے کے بیان مین متی ۱۳ ۔ ۵۵ کی شرح دیکھو جہان مسیح کے بھائیونکا ذکر ہے۔ معلوم کرنا چاہیئے کہ استفسار کے مصنف نے اپنی کتاب مین دعویٰ کیا ہے کہ اِس باب کی ۱۸ وین آیت مین سے لفظ (پہلے) نکالا گیا تھا تاکہ معلوم ہو کہ مریم ہمیشہ کنواری رہی لیکن وہ لفظ کہان نکالا گیا۔ اصل یونانی مین اور ترجمے مین بھی وہی لفظ موجود ہے۔

اِس باب کی تفسیر کے اختتام پر دو باتین اور لکھنی مناسب معلوم ہوتی ہین۔

ا۔ اول کے دو بابون کا جو مضمون ہے اوسکو متی نے اِس طور سے بیان کیا ہے کہ اوسوقت کے واقعات کو پیشینگوئیون سے تطبیق دیکر یسوع کی مسیحائی کو ثابت کرے اور نیز اوسکے ساتھ ہمکو اِس امر سے مطلع کیا ہے کہ وہ واقعات انبیائے عہد عتیق کی بشارت کے پورے کرنے کو وقوع مین آئی تھین۔ غرض عہد جدید عتیق سے نکلا ہے اور انجیل ضمناً اوسمین پائی جاتی ہے۔ پرانا زمانہ ایک راہ تھی جو نئے زمانے کے لیئے طیار ہوئی تھی۔ جو اچھا یہودی ہے اوسپر اقرار مسیحیت لازم ہے۔

۲۔ متی نے سنہ نہین بتائے ہین لیکن اوسکے ایسے تواریخی نام جیسے ہیرودیس اور ارکلاؤس کے لکھنے سے ہم مقرب صاف صاف مسیح کی پیدایش کے سنہ نکال سکتے ہین۔ لیکن مسیح کی پیدایش کا بالکل ٹھیک سنہ نہین معلوم۔ کتنے ہی سنہ ہین اور ان سب سنون سے عالم لوگون نے حساب کرکے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ سنہ عیسوی مین کوئی تین یا چار برس کا فرق ہے ✤

دوسرا باب

(۱) اور جب یسوع ہیرودیس بادشاہ کے وقت یہودیا کے بیت لحم مین پیدا ہوا تو دیکھو کئی مجوسیون نے پورب سے یروسلم مین آکے

لوق ۲-۴ و ۶ و ۷ + پید ۱۰-۳۲ + اور ۲۵-۲۶ + اعمال ۴-۳۰ +

دوسرا باب

یہودیہ کی بیت لحم مین - پرانے عہدنامے مین (بیت لحم یہودا) ہے اسلیئے کہ اوس بیت لحم سے جو زبلون کے فرقے [illegible]مین تہا تمیز ہو - پرانے زمانے مین بیت لحم کے معنی روٹی کا گھر تھے لیکن حال کے زبانِ عربی مین اوسکے معنی گوشت کا گھر [illegible] - بیت لحم ملک یہودیہ کی ایک پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہے جہان سے دور دور تک پورب کی طرف یردن کی سمت اور بحر روم تک ملک خوشنما دکھلائی دیتا ہے - یہ گانون یروسلم کے جنوب مین قریب چھ میل کے اوس سڑک پر جو ہبرون کو [illegible]ہے واقع ہے - اوسمین آج کل تقریباً ۴۰۰۰ باشندے ہین جو یونانی کلیسیا کے عیسائی ہین - انکی گذران خاصکر اسپر [illegible]ہے کہ وے وہانکے زیارت والون اور مسافرون کے ہاتھ تبرکات بیچتے ہین - وے ایک غار دکھاتے ہین جسمین وے کہتے [illegible] کہ مسیح پیدا ہوا - لیکن کتاب مقدس سے یہ بات نہین معلوم ہوتی کہ مسیح کسی غار مین پیدا ہوا -

یہودیا یہودیونکا ملک جسکے پچھم مین بحر روم ہے اور پورب مین یردن مع اپنی جھیلون کے ہے تین صوبے یعنی جلیل [سام]ریہ اور یہودیا مین تقسیم کیا گیا تہا - ان تینون مین یہودیہ دکن مین تہا اور وہ درمیان مُردہ سمندر اور بحر روم کے واقع [تہا] - یہ نام یہودا کے نام پر کہا گیا تہا جسکے فرقے کا قبضہ ایک بڑا حصہ اوس صوبہ کا تہا - اسجگہہ پر پرانے زمانے مین یہودیون [کی] بڑی واردات وقوع مین آئین - ہمارے نجات دہندہ کے اکثر کام جلیل مین ہوئے لیکن بعض بڑے معاملات اور اوس کا [مصل]وب ہونا یہودیون کے دارالخلافت یروسلم مین ہوا -

ہیرودیس بادشاہ یہ ہیرودیس ہیرودیس اعظم کہلاتا تہا - اوسکی آخری سلطنت مین مسیح پیدا ہوا - یہ ہیرودیس [انتپٹ]ر کا بیٹا تھا جو کہ ایک مشہور ادومی سپہ سالار تہا جسنے بسبب اپنی بہادری اور رومیون کی مہربانی کے بڑا اختیار اپنے

وطن یعنی ادومیہ اور یہودیہ مین حاصل کیا۔ پندرہ برس کی عمر مین ہیرودیس جلیل مین فوج کا سردار اور حاکم بناکر بہیجا گیا جہان مین
بہ سبب اپنی بہادری اور لیاقت اور لوگون کی محبت کے شہرت حاصل کی اور بہ باعث ان اوصاف اور رومیون کی مہربانی
کے تمام ملک فلستین کا بادشاہ ہوگیا۔ بڑہاپے مین وہ نہایت بیرحم اور خونی ہوگیا۔ اوسنے اپنی خوبصورت بی بی مریمنے کو جوکہ مکبی
بادشاہون کی نسل سے تہی مرواڈالا اور اوسکے دو بیگناہ اور لایق بیٹون کو قتل کروایا اور اپنے چہوٹے بیٹے انٹپٹر کو اپنی موت
کے پانچ دن پیشتر مرواڈالنے کا حکم دیا۔ جب اوسکو معلوم ہوا کہ میری موت قریب آئی اوسنے حکم دیا کہ جب ہی میرا دم نکلے
تب ہی بہت سے بڑے بڑے رئیس شہر کے قتل کیئے جاوین تاکہ میری موت مین بہت سا غم و ماتم ہو لیکن مرے ہوئے ظالم
باتکو کون مانتا ہے۔ اس شیطانی حکم کی تعمیل نہین ہوئی۔ ان بڑے بڑے خونون کے سامنے جوکہ اس ظالم بادشاہ نے کیئے بیت لحم
کے لڑکونکا قتل کروانا ایسی ادنی بات تہی جیسے سمندر کے سامنے ایک قطرہ اور یہ معاملہ اوسکے اور ظلمون کے مقابلے مین ایسا
خفیف تہا کہ اگر کسی نے تواریخ مین درج نکیا تو کیا تعجب ہے۔ تواریخ مین نہ ملنے کے اعتراض کا کافی جواب یہی ہے۔ ہیرودیس
کی دس بی بیان تہین جنہین پانچ کے اولاد ہوئی جنمین بعضون کا ذکر نئے عہدنامہ مین آیا۔ نام ہیرودیس کئی جگہ کتاب مقدس مین
آیا ہے اس سے یہ خیال نکرنا چاہیئے کہ سب جگہ ایک ہی ہیرودیس کا ذکر ہے۔ ہیرودیس اعظم مسیح کے بچپن ہی مین مرگیا۔
نقشۂ ذیل سے ہیرودیس کے خاندان کا حال کچہ معلوم ہوگا مع اون مقامون کے جہان اونکے لوگونکا ذکر آیا ہے ۔

دیکہو ہیرودیس کے خاندان کا نقشہ صفحہ ہذا مین

ہیرودیس اعظم متی ۲-۱

- دورس — اوسکی پہلی جورو
  - انیتپاطر — ہیرودیس نے قبل اپنی موت کے اوسے قتل کروایا
- مریمنے — دوسری جورو
  - ارستوبلس
    - ہیرودیس اگرپا ۱ — اعمال ۱۲-۱ و ۲ اور ۲۳
      - ہیرودیس اگرپا ۲ — اعمال ۲۵-۱۳ وغیرہ ۲۶-۱ وغیرہ
      - برنیقی — اعمال ۲۵-۱۳ و ۲۳ + ۲۶-۳۰
      - دروسلا — اعمال ۲۴-۲۴
    - ہیرودیاس — متی ۱۴-۱ + مرقس ۶-۱۷
  - سکندر
- مریمنے — تیسری جورو جوکہ سردار کاہن شمعون کی بیٹی تہی
  - ہیرودیس فیلبوس ۱ — متی ۱۴-۳ + مرقس ۶-۱۷ + لوقا ۳-۱۹
- ملتہاکی — چوتہی جورو ایک سامری عورت
  - ارخلاوس — متی ۲-۲۲
  - ہیرودیس انتپاس — متی ۱۴-۱ و ۹ لوقا ۳-۱ و ۱۹ و ۹-۷ + ۱۳-۳۱ و ۲۳-۷ + ۸-۲۸ مرقس ۶-۱۴ و ۱۷ اعمال ۴-۲۷ + ۱۳-۱
- کلیوپاٹرا — پانچوین جورو
  - ہیرودیس فیلبوس ۲ — ایک شہر اوسکے نام سے تہا متی ۱۶-۱۳ مرقس ۸-۲۷

ہیرودیس بادشاہ کیوقت بیان یہ بیان ہوا کہ یسوع ہیرودیس کے زمانہ مین پیدا ہوا تھا لیکن لوقا باب
ہ سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ سوریہ کے حاکم قرنیس کے وقت مین جب اسم نویسی ہوئی تھی پیدا ہوا تھا اور اکثر ایسا سمجھتے ہین کہ
رنیس تقریباً دس برس بعد موت ہیرودیس کے حاکم سوریہ کا ہوا۔ اس سے یہ دقت آکے پڑتی ہے کہ متی اور لوقا کے بیان مین
باہر افرق رہتا ہے مگر جب یہ بات سمجہ مین آجاویگی کہ قرنیس دو دفعہ حاکم سوریا کا یعنی ایک تو کوئی دس برس بعد ولادت مسیح کے اور
بل اس سے بہی اون وقتون مین جب ہیرودیس اوس حصہ ملک سوریہ کا جسکو یہودیہ کہتے ہین بادشاہ تہا حاکم رہا تو کل وقت رفع
ہوجاتی ہے مفسرین کو لوقا اور متی کے بیان کو مطابقت دینے مین کئی صدی تک بڑی دقت رہی لیکن فی الحال ایک جرمنی عالم
اے ایم زمپٹ صاحب نے بڑی تحقیق کے بعد رومیون کی تاریخ سے یہ امر بخوبی پایۂ ثبوت کو پہنچا دیا کہ قرنیس اوسوقت مین
جبکہ یسوع پیدا ہوا حاکم سوریا کا تہا اور یہ جاننا چاہیے کہ جسٹن شہید نے دوسری صدی مین اپنے قول کی تائید مین سرکاری دفتر
کا حوالہ دیکر جو اوسوقت مین موجود تہا تین مرتبہ یہ دعوی کیا کہ یسوع قرنیس کے دنون مین پیدا ہوا ایس کوئی محل اعتراض ان
لوگون کے واسطے جو انجیل پر اعتراض اوٹھایا چاہتے ہین اس جگہ نہین ہے۔

مجوسی مصنف استفسار مجوسی کے آنیکا اور تواریخ سے ثبوت مانگتا ہے لیکن اور تواریخون مین نہ پایا جانا اس
امر کے ذکر کا کسیطرح اوسکی صداقت مین خلل انداز نہین ہے۔ ایسے سیکڑون واقعات ہوتے ہین کہ صرف ایک ہی کتاب
مین پائے جاتے ہین اگر اوس کتاب کی صحت مین کچہ کلام نہو تو کوئی عقلمند آدمی اوسکے واقعات پر اعتراض نہین کرسکتا۔
پس اسکے واسطے اسیقدر ثبوت کفایت کرتا ہے کہ یہ مقولہ ان مجوسیون کی نسبت انجیل مین آیا ہے + معتبر کتابون سے یہ خبر ملتی
ہے کہ یہ لوگ قدیمی مادی لوگون کا ایک کاہنہ فرقہ تہا جیسے لیوی لوگ یہودیونکا ایک فرقہ تہا۔ وے اپنی قوم کے عالم فاضل تہے
مجوسی پرانی پہلوی زبان کے ایک لفظ۔ مج۔ یا۔ مگ سے نکلا ہے جسکے معنی کاہن ہین۔ بعد مادی اور فارسی سلطنتون کے
جانے کے ان مجوسی لوگون نے فارس کے ملک مین بڑا اختیار حاصل کیا اور بعد اسکے بابل مین ایک بڑے سردار مجوسی کا ذکر
رانے عہدنامہ مین آیا۔ دیکہو یرمیاہ ۳۹-۳-۹ + اغلب ہے کہ دانیل اپنے زمانہ مین مجوسی سردار تہا۔ ان سب باتون سے
نتیجہ نکلتا ہے کہ حق ان لوگون مین کسیقدر پایا جاتا تہا۔ اسوجہ سے ہمکو تعجب نہ کرنا چاہیئے کہ انمین سے بعضے لوگ الہام پاکر یروشلم
مین جب مسیح پیدا ہوا اوسکی تلاش مین گئے تہے۔

پورب سے اغلب یہ ہے کہ متی کو معلوم نہ تہا کہ کسی خاص ملک سے یہ مجوسی لوگ آئے تہے اسواسطے فقط
پورب سے۔ لکہا۔ یہودی مصنف لفظ پورب سے مطلب کسی خاص ملک سے نہین لیتے تہے بلکہ اون ملکون سے مراد لیتے
تہے جو اونکے ملک پورب مین تہے۔ مثلاً پیدایش ۲۵-۶ مین لکہا ہے۔ لیکن اپنے حرمون کے بیٹون کو ابرہام نے کچہ انعام

دیکھے اپنے جتیجی اونکو اپنے بیٹے اضحاق کے پاس سے پورب کے ملک مین بھیجدیا - اور لکھا ہے کہ سلیمان کی دانائی سب پورب کے دیس کے لوگون سے زیادہ تہی - یہ اغلب معلوم پڑتا ہے کہ مجوسی لوگ فارس سے جو اونکا اصلی ملک تہا آئے تھے - ہمکو یہ معلوم ہے کہ فارس کے مجوسی آنے والے نجات دہندہ مسیح کو مانتے تہے جو کہ پچھلے دنون مین دنیا کے لوگون مین بہرنیکی پہیلانے کیواسطے آنے والا تہا - یہ خبر شاید اونھون نے اوس وعدہ سے جو باغ عدن مین ہوا بطور روایت کے حاصل کی ہو یا اونہین خدا کیطرف سے الہام ہوا ہو یا یہودیون سے جب وے اسیری مین تھے معلوم کیا ہو - کسکو خبر ہے کہ اونمین اعتقاد کہان تک درست تہا ◆

(۲) کہا کہ یہودیون کا بادشاہ جو پیدا ہوا سو کہان ہے کہ ہمنے پورب مین اوسکا ستارہ دیکہا اور اوسے سجدہ کرنیکو آئے ہین لوقا ۲-۱۱ + گنتی ۲۴-۱۷ + یسعیاہ ۶۰-۳- آیت +

(۲) یہودیونکا بادشاہ - اگر یہ مجوسی حقیقت مین غیر قوم تھے تو اونہین خوب واقفیت تہی کہ مسیح یہودیون مین پیدا ہوگا اور اونکا بادشاہ ہوگا پس وے ایک مسیح کی جو یہودیونمین پیدا ہونے والا تھا تلاش مین آئے -

ہمنے پورب مین اوسکا ستارہ دیکہا - ان لفظون پر زیادہ غور کرنے سے چند باتین معلوم ہونگی مثلاً ۱ - وہ ستارہ یروسلم پر نہین ٹھہرا اور نہین تو وہ یہودیون کو بہی دکھلائی دیتا اور وے مجوسی یہ نہین کہتے کہ - ہمنے اوسکا ستارہ پورب مین دیکہا - یعنی پورب کے ملک مین ہمنے اوسکا ستارہ دیکہا بلکہ یہ کہتے کہ - وہ ہے آسمان مین اوسکا ستارہ - یہ ظاہر کہ ستارہ اوسوقت مین اونہین نہین دکھلائی دیتا تہا اور اسی لیئے مسیح کی جگہہ کو تلاش کرتے تھے ۲ - اس بات کا ثبوت نہین ہے کہ ستارہ نے یروسلم کو آتے وقت راہ مین اونکی ہدایت کی - جب وے یروسلم مین آئے اونھون نے یہ کہا کہ ہمنے اوسکا ستارہ پورب مین دیکہا تہا - اونھون نے یہ نہ کہا کہ ستارہ نے راہ مین ہماری ہدایت کی یا کہ وہ ہمکو اسوقت نظر آتا ہے ۳ - یہ ظاہر ہے کہ یہ ستارہ آسمان کے ستارون مین سے نہ تہا وہ اوسکا یعنی مسیح کا ستارہ تہا - کچہ یہ نہین کہ اوس سے کچہ مطلب نہ رکھتا ہو - ہمکو یہ نہین بتایا گیا کہ اونہین کیونکر معلوم ہوا کہ وہ - اوسکا - ستارہ تہا - اسمین کچہ شبہہ نہین کہ اونہین کچہ الہام ضرور خدا کیطرف سے ستارہ کے باب مین ہوا - فرشتے جب گڈریون پر ظاہر ہوئے تھے تو وے اونسے زبانی باتین کرتے تھے - اسی طور سے عجب نہین ہے کہ خدا نے جو اس ستارے کا بھیجنے والا تھا مجوسیون کو زبانی بتادیا ہوگا یا الہام سے اونکو ظاہر کیا کہ وہ اوسکا ستارہ ہے - اب یہ سوال ہے کہ وہ ستارہ کیسا تہا - بہتر رائے یہ معلوم ہوتی ہے کہ کوئی گول چمکنے والی چیز تہی جو خدا کی طرف سے اسلیئے مقرر ہوا کہ

پیدایش کی علامت ہو۔ وہ بسبب اپنی ظاہری صورت کے ستارہ کہلایا گیا تہا جیسے کہ فرشتے آدمی کہلائے گئے اسلیئے کہ وہ صورت مین آدمی تہے۔ اسیطرح سے یہ نورانی چمکنے والی شئے ستارہ کہلاتا تہا کیونکہ وہ صورت مین ستارہ تہا نہ اصل مین۔ سبب ہے کہ یہی ستارہ غیر قوم والے بلعام کو بہت مدت پیشتر رویا مین معلوم ہوا تہا اوسنے کہا کہ۔ مین اوسے دیکہونگا پر ابہی نہین مین اوسپر نظر کرونگا پر نہ نزدیک سے۔ یعقوب سے ایک ستارہ نکلیگا اور اسرائیل سے ایک عصا اوٹہیگا (گنتی ۲۴-۱۷) مجوسیون کے آنے سے یہ پیشینگوئی پوری ہوئی یعنی۔ قومین تیری روشنی مین اور شاہان تیری طلوع کی تجلی مین چلین گے (یسعیاہ ۶۰-۳) یہ مجوسی گویا غیر قومونکے قاصد تہے۔

اوسے سجدہ کرنے کو۔ یعنی اوسے بادشاہ اور نجات دہندہ مانکر

(۳) جب ہیرودیس بادشاہ نے یہ سُنا تب وہ اور اوسکے ساتہ تمام یروشلم گہبرایا۔

(۳) **گہبرایا**۔ کچہ تعجب نہین جو ہیرودیس ایسے نئے بادشاہ کی خبر سُنکر گہبرا گیا۔ مجوسیون نے ایک عبرت انگیز سوال کیا۔ **تمام یروشلم**۔ یہ بڑا تعجب معلوم ہوتا ہے کہ مسیح صرف تین کوس پر یروشلم سے پیدا ہوا لیکن اوسکے رہنے والون نے اوسکی خبر پہلے پہل اجنبیون سے جو شاید پانچسو کوس سے آئے تہے پائی اور کیا بعید ہے کہ اوسے سُنکر تمام شہر بالکل گہبرا گیا ہو۔

(۴) تب اوسنے سب سردار کاہنون اور قوم کے فقیہون کو جمع کر کے اونسے پوچہا کہ مسیح کہان پیدا ہوگا۔

(۵) اونہون نے اوس سے کہا یہودیہ کے بیت لحم مین کیونکہ نبی کی معرفت یون لکہا ہے کہ ۲ تو ۶-۳-۱۴ + ۲ تو ۴-۳-۱۳ + ل ہنہ

(۴) **سردار کاہنون اور قوم کے فقیہون**۔ ہیرودیس کی بڑی گہبراہٹ اس سے معلوم ہوتی ہے کہ اوسنے ایک بڑی مجلس جمع کی۔ سردار کاہن تو ایک ہی ہوتا تہا لیکن یہان جمع کا لفظ جو لوس سے مطلب کل اوسکے نایبون اور کاہنون کے چوبیس باریون کے سردارون سے ہے۔

فقیہہ۔ لفظ فقیہہ کے معنی لکہنے والا ہین اور ابتدا مین فقیہہ لوگ لیوی کے فرقہ مین سے ایک جماعت تہی جو کہ منشی

دفترنویس اور نقلنویس کا کام کیا کرتے تھے - سرایاہ بادشاہ داؤد کا فقیہ یعنی منشی تھا ۲ سموئیل ۸-۱۷+ الیورف اور اخیاہ سلیمان بادشاہ کے کاتب یا منشی تھے (۱ سلاطین ۴-۳) اسیطرح عزرا کاتب تھا جو موسی کی شریعت مین ماہر تھا (عزرا ۷-۶) نئے عہدنامہ مین جن فقیہون کا ذکر آیا ہے وہ اس قسم کے تھے جیسا کہ عزرا - وے موسیٰ کی شریعت کے نقل کرنیوالے اور اوسکے سیکھنے اور سکھانیوالے تھے اور اونمین سے کچھ خاص آدمی اور کچھ فریسی یہودیون کی صدر مجلس کے بیٹھنے والے

مسیح کہان پیدا ہوگا - یہان لفظ مسیح سے کچھ خاص نام مطلوب نہین بلکہ صرف اوسکا عہدہ مراد ہے (دیکھو تفسیر ۱) یہ ایک بڑا دقیق مذہبی سوال ہے جو کہ ہیرودیس نے پوچھا یعنی کتاب مقدس کی نبوت کے مطابق مسیح کہان پیدا ہوگا اون عالمون کے جواب سے مسیح کی جاے پیدائش کے بارے مین یہودیونکی راے پائی جاتی ہے اسی لیئے تستس جو کہ مشہور بت پرست مورخ تہا یون لکھتا ہے کہ بہت لوگون کی یہ راے ہے کہ کاہنون کی کتابون مین یہ پیشینگوئی ہے کہ یہی وقت ملک یورپ کے طاقتور ہونے کا ہے - اور پہر سوئیتونیس ایک اور بت پرست رومی مورخ اس بات کی اور زیادہ صداقت پہونچاتا ہے یعنی اسیطرح لکھتا ہے کہ کُل پورب مین قدیم سے یہ راے پھیل رہی ہے کہ قسمت مین یون ہے کہ اسوقت مین ملک یہودیہ سے لوگ نکلینگے جو دنیا کے مالک ہوجاینگے - ان دونون قولون سے یہ باتین ثابت ہوتی ہین کہ (۱) یہ کہ اس باتکا انتظار تمام پورب مین ہو رہا تہا کہ یہودیون سے ایک عجیب وغریب شخص پیدا ہونیوالا ہے (۲) یہ کہ اس انتظار کی بنیاد نبوت پر تہی جو کتاب مقدس مین پائی جاتی ہے (۳) یہ کہ وقت اوسکے آنے کا نزدیک سمجہا جاتا ہے جبکہ نبوت کا زمانہ تمام ہوگیا تہا اور (۴) یہ کہ ہیرودیس کو بوسیلہ یہودیون کے وہی پاک کتابین میسر ہوئی تہین جنمین بستی تک جہان مسیح پیدا ہونیوالا تہا لکہی تہی یعنی یہودیون کی بیت لحم جہان مسیح پیدا ہوا - اس سب معاملے کے سمجھنے کے لیئے ہم ایک عجیب انتخاب ذیل مین درج کرتے ہین - سکلگل صاحب لکہتے ہین - وے (یعنی چین کے لوگ) مسیح کا انتظار جو کہ کانفوشیس کے قول کے بموجب پچہم مین پیدا ہونیوالا تہا ایسے یقین کے ساتہ کرتے تہے اور اوسکے پیدا ہونیکی جگہ اور وقت سے ایسی واقفیت تہی کہ اونہون نے ساٹہ برس بعد مسیح کی پیدایش کے قاصد بہیجے کہ آنیوالے نجات دہندہ کی مبارکبادی دین - ان قاصدونکو راہ مین بودہ لوگون کے گروہ کہ ہندوستان سے چین کو جاتے تہے ملے - ان بودہ لوگون نے خدا کے اوتار کا ذکر کیا اسلیئے اونہون نے سمجہا کہ سچے مسیح کے شاگرد یہی ہین اور فریب کہا کر اون گروہون کو اپنے ملک مین لیگئے اور اونہین ہموطنون کے سامنے پیش کیا یہ بتا کر کہ سچے مسیح کے شاگرد یہی ہین - اسطرح بودہ مذہب ملک چین مین پہنچ گیا (سکلگل صاحب کی تاریخ فلاسفی ۱-۱۷۶)

(۶) اے بیت لحم یہوداہ کی سرزمین تو یہوداہ کے سرداروں مین ہرگز کمترین نہین ہے کیونکہ تجھہ مین سے ایک سردار نکلیگا جو میری قوم اسرائیل کی رعایت کریگا۔ مک ۵-۲ + یوح ۷-۴۲ + مگ ۹ ۲-۲۷ +

(۶) **اے بیت لحم** - یہ اکثر پایا جاتا ہے کہ نئے عہد نامہ مین جو مقام پرانے عہد نامے سے انتخاب کیے گئے مین اختلاف ہے۔ اسکا سبب یہ ہے کہ نئے عہد نامہ کے لکھنے والون نے کبھی تو عبرانی سے لفظ بلفظ لکھا ہے اور کبھی انی ترجمون سے جو اوس زمانہ کے یہودی اکثر پڑہا کرتے تھے اور کہین مطلب ہی لکھا ہے۔ اسیطرح محاورہ مین کچہ بدلیان ہوئی ہین۔ دیکھو اس بابکی ۱۵ وین آیت کی شرح پرانے عہدنامے مین یہ آیت اسطرحپر لکھی ہے پر اے بیت افراتہ ہر چند کہ تو یہوداہ کے ہزارون مین شامل ہونیکے لیئے چہوٹا ہے تو بہی تجہمین سے وہ شخص نکلکے مجہ پاس آویگا جو اسرائیل مین حاکم ہوگا (میک ۵ باب ۲) متی نے لفظ افراتہ کا نہین لکھا ہے پر اوسکے عوض مین **یہوداہ** لکھا ہے اسلیئے کہ افراتہ لحم مشہور وف نہ تہا اور ان لفظون کے لیئے جو عبرانی مین ہین یعنی **ہر چند کہ تو چہوٹا ہے** اوسنے لکھا ہے کہ **کمترین نہین ہے**۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ وہ ظاہر اصورت مین چہوٹا تہا لیکن خدا کی نظر مہربانی مین چہوٹا نہ تہا۔ متی نے **ہزارون** کی جگہہ لفظ "سردارون" کا استعمال کیا ہے۔ یہودیون کے یہان یہ دستور تہا کہ اپنی قوم کو خاندانون پر تقسیم کرتے تھے اور ہر خاندان مین ہزار آدمی ہوتے تھے (قاض ۶ باب ۲۵) اور فی ہزار ایک سردار تہا (خروج ۱۸ باب ۲۱ و گن ۱ باب ۱۶) اور ہر ہزار کے واسطے ایک خاص شہر ہوتا تہا جو اوسی ایک ہزار کے سردار کے نام سے موسوم کچہری کے دفترون مین ہوتا تہا میک ۵ باب ۲ مین خاندانون کا جس سے مراد ہزار ہزار کا گروہ ہے مذکور ہے لیکن متی نے ہزارون کی جگہہ سردارون کا لفظ جو اون ہزارون پر تعین ہوا کرتے تھے استعمال کیا ہے مگر مطلب ایک ہی ہے اسواسطے کہ جب سردار کا نام لیا تو وے جنکا وہ سردار ہے آپ ہی آگئے۔ کتنی ہی وجہون سے یہ ایک بڑی مشہور پیشین گوئی ہے —

۱- قدیم یہودیون کی اور صدر مجلس کی مسیح کے دنون مین یہ راے تہی کہ یہ نبوت مسیح کیطرف منسوب ہے۔ ہنگسٹن برگ صاحب کہتے ہین کہ سب یہودی ترجمون سے جنمین کلدی ترجمہ سب سے مشہور ہے یہ نکلتا ہے کہ یہودی لوگ اس پیشین گوئی کو مسیح کے حق مین جانتے تھے۔ اس آیت کے پچھلے حصے کا یون ترجمہ کرتے ہین "تجہہ سے مسیح نکلکر میرے سامنے میرے پاس آویگا

۲ یہ نبوت کئی ایک نبوتون کا ایک مرکز ہے جسمین وہ نبوتین آکے ملجاتی ہین۔ شلاً پہلے باغ عدن کا وعدہ عورت کی نسل کے بارے مین پہر وہ سم کی نسل مین آیا پہر ابرہام کی نسل مین پہر اسیطرح اضحاق یعقوب یہودا اور داؤد کی نسل مین اور آخرکار داؤد کے شہر بیت لحم مین آکے پورا ہوا۔

۳۔ بیت لحم کے بتانے سے یہ بات خوب ظاہر ہوگئی کہ یسوع داؤد کی نسل شاہی سے ہے۔ اس جگہہ داؤد نے اپنا لڑکپن گذارا اور اسی گاؤن مین یسوع کے خاندان کا نسب نامہ سرکاری دفتر مین پایا جاتا تہا اور اسطرح سے ثبوت مسیح کے بارے مین جو کہ متی کے نسب نامہ مین پایا جاتا ہے ہو سکتا تہا

۴۔ اس پیشینگوئی سے کہ یسوع بیت لحم مین داؤد کی نسل اور یہودا کے فرقے سے پیدا ہوگا یہ بات ثابت ہوگئی کہ مسیح آچکا ہے کیونکہ اس بات کی پیشینگوئی کی گئی تہی کہ مسیح دوسرے ہیکل کے زمانے مین آویگا۔ اب وہ ہیکل نہین رہا اور اب نہ داؤد کی نسل معلوم ہے نہ یہودا کا فرقہ رہا ہے۔ یروشلم کی تباہی کے وقت نسل شاہی کا پتا ہیکل کے ساتھ جاتا رہا۔ غور کی بات ہے کہ مسیح ایسے زمانے مین آیا جب ہر امر کا ثبوت بخوبی ہو سکتا تہا۔

۵۔ آخر کلام یہ ہے کہ کوئی کہے کہ عیسائیون نے ان نبوتون کو بنایا تہا اسطور سے کہ جیسا ماجرا گذرا اوسکے حسب حال ہون تو یہ ہو نہین سکتا کیونکہ کتابین نبوت کی ہمارے مخالف یہودیون کے پاس تہین۔ معاملہ سارا عیسائیون کے بیان ہوا لیکن پیشین گوئی اوسکی یہودیون کی کتابون مین تہی۔

(۷) تب ہیرودیس نے مجوسیونکو چپکے سے بُلا کر اونسے تحقیق کی کہ وہ ستارا کب دکھلائی دیا (۸) اور انہین یہ کہکے بیت لحم مین بہیجا کہ جاکر اوس لڑکے کی بابت خوب دریافت کرو اور جب اوسے پاؤ مجہے خبر دو کہ مین بہی جاکے اوسے سجدہ کرون

(۷) چپکے سے۔ چپکے سے اسلیئے کہ ہیرودیس چاہتا تہا کہ اس معاملہ کی شہرت نہو اور یہ کہ اس امر کو اپنے اختیار مین رکہے۔

بُلا کر۔ یعنی اون مجوسیون کو جو کہ اسلیئے ٹہرے تہے کہ مسیح کے پیدا ہونے کی جگہہ کو معلوم کرین کیونکہ وہ ستارہ اب انکو نہین دکھلاتا تہا۔

کہ وہ ستارہ کب دکھلائی دیا۔ یہ اسلیئے پوچہا تا کہ ٹہیک وقت اوسکی پیدائش کا معلوم ہوجاوے۔

(۸) مین بہی جاکے اوسے سجدہ کرون۔ ہیرودیس نے بڑی حیلہ سازی اور چترائی اس بات مین کی کہ اونسے یہودیون کی صدر مجلس مین مشورت کی اور گہبراہٹ نہ ظاہر کی اور مجوسیون سے جہوٹ بولا کر

وے بادشاہ سے یہ سنکے روانہ ہوئے اور دیکھو وہ ستارہ جو
[ا]نھون نے پورب مین دیکھا تھا اونکے آگے آگے چل رہا اور اوسجگہ
[کے] اوپر جہان وہ لڑکا تھا ٹھہرا (۱۰) وے اوس ستارہ کو دیکھکر
[ب]ہت ہی خوش ہوئے (۱۱) اور اوس گھر مین پہونچکر اوس لڑکے
[ک]و اوس کی مان مریم کے ساتھہ پایا اور اوسکے آگے گرکے اوسے
[سجد]ہ کیا اور اپنی جھولیان کھولکے سونا اور لوبان اور مُر اوسے
[ن]ذر گذرانا ۱۰ زب ۲۲-۱۰ یس ۶۰-۶

[کہ مین بھ]ی اوسکو سجدہ کرنا چاہتا ہون لیکن یہ کتنی بڑی بیوقوفی کی بات تھی کہ اوسنے سمجھا کہ مین خدا کے منصوبے کو مٹا سکتا ہون

(۹) اور دیکھو وہ ستارہ ۔ یعنی وہ ستارہ جسکو اونھون نے یروشلم مین نہین بلکہ جب وے پورب مین تھے [د]یکھا تھا پھر دکھائی دیا ۔

اونکے آگے آگے چل رہا ۔ وہ ستارہ نیچے نیچے آسمان مین اونکے سامنے چلتا تھا تاکہ اونکی رہنمائی کرے ۔ [ہم]ین معلوم ہے کہ سوا اونکے کسی اور کو بھی وہ ستارہ دکھائی دیا تھا یا نہین

[او]سجگے ٹھہرا ۔ وہ ستارہ خاص اوسی گھر پر ٹھہرا جہان مسیح تھا ۔

(۱۰) وے اوس ستارے کو دیکھکے ۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیچ مین وہ غائب ہوا تھا ۔ چنانچہ جب وہ پھر [نظر] آیا وے بہت ہی خوش ہوئے ۔

(۱۱) اور اوسکے آگے گرکے اوسے سجدہ کیا ۔ یہ پرستش کچھہ مسیح کی ماں مریم کو نہین کی گئی بلکہ مسیح کو جو اوسکی [گو]د مین تھا ۔

سونا اور لوبان اور مُر ۔ اسی قسم کے نذرانے یسعیاہ کی کتاب مین مذکور ہین (یسعیاہ ۶۰-۶) [ا]یک نمونہ اور نشان غیر قومون کے مسیح کی طرف رجوع ہونے کا ہے ۔ "وہ قومین تیری روشنی مین اور

شاہان تیری تجلی کے طلوع مین چلین گے،، ۶۰ - ۳ -
لوبان یہ ایک قسم کا گوند ہے جو ایک درخت سے جو عرب مین اور لبنان پہاڑ پر ہوتا ہے نکلتا ہے مُر بھی ایک
قسم کا گوندہ ہے جو عرب مین کسی درخت سے نکلتا ہے - اس قسم کے نذرانون کے سبب سے بعضے یہ خیال کرتے
کہ مجوسی عرب سے آئے تھے کیونکہ وہان اس قسم کی چیزین بکثرت پیدا ہوتی ہین - لیکن اس سے یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ مجوسی عرب سے
آئے ہون کیونکہ یہ چیزین پورب کے سب ملکون مین ہوتی ہین اس قسم کے نذرانے بادشاہون کے حضور گذرانے جاتے تھے

(۱۲) اور خواب مین آگاہی پاکر[۱۲] کہ ہیرودیس کے پاس پہر نجاوین
وے دوسری راہ سے اپنے ملک کو پہرے (۱۳) جب وے
روانہ ہوئے تو دیکھو[۱۲] خداوند کے ایک فرشتے نے یوسف کو خواب
مین دکہائی دیکے کہا اوٹھہ اوس لڑکے اور اوسکی ماکو ساتھ لیکر
مصر کو بھاگ جا اور وہان رہ جب تک کہ مین تجھے خبر نہ دون
کیونکہ ہیرودیس اوس لڑکے کو ڈہونڈہے گا کہ مار ڈالے -
(۱۴) تب وہ اوٹھکے رات ہی کو لڑکے اور اوسکی ماکو ساتھ
لیکر مصر کو روانہ ہوا - متی ۱ باب ۲۰ + زبور ۱۰۳ - ۲۰ + عبرا - ۱۴ +

(۱۴) **رات ہی کو** تاکہ کسی مخبر کو یہ نہ معلوم ہو جاوے کہ وہ کہان چلا گیا -
مصر کو روانہ ہوا واضح ہو کہ یہودیونکی بستیان تسی مصر مین آباد تھین ۔۔ وہان اونھون نے ایک ہیکل بنائی اور یہان
کتاب مُقدّس کا ترجمہ جو کہ سٹواجنٹ کہلاتا ہے عبرانی زبان سے یونانی زبان مین کیا گیا وہ مصر کو اوسی عام رستے
جو کہ تھوڑے دنون کا سفر تہا گیا - مجوسیون نے جو نذرانے دیئے تھے وہی خرچ کو کفایت کرتے تھے - مصر مین
اونکے دوست یا رشتہ دار ہونگے جنھون نے اپنے پاس اوتارا ہوگا - مصر کو بھاگ جانے سے تین مطلب تھے

لڑکا دشمنون سے حفاظت پاوے ۲ یہ کہ ظاہر ہوجاوے کہ خدا اِس پاک لڑکے کی حفاظت اور قدر کیسی کرتا تھا ۳۔ کہ
لڑکے کی تکلیفین مانند بنی اسرائیل کی تکلیفون کے ہووین یعنی جسطرح سے بنی اسرائیل مصر مین گئے اور فرعون کی
سختی سے وہان پر ٹھہرنا پڑا جب تک کہ پہر کنعان مین وہ نہ آ بسے اسیطرح سے یسوع مصر مین گیا اور وہان اوسکو
ہیرودیس کے سبب سے ٹھہرنا پڑا جب تک پہر وہ کنعان کو نہ لوٹ آیا۔ پس دو دفعہ خدا نے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا ایکدفعہ
اپنے بیٹے بنی اسرائیل کو اور دوسری دفعہ اپنے اکلوتے بیٹے مسیح کو

لوگ اعتراض کرتے ہین کہ متی کے قول کے مطابق یوسف کا مصر کو بھاگنا اور لوقا کے قول سے آٹھوین روز
ختنہ کا ہونا اور چالیسوین روز ہیکل مین حاضر لانا اور پہر ہر سال ہیکل کو آنا یہ سب باتین کیونکر ہوسکتی ہین بعض کہتی ہین
لوقا کے بیان کی رو سے مصر کا جانا نہین ہوسکتا مسلمانون کا بھی یہان پر اعتراض ہے جواب اوسکے ہم کہتے ہین
لوقا کا بیان یعنے آٹھوین روز ختنہ کا ہونا اور چالیسوین دن پاک کیے جانا اور پہر سالیانہ سفر ہیکل کا کرنا کچہ مخالفت
مصر کے بھاگنے اور لوٹ آنے کے نہین ہے۔ لوقا کے بیان مین بخوبی گنجایش ہے کہ یہ باتین بھی پوری ہوئی ہون
بلکہ مصر کے سفر گذرگاہ عام سے جہان فاصلہ کوئی سو میل کا ہوگا صرف چند ہی روز لگے ہونگے۔ ہم یہ نہین ٹھیک
کہ سکتے کہ کسوقت مین یہ سفر ہوا لیکن اتنا جانتے ہین کہ ہیرودیس قبل اس سے کہ ارادہ قتل لڑکون کا کرے ان
مجوسیونکی مراجعت کا کچہ عرصہ تک منتظر رہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی پیدایش کے کچہ عرصہ بعد مصر کے بھاگنے
کی حاجت پڑی ہوگی اور حقیقت مین آیت ۱۶ کے مضمون سے یہ نہین ظاہر ہوتا کہ بچون کا قتل اور مصر کی فراری
یسوع کے پیدا ہوتے ہی وقوع مین آئی اسواسطے کہ ہیرودیس کو یہ امر اوسوقت معلوم ہوا جب ستارہ کی کیفیت مجوسیونکو
نکلے ہوئے مسیح کی پیدایش سے کچہ عرصہ ہوچکا تھا اور پہر بعد اوسکے اسی جہت سے اپنی قرار واقعی تسکین کے
واسطے اوس قرب وجوار کے دو برس تک کی عمر کے لڑکون کو قتل کروا ڈالا اس سے پایا جاتا ہے کہ یوسف اور مریم بعد
ولادت یسوع کے کچہ عرصے تک بیت لحم مین ٹھہرے رہے جس عرصے مین رسم ختنہ ادا ہوئی (لوقا ۲-۲۱) اور پہر
موافق قاعدہ یہود چالیسوین روز ہیکل مین لایا گیا چند ہی مدت کے بعد جب ہیرودیس نے بچون کے قتل کا ارادہ
کیا تو یوسف یسوع اور اوسکی ماں مریم کو لیکر مصر کو بھاگ گیا اور یہ ظاہر ہے کہ وہان بہت مدت نہین رہا کیونکہ اس
عرصہ مین کوئی چند مہینے بعد ہیرودیس کا انتقال ہوگیا جیسا کہ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ خبر سنکر اونھون نے چاہا
کہ بیت لحم کو پہر لوٹ جاوین مگر خواب مین خدا سے آگاہ ہوکر جلیل کو چلے گئے اور پہر وہان سے ہر سال جیسا لوقا نے
لکھا ہے (لوقا ۲-۴۱) یسوع کو یروسلم مین لاتے تھے۔ اب اس مین کچہ بھی محل اعتراض نہین ہے۔ باقی رہا یہ امر

کہ لوقا نے مصر کی فرار ہی کا ذکر کیون نہین لکھا۔ سو یہہ کچہ تعجب کی بات نہین ہے اسواسطے کہ چارون انجیلون مین ہر
پورا بیان نہین پایا جاتا ہے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو بیان انجیل مین چہوٹ گیا ہے دوسرے مین اوسکا ذکر ہوتا ہے۔

(۱۵) اور ہیرودیس کے مرنے تک وہان رہا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا پورا ہو کہ مینے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا[13]

ہوسیع ۱۱-۱

(۱۵) **نبی کی معرفت** انجیل مین بہت جگہہ پرانے عہدنامے کا انتخاب پایا جاتا ہے لیکن یہ معلوم ہوتا ہے
ہر جگہہ لفظ بلفظ عہد عتیق سے نہین انتخاب کیا گیا ہے نہ یہ بات ہے کہ وہ الفاظ منتخبہ ہر جگہہ اوس معاملہ پر جسکے واسطے
لائے گئے ہین حقیقی طور پر صادق آوین۔ بعض آدمیون کو ایسے مقامات پر سمجہنے مین مشکل پڑتی ہے اور مسلمان بعض
اوقات انجیل پر اس قسم کے اعتراض کیا کرتے ہین سو اس مقام پر اول یاد رکہنا چاہیئے کہ انجیل نویسون نے اصل
عہد عتیق کی نسبت یونانی ترجمہ سپٹواجنٹ سے زیادہ انتخاب کیا ہے۔ اور اسی سبب سے اون الفاظ مین بظاہر
عہدنامے کے الفاظ سے کچہ فرق پڑگیا ہے باقی رہا یہ اعتراض کہ وہ الفاظ منتخبہ ہر جگہہ کیون نہین اون معاملات پر جنکے واسطے
وہ اس فقرے کے ساتھہ کہ ”وہ جو نبیون نے کہا ہے“ چنانچہ لکہا ہے۔ جیسا کہ لکہا ہے استعمال کیئے گئے ہین۔ بالمطابقت ...
کرتے سو اسکا حال چند قاعدون مندرجہ ذیل کے ذہن نشین کرنے سے اچہی طرح سمجہہ مین آجاویگا اور کسی طرح کی مشکل
اون آیات منتخبہ کے سمجہنے مین نہ معلوم ہوگی اول یہ کہ وہ آیتین یا تو ایسی باتون کی خبر کے واسطے جنکی تکمیل حقیقی طور پر ہوئی
منتخب عہد عتیق سے ہوئین **دوسرے** اور یا وے آیات منتخبہ روحانی باتون کی خبر کے واسطے استعمال کی گئی ہین
پس اون آیات کا پورا ہونا باعتبار مجاز کے ہوا **تیسرے** اور یا وے آیت ایسے موقع پر پرانے عہدنامے سے منتخب
کی گئی ہین جہان تمثیل مقصود ہے یعنی جہان یہ ثابت کرنا منظور ہے کہ جیسے پرانے عہدنامے مین فلان مقام پر فلان فلان
واقعہ کا ذکر آیا ہے اسی طرح انجیل مین بہی ایسی بات کا ذکر آیا ہے۔

اس مقام پر جو اس نبی کی کتاب سے انتخاب کیا گیا اسرائیل کا ذکر ہے۔ ہوسیع ۱۱-۱ اور اسرائیل سے کل
بنی اسرائیل مراد ہے کیونکہ ایسا کبہی کبہی ہوتا ہے کہ ایک نام سے کل قوم مراد لی جاتی ہے جیسا کہ لکہا ہے کہ راخل اپنے
اپنے لڑکون پر روتی ہے یہان راخل سے مطلب کل قوم ہے۔ اور اسیطرح اس مقام پر ”یعنی جب اسرائیل لڑکا
تہا مینے اوسکو عزیز رکہا اور اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا“ لفظ اسرائیل سے مطلب کل بنی اسرائیل ہے۔ اب بیان

جۂ ذیل مین ہم مانندیت موسیٰ اور اسرائیل کی مسیح اور کلیسیا اور دیگر معاملات کے ساتھہ تفصیلوار بیان کرتے ہین -
اس معاملے کے سمجھنے کے واسطے ہمنے یہانپر دو اصطلاحین مقرر کی ہین یعنی مُشبّہ اور مُشبّہ بہ
مُشبّہ مراد یہان اوس شخص سے ہے جو منجانب خدا اس غرض سے مقرر کیا گیا ہو کہ کسی شخص آیندہ کی بابت
اسب ہو خبر دے یا ایسی شئے سے ہے جس سے کسی شئے واقع الاستقبال کے کچھ آثار خود بخود یعنی بلا ارادہ اسکے ظاہر
تے ہین - اس صورت مین اسکے ماحصل واقع البعد کو خواہ وہ کوئی شخص ہو یا کوئی شئے ہو مشبہ بہ کہین گے + اسکو
سمجھنا چاہیئے کہ مشبہ بمنزلہ نبوت کے ہوتا ہے - صرف اتنا فرق ہے کہ وہ دیدنی ہے اور نبوت گفتنی ہے پس وہ قربانیان
ا کی طرف سے یہودیون کے درمیان مقرر ہوئی تہین مسیح کی قربانی یعنے کفارہ کا مشبہ تہین اور کل علامات واقع
ن کے مجموعے کو داخل مشبہ اور واقع البعد کے مجموعے کو داخل مشبہ بہ کہین گے - پس مشبہ اور مشبہ بہ مین مانندیت
جاوے مگر وہ باتین جنکے سبب سے ان دونون مین یہ علاقہ ہوا ایک ہونگی - ہم ایک نقشہ ذیل مین بناتے
ہین سے ان نسبتون کی خوب وضاحت ہوجایگی -

	فرعون	اسرائیل	مصر	کنعان
ا	ہیرودیس	مسیح	مصر	فلستین

جو نسبت فرعون کو اسرائیل سے اور مصر کو کنعان سے ہے وہی ہیرودیس کو مسیح سے اور مصر کو فلستین سے ہے - اسیطرح
رائیل مُشبّہ ہے اور کلیسیا مشبہ بہ ہے - مسیح کے بچپن کی تواریخ مشبہ ہے اور اوسکی مسیحائی کی تواریخ مُشبہ بہ ہے - پھر
ں طور پر مسیح کی مسیحائی کی تواریخ مُشبہ ہے اور اوسکی کلیسیا مشبہ بہ ہے -

	دشمن	راستباز	دارالامتحان	دارالجزا
۱	فرعون	اسرائیل	مصر	کنعان
۲	ہیرودیس	مسیح	مصر	فلستین
۳	شیطان	مسیح	دنیا	جلال
۴	شیطان	کلیسیا	دنیا	بہشت

پس جہان جہان پُرانے عہدنامے مین ایسے الفاظ استعمال کیئے گئے ہون جو داخل مشبہ ہون اون سب سے اظہار
ہوالی باتون کا جو داخلِ مُشبہ بہ ہین ہوتا ہے - یا یون سمجھنا چاہیئے کہ سب گذشتہ باتین جنکا ذکر کتاب مقدس مین ہے

سب باتون واقع ابعد کی علامت تہین اور اسی سبب سے مُشبہ بہی ایک طرح کی پیشینگوئی تہی جو مشبہ بہ سے پوری ہو
مثلاً یہ الفاظ کہ "مینے اپنے بیٹے کو مصر سے بُلایا۔ امر داخل مشبہ کا اظہار کرتے ہین یعنی ان سے وہی نسبت ظاہر ہوتی ہے
اسرائیل کو مسیح سے ہے اور اسی حبت سے ایک قسم کی پیشخبری تہی جو مسیح مین پوری ہوئی۔ اسیطرح سے جو جو
خدا کی طرف سے اور جو جو فضل اور نوازشین اوسکی اسرائیل پر اور مسیح پر ہوئین اون سب مین وہی نسبت پائی جاتی
جسطرح اسرائیل سب قومون مین خدا کے نزدیک پسندیدہ تہا اسیطرح مسیح بہی سب آدمیون مین خدا کے نزدیک
پسندیدہ تہا اور جسطرح مسیح اوسکا بیٹا تہا اسیطرح اسرائیل بہی اوسکا بیٹا تہا غرض یہ دونون اوسکے پہلوٹھے تہے
خروج باب ۴ ۲۲ مین لکہا ہے کہ "اسرائیل میرا بیٹا بلکہ پہلوٹھا ہے" پس ۴۹ ۳ مین یہ لکہا ہے کہ "تو میرا بندہ ہے اے
اسرائیل" یہ مسیح کا ذکر ہے۔ یہودیون کے ربی یعنی معلم کتاب مقدس کی اس تعلیم کو مانتے تہے کہ اسرائیل مسیح کا مشبہ یعنی
ہے۔ یہ نسبت اسرائیل اور مسیح اور کلیسیا مین اس بات سے پائی جاتی ہے کہ اون مین اور خدا مین ایک ہی قسم کا
ہے یعنی وے سب خدا کا فضل پانے والے ہین اور اس دنیا ے دار الامتحان مین راستبازی کا نمونہ ہین اور دشمن
بیچ مین ہین لیکن آخر کار غالب آوینگے جیسا کہ ہم اوپر کے نقشے مین بیان کر چکے ہین۔

(۱۶) جب ہیرودیس نے دیکہا کہ اوسنے مجوسیونسے فریب کہایا تہا تو نہایت
غُصہ ہوا اور لوگونکو بہیجکر بیت لحم اور اوسکی ساری سرحدون کے سب
لڑکونکو جو دو برس کے اور اوس سے چہوٹے تہے اوسوقت کے موافق
کہ اوسنے مجوسیون سے تحقیق کی تہی قتل کروایا (۱۷) تب وہ جو یرمیاہ
نبی نے کہا تہا پورا ہوا کہ (۱۸) رامہ مین ایک آواز سُننے مین آئی ہے
نالہ اور رونے اور بڑے ماتم کی کہ راخل اپنے لڑکون پر روتی اور
تسلی نہین چاہتی اسلئے کہ وے نہین ہین یرمیاہ ۳۱۔ ۱۵۔

(۱۶) قتل کروایا۔ ہیرودیس اس نبوت پر ایمان رکہتا تہا کیونکہ اوسنے حکم دیا کہ کتاب مقدس مین دکہیا جا

امید ہے کہ اوسے سچ بتلایا جاوے کہ مسیح کہان پیدا ہوگا۔ وہ کتاب مقدس پر اور مسیح پر ایمان رکھتا تھا لیکن یہ کیسا ایمان [ہون]
اوسنے خیال کیا کہ مین مسیح کو جسکی بابت پیشخبری کی گئی تہی مارڈال سکتا ہون اور اسطرح سے خدا کے منصوبونکو درہم [ہ]سکتا
[سب] لڑکون کو اکثر لوگ یہ گمان کرتے ہین کہ اون لڑکون کا شمار بہت تہا لیکن یہ بات نہین ہوسکتی کہ ایسی
[ی] بستی مین جیسے بیت لحم تہا اور اوسکی سرحدون مین دو برس سے کم عمر کے لڑکون کا شمار بہت ہووے۔ یہ اعتراض مثل
[ہ]ہیرودیس کا لڑکون کو قتل کروانا غلط بات ہے اسلیئے کہ اوس زمانے کے کسی مورخ نے اسکا کوئی بیان نہین کیا باطل
[ہے] اسلیئے کہ ہیرودیس نے جو اور بڑی بڑی خون کیئے تو ایک چہوٹی سی بستی کے تہوڑے سے لڑکون کا قتل کروانا اوس
[ز]مانے کے مورخون کے سامنے کوئی بڑی بات نہ تہی اسلیئے اوسکو کسی مورخ نے درج نہین کیا (دیکہو تفسیر اس باب کی آیت [۱])
(۱۸) رامہ مین رامہ بنیمین کے فرقے کی بیت لحم کے نزدیک ایک بستی تہی۔
راخل اپنے لڑکون پر روتی راخل اسرائیل یعنی یعقوب کی بی بی تہی جو افراطہ کی راہ مین جو بیت لحم ہے
[گاڑ]ی گئی (دیکہو پیدا ۳۵-۱۹+۴۸-۷) بابل کی اسیری کے زمانے مین رامہ وہ جگہہ تہی جہان یہودی جمع ہوئے تہے کہ بابل
[کو] بہیجے جاوین۔ نبی نے اس معاملے کا بیان عجب خوبصورتی اور دلسوزی کے ساتھہ لکہا ہے (یر ۳۱-۱۵ و ۱۶) راخل
بنی اسرائیل کی پہلی ماتہی اپنے اسیر اور مقتول لڑکون پر روتی ہے اور یہان پر متی نے اس معاملے کے اور ہیرودیس کے
[لڑک]ون کو قتل کروانے کے درمیان ایک مشابہت نکالی ہے۔ اس مقام پر آیت ۱۵ کی طرح مانندیت ثابت ہوتی ہے
[الب]تہ اتنا فرق ہے کہ وہان باپ کا نام آیا اور یہان ماکا نام یعنی وہان پر قوم اسرائیل کے باپ کے نام سے مقصود کل قوم تہی
[او]ر یہان اسرائیل کی جورو سے مراد بنی اسرائیل ہین اسواسطے کہ وہ سب فرقہ اسرائیلون کی ماتہی۔

(۱۹) جب ہیرودیس مر گیا تو دیکہو خداوند کے فرشتے نے مصر مین
[یو]سف کو خواب مین دکہلائی دیکے (۲۰) کہا اوٹھہ اور اوس لڑکے
[ا]ور اوسکی ماکو ساتھہ لیکر اسرائیل کے ملک مین جا کیونکہ جو اوس لڑکے
[کی] جان کے خواہان تہے مر گئے (۲۱) تب وہ اوٹہا اور اوس لڑکے
[ا]ور اوسکی ماکو ساتھہ لیکے اسرائیل کے ملک مین آیا (۲۲) مگر جب سنا

کہ ارخلاؤس اپنے باپ ہرودیس کی جگہہ یہودیہ مین بادشاہت کرتا ہے تو وہان جانے سے ڈرا اور خواب مین آگاہی پاکر جلیل کی اطراف مین روانہ ہوا ۔ مت ۲۔ ۱۴۔ لوق ۲۔ ۳۹ +

(۲۰) **مر گئے** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے خداوند کا قیام مصر مین بہت مہینون تک نہین ہوا ہوگا + استفسار لکھتا ہے کہ متی نے جو لکھا ہے کہ یر ۳۱۔ ۱۵ و ۱۶۔ اس مقام پر پورا ہوا سو یہ غلطی کی اسلیئے کہ وہ اور بات ہے اور اس مقام پر اور بات ہے لیکن جو کوئی اس شرح پر غور کریگا اس بات مین کچہ غلطی نہ سمجھے گا ۔

(۲۲) **مگر جب سنا کہ ارخلاؤس اپنے باپ ہرودیس کی جگہہ یہودیہ مین بادشاہت کرتا ہے** ۔ یوسف نے یہ بات اسرائیل کے ملک مین پہونچنے سے پیشتر سنی + ہیرودیس کے مرنے کی خبر اوسے الہام سے مصر مین ملی تھی (دیکھو ۱۹ آیت) ارخلاؤس ہرودیس اعظم کا بیٹا اوسکی چوتھی بی بی ملتھاسی سے تھا بعد اپنے تین بیٹون استیلبس سکندر اور انٹیپٹر کے قتل کروانے کے اپنی کل بادشاہت ارخلاؤس کے نام وصیت کی رو سے چہوڑ مرا اور ہیرودیس کی موت کے بعد لوگون نے ارخلاؤس کو تخت پر بٹھایا لیکن اوسنے تاج نہ پہنا جبتک کہ روم کے شہنشاہ نے اوسکی بادشاہت منظور نہ فرمائی ۔ اس عرصے مین کچہ یہودیون نے شاہنشاہ روم کے پاس ایک عرضی بہیجی کہ ہرودیس کے گھرانے کا کوئی شخص سلطنت نہ کرے اور یہودیہ زیر سلطنت شام کے حاکم کے ہوجاوے ۔ شاہنشاہ نے یہ عرضی پڑہکر ارخلاؤس کو بادشاہ نہین بنایا لیکن اوسے ایک طرح کا حاکم مقرر کیا اور وعدہ کیا کہ بادشاہ کا بہی لقب اوسے ملیگا اگر وہ اچھی طرح سلطنت کرے مگر باپ کی بیرحمی اوس بیٹے مین تہی اسلیئے ۹ برس کی سلطنت کے بعد شاہنشاہ نے بدرخواست یہودیون کے اوسے تخت سے اوتار اور ویئنا واقع ملک گال کو جلا وطن کردیا جہان وہ مرگیا ۔ ارخلاؤس کا ظلم ایسا مشہور تہا جیسا اوسکے باپ ہرودیس کا تہا پس کچہ تعجب نہین کہ جب یسوع کے مان باپ نے سنا کہ ارخلاؤس ظالم اپنے بیرحم باپ ہرودیس کے بجاے سلطنت کرتا ہے اونھون نے وہان جانا نچاہا بلکہ جلیل کو جاکر ناصرت مین جا رہے ۔ پس ہماری نجات دینے والے کی جاے سکونت ایسی جگہہ ہوئی جیسا کہ پرانے عہدنامے مین لکہی ہے

(۲۳) **اور ایک شہر مین جسکا نام ناصرت تہا جاکے رہا کہ وہ جو**

...ن نے کہا تھا پورا ہو کہ وہ ناصری کہلائیگا یوحنا ۱-۴۵+۴۶+قاضی ۱۳-۵+۷+ ایسعیاہ ۱۱-۱

۱ ناصرت - ایک چھوٹی سی بستی تہی جو کہ جلیل کے دکہنی اور پچھمی حصے کے ایک نشیب کے درمیان واقع تہی - وہ
جگہہ نہ تہی نہ اوسکا ذکر پرانے عہدنامے مین آیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بہاری مطلب کے واسطے متی نے اس
ذکر کیا ہے جیساکہ ذیل سے ظاہر ہوگا - ہنگسٹن برگ صاحب کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نام ایک عبرانی لفظ
سے نکلا ہے جسکے معنی شاخ یا کلہ ہین - یہ نام اس جگہہ کا بسبب بے حقیقت ہونے کے رکھا گیا تہا اور اوسکی جو شہرت
ہے وہ صرف مسیح کے وہان رہنے کے سبب سے ہوئی ہے حقیقت مین یہ جگہہ مسیح کی ایک اچھی علامت تہی کیونکہ ابتدا
مثل ایک چھوٹے پودے کے بے حقیقت جگہہ تہی مگر پیچھے کر اوسکی شہرت تمام دنیا مین پہیل گئی اور اسیطرح مسیح کا
ہے یہ ناصرت ایک نہایت دلچسپ جگہہ ہے جو پہاڑون کے درمیان مین جو چارون طرف سے دسکا احاطہ کئے ہوئے ہین
ہے ان پہاڑون کے درمیان مین نہایت خوبصورت باغ بغیچہ پہول پھل اور درخت نظر آتے ہین یہ دلچسپ جگہہ
ہے جہان مسیح تیس برس تک رہا یہ ایک چہوٹی سی بے حقیقت بستی آبادی سے بالکل علیحدہ کو بستی تہی اور یہی سبب
جیساکہ حقیقت مین اوسکی صورت سے ظاہر ہے جو متی نے یہ بات نکالی ہے کہ وہ ناصری کہلائے گا - اوسکے لوگون کی
بیتگی اور اپنے نبی کی قدر نہ کرنا اس سبب سے ہوا کہ وہ جلیل کی ایک پہاڑی پر لوگون سے الگ جنگل مین واقع تہی
اسی سبب سے اوسکی بدنامی بہی اوڑ رہی تہی یہان تک کہ قرب وجوار کے گانون مین ایسی بدنامی مشہور تہی کہ
گانون کے ایک رہنے والے نتانیل نے جو قانا کا رہنے والا تہا یہ پوچھا کہ کیا ناصرت سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے
گانون مین مسیح کا لڑکپن گذرا جس زمانہ کا حال بڑا تعجب آتا ہے کہ بالکل مبہم ہے - پس یہ نام نصرانی یا ناصری جسکو
یہودی حقارت کی نظر سے استعمال کرتے تہے اور مسلمان بہی ابتک لیتے ہین اسی جگہہ سے نکلا ہے جو آجکل کل ترقی یافتہ
دان پر بولا جاتا ہے - بعض اس مقام پر اعتراض کرتے ہین کہ یہ بات کسی نبی کی کتاب مین نہین پائی جاتی ہے لیکن ہم
طور سے اسکی شرح کر سکتے ہین جس سے بخوبی معلوم ہوگا کہ متی کا قول درست ہے **اول** یہ کہ فرض کرو کسی خاص
نے صاف صاف انہین لفظونکو نہین لکہا مگر کتنے ہی نبیون نے ایک عام طور پر جس سے یہ مطلب نکلتا ہے
ہے کہ **وہ ناصری کہلائے گا** - لفظ **ناصری** بہ نظر تحقیر استعمال کیا جاتا تہا یہان تک کہ ناصری
تحقیر ایک ہی بات سمجہی جاتی تہی اسلیئے اگر لفظ **ناصری** کسی نبی نے اپنی کتاب مین گو نہ لکہا لیکن اونہون نے
کی بابت یہ نبوت کی کہ وہ حقیر ہوگا - پس اونکی سب نبوتین خمین یہ پیش خبری ہے کہ مسیح کی حقارت ہوگی اس

قول سے کہ "وہ ناصری کہلائیگا" پوری ہوئین (دیکھو ان نبوتون کو زبور ۲۲ + یس ۵۳) اکثر اسکی تفسیر اسیطرح کیا کرتے ہیں
اور ہم اوسکو قبول کرتے ہین اور پڑہنے والا بہی اسپر غور کرے **دوم** ہم وہ بہی جو ہنگسٹن برگ صاحب نے لکہا ہے
مانتے ہین - صاحب موصوف کی رائے اس آیت مین عمدہ ہے کیونکہ اوسکے بموجب یہ لفظ **ناصری** بہی نبیون کی
کتابون مین نکلتا ہے - عبرانی مین لفظ **ناصرت** کے لیئے **نٹزر** ہے اور اوسکے معنی شاخ اور کوپل ہین - متی نے انجیل
انجیل عبرانیون کے لیئے لکہی اور عبرانی مین جملہ یون پڑہا جاتیگا" اور وہ ایک شہر مین جسکا نام شاخ (یا کونپل) تہا جا
رہا کہ وہ جو نبیون نے کہا تہا پورا ہو کہ وہ شاخ (یا کونپل) کہلائیگا" اور اس سے سب نبوتین جنمین عبرانی لفظ نٹزر یعنی شاخ
(یا کونپل) آیا ہے پوری ہوتی ہے جیسا کہ - ذک ۶ - ۱۲ مین لکہا ہے کہ "دیکہہ وہ شخص جسکا نام شاخ ہے" اس نبوت مین
اس لفظ سے مسیح کی شروع مین کم اصلی ظاہر ہوتی ہے مثل انکہوئے (یا کونپل) کی وہ شروع مین گویا کچہہ بہی نہ تہا
یشعیاہ نبی کی کتاب مین بہی یہ بات آئی ہے یعنی "یسی کے تنے سے ایک کونپل نکلے گا اور اوسکی جڑون سے ایک پہل
شاخ (نٹزر) پیدا ہوگی" یعنی داؤد کے برباد گہرانے سے ایک کمزور کونپل نکلیگی اور اوسمین ٹہانہ ور پکڑے گی -
ایک ایسی پیشخبری ہے جس سے انجیل بالکل ثبوت کو پہونچتی ہے - اس انجیل کا شروع تو بالکل کمتر اور بے معلوم تہا
اور اسی بات سے پیشخبری پوری ہوئی + ان باتون کے ثبوت مین ہم یہ دلیلین پیش کرتے ہین **۱** - کتاب مقدس
مین ایسے نام ہین جنسے پیشخبری پائی جاتی ہے اور یہ نام یعنی نٹزر ٹہیک اسی قسم کا ہے - اب دیکہو یسعیاہ نے اپنے
بیٹون کو ایسے نام دیئے جنسے پیشخبری ثابت ہوتی ہے (یس ۷ - ۳ + ۸ - ۳ - ۱۸) ملک صدق مسیح کا نشان اسلیئے
کہ وہ سالم یعنی سلامتی کا بادشاہ تہا - سالم کے معنی صلح کے ہین اور موافق **نٹزر** کے ہین جس سے مسیح کا حال ظاہر
ہے **۲** متی نے یہ دعویٰ کیا کہ خدا نے یہ ٹہرایا تہا کہ شہر کا نام ناصرت (نٹزر) اور مسیح کا نام نٹزر جو کہ نبیون کی کتابون مین
پایا جاتا ہے مطابق ہو اور اس مطابقت کو دکہانے کے لیئے خدا نے یہ بندوبست کیا کہ نٹزر مسیح کی سکونت نٹزر (نام
کی بستی مین ہوگی تاکہ اسطرحپر لوگون کا خیال اوس نبوت اور اوسکے پورے ہونے پر پہونچ جاوے **۳** لیکن یہ نبوت
صرف نام ہی پر پوری نہین ہوئی ناصرت کو کونپل اسلئے کہا ہے کہ وہ نہایت چہوٹا اور کمتر تہا لیکن یہ سبب
کے اوسکی شہرت تمام دنیا مین پہیل جایگی اور اسیطرح وہ مسیح ناصری کا ایک نشان ہے جو کہ پہلے ایک کونپل ہی
لیکن آخر کو وہ تمام دنیا اپنے جلال سے بہر دے گا **۴** - اب ہمکو اون لفظون کے یعنی "جسکا نام ناصرت تہا" کے
معنی معلوم ہوئے - اس سے یہ مطلب نہین ہے کہ یہ بستی متی کی انجیل کے پڑہنیوالے جانتے نہ تہے کیونکہ یقین
کہ وے اوس گانون کو جانتے تہے بلکہ اس فقرے سے یہ مطلب ہے کہ یسوع کے والدین کو الہام سے یہ

کردے اوس نام کے شہر مین رہین تاکہ ایک پیشخبری جسمین مسیح کا یہ نام (ناصری) پایا جاتا ہے پوری ہو - اس سے مطلب
کہ وہ ایک شہر کو جو ناصرہ کہلاتا تہا آیا تاکہ وہ خود ناصری کہلاوے اور اسطرح سے وہ پیشخبری جسمین اوسکا نام ناصری
وبی بائیبل ثبوت کو پہونچے +

تیسرا باب

ن دنون مین یوحنا بپتسما دینیوالا یہودیہ کے بیابانمین ظاہر ہوکے منادی کرنے

۱-۱۲ و ۱۵ + لوق ۳-۲-۳۲ + یوح ۱-۲۹-۱۰ + یشعی ۴۰-۳

تیسرا باب

(۱) **اوندنون مین** - یعنی جن دنون مین یسوع ناصرت مین رہتا تہا جسکا ذکر پچہلے باب مین ہو چکا ہے لیکن
سرے اور تیسرے باب کے واقعات کے درمیان مین کوئی تیس برس کا تفاوت ہے - اوس باب مین یسوع کے
مین کے ذکر سے جوانی تک کا ذکر ہے اور اس باب مین اوس خاص کام کے وقت کا ذکر ہے جسکے لیئے وہ دنیا مین آیا
ا - یوسف جو اوسکا باپ مشہور تہا بڑہئی کا پیشہ کرتے کرتے مر چکا تہا - اگر اوسکے بہائی اور بہنین تہین تو وے
وسکے سامنے جوان ہوئے اور جو معجزے اور کرامات اوسکی پیدایش کے زمانہ مین واقع ہوئی تہین اونکی یاد
ے کچہ جاتی رہی تہین - اور اوسکے چہوٹے بہائی جو ان واردات سے واقف نہ تہے اوسکے مسیح ہونے مین شبہ
تے تہے - صرف اوسکی ماکی یاد مین یہ باتین تازی رہی تہین یہان تک کہ جب مسیح کے پہلے معجزے کا وقت قریب
ہونچا تو مریم نے اپنا اعتقاد معجزہ دکہلانے کی درخواست کرنے سے ظاہر کیا - یوح ۲ باب ۴ + کیا سبب ہے کہ خداوند
سیح کے بہائیون نے اور اور ناصرت کے رہنے والون نے اوسکے لڑکپن کی کمالیت سے اوسکی الوہیت کو نہین
پہچانا - یہ کچہ تعجب کی بات نہین ہے - اغلب ہے کہ اوسکی نیکی اور سادگی اون ناقص لوگون کے نزدیک اچہی نہین
معلوم ہوتی تہی بلکہ اور لڑکون کو تیزی اور چالاکی کے سامنے اوسکی نیکی اور سادگی کا کم خیال کرتے تہے جب
مسیح جوان تہا تو ہمین معلوم ہے کہ لوگون نے اوس بیگناہ کو حقیر سمجہا تو تعجب کیا ہے کہ اونہون نے لڑکپن مین بہی
اوس بیگناہ کی حقارت کی ہو - مسیح کی صورت شکل کی بابت انجیل مین کچہ ذکر نہین آیا ہے - چوتہی صدی سے
اوسکی تصویرین ملتی ہین لیکن یہ معلوم پڑتا ہے کہ مصورون نے اپنے خیال کے موافق اونہین بنایا ہے -

کچھ یقین نہین کہ اوس کی اصلی صورت سے ملتی ہون +

یوحنا بپتسما دینے والا۔ اوسکی عجیب پیدایش کا ذکر اور اون معجزون کا بیان جو اوسکی پیدایش پر ہوئے لوقا نے اپنے پہلے باب مین لکھا ہے۔ یوحنا ذکریا اور الیسابات کا جو کہ دیندار اور خدا پرست تہے بیٹا تہا۔ اوسکی ما مریم کے رشتے کی بہن تہی۔ یوحنا مسیح سے چھہ مہینے پیشتر پیدا ہوا۔ جبرئیل فرشتہ نے اوسکی خبر پہلے سے دی اور اوس مین معجزے وقوع مین آئے اور اوسکے باپ نے اوسکی پیدایش کا بیان ایک الہامی نظم مین لکھا ہے۔ وہ اپنے کام واسطے روح مین قوت پاتا گیا اور اپنے تئین اسرائیل پر ظاہر کرنے کے دن تک بیابان مین رہا لوق ۱۔ باب ۸۰۔ جب مسیح جلیل مین جوان ہوتا جاتا تہا یوحنا اونکا پیشوا بننے کے لیئے یہوداہ کے پہاڑی ملک مین طیار ہوتا جاتا تہا اور وہ مسیح سے ایسا ناواقف تہا کہ جب مسیح اوسکے پاس بپتسما لینے کو آیا تو یوحنا نے اوسکو پہچانا بہی نہین۔

منادی کرنے لگا۔ شہرت دینے لگا یا لفظی معنی یہ ہین کہ ڈہونڈہورا پیٹنے لگا جیسے ڈہونڈہورے بادشاہی فرمان کی شہرت دینے کے لیئے ڈہونڈہورا پیٹا کرتے ہین۔

یہودیہ کے بیابان مین۔ اون جنگلون مین جو یردن کے نزدیک تہے۔ یہ معلوم پڑتا ہے کہ یوحنا نے پہلے اپنی منادی کی خبرون کے دیہاتی علاقہ مین شروع کی اور بعد اوسکے وہ اوس جنگل مین جو یروشلم کے اور یردن اور دریاے شور کے بیچ واقع ہے گیا اور آخر کو بیت عبرا مین مقام کیا۔ یہ جنگل اوسنے اسلیئے پسند کیا کہ شاید پانی کی کثرت جا ہتے تہی دریاے یردن اور دریاے شور کے پچھمی کنارے پر جگہہ ویران تہی اور وہان بہت کم آبادی تہی۔ روایت ہے کہ بیت عبرا وہ جگہہ ہے جہان سے یشوع اور بنی اسرائیل کنعان مین داخل ہوئے۔ اس جگہہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اون خاص باتون کا ذکر کرین جن سے الیاہ یوحنا کا نشان تہا یعنی جسطرح الیاہ سے نبیون کے زمانے کی ابتدا ہوئی اور موسیٰ سے شریعت کی اسیطرح یوحنا سے مسیح کی بادشاہت کی ابتدا ہوئی۔ الیاہ جنگل مین یوحنا کیطرح رہا کرتا تہا۔ دونون مین فقیرانہ مزاج معلوم ہوتا ہے۔ جیسا الیاہ کے دو جانی دشمن اخیاب اور ازبل تہے اسیطرح یوحنا کے دو جانی دشمن ہیرودیس اور ہیرودیاس ہوئے۔

(۲) اور یہ کہنے لگا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہے[۳]

دانی ۲ باب ۴۴ + مت ۴ باب ۱۷ و ۱۰-۷ +

(۲) توبہ کرو۔ یوحنا کے زمانے مین یہودیون کی قوم نہایت بگڑ گئی تہی۔ اس بات کی گواہی اونہین کے مؤرخ

[...]ں سے ملتی ہے جسنے اون کی خرابی کا بیان صد درجہ کا کیا ہے اسیلئے یوحنا آیا کہ اون لوگون کو سُدھارے اور اونہین مسیح [کے قب]ول کرنے کے لائق بنا دے یعنے اوسکا کام یہ تہا کہ یہودیون کو موسیٰ کی شریعت پر لاوے تاکہ وے انجیل کو قبول [کرن]ے کے لائق بنجاوین اور موافق اپنے نشان الیاہ کے وہ کسیقدر اپنے مطلب مین کامیاب ہوا اور جب یہودی لوگ [اوس]کی کوشش سے نہ سُدھرے تو اسیری مین مبتلا ہوئے ۔ غرض یوحنا کی بات کے نہ ماننے سے اونکا نہایت بدتر [حال] ہوا اور وے آجتک حیران اور پریشان ہین ۔ بنی اسرائیل ایسی اسیری مین گرفتار ہوئے ہین کہ وہ اوس [...]سے جو الیاہ کے نہ ماننے سے ملی تہی بہت سخت تر ہے ۔

آسمان کی بادشاہت ۔ جسطرح یسوع کا نام مسیح نبی ہے یعنی **ممسوح** ہوا جس سے مراد [...] بادشاہ اسیطرح اوسکی انجیل ایک قانون اور اوسکا انتظام ایک بادشاہت ہے ۔ چونکہ ایک جہوٹے بادشاہ شیطان [...] مخالف نے ظلم سے دنیا پر دوزخی سلطنت رکہی اسیلئے مسیح کا دنیا مین آنا اسواسطے ہوا کہ آسمانی بادشاہت کہڑی کرے [با]دشاہت آسمانی بادشاہت کا نمونہ بلکہ ایک حصّہ ہے اور بعضے موقعے پر دونون بادشاہتون کا ایسا ذکر آیا ہے کہ گویا ایکہی [سم]ہی جاتی ہین ۔ بیانِ مذکورہ پر خوب غور کرنا چاہیئے تاکہ جس موقع پر اِس بادشاہت کا ذکر انجیل مین آیا ہے اوسکا [م]طلب بخوبی کہل جاوے ۔

نزدیک ہے ۔ اِس فقرے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ بادشاہت کوئی ایسی بات نہین جو ابتک [...] مین آئی جیسا کہ بعض مسلمان دعوے کرتے ہین ۔ مطابق بیان مذکورہ یہ بادشاہت آگئی ہے ۔ دانیل نبی نے اسکے [...]ہر ہونیکی بابت ۲ باب ۴۴ آیت مین یہ پیشخبری کی "اون بادشاہونکے ایام مین آسمانکا خدا سلطنت برپا کریگا جو تا ابد نیست نہوویگی اور وہ [س]لطنت دوسری قوم کے قبضے مین نہ پڑیگی وہ اون سب مملکتونکو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قائم رہیگی" یہودی لوگ [اس با]دشاہت کے انتظار مین تہے اور یوحنا کے دنونمین اِس آسمانی بادشاہت کے بارے مین مختلف رائین تہین اکثر لوگ تو یہ خیال کرتے تہے کہ [...] ایک شخص ہوگا جسمین قدرت الٰہی ہوگی اور وہ اوس بادشاہت کا بانی ہوگا ۔ اور یہودی یہ بہی سمجہتے تہے کہ وہ ایک پاک بادشاہت [ہوگ]ی جو تمام سلطنتون پر غالب ہو جائے گی اور ابد تک قائم رہے گی ۔ بجائے روم کے قوم اسرائیل تمام دنیا پر غالب ہوگی [...]ا کے زمانے مین روم کی سلطنت سے یہودیون کو ظلم پہونچتا تہا ۔ فلستین پر ایک رومی حاکم جسکا دار الخلافت قیصریہ مین تہا [...]ست کرتا تہا ۔ اور یروسلم کی وہ قدر نرہی تہی اسی سبب سے یہودی ناراض تہے اور بغاوتین وقت بوقت ہوتی رہین [اس]لیئے یہ بڑی اُمید اون کو تہی کہ مسیح آویگا اور رومیون کی سلطنت کو برباد کرکے آپ ابد تک سلطنت کریگا ۔

[...]نم) کہ یہ وہی ہے جسکا ذکر یسعیاہ نبی نے یہ کہکے کیا کہ جنگل مین ایک

پکارنے والے کی آواز ۴ ہے کہ خداوند کی راہ کو درست کرو۔ اور اوسکے راستون کو سیدہا بناؤ ۵ - یس۔ ۴۰-۳ + مرق ۱-۳ + لوق ۳-۴ + یوح ۱-۲۳ + لوق ۱-۷۶ +

(۴) جسکا ذکر یسعیاہ نبی نے کیا - بعض مسلمان یہ اعتراض کرتے ہین کہ یسعیاہ کی یہ عبا[رت] یوحنا اصطباغی پر نہین صادق آتی ہے۔ لیکن ہم پوچھتے ہین کہ اگر اوسپر نہین تو کسپر صادق آتی ہے - ملاکی نے یوحنا کی نسبت یہ پیشین گوئی کی "دیکھ مین اپنے رسول کو بھیجونگا اور وہ میرے آگے میری راہ کو درست کرے گا" (ملا[کی ۳-۱]) مسیح نے اس آیت سے یوحنا کی طرف اشارہ کیا۔ یوحنا نے خود یہ دعوی کیا کہ یہ خبر یسعیاہ نبی کی کتاب مین میری ہی نسبت ہے (یوح ۱-۲۳) پس اگر یہ آیت یوحنا کی طرف تبلاتا ہے تو اوسکے ماننے مین کیا کلام ہے ہمکو ہر طرح سے جاننا چاہ[یئے] کہ اوسنے صحیح کیا جو ایسا کیا -

کہ جنگل مین ایک پکارنے والے کی آواز ہے - لوقا نے اس مقام کو زیادہ مفصل لکھا ہے (۳ باب ۴-۶) اس ذکر سے اوس دستور کی طرف اشارہ ہے کہ جب کوئی بادشاہ آتا ہے صفائی اور طیاری سڑکون کی کی جاتی ہے اسی دستور کے مطابق یوحنا بپتسما دینے والا بولا کہ "خداوند کے راستون کو طیار کرو اور اوسکی راہ کو سیدہا بناؤ" بادشاہ یعنی مسیح تو اپنے تمام جاہ وحشم کے آنے والا تہا کہ اپنی بادشاہت حاصل کرے + آگے آگے اوس پیشوا کی آواز اوس جنگل مین جسمین وہ آنے والا تہا سنائی دی اور جسطرح سے کہ اور بادشاہون کی گاڑیون کے لیئے راستے برابر کیئے جاتے ہین اور اونچی جگہہ نیچی کی جاتی ہے اور نیچی جگہہ اونچی اسیطرح سے خدا کی بادشاہت کے سامنے پہاڑ نیچے کیئے جاوین اور گہاٹیان بلند تاکہ اوسکے لیئے ایک ہموار راستہ بنجاوے +

(۴) اس یوحنا کی پوشاک اونٹ کے بالون کی تہی اور چمڑے کا کمربند اوسکی کمر مین تہا اور ٹڈی اور جنگلی شہد اوسکی خوراک تہی۔ مرق ۱- [۶ + ۲] سل ۱-۸ + ذک ۱۳-۴ + احبار ۱۱-۲۲ + اسمو ۱۴ باب ۲۵-۲۶ -

(۴) اونٹ کے بالونکی - اونٹ کے مہین بالون سے ایک نہایت عمدہ پوشاک جسکو ملک[…] مین بنائی جاتی ہے لیکن یوحنا کی پوشاک اونٹ کے موٹے بالون کی بنی ہوئی تہی جسے فقیر اور تپسوی پہنا کر[تے]

...بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ وہ اونٹ کا چمڑہ تہا سو غلط ہے - اسی طرح الیاہ جسکی مانند یوحنا تہا بالدار کپڑے پہنتا
...سل ۱-۸) اسی طرح جہوٹے نبی اوسکی نقل کرتے تہے کہ دہوکا دینے کے لیئے موٹا کپڑہ پہنا کرتے تہے - الیاہ بہی چمڑے کا
...بکا پٹکا کمر مین باندہتا تہا (۲ سل ا باب ۸) اور پٹکا کمر پر اس لیئے باندہا کرتے تہے کہ ڈہیلی پوشاک بدن پر جمی رہے
...ٹڈی - اسکو غریب لوگ کہاتے ہین - یوحنا بپتسمادینے والا اسی قسم کے لوگون مین سے تہا اور وہ یا تو لاچاری سے
...سبب سے اونہین کہاتا تہا - وہ جنگل مین رہتا تہا جہان ایسی خوراک پائی جاتی تہی اغلب ہے کہ وہ شہد مین ملاکر کہائی
...ئی جاتی تہی جیساکہ اب بہی بکتی ہے - یہ شہد وہی تہا جو مکہیون سے پیدا ہوتا ہے اور کوئی چیز نہین تہی جیساکہ بعض
...رین نے لکہا ہے جنگلی شہد اب بہی اوس جگہہ پر جہان یوحنا رہتا اور توبہ کے بپتسما کی منادی کرتا تہا جنگلی درختون
...کی کہوکہلی ڈالیون سے بکثرت جمع کیا جاتا ہے - عہد عتیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس ملک مین ایسا شہد بکثرت پیدا ہوتا تہا
...سموئیل ۱۴ - ۲۵ مین ذکر ہے کہ "اور سب لوگ ایک بن مین جا پہونچے اور وہان زمین پر شہد تہا اور جو نہین یہ لوگ
...اس بن مین پہونچے تو دیکہا کہ وہان شہد ٹپکتا ہے" یوحنا اور الیاہ نے ایسی غریبانہ جنگلی خوراک اس واسطے اختیار کی
...کہ آسانی سے ہاتھہ آئی - یوحنا بیابان قدیمی دستور کے مطابق اوس توبہ کا جسکی منادی کرتا تہا نشان ظاہر کرتا ہی
...موٹا کپڑہ پہننا اور روزہ رکہنا اور توبہ یہ نہایت ہی خاکساری کے نشان ظاہری نشان تہے اور ان سب باتون سے
...گویا وہ یہ کہتا تہا کہ "ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم بسبب گناہ کے بالکل نالایق ہین کسی نعمت کے پانے اور ان خوراک اور
...پوشاک کے سبب ہم فقط خاکساری اور عذاب مین پڑنے کے لائق ہین" یوحنا نے یہ صورت فقط اپنے لیئے نہین
...بلکہ سب لوگون کے لیئے کی - وہ اون سب کا نمونہ تہا اور اونہین اس کلام اور نمونہ دونون سے ظاہر کرتا تہا کہ
...اونہین کیسا ہونا اور کیا کرنا چاہیئے اور لوگون سے الگ رہنے مین اوسکا یہ مطلب تہا کہ اون لوگون کے انداز
...یہان تک بگڑ گئے تہے کہ اونکی صحبت مین رہنا اچہا نہین تہا -

(۵) تب یروسلم اور سارے یہودیا اور یردن کے سب آس پاس
کے رہنے والے اوس پاس چلے آئے (۶) اور اونہون نے اپنے
گناہون کا اقرار کرکے یردن مین اوس سے بپتسما پایا (۷) پر جب اوسنے
دیکہا کہ بہت سے فریسی اور صدوقی بپتسما پانے کو اوس پاس آئے

ہین تو اونہین کہا کہ اے سانپون کے بچو[۱۲] تمہین آنے والے غضب سے بھاگنا کِسنے سکھلا[۱۳]یا - مرق ۱ - ۵ ۰ لوق ۳ - ۷ + اعم[۱۱] ۱۹ باب ۴ و ۱۸ + متّ[۱۲] ۲۱ باب ۳۴ - ۲۳ - ۳۳ + لوق ۳ باب ۷ و ۸ و ۹ + رو[۱۳]م ۵ - ۹ + ۱ - تس ۱ - ۱۰ +

(۵) **چلے آنے** یعنی اپنے گہربار کو چہوڑکر جنگل مین گئے -

یروشلم اور سارا یہود یا - کچہ عرصہ تک یوحنا کو اپنی منادی مین ایسی کامیابی رہی کسی منادکو نہین ہوئی ہوگی جنگل مین اوسکے پکارنے سے تمام لوگون کے دل جاگ اوٹھے اور جب اونھون نے اوسکی فقیرانہ صورت دیکھی تو اونپر ایک خوف آگیا اور جب اونسے آسمان کی بادشاہت کی بابت منادی کی تو تازہ ہوئین - خود یسوع کی منادی سے ایسا شور اور چرچا کبھی نہ ہوا تہا - عوام لوگ ہمیشہ یوحنا کی تعظیم کرتے تہے اور حاکم لوگون کو کبھی جرأت نہ ہوئی کہ اوسکے نبی ہونے سے انکار کرین اس اندیشے سے کہ مبادا لوگون سے پتہراو نہ کیئے جادین وہ یہان تک شہرت پاگیا کہ یوسفس نے اوسکا بیان اپنی تواریخ مین لکھا - یوحنا کی شہرہ او چرچا چند روزہ تہا اور صرف مسیح کے سبب سے اوسکا نام مشہور ہوا - لیکن مسیح کی منادی گو شہرہ کے ساتہ نہ ہوئی مگر اوسکا نام بڑہتا رہا جبتک کہ وہ تمام دنیا پر نہ پھیل گیا اور وہ قیامت تک پھیلتا جائیگا -

اور یردن کے سب آس پاس کے - یعنی دونون طرف سے - اونکا شمار لاکھون کا ہوگا -

(۶) **یردن مین** - اس قسم کا اشارہ اوس جگہہ سے ہے جہان بپتسما دیا جاتا تہا نہ بپتسما کے رسم سے کہ کسطرح دیا جاتا تہا -

اپنے گناہون کا اقرار کرکے - یعنی اسطرح سے وہ اقرار کرتے تہے کہ ہمارا بپتسما سے مطلب توبہ ہے - یہ توبہ اور بپتسما یوحنا کا اگر درستی سے ادا کیا جاتا تو اوس سے دو مطلب نکلتے ۱ - وے لوگ جو سچے دل سے لیتے تہے اوسی وقت خدا کے فضل کے عہد مین داخل ہوتے تہے ۲ - اون لوگون کے دل اس لایق ہوجاتے تہے کہ مسیح کو روحانی طور پر قبول کرین اور اوسکی آنے والی بادشاہت مین داخل ہون اگر لوگ اِس معاملے مین جیسے شروع مین تہے کوشش کیئے جاتے تو وہ ضرور مسیح کو قبول کرلیتے اور

...مقصود کو پہونچے۔ یہ صرف برگشتگی کے سبب سے ہوا کہ بنی اسرائیل نے نجات دہندہ کو نہ پہچانا۔

(۷) **بہت سے فریسی اور صدوقی**۔ بہت سے پر سب نہین۔ وے کلیسیا کے اور ملک کے ...ار تھے اور اون کے لیے یہ مشکل تہا کہ خاکساری اختیار کرین۔ لفظ **فریسی** ایک عبرانی لفظ سے نکلا ہے جسکے معنی الگ ...۔ اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ وے لوگ اس خراب دنیا سے الگ رہنے کا دعویٰ کرتے تھے۔ یہ صاف نہین معلوم کہ ...ون کی ابتدا کب ہوئی یوسیفس لکہتا ہے کہ ہیرودیس کی وفات پر اوسکا شمار چھ ہزار تہا۔ وے دعویٰ کرتے تھے ...ہی راستی پر ہین اور وے تمام شریعت کو حرف بحرف مانتے تھے اور ربیون کی کل روایتون پر چلتے تھے اور اون کا ...یار اس سبب سے قائم رہتا تہا کہ وے ظاہری پاکیزگی بہت دکہلاتے تھے اور اسطرح سے وے ریاکاری اور ...بانی دکھلاتے تھے۔ اونکا عوام لوگون پر بڑا اختیار چلتا تہا اور آخرش اون کے سبب اوس ملک مین فقط ظاہری ...بازی رہی۔ عوام لوگون نے فریسیون کو بُرائی کرنے کے لئے ایک پناہ اور آڑ بنا رکھا تہا۔ جب یوحنا آیا تو بہت لوگ ...ں سے بپتسما لینے آئے لیکن شاید تہوڑے ہی تھے جو تحقیقی تائب ہون گے مگر اکثر تو ریاکار تھے جو اس امید پر آئے ...ے کہ مسیح کی نئی بادشاہت مین شامل ہو کے کچھ درجہ پاوین جبکہ اونھون نے دیکھا کہ مسیح گناہ سے بچانے والا ہے ...دیون سے تو وے اوسکے دشمن ہو گئے۔ وہ اپنے گناہون مین مبتلا رہے اور اوسکے برخلاف کمر باندھی۔ اور ...ے دلون مین کینہ پالنے لگے۔ جہوٹی تقریرین سازشین اور بدعتین کرنے لگے یہان تک کہ آخر کو اونھون نے اوسپر ...وٹی تہمت لگا کر انصاف کے بہانے سے قتل کروایا۔

صدوقی۔ یہ لوگ دنیادار اور بداعتقاد تھے۔ انکا عقیدہ یہ تہا کہ توریت اگرچہ خدا کی طرف سے ہے ...ین ایک دنیاوی بندوبست کے لیئے ہے اور کہتے تھے کہ موسیٰ اس بندوبست کا مہتمم ہے لیکن وے بقا کے اور ...شتون اور قیامت کے منکر تھے۔ بعض گمان کرتے ہین کہ یہ نام ایک شخص صدوق سے جو اس فرقے کا بانی تہا ...سکندر اعظم کے زمانے مین پیدا ہوا تہا نکلا ہے۔ بعض کا خیال یہ ہے کہ یہ لفظ عبرانی لفظ **صدق** سے جسکے معنی **حق** ...ے ہین نکلا ہے۔ یہ لوگ راستبازی کا بڑا دم بہرتے تھے۔ اونکے بانی صدوق کا یہ مقولہ ہے کہ "اون کی طرح مت ہو ...اپنے آقاؤن کی اسلیئے خدمت کرتے ہین کہ مزدوری پاوین" وے لوگ اکثر فیلسوفانہ مزاج اور حکومت کا حوصلہ ...کہتے تھے اکثر یہودی ملکی بندوبست کرنے والے اسی فرقے سے تھے ایک اور تیسرا فرقہ **اسنی** کہلاتا تہا جو غیرون ...طرح گوشہ اختیار کرتے تھے اور گوشت شراب شادی اور دنیاوی باتون سے کنارہ کرتے تھے اور دینداری مین ...ے وہی تھے یقین ہے کہ بہت آدمی ان مین سے عیسائی ہو گئے ہونگے اور کلیسیا مین بدعتین جو جاری ہین اونہین

سے ہوئی ہونگی حقیقت مین وہ فقیرانہ رسم جو پیچھے کورس کیتھلکون مین جاری ہوئی تھی اوسکے یہی بانی تھے۔
اے سانپون کے بچو۔ نہ صرف اوسکم گناہ مین پڑنے کے بیان مین بلکہ کتاب مقدس مین اکثر جگہ
سانپ کا خراب قوم کی علامت ہے۔ یوحنا ایسے لوگون کو حقیقت مین یہودیونکی شرارت کا بانی مبانی سمجھتا تھا اور
حقیقت مین اوس زمانے کی خرابی کے باعث تھے۔ یوحنا اونکی دلی ریاکاری سے خوب واقف تھا اور باوجود
کہ بپتسمالینے کو آئے مزاج اور طبیعت مین سانپون کے بچے تھے؛

(۸) پس توبہ کے لایق پھل لاؤ (۹ اور اپنے دل مین ایسا کہنے
خیال مت کرو کہ ابرہام ہمارا باپ[۱۴] ہے کیونکہ مین تم سے کہتا ہون
کہ خدا انھین پتھرون سے ابرہام کے لئیے اولاد پیدا کر سکتا ہے
(۱۰) اور درختون کی جڑ پر اب کلھاڑا رکھا ہے۔ پس ہر ایک درخت
اچھا پھل نہین لاتا کاٹا اور آگ مین ڈالا جاتا ہے[۱۵] (۱۱) مین تو تمھین
توبہ کے لئیے پانی سے بپتسما دیتا ہون لیکن وہ جو میرے بعد آتا
ہے مجھ سے زور آور ہے کہ مین اوسکی جوتیان اوٹھانے کے
لائق نہین[۱۲] وہ تمھین روح قدس اور آگ سے بپتسما دیگا[۱۳] یوح ۸-۳

۳۹ و ۳ + اعم ۱۳- ۲۶ + روم ۴- باب ۱ و ۱۱ و ۱۶ + متی[۱۵] ۷- ۱۹ + لوق ۱۳- ۷ و ۹ + یوح ۱۵- ۶ + مرق[۱۶] ۱- ۸ + لوق
۳- ۱۶ + یوح ۱- ۱۵ + ۲۶ و ۳۳ + اعم ۱- ۵ اور ۱۱- ۱۶- اور ۱۹- ۴ + یسعیا ۴- ۴- اور ۴۴- ۳ + مل ۳- ۲ و
۳ و ۴ + اقرن ۱۲- ۱۳ +

(۸) پس توبہ کے لائق پھل لاؤ۔ یوحنا کو معلوم تھا کہ اِن لوگونکا چلن اور رویہ توبہ کے لائق ہرگز نہین ہے

(۹) کہ ابرہام ہمارا باپ ہے افسوس ابرام سانپون کا باپ کب تہا۔ یوحنانے اونہین کہا
ہ اوس نسل مین ہونے کے سبب سے بچ نہ جاوینگے بلکہ ہر ایک کو الگ الگ اپنی جوابدہی دینی پڑے گی ❊
انہین پتھرون سے ۔ یوحنانے شاید یردن کے پتھرون کی طرف اشارہ کیا ہوگا ۔ ان لوگون کی
ن توڑنے سے یوحنا کا اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ یہودی قوم خارج کی جاوے گی ۔

(۱۰) اور درختون کی جڑ پر کلہاڑا رکھا ہے ۔ یعنی قریب ہے کہ کلہاڑا لگایا جاوے۔ اس آیت مین
تنے فعل ہین سب حال کے زمانے مین ہین اسلیئے کہ یہ ظاہر ہو کہ یہ باتین تھوڑے عرصے مین پوری ہونے والی ہین ❊
جڑ پر ۔ اسلیئے کہ بالکل ہلاکت سے مراد ہے اور یہ ہلاکت نہ صرف قومی بلکہ ہر ایک شخص کی الگ الگ ہوگی ۔ موت کا
ہاڑا ہر ایک بے پہل درخت کو الگ الگ کاٹے گا اور وہ درخت ہلاکت کی آگ مین ڈالا جاویگا اور ابرہام کی
ل مین ہونے کے سبب سے کوئی نہ بچ جائیگا ❊

(۱۱) وہ جو میرے بعد آتا ہے مجھسے زور آور ہے ۔ یوحنا کی ان کل باتون کی بنیاد پرانے
عہدنامے کے پچھلے دو بابون پر ہے جسکا حوالہ ہم دے بھی چکے ہین جہان مسیح کے آنے کا اور اوسکے مبشر کا ذکر ہے
ن بیان مین یوحنا۔ ل ۴۔ اسی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی "دیکھو مین اپنے رسول کو بھیجونگا اور وہ میرے آگے میری راہ کو درست
گا اور وہ خداوند جسکی تلاش مین تم ہو یعنی عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل مین ناگہان آویگا" وہ جو یوحنا کے
بعد آنیوالا تہا حقیقت مین زور آور تہا کیونکہ وہ خود مجسم یہوواہ تہا ❊

جوتیان اوٹھانے ۔ جب کوئی یہودی کسی معزز شخص کے گہر جاتا تو وہ اپنی جوتیون کو دروازے پر چھوڑ جاتا
جیسا کہ اس ملک مین امیر لوگون کے ہمراہ جوتیون کے رکھنے کے لیئے نوکر رہا کرتے ہین ۔ یہ نہایت نیچ کام ہے لیکن یوحنا اپنے
خداوند کے سامنے ایسا عاجز اور کمتر تہا کہ اوسکے نیچ سے نیچ کام کرنے کے لائق نہ تہا ۔ اس قسم کے نیچ کام کبھی کبھی شاگرد اپنے
استادون کے واسطے کیا کرتے تھے ۔

وہ تمہین روح قدس اور آگ سے بپتسما دیگا ۔ پرانے زمانے مین بھی خدا کی روح وقت
وقت لوگون کے پاک کرنے کو عطا ہوتی تہی ۔ لیکن جب پرانے عہدنامے کی کتابین طیار ہوگئین معجزے
موقوف ہوگئے تھے ۔ جب مسیح پیدا ہوا تو اوس وقت اور اوس سے پہلے بھی اور اوسکے پیدا ہونے کے
بعد بھی بڑے بڑے معجزے ظہور مین آئے ❊ روح القدس کا بپتسما جس سے لوگون کے دل پاک ہوجاتے تھے اور
جب غفلت سے بیدار ہوجاتے تھے اور معجزے دکھانے کی طاقت آجاتی تہی انہین معجزون مین تہا ۔

پنتکست کی عید مین ظاہری علامت کے ساتھ بھی دکھائی دیا (اعمال ۲ ۔ ۱) اس آیت سے جسمین بپتسمے کی اصل معنی
مین معلوم ہوتا ہے کہ کسطرح اس رسم کو عمل مین لانا چاہیے - چند باتین یہان پر قابل غور کے ہین ۱ - روح القدس کا
بپتسما غوطہ دینے سے نہین بلکہ ڈالنے یا اونڈیلنے سے ہوا تہا - پنتکست کے دن جب روح القدس کا بپتسما ظاہر
طور پر دیا گیا تہا تب آگ کی زبانین اوترین اور اونپر بیٹھین - جب ہمارے خداوند نے بپتسما لیا تو روح القدس اوتر
[illegible] اوسکے ساتھیون پر نازل ہوئی" اسی طرح سے ططس ۳ باب ۵ و ۶ مین وہ "ہمپر بہتایت سے
ڈالا گیا" روح القدس کا بپتسما ہمیشہ گویا ڈالنے اور اونڈیلنے سے ہوتا ہے ۲ - اگر بیان مذکورہ درست ہو تو بپتسمے سے جو
رسم ہے یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ غوطے کے معنی ہون جس چیز سے بپتسما ہوتا ہے وہ چیز بپتسما لینے والے پر ڈالی جاتی ہے نہ
کہ لینے والا بپتسما کا اوسمین ڈالا جاوے - پس اگر روح کا بپتسما ڈالے جانے سے ہے تو پانی کا بپتسما بھی ڈالے جانے سے
ہونا چاہیے - بپتسما کا طور یہی ہے چاہے جس چیز سے ہو ۳ - بیان شرح کرنے کا ایک قاعدہ پایا جاتا ہے - نشان یعنی علامت
کو ہمیشہ اپنی اصل سے جسکی وہ علامت ہے مطابق ہونا چاہیے - پس روح اصل ہے جسکا ظاہری نشان پانی ہے -
اگر روح کا بپتسما ڈالنے سے ہوا تو پانی کا بپتسما بھی ڈالنے سے ہونا چاہیے پانی مین غوطہ کھانا روح کے ڈالے جانے کا
نہین ہوسکتا حاصل کلام یہ ہے کہ غوطہ دینا اصل بپتسما کا نشان نہین ہوسکتا ہے ۴ - آگ کے بپتسمے کا حال بھی ایسا ہی
صاف ہے اوسکی رسم پنتکست کے دن جب آگ کی زبانین رسولون اور شاگردون پر بیٹھین ظہور مین آئی - بپتسما آگ
اوپر سے نازل ہوئی لیکن شریر جہنم کی آگ مین ڈالا جاتا ہے جیسا کہ ۱۰ - آیت مین آیا ہے کہ بے پہل درخت آگ
مین ڈالا جاتا ہے اور مکاشفات ۲۰ - ۱۵ - مین جہنم کی جہیل مین ڈالا جانا لکہا ہے -

اور آگ سے - فی الحقیقت روح کا بپتسما اور آگ کا بپتسما ایک ہی بات ہے مگر ہان کسیقدر فرق
سمجھنا چاہیے اِن دونون مین جو فرق ہے اوسکے سمجھنے کے لئیے ہمکو روح کے اصل معنی پر غور کرنا چاہیے در اصل
روح کے معنی ہوا یا سانس ہین یا جیسا کہ لکہا ہے (یوحنا ۲۰ - ۲۲) " اوسنے اونپر پہونکا اور کہا کہ تم روح القدس لو " اس
پہونکنے سے اون لوگون کے دلون کو پاکیزگی اور تسلی اور نرمی حاصل ہوئی رہا آگ کا بپتسما جسکا ظاہری نشان
پنتکست کے دن آتشی زبانین تہین سو آگ سے مراد ہے خوب صفائی اور پاکیزگی کا حاصل ہونا اور گناہون کا
بالکل جلجانا - سب جانتے ہین کہ آگ سے چیزین پاک کیجاتی ہین -

(۱۲) اوسکا سوپ اوسکے ہاتھ مین ہے اور وہ اپنی کھلیان

ب صاف کرے گا اور اپنے گیہون کو کھتے مین جمع کریگا پر بہوسے کو
س آگ مین جو ہرگز نہین بجھتی جلا وے گا ۔ ۳ باب ۱۲ متی ۴-۱ ملاکی ۳-۲ ۔ ۳

(۱۲) سوپ اوسکے ہاتھہ مین ہے ۔ یہان پر یہ غرض ہے کہ مسیح نیک و بد مین خوب امتیاز کریگا
بالسوپ مین اناج پھٹکا جاتا ہے ۔ ایسی مثالین ملاکی کی کتاب مین آئی ہین ۳ باب ۱-۶ + اور ۴ باب مین بہی ۔ ہم بیان کرچکے
ین کہ یہ باتین مسیح کی طرف اشارہ کرتی ہین ۔
اوس آگ مین جو ہرگز نہین بجھتی ۔ یہان اشارہ بھوسا کے جلانے سے ہے ۔ جبکہ کھلیان سے
پھٹک کر نکالا جاتا ہے اس ملک مین یہ دستور تہا کہ جہان اناج گہاجاتا تہا آگ جلائی جاتی تہی جسمین بہوسے کو جلاتے تہے
اکہ وہ پہر گیہون مین نہ ملے ۔ گیہون سے مطلب ۔ راستبازون سے ہے اور بھوسا سے مراد شریرون سے ہے ۔
مسیح پھٹکنے والا ہے کھتے سے مطلب بہشت ہے اور آگ جو ہرگز نہین بجھتی ہے اوس سے مراد جہنم ہے ۔ ان فقرون
سے یعنی "آگ جو ہرگز نہین بجھتی" دو مسئلے جو کبہی سننے مین آتے ہین بالکل رد ہو جاتے ہین ۔
(۱) اعراف کے ماننے والون مین بعض یہ سمانتے ہین کہ گنہگار جہنم کی آگ سے پہر رہائی پاوینگے فرض کرو اگر
یہ مسئلہ صحیح ہو تو یہ فقرہ یعنی آگ جو ہرگز نہین بجھتی بالکل بیکار ہوجاتا ہے اور اوسکے کوئی معنی نہین نکلتی ہین علاوہ اسکے کیا فائدہ
ہے کہ وہ آگ ہرگز نہین بجھتی ہے اگر کوئی گنہگار جلنے کو نہ ہے ۔ اس صورت مین وہ ایسا جہنم ہوگا جو ہمیشہ خالی رہے گا اور
پہر بہی جلتا رہیگا ۔ حقیقت مین جہنم گنہگارونکی سزا کی حالت کا نام ہے اور آگ سے مراد فقط وہ سزا ہے جو اونکو ہوگی ۔ اگر گناہ کی
سزا نہوتی تو جہنم نہوتا ۔ اگر سزا جاتی رہے تو آگ کہان رہیگی لیکن لکھا ہے کہ وہ آگ ہرگز نہین بجھتی" پس جہنم کی سزا دائمی ہے ۔
(۲) اور بعض کا مسئلہ یہ ہے کہ گنہگار سزا کے سبب سے بالکل ہلاک ہوجاتے ہین یعنی اونکا وجود معدوم ہوجاتا ہے
یہان پر بہی وہی سوال عائد ہوتا ہے کہ خدا جہنم مین خالی آگ ہمیشہ تک کسواسطے جلنے دیگا ۔ ان لفظون سے یعنی ہرگز
نہین بجھتی پہر کچہہ مطلب نہین نکلیگا +

(۱۳) تب یسوع جلیل سے یردن کے کنارے یوحنا کے
پاس آیا تاکہ اوس سے بپتسما پاوے (۱۴) پر یوحنا نے اوسے
منع کیا اور کہا کہ مین تجہہ سے بپتسما پانے کا محتاج ہون اور تو

میرے پاس آیا ہے۔ متی ۳-۱۳+ مرقس ۱-۹+ لوقا ۳-۲۱+

(۱۳) **یوحنا کے پاس آیا۔** ہم بیان کر چکے ہین (آیت ۱-کہ یوحنا یسوع سے کسیقدر نا واقف تہا مطابق یوحنا ۱-۳۱-۳۳-) اگرچہ نازل ہونا روح کا کبوتر کی شکل مین یوحنا کے لیئے مسیح کے پہچاننے کا کامل نشان تہا تو بہی اوس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ وہ یوحنا ہی کو صرف دکہائی دیا نہ یہ ثابت ہوتا جیسا کہ بعض تفسیر لکہنے والے کہتے ہین کہ مسیح کا بپتسما پانا پوشیدہ تہا -

(۱۴) **پر یوحنا نے اوسے منع کیا۔** اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگرچہ یوحنا مسیح سے واقف نہ تہا تو بہی روح پاک نے مسیح کی الوہیت اوسپر ظاہر کر دی - یوحنا اس بات کو ایسا یقین جانتا تہا کہ اگرچہ وہ اوسے اچہی طرح پہچانتا نہ تہا تو بہی اوسنے ایسا مخاطب ہوا جیسے اپنے بڑے سے - جبتک یوحنا کو وہ نشان نہ ملا اوسنے جرأت نکی کہ اوسکی منادی کرے یا اوسکے حق مین کچہ کہے - اس مقام کا بیان یوحنا کے ۱-۳۱ کے بیان سے مختلف نہین ہے جیسا بعضون نے خیال کیا ہے اگرچہ یوحنا یسوع سے کسیقدر واقف ہوا ہو تاہم جبتک اوسپر روح نہ اوتری وہ نہین جانتا تہا کہ خداوند کا چنا ہوا مسیح یہی ہے **کہ مین تجہسے بپتسما پانے کا محتاج ہون۔** یوحنا نے کیون منع کیا - معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے مسیح کے سامنے نہایت خاکساری اور عاجزی کی - یوحنا جو سخت گو اور ملامت کرنے والا تہا مسکین ہو گیا جب اوسنے حلیم مسیح کو آتے دیکہا - وہ گویا مسیح سے یون کہتا تہا کہ ”مین گنہگار ہون اور تو بیگناہ مین وہی قاصد ہون جو تیرے قبل آنے والا تہا اور تو خداوند مسیح ہے پہر کیا تو مجہہ سے بپتسما پانے کو آیا ہے - کاش کہ تو میرے جسم اور روح دونون کو اپنے مبارک روح سے اصطباغ دیتا“

(۱۵) یسوع نے جواب مین اوس سے کہا اب ہونے دے کیونکہ ہمین مناسب ہے کہ یونہین سب راستبازی پوری کرین تب اوس نے ہونے دیا (۱۶) اور یسوع بپتسما پاکے وونہین پانی سے نکلکے اوپر آیا۔ اور دیکہو کہ اوس کے لیئے آسمان

گیا اور اوس نے خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اوترتے اپنے اوپر آتے دیکھا + مرقس ۱-۱۰ یس ۱۱-۲- اور ۴۲ + ۱ + لوق ۳-۲۲ ۳۲ و ۳۳ +

(۱۵) اب ہونے دے - یوحنا نے عاجزی سے انکار کیا مسیح عاجزی سے مجبور ہوا وہ تہا لیکن اوسنے فقط درخواست کی +

کیونکہ ہمین مناسب ہے - صرف مجھے ہی نہین بلکہ ہم دونون کو مناسب ہے - کام کے مناسب ہے کہ مین عاجزی کا پابند رہون اور تمہارے عہدے کے سبب سے تمکو مناسب ہے عاجزی کو قبول کرو -

سب راستبازی پوری کرین - یعنی جو کچہ شرع کی روسے میرے عہدے کے کارہے - ہمارے نجات دہندہ کے بتیسما کی نسبت تین مشکل سوال ہین جنکا جواب دینا چاہیے (۱) مسیح بیگناہ اوسنے یوحنا کا بتپسما جو توبہ کا بتیسما تہا کیون لیا (۲) وہ یوحنا سے بڑا تہا تو پہر کیون اوسنے اوس سے بتیسما لیا - یوحنا کے بتیسما سے یہ بہی ایک مطلب تہا کہ لوگ اوس سے مسیح کی بادشاہت کے واسطے طیار ہو وین لیکن مسیح بادشاہ تہا اوسنے کیونکر اس بتپسما کو لیا +

(۱) جواب - مسیح کا اس دنیا مین آنا اور دن کے گناہ اوٹھانے کے لیئے ہوا - اوسنے انسانیت کو اسواسطے لیا کہ انسانکی سزاؤن اور تکلیفونکو برداشت کرے پس انسانکا عوضی ہوکر جو کچہ انسانکے واسطے لازم تہا اوسنے انسان کیواسطے کیا (۲) جواب - اگرچہ باعتبار اپنی ذات کے مسیح یوحنا سے کتنا ہی بڑا کیون نتہا توبہی عہدے مین اوسوقت کمتا کیونکہ اوسوقت مسیح اپنے عہدے کے کام پر مقرر نہ تہا - اسیطرح سے جو کاہن کہ بادشاہ کو یا کسی اور حاکم کو عہدہ پر مقرر کرتاہے اور عہد لیتاہے تو وہ اوسوقت مین اپنے عہدہ کے سبب سے اوس سے بڑا ہوتاہے حقیقت مین وہ بادشاہ کے مقابل مین کمتر ہوتا ہے (۳) جواب جسنے یوحنا سے مسیح کی بادشاہت کے بتیسما لیا وہ اوس بادشاہت مین اپنی اپنی جگہہ کا مستحق ہوا - رعیت نے اطاعت کے واسطے اور یسوع نے جو بتیسما لیا گویا اپنی بادشاہت اور کہانت کے لیئے بپتیسما پاکے مسیح ہوا -

(۱۶) بپتیسما پاکے - یہ نہین معلوم ہے کہ کسطور سے اوسنے بپتیسما پایا - اوسکے پانی سے نکلنے سے یہ نتیجہ

نہین نکال سکتے ہین کہ اوسنے غوطہ کھایا۔ حرف "سے" اس بات پر دلالت نہین کرتا کہ وہ پانی مین ڈوب گیا کیونکہ جو
پانی سے جو نکلے اوسکو یہی کہتے ہین کہ پانی سے نکلا۔ پس کون کہہ سکتا ہے کہ ایسا نہ ہوا کہ یسوع پایاب پانی مین گیا اور
بپتسما کا طریقہ یعنی کس طور سے دیا اس مقام سے معلوم نہین ہوسکتا ہے۔ ہزارون نے قدیم اور حال کے زمانے مین
ڈالنے سے اصطباغ پایا جیسا کہ قدیمی تصویر مین ہم دیکھتے ہین کہ بعض پانی کی دہار مین کھڑے اور گھٹنے ٹیکے اصطباغ
ہین۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اوس بپتسمے کا طور ایسا تہا کہ اپنے اصلی روحانی بپتسما کا نشان تہا اور غور کرنا چاہیئے کہ
کبوتر کی شکل مین اوترنا تہا پس معلوم ہوتا ہے کہ پانی بہی اوسپر اوترا یعنی پڑا ہوگا۔

آسمان کہل گیا۔ معترض استفساریہ سوال کرتا ہے کہ آسمان کے کہلنے کا کیا ثبوت ہے۔ اور کہتا
کوئی ایسا واقعہ معاملہ نہ تہا اسکو تو چاہیئے تہا کہ لاکہون نے دیکہا ہوتا۔ لیکن ہمارے نزدیک ایسا سمجہنا کہ تمام آسمان
سمت سے لیکر دوسری سمت تک بالکل شق ہوگیا کچہ ضرور نہین + اوس عبارت سے مطلب صرف اسی
سے کہ ایک شگاف ہوگیا۔ یہ کچہ ضرور نہین کہ بہت بڑا ہوتا جسکو لاکہون دیکہتے +

دیکہا۔ یعنی یسوع نے روح کو کبوتر کی شکل مین دیکہا اور یوحنا بہی کہتا ہے کہ مینے دیکہا (یوحنا ۱-۳۲
کی رائے تہی کہ بہت اورون نے یہ ماجرا دیکہا سو اسکا کچہ ثبوت نہین +

کبوتر کی مانند۔ یعنی کبوتر کی شکل مین جیسا کہ لوقا نے لکہا ہے کہ "روح القدس جسم کی صورت مین
کیطرح اوسپر اوتری" (لوقا ۳-۲۲) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روح نے کبوتر کی صورت اختیار کی تاکہ اپنے
اونکو دکہاوے۔ اوسنے خاص کبوتر کی صورت اسلیئے اختیار کی کہ یہ پرند دیکہنے والون کے لیئے بے گناہی کا نشان تہا
ہم پوچہتے ہین کہ کیا روح کا کبوتر کی صورت مین اوترنا خدا کے مجسم ہونے کی قوی دلیل نہین ہے۔ یہان ایک نہ
مثال خدا کے اوتار لینے کی پائی جاتی ہے۔ جسطرح کہ روح القدس نے جو تثلیث کا تیسرا اقنوم ہے اپنے تئین
دکہلانے کیلیئے کبوتر کی شکل اختیار کی اسیطرح سے کیا مشکل ہے کہ دوسرا اقنوم انسانی صورت پکڑکے جسم مین ظا
بہت مرتبہ عہد عتیق مین ذکر آیا کہ یہوداہ کا فرشتہ یا فرشتہ یہوداہ یعنی خود یہوداہ بزرگون پر ظاہر ہوا۔ باغ عد
مین یہوداہ آدم کے ساتہہ سیر کرتا تہا۔ اور جب آدم نے حکم عدولی کی تو اوسپر فتوی سنایا۔ یعقوب نے خدا
فنیل مین روبرو کشتی کی (پیدا ۳۲-۳۰) یہوداہ کا فرشتہ موسی پر ظاہر ہوا اور اوسے کہا کہ "مین تیرے باپ
خدا ہون" اور اوسنے اپنا نام فرعون کے لیئے یہ تبلایا کہ "وہ جو ہے اوسنے مجہے تمہارے پاس بہیجا ہے" ک
کے بڑے بڑے فاضل لوگ ہر زمانے مین اس بات پر متفق الرائے رہے ہین کہ یہ جو یون وقت بوقت

وہی تہا جو آدمزاد کی مانند آخر کو دانیل کو دکھلائی دیا "جسکی ابدی سلطنت ہے جو جاتی نرہیگی" ایسے بہت کم ین جنکو اس امر کے سمجھنے مین کہ یہ فرشتہ جو ظاہر ہوا کرتا تہا یہوواہ تہا جو جسم اختیار کرتا تہا کچہ مشکل پڑتی ہو پس یہ سمجھنا ...ل بات ہے کہ یسوع بہی حقیقتاً اوسی خدا کا اوتار یا ظاہری صورت تہا ✦

(۱۷) اور دیکھو کہ آسمان سے ایک آواز آئی کہ یہہ میرا پیارا ہے جس سے مین خوش ہون ۔ یوح ۱۲- ۲۸ + زب ۲- ۷ + یس ۴۲- ۱ مت ۱۲- ۱۸ + ۵ + مرق ۱- ۱۱ + لوق ۹- ۳۵ + افس ۱- ۶ + قل ۱- ۱۳ + ۲ پطر ۱- ۱۷ +

(۱۷) - آسمان سے ایک آواز آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے جب خدا کی طرف سے آواز آئی تو ہمارا کیا تصور ہے جب ہم اوسکو خدا کا بیٹا کہین ✦

چوتھا باب

(۱) تب یسوع روح کے وسیلے بیابان مین لایا گیا تا کہ شیطان وسے آزمایا جاوے ۔ دیکھو ۱ - سل ۱۸- ۱۲ + ۲ خر ۳- ۱۴ - ۸۰ + ۳- ۱۱ + ۲۳- ۱۰ + ۲۸- ۲ + ۴۳- ۱۰ + ۵ اعم ۸- ۳۹ + مرق ۱- ۱۲ وغیرہ + لوق ۴- ۱ وغیرہ

چوتھا باب

روح کے وسیلے ۔ جس طور سے کہ خرقیل پہونچایا گیا (خرز ۳- ۱۴) "اور وہ مجہے اوٹھا کے لیگیا" اور یہ ...م کو دیکھو (۸- ۳۹) "خداوند کی روح فیلبوس کو لیگئی اور فیلبوس ازوتس مین ملا"

شیطان ۔ مخالف دشمن یعنی وہ جسنے ایوب پر تہمت لگائی اور خدا کے لوگون کے برخلاف بہی الزام لگاتا ہے ...۱۲ و ۱۰ - وہ جیسا کہ بعض گمان کرتے ہین وہم ہی نہین ہے بلکہ حقیقت مین ایک وجود ہے جسکا کل مطلب ہمیشہ بدی ...نے سے رہتا ہے ۔ شیطان کے وجود کے باب مین چند باتین غور کرنے کے لائق ہین (۱) جب ہم مسیح فرشتون اور بہشت

اور خود خدا کو فرضی نہین مان سکتے تو شیطان کو کیون مانین ہم دیکھتے ہین کہ اچھے آدمی ہین اور بد بھی ہین اسیطرح اچھی روحین اگر
ایسی ہین جو دکھنے مین نہین آتین تو بری روحون کا ہونا جو دکھنے مین نہ آوین کیا بعید ہے۔ خدا کے انتظام کے برخلاف یہ
بات نہین معلوم ہوتی کہ شیطان ہو کیونکہ کتنے ہی آدمی ایسے خراب ہوئے کہ شیطان کے موافق کام کئیے پس شیطان
کے ہونے کے خیال کرنے مین کچھ تعجب اور حیرت نہین ہے (۲) اگرچہ شیطان ہر جگہہ حاضر و ناظر اور قادر مطلق
نہین ہے تو بھی یہ ممکن ہے کہ بہت جگہہ ایک آن واحد مین موجود ہو۔ یہ نہین معلوم کہ وہ کتنی بہت سی جگہہ
دنیا مین ایک دم مین موجود ہو سکتا ہے اور نہ یہ معلوم کہ کتنے بد فرشتے ہین جو اوسکا حکم مانتے ہین اور انسان کو بہکاتے
ہین (۳) اوسکے پاکیزہ حالت سے گرنے کا ذکر کتاب مقدس مین اسقدر آیا ہے کہ کوئی شبہ نہین کہ بیبل کی تعلیم
ہے کہ وہ اول ایک پاک فرشتہ تھا مثلاً دیکھو یوحنا ۸ - ۴۴ - یہودا ۶ - آیت - ۲ پطر ۲ - ۴ (۴) شیطان چالاک
بہت ہے پر سب کچھ نہین جانتا ہے اور اگرچہ چالاکی اور ہوشیاری ایک طرح کی اوسمین کتنی ہی کیون نہو مگر ہلکی سی ہلکی
باتین نجات کی اور مسیح کے بارہ مین اور بیبل کی اوسے اوسکی بے وقوفی کے سبب بالکل معلوم نہین ہین۔ ایک سادہ سا
سادہ آدمی اگر اوس سے چالاکی مین کم ہو لیکن خدا کی باتون کو وہ اوس سے بہت زیادہ جانتا ہے جیسا کہ شہد کی مکھی
اپنے چھتے کو بالکل علم اقلیدس کے قاعدہ سے بناتی ہے پر اوسی تین تک کی گنتی نہین معلوم ہے ؞

تا کہ شیطان اوسے آزمائے۔ بڑے اور مشکل کامون کی طیاری کے لیئے سخت امتحان ہوا
کرتے ہین۔ یہ مناسب تھا کہ خداوند مسیح قبل اختیار کرنے اپنے خاص کام کے آزمایا جائے۔ یہ ماجرا جسکا ذکر بیان پر
ہے سمجھنے مین ذرا مشکل ہے ہم وہ رائے بیان کرتے ہین جو زیادہ معقول اور اچھی معلوم ہوتی ہے۔ پہلا آدم آزمایا گیا
اور گر گیا دوسرا آدم یعنی مسیح بھی آزمایا گیا لیکن پورا ہوا اسلیئے وہ سب انسانون کا جو امتحان مین پورے نکلتے ہین
سردار ٹھہرا۔ مسیح سب باتون مین ہماری مانند آزمایا گیا اور ہمارے واسطے اسبات کا نمونہ ہوا کہ کسطرح غالب آنا چاہیئے ہم اس معاملے مین
یہ کہتے ہین کہ (۱) اس بیان سے جو اس باب مین پایا جاتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بنظر انسانیت مسیح مین امکان گناہ کا
تھا جیسا فی الحال فعل مختارون کا حال ہوتا ہے۔ اگر مسیح گناہ نہین کر سکتا تھا تو پھر کیون آزمایش ہوئی۔ اگر وہ گناہ
نہین کر سکتا تھا تو کچھ خطرہ نہ تھا اور نہ کوئی آزمایش ہو سکتی تھی اور غالب آنے اور گناہ نہ کرنے مین کیا تعریف
خوبی ہوتی اور اس حالت مین وہ خود مختار نہ ٹھہرتا۔ اگر ہم اس بات کو مان لیوین کہ اوسمین گناہ کا امکان نہ تھا تو
ہم کیونکر سمجھین کہ سب باتون مین وہ ہماری مانند آزمایا گیا۔ ایسا نمونہ گناہ کر سکنے والے انسان کے آگے اگر پیش کیا جاوے
تو وہ یہی کہے گا کہ مجھسے بھی اگر گناہ کرنا ممکن ہو جاوے تو مین بھی ویسا ہی پاک رہون جیسا مسیح رہا سو افعل مختار

کے اور کوئی فعل مختار کا نمونہ ہوئی نہین سکتا مگر اس فعل مختاری سے یہ مطلب نہین ہے کہ آدمی کی طبیعت گناہ کرنے کی طرف راغب ہوتی ہے جیسی خراب آدمیون مین پائی جاتی ہے بلکہ گناہ کرنے کا امکان جیسا کہ آدم مین پایا جاتا تہا کہ اگر چاہے تو آزمایش کے وقت گناہ کرے۔ اس بیان سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ ہمارے نجات کے کام مین کچہ خطرہ یا اندیشہ تہا کیونکہ خدا نے اپنی دانائی اور کامل پیش بینی سے مسیح کو چن لیا جو باوجود فعل مختار ہونے کے گناہ نہ کرے اور نجات کے کام کے قابل ٹہرے۔ اسلیئے اگرچہ گناہ کرنے کا امکان تہا پہر بہی خدا جانتا تہا کہ وہ نہ کرے گا (۲-) مسیح پہلے آدم کی طرح کامل انسان تہا۔ اس تمام معاملے مین ہمین مسیح کی انسانیت پر نظر رکہنا چاہیئے۔ جب وہ روح کی ہدایت سے اوس جگہہ گیا اوسکی مقدس انسانیت قائم رہی۔ اور جیسا کہ ہر ایک عیسائی کر سکتا ہے وہ خدا کی مدد پر بہروسا رکہتا تہا اور اپنی فعل مختاری کے سبب سے گر بہی سکتا تہا جیسا کہ ہمارے پہلے ماں باپ گرے تہے (۳) جیسا خدا نے شیطان سے ایوب کی حق مین کہا اوسی طرح ہم خیال کر سکتے ہین کہ اوسنے اپنے بیٹے کی بابت بہی کہا کہ "سب کچہ تیرے قبضے مین ہے مگر فقط اوس ہی پر اپنا ہاتہہ مت بڑہا" شیطان کی طاقت مین یہ تہا کہ اوسکو ایسی آزمایش مین ڈالے جو بظاہر اچہی معلوم ہو۔ اب تک شیطان کا وقت نہ آیا تہا اور نہ اوسکو اختیار تہا کہ مسیح کو تکلیف سے آزما دے لیکن مسیح ان آزمایشون پر جنسے بظاہر فائدہ تہا غالب آکر قابل ٹہرا کہ جو کچہ شیطان بطور آزمانے اور ستانے کے کرے اوسپر غالب آوے (۴) ہماری دانست مین یہ اختیار جو شیطان کو مسیح کے حق مین ملا بہت بڑا تہا۔ ہمارے خداوند کا جسم شیطان کے اختیار مین کبہی قدر تہا لیکن ایسا نہین کہ کچہ ضرر پہونچا دے۔ نہین تو شیطان کسطرح اوسے ہیکل کے کنگورے اور پہاڑ کی چوٹی پر لیگیا اور کسطرح اوسنے تمام دنیا کی بادشاہتون کو اوسے دکہلایا۔ یہ معجزہ تین طرح سے ہو سکتا ہی ۱۔ مسیح کے دل مین ایسا خیال پیدا کرنے سے کہ گویا وہ اوسجگہہ پر گیا ۲۔ اوسکی روح کو اوسکے جسم مین سے نکالکر وہان پہونچا دینے سے ۳۔ اوسکے جسم کے ایکدم مین پہونچانے سے۔

ہم پچہلی راے کو قبول کرتے ہین کیونکہ وہ زیادہ تر معقول اور اس بیان کے مناسب معلوم ہوتی ہے۔ اس بیان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ماجرا حقیقی تہا۔ دوسرا معجزہ یعنی تمام دنیا کی بادشاہتون کا اوسے دکہانا اسکے بارہ مین اگر کوئی سوچے تو یہ بہی خیال مین آجاتا ہی۔ شیطان کا یہ بصارت اعجازی انسان کی نظر مین ڈالنا جس سے کل سلطنتین آنکہون کے سامنے آئینہ ہو جاوین ایسا ہی تصوّر مین آجاتا ہے جیسا ایوب کے جسم کا بگڑنا اور پہپہولے ڈالنا رہا یہ سوال کہ اوسنے پہاڑ پر لیجا کر کیون دکہلایا سو اسکا حال یہ ہے کہ یہ قاعدۂ کلّیہ ہے کہ معجزہ جبہی کہلاتا ہے جب انسان کی قدرت سے باہر ہو۔ اور پہاڑ پر سے دنیا ذرا زیادہ نظر آتی ہے اسیواسطے شیطان وہان پر لیگیا کہ جہان تک

منتہی انسان کا ہے وہان تک دیکھ لیوے باقی آگے کو مین اپنی قدرت دکھاؤن - اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دنیا کا ذکر یہان پر کل جز کے واسطے مبالغے کے طور پر آیا ہو یہ نہین کہ درحقیقت مسیح نے کل دنیا کو دیکھا +

(۲) اور جب چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھ چکا آخر کو بھوکھا ہوا (۳) تب آزمایش کرنے والے نے اوس پاس آکے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو کہہ یہ پتھر روٹی بنجاوین -

(۲) اور جب چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھ چکا - اسی طرح موسیٰ نے سینا کے پہاڑ پر چالیس دن تک روزہ رکھا (استثنا ۹-۹) اور الیاہ نے بھی چالیس دن تک روزہ رکھا - موسیٰ یہودیون کے مذہب کا بانی تھا اور الیاہ نے اوسے فروغ دیا جب وہ بگڑ گیا تھا - دونو نے اپنے اپنے بھاری کام کے لیئے روزہ رکھنے سے طیاری حاصل کی - اسی طرح مسیح نے جو دین عیسوی کا بانی ہے قبل اسکے کہ اوسنے اپنے بھاری کام کو اختیار کیا روزہ چالیس دن تک رکھا + وہ روح کی ہدایت سے بیابان مین گیا اور آزمایش مین ڈالا گیا تاکہ وہ اپنے کام کے لیئے طیار ہو جاوے - **پہلی آزمایش** (آیت ۳ و ۴)

(۳) آزمایش کرنے والے نے - یعنی وہ جو آدمیون سے گناہ کراتا ہے -

اوس پاس آکے - یہ نہین لکھا ہے کہ وہ کیا صورت بنکر اوسکے پاس آیا - اوسنے حوا کو سانپ بنکر بہکایا اور شاید اوسنے ہمارے خداوند کی ایک نورانی فرشتہ بنکر آزمایش کی لیکن یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلے تو بھیس بدلکر آیا تھا کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے اوسکو اوس وقت تک نہین پہچانا جب تک کہ اوسنے اوس سے سجدہ کرنے کو نہین کہا +

اگر تو خدا کا بیٹا ہے - وہ علم جو مسیح رکھتا تھا کہ مین خدا کا بیٹا ہون اور مجھہ مین الوہیت ہے شاید اوسوقت مین اوس سے کسیقدر پوشیدہ ہوگیا تھا - وہ انسانیت کی راہ سے ایک پاک دل بے ریا اور بیگناہ یہودی جوان جنگل مین تھا جو بسبب روزہ رکھنے کے کمزور اور بیقرار ہوگیا تھا تب کیا خوب موقع شیطان کو اوسکے آزمانے

تہا اوس حالت مین آزمائش ہوسکتی تہی شیطان نے کہے اوس سے ایسا کہا ہوگا "تم کسطرح سے جانتے ہو کہ تم خدا کے بیٹے ہو۔ بیشک سنتے ہین کہ تمہاری پیدائش کے وقت عجیب طرح کی باتین وقوع مین آئی تہین لیکن شاید وے قصے کہانیان ہون۔ فاختہ اور آواز تو آسمان سے تمہارے بپتسما پانے کی وقت آئی تہی لیکن شاید وہ معاملہ بہی دہوکا ہوا ہو۔ یہ ایک بڑی بیباکی کی بات ہے کہ ایسا غریب اور گمنام آدمی جیسے تم ہو اپنے تئین مسیح اور خدا کا بیٹا سمجہے" شیطان کا مقصد یہ تہا کہ شبہ مین ڈالے۔

تو کہہ "تجربہ سے کیا بہتر ہے اپنے معجزے کرنے کی طاقت ظاہر کرو تو معلوم ہوجائیگا کہ تم خدا کے بیٹے ہو یا نہین **کہ یے پتہر روٹی بنجائین**۔ تم بہوکے ہو اور یہ پتہر ہے اور تم مین طاقت ہے اسکو روٹی بناؤ اپنی سچائی ظاہر کرو اور بہوک کو رفع کرو۔ پس اسطرح سے تمہاری الوہیت ثابت ہوجائیگی اور بہوک بہی رفع ہوگی۔ اس پہلی آزمائش مین شیطان مسیح کو جسمانی بہوک سے آزماتا تہا جیسا اوسنے حوا کو آزمایا تہا۔ وہ جسمانی خواہش کی طرف پہلے رجوع ہوتا ہے۔ اسی راہ سے وہ بہت سے آدمیون کو آزماتا ہے اور اونپر غالب آتا ہے۔ ان جسمانی خواہشون کے امتحان سے سب خونی شرابی اور عیاش بنتے اور شیطان کا شکار ہوجاتے ہین۔

---

(۴) اوسنے جواب مین کہا لکہا ہے کہ انسان صرف روٹی سے نہین بلکہ ہر ایک بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی جیتا ہے (۵) تب شیطان اوسے مقدس شہر مین اپنے ساتہ لیگیا اور ہیکل کے کنگورے پر کہڑا کرکے اوس سے کہا کہ۔ استث ۸-۳۔ نحم ۱۱-۱۸۔ یس ۴۸-۲-۱و-۵۲-۱۔ مت ۲۷-۵۳۔ مک ۱۱-۲۷

---

(۴) اوسنے جواب مین کہا۔ ہمارا خداوند شاید بتاتا ہو کہ کسکے سامنے مین کتاب مقدس کا حوالہ دے رہا ہون۔ اگرچہ شیطان نے اپنے تئین اوس سے چہپایا تہا مسیح اس بحث مین اوسپر غالب آیا۔

انسان صرف روٹی سے نہین آدمی کی تمام زندگی جسمانی اور روحانی کہانے ہی سے نہین قائم رہتی ہے۔ جسمانی خوراک کسیقدر بدن کو قائم رکہہ سکتی ہے لیکن آدمی کے پاس ایک پیٹ سے زیادہ بہتر چیز یعنی

روح ہے جو کہ ایک جوہر شریف خدا سے عطا ہوئی اور غیر فانی ہے اسلئے اگر مین پتھر سے روٹی بنا کر کھالون تو اوس سے میری بھوک تو جاتی رہیگی پر وہ شاید میری روح کو جو اعلیٰ تر ہے بڑا بھاری نقصان پہونچا دے۔

بلکہ ہر ایک بات سے جسطرح روٹی سے جسم پلتا ہے اوسی طرح کلام سے روح خواہ وہ کلام نصیحت کے واسطے ہو یا تسلّی او تعلیم کے واسطے ہو۔ **کُل کلام سے "جو خدا کے منہ سے نکلتا ہے"** آدمی جیتا ہے مسیح کی انسانی روح جسکا یہان پر ذکر ہے او ہر ایک کلام کے ماننے سے جو خدا کے منہ سے نکلا تہا جیتی تہی اور اوسی کلام نے اوسے اسوقت مین منع کیا کہ روٹی نہ بنا دے جس سے اوسکا جسم تو جیتا او روح نافرمانبرداری کے سبب ہلاک ہو جاتی۔ لیکن اسمین بُرائی کونسی ہوتی اگر وہ پتھر سے روٹی بنا دیتا ہم جواب دیتے ہین کہ اگر وہ ایسا کرتا تو روح کا حکم روزے کے بارے مین جسکا ہم دوسری آیت کی تفسیر مین بیان کر چکے ہین توڑ دیتا۔ وہ ابتک روح کی ہدایت مین تہا اور اوسکے امتحان کا وقت ابہی تک ختم نہ ہوا تہا۔ اگر وہ آزمایش کرنیوالے کا کہنا مانتا تو وہ اوسی گناہ مین پھنس جاتا جسمین پہلا آدم مبتلا ہوا تہا اوسکا امتحان اوسوقت تک تمام نہ ہوا تہا جب تک فرشتون نے آکر اوسکی خدمت نہ کی۔ آدم نے پسند کیا کہ جسمانی خوراک سے جیتا رہے اور مسیح نے یہ پسند کیا کہ مین اوس بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے جیتا رہون۔ **دوسری آزمایش**

(۵) مقدس شہر۔ اسلئے کہلاتا تہا کہ اگرچہ اوسمین شرارت بہت ہوتی تہی تو بہی خدا کی بادشاہت کا وہ پایہ تخت تہا جیسا لکہا ہے "کہ وے شہر قدس کے لوگ کہلاتے ہین" (یس ۴۸ - ۲)

ساتھ لیگیا۔ اکثر لکہنے والے اسکی یہ تفسیر کرتے ہین کہ شیطان مسیح کو اوٹھا کر نہین لیگیا پر اپنے ساتھ لے گیا لیکن وہی تفسیر کرنے والے کہتے ہین کہ ۸ وین آیت مین ہمارا خداوند اوس اونچے پہاڑ پر آپ سے نہین چلا بلکہ کوئی معجزہ طور سے وہان پہونچا۔ تاہم اس ۵ وین آیت مین جہین حالانکہ شیطان کا قبضہ مسیح کے جسم پر زیادہ تر پایا جاتا ہے کلام کرتی ہے اس مین یہی نہین کہ شیطان اوسے صرف "لیگیا" بلکہ اوسے ہیکل کے کنگورے پر "کہڑا کیا"

کنگورے۔ ہیکل وادی قدرون کے اونچے کنارے پر بنا تہا اور وادی سے کنگورے تک انچائی سات سو فٹ تہی۔ یوسفس کہتا ہے کہ جب کوئی وہان سے نیچے دیکہتا ہے تو سر گھومتا ہے اور نظر نیچے تک پہونچ نہین سکتی

(۶) اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئین نیچے گرا دے کیونکہ لکھا ہے کہ وہ تیرے لیئے اپنے فرشتون کو فرمائے گا اور وے تجھے

ہاتھون پر اوٹھالین سگے ایسا نہ ہو کہ تیرے پاؤن کو پتھر سے ٹھیس سے لگے (۷) یسوع نے اوس سے کہا یہ بھی لکھا ہے کہ تو خدا وند اپنے خدا کو مت آزما۔ زبور ۹۱۔ ۱۱۔ ۱۲۔ است ۶۔ ۱۶

(۶) **اگر تو خدا کا بیٹا ہے** ۔ پہلی آزمایش پر غالب آنے سے مسیح نے یہ بات قائم رکھی کہ وہ خدا کا بیٹا ہے اور اپنے دل مین کچھ شبہ نہین کیا۔ اب چاہیے تھا کہ وہ اعتقاد اپنے مسیح ہونے پر ایک اور طور پر دکھاوے۔ شیطان نے گویا اوس سے کہا کہ تم اگر مسیح اور خدا کے بیٹے ہو تو کچھ معجزہ کرو اب اس کنگورے کی چوٹی سے اس خندق مین کود پڑو تاکہ تمام دنیا اس بڑے معجزے کے سبب متحیر ہو جاوے۔

اپنے تئین نیچے گرادے ۔ یعنی خدا کو آزما اپنی خدائی کا ثبوت دے اور دنیا کو حیرت مین ڈال خدا تمہارے واسطے سب کچھ کریگا ⁂

کیونکہ لکھا ہے ۔ پس شیطان اپنے مطلب کے لیئے کتاب مقدس کا حوالہ دے سکتا ہے۔ اسیطرح سے خراب آدمیون کا قاعدہ ہے کہ اپنے گناہون کے قائم کرنے کے لیئے کتاب مقدس کا حوالہ دیتے ہین۔

فرشتون کو فرمائے گا ۔ (زبور ۹۱۔ ۱۲) بعضے یہ سوال کرتے ہین کہ یہ آیت زبور کی مسیح کی نسبت کیونکر ٹھیک آسکتی ہے۔ اسکے جواب مین ہم یہ کہتے ہین کہ غالباً اکثر زبورون کا مطلب مسیح کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

وہ تیرے لیئے فرمائیگا ۔ جسطرح سے باپ اپنے لڑکے کے بارہ مین جو چلنے لگتا ہے نوکر کو حکم دیتا ہے کہ گرنے نپاوے اسیطرح سے خدا نے اپنے فرشتون کو تیرے لیئے حکم دیا ہے۔ متی ۲۔ ۵۔ ۱ دیکھو۔

اور وے تجھے ہاتھون پر اوٹھالین گے یعنی پلنے والے فرشتے ہاتھون پر اوٹھالین گے

(۷) **یہ بھی لکھا ہے** مسیح بتلاتا ہے کہ ایک آیت دوسری آیت کا مطلب صاف کرتی اور کھولتی ہے۔ یہ نہین چاہیئے کہ ہم گستاخی سے وعدون پر بھروسا رکھین ان وعدون کو خدا کے مطلب کے بموجب سمجھنا چاہیئے۔ اس خدا کے وعدے سے یعنی کہ وہ ہماری حفاظت کرے گا یہ سمجھنا چاہیئے کہ اگر ہم راستی اور صداقت سے چلین تو وہ ہماری حفاظت کرے گا۔ یہ نہین کہ بے موقع اوسکے وعدے پر بھروسا کرین۔ بعض آدمی کہتے ہین کہ خدا کے چنے ہوئے لوگ گر نہین سکتے ہین۔ وے خدا کے وعدون کو پیش کرتے ہین کہ وہ چنے ہوئے آدمیون کو ہر حال مین بچاتا ہے لیکن

یہ نہین خیال کرتے ہین کہ سب ایسے وعدہ خدا کے شرطیہ ہین - وہ ہماری حفاظت کریگا اس شرط پر کہ ہم بھی آپ سے اوسکی حفاظت مین بنے رہین -

خدا کو مت آزما - اپنے باپ کی قدرت کو ہر ایک کے کہنے سے کام مین لانا خدا کے سامنے گستاخی اور اہانت کی بات ہے - خدا کو آزمانا یہ ہے کہ دیکھہ لینا کہ وہ ہر ایک بات کو کہانتک ماننے اور برداشت کرے - ہمنے بیان کیا کہ پہلی آزمایش مین شیطان جسمانی خواہشون کی طرف متوجہ ہوا (آیت ۳) لیکن دوسری آزمایش مین وہ خودنمائی اور تعریف کرنے کی خواہش کی طرف رجوع ہوا - بہت سب جو گناہ مین مبتلا ہو جاتے ہین بسبب شان وشوکت کی خواہش اور ناموری حاصل کرنے کی خواہش کے وے اسی آزمایش مین خراب نکلتے ہین -

صولت الضیغم کے مصنف نے لکھا ہے کہ اِس آیت کے آخر سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ مسیح خدا نہ تھا - یہ اعتراض صرف یسوع کی انسانیت کا خیال نہ رکھنے کے باعث پیدا ہوا اس قسم کے اعتراض کا جواب مناسب محل پر شائع دیا جائیگا (دیکھو شرح متی ۲۱-۲۹ - ومرقس ۳-۳۲) **تیسری آزمایش (۵-۱۱)**

(۸) پھر شیطان اوسے ایک بڑی اونچی پہاڑ پر لیگیا اور دنیا کی ساری بادشاہتین اور اونکی شان وشوکت اوسے دکھائین (۹) اور اوس سے کہا اگر تو گر کے مجھے سجدہ کرے تو یہ سب کچھ تجھے دونگا (۱۰) تب یسوع نے اوسے کہا اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اوس اکیلے کی بندگی کر

۲ استث ۶-۱۳ - ۱۰ - ۲۰ - یس ۲۴-۱۴ - ۱ اسم ۷-۳

(۸) پھر شیطان دو دفعہ ہار چکا وہ یسوع کو نہ بہکا سکا کہ وہ اپنے تئین خدا کا بیٹا جاننے مین شبہ کرے یا گستاخی سے اوسکا اظہار کرے - اوسنے اب تیسری مرتبہ کوشش کی اور مسیح کو ساری قدرت اور بادشاہت دینے کہا - شیطان نے پہلے اپنی قدرت کا ثبوت معجزے سے دیا جب مسیح کو پہاڑ پر لیگیا اور ایک بڑا وعدہ کیا اور یہ بتلایا کہ

کیسے سہل طور پر اور تہوڑی سی تابعداری مین مسیح دنیا کا مالک ہو سکتا ہے۔

ایک بڑے اونچے پہاڑ پر۔ ایک دم مین شیطان نے مسیح کو بغیر اوسپر ہاتھ رکھے اوس جگہ پہونچا دیا۔ یسوع کی جسمانی آنکھون مین شیطان نے اسقدر زور ملا کہ ایک دم مین وہ تمام دنیا کو دیکھہ سکتا تہا تاہم یہ نہین لکہا ہے کہ ہمارے خداوند نے حقیقت مین تمام دنیا کو دیکہا صرف یہی لکہا ہے کہ شیطان نے "اوسے دکہائین" اور ان لفظون سے اور کچہ زیادہ مطلب نہین نکلتا ہی سوائے اسکے کہ اوسے گویا تبلایا کہ "دیکہو پورب مین فارس ہے اور دکہن مین مصر ہے اور ادہر دو پچہم مین بحر روم اور روم کی سلطنت ہے جہان طبرس اب تمام دنیا پر سلطنت کرتا ہے۔ تو اوسکے تخت کا مالک تمام دنیا کا مالک ہوگا" شیطان اوسے اپنے ہاتھہ سے تبلاتا جاتا اور زبان سے بیان کرتا جاتا تہا اور اوس سے یہ تمام خوشنما زمین دینے کا وعدہ کیا اور اوسکے دل مین شبہ ڈالنا چاہا یعنے تو کیا جانے کہ تو مسیح ہی ہے جو مین دیتا ہون وہ تو موجود ہے۔

(۱۰) ای شیطان دور ہو اب مسیح کو معلوم ہوا۔ کہ یہ شیطان ہے۔ یہ نرم گفتار شخص جو فرشتے کی صورت مین آیا تہا خدا کا بڑا دشمن نکلا۔ وہ چاہتا تہا کہ مسیح مجہے سجدہ کرے مگر اسی بات سے اوسکی قلعی کہل گئی۔ شیطان بزدل ہے اور جہان کسی نے اوس سے مقابلہ کیا تو وہ بہاگ جاتا ہے۔ یعق ۴۔ یسوع نے صرف یہی کہا کہ **دور ہو**۔ اور وہ چلا گیا۔ اسکے بعد پاک فرشتے آئے جنکی صورت عجب نہین کہ شیطان نے اختیار کی ہو۔ آخر کلام اس آزمایش کے بارہ مین ہم کہتے ہین کہ پہلی آزمایش جسمانی خواہش کی ہوئی۔ دوسری آزمایش شوق تعریف دلانے اور خود نمائی ظاہر کرنے کی ہوئی اور تیسری سلطنت کا حوصلہ دلانے کی ہوئی۔ انہین تین باتون کا ذکر یوحنا نے کیا ہے یعنی "جسم کی شہوت اور آنکہون کی بڑی خواہش اور زندگی کا جہوٹا فخر (۱ یوحنا ۲۔ ۱۶) انہین تین آزمایشون سے حوا گناہ مین پہنسی۔ وہ پہل خوراک کے لئے اچہا تہا اور اسی سبب سے جسمانی خواہش کی آزمایش ہوئی۔ آزمایش کرنے والے نے حوا سے کہا کہ اوس پہل کے کہانے سے تو خدا کے برابر ہو جائیگی اور اسی سبب سے حوصلے کی آزمایش ہوئی۔ اس پچہلی آزمایش سے ہزارون اس دنیا مین گر گئے۔ یہ کچہ ضرور نہین کہ بزرگی اور حکومت کے ساتھہ نیکی نہ ہو کیونکہ اکثر حاکم خدا کے نیک بندے ہین لیکن اکثر آدمی اس آزمایش سے برباد بہی ہوئے۔

(۱۱) تب شیطان اوسے چہوڑ گیا اور دیکہو فرشتون نے آکے اوسکی خدمت کی (۱۲) جب یسوع نے سنا کہ یوحنا گرفتار ہوا۔

تب جلیل کو چلا گیا (۱۳) اور ناصرت کو چھوڑکے کفرناحم مین جو دریا کے کنارے زبولون اور نفتالی کی سرحدون مین ہے جا رہا کہ (۱۴) جو یشعیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا پورا ہو

عبرا۔ ۱۴ ؛ مرق ۱ : ۱۴ ؛ لوق ۴ : ۱۴ - ۱۴ - ۳۱ ؛ یوح ۴ : ۴۳

---

(۱۱) تب شیطان اوسے چھوڑ گیا ۔ مسیح اوسپر غالب ہوا شیطان مغلوب ہوا اور مسیح جسنے اوسکو اوسوقت شکست دی اوسکو دنیا سے نکالتا جائیگا یہان تک کہ دنیا مین اوسکے لئیے جگہ نرہیگی بلکہ وہ جہنم رسید ہوگا دوسرا آدم پہلے آدم کی طرح آزمایش کرنے والے سے مغلوب نہوا اور وہ فتح جو اس دوسرے نے حاصل کی ہمارے واسطے تھی یعنی اسلیئے کہ وہ ہمارے واسطے اس کھوئے ہوئے عدن یعنی فردوس کو پہر حاصل کرے۔

فرشتون نے آکے اوسکی خدمت کی ۔ جونہین تاریکی کا فرشتہ چلا گیا ویہین نور کے فرشتے حاضر ہوئے ۔ رات کی تاریکی کے بعد نور صبح کا چمکا مسیح اس لڑائی کے سبب تھک گیا تہا سلیئے کہ ظاہر ہوے کہ وہ حقیقت مین مسیح ہے فرشتون نے آکر اوسکی خدمت کی اور اسیطرح اوسکے سب شاگردونکی بہی جو اوسکے زور سے فتحیاب ہوونگے فرشتے آکر خدمت کرینگے ۔

---

(۱۳) کفرناحم زبولون نفتالی ۔ ان ناموں کے لئیے تقدیس اللغات دیکھو۔

(۱۴) جو یشعیاہ نبی سے کہا تھا (یس ۹ - ۱ و ۲) یہ پیشینگوئی جسمین سے متی کچھ اختصار کرتا ہے آٹھوین باب سے نوین باب کی ۷ وین آیت تک پائی جاتی ہے اوس مقام کے تمام بیان مین ایک ہی پیشینگوئی پائی جاتی ہے ۔ آٹھوین باب مین نبی نے صوریہ اور اسرائیل کے شمالی فرقونکی بابت پیشینگوئی کی کہ وہ اسور کے بادشاہ سے برباد کیئے جائینگے ۔ نوین باب سے کچھ امید پائی جاتی ہے کہ اس بربادی کے بعد کچھ بہلائی ہوگی ۔ یہ تکلیف کا زمانہ بیشک بڑا ہولناک تہا توبہی باوجود اسکے نبی کہتا ہے "لیکن تیرگی وہان نرہے گی جہان آگے کو بہت پڑی تہی کہ اوسنے پہلے زبولون کی سرزمین کو ذلت دی پر آخر زمانے مین غیر قومون کے جلیل مین دریا کی سمت یردن کے پار بزرگی دیگا" اسکا سبب کہ اسوریون سے جو بربادی ہوئی اوس مین جتنی تیرگی تہی اوتنی اوسمین نہوگی نبی نے آگے چہہ آیتون مین بتایا ہے (آیت ۲ - ۷) یعنی ایک نور چمکے گا اور خوشی ہوگی "جیسے درو کے وقت" اور تمام لڑائی کے ہتھیار صلح کے شاہزادے سے توڑے جائینگے ورکہ ہمارے لیئے ایک لڑکا تولد

ہوتا ہے اور ہمکو ایک بیٹا بخشا گیا" الی آخرہ بعضونکا یہ اعتراض کہ یہ پیشین گوئی مسیح سے کچہ علاقہ نہین رکھتی ہے عدم واقفیت کے سبب ایسا کہتے ہین۔

(۱۵) زبولونکی سرزمین اور نفتالی کی سرزمین یعنے غیرقومونکا جلیل جو دریا کی راہ یردن کے پار ہے (۱۶) اون لوگون نے جو اندھیرے مین بیٹھے تھے بڑی روشنی دیکھی اور اونپر جو موت کے ملک اور سایہ مین بیٹھے تھے نور چمکا (۱۷) اوسیوقت سے یسوع نے منادی کرنی اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی ہے۔ یس۔۹۔۱ و ۲ + یس ۴۲

۷ + لوق ۲۔۳۲ + مرق ۱۔۱۴۔۱۵ + متی ۳ + ۱۰۔۷ +

(۱۵) زبولون کی سرزمین اور نفتالی کی سرزمین ۔ انہین دونون فرقون کی سرزمینون مین اسوریون سے اول صدمہ پہنچا اور وہانکے لوگ اسیر ہوگئے سپہلے پہل خفیف سا نقصان ہوا لیکن پہر نہایت تکلیف آئی۔ اس پیشین گوئی کے مطابق اوس زمانہ کی اندہیری اور تیرگی کے بعد ایک نور جو صُلح کے شہزادے کے سبب ظاہر ہونیکو تہا لوگون پر چمکنے والا تہا۔ اسگلے یہودی اسی سبب سے یقین کرتے تہے کہ مسیح کا آنا انہین ملکون مین ہوگا۔ اونکی ایک کتاب مین جو سُہار کہلاتی ہے یہ لکہا ہوا ہے "مسیح جلیل کے ملک مین ظاہر ہوگا"

غیرقون کا جلیل ۔ یہ جلیل غیرقومونکا اسلیئے کہلاتا تہا کہ کئی سببون سے غیرقوم یہودیون مین ملگئی تہی اور اس سبب سے اونکا مذہب بگڑ گیا تہا اور چال چلن اون کے خراب ہوگئے تہے اور تاریکی بہت سی پیدا ہوگئی تہی یہان تک کہ وے لوگ "موت کے ملک اور سایے مین بیٹھے تہے"

دریا کی راہ ۔ اس جملہ سے یعنی "دریا کی راہ" مطلب دریا کے کنارے سے ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونون فرقون کا ملک دریاے طبریاس کے نزدیک واقع تہا۔

(۱۶) لوگون نے ۔ یعنی زبولون اور نفتالی کے لوگ۔

جو اندھیرے مین بیٹھے تھے - نبی نے یہ لکھا ہو کہ "جو تاریکی مین چلتے تھے" لفظ بیٹھے تھے اور چلتے تھے سے وہی مطلب نکلتا ہی لیکن اس لفظ مین زیادہ زور ہے اور اون لوگون کا حال زیادہ برا معلوم ہوتا ہے - وہ جو اندھیرے مین چلتا ہے روشنی دیکھنے کی اُمید رکھتا ہی پر وہ جو اندھیرے مین بیٹھا ہوا ہے گویا نا اُمید ہوکے رہگیا - اگر کوئی سوال کرے کہ متی نے لفظ بہ لفظ کیون نہین نقل کیا تو جواب یہ ہے کہ جسقدر مضمون اپنے مطلب کے واسطے مکتفی تھا اوسیقدر لے لیا گیا کچھ لفظ اصلی قائم رہے اور کچھ بدلگئے -

بڑی روشنی دیکھی - نبی نے آیندہ کو گذشتہ کے طور پر بیان کیا - اوسکی آنکھون کے سامنے گویا یہ باتین ہو رہی تہین - لوگون کا حال ایسا بیان کیا ہے گویا وہ نا اُمیدی کے اندھیرے مین بیٹھے ہین کہ اون پر یکایک دوپہر کی روشنی چمکی جیسا کہ رات کی تاریکی ہوتی ہے ویسا ہی روح کی تاریکی ہوتی ہے - اسی روحانی تاریکی مین جلیل کے لوگ نا اُمید بیٹھے تھے جب مسیح کا نور اون پر چمکا *

(۱۷) **اوسیوقت سے** یعنی یوحنا بپتسما دینے والے کے قید ہونے اور مسیح کے کفرناحم مین جا رہنے سے -

توبہ کرو - جب یوحنا بپتسما دینے والے کی منادی بند ہو گئی مسیح نے اوسی کی تعلیم کا سلسلہ جاری کیا اور وہ تعلیم توبہ کی تھی جو کہ مسیح کی بادشاہت کیواسطے ایک طیاری تھی - توبہ سے مراد دو باتون سے ہی ایک یہ کہ گناہ کا چھوڑنا اور دوسرا یہ کہ آیندہ کو بہتر چال اختیار کرنا - مگر گناہ کو چھوڑنا اس بات پر منحصر ہے کہ انسان کے دلمین اوسپر افسوس ہو اور اوسکی طرفسے نفرت پیدا ہو لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گناہ پر کسیقدر افسوس دلمین آوے پر ہم اوسکو نچھوڑین ایسی توبہ ناکامل ہے اور اوسکا انجام اچھا نہین ہے کامل توبہ وہ ہی جس سے انسان سدھر جائے

آسمان کی بادشاہت (دیکھو تفسیر ۳ باب ۲ آیت)

(۱۸) اور جب یسوع جلیل کے دریا کے کنارے چلا جاتا تھا تو اوسنے دو بھائی[۱۴] یعنے شمعون کو جو پطرس کہلاتا[۱۵] ہے اور اوسکے بھائی اندریاس کو دریا مین جال ڈالتے دیکھا کہ وے مچھوے تھے (۱۹) اور انھین کہا کہ میرے پیچھے چلے آؤ کہ مین تمہین آدمیون کے مچھوے بناؤنگا[۱۶] (۲۰) وے اوسی وقت جالون کو چھوڑکر اوسکے پیچھے ہو[۱۷] لیئے - مرقس ۱[۱۴]

۱۶-۱۷ و ۱۸ و ۱۹ + لوق ۵-۲ + یوحنا ۱-۴۲ + لوق ۵-۱۰ و ۱۱ + مرقس ۱۰-۲۸ + لوق ۱۸-۲۸ +

(۱۸) دو بھائی - شمعون اور اندریاس کے بلانے کا بیان لوقا کے ۵ باب ۱-۱۱ آیت مین خلاصہ پایا جاتا ہے مسیح کا ان دونون بھائیون سے یہ پہلا ملنا نہ تھا - پہلی ملاقات کا بیان یوحنا کے پہلے باب مین ہے - علاوہ ان دو ملاقاتون کے ایک تیسری ہے جب یہ دو بھائی بارہ شاگردون مین شامل کیئے گئے - جسکا بیان متی کے ۱۰ وین باب مین ہے یہ ملاقات جسکا ذکر اس آیت مین ہے پہلی اور تیسری ملاقات کے درمیان میں ہوئی بعض اس مقام پر یہ اعتراض کرتے ہین کہ انجیل نویسون کے بیان مین اس جگہہ مطابقت نہین ہے مگر یہ اعتراض یہ صرف اونکی عدم وقفیت کے سبب سے ہے وہ یہ نہیں جانتے کہ یہان پر مختلف وقتون کی ملاقات کا ذکر ہے - ایک نے ایک وقت کی ملاقات کا دوسرے نے اور وقت کی ملاقات کا بیان کیا ہے - توجہہ سے اسکا مطلب صاف صاف کھل جاتا ہے یہ غور کرنے کی بات ہے کہ رسولون کی جماعت مین دو جوڑی بھائیون کے تھے شمعون اور اندریاس یوحنا اور یعقوب اور چار دن بیت صیدا سے آئے تھے

شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہے - ان میں ایک نام یعنی شمعون عبرانی ہے اور دوسرا یونانی ہے اوس زمانے کا دستور تھا کہ دو دو نام رکھا کرتے تھے - یونانی نام پطرس وہی لفظ ہے جسے ہندی مین پتھر کہتے ہین - مسیح نے اسلیئے ایسا نام اس شخص کو دیا کہ وہ مستعد اور سرگرم شاگرد تھا - وہ سب شاگردون مین اول تھا جب تک پولوس اوس سے سبقت نہ لیگیا لیکن وہ اوس بات مین سب سے بڑا نہ تھا جسمین رومن کیتھلک سمجھتے ہین یعنی یہ کہ اوسکا عہدہ بڑا اعلا تھا +

کہ وے مچھوے تھے - گینسرت کی جھیل مین مچھلیان بہت تھین اور مچھوے کا پیشہ بہت سے دریا کے کنارے کے رہنے والے کرتے تھے +

(۱۹) آدمیون کے مچھوے - اس مقام پر واعظ تشبیہاً مچھوے کہلاتے ہین اگلی کلیسیا اس آیت کی طرف اشارہ کرکے اکثر یون بولا کرتی تھی اس خیال مین عمدگی پائی جاتی ہے جیسے پانی مین مچھلیان ہین ویسے ہی دنیا مین گنہگار ہین اور منادون کا کام یہ ہے کہ حقیقت الٰہی کے کانٹے پر صدق کی خوراک لگا کر گنہگارون کو پھانسین اون رسولون کے اگلے اور پچھلے کام مین ایک عجیب مناسبت پائی جاتی ہے اور کچھہ تعجب نہین کہ مرضی الٰہی یہ ہوئی ہو کہ اون کا اگلا کام پچھلے کام کا نشان ہو +

(۲۰) اوسیوقت جالون کو چھوڑکر - وے پیشتر یوحنا کے شاگرد تھے اور پیچھے کہ مسیح کی منادی نے اونکے دلون پر اثر کر دیا تھا - اوس معجزہ نے جو اس موقع پر کیا گیا اور جسکا بیان لوقا نے لکھا ہے اونکے دلون کو رعب

سے بہر دیا اور اونہون نے اوسی وقت اپنے جالون اور ناؤن اور اپنے باپ اور اوسکے گہر کو چہوڑ دیا اور مسیح کے پیچہے ہو لئے۔ پس وے دفعتاً اطاعت کرنے کا نمونہ ہوئے +

(۲۱) اور وہان سے بڑہکے اوسنے اور دو بہائی یعنی زبدی کے بیٹے یعقوب اور اوسکے بہائی یوحنا کو اپنے باپ زبدی کے ساتھ ناؤ پر اپنے جالون کی مرمت کرتے دیکہا اور اونہیں بلایا (۲۲) وہین ناؤ اور اپنے باپ کو چہوڑ کر وے اوسکے پیچہے ہو لئے (۲۳) اور یسوع تمام جلیل مین پہرتا ہوا اونکے عبادتخانون مین تعلیم دیتا اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتا اور لوگون کے سارے دکہہ اور بیماری دفع کرتا تہا (۲۴) اور اوسکی خبر تمام سوریا مین پہیلی اور سب بیمارون کو جو طرح طرح کی بیماری اور عذاب مین گرفتار تہے اور اونہین جنپر دیو چڑہے تہے اور مرگیہون اور جہولے کے مارے ہوؤن کو اوس پاس لائے اور اوسنے اونہیں چنگا کیا (۲۵) اور بڑی بڑی بہیڑ جلیل اور دکاپلس اور یروسلم اور یہودیا اور یردن کے پار سے اوسکے پیچہے ہو لی۔ مرقس ۱۔ ۱۹ و ۲۰ + لوقا ۵۔ ۱۰ + متی ۹۔ ۳۵ + مرقس ۱۔ ۲۱ و ۳۹ + لوقا ۴۔ ۱۵ و ۴۴ + متی ۴۔ ۲۴ + مرقس ۱۔ ۳۴ + مرقس ۱۔ ۳۴ + مرقس ۳۔ ۷ +

(۲۳) عبادتخانون مین۔ مسیح کے زمانے مین عبادتخانے کثرت سے یہودیون مین تہے کیونکہ یہ اجازت

تہی کہ ہر کہین جہان دس آدمی معقول پائے جاوین ایک عبادتخانہ تعمیر ہو۔ ہمارے خداوند اور رسولون کیلئے انجیل کی اول منادی کرنے کیواسطے عبادتخانے نہایت معقول جگہین تہین اِس بات کا کوئی ثبوت نہین ہے کہ بابل کی اسیری سے بہت قبل ہی عبادتخانے تہے۔ خدا کے لوگ اگلے زمانے مین خیمون مین یا میدانون مین یا جہان کہین وے عبادت کے لیئے مناسب جانتے تہے کہ قربانگاہ بنائی جاوے عبادت کیا کرتے تہے زبور ۷۴-۸- کی اِس عبارت سے یعنی اُنہون نے سرزمین مین خدا کے سارے عبادتخانون کو جلا دیا ہے" یہ ثابت ہوتا ہی کہ اسیری کے پہلے ایسے عبادتخانے تہے جو کہ آگ سے جل سکتے تہے بعد بابل کی اسیری کے جب یہودی لوگ اپنے ملک مین پہر قائم ہوئے اِس بات کی بڑی تاکید رہی کہ عبادتخانے سب جگہہ بنائے جاوین تاکہ عبادت اور تعلیم جابجا پہیلے۔ یہودیون کا بند وبست اپنی جماعت اور عبادتخانون کے بارے مین حال کے عیسائیون کی طرح معلوم ہوتا ہی سننے والے ممبر اور اوس چبوترے کے سامنے جو پڑہنے والے کے لیئے بنا ہوتا تہا بیٹہتے تہے ممبر کے پیچہے صدر جگہہ بیٹہنے کی تہین جہان پر فقیہہ اور فریسی لوگون کے سامنے بیٹہنا پسند کرتے تہے۔ ایک صندوق ممبر کے نزدیک ہوتا تہا جسمین کتاب مقدس کا پرانا عہدنامہ رکہا رہتا تہا۔ ممبر پر کتاب مقدس پڑہی جاتی تہی اور پڑہنے والا یا کوئی دوسرا شخص سمجہاتا تہا۔ دعائین بہی مانگی جاتی تہین اور آخر کو برکت کا کلمہ پڑہا جاتا تہا اور لوگ جواب مین آمین کہہ کے رخصت ہوتے تہے۔ یہ عبادت ہفتہ کو جو اون کے سبت کا روز ہوتا تہا ہوا کرتی تہی +

(۲۴) تمام سوریا۔ اِسمین وہ ملک شامل تہا جو بحر روم اور دریاے فرات کے درمیان واقع ہے۔ ہمارے خداوند کا شہرہ معجزے کرنے کا اوس تمام ملک مین کچہہ پہیل گیا تہا۔ مگر یہ نہ تہا کہ اوس کل ملک سے بیمار اوسکے پاس آتے ہون۔ قرب وجوار کے لوگ آتے ہونگے +

عذاب۔ عذاب سے وہ تکلیف مراد ہے جو بیماری کے باعث جسم پر ہوتی ہے +

دیو چڑہے تہے۔ ہر زمانے کی کلیسیا کا اعتقاد یہ ہے کہ جب گناہ بہت کثرت سے پہیلتا ہی تب دیو آدمیون کو ستاتے ہین لیکن بعض آدمی جو خدا کے کلام پر اعتبار کم رکہتے ہین اِس بات پر اعتراض کرتے ہین۔ سچ تو یہ ہے کہ ایک ہی شیطان ہے اور وہ سب دیوون کا سردار ہے "چڑہنے" سے یہ مراد ہے کہ دیو آدمی کے جسم کو اپنے قبضے مین کر لیتا ہی اور اوسکی عقل گم کر دیتا ہی اور اوسکے منہ سے آپ بولتا ہی اور اوسکے اعضا پر اپنا قبضہ رکہتا ہے اور اِس حالت مین اون آدمیون کو کبہی کبہی کوئی بیماری بہی ہوتی ہوگی۔ جو آدمی کہ بیماری سے کمزور ہو جاتا ہو اوسپر آسانی سے دیو چڑہ سکتا ہوگا۔ خاص کر کے وہ بیماریان جو گناہ اور خرابی سے پیدا ہوتی ہین اون مین دیوون کو

چڑہنے کا موقع بہت ہوتا ہوگا اور کیا تعجب ہے کہ دیو اون بیماریون کو بہت بڑہا دیتے ہون لیکن بیماری اور بات ہی اور دیو کا چڑہنا اور بات ہے جیسا کہ اس جگہہ بیماری اور عذاب اور مرگی اور جہولے کا مارنا اور دیو کا چڑہنا جدا جدا ہی چنانچہ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بیماری اور شئے ہے اور دیو کا چڑہنا اور شئے ہے +

پانچوان باب

وہ بھیڑ کو دیکھکر ایک پہاڑ پر چڑہ گیا اور جب بیٹھا اوسکے شاگرد اوس پاس آئے (۲) تب وہ اپنی زبان کھولکے اونہین سکھلانے لگا اور کہا کہ۔ مرقس ۳-۱۳+

پانچوان باب

بھیڑ کو دیکھکر۔ بھیڑ اس گمان سے اکٹھی ہوئی تھی کہ کوئی بڑا بھاری بیان ہوگا۔ لوقا نے لکھا ہے کہ مسیح نے گذشتہ شب پہاڑ پہ تنہائی اور عبادت مین صرف کی اور صبح کو بارہ شاگردون کو بلاکر اونہین رسول مقرر کیا۔ لوقا بیان کرتا ہے کہ پہر وہ مع ان بارہون کے پہاڑ سے اوترکر میدان مین آیا اور وہان اوسکو بڑی بھیڑ ملی۔ شمال کی جانب سے دور اور صیدا سے اور جنوب کی طرف یہوداہ اور یروسلم سے لوگون کے گروہ کے گروہ آئے تھے۔ اوسنے اس امر کو کہ مجھے تعلیم کرنے کا اختیار ہے بہت سے معجزے کرنے سے ظاہر کیا۔ بھیڑ نے اوسے محبت سے گھیر لیا کیونکہ اوسنے اکثرون کو چنگا کیا تھا۔ اس بھیڑ کو دیکھکر وہ پہاڑ پر چڑہ گیا کسی انجیل نویس نے یہ نہین بیان کیا کہ یہ کونسا پہاڑ تھا لیکن ایک روایت وہان کے لوگون مین ہے کہ فلان پہاڑ وہی ہے +

اور جب بیٹھا۔ یہودیون کے ربی یعنی اوستاد اپنے شاگردون کو سکھاتے تھے +

شاگرد اوس پاس آئے۔ وے اور سب سننے والے کھڑے ہوئے یا بیٹھے ہوئے تھے

(۲) اپنی زبان کھولکے یہ فقرہ تمہیدی ہے۔ بعض مفسرین ایسا سمجھتے ہین کہ اس وعظ مین کچھ سلسلہ اور ترتیب نہین ہے لیکن ہم خیال کرتے ہین کہ اسمین ترتیب ضرور پائی جاتی ہے۔ یہ وعظ نئے عہدنامے کے اصولون کا تفصیل وار بیان ہے اور تین حصّون مین تقسیم ہوسکتی ہے +

صورت وعظ

۱۔ دین عیسوی مین خداپرستی اور نیکوکاری کیسی ہے باب ۵۔ ۳-۱۶۔

۱۔ نوقسم کے شخصون پر بہار کبادی یعنی فروتنون پر توبہ کرنے والون پر حلیمون پر راستبازی کے ڈہونڈہنے والون پر پاکدلون پر صلح کرنے والون پر اور راستبازی کے لئے تکلیف اوٹھانے والون پر ۳-۱۲ +

۲۔ افسوس اون پر جو ایسے نہین ہین لوق ۶-۲۴-۲۶ +

۳۔ اون متفرق لوگون کے فرائض ۱۳-۱۶ +

۲۔ دین عیسوی بمقابلۂ دین یہود کیسا ہے۔ باب ۵-۱۷ سے باب ۶-۱۹ تک

۱۔ دین عیسوی یہودیون کے دین کی تکمیل ہے ۱۷-۲۰۔

۲ یہودیون کی غلط اور خراب روایتون کے خلاف ہے۔ بلحاظ (۱) غصّے (۲) پارسائی (۳) قسم کہانے (۴) صلح کرنی (۵) محبت (۶) بیریائی خیرات اور دعا اور روزے کے باب ۵۔ ۲۱ سے باب ۶ سے ۱۸ تک +

۳۔ دین عیسوی بمقابلہ غیر قومون کے مذہب سے کیسا ہے باب ۶۔ ۱۹ سے باب ۷۔ ۲۹ تک۔

۱۔ خداپروردگار ہی پر توکّل رکھنا چاہیئے (۱) بہشت کا خزانہ چھوڑکر دنیا کے خزانے کا لالچ نہ کرنا چاہیئے ۱۹-۲۳۔

(۲) خدا کو چھوڑکر دنیا کی چیزونکی فکر نہ کرنی چاہیئے ۲۴-۳۴۔

۲۔ خدا انصاف کرنے والا ہے باب ۷۔ ۱-۲۷ •

(۱) خدا کے بجاے آپ منصف نہ بننا ۱-۱۶۔

(۲) اپنے دنیاوی باپ کی نسبت خدا پر زیادہ بہروسا رکھنا ۷-۱۲۔

(۳) تنگ دروازے سے داخل ہونا اور جھوٹے پیشواؤن سے بچنا ۱۳-۲۰۔

(۴) فقط اقرار زبانی خدا کی عدالت مین کچھ کام نہین آویگا ۲۱-۲۳۔

(۵) ہم مسیح کے کلام کی تابعداری کرنے کے بموجب بے قصور یا ملزم ٹھہرینگے ۲۴-۲۷

(۳) مبارک وے جو دل کے غریب ہین کیونکہ آسمان کی بادشاہت اونہین کی ہی (۴) مبارک وے جو غمگین ہین کیونکہ وے تسلّی پاوینگے لوق ۶-۲۰

دیکھو زب ۵۱-۱۷ ۔ امث ۱۶-۱۹ ۔ ۱ ود ۲۹-۲۳ ۔ یس ۵۷-۱۵ ۔ ۱ ور ۶۶-۲ ۔ یس ۶۱-۲ و ۳ ۔ لوق ۶-۲۱ ۔ یوح ۱۶-۲۰ ۔ ۲ قر ۱-۴ تک ۱-۴ ۔

---

(۳) **مبارک** مسیح کے پہلے وعظ مین کیسی مبارکبادی ہے ۔ اوسنے نو طرح کے آدمیون کو مبارک کہا ۔ افسوس کا کلمہ بہی اس وعظ مین آیا ہی لیکن متی نے اوس لفظ کو چہوڑ دیا لوقا نے اوسکا کچہ ذکر لکہا ہی لفظ "مبارک" سے یہان یہ غرض نہین ہے کہ مسیح اپنی رای بیان کرتا ہے یا دعا دیتا ہے جیسا کہ آدمی دیا کرتے ہین بلکہ حکم دیتا ہے کہ فلان فلان شخص مبارک ہون

دل کے غریب ۔ لفظ دل کا یہان پر بطریق مجاز استعمال کیا گیا ہے جو علاقہ عقل کو علم سے ہوتا ہی وہی دل کو دین سے ہوتا ہے جسکا دل جہوٹ سے اور بُری باتون سے مالا مال ہوتا ہی اوسکے دل مین گنجایش انجیل کی نہین ہوتی ہی پس جو دل جہوٹے مذہب سے یا غرور سے یا دنیاوی نیکوئی سے راضی ہوا اوسمین انجیل کی سمائی نہین ہوتی نہ ایسے دل والے کو مسیح سے کسی طرح کی برکت ملیگی ۔ برعکس اسکے جو دل سادا ہوا اور غریب ہوا اور اپنے گناہون کا معترف ہو وے اوسمین انجیل پر ایمان لانے کی وسعت اوس دل کی بہ نسبت جسمین مذہب کی جگہہ کوئی اور چیز سمائی ہو زیادہ تر ہوتی ہے پس مبارک وے لوگ جو دل کے غریب اور انجیل کے خواہشمند ہین +

آسمان کی بادشاہت ۔ کیا عمدہ نعمت اون لوگون کے واسطے ہے جنکے دل غریب ہین وے بادشاہ ہونگے اور اونکا خالی خزانہ معمور ہوگا +

(۴) **وے جو غمگین ہین** ۔ کل بیان جو یہان پر ہوا دین سے علاقہ رکہتا ہی چنانچہ یہان پر دنیاوی رنج سے مُراد نہین ہے بلکہ اوس رنج سے جو گناہ پر ہے صرف گناہ ہی اصل بدی ہے اسلیئے غم سب سے زیادہ گناہ ہی پر ہونا چاہیئے اور گناہ کی طرف سے تسکین سوا اسکے کہ خدا اپنی مہربانی سے معاف کردے اور کسی بات سے نہین ہو سکتی ہی +

---

(۵) مبارک وے جو حلیم ہین کیونکہ وے زمین کے وارث ہونگے (۶) مبارک وے جو راستبازی کے بہوکے اور پیاسے ہین کیونکہ وے آسودہ ہونگے (۷) مبارک وے جو رحمدل ہین کیونکہ اون پر رحم کیا جائیگا (۸) مبارک

وہی جو پاک دل ہین کیونکہ وے خدا کو دیکھینگے (۹) مبارک وے جو صلح کرنے والے ہین کیونکہ وے خدا کے فرزند کہلائینگے - زبٰ ۲۴-۱۱ + دیکھو رومی ۴-۱۳ + یسٰس ۵۵-۱ + ۶۵-۱۳ + زبٰ ۱۴-۱ + متی ۶-۱۴ + مرق ۱۱-۲۵ + ۲ تم ۱-۱۶ + عبر ۱۰۶ + یعق ۲-۱۳ + زبٰ ۱۵-۲ - اور ۲۴-۴ + عبر ۱۲-۱۴ + اقرٰ ۱۳-۱۲ + الیوح ۳-۲ و ۳ +

(۵) **جو حلیم ہین** - وہی جو مسکینی اور نرم دلی سے حق کو قبول کرنے کے لیئے مستعد ہین -
وے زمین کے وارث ہونگے - جسطرح سے بنی اسرائیل ملک موعود کنعان کے وارث ہونیکو تھے اسی طرح سچے اسرائیل اوس زمین کے وارث ہونگے جسکا کنعان بطرف نمونہ تھا اور اگر اس آیت کے حقیقی معنے یعنی اس دنیا سے مراد بھی جلئے تو یہ بھی درست معلوم ہوتا ہی - اس بات مین مسیح ۳۷ وین زبور کی ۱۱ وین آیت کا حوالہ دیتا ہی دہان یہ بات لکھی ہے علاوہ اسکے اور مقامون سے معلوم ہوتا ہی کہ نیک لوگ اسی دنیا کے وارث ہو جائینگے - مثلاً یسٰس ۵-۱۳-۱۵-اور ۶۰-۱۲-اور اقرٰ ۳-۲۰ + گنہگارون اور فاسدون کا زور اس دنیا مین کم ہوتا جائیگا جب تک نیک لوگون کی حکومت تمام دنیا مین رہیگی +

(۶) **بھوکے اور پیاسے** - خواہش اون سب باتون کے لیئے ہے جو سچی اور بھلی ہین
آسودہ - وہی جو حقیقی نیکی چاہتے ہین اونکی تمام خواہشین انجیل سے پوری ہوسکتی ہین -

(۸) **مبارک وہی جو پاک دل ہین** - صرف خدا کی روح اس بات کو انسان کے دل مین پیدا کرسکتی ہے کامل ہونا بھی ہی جب یہ کمال انسان مین ہوتا ہی تب بھی اوس سے عقل کی غلطیان سرزد ہوسکتی ہین لیکن ایسی غلطیان گناہ نہین ہین اور نہ خدا ایسے دہوکہا کھانیوالونکو ملزم ٹھہراتا ہی - ایسے پاک دل کے لوگ خدا کی نئی جانثاری کرتے ہین اور ہمیشہ خدا کی نظر مین مقبول ہوتے ہین جب دل صاف ہوتا ہی تب روحانی آنکھہ صاف ہوتی ہی جبکہ ہم بباعث پاکیزگی کے خدا کی مانند ہو جاتے ہین تو ہم اوسکا چہرہ بھی دیکھہ سکتے ہین صرف وہی جو پاک دل ہین خدا کو جانتے پہچانتے ہین *

(۹) **صلح کرنے والے** - صلح کرنے والے وہ ہین جو برائی اور بدگمانی دفعہ کرنے کی کوشش کرتے ہین اور آدمیونکے درمیان لطف اور مہربانی کا تخم بوتے ہین - ایسے لوگ مبارک تو ہین مگر اصل صلح کرنے والا مسیح ہی جسنے پہلے تو خدا اور انسان کے درمیان صلح کروائی اور پھر انسان کے دلون مین خدا کی طرف سے ایسی روح ڈالتا ہی کہ اونکے درمیان صلح پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اصل صلح کی حقیقی بنا ہی - اور سچے صلح کرنے والے وہی ہین جو مسیح کی مانند آدمیون کے بیچ مین صلح ڈالنیکی

ہے کہ لوقا نے کل افسوس نہین لکھا۔ شاید ہمارے خداوند نے ہر ایک مبارکبادی کے ساتھہ ایک افسوس کا کلمہ کہا۔ بیان پر کچھ گھبرانا نہ چاہیے اِس خیال سے کہ گویا مسیح کی کچھ باتین جاتی رہین یقین ہے کہ بہت باتین مسیح کی لکھی نگئین مگر جتنی لکھی ہین وہ سب صحیح اور ہمارے واسطے کافی ہین۔ جو افسوس دولتمندون اور آسودون پر مسیح نے کیا وہ لوقا نے ۲۴ و ۲۵ مین بیان کیا ہے یعنی اون پر جو انجیل کے فضل اور برکت کے بجاے دنیاوی سامان سے حظ اوٹھاتے ہین۔ ایسے شخصون کا حال ہم تیسری آیت کی شرح مین بخوبی بیان کر چکے ہین ــ

لوق ۶-۲۵- **افسوس تمپر جو اب ہنستے ہو** ۔ یہ اِس باب کی ۴- آیت کے توبہ کے برخلاف ہے ۔ عیش و عشرت اور خوشی کے باعث گناہ کرنے سے دل مین رنج نہین ہوتا ہے۔ یعنی بجاے توبہ کرنے کے وے رنج کو بھول کر عیش مین بھول جاتے ہین مسیح اون پر افسوس کرتا ہے ÷

لوق ۶ باب ۲۶- **افسوس تمپر جب سب لوگ تمہین بھلا کہین** ۔ یہ افسوس اِس باب کی ۱۱ آیت کی مبارکبادی کے مقابلے مین ہے۔ فقرہ "وے سب لوگ" سے دنیا کے لوگ مراد ہین اسواسطے کہ دنیا کے لوگ راستبازون کے مقابل مین اکثر ہوتے ہین اور اکثر کے لیئے حکم کل کا ہوا ہی کرتا ہے اور بیان مین اِس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ یہودی نبیونکو اکثر ملامت کرتے تھے اور انکو جو جھوٹے تھے ستاتے تھے۔ افسوس اوس شاد پر جو کسیکے گناہ کو چھپانے سے تعریف حاصل کرتا ہے

مبارک لوگونکے فرض ۱۳-۱۶۔ بیانات متی کی انجیل مین مبارکبادیان ہین اور اب حکم اور احکامات بیان ہوتے ہین مبارک لوگ نمک اور نور سے تشبیہ دیئے گئے ہین **نمک** کا خاصہ یہ ہے کہ چیزونکو سڑنے سے محفوظ رکھتا ہے اور **نور** کا خاصہ یہ کہ روشنی بخشتا ہے

(۱۳) تم زمین کے نمک ہو پر اگر نمک کا مزہ بگڑ جاے تو وہ کس چیز سے مزہ دار کیا جاوے وہ پھر کسی کام کا نہین سوا اسکے کہ باہر پھینکا جاے اور آدمیونکے پانون تلے روندا جاے ــ مرق ۹-۵۰ + لوق ۱۴-۳۴-۳۵ +

(۱۳) **تم** یہ خاص کر کے رسولونکے لیئے کہا گیا جو مسیح کے روبرو سب سے آگے کھڑے تھے ÷ ۱۱ وین آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ مبارکبادیان اونہین کے لیئے دی گئی تھین مگر چونکہ بھیڑ بھی اوتری سن رہی تھی وہ بھی عموماً اوسمین شامل ہے ÷

زمین کے نمک ۔ زمین یعنی دنیا کے لوگ گوشت کی مانند ہین جو کہ سڑ جاوینگے اگر خدا کی انجیل کا فضل اونکو مثل نمک کے سڑنے سے محفوظ نہ رکھے اور نیک نہ کرے سو اور سب عیسائی گویا یہ نمک ہین یعنی اون مین نمک پایا جاتا ہے۔ **پس اگر نمک کا مزا بگڑ جاے** اگر نمک کی نمکینی جاتی رہے تو پھر کہان سے آویگی۔ عیسائی تو نمک ہین وہ جنہ انکا فضل نمکینی ہے۔ یہ نمک اسلیئے ہے کہ دنیا کو نمکین کرے پر افسوس ہے یہ نمک اگر بے مزا ہو جاے تو دوسرے
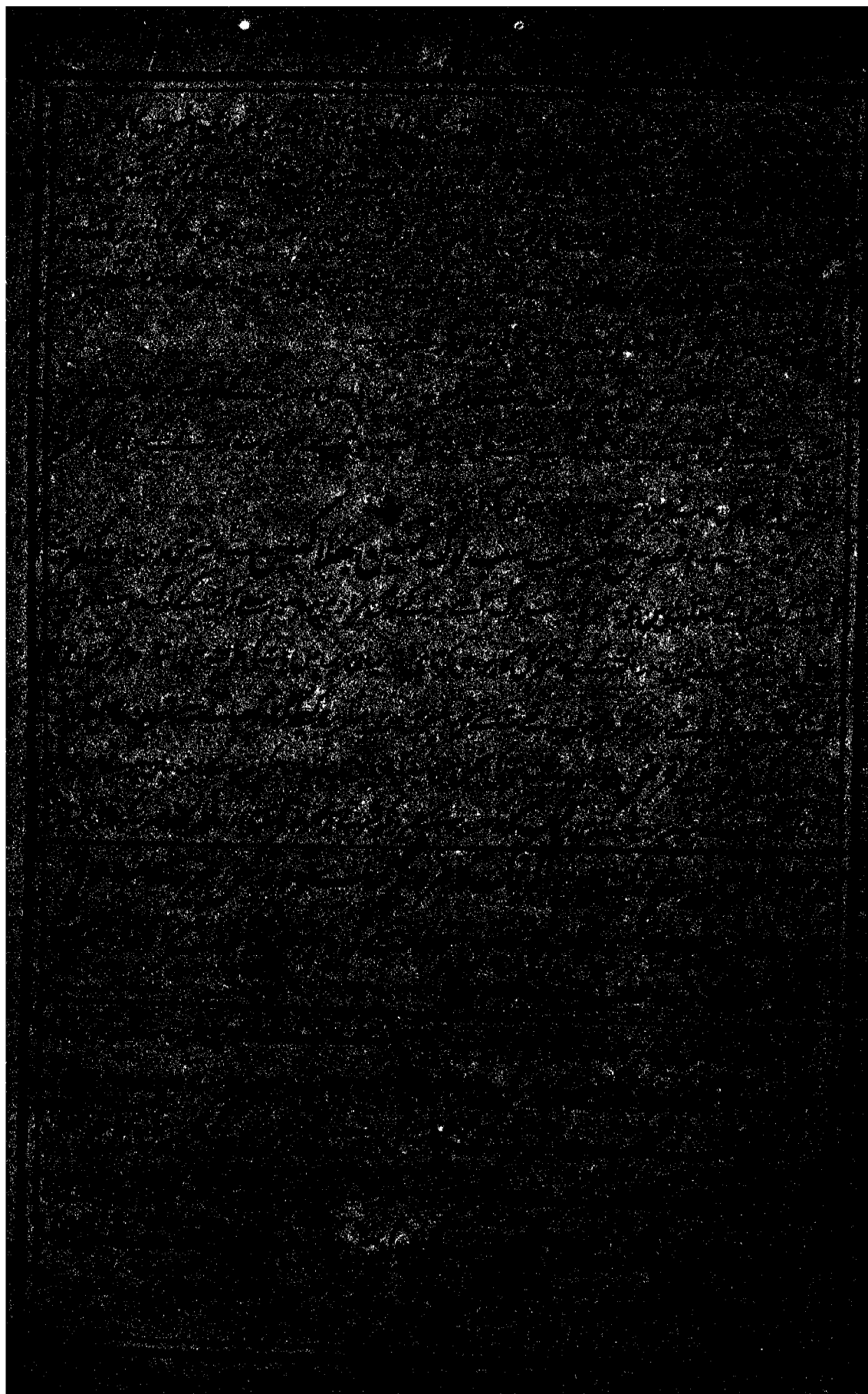
[illegible] کریگا اس سوال کے جواب مین مسیح کہتا ہے کہ وہ پہر نمکین نہین ہوسکتا ہی۔ اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو نمک کی مانند ہین اون سے اسقدر خدا کا فضل دور ہوسکتا ہے کہ پہر اون مین نہ آوے۔

وہ پہر کسی کام کا نہین - اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اوسکے بیمزہ نمک مین نمکینی کے آنے کی اُمید نہین ہی۔ وہ نمکینی بالکل جاتی رہی خدا کے فضل کا ایک شمہ بہی باقی نرہا وہ بالکل نکما ہوگیا ❊

پانوٴ تلے روندا جاوے - ڈاکٹر طامسن صاحب جو ایک عرصے تک مُلک فلستین مین رہے ہین اپنی کتاب کے جلد دوم صفحہ ۴۴ مین یہ فرماتے ہین کہ یہ مشہور بات ہی کہ اِس ملک کا نمک زمین پر پڑے رہنے اور مینہ پڑنے سے اور دہوپ لگنے سے بالکل بگڑ جاتا ہی اور مطلق نمکینیت نہین رہتی ہے اور سبب اِس طور سے کیا جاتا ہی کہ اوسکے ساتھ کسی نہ کسی قدر مٹی اور کوڑا کرکٹ ضرور ملجاتا ہی۔ اور جب مٹی ملوان نمک مین بہت نمک تو ایسا ہی کہ مطلق کام مین نہین آتا۔ اوسکا یہ خاصہ ہے کہ اوسکی نمکنیت کافور کیطرح اوڑ جاتی ہی صرف مٹی رہجاتی ہے سو وہ بہی کسی کام کی نہین رہتی یہانتک کہ جسجگہہ پر وہ شی پڑجاتی ہے وہ جگہہ ہی بگڑجاتی ہے کوئی درخت بوٹا وہان پر پہر مطلق نہین جمتا ہے اور یہی سبب ہے کہ اوسکو بیکار جانکر رستون اور سڑکون مین ڈالدیتے ہین ہمارے خداوند نے تمثیلاً اسطور پر بیان کیا ہے کہ اوس امر کی طرف اشارہ پایا جاوے کہ وہ... پہینک دیا جاتا ہے اور پانون تلے روندا جاتا ہے - یہ بیکار نمک ایسا ناقص ہوجاتا ہے کہ اسکو نہایت احتیاط سے جہاڑ کر باہر لا کر سڑک مین پہینکدیتے ہین کوئی جگہہ گہر یا احاطہ یا باغ مین وہ کچہ کام آتا ہو۔ کوئی شخص اوسکو اپنے کہیت مین نہین ڈالنے دیگا فقط راستے گلی مین ڈالدیا جاتا ہی اور وہان پانوٴ تلے روندا جاتا ہے

(۱۴) تم دنیا کے نور ہو جو شہر کہ پہاڑ پر بسا ہے چہپ نہین سکتا (۱۵) اور چراغ بالکے پیمانے کے تلے نہین بلکہ چراغدان پر رکہتے ہین تب اون سبکو جو گہر مین ہون روشنی دیتا (۱۶) اسی طرح تمہاری روشنی آدمیون کے سامنے چمکے تاکہ وے تمہارے نیک کامون کو دیکہین اور تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہی ستایش کرین (۱۷) یہ خیال مت کرو کہ مین توریت یا نبیون کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا مین منسوخ کرنے کو نہین بلکہ پوری کرنیکو

آیا ہون امثال ۴-۱۸ + فلپ ۲-۱۵ + یونانی مین مدین جو سا محاورات سیر کی گنجایش رکھتا تھا + مرقس ۴-۲۱ + لوقا ۸-۱۶ + ۱۱-۳۳ + افسیون ۲-۱۲ + یوحنا ۵-۱۵ + ۱۸ + اقرنتھیون ۱۴-۲۵ + رومیون ۳-۱۳ + ۱۰-۴ + گلتیون ۳-۲۴ +

(۱۴) **تم** یعنی رسول بلکہ درحقیقت کل عیسائی دنیا کے نور ہین کیونکہ بدون مسیح اور انجیل اور روح قدس اور کلیسیا کے دنیا مین کیسی تاریکی ہوتی - عیسائی سورج کی مانند از خود چمکنے والے نہین ہین بلکہ مانند چاند کے ہین جو آفتاب سے روشنی حاصل کرتا ہے - عیسائی ایک چشمۂ نور سے اپنی روشنی حاصل کرتے ہین یا یون سمجھنا چاہیئے کہ وہ مانند چراغ کے ہین جسکا ذکر نیچے کی آیت مین ہے یعنی چراغ اور کہین سے روشنی پاکر خود بخود جلتا رہتا ہے اور چیزون کو روشن کرتا ہے *

جو شہر کہ پہاڑ پر بسا ہے چھپ نہین سکتا - اسی طرح سے خدا کی کلیسیا مانند ایک ایسے شہر کے ہے جو بلندی پر بسا ہوا اور چارون طرف سے دکھائی دیتا ہو *

(۱۵) **پیمانہ** اناج کے ناپنے کا اوس ملک مین بجاے تولنے کے خرید و فروخت مین ناپا جاتا تھا -

چراغ .. **چراغدان پر رکھتے ہین** - آدمی جیسے گھر مین روشنی کیواسطے چراغ جلاتے ہین خدا نے ایسی ہی دنیا کی روشنی کے لیئے تمکو روشن کیا ہے - جب آدمی ڈھانکنے کے لیئے چراغ نہین جلاتے ہین تو خدا تمکو چھپانے کے لیئے روشنی کیون دیتا - تمکو اورون کے منور کرنے کے لیئے روشنی دی گئی ہے *

گھر - یعنی دنیا کے لوگ یا ہمارے جان پہچان جو اس تشبیہ کے مطابق ہمارے "گھر" ہین - عیسائیون کو جہانتک ہوسکے روشنی الہی پھیلانا چاہیئے *

(۱۶) **تمہاری روشنی وغیرہ** - تم اپنی تعریف کرنے والے کے لیئے خود نمائی مت کرو بلکہ تمپر فرض ہے کہ تم اپنے نیک کامون کو دکھاؤ تاکہ لوگ انجیل کی تعلیم اور تمہارے باپ کی ستایش کرین اپنی تعریف کروانے کو کچھ مت کرو - چراغ کی روشنی چراغ کے لیئے نہین بلکہ صاحب خانہ کے لیئے ہے - چندہ دینا کسی کار خیر مین اور اوسکا اعلان یعنی مشتہر کرنا ناموری حاصل کرنے کو نہین چاہیئے بلکہ صرف اس غرض سے چاہیئے کہ اور لوگ بھی اوسکو انجیل کی تاثیر سے جانکر اوسکی عظمت اور خدا کی تعریف کرین اور فیاضی اختیار کرین *

دین عیسوی کا اصل مقصد

بعد اسکے مسیح کہتا ہے کہ انجیل یہودیون کے مذہب مین جو باتین حق تھین اونکو پورا اور صادق کرنے کو اور جو ناقص باتین اوس مذہب مین ملگئی تھین اونکو مٹا دینے کو آئی ہے *

(۱۷) **ایسا خیال مت کرو**۔ بھیڑ جو کثرت سے پہاڑ پر جمع ہوئی تھی خیال کرتی تھی کہ نہ جانے یہ مسیح جو ایسا بزرگ
معلوم ہوتا ظاہر کیا کریگا کیا یہ شریعت موسیٰ کو رد کریگا اور نبیون کی پیشین گوئی بڑی اور جلیل القدر بادشاہت کے قایم کرنے
سے پورا کریگا۔ ہمارے خداوند نے صاف اونکو جواب دیا کہ "ایسا خیال مت کرو" جو کچھ مین تمہارے بزرگون یا جھوٹی تفسیر
کرنے والون کی نسبت کہون یہ ہرگز مت سمجھو کہ مین موسیٰ پر حرف زنی کرتا ہون۔ تم ایسا مت سمجھو کو بعد میرے کوئی دوسرا
ہادی جو چاہے میری نسبت کہے اور اے شاگردو جو کہ میری تعلیم کی منادی کروگے تم بھی یہ خیال مت کرو کہ جب تم جھوٹے
اوستادون کی باتین ہاروٹ کی رد کرو کہ خدا کا پرانا عہدنامہ رد کرنا چاہیئے۔ یہ امر اس جگہ قابل ذکر ہے کہ بعض آدمی نادانی
سے مسیح پر یہ الزام لگاتے ہین کہ اوسکے اقوال مین موافقت نہین پائی جاتی ہے۔ وہ کہتے ہین کہ حالانکہ مسیح اس آیت مین خود
کرتا ہے کہ مین موسیٰ کی شریعت کو منسوخ کرنے نہین آیا ہون تاہم آیت ذیل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مخالف ہے اور شریعت موسوی
کی تنسیخ کرتا ہوا اور اوسکے ثبوت کے واسطے آیت ۲۱ و ۳۳ و ۳۸ و ۴۳ کا حوالہ دیتے ہین۔ مگر ہم کہتے ہین کہ ذرا سی توجہ سے اسکا
حال کھلجائیگا کہ یہ امر ممکن نہین کہ مسیح آیت مذکورہ مین موسیٰ کے مخالف کچھ بیان کرتا ہو بلکہ اس آیت مین صاف صاف
لیے شدومد سے شریعت موسوی کی تنسیخ کے کل ارادونکو باطل کردیا ہے اور آیت ۱۹ وین مین چلکر اپنے شاگردون کو بھی
اوسکی شریعت کے توڑنے کی ممانعت کرتا ہے۔ پس مسیح جیسا کہ اوسنے خود فرمایا شریعت کے پورا کرنے کو آیا ہے اور یہ
صرف بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس شریعت کی جو آیت مذکورہ معترضین مین ہے تنسیخ کرتا ہے۔ اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے
تو معلوم ہوتا ہے کہ مسیح یا تو موسیٰ کی شرع کو مستحکم کرتا ہے اور پورے مطلب کو سمجھاتا ہے جیسا کہ آیت ۲۱ و ۲۷ سے ظاہر ہے
یا جھوٹی شرحون اور سماعی باتون کی جو یہودی معلمون نے اختراع کی تہین تردید کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت ۳۱ و ۳۳ و ۳۸ سے
ظاہر ہے۔ جب ان آیتون کی جگہ آوینگی تو ہم تبلاوینگے کہ مسیح موسیٰ کی شریعت کو منسوخ نہین کرتا ہے بلکہ اون غلط تفسیرونکو
جو اوسپر چڑہائی گئی ہین رد کرتا ہے۔

مین آیا۔ اس محاورہ پر غور کرو۔ یہ نہین لکھا ہے کہ "مین پیدا ہوا" وہ کہین سے آیا تھا۔ یہ وہی ہے جو آنے والا تھا
وہ ایک بڑے کام کے لئے آیا ہے اور اب وہ خود تبلاتا ہے کہ وہ کونسا بڑا کام ہے جسکے لیئے مین آیا ہون۔

توریت یا نبیون کی کتاب۔ یہ فقرہ اکثر پرانے عہدنامے کے لیئے آتا ہے (متی ۷ باب ۱۲ و ۱۱ باب ۱۳ و ۲۲ باب
۴۰ دیکھو) شریعت یعنی خدا کے احکام اور پیشینگوئیان پرانے عہدنامے مین ملی جلی ہین۔ مسیح شریعت کو صرف اپنے ہی احکام
اور کفارہ سے پورا کرتا ہے بلکہ اپنے نیک لوگون سے اوسکی کامل اطاعت کرانے سے پورا کرتا ہے۔ اوسنے پیشین گوئیان
کو نہ صرف اپنی زندگی اور تکلیفون اور موت سے پورا کیا بلکہ ایک دائمی اور جلیل الشان بادشاہت کو قائم کرنے سے

سبھی پورا کیا - موسیٰ کی شریعت کے رسم و دستور اور یہودیون کے ملکی بند و بست مین جو باتین تھین اپنے وقت پر پوری ہوئین اور موقوف ہوگئین - اسوجہ سے وہ خاص باتین جو پرانے عہدنامے کے زمانے مین تھین مسیح اپنے نئے عہدنامے کے زمانے مین عمل کرنے کا حکم نہین دیتا ہے - مسیح نے تصدیق کیا کہ پرانا عہدنامہ نئے عہدنامے کی بنیاد ہے - اور جسمین جو شریعت خدا کی شریعت ہے اور اسمین جن نبیونکا ذکر ہے وے خدا کے نبی ہین پس جو ایک عہدنامے کو دوسرے عہدنامے کو بھی رد کرتے ہین اور نبوت

نبیونکی کتاب منسوخ نہین ہوئی مگر اونکی پیشینگوئیونکے پورا ہونے سے وہ گویا ہمیشہ قایم رہینگی پس دین عیسوی موسیٰ کی شریعت کو منسوخ نہین بلکہ پورا کرتا ہے مسیح موسیٰ سے بڑا ہے وہ اوس کام کو جسے موسیٰ نے شروع کیا تھا خوبی انجام دیتا ہے اور توریت اور انجیل ایک ہی مطلب رکہتی ہین ❊

پورا کرنے کو آیا ہون - رسومات کی شریعت جسمین طرح طرح کے نشان اور اشارے اور تشبیہ ہین وہ مسیح مین پوری ہوئی - مگر احکام جنکا سب انسان کو ہر زمانہ مین ماننا لازم ہے دنیا کے آخر تک رہینگے ❊

(۱۸) کیونکہ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ جبتک آسمان اور زمین ٹل نجاوین ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا جبتک سب کچھ پورا نہو (۱۹) پس جو کوئی ان حکمونمین سے سب سے چھوٹے کو ٹال دیوے اور ویسا ہی آدمیونکو سکہاوے آسمان کی بادشاہت مین سب سے چھوٹا کہلاویگا پر جو کہ عمل کرے اور سکہاوے وہی آسمانکی بادشاہت مین سب سے بڑا کہلایگا لوقا ۱۶: ۱۷ - ۱ یوحنا ۲: ۴

(۱۸) سچ کہتا ہون - یہ اون لوگون کے شبہ کا جواب ہے جو کہتے تھے کہ مسیح شریعت کو منسوخ کرنے کو نہین بلکہ پورا کرنے کو آیا ہون - یونانی انجیل مین لفظ سچ کیواسطے **آمین** آیا ہے جو کہ تاکید کے واسطے استعمال کیا جاتا تھا **آسمان اور زمین** - شیر صاحب فرماتے ہین کہ لفظ "آسمان" یہان پر اوس معنی مین نہین آیا ہے جس معنی مین ۱۲ وین آیت مین آیا ہے اور زمین ۱۳ وین آیت کی زمین سے مختلف ہے - ۱۲ وین اور ۱۸ وین آیت مین زمین اور آسمان دنیا کی ہین اور دنیا فانی

ایک نقطہ یا ایک شوشہ - خداوند اب ظاہر کرتا ہے کہ شریعت کے منسوخ کرنے کو وہ کسی طرح نہین آیا ہے - وہ فریسی اوستادون سے بھی زیادہ اوسکی قدر کرتا تھا - انہون نے شریعت کے دو حصے کئے تھے ایک تو وہ جسکو ہر حال ماننا چاہئے تھا - دوسرا وہ جسمین اختیار ماننے اور نماننے کا تھا - بخلاف اسکے مسیح کہتا ہے کہ خدا کے کلام کے نقطہ نقطہ پر عمل کرنا چاہئے کسی بات کو نہ چھوڑنا چاہئے ❊

(۱۹) ان حکمون مین سے سب سے چھوٹے کو یعنی پرانے عہدنامے کے احکام مین سے۔ ویسی ہی آدمیون کو سکھلاوے جیسا کہ اون لوگون مین سے بعض شخص کرتے تھے کہ مسیح اور اوسکے شاگرد عہدنامہ کو رد نہین کرینگے یہان پر ہمارے خداوند نے اپنے شاگردون کے لیئے قانون مقرر کیا کہ نہ خود حکمون کو ٹال دین نہ اورون کو سکھلا دین کہ ایسا کرنا جبکہ جان بوجھکر خدا کے حکمون کو توڑنا گناہ ہی تو اورونکو گناہ سکھلانا اوس سے کتنا بڑا گناہ ہی ❊

سب سے چھوٹا۔ بعض مفسرین اسکے یہ معنی کہتے ہین کہ وہ خدا کی بادشاہت مین ہرگز داخل نہ ہوگا مگر اسکے یہ معنی نہین ہین۔ بہشت مین سے سب سے چھوٹا ہونا اور بات ہے اور بہشت مین ہرگز داخل ہونا اور بات ہے۔ ہمارا خداوند ان الفاظ کو یہان پر اسواسطے لایا ہی کہ بیشک اونکے درمیان مین مناسبت ہوجاوے یعنی جیسا وہ سب سے چھوٹا حکم توڑے ویسا ہی وہ سب سے چھوٹا ہوگا۔ ایسے آدمی کا ثواب خدا کی بادشاہت مین بہت کم ہوگا۔ اوسکی نجات بہت مشکل ہے۔ سوا توبہ کے اور کوئی چارہ نہین ہی ❊

بڑا۔ وہ جو تمام شریعت کی تعمیل صدق دل سے کرتا ہی اور ایسا ہی لوگون کو سکھلاتا ہی آسمان مین نہایت روشنی کا ستارہ ہوگا۔ ہمارا خداوند یہان صاف صاف بیان کرتا ہی کہ جو کوئی جسقدر نیکی کریگا اوسکو اوسیقدر ثواب ملے گا ❊

---

(۲۰) کیونکہ مین تمھین کہتا ہون کہ اگر تمہاری راستبازی فقیہون اور فریسیون سے زیادہ نہ ہو تم آسمان کی بادشاہت مین کسیطرح داخل نہوگے (۲۱) تم سن چکے کہ اگلون سے کہا تو خون مت کر اور جو کوئی خون کرے عدالت مین سزا کے لائق ہوگا (۲۲) پر مین تمہین کہتا ہون کہ جو کوئی اپنے بھائی پر بے سبب غصہ ہو عدالت مین سزا کے قابل ہوگا اور جو کوئی اپنے بھائی کو باؤلا کہے صدر مجلس مین سزا کے لایق ہوگا اور جو اوسکو احمق کہے جہنم کی آگ کا سزاوار ہوگا۔ رومیون ۹-۳۱+۱۰-۳ [۲۲] خروج ۲۰-۱۳+ استثنا ۱۶-۱۸+ ایوحنا ۳-۱۵ یعقوب ۲-۲۰ +

(۲۰) اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیون کی سے زیادہ نہو۔ ان لوگون نے نہ صرف شریعت کے لفظی معنون سے تجاوز کیا بلکہ مطلب کو بھی چھوڑا اور ویسا ہی اون کو سکھلایا کرتے تھے وہ خدا کی بادشاہت مین سب سے چھوٹے ہی نہین ہو سکتے تھے بلکہ اوسمین ہرگز داخل نہ ہو سکتے تھے + وہ اونکے آبا و اجداد جو کہ روایتون پر چلتے تھے۔ خدا کی شریعت کے پابندی کم کرتے تھے جیسا کہ مسیح نیچے کی آیتون مین بیان کرتا ہے ذیل کی آیتون کو سمجھنے کیواسطے یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیاوی معاملات اکثر دین کے معاملون سے تشبیہ ہوتے ہین جیسا کہ ۲۵ وین آیت مین یہ لفظ "مدعی" اور "قاضی" "پیادے" بطور تشبیہ کے آئے ہین۔ ایسے مقام پر یہ غور کرنا چاہیئے کہ یہ کس حقیقت کیواسطے آیا ہے +

(۲۱) تم سُن چکے۔ مسیح نے بیان کیا کہ مین پرانا عہدنامہ توڑنے کو نہین بلکہ پورا کرنے کو آیا ہون۔ وہ اون جھوٹی روایتون اور تفسیرون کو رد کرتا ہے جو موسیٰ کی شریعت پر بکثرت لکھی گئی تھین اور جنکو لوگون نے اپنے یہودی اوستادون سے سنا تھا

سُن چکے ہو۔ یعنی شریعت مین پڑہا ہی نہین ہے بلکہ اپنے بزرگون سے سُنا ہے۔ اگرچہ ہمارا خداوند موسیٰ سے افضل ہے تو بھی موسیٰ کی شریعت کے برخلاف نہین لکھتا ہے بلکہ وہ فقط اون ناقص روایتون اور شرحون کو رد کرتا تھا جنھین موسیٰ نے نہین مقرر کیا تھا۔ مسیح موسیٰ کی شریعت کو اون لوگون کی ناقص تفسیرون سے صاف کرتا ہے +

اگلون سے۔ یعنی روایت کرنے والون سے۔

تو خون مت کر۔ یہ فقرہ موسیٰ کی شریعت کا ہے اور سرسری نظر سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موسیٰ پر بباعث اوسکے ذبیحے حکم کے اعتراض کرتا ہے مگر یہ بات غلط ہے۔ مسیح ربیون کے بیان پر اعتراض کرتا ہے جو لفظی مطلب کو قائم رکھتے تھے اور اصل مطلب کو فوت کرتے تھے ۱۷ وین اور ۲۳ وین آیت کی شرح دیکھو۔ وے لوگ گناہ جب ہی کہتے تھے جب وہ فعل سرزد ہوتا تھا اور غور نہین کرتے تھے کہ گناہ خیال سے بھی ہو سکتا ہے۔ مسیح سکھلاتا ہے کہ گناہ مزاج مین بھی ہے اور یہ گناہ اکثر ایسا ہوتا ہے جہان شریعت ظاہرا نہین ٹوٹتی +

عدالت مین سزا کے قابل ہوگا۔ یعنی کچہری مین قانون کے مطابق

(۲۲) پر مین تمہین کہتا ہون۔ خداوند بیان پر لفظ "مین" کو بہت زور دیکر یہ ظاہر کرتا ہے کہ ربیون کے خلاف بیان کرتا ہون۔ اونکا کہنا اور تھا اور مسیح کا اور۔

غصے ہو۔ چونکہ خون اکثر غصے سے سرزد ہوتا ہے پس غصہ خون کی بنا ہے +

اپنے بھائی پر۔ یعنی کسی شخص پر۔ بھائی سے کچھ ایک والدین کی اولاد سے غرض نہین ہے بلکہ یہ محاورہ عیسائیون کے دستور کے موافق ہے جو ایک دوسرے کو بھائی کہتے ہین +

بے سبب بے انصافی سے۔ اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ غصہ واجبی بھی ہوتا ہے (مرق ۳-۵ + یعق ۱-۱۹ + افس ۴-۲۶) چنانچہ یہ کچھ ضرور نہیں کہ جو حرارت اور جوش آدمی کے دل مین پیدا ہو برا ہو بلکہ بعض موقع پر ناراضی ظاہر کرنا فرض ہے

باؤلا - ہمارے خداوند کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر کوئی آدمی صرف زبان سے کسی کو "باؤلا" کہے وہ سزا کے لایق ہے مگر جو عداوت سے کسی کو باؤلا کہے اور اوسکی عقل مین عیب لگا دے وہی سزا کے لایق ہے - یہ ایک قسم کی تہمت لگانا ہے +

احمق - خدا کے کلام مین اس لفظ کے معنی بیدین اور ملحد آئے ہین اور یہ لفظ اوس شخص کے لیئے بولا جاتا ہے جسکی عقل یا قوت طبیعت کے سبب سے نہین بلکہ بری ہوئی - پس کسی کو احمق کہنا یہ بھی ایک طرح کی تہمت ہے - اس بیان مین تین قسم کے گناہونکا ذکر ہے یعنی ۱ غصہ ۲ عداوت سے کسی کی عقل پر عیب لگانا ۳ عداوت سے کسی کی نیکی پر عیب لگانا - یہان ہر گناہ کے تین درجے معلوم ہوتے ہین - ان تین قسم کے گناہون کے مطابق تین طرح کی سزا بیان ہوئی ہین - غور کرنا چاہیئے کہ یہان یہ بیان تمثیلی ہے - عاقبت کا انصاف دنیاوی انصاف کے طور پر بیان کیا گیا ہے اور انسان جس قسم کا گناہ کریگا اوسی قسم کی سزا خدا کی عدالت مین پاویگا یعنی خدا نے یہان کئی طرح کی سزا مقرر کی - اس مقام پر یہودیون کی ان قسم کی سزا کا ذکر ہے ۱ عدالت ۲ صدر مجلس ۳ جہنم کی آگ یعنی تلوار سے قتل کرنا سنگسار کرنا اور جلانا - اون کا شرح حال ذیل کی تفسیر سے معلوم ہوگا (۱) دیوانی کے مقدمون کی سزا عدالت مین ہوتی تھی - یہ عدالت خفیفہ تھی جسمین ایسے مقدمات ہوتے تھے جنکی اپیل بھی ہوسکتی تھی اور اوسمین تلوار سے قتل کرنیکا اختیار تھا (۲) صدر مجلس مین ۷۰ شخص ہوتے تھے جنکو ملکی لڑائی اور صلح کا بندوبست کرنے اور جھوٹے نبیون کے مقدمات فیصل کرنے کا اختیار تھا - ایسے نبیون کے مقدمات مین سنگسار کرنے تک کی سزا کر سکتے تھے (۳) تیسری قسم کی سزا یہ تھی کہ ایک خوفناک گھاٹی مین جسے جہنم کہتے تھے اوس شخص کی لاش کو پھینک کر جلا دیتا (متی ۱۰-۲۸ کی شرح دیکھو) - خلاصہ مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ صرف مار ڈالنا نہین بلکہ وہ ارادہ یا مطلب جو کہ خون کی بنا ہے وہ بھی خدا کے نزدیک خون ہے - اور اگر کوئی کسی کی عقل پر یا نیکی پر برا کہنے سے عیب لگا دے یہ بھی بھاری قصور ہے اور ہر ایک گناہ کے مطابق خدا کی عدالت سے سزا ملے گی - ہمارا خداوند یہان پر عاقبت کی سزاؤن کو دنیا کی سزاؤن سے تشبیہ دیتا ہے - پس اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے (۱) خلاف اون لوگون کے جو کہتے ہین کہ فقط اسی دنیا مین گناہ کی سزا ملتی ہے مسیح نے کہا کہ گناہ کی سزا عاقبت مین ملے گی (۲) وہ سزا کسی عدالت مین ملے گی یہ نہین کہ گناہ کی سزا از خود ہو جاوے بلکہ یہ سزا خدا کے ہاتھ سے ملتی ہے (۳) اس سزا کی سختی گناہ کے درجہ کے مطابق ہوگی -

(۲۳) پس اگر تو قربانگاہ مین اپنی نذر لیجاوے اور وہان تجھے یاد آوے کہ تیرا بھائی تجھسے مخالفت رکھتا ہے متی ۸-۴-۲۳-۱۹ +

(۲۳) لیس ساوپر کی آیت مین گناہونکے لئے خواہ وہ عمل مین آئے ہون یا دل مین ہون سخت سزا کا ذکر ہوا اسلئے بہر طریق گناہ سے علیحدہ رہنا چاہئے

اگر تو قربانگاہ مین اپنی نذر لیجاوے پرانے عہدنامے کے قربانی کے دستور کے موافق بیان ہوا لیکن نئے عہدنامے مین اس سے مراد دعا اور عبادت ہے۔ نذر لانے سے مراد خدا کی بندگی اور اطاعت ہے +

یاد آوے - یہ ضرور ہے کہ عبادت کے پہلے ہم معلوم کرین کہ آیا ہمارا دل صاف ہے یا نہین +

تجھسے کچھ مخالفت رکھتا ہی - غور کرنا چاہئے کہ یہان مسیح اوس حالت کا بیان نہین کرتا ہی جس مین ہمکو کسی نے ستایا ہو بلکہ جسمین ہمنے اورونکو ستایا ہو اور ان سے معافی نہ مانگی ہو اور نہ اون کو راضی کیا ہو +

(۲۴) تو وہان اپنی نذر قربانگاہ کے سامنے چھوڑ کے چلا جا پہلے اپنے بھائی سے میل کر تب آکے اپنی نذر گذران (۲۵) جب تک تو اپنے مدعی کے ساتھہ راہ مین ہے جلد اوس سے ملجا نہو کہ مدعی تجھے قاضی کے حوالہ کرے اور قاضی تجھے پیادے کے سپرد کرے اور تو قید مین پڑے

دیکھو ائی ۲۳-۸ + متی ۱۸-۱۹ + ۱تم ۲-۸ + ایط ۳-۲۰ + دیکھو زب ۳۲-۶ + لیس ۵۵-۶ + اشعیا ۲۵-۸ + لوق ۱۲-۵۸ و ۵۹

(۲۴) **قربانگاہ کے سامنے** - یعنی قربانگاہ کے اوپر مت رکھو۔ خدا کی عبادت مین مشغول مت ہو جب تک کہ میل ملاپ کے لئے کوشش نہو۔ اپنی قربانی کو خدا کے روبرو رکھو اور عبادت بالفعل چھوڑ دو +

پہلے میل کر - یعنی معافی مانگ اور مناسب معاوضہ کر تب آکے اپنی نذر گذران کیونکہ بدون اوسکے تیری قربانی پاک اور تیری دعا قبول نہوگی - اس معاملہ سے ہمارے خداوند کی یہ غرض ہے کہ اوس شخص کی شکایت واجبی ہو کیونکہ یہ نہین ہوسکتا ہی کہ بیجا شکایت سے ہم خدا کے نزدیک نامقبول ٹھہرین - اور یہہ بھی ایک بات ہی کہ میل و موافقت پیدا کرنے کے واسطے یہ کچھ ضرور نہین کہ اوسکی شرط کو گو وہ کیسے ہی بیجا کیون نہو مان لین بلکہ چاہئے کہ اوس وقت اپنے دل مین اندازہ کرین کہ اگر ہم پر یہہ نوبت ہوتی تو ہم کیا اسکا بدلا اوس سے چاہتے - یہان پر دو باتین غور کے لائق ہین یعنی (۱) ہمارے خداوند کی نصیحت یہ ہے کہ ہمکو اپنے دلون مین سے بری باتین نکالڈالنا بہت ضرور ہے - اگر کوئی شخص دعوی کرے کہ مجھے دینی برکتین اور روح قدس حاصل ہوئی اور میرے دینی ترقی کی ہی تو جب تک ہم اوسکے کل جھگڑون اور تنازعون کو دیکھہ نلین کہ دور ہوگئے تب تک اوسکے دعوے مین شبہہ رہیگا (۲) اگر کوئی شخص دیکھتا ہی کہ میرا دل اب تک پاک نہین ہوا تو

اوسکو ہرگز یہ نچاہئیے کہ عادت چھوڑ دے جب تک برائیان بالکل چھوٹ نجاوین ۔ ہمکو چاہئیے کہ دعا کرتے جاوین جب تک گناہ چھوٹ جاوین یہ نہین کہ گناہ کرتے جاوین جب تک دعا چھوٹ جاوے*

(۲۵) **مدعی** کوئی شخص جسکے قرضدار تم ہو یا جسکا دعوی تم پر ہو +

راہ مین ہے ۔ یہان رومیون کے قانون کی طرف اشارہ ہے جسکی رو سے مدعی خود مدعا علیہ کو پکڑ کر کچہری مین عدالت مین کو لیجایا کرتا تھا باب ۱۲ و ان ۵۸ آیت لوقا کی انجیل مین یون ہے ۔ اور جب تو اپنے مدعی کے ساتھ حاکم کے پاس جاتا ہے راہ مین کوشش کر ۔ ہمارا خداوند یہان مشورت دیتا ہے کہ راستے ہی مین ملاپ کرنا اچھا ہے*

سپاہی ۔ جو سزا دیتا ہو یہ بیان مجازی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے یہان عدالت کیسی ہوتی ہے ۔ جیسے بیس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ عدالت کے روز رحمت کا دخل نہ ہوگا*

مدعی ۔ یہان خدا ہے جسکا ہمنے حکم عدولی سے ناراض کیا ہے جلدی اور راہ سے غرض یہان چند روزہ دنیا ہے جس مین امتحان کے لئے ہم پیدا ہوئے ہین قاضی ابن آدم ہے جو قیامت کے وقت آنے والا ہے ۔ پیادہ سزا دینے والا فرشتہ ہو جیسا کہ ۲۵ باب ۱۳ آیت مین بیان ہے قید دوزخ ہوئی غرض یہ ہے کہ تمام گناہون کا معاوضہ کرنا چاہیئے پیشتر اسکے کہ ہم خداوند کے حضور مین پوری سزا پانے کو بلائے جاوین ۔

---

(۲۶) مین تجھسے سچ کہتا ہون کہ جب تک کوڑی کوڑی ادا نہ کرے تو تو وہان سے کسی طرح نہ چھوٹیگا (۲۷) تم سن چکے ہو کہ اگلون سے کہا گیا تو زنا نہ کر (۲۸) پر مین تمھین کہتا ہون کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دل مین اوسکے ساتھ زنا کر چکا (۲۹) سو اگر تیری دہنی آنکھ تیرے ٹھوکر کھانے کا باعث ہووے اوسے نکال اور اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ تیرے انگون مین سے ایک کا نہ رہنا تیرے لیئے اوس سے بہتر ہے کہ تیرا سارا بدن جہنم مین ڈالا جاوے (۳۰) یا اگر

خواہش دور کرنا چاہیئے۔ چاہیئے جسقدر تکلیف کیون نہو۔ یہان پر بیان مجازی ہے۔ آجتک ہم اکثر کہتے ہین کہ فلانی چیز ہماری آنکھہ کی تپلی ہے یا فلانا لڑکا اپنے باپ کی آنکھہ کا تارا ہے وہ آدمی گناہ چہوڑیگا۔ کبھی نہین وہ تو اوسکی آنکھہ کا سا ہے

(۳۱) یہ بہی لکھا گیا کہ جو کوئی اپنی جورو کو چھوڑ دے اوسے طلاقنامہ لکھدیوے (۳۲) پر تمھین کہتا ہون کہ جو کوئی اپنی جورو کو زنا کے سوا کسی اور سبب سے چہوڑ دیوے اوس سے زنا کرواتا ہے اور جو کوئی اوس چہوڑی ہوئی سے بیاہ کرے زنا کرتا ہے است ۲۴-۱+ یر ۳-۱+ دیکھو متی ۱۹-۳ وغیرہ+ مرق ۱۰-۲ وغیرہ متی ۱۹-۹+ لوق ۱۶-۱۸+ ردم ۷-۳+ ا قر ۷-۱۰ اور ۱۱+

(۳۱) طلاقنامہ لکھدے۔ موسیٰ کی شریعت مین یہ لکھا ہے (است ۲۴-۱) "اگر کوئی مرد اپنی عورت مین کچھ پلید بات پاوے تو وہ اوسکا طلاقنامہ لکھکے اوسکے حوالہ دے اور اوسے اپنے گھر سے باہر کرے"۔
لفظ "پلید" کے معنی پر ربی ہلیل اور ربی شمعی مختلف الرائے تھے۔ ربی شمعی کہتے تھے کہ طلاق صرف زنا کی علت مین جائز ہے اور ہلیل یہ کہتا تہا کہ طلاق اوس صورت مین بہی جائز ہے جبکہ اوسکے جسم یا رویے مین کسی طرح کا نقص ہو جس سے اوسکا خاوند ناراض ہوجاوے۔ پس لوگون نے ایسی بے شرمی اختیار کی کہ شادی کے قانون کی پابندی چہوڑکے کثرت سے طلاق دینے لگے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مرد عورت کے درمیان میل اور محبت کم ہوگئی اور لوگون مین شادی کے بارے مین خرابیان بہت پہیل گئین۔ گھر بمنزلہ مدرسے کے ہوتا ہے جسمین محبت اور نیکی اور خلق سیکھتے ہین۔ اگر مرد اپنی بی بی کے ساتھ محبت سے پیش آوے تو اوسکی آل اولاد بہی دیکھا دیکھی اوسی عادت کو اختیار کرنے لگتی ہے برخلاف اسکے اگر مرد اپنی بی بی سے روز لڑائی کرے اور گالی دے اور ذرا سی بات پر اوسے گھر سے نکالدے تو اوسکے لڑکے بہی ویسا ہی کرینگے اور اس طریقے سے بہت خرابیان پہیل جائینگی۔

(۳۲) مین تمھین کہتا ہون ہمارے خداوند نے موسیٰ کی شریعت کا ذکر کیا اور لفظ "پر" سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ موسیٰ کی شریعت کے خلاف حکم دیتا ہے مگر مطلب یہ ہے کہ وہ موسیٰ کے اصلی قانون کے خلاف نہین فرماتا ہے بلکہ وہ شرح جسکو بدکار لوگون نے اپنے مقصد سے بگاڑ لیا تہا رد کرتا ہے جیسا کہ ہمنے ۱۷ وین آیت کی شرح مین بیان کیا۔

موسیٰ کی شریعت کے قانون کے ٹھیک اور صحیح معنی تبلانے سے یعنی کہ طلاق صرف زنا کے لئے دینا چاہئے مسیح حرامکاری کو پردہ کتا ہے
اوس سے زنا کرواتا ہے۔ زنا کے سوا اور کسی سبب سے نکاح نہیں ٹوٹ سکتا ہے۔ پس اگر کوئی مرد اپنی عورت کو نکالدے اور وہ عورت کسی اور مرد سے شادی کرے یا اوسکے گھر مین پڑ جاوے تو وہ زنا کرتی ہے اور اوس زنا کا بانی اوسکا خاوند ہے ❊
اور جو کوئی اوس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے۔ یعنی وہ جو خلاف شریعت کے نکالی گئی ہے کیونکہ جب وہ خلاف شریعت کے نکالی گئی ہے تو وہ طلاق جائز نہیں ہے اور وہ عورت ابتک اوس مرد کی بی بی ہے

(۳۳) پھر تم سن چکے ہو کہ اگلون سے کہا گیا کہ تو جھوٹی قسم نہ کھا بلکہ اپنی قسمین خداوند کے لئے پوری کر (۳۴) پر مین تمہین کہتا ہون ہرگز قسم نہ کھانا نہ تو آسمان کی کیونکہ وہ خدا کا تخت ہی (۳۵) نہ زمین کی کیونکہ وہ اوسکے پاؤن کی چوکی ہے اور نہ یروشلم کی کیونکہ وہ بزرگ بادشاہ کا شہر ہے (۳۶) اور نہ اپنے سر کی قسم کہا کیونکہ تو ایک بال کو سفید یا کالا نہین کر سکتا (۳۷) پر تمہاری گفتگو مین ہان کی ہان اور نہین کی نہیں ہو کیونکہ جو اس سے زیادہ ہے سو برائی سے ہوتا ہے

متی ۲۳-۱۶-۲۲ + خروج ۲۰-۷ + احبار ۱۹-۱۲ + گنتی ۳۰-۲ + استثنا ۵-۱۱ + استثنا ۲۳-۲۳ + متی ۲۳-۱۶ و ۱۸ و ۲۲ + یعقوب ۵-۱۲ + یسعیاہ ۶۶-۱ + زبور ۴۸-۲ + ۲ قرنتی ۱-۱۷ + یعقوب ۵-۱۲ -

(۳۳) پوری کر اپنے عہد اور اقرار ون کو جو بطور قسم کے ہین مت توڑنا ۔
(۳۴) ہرگز قسم نہ کھانا۔ قسم نہ کھانے اور بدلہ نہ لینے کے حکم ۔(۱۸-۳۸-۴۲) مسیح کی یہ غرض نہین ہے کہ عدالت مین ایسا مت کرو یا حاکم قسم نہ لیوے بلکہ اوسکی غرض یہ ہے کہ آپسمین بات بات پر قسم مت کہایا کرو۔ درحقیقت قسم نہ کہانے کے عادی ہونے سے یہ فائدہ ہوگا کہ سرکاری عملدرآمد اچھی طرح ہوگا۔ غور کرنا چاہئیے کسی جگہہ خداوند مسیح نے یہ نہین فرمایا کہ عدالت مین قسم نہ لین۔ اس ملک والے ذرہ ذرہ بات پر قسم کہاتے ہین۔ یہان کے لوگ بڑے جھوٹے ہین اور اکثر شخص جھوٹے

اور سب طرح کے معاملوں مین قسم کہاتے ہین۔ خداوند مسیح فرماتا ہے ایسی قسم ہرگز مت کہاؤ ✦

(۳۵) نہ زمین کی کیونکہ وہ اوسکے پاؤن کی چوکی ہے۔ مسیح اون لوگون کی غلطی بیان کرتا ہے جو خدا کی قسم کہانے سے پرہیز کرتے ہین مگر اوسکی مخلوق کی قسم کہاتے ہین۔ ان چیزون کی قسم اسی وجہ سے کہاتے ہین کہ اون کو خدا کی طرف سے اس لائق جانتے ہین۔ پس جب ہم خدا کی بنائی کسی چیز کی قسم کہاوین توہم خدا ہی کی قسم کہاتے ہین کیونکہ مخلوق کی قسم خالق ہی کی وجہ سے کہاتے ہین ✦

(۳۶) تو ایک بال کو سفید یا کالا نہین کر سکتا۔ تیری جان اور سر اور ہر ایک بال خدا کا بنایا ہوا ہے اور اونکا محفوظ رکہنا اوسی کا کام ہے اسلیئے سر اور جان کی قسم کہانا خدا کی قسم کہانا ہے۔ پس اگر ہم کسی چیز کی قسم کہاوین خدا ہی کی تحقیر کیجائے گی۔ حاصل کلام یہ ہے کہ موسیٰ کی شریعت مین حاکمون کے سامنے قسم کہانے کی اجازت دی گئی تہی اسی سبب سے لوگ رفتہ رفتہ ذرا ذرا سی باتون مین قسم کہانے لگے۔ اسکی مسیح نے ممانعت کی ہے پس یہان پر مسیح موسیٰ کی شریعت کے خلاف کوئی حکم نہین دیتا ہے بلکہ اوس نقص کو رفع کرتا ہے۔

(۳۷) ہان کی ہان اور نہین کی نہین ہو۔ گفتگو مین قسم کہانا نہین چاہئیے ہان کی جگہہ ہان اور نہین کی جگہہ نہین کہنا کافی ہے ✦

برائی سے ہوتا ہے۔ چونکہ اکثر آدمی جہوٹ بولتے ہین اس سبب سے سُننے والون کو آدمی کی ہر بات کا یقین نہین ہوتا ہے اسواسطے لوگ یقین کرانے کو قسم کہاتے ہین اور اکثر غصے مین بہی قسم کہاتے ہین۔ اگر آدمی ہمیشہ سچ بولتے تو قسم کہانے کی کچہ ضرورت نہوتی۔ قسم کہانے سے غصے کی بہی عادت ہو جاتی ہے کیونکہ جب دونون طرف سے قسمین ہونے لگتی ہین تو گفتگو اکثر تیز ہو جاتی ہے۔ اور پہر لڑائی پیدا ہو جاتی ہے یہ بات ظاہر ہے کہ حاکمون کے روبرو قسم کہانا ممنوع نہین ہے کیونکہ ہمارے خداوند نے بہی ایسا کیا جب قیافا سردار کاہن نے قسم دلائی (۲۶ باب ۶۳-۶۴) چونکہ یہ بات خدا کی جانب سے ہے کہ حاکم ملک کا بند و بست کرے پس حاکم کے روبرو قسم کہانا کچہ بیجا نہین ہے بلکہ ایسا بہاری امر ہے جیسا عبادت۔ ایسی موقع پر قسم کہانا ممنوع نہین ہے۔ آپسمین قسم کہانا اسلیئے ممنوع ہے کہ لوگ سرکار کے دربار مین قسم کہانے کی عظمت کو جانین اور جہوٹی قسم نہ کہاوین۔ اگر کوئی ایماندار آدمی خدا کو کسی معاملے مین شاہد حال کرے تو کچہ برائی نہین ہے بلکہ مانند دعا کے ہے جیساکہ پولوس رسول نے کہا (گلتی ۱-۲۰) جو باتین مین تم کو لکہتا ہون دیکہو خدا کے آگے کہتا ہون کہ وے جہوٹی نہین اور (۲ قرنتی ۱-۲۳) غرض مین خدا کو اپنے دل پر گواہ لاتا ہون ✦

دین عیسوی کے قانون بدلہ لینے کے بارے مین موسیٰ کی شریعت مین (خروج ۲۱-

لکھا ہے کہ حاکمون کو چاہیئے کہ مجرم کو مدعی کی اذیت کے موافق سزا دین یعنی آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت اور جان کے بدلے جان لین - اسمین کچہ شک نہین کہ حاکمون کے لیئے ایسی قسم کا قانون صحیح ہے یعنے جیسا جرم سنگین ہو ویسی ہی سزا سنگین ہونی چاہیئے - مگر یہودی لوگ اس قانون کو آپسمین استعمال کرنے لگے - پس اسطرح سے گویا ہر شخص حاکم ہو گیا اور ہر بات مین بدلہ لینے کا دستور بڑہ گیا اور اگر کوئی درگذر کرتا تو کم ہمتی تمارت کی بات سمجھتے تھے - پس ان معاملون مین اونہون نے موسیٰ کی شریعت کو بدل دیا - مسیح مخالف کے واسطے اوہی طریقہ بیان کرتا ہے کہ بجاے ہر بات کے بدلہ لینے کے چاہیئے کہ ہم اپنے دل سے معاف کرین تاکہ وہ ہماری خوش خلقی اور برداشت کو دیکھکر ٹھنڈا ہو جاوے - ہمارا خداوند اس بیان کو مجاز کے پیرائے مین صاف فرماتا ہے - یہ مثالین اوس باطنی طبیعت کے ظاہر کرنے کے لیئے ہین جو ہم مین ہونا چاہیئے یہ نہین کہ بعینہ ایسا کرین یعنی یہ نہین کہ اگر کوئی طمانچہ مارے تو دوسرا گال بھی کر دے بلکہ مطلب یہ ہے کہ غریب مزاج ہونا چاہیئے - اس کام مین ہمیشہ عقل کو کام مین لانا چاہیئے کہ کس جگہہ اس قاعدہ کو برتاؤ مین لانا مناسب ہے - جبکہ ہم دیکھین کہ برداشت سے کچہ فایدہ نہین ہے تو اوس صورت مین اپنی حفاظت کرنی چاہیئے یا تو حاکم کے یہان نالش کرنے سے یا اگر جان کا خطرہ ہے تب خود زور بازو سے +

(۳۸) تم سن چکے ہو کہ کہا گیا - آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت (۳۹) پر[۲۲] تمھین کہتا ہون کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ[۲۳] جو تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اوسکی طرف پھیر دے[۲۴] خر ۲۱ - ۲۴ + احبا

۲۴ - ۲۰ - ۲۰ + است ۱۹ - ۲۱ + امث[۲۲] ۲۰ - ۲۲ + لوق ۶ - ۲۹ + روم ۱۲ - سے ۱۷ و ۱۹ + ا قر ۶ - ۷ + ا تس ۵ - ۱۵ + ا پطر ۳ - ۹ + یسعیا[۲۴] ۵۰ - ۶ + نو ۳ - ۳۰ +

(۳۸) آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت - یہ وہی پرانا قاعدہ بدلہ لینے کا ہے جسکا اوپر حوالہ دیا گیا اس قسم کا قانون حاکمونکے واسطے چاہیئے لیکن جب یہودی ہر معاملہ مین اسکا برتاؤ آپسمین کرنے لگے تو مسیح نے اسکو منع کیا بیان بالا دیکھو +

(۳۹) ظالم کا مقابلہ نہ کرنا - مقابلہ کے لفظ کے بجاے جو لفظ یونانی نسخے مین آیا ہے اوسکے معنی بدلے

کبھی ہو سکتی ہین۔ چونکہ ہمارا خداوند اس جگہ پر اوس مین بدلہ لینے کے قانون کو موقوف کرتا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرے معنی یعنی بدلہ بہیان پر خوب موضوع ہین۔ یہ قانون بدلہ لینے کا یعنی آنکھ کے بدلے آنکھ وغیرہ حاکمون کو جائز ہے لیکن اوس مین کینے کے ساتھ بدلا لینے کو مسیح منع کرتا ہی یہ نہ چاہیئے کہ اگر کوئی ہمارا نقصان کرے یا ہمین ایذا دیوے ہم بھی اونکا نقصان چاہین ایسا بدلہ لینے کے بجای مسیح کا یہ مقصود ہے کہ (۱) ایسی کوشش کرنا کہ مخالف کا غصہ فرو ہو جاوے اور وہ ٹھنڈا ہو جاوے (۲) یہ کہ وہ مخالف نادم ہو کر توبہ کرے اور سدھر جاوے عیسائیون کے یہان مخالف کے مغلوب کرنے کا صحیح اور درست طریقہ یہی ہے ✦

دوسرا بھی اوسکی طرف پھیر دے۔ یہ ایک مثال کے طور پر ہے یہ کچھ ضرور نہین کہ کوئی اسکا مطلب حقیقی طور پر سمجھے لیکن یہ بھی کچھ ضرور نہین کہ کوئی خواہ مخواہ ایسا ہی سمجھے غرض یہ ہے کہ دشمن کو اپنی خوشخلقی اور بردباشت سے ٹھنڈا کرو۔ ایسا کرنے سے وہ دوست بھی ہو جایگا اور انجیل کی خوبی ظاہر ہو جائیگی اور شاید وہ آدمی سدھر بھی جاوے اس آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ عیسائیون کے واسطے یہ طریقہ نہین ہے کہ دشمن کا مقابلہ کرین یا لڑجھگڑ کر اوسپر غالب آوین بلکہ اوسکو اپنی اہل دلی اور معاف کرنے سے ٹھنڈا کرین۔ پس یہ سلیمان کے مقولے کے مطابق ہے (امث ۲۵ باب ۲۱ و ۲۲) "اگر تیرا دشمن بھوکھا ہو اوسے روٹی کھانے کو دے اور اگر وہ پیاسا ہو اوسے پانی پینے کو دے کہ تو اوسکے سر پر آگ کے انگارون کا ڈھیر کریگا اور خداوند تجھکو جزا دیگا" لیکن اگر کوئی اسکے معنی یہ سمجھے کہ جب کوئی ناخداترس دشمن ہمارے مارنے کو حملہ کرے تو اوسوقت مین ہمکو اپنی محافظت نہ کرنی چاہیئے یا سرکار مین کسی کو سزا دلانا نچاہیئے تو وہ نہ تو سلیمان کا مطلب سمجھتا ہے نہ مسیح کا ✦

(۴۰) اور اگر کوئی چاہے کہ تجھپر نالش کرکے تیری قبا لے کرتے کو بھی اوسے لینے دے (۴۱) اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار لیجاوے اوسکے ساتھ دو کوس چلا جا متی ۲۷۔۳۲ ✦ مرق ۱۵۔۲۱ ✦

(۴۰) تیری قبا لے۔ ایسا دیکھنے مین آیا ہے کہ لوگ اپنے دشمن کو معاف کرنے سے یا اون پر اپنا حق چھوڑنے سے پیچھے کر بہت کچھ فائدہ اوٹھاتے ہین سو لوگ جو بدون فخر کے اپنے دشمن کو کہتے ہین کہ اچھا تمنے ہماری ایک چیز لی چاہو دوسری بھی لے لو مگر جھگڑا نہ کرین گے ہزارون مصیبتون سے بچ جاتے ہین۔ اگرچہ ایسا کرنے سے

اوسوقت تو کسیقدر نقصان ہوگا مگر پیچھے کو اوس سے بڑا فائدہ نکلیگا۔ لیکن اس سے یہ مطلب نہین ہے کہ ہم کسی شخص کو اپنا نقصان کرنے دین اور کچھ بچنے کی تدبیر نہ کرین تحمل اوسوقت مین نہین چاہیے جب کوئی بدمعاش ہمارا مال چھیننے یا عورتونکی بے عزتی کرنے یا ہمارے قتل وغیرہ کا ارادہ کرے۔ اگر ممکن ہو دشمن کو دہیما کرو اور اوسکی عادتون کو شدہار و اور اگر یہ امر ناممکن معلوم ہو تو اوس پر کچہری مین نالش کرو جس سے نہ خود اپنی بلکہ اوردن کی بہتری ہو +

(۴۱) **ایک کوس بیگار لیجاوے** ۔ یہ طریقہ اس ملک مین ہے۔ سرکاری عہدہ دار سرکاری کام کے لیئے اکثر آدمیون کو بیگار پکڑا کرتے ہین۔ اسیطرح شمعون قرینی بھی صلیب اوٹھانے کو پکڑا گیا تھا۔ مسیح نے کہا کہ اگر کوئی تجھے ایک کام کرنے کو پکڑی تو اوسکے دو کام کرتا کہ پکڑنے والا تیری اہل دلی دیکھکر نادم ہوجاوے +

(۴۲) جو کوئی تجھسے کچھ مانگے اوسے دے اور جو تجھسے قرض چاہے اوس سے مُنہ نہ موڑ (۴۳) تم سُن چکے ہو کہ کہا گیا اپنے پڑوسی سے دوستی رکھہ اور اپنے دشمن سے عداوت ۔ ۱ سلا ۱۵ ۹ و ۱۰ + لوق ۶ ۔ ۳۰ و ۳۵ + احب ۱۹ ۔ ۱۸ + استثنا ۲۳ ۔ ۶ + زبور ۴۱ ۔ ۱۰ +

(۴۲) **جو تجھسے قرض چاہے اوس سے مُنہ نہ موڑ** ۔ اس سے یہ غرض ہے کہ کنجوسی کی عادت نہ کرنا چاہیئے۔ بعض آدمی کہتے ہین کہ نہ ہم لیوین نہ دیوین مگر اس آیت سے ایسے لوگون کی بُرائی نکلتی ہے۔ غرض یہ ہے کہ سخاوت کو اختیار کرنا چاہیئے مگر تمیز کے ساتھہ بھی ہو۔ یہ غرض نہین ہے کہ وہ جو اپنی محنت سے پیدا کرتا ہی ہر ایک بدمعاش اور سُست آدمی کے مانگنے پر اپنا روپیہ دیدے۔ عقل سے معلوم کرنا چاہیئے کہ کونسی جگہہ ایسا دینا اچھا ہی +

دین عیسوی کا قانون محبت کے بارے مین

(۴۳) **اپنے پڑوسی سے دوستی رکھہ اور اپنے دشمن سے عداوت** ۔ "اپنے پڑوسی سے دوستی رکھہ" ربی لوگ اِسکا مطلب یون نکالتے تھے کہ اس حکم مین دوستون سے مراد صرف بنی اسرائیل ہی اسلیئے یہ نتیجہ نکالتے تھے کہ اور سب آدمیون سے عداوت کرنا مذہب سے درست ہی اگرچہ موسیٰ نے یہ نہین کہا کہ دشمنون سے کینہ رکہنا۔ مسیح نے لفظ پڑوسی سے مطلب تمام انسان نکالا۔ سب انسان اشرف المخلوقات ہین۔ ہمکو ایک دوسرے کی تعظیم کرنا چاہیئے اور

چونکہ ہم سب ایک ہی باپ کی اولاد مین ہمکو سب کی بہتری چاہنا مناسب ہے۔ یہ بات درست ہے کہ ہم دشمن سے بچین لیکن یہ مطلب نہین ہی کہ ہم اوس کی بہتری کی دعا نکرین اپنی خیرخواہی ظاہر کرنے کے لئے سب سے عمدہ بات یہ ہی کہ ہم کوئی تدبیر ایسی نکالین جس سے اوسکی بد مزاجی دور ہوجاوے اور وہ ہمارا دشمن نرہے۔ یہ بات کہ "اپنے دوستون سے دوستی رکھہ اور اپنے دشمنون سے عداوت" انسان نے اپنی خودغرضی اور نفسانیت سے نکالی ہے۔ اسکا انجام یہ ہی کہ انسان مین فساد اور مخالفت پیدا ہوتی ہی اور ایک دوسرے کو نقصان پہونچاتا ہے۔ ہمیشہ لڑائی رہتی ہے یہی حالت دنیا مین بہت پہیل گئی تہی جب خداوند مسیح نے یہ باتین اپنے کلیسیا کے لوگون کو بتلائین۔ ان لڑائی کے جہگڑون کے دور کرنے کے لیئے یہ ضروری ہے کہ ہم صبر اور برداشت کرنے کی عادت ڈالین۔ نقصان اور لڑائی کا خیال نکرکے ہم اپنی اہل دلی سے عداوت کو دور کرین اور اگر موقع ہو تو اپنی عزت اور حفاظت کا بہی نہ خیال کرین۔ دنیا ایک ایسی جگہہ ہی جسمین ہم اپنی اہل دلی اور فیاضی بخوبی ظاہر کرسکتے ہین اسکی برابر کوئی ہمت نہین ہی یہان خداوند مسیح عیسائیون کو کیا عمدہ صبر سکہاتا ہے کہ جب اونکے دشمن غصے سے آگ ہوجائین تو اوسوقت اونکو سوچنا چاہیئے کہ کیا تدبیر کرین جس سے یہ شیر بکری ہوجاوین۔ ایسا کرنے سے دشمن نرم ہوجاتے ہین اور دوست بنجاتے ہین اور سب سے بڑہکر بات یہ ہے کہ شاید گناہ سے بہی بچ جاوین ؎

(۴۴) پر مین تمہین کہتا ہون کہ اپنے دشمنون کو پیار کرو۔ اور جو تم پر لعنت کرین اونکے لیئے برکت چاہو جو تم سے کینہ رکہین اونکا بہلا کرو اور جو تمہین دکہہ دین اور ستاوین اون کے لیئے دعا مانگو (۴۵) تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہی فرزند ہو کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدون اور نیکون پر اوگاتا ہے اور راستون اور ناراستون پر مینہ برساتا ہے۔ لوقا ۶۔ ۲۷

۴۵ + ۳۵ ۔ رومی ۱۲۔ ۱۴ اور ۲۰ + لوقا ۲۳۔ ۳۴ + اعمال ۷۔ ۶۰ + ۱ قرن ۴۔ ۱۲ و ۱۳ + ۱ پطرس ۲۔ ۲۳ اور ۳۔ ۹ ۔ ایضاً ۵۔ ۴۳

(۴۴) اپنے دشمن کو پیار کرو + + + برکت چاہو۔ سچے عیسائیون کو اپنے دشمنون سے ایسی ہی سلوک کے ساتھہ پیش آنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص فقط ظاہرداری سے ایسا برتاؤ کرے تو دشمنون کو فائدہ ہوگا لیکن آپکو کچہ فائدہ نہوگا۔ یہ ممکن ہے کہ کوئی آدمی دینی فخر سے ایسا کرے مگر افسوس کہ اگرچہ ایسا کرنے سے ظاہری عمل تو درست

ہے مگر اس عمل مین دل درست نہین ہوتا ہی چاہئے کہ وہ عمل محبت سے ہو۔ کینہ دل سے بالکل دور کرنا چاہئیے اور اگر ہم صلح کرنے مین کامیاب ہون اور ہمارا دشمن عداوت سے باز نہ آوے تو بہی ہمکو دل مین اوس سے محبت رکھنی چاہئیے۔ ہمیشہ اپنے دل مین نیکی کرنے کی خواہش کمال استقلال سے رکھنا چاہئیے پس جو شخص ایسا کرتا ہے وہ کیسا اپنے دل مین خوش ہوتا ہے گو کہ چارون طرف دشمنون سے گھرا ہو۔ مگر جب تک خدا کا فضل ہمارے مستقل ارادے کے ساتہ نہ ہو اور مسیح کے کہنے پر عمل نہ ہو تب تک ایسا دل کبھی نہین حاصل ہوگا۔ جب نیا دل حاصل ہوتا ہی تو ہم خدا کے فرزند ہوتے ہین۔ اگر کوئی کہے کہ دشمن کو پیار کرنا میرے اختیار مین نہین ہے اور یہ بہی نہین کہ کسی کے حکم سے جی چاہنے لگے یہان تک کہ اگر مین خود اپنے دل کو حکم کرون تو اوسوقت مین بہی دل نہین مانتا ہے تو اوسکا یہ عذر معقول ہے اور اس سے انسان کی بیکسی ثابت ہے جسلئے اکثر لوگ قائل نہین ہین۔ انسان اپنے دل مین محبت یا کوئی نیک خواہش پیدا نہین کرسکتا ہے لیکن اگر وہ خدا سے مدد دل سے مانگے تو وہ اوس کو نیا دل دیکر راستی اور محبت اوسمین پیدا کرے گا۔ پس کوئی آدمی نئی پیدایش آپ سے نہین حاصل کرسکتا ہی تاہم ہر ایک آدمی جب صدق دل سے چاہی تو خدا سے حاصل کرسکتا ہی٭

(۴۶) کیونکہ اگر تم اونھین کو پیار کرو جو تمھین پیار کرتے ہین تو تمہارے لئے کیا اجر ہے کیا محصول لینے والے بہی ایسا نہین کرتے (۴۷) اور اگر تم فقط اپنے بھائیون کو سلام کرو تو کیا زیادہ کیا کیا محصول لینے والے بہی ایسا نہین کرتے (۴۸) پس تم کامل ہو جیسا تمھارا باپ جو آسمان پر ہے کامل ہے لوق ۶-۳۲۔ پید ۱۷-۱ + ا جب ۱۱-۴۴- ۱۹-۲ + لوق ۶-۳۶ + قل ۱-۲۸-۴-۱۲ + یعق ۱-۴ + ایط ۱-۱۵ و ۱۶ + فسنل ۵-۱ +

(۴۶) تو تمہارے لئے کیا اجر ہے۔ ایسا کرنے سے تمنے انجیل کی خوبی ذرا بہی نہین ظاہر کی تمنے وہی کیا جو فاسد لوگ بلکہ بڑے سے بڑے بہی کرنے کو موجود ہین ایسی نیکی کرنے سے جسکو غیر قوم بہی کرسکتی ہے تم عیسائیون کا اجر پانے کی کیونکر توقع رکھہ سکتے ہو٭

محصول لینے والے۔ رومیون نے ملک یہوداہ کو فتح کیا اور یہودیون سے خراج اور محصول بالجبر لیا۔ محصول لینے والے رومیون کی طرف سے محصول تحصیل کیا کرتے تھے۔ اگر کوئی اون مین معزز بھی ہوتا توبھی یہودی اون کو بُرا خیال کرتے تھے صرف اسوجہ سے کہ وے رومیون کے ملازم تھے ؞

(۴۷) تو کیا زیادہ کیا۔ علم اور تہذیب مین چاہے جسقدر ترقی حاصل کرین تم کو اپنی روشنی سب سے زیادہ بڑہکر دکھلانا چاہیئے۔ تم کو اور لوگون کی نیکی سے زیادہ نیکی حاصل کرنی چاہیئے اور یہ نیکی تیز مزاجی اور سختی سے مت ظاہر کرو بلکہ نہایت خوشخوئی اور بردباری اور سخاوت اور خوبروئی سے۔

(۴۸) پس تم کامل ہو غیر محصول لینے والون یا عام لوگون کی طرح ست ہو بلکہ خدا کو اپنا نمونہ جانو جیسا کہ ۴۵ وین آیت مین ہدایت ہوئی۔ کم ظرفون اور کمینون کی طرح جنکا دل بدلا نہین گیا ہے نیکی مین کم اور خام ست ہو بلکہ کوشش کرو کہ اپنے خدا باپ کی طرح کامل ہو۔ کینہ دل سے دور کرو اور اوسکو محبت سے بھرو تا کہ تم کامل ہو۔ اگر تمہارا دل محبت سے بھرا ہے تو تم خدا کی مانند ہو کیونکہ محبت سے پُر ہونا اور کامل ہونا دونون برابر ہین خدا تو کامل اور غیر محدود ہے اور تم کامل محدود ہو یونانی لفظ جسکا ترجمہ یہان "تم کامل ہو" کیا گیا اوسکا بہتر ترجمہ "تم کامل ہوگے" ہے اس صورت مین یہ ایک وعدہ ہے کہ اگر تم نیکی مین عام لوگون سے سبقت لیجاؤگے اور خدا کی شریعت کی بخوبی پابند رہوگے اور اپنے دل مین محبت رکھوگے تو کامل ہوگے جیسا تمہارا باپ جو آسمان پر ہے کامل ہے الفرڈ صاحب فرماتے ہین کہ اس آیت سے یہ نہین ثابت ہوتا ہے کہ انسان اس دنیا مین کاملیت حاصل کر سکتا ہے۔ ہم پوچھتے ہین کہ اگر لفظ کاملیت کے معنی انجیل کے مطابق لیوین توکیون نہین ہو سکتا ہے۔ ہمارا خداوند یہان صاف صاف بیان کرتا ہے کہ یہ کاملیت اوسوقت حاصل ہوتی ہے جسوقت ہمارا دل محبت سے معمور ہوجاوے۔ یہ مناسب نہین ہے کہ وہ اعلے درجہ نیکی کا جسے خدا نے مقرر کیا ہے ہم اوسکو گھٹا کر بیان کرین یعنی یہ کہین کہ وہان تک آدمی پہونچ نہین سکتا ہے پولوس رسول کی دعا اسی زندگی کے لیئے مخصوص ہے یعنی" اور وہ جو سلامتی کا خدا ہے آپ ہی تم کو بالکل پاک کرے اور تمہارا سب کچھ یعنی تمہاری روح اور جان و بدن ہمارے خداوند یسوع مسیح کے آنے تک بے عیب سلامت رہین" اتس ۵۔ ۲۳ + اور یہ نصیحت بھی جسکو یعقوب رسول نے کہا اسی دنیا مین قابل عمل ہے کہ "تا کہ کامل اور پورے ہو اور کسی بات مین ناقص نہ رہو" یعق ۱۔ ۴ + ان آیتون کے برخلاف جنکا مضمون یہ ہے کہ انسان کے دل مین کامل محبت ہو سکتی ہے جسکی وجہ سے وہ کامل ہو یہ کہنا کہ ہم ضعیف ہین اور بھول چوک سے بھرے ہین اور کچھ ایسی قدرت نہین رکھتے ہین محض بے موقع اور لاحاصل ہے اسواسطے کہ یہ باتین انسان کی محدودیت کے سبب سے ہوتی ہین کچھ یہ ضرور نہین کہ گناہ ہی کے سبب سے ہین۔ نہ تو پولوس نہ یعقوب رسول کی غرض

یہ نہیں کہ عیسائی لوگ فرشتون کی مانند کامل ہوسکتے ہین یا کامل مطلق ہوسکتے ہین یہان تک کہ عقل مین نہ جسم مین کچہ نقص رہے یا خدا کے احکام کو ایسے طور پر عمل مین لاوین کہ کسی طور کی چوک سرزد نہو بلکہ اون کی غرض یہ ہے کہ محبت اون کے دل پر اپنا کامل اثر کرے گی اور اوسمین وہ کمال حاصل کرینگے" کیونکہ جو اورون کی محبت رکھتا ہی او سنے شریعت کو پورا کیا ہی (رومیون ۱۳-۸)

چھٹوان باب

(۱) خبردار رہو کہ تم اپنے نیک کامون کو لوگون کے سامنے دکھلانے کے لیئے نہ کرو نہین تو تمھارے باپ سے جو آسمان پر ہے اجر نہ ملے گا (۲) اسلیئے جبکہ تو خیرات کرے اپنے سامنے ترہی مت بجا جیسے ریاکار عبادتخانون اور راستون مین کرتے ہین تاکہ لوگ اونکی تعریف کرین مین تم سے سچ کہتا ہون کہ وے اپنا اجر پاچکے

یا اپنی خیرات است ۱۴ ۲-۱۳ + زب ۱۱۲-۹ + دان ۴-۲۷ + روم ۱۲-۸ + ۲ قر ۹-۹ + ۱۰۹ +

چھٹوان باب

بیان اس بات کا کہ دعا اور خیرات اور روزہ صدق دل سے چاہیئے

ہمارے خداوند نے بیان تک عیسوی مذہب اور اون لوگون کے درمیان جو ربی لوگون کی جہوٹی تفسیر پر چلتے تہے فرق بیان کیا۔ اب وہ بیان کرتا ہی کہ بگڑے ہوئے ریاکار یہودی مذہبی رسمون کو آدمیون کے دکھلانے کو کرتے تہے خدا کے خوش کرنے کو نہین۔ ریاکار یہودی خیرات نماز اور روزہ آدمیون کے دکھلانے کو کرتے تھے +

سچے دل سے خیرات کرنا

(۱) خبردار۔ اس خرابی سے بچو۔ یہودیون کے نزدیک نیک کام مین تین باتین یعنی خیرات دینا اور دعا مانگنا

اور روزہ رکھنا شامل ہین خیرات تو اپنے پڑوسیون کے لیئے دعا خدا سے اور روزہ اپنے واسطے - اِس آیت مین یہ حکم ہے کہ یہ تینون باتین آدمی کے دکھانے کو نہین بلکہ خدا کے دکھانے کو کرنا چاہیئے -

لوگون کے سامنے دکھلانے کے لیئے نہ کرو - تو کیا ہمارے لیئے یہ حکم نہ ہوا کہ " تمہاری روشنی آدمیون کے سامنے چمکے " ان یہ حکم تو بیشک ہے مگر اوس سے صرف یہی غرض ہے کہ تم لوگون کو صرف اسی مراد سے دکھلاؤ کہ وہ بھی ویسا ہی کرین اور خدا کا جلال ظاہر کرین - آدمیون کے دکھلانے سے دو مطلب ہو سکتے ہین ایک تو یہ کہ ہم آدمیون کی تعریف حاصل کرین اور دوسرے یہ کہ خدا کو خوش کرین اور لوگون کو نیکی کی طرف رجوع کرین - پہلے مقصد کے لیئے نیک کام نہ کرنا چاہیئے +

اجر نہ ملے گا - اگر تم آدمیون کے دکھلانے کو نیکی کرتے ہو تو آدمیون ہی سے تمکو اجر ملیگا اور اگر خدا کے دکھلانے کو نیکی کرتے ہو تو خدا تم کو اوس کا اجر دیگا - انسان کی تعریف حاصل کرنا کچھ برا نہین ہے مگر خدا کی تعریف کے بدلے انسان کی تعریف حاصل کرنا بری بات ہے +

(۲) جبکہ تو خیرات کرے - لفظ " تو " سے نہایت مرتبہ کی تاکید اِس بات کی طرف پائی جاتی ہے کہ خیرات خفیہ دینا چاہیئے یہان تک کہ تو ہی اوسکو جانے دوسرا نہ جانے پا وے اِس مقام سے خداوند مسیح کی مرضی معلوم ہوتی ہے کہ ہم لوگ خیرات کرین - یہودی لوگ بھی جو خدا کو بہت بھول گئے تھے - اوسکے نام پر غریبون کو خیرات دیا کرتے تھے - آجکل لوگ فضول خرچی اور اوس شان و شوکت کا اسباب خریدنے مین اسقدر زر صرف کرتے ہین کہ خیرات کے لیئے بہت کم روپیہ بچتا ہے یہودی لوگ اپنی یافت کا دسوان حصہ خیرات دیا کرتے تھے - اکثر عیسائی اپنی یافت کا سوان حصہ بھی خیرات نہین کرتے ہین کیونکہ اپنے آرام کا سامان اور قیمتی اسباب خریدنے کے لیئے بہت درکار ہوتا ہے اور جو کچھ بچ رہتا ہے اوس کو نفع آیندہ کی غرض سے جمع کر دیتے ہین +

تُرہی مت بجا تُرہی بجانا نمود اور لوگون کو متوجہ کرنے کی علامت ہے - اِس بات کا کہین کوئی ثبوت نہین ملتا ہے کہ یہودیون کے یہان درحقیقت خیرات کے وقت تُرہی بجانے کا دستور تھا +

اجر پا چکے - یعنی آدمیون کی تعریف جسکو وے ڈھونڈھتے ہین اور خدا جسکو دے دھوکا دیتے ہین اوسکی ناراضی +

(۳) پر جب تو خیرات کرے تو چاہیئے کہ تیرا بایان ہاتھہ نجانے جو تیرا دہنا ہاتھہ کرتا ہے (۴) تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے اور تیرا باپ

جو پوشیدگی مین دیکھتا ہے خود ظاہر مین تجھے بدلا دیوے (۵) اور جب تو دعا مانگے ریاکارون کی مانند مت ہو کیونکہ وے عبادتخانون اور راستون کے کونون پر کھڑے ہو کے دعا مانگنے کو دوست رکھتے ہین تا کہ لوگ اونہین دیکھین۔ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ وے اپنا بدلہ پا چکے۔ لوق ۱۴-۱۴ باب

(۳) بایان ہاتھ۔ گویا کہ اومین دیکھنے کی قوت ہی۔ یہ ازحد پوشیدگی کی علامت ہے۔ رابرٹ صاحب اپنی کتاب مین یون لکھتے ہین کہ "لوگ سیدہی ہاتھ سے خیرات دیا کرتے ہین کیونکہ وہ بہ نسبت بائین کے زیادہ متبرک سمجھا جاتا ہی۔ پس خیرات سیدہے ہاتھ سے ہو اور بائین کو نہ معلوم ہو یعنی خیرات خفیہ دینا چاہیئے نمائش نہو۔ جو بات چھپانے کے لایق ہے اوسکی نسبت ہند کے لوگ کہتے مین کہ اگر سیدہی کان نے سنا ہی تو بائین کان کو مت سننے دو اور اگر بائین نے سنا ہے تو سیدہی مین مت جانے دو۔ ہاتھ کی مثل اس ملک مین بھی بہت مشہور ہے +

(۴) پوشیدہ رہنے۔ خدا تیرے خیرات کرنے کی پوشیدہ جگہ کو دیکھتا ہی اور تجھکو ظاہر مین اجر دیگا تیری نیک کام چھپے ہوئے ہین لیکن تجکو اجر سب لوگون کے روبرو ملیگا +

بدلا دیوے۔ معلوم ہوتا ہی کہ بعض لوگ اس بات پر غور نہین کرتے مین کہ نیک کام جو خدا کی نیت سے کیا جاوے اوسکا اجر خدا کے یہان ملتا ہی۔ اپنے نیک کامون کے ثواب کا دعوی کرتے ایسا ڈرتے مین کہ وہ ڈر بھی اچھا نہین ہے کیونکہ یہ حکم نہین آیا ہے کہ نیک کامون کے اجر کا خیال تک دل مین مت لاؤ۔ انجیل کے مطابق خدا کی مہربانی سے اون نیک کامون کے لیئے جو صرف خدا ہی کے لیئے کئے جاتے ہین ایک اجر مقرر ہے۔ ایک آنہ جو مسیح کی محبت کے سبب سے دیا جاتا ہی اوس روپیہ کے دینے سے بہتر ہے جو دکھلانے کو دیا جاتا ہی اور مسیح اوسکا ہمیشہ تک سود دیتا رہیگا +

سچے دل سے دعا مانگنا

(۵) دعا مانگنے۔ سچی خیرات کے بعد ہمارا خداوند سچے دل سے دعا مانگنے کا بیان کرتا ہی +

ریاکارون۔ یونانی لفظ جسکا ترجمہ "ریاکار" ہوا اوسکے معنی سوانگ کرنے والا ہے۔ یہ لوگ

بروقت تماشے کے جب شخص کی نقل کرتے تھے اوسیکا سا چہرہ بنا لیتے تھے جیسا کہ اِس ملک مین بہی تماشون مین ہوا کرتا ہے پس یہ لفظ مکارن اور ریاکارون کے لئے استعمال ہونے لگا ✦

راستون کے کونون پر یعنی جہان پر دو سڑکین ملتی ہین اور آدمی اکثر نکلتے بیٹھتے رہتے ہین۔ یروشلم تالمود مین لکھا ہے کہ ''ربی جنے صاحب نے راستے ترپور کے کونے پر کھڑے ہوکے دعا مانگی اور پہر چار ون کونون پر دعا مانگی'' پس معلوم ہوتا ہے کہ یہ دستور یہودیون مین تہا۔

کھڑے ہوکے۔ یہودی لوگ کھڑے ہوکے دعا مانگا کرتے تھے لیکن ابتدا مین عیسائی لوگ اکثر گھٹنے ٹیک کر دعا مانگا کرتے تہے (دیکھو اعم ۹-۴۰ + ۲۰-۳۶) یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ ہم گھٹنے ٹیک کر ہی دعا مانگین مگر چونکہ گھٹنے ٹیکنے سے عاجزی پائی جاتی ہے اس خیال سے اسطور پر دعا مانگنا بہتر معلوم ہوتا ہے ✦

(۶) لیکن جب تو دعا مانگے اپنی کوٹھری مین جا اور اپنا دروازہ بند کرکے اپنے باپ سے جو پوشیدگی مین دیکھتا ہے دعا مانگ اور تیرا باپ جو پوشیدگی مین دیکھتا ہے ظاہر مین تجھے بدلا دیگا (۷) اور جب دعا مانگتے ہو غیر قومون کی مانند بیفائدہ بک بک مت کرو کیونکہ وے سمجھتے ہین کہ اونکی زیادہ گوئی سے اونکی سُنی جائیگی (۸) پر اونکی مانند مت ہو کیونکہ تمھارا باپ تمھارے مانگنے سے پہلے جانتا ہے کہ تمھین کِن کِن چیزون کی ضرورت ہے ۲سل ۴-۳۳ و اعظ ۵-۲ + ۱سل ۱۸ باب ۲۶ و ۲۹ ✦

(۶) کوٹھری مین جا۔ کوٹھری سے غرض تنہائی کی جگہہ ہے۔ تنہائی کی دعا کچھ کوٹھری پر موقوف نہین ہے کیونکہ کوٹھری دل مین ہو سکتی ہے۔ اگر ہم بڑے ہجوم کے درمیان دل مین دعا مانگین تو وہ مثل گوشہ ہی کی دعا کے ہے ✦

دروازہ بند کرکے - چونکہ ہمارا خداوند ریاکارون کے دستور کے برخلاف دعا کا طریقہ بتلاتا ہے وہ اون باتون پر جو اون کے بیان نہین نہین زیادہ زور دیتا ہے اور اسی سبب سے وہ کوٹھری اور کواڑے بند کرنے کا ذکر کرتا ہے یہ باتین صدق دل سے دعا مانگنے کی علامتین ہین - یہ کچھ ضرور نہین کہ خواہ مخواہ کوٹھری ہی مین دعا مانگا کرین اصل غرض یہ ہے کہ دعا خدا کے دکھلانے کو کرو نہ آدمی کے *

(۷) **بیفائدہ بک بک مت کرو** - دلسوزی اور سرگرمی سے بار بار دعا مانگنا منوع نہین ہے مگر طوطے کی طرح بار بار خدا کہنا بغیر توجہ دل کے منوع ہے - اسی طرح روس کے متعلق لوگ خدا خدا کہکر تسبیح پھیرتے ہین - ڈاکٹر ٹامسن صاحب بیان کرتے ہین کہ دو شام کے سلم لوگ چند کلمات کو تینتیس تینتیس بار کہتے ہین بلکہ بعض شخص کئی کئی سو مرتبہ کہتے ہین افسوس کہ یہ بات نام کے عیسائیون مین بھی ہے -

زیادہ گوئی - بجاے دل سے دعا مانگنے کے وہ بہت بکتے ہین - ہمارا خداوند استقلال سے دعا مانگنے کو منع نہین کرتا ہے کیونکہ وہ خود اکثر رات بھر دعا مانگا کرتا تھا *

---

(۹) پس تم اسیطرح دعا مانگو کہ اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو - لوق ۱۱-۲ وغیرہ -

---

(۹) **اسیطرح دعا مانگو** - خداوند مسیح اب دعا مانگنے کا مختصر نمونہ بیان کرتا ہے جسمین بیفائدہ بک بک اور ریاکاری مطلق نہین ہے بلکہ انسانی حاجتین مختصر طور پر بیان کی گئی ہین اور انسان کی عبادت ایسی صاف اور سلیس اور عمدہ لفظون مین بیان ہوئی ہین کہ فاسق اور عابد عالم اور جاہل سمجھ سکتا ہے لوق ۱۱-۲ مین ہمارا خداوند فرماتا ہے کہ جب تم دعا مانگو تو کہو اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے وغیرہ فقرہ "تو کہو" سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یسوع کی غرض یہ تھی کہ یہ دعا مانگی جاوے کلیسیا مین ہر زمانے کے لئیے یہ دعاؤن کا نمونہ ہے اسمین عیسائیون کی کل دعا کا مطلب آجاتا ہے - مناسب ہے کہ ہم اپنی دعا مین ان لفظون کو استعمال کرین یہ نہین کہ سوا اسکے اور کوئی دعا نہ مانگین اس بات کے جاننے سے نہایت خوشی ہوتی ہے کہ تمام دنیا مین کل نیک لوگ یہی دعا استعمال مین لاتے ہین خداوندی دعا کی تقسیم اس طور پر ہو سکتی ہے -

اول حصہ اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے ۱ - تیرے نام کی تقدیس ہو ۲ - تیری بادشاہت آوے ۳ - تیری مرضی

جیسی آسمان پر ہے زمین پر بھی بر آوے دوسرا حصہ ۔ ہماری روزینہ کی روٹی آج ہمکو بخش ۲ ۔ اور جسطرح ہم اپنے قرضدارون کو بخشتے ہین تو اپنی دین ہمکو بخش دے ۳ ۔ اور ہمکو آزمایش مین مت ڈال بلکہ برائی سے بچا ۔ کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرا ہی ہے"

اسپر ہم یہ لکھتے ہین کہ یہ دعا دو حصون مین تقسیم ہو سکتی ہے اور ہر ایک مین تین دعائین ہین ۔ پہلی تقسیم مین تین دعائین خدا کی نسبت ہین دوسری تقسیم مین تین دعائین ہین جو انسان سے علاقہ رکھتی ہین اول کی تین دعاؤن مین یہ بیان ہے کہ خدا کے نام کی تقدیس ہونا اور اوسکی بادشاہت کا آنا اور کل دنیا مین اوسکی اطاعت ہونا دوسری تین دعائین اوقات بسری اور گناہون کی معافی اور آگے کو گناہون سے بچنے کے لیئے ہین ۔ آخر مین خدا کی تین خوبیون کا ذکر ہے یعنے بادشاہت اور قدرت اور جلال ۔

یہ بھی جاننا چاہیئے کہ اس دعا کے شروع مین تین چیزون کا اشارہ ہے یعنی خدا کا اوسکی حکومت کا اور اوسکی نسبت ہم سبھون کی فرزندیت کا ۔ پہلی تین درخواستون مین کل وہ باتین ہین جنکے لیئے خدا کی نسبت دعا مانگنا چاہیئے اور اخیر کی تین درخواستون مین وہ سب باتین ہین جنکے لیئے خاص اپنے اور سب شخصون کے واسطے دعا مانگنا چاہیئے ۔

ذیل کے حوالون سے معلوم ہوگا کہ یہ سب باتین جو اس دعا مین ہین پرانے عہد نامے مین بھی موجود ہین ۔

اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے ۔ یس ۶۴ ۔ ۸ ۔ "اے خداوند تو ہمارا باپ ہے" واعظ ۵ ۔ ۲ ۔ "خدا آسمان پر ہے" ۔

"**تیرے نام کی تقدیس ہو** ۔ زب ۴۸ ۔ ۱۰ ۔ اے خدا جیسا تیرا نام ہے زمین پر سرتاسر ویسی ہی تیری مدح ہے" ۔

تیری بادشاہت آوے ۔ زب ۲۲ ۔ ۲۸ ۔ "کہ سلطنت خداوند کی ہے قومون کے درمیان وہی حاکم ہے" دان ۲ ۔ ۴۴ ۔ "اور ان بادشاہون کے ایام مین آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کریگا جو تا ابد نیست نہو گی" ۔

تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر بھی بر آوے ۔ زب ۴۰ ۔ ۸ ۔ "اے میرے خدا مین تیری مرضی بجا لانے پر خوش ہون" زب ۱۰۳ ۔ ۲۰ ۔ "خداوند کو مبارکباد کہو اے اوسکے فرشتو تم جو زور مین سبقت لیگئے ہو اور اوسکے حکمون پر عمل کرتے ہو اور اوسکی آواز اور اوسکا کلام سنتے ہو" ۔

ہمارے روزینہ کی روٹی آج ہمکو بخش ۔ امث ۳۰ ۔ ۸ ۔ "میرے حال کے لائق مجھے خوراک دے" ۔

اور ہمارے قصورونکو معاف کر ۔ زب ۷۹ ۔ ۹ ۔ "ہمارے گناہ اور خطائین معاف کر"

جسطرح سے ہم اپنے قصورداروںکو معاف کرتے ہین - احب ۱۹-۱۸-۱۸ "تو اپنے ابناے جنس سے انتقام مت لے اور نہ اون کی طرف سے کینہ رکھ بلکہ تو اپنے بھائی کو اپنی مانند پیار کر مین خداوند ہون"

اور ہمین آزمایش مین نہ ڈال - پید ۲۲-۱- " اون باتون کے بعدیون ہوا کہ خدانے ابرہام کو آزمایا"

بلکہ بُرائی سے بچا - زب ۵۰-۱۵- "مصیبت کے دن مجھسے فریاد کر مین تجھے مخلصی دونگا اور تو میرا جلال ظاہر کریگا"

کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال تیری ہی ہین - آمین - ۱-تو ۲۹-۱۱- "ایخداوند بزرگی اور قدرت اور جلال اور ابدیت اور عزّت بلکہ سب کچھ جو آسمان اور زمین مین ہے تیرا ہے ایخداوند بادشاہت تیری ہے اور تو سبھون کے اوپر سرفراز ہے"

ہمارا باپ - یہ بات ناستکون کے مذہب کے برخلاف ہے کیونکہ وے کہتے ہین کہ کوئی خدا نہین ہے اور اوس عقیدہ کے برخلاف ہے جسمین تمام مخلوق کو خدا قرار دیتے ہین کیونکہ اسمین ایک باپ کا ذکر ہے جو ہم سے علحدہ ہے اور یہ بات اون لوگون کے برخلاف بھی ہے جو کہتے ہین کہ خدا مخلوق کی کچھ خبر نہین لیتا ہے - نہ اوس سے کچھ سروکار رکھتا ہے اور بت پرستون کے برخلاف ہے جو بہت سے خدا مانتے ہین کیونکہ یہان ایک خدا کا ذکر ہے - ان سب کے برخلاف ہمارا خداوند فرماتا ہے کہ ہمارا ایک خدا ہے اور وہ رحیم اور کریم اور فیاض ہے جو ہماری حاجتون کو جانتا ہے اور دعاؤن کو سُنتا ہے +

جو آسمان پر ہے - چونکہ خدا ہمارا آسمانی باپ ہے - اسلیئے ہر ایک بنیادی باپ سے بڑا ہے گو خدا ہر جگہہ موجود ہے تب بھی آسمان پر قرار دیتے ہین - ہم نہین کہہ سکتے ہین کہ عالم مین کوئی خاص جگہہ ہے جہان خدا مقیم ہے - نجومی لوگ کہتے ہین کہ تمام ستارون اور سیّارون کا ایک مرکز ہے جسکے آسپاس وے گردش کرتے ہین اور وہ مرکز تمام عالم کا دار الخلافت ہوگا اور شاید یہ وہی "تیسرا آسمان" ہے جہان خدا کے تختگاہ کا جلال قرار دیا گیا ہر حال کل انسان کے درمیان مین ایسا محاورہ پڑگیا ہے کہ خدا اوپر ہے اور انسان نیچے ہے +

تقدیس ہو یعنی پاک اور متبرک سمجھا جاوے - تیرے نام کی اور خود تیری ذات کی کمال تعظیم ہو +

(۱۰) تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر بھی بر آوے (۱۱) ہمارے روزینہ کی روٹی آج ہمکو بخش - (۱۲) اور جس طرح ہم اپنے قرضدارون کو بخشتے ہین تو اپنے

دین ہم کو بخشدے زبٔ ۴-۱۰۳-۲۰ و ۲۱ + شٔی ۲۶ - ۳۹ و ۴۴ + اعم ۲۱ - ۱۴ + دیکھو ای ۲۳-۱۲ + استٔ ۸ + متی ۱۸-۱۱-۲۱ - وغیرہ +

(۱۰) **تیری بادشاہت** - یعنی سب آدمیون کے دلون مین تیری جگھہ ہو سب لوگ دل وجان سے تیری اطاعت کرین اور تیری حکومت تمام دنیا مین پھیل جاوے - اِس دعا کے مانگنے سے ہم خدا کے تابعین اور سچے عیسائی ہوتے ہین

تیری مرضی - یعنی سب لوگ تیرے احکام اور فرمانون کو مانین اور اون کی اطاعت کرین +

جیسی آسمان پر ہے زمین پر بھی - یعنی فرشتون کی مانند سب لوگ تیری فرمانبرداری کرنے لگین اور دنیا بہشت کی مانند ہو جاوے - فقرۂ زمین پر' سے یہ مراد پائی جاتی ہے - کہ کسی زمانہ مین سب لوگ خدا کی مرضی کے مطابق کرینگے اور اوسکی بادشاہت تمام دنیا مین پھیل جاوے گی اور ہر ایک نیک آدمی کی یہی خواہش رہتی ہے - یہ بادشاہت زور اور ظلم سے نہ پھیلے بلکہ یہہ کہ کل لوگ رضامندی سے خودبخود قبول کرین +

(۱۱) **روزینہ کی روٹی** - روٹی سے کل دنیاوی حاجتین مراد ہین +

(۱۲) **دین** جب ہم کوئی قصور کرتے ہین تو مستوجب سزا کے ہوتے ہین - پس اس سزا کو دین کہتے ہین - لین دین سے مراد نقدی ہوتی ہے اور ہر مذہبی معاملون مین سزا - پہلی قسم کے دین مین روپے دینے ہوتے ہین اور دوسری قسم کے دین مین یا تو سزا اوٹھانی پڑتی ہے یا کفارہ دینا پڑتا ہے +

تو اپنے دین ہمکو بخشدے - یعنی ہمکو ہمارے گناہون کی سزا سے بری کر اور ہم کو اپنی نظرون مین ایسا رکھ کر گویا ہمنے گناہ کیا ہی نہین +

(۱۳) اور ہمین آزمایش مین نہ ڈال[۱۱] - بلکہ برائی سے بچا[۱۲] کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہین[۱۳] - آمین (۱۴) اسلیئے کہ اگر تم آدمیون کے گناہ بخشوگے تو تمھارا باپ بھی جو آسمان پر ہے تمہین بخشیگا[۱۴] - (۱۵) پر اگر تم آدمیون کو اون کے گناہ نہ بخشوگے تو تمھارا باپ بھی تمھارے گناہ نہ بخشیگا[۱۵] (۱۶) پھر جب تم روزہ رکھو ریاکارون

کی مانند اپنا چہرہ اوداس نہ بناؤ کیونکہ وے اپنا منہ بگاڑتے ہین کہ لوگون کے نزدیک روزہ دار ظاہر ہون مین تم سے سچ کہتا ہون کہ وے اپنا بدلا پاچکے متی ۲۶-۱۴ + لوق ۲۲-۴۰ و ۴۶ + اقر ۱۰-۱۳ + ۲ پطر ۲-۹ + مک ۳-۱۰ - یوحنا ۱۷-۱۵ + اتو ۲۹-۱۱ + مرق ۱۱-۲۵ و ۲۶ + افسس ۴-۳۲ + قل ۳-۱۳ + متی ۱۸-۳۵ - یعق ۲-۱۳ + یس ۵۸-۵-

(۱۳) **اور ہمین آزمایش مین نہ ڈال** - ہمکو ایسا مت آزما کہ آخر کار ہماری روحین خطرے مین پڑین - تاہم اس دعا کے مانگتے وقت ہمکو چاہیئے کہ اپنے آپ کو خدا کی مرضی پر چھوڑدین کہ ہماری نیکیون کا جیسے چاہے بطور پر امتحان کرے لیکن ہم برائی مین نہین پہنسین جیسا ہمارا خداوند فرماتا ہے - اسی موقع پر کہ "برائی سے بچا" یعنی اگر تو ہمکو خطرے مین ڈالے ہی تو ایسی قوت دے کہ ہم اوسپر غالب آدین "برائی" سے یہ غرض نہین ہے کہ صرف شیطان ہی سے بچا بلکہ مطلق برائی جس سے گناہ اور دوزخ اور شیطان سب سے مراد ہی +

ایخداوند ہم تیرے سامنے یہ دعا اور بندگی کرتے ہین کیونکہ تو ہی سب کا مالک ہے یعنی ساری دنیا کی بادشاہت تیری ہی ہے اور تیرا اختیار اوسپر ہے اور تیری ہی صفات اور بڑی بادشاہت کا جلال ہے - **آمین** یعنی ایسا ہی ہووے - متی نے جس طور پر اس دعا کو لکھا ہے اوسمین کسی قدر لوقا کے بیان کی نسبت فرق ہے - اس سے کچھ نقص نہین ثابت ہوتا ہی جیسا کہ مسلمان کہتے ہین اسواسطے کہ انجیل نویسون نے یہ نہین کیا ہے کہ ہمیشہ مسیح کے اقوال کو لفظ بلفظ لکھا ہو بلکہ جو کچھ مسیح نے فرمایا ہے اکثر صرف اوسکا مطلب لے لیا ہی اسی سبب سے مسیح کے اقوال کی نسبت اونکی بیان مین فقط باعتبار الفاظ کے کسی قدر فرق ہو گیا ہے سو وہ بھی ایسا فرق نہین جس سے معنون مین کچھ خلل آتا ہو یہ تھوڑا سا فرق محاورہ کا دلیل اس بات کی نہین ہوسکتی ہے کہ اونکے کلام مین تغیر ہو گیا ہے ہمارے پاس یہ وہی انجیل ہے - جو اونہون نے اوسوقت مین لکھی تھی اور گو فرق لفظی تھوڑا سا لکھنے مین ہو گیا ہو مگر تعلیم اوسکی وہی ہی جو مسیح کی تھی -

(۱۵) **پر اگر تم آدمیون کو اون کے گناہ نہ بخشوگے** - متی ۱۸-۳۵ کی شرح دیکھو +

سچے دل سے روزہ رکھنا

(۱۶) **پھر** - اس لفظ سے معلوم ہوتا ہی کہ جیسے سچے دل سے دعا مانگنا اور خیرات کرنا چاہیئے ویسا ہی روزہ بھی سچے دل سے رکھنا چاہیئے یعنی جب تم روزہ رکھو لوگون کے دکھانے کو منہ مت بناؤ بلکہ روزہ صرف خدا کے لئے رکھو - **چہرہ اوداس نہ بناؤ** - یہ بات سچ ہے کہ جب آدمی کا دل اوداس ہوتا ہی تو چہرہ پر بھی اوداسی

معلوم ہوتی ہے۔ جب انسان توبہ کرتا ہی تو آنسو بہی نکل آتے ہین مگر چہرہ اداس کرنا اور آنسو نکالنا اوسیوقت روا ہے جب دل ویسا ہی ہو بلکہ اگر کوئی شخص جسم مین خاک لپیٹے اور ٹاٹ پہنے اس غرض سے کہ اوسکا دل عاجز ہو جاوے تو کچہ مضائقہ نہین مگر لوگون کے دکہلانے کے لیئے مُنہ بنانا ریاکاری ہی +

(۱۷) پر جب تو روزہ رکھے اپنے سر پر چکنا لگا اور مُنہ دہو (۱۸) تاکہ تو آدمی پر نہین بلکہ تیرے باپ پر جو پوشیدہ ہی روزہ دار ظاہر ہو اور تیرا باپ جو پوشیدگی مین دیکھتا ہے آشکارا تجھے بدلا دے (۱۹) مال اپنے واسطے زمین پر جمع نہ کرو جہان کیڑہ اور مورچہ خراب کرتے ہین اور جہان چور سیندہ دیتے اور چُراتے ہین (۲۰) بلکہ مال اپنے لیئے آسمان پر جمع کرو جہان نہ کیڑا نہ مورچہ خراب کرتے اور نہ وہان چور سیندہ دیتے نہ چُراتے ہین۔ روث ۳-۳ + دان ۱۰-۳ + امثل ۲۳-۴ + اتم ۶-۱۷ + عبر ۱۳-۵ + یعق ۵- اوغیرہ متی ۱۹-۲۱ + لوق ۱۲-۳۳-وہم ۱۸ + ۲۲-۱۸ + اتم ۶-۱۹ + ایطا ۱-۴ +

(۱۷) اپنے سر پر چکنا لگا اور مُنہ دہو۔ چونکہ یہودیون کے یہان یہ دستور تہا کہ وے روزانہ سر مین تیل ڈالا کرتے تہے اسلیئے ہمارا خداوند فرماتا ہے کہ جب تم روزہ رکہو تو اپنے روزمرہ کے طریقے یعنی تیل لگانے کو ترک مت کرو۔ اس سے یہ نہین سمجہا چاہیئے کہ ہمارا خداوند کُل عیسائیون کو حکم دیتا ہے کہ وے روزہ کے دن تیل لگا دین۔

(۱۹) مال جمع نہ کرو۔ اِن لفظون پر اول ہی اول نظر ڈالنے سے ایسا معلوم ہوگا کہ ہمارا خداوند سب قسم کے مال واسباب منقولہ اور غیر منقولہ کے رکہنے کو منع کرتا ہے۔ اعتراض کرنے والے اِس آیت کے مجازی معنی چہوڑ کر لفظی معنی لیتے ہین اور کہتے ہین کہ مسیح فقیرانہ طور پر زندگی بسر کرنے کی ہدایت کرتا تہا۔ جواب اسکا یہ ہے کہ اول تو اس مقام پر یہ خیال کرنا چاہیئے کہ ہمارے خداوند کی نصیحت سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہی کہ دنیاوی اسباب موقعے اچہے ہین یعنی پہلے

سب سے اعلے بات یہ ہے کہ آسمان کی بادشاہت ڈھونڈھو اور دنیاوی چیزیں اسکے ساتھہ تمکو ملینگی (۳۳ آیت دیکھو) پس کہان ثابت ہوتا ہے کہ مسیح نے دنیاوی چیزین بالکل منع کین - اور دوسرے یہ کہ لفظ "مال" سے صرف دولت ہی مراد نہین ہے - مال کے فقط لفظی معنی یہان پر نہین ہین بلکہ تمام وہ چیزین جنکی طرف ہم خواہش کرتے ہین - پس اس لفظ کی صرف اسباب ہی مراد نہین ہے بلکہ کل چیزین جنپر ہم اپنا دل لگاتے ہین اس سے غرض یہ ہے کہ دنیاوی چیزون پر بہشت کی چیزون سے زیادہ دل مت لگاؤ - اسی طرح کیڑا اور مورچہ اور چور سے مراد اون چیزون سے ہے جو ہمارے مال اور نعمتون کو غارت کرتے ہین مثلاً دولت پر لگاکے اوڑ جاتی ہے - خوبصورتی اور طاقت بیماری سے ضائع ہوجاتی ہے علم وعقل کو جنون دور کردیتا ہے - اور ہماری تمام مال واسباب کا بڑا چور موت ہے -

اپنے واسطے - یعنی نفس پروری کو خدا کی مرضی سے اعلٰی بات سمجھو +

(۲۰) مال اپنے لیئے آسمان پر جمع کرو - لفظ "مال" کا بیان پر بیان مذکورہ کے مطابق مجازی معنون مین استعمال ہوا ہے یعنی اوس سے تمام وہ چیزین مراد ہین جو ہمارے لیئے سب سے بہتر ہین +

اپنے لیئے - دنیاوی مال پر صرف تہوڑے دن کے لیئے تم قابض ہوسکتے ہو ہمیشہ کو نہین لیکن بہشت کا مال ہمیشہ کے لیئے تمہارا ہوگا +

---

(۲۱) کیونکہ جہان تمہارا خزانہ ہے وہین تمہارا دل بہی لگا رہے گا - (۲۲) بدن کا چراغ آنکھہ ہے پس اگر تیری آنکھہ صاف ہو تو تیرا سارا بدن روشن ہوگا (۲۳) پر اگر تیری آنکھہ صاف نہین تو تیرا سارا بدن اندھیرا ہوگا - اسلیئے اگر وہ نور جو تجھہ مین ہے تاریکی ہو تو کیسی تاریکی ٹھہرگی (۲۴) کوئی آدمی دو خاوندونکی خدمت نہین کرسکتا اسلیئے کہ یا ایک سے دشمنی رکھے گا اور دوسرے سے دوستی یا ایک کو مانیگا اور دوسری کو ناچیز جانیگا تم خدا اور دولت دونون کی خدمت نہین کرسکتے

لوق ۱۱-۳۴ و ۳۶-لوق ۱۶-۱۳-گل ۱-۱۰+ اتمہ ۶-۱۷+ یعق ۴ ۴+ ایوح ۲-۱۵+

(۲۱) جہان تمہارا خزانہ ہے وہین تمہارا دل بھی لگا رہیگا - اگر تمہارا خزانہ دنیاوی ہے تو تمہارا دل بھی دنیاوی ہوگا - ہمارا خداوند ضروری دنیاوی اسباب رکھنے کو نہین منع کرتا ہی اور نہ یہ کہ وہ بھی خوشی پوری کرنے کو - وہ صرف یہی حکم دیتا ہے کہ دنیاوی دولت اور عیش کو تمام چیزون سے بہتر مت سمجھو اور اپنے آپ کو بالکل انہین مین غرق مت کرو - دنیاوی دولت جب ہی اچھی ہوتی جب اوسکے سبب سے خدا کی بندگی زیادہ کرین چاہیئے کہ ہم اس مقصد سے دائمی خزانہ حاصل کرین اور یہ بات تب ہی حاصل ہوگی جب آنکھ صاف ہو جیسا کہ نیچے کی دو آیتون مین بیان ہوا ہے -

(۲۲) بدن کا چراغ آنکھ ہے - جسم مانند ایک کمرے کے ہی اور بدون چراغ کے اس کمرے مین تاریکی ہے - اسمین روح کا نتنیہ یہ ہے اور اس کمرے کی روشنی یعنی چراغ آنکھ ہے کیونکہ دنیا مین سے علم کی روشنی حاصل کر روح کے کمرے مین جو بدن ہے پہونچاتی ہے +

آنکھ صاف ہو یعنی کوئی آلائش اوسکی روشنی اور صفائی کو روکتی نہو -

تیرا سارا بدن روشن ہوگا - اگر چراغ کی روشنی صاف ہے تو تمام کمرہ خوب روشن ہو جائیگا - اگر دلی بینائی خودغرضی کی آلائش سے آلودہ نہین ہی تو روح مین حق کی روشنی بخوبی ہوگی -

(۲۳) اگر تیری آنکھ صاف نہین - اگر تیری آنکھ کسی آلائش یا بیماری کے سبب سے صاف نہین ہے تو بدن مین اندھیرا ہوگا اگر تیری روحانی آنکھ ناپاک خواہشون اور خودغرضی سے اندھی ہو گئی ہے تو تیری روح مین بالکل اندھیرا ہوگا +

(۲۴) کوئی آدمی دو خاوندون کی خدمت نہین کر سکتا - بعض شخص دنیا اور دین دونون کی طرف توجہ رکھنا چاہتے ہین اس سبب سے اون کے دل مین ایک طرح کا جھگڑا رہتا ہے ہمارا خداوند اب اسکا بیان کرتا ہی - دنیاوی چیزون کو اتنا خوب مت دو کہ وے خدا کے برابر خیال کیجاوین -

خدمت - خدمت کرنا بطور ایک غلام کے یا عابد کے تم دونون کی خدمت نہین کر سکتے ہو لیکن خدا کو اپنا مالک اور دولت کو اپنا غلام بنا سکتے ہو - پر اگر تم صرف خدا کی خدمت کرو اور دولت سے نفرت رکھو تو تمہاری دنیا مین اوقات بسری کس طرح ہوگی - اس سبب سے یہ بھی نہ کرنا چاہیئے مسیح بیان پر بتاتا ہی کہ دولت کی طرف کسقدر توجہ کرنا چاہیئے لکھا ہی کہ دنیاوی باتون کے لیئے فکر مت کرو +

(۲۵) اسلیئے مین تم سے کہتا ہون کہ اپنی زندگی کے لیئے فکر نہ کرو کہ ہم کیا کہائین گے اور کیا پئین گے نہ اپنے بدن کے لیئے کہ کیا پہنین گے [۲۶] کیا جان خوراک سے بہتر نہین اور بدن پوشاک سے۔ زبور ۵۵-۲۲ + لوق ۱۲-۲۲-۲۳ + فلپ ۴-۶ + ا پطر ۵-۷ +

(۲۵) فکر نہ کرو۔ لفظ "فکر" مین بہ نسبت اصلی لفظ یونانی کے جس سے یہ ترجمہ ہوا ہے زیادہ زور ہی جس لفظ یونانی کا ترجمہ فکر کیا ہے اوس لفظ کے مصدر کے معنی بانٹنا ہین جس سے مراد طرح طرح کی چیزون مین دل بانٹنا اور جسکے ساتھ اندیشہ اور حیرانی کرنی پڑتی ہے مثلاً خدا کے اور دولت کے درمیان دل بانٹنا۔ پس معنی یہ ہوئے کہ یہ نہو کہ نصف نصف دل دو آقاون کے درمیان بٹے کیونکہ دنیاوی دولت کی چاہ خدا پر کامل بہروسا رکھنے سے باز رکھتی ہے +

زندگی کے لیئے فکر نہ کرو وغیرہ۔ وہ جسنے جان دی ہے کیا وہ کہانے کو نہین دیگا اور وہ جسنے جسم دیا ہے کیا وہ کپڑا نہین دے گا +

ہم کیا کہائین گے۔ اس سوال کو خوب غور سے سمجہنا چاہیئے۔ یہان پر یہ مطلب نہین کہ کسی طرح کا بندوبست کہانے پینے کا نہ کرنا چاہیئے۔ اگر بی بی اپنے خاوند سے پوچھے آپ کیا کہائین گے اور ہم تمہارے لیئے کیا لاوین تو کچہ مضائقہ نہین مگر ہان اگر ہم یہ کہین کہ آج ہمکو کہین سے ملیگا یا نہین تو بیشک ممانعت ہے اس قسم کے سوال کم اعتقاد والے اور دنیا پرست لوگ کیا کرتے ہین اور ہمارا خداوند ایسے لوگون سے فرماتا ہی کہ خدا پر اعتقاد رکہو لیکن وے ڈرتے ہین کہ مبادا خدا پر بہروسا رکہنے سے اونکو روزی نہ ملے ایسے لوگون کی تسکین کیواسطے خداوند مسیح فرماتا ہی کہ اپنا کل کاروبار خدا پر چہوڑ دو اور اوسی پر بہروسا رکہو اور اپنا فرض ادا کرتے جاؤ۔ اوسنے یہ تعلیم دی کہ تم اپنے فرائض ادا کیئے جاؤ اور خدا تمہاری فکر آپ کریگا وہ جو پرندون اور سوسنون کی خبر لیتا ہی وہی تمہاری بہی خبر لیگا تم تو اوسکے پیارے بندے ہو دنیا مین اپنے کل فرضون کو ادا کرو اور کل فکرین خدا پر چہوڑ دو۔ ایماندار ہو اور خدا کو دنیا سے برتر سمجہو ایسا مت کرو کہ آدہا اپنا دل خدا کی طرف لگاؤ اور آدہا دنیا کی طرف۔ ایسا نہو کہ دنیا کی تلاش تمہارے دل کو خدا کی طرف رجوع ہونے سے باز رکہے اور خدا پر تمہارا بالکل بہروسا نہ رہے۔ ایسے فکر کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ تم دنیا پر بہ نسبت خدا کے زیادہ بہروسا رکہتے ہو اور دولتکو مسیح سے بہتر مالک جانتے ہو +

(۲۶) ہوا کے پرندون کو دیکھو وے نہ بوتے نہ لوتے نہ کوٹھیون مین جمع کرتے ہین۔ تو بھی تمہارا آسمانی باپ اونکو پالتا ہی۔ کیا تم اونسی بہتر نہین ہو (۲۷) تم مین سے کون ہے جو فکر کرکے اپنی عمر مین ایک گھڑی بڑھا سکتا ہی (۲۸) اور پوشاک کی کیون فکر کرتے ہو جنگلی سوسنون کو دیکھو کہ وے کس طرح سے بڑھتی ہین وے نہ محنت کرتی نہ کاتتی ہین

ای ۲۳ باب ۲۱۔ زب ۶ ۱۴۔ ۹ لوق ۱۲ باب ۲۴ وغیرہ

(۲۶) **ہوا کے پرندون**۔ یہان پر غور کرنا چاہیے کہ پرندا پنا کھانا تلاش کرتے ہین۔ اور خدا اوسکو بہم پہونچاتا ہے یہ نہین کہ ہمکو کھانا اتفاق سے ملجاتا ہے بلکہ ہمارا آسمانی باپ جو اپنے بندون کو جانتا ہے اور اون کی خبر لیتا ہے جب وے بہی کوشش کرین تو اونکے لیے کھانا مہیا کرتا ہی۔ پس ہوا کے پرندون سے نصیحت پکڑو اعتقاد سے زندگی بسر کرو ✦

(۲۷) **ایک گھڑی بڑھا سکتا ہے**۔ کہانا طیار کرنا اور کھالینا انسان کا کام ہے اور نفع پہونچانا اوس کھانی سے جسم مین خدا کا کام ہے۔ اوسے اختیار ہی چاہے جب تک زندہ رکھے ✦

(۲۸) **سوسنون کو دیکھو**۔ خردبین مین دیکھنے سی معلوم ہوتا ہے کہ سوسن اور اور پھولون کے پتون کی بناوٹ بہت ہی باریک ہے۔ جبکہ خدا سوسن کو بدون فکر کے نہایت باریک خوبصورت اور خوشنما پوشش دیتا ہے اور پرندون کو عمدہ میوے کہانے کو دیتا ہی تو تم کیون فکر کرتے ہو ✦

(۲۹) پر مین تمہین کہتا ہون کہ سلیمان بہی اپنی ساری شان و شوکت مین اون مین سے ایک کی مانند پہنے نہ تھا (۳۰) پس جب خدا میدان کی گہاس کو جو آج ہے اور کل تنور مین جھونکی جاتی یون پہناتا ہی تو کیا تمکو اے کم اعتقادو زیادہ نہ پہنایگا (۳۱) اسلیے یہ کہکے

فکر مت کرو کہ ہم کیا کہائینگے یا کیا پئینگے یا کیا پہنینگے (۳۲) کیونکہ
ان سب چیزون کی تلاش مین غیر قومین رہتی ہین اور تمہارا آسمانی باپ
جانتا ہے کہ تم اون سب چیزون کے محتاج ہو (۳۳) پر تم پہلے خدا
کی بادشاہت اور اوسکی راستبازی کو ڈہونڈہو تو یہ سب چیزین
بھی تمہین ملین گی۔ دیکھو اسل ۳۰-۱۳ + زب ۳۷-۵ ۲۵ + مرق ۱۰-۳۰ + لوق ۱۲-۳۱ + ۱ تم ۴-۸ +

(۳۰) تنور مین جہونکی جاتی - بعد سوکھ جانے کے تنور مین جلانے کو جہونکی جاتی ہے گہاس وغیرہ مین سوسن بہی جسکا ذکر اوپر کی آیت مین ہوا شامل ہی +

(۳۲) ان سب چیزون کی تلاش مین - یعنی تمام دنیاوی مال اور اسباب آیات (۱۹-۲۱) جسکے واسطے تمام دنیا کے لوگ فکرمند رہتے ہین - غیر قومون کی طرح مت ہو اون کا خدا دولت ہے اور تمہارا خدا آسمانی باپ ہی +

(۳۳) خدا کی بادشاہت - یعنی خدا کو اعلیٰ اور دنیا کو ادنیٰ سمجھو - پہلے خدا کی بادشاہت ڈہونڈہو پہر دنیاوی چیزین - جو کوئی ایسا کرتا ہی وہ پہلے دین کی فکر کرتا ہے اور بعد وہ دنیا مین محنتی اور ہوشیار ہوگا اور بجاے دنیا کی فکر کرنے کے خدا پر اعتقاد رکھے گا جبکہ انسان خدا پر بہروسا رکہتا ہے تو اوسکے حکمون کی بہی پابندی کرتا ہی +

ڈہونڈہو - غیر قومین دنیوی چیزون کو اعلیٰ سمجھتی ہین اور پہلے اون کو ڈہونڈہتی ہین مگر تم خدا کی بادشاہت کو اولیٰ تر سمجھو اور پہلے اوسکی تلاش کرو - اگر کوئی شخص تعصب کو کام نہ فرماکر اگلے زمانے کی تواریخ پڑہے تو اوسکو معلوم ہوگا کہ غیر قومین اکثر اسوجہ سے پریشان حالت مین تہین کہ وے خدا کو مسبب الاسباب اور کارساز نہین سمجھتی تہین چونکہ وے نہین خیال کرتی تہین کہ خدا ہماری خبر لینے والا ہی اور اپنی فکر آپ سب طرح سے کرنے لگے اس سبب سے وے کمینے بے ایمان بے رحم اور خودغرض ہوگئے - اونہون نے اپنے دیوتے اپنے ہی خراب مزاج کے موافق بنا لیے جو اون کی حاجتون کو رفع نہین کر سکتے تہے - جبکہ وے اپنے ہی ایجاد کیے ہوئے دیوتون کو پوجتے تہے تو گویا خود اپنی ہی پرستش کرتے تہے پس اسوجہ سے اون کی خرابی اور بہی بڑہ گئی - ان سب بت پرستون کے دستور کے برخلاف ہمارے خداوند نے ایک طریقہ مقرر کیا ہے اور گویا اوسنے اون سے کہا اے انسان کے بچو تمہارا ایک باپ آسمان پر ہے تم اوس پر

بہروسا رکہو اور اس فکر کے بہاری بوجہہ کو جو تمنے ناحق سر پر رکہا ہی اوتار ڈالو۔ اوسکو پاک جانو اور تم بہی اوس کی طرح پاک ہونے کی کوشش کرو۔ پس جب تم اوسکی بادشاہت کو قبول کر لوگے تو دنیا دی چیزین تمکو اوسکے ساتہہ ملجائینگی یہ سب چیزین بہی تمہین ملین گی۔ جو کچہ کہ ہمکو ملنا چاہیئے اوس سب کا خلاصہ اس آیت مین ہے۔ اگرچہ ہمارا خداوند کم اعتقادی کو منع کرتا ہے تب بہی اوسکی مرضی معلوم ہوتی ہی کہ ہم اپنے کہانے پینے کی مناسب طور پر فکر کرین۔ پس وہ اون لوگون کے اعتراض کو رد کرتا ہی جو کہتے ہین کہ مسیح فقیرانہ زندگی بسر کرنے کی یا ایسی بے فکری کی ہدایت کرتا ہے جس سے دنیا کا کام چل نہین سکتا ہی +

(۳۴) پس کل کی فکر نہ کرو کیونکہ کل اپنی چیزون کی آپ ہی فکر کر لے گا آج کا دکھہ آج ہی کے لیئے بس ہے۔

(۳۴) کل کی فکر نہ کرو۔ آج کا کام آج ادا کرو اور جب کل آویگا وہ اپنی فکر کرے گا۔ آج کا دکھہ آج کے لیئے بس ہے +

آج کا دکھہ آج ہی کے لیئے بس ہے۔ کل کی مشکلون مین آج مت پڑو۔ کیونکہ آج کی بہی فکرین بہتیری ہین جو خدا پر بالکل بہروسا رکہتا ہی اوسکے برابر کوئی چین اور حفاظت مین نہین ہے۔ کوئی آدمی اوسکے برابر خوش نہین ہو سکتا ہے اوسکو محنت کرنا پڑتا ہی کیونکہ یہ اوسپر فرض ہے مگر کوئی ایسی فکر جسمین اندیشہ اور گہبراہٹ ہو نہین ہوتی ہے +

ساتوان باب

عیب نہ لگاؤ کہ تمپر بہی عیب نہ لگایا جاوے (۲) کیونکہ جسطرح تم عیب لگاتے ہو اوسی طرح تم پر بہی عیب لگایا جایگا اور جس پیمانے سے تم ناپتے ہو اوسی سے تمہارے لیئے ناپا جایگا (۳) اور کیون اوس تنکے کو جو تیرے بہائی کی آنکھہ مین ہے دیکہتا ہے پر اوس کانڑی پر جو تیری آنکھہ مین ہے نظر

نہین کرتا لوق۶-۳۷+ ردم۲-۱+۱۴-۳و۴و۱۰و۱۳+۱قر۴-۳و۵- یعق۴-۱۱و۱۲+ مرق۴و۲۴+ لوق۶-۳۸+ لوق۶-۴۱و۴۲+

ساتوان باب

(۱) عیب نہ لگاؤ- اِس سے لوگون کے مزاج کو اِس غرض سے پہچاننا کہ ہم جانین کہ اون سے کس طور پر پیش آوین منع نہین ہے- ہمارے لیئے حکم ہی کہ ہم لوگون کے مزاج کو جانچین (آیت ۱۶ و ۲۰) اور جانچنے کا فائدہ بہی لکہا ہے "عیب لگانے" سے یہ غرض ہی کہ کسی شخص کی نسبت ایسا خیال کرنا کہ اگر ہماری نسبت وہ خیال کیا جاتا تو ہم اوسکو بے انصافی سمجہتے خداوند مسیح کہتا ہے جیسا قانون تم اورون کے حق مین کروگے ویسا ہی اور لوگ تمہارے حق مین کرین گے- ہم کو چاہیئے کہ اسی قاعدۂ مذکورہ کے مطابق اورون کی نیکی اور بدی کا اندازہ کرین +

تم پر بہی عیب نہ لگایا جاوے یعنی خدا سے- اگر اورون پر ہم عیب لگاوین تو خدا ہم پہ عیب لگا دیگا اور ہم ملزم ٹہرینگے جیسا کہ ذیل کے فقرے سے معلوم ہوتا ہے-

(۲) تم پر بہی عیب لگایا جاویگا یعنی خدا سے

جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو- خداوند مسیح بیان فرماتا ہی کہ ایسی بے انصافی کرنے سے سزا نازل ہوگی جو کوئی اورون کے ساتھہ بے انصافی کریگا خداوند اوسکے ساتھہ بے انصافی کریگا جیسا کہ زبور مین داؤد نے فرمایا کہ "کجرو کے ساتھہ تو کجرو معلوم ہوتا" زبور ۱۸-۲۶، خلاصہ یہ ہی کہ عیب لگانے والا موافق اپنی خراب عادت کے سزا پائیگا +

(۳) تیری آنکھہ- آنکہہ سے یہاں تشبیہاً مراد ہی اور تنکا اور کانڑی وہ چیزین ہین جنکی وجہ سے آدمی بہ نظرِ انصاف نہین دیکھہ سکتا ہے +

(۴) یا کیونکر تو اپنے بہائی کو کہتا کہ اوس تنکے کو جو تیری آنکھہ مین ہے نکالدون اور دیکھہ خود تیری آنکھہ مین کانڑی ہے (۵) اے ریاکار پہلے کانڑی کو اپنی آنکھہ سے نکال تب اوس تنکے کو اپنے بہائی کی آنکھہ سے اچھی طرح نکال سکیگا (۶) وہ چیز جو پاک ہے کتون کو مت دو اور اپنے موتی سورؤن کے آگے نہ پھینکو ایسا نہو کہ وے انہین پامال کرین اور

پھر کے تمھین پھاڑین (۷) مانگو کہ تمھین دیا جائیگا ڈہونڈھو کہ تم پاؤ گے کھٹکھٹاؤ کہ تمھارے واسطے کھولا جائیگا (۸) کیونکہ جو کوئی مانگتا ہی اوسے ملتا اور جو کوئی ڈہونڈہتا ہے سو پاتا ہے اور جو کوئی کھٹکھٹاتا اوس کے واسطے کھولا جائیگا

امثٰ ۹ - ۷ و ۹ + ۲۳ - ۹ + اس ۱۳ - ۴۵ و ۴۶ + متی ۲۱ - ۲۲ + مرق ۱۱ - ۲۴ - لوق ۱۱ - ۹ و ۱۰ + ۱۸ - ۱ + یوح ۱۴ - ۱۳ - ۱۳ + ۱۵ - ۷ + ۱۶ - ۲۳ و ۲۴ + یعق ۱ - ۵ و ۶ + ا یوح ۳ - ۲۲ + ۵ - ۱۴ و ۱۵ + امثٰ ۸ - ۱۷ + یرم ۲۹ - ۱۲ و ۱۳ +

(۶) **کتون کو مت دو + + + سورون کے آگے نہ پھینکو** - ہمارے خداوند نے اوپر کی چند آیتون مین بیان کیا ہی کہ اپنے بھائی پر خواہ مخواہ عیب مت لگا - اس آیت مین وہ فرماتا ہے کہ بُرے لوگون کو بھی پہچانو اور نیکون اور بدون کے درمیان امتیاز کرو - کتون اور سؤرون سے مراد فاسد بدمزاجون اور نفس پرستون سے ہے - ہمکو چاہئیے کہ ایسے لوگون سے خبردار رہین - جو کُتے کی مانند ہی اوسکی سپرد کوئی نیک کام نہ کرو خراب آدمی کو واعظ کا کام نہین دینا چاہئیے - امورات مذہبی مین ایسے لوگون کو دخل نہ دینا چاہئیے - بعض مذہبی ذکر ایسے ہین کہ اکثرون کے روبرو نہین کرنا چاہئیے کیونکہ وے نفس پرست ہین اور اوسکو سمجھہ نہین سکتے ہین - بعض آدمی ایسے ہین کہ حق بات کو ٹھٹھون مین ڈالدیتے ہین پس ایسون کے سامنے ذکر کرنا مناسب نہین ہے - الغرض واعظ مقرر کرنے اور انجیل کی باتین سکھانے کے لیئے ہمکو چاہئیے کہ نیک و بد کے درمیان تمیز کرین اور جو جیسا ہو اوس سے اوسی طرح پیش آوین +

وے اونہین پامال کرین - یہ سورون کی طرف اشارہ ہی - اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ نفس پرست حق باتون کی کچھ پروا نہین کرتے ہین چاہے وہ کیسے ہی عمدہ اور بیش بہا ہون +

پھر کے تمھین پھاڑین - یہ کتون کی طرف اشارہ ہی - اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ تندخو کیسی بدمزاجی سے پیش آتے ہین جب کوئی حق بات اونکے برخلاف کہی جاوے اگر تم کتے کو موتی دو پھر بھی وہ تمھین کاٹنے پھاڑنے دوڑیگا +

(۸) **جو کوئی مانگتا ہے اوسے ملتا** جبکہ ہم خدا کی بادشاہت مین داخل ہوئے اور اوسکو اپنا باپ مانا تو ہمکو ہمارا حق فرزندی حاصل ہوا جس چیز کی ضرورت ہو ہم مانگین - جبکہ ہمکو وہ بڑی سی بڑی بخشش یعنی پاک روح دیتا ہے تو اور چھوٹی چیزین جو ہماری مفید مطلب ہین کیون نہ دیگا ہمارے مانگنے کے لیئے فقط یہی شرط ہی کہ ہم اونہین چیزونکو

مانگیں جو لڑکے کو باپ سے مانگنا مناسب ہے اور اوسکے دینے کی حد یہی ہی کہ وہ وہی چیزین دیگا جنکا دینا باپ کو مناسب ہے۔ لڑکا باپ پر حکم نہین کر سکتا ہی کہ جسوقت جو چیز چاہے وہی دیوے۔ اس بات کو والدین خوب جانتے ہین کہ کونسی چیز دینی چاہیے اور کونسی نہین دینی چاہیے۔ اونکو اختیار ہی کہ اگر مناسب سمجھین تو دین۔ اگر مناسب نہ سمجھین تو نہ دین۔ پس خدا کی فرزندونکو چاہیے کہ بیوقوفی سے اس وعدہ کے معنی یہ نہ سمجھین کہ جب ہم حکم کرین تو اوسی وقت خدا اوسکی تعمیل کرے۔ وعدہ صرف یہی ہے کہ تمکو دعا مانگنے کا حق حاصل ہی اور خدا تمہارا باپ اسکو قبول کریگا جہان تک مناسب ہی۔

جو کوئی ڈہونڈہتا ہے سو پاتا ہے۔ ڈہونڈہنے مین بہ نسبت مانگنے کے جد وجہد ہے۔ یہ نہین کہ جس چیز کی ہمکو ضرورت ہے وہی مانگتے ہی ملجاوے کیونکہ اکثر اوقات نرے مانگنے ہی سے مطلب نہین نکلتا ہے۔ جن چیزون کی ہمکو تلاش کرنی چاہیے یعنی خدا کی بادشاہت اور اوسکی راستبازی وہ باب ۶ ۳۳ مین مذکور ہین۔ جن چیزون کا ذکر ۳۲ وین آیت مین ہوا یعنی جنکو غیر قومین ڈہونڈہتی ہین اونکے خلاف ہین +

جو کوئی کھٹکھٹاتا ہے۔ کھٹکھٹانے مین مانگنے اور ڈہونڈہنے سے زیادہ آرزو پائی جاتی ہے۔ تنگ دروازہ کو جیسا کہ ۱۴ وین آیت مین ذکر ہے کھٹکھٹاؤ اور سکری راہ تمہارے لیئے کھلجاویگی۔ اور اگر تم تمام عمر کھٹکھٹاتے رہوگے تو آسمانی بادشاہت کا دروازہ تمہارے لیئے کھلجاویگا۔ مگر ایسی بہی بیشک ہونگے جو باہر کھڑے ہوکر دروازہ کھٹکھٹانا شروع کرینگے (لوقا ۱۳ : ۲۵ +) مگر مسیح کی آواز اندر سے آویگی کہ دور مجہہ سے دور ہو۔ غیر قومون کے درمیان ایسے لوگ ہین جو خدا آسمانی باپ کو نہین جانتے ہین اور عیسائیون کے ملکون مین ایسے لوگ ہین جو خدا کے بیٹے مسیح کو نہین جانتے ہین +

(۹) یا تم مین سے کون آدمی ہے کہ اگر اوسکا بیٹا اوس سے روٹی مانگے وہ اوسے پتھر دیوے (۱۰) یا اگر مچھلی مانگے اوسے سانپ دے۔ (۱۱) پس جبکہ تم جو برے ہو۔ اپنے لڑکون کو اچھی چیزین دینے جانتے ہو تو کتنا زیادہ تمہارا باپ جو آسمان پر ہی اونھین جو اوس سے مانگتے ہین اچھی چیزین دیگا (۱۲) پس جو کچہہ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھہ کرین ویسا تم بہی اون کے ساتھہ کرو۔ کیونکہ توریت اور نبیون کا خلاصہ

یہی ہے لوق ۱۱-۱۱ و ۱۲ و ۱۳ + پید ۶-۵ + ۸-۲۱ + لوق ۶-۳۱ + احتب ۱۹-۱۸ + متی ۲۲-۴۰ + روم ۱۳-۸ و ۹ و ۱۰ + گل ۵-۱۴ + اتم ۱-۵ +

(۹) آدمی ہے - یہ ایک دلیل ادنی سے اعلی کو ثابت کرنی کی ہے - انسانی باپ کی نسبت خدا باپ اپنے فرزندون کے ساتھ کیسا فیاض اور مہربان ہی *

(۱۱) برے ہو کیونکہ انسان گناہ مین پیدا ہوا ہی *

(۱۲) پس جو کچھ - چونکہ یہ بات ہے کہ جیسا تم اپنی اولاد کے ساتھ سلوک کرتے ہو ایسا ہی چاہتے ہو کہ خدا باپ ہماری ساتھ کری تو چاہئیے کہ یہ قاعدہ اپنی اولاد ہی پر منحصر نہ کرو بلکہ سب کے واسطے یہی قاعدہ عام کرو - یعنی نہ صرف اپنی اولاد ہی کے ساتھ وہ سلوک کرو جو تم باپ ہو کر چاہتے ہو بلکہ جیسا تمہارے ساتھ تمہاری اولاد پیش آتی ہے ویسا ہی تم تمام مخلوق کے ساتھ پیش آؤ - اپنی اولاد ہی پر فقط اوس سلوک کی پابندی نہ کرو یعنی جو کچھ کہ تم منصف اور راستبازانہ بنکر اورون سے چاہتے ہو وہ چاہئیے کہ تم اورون کے ساتھ کرو - اگر تم اورون کی جگہہ پر ہوتے اور اوسوقت مین جو کچھ تمہارا حق اونپر ہوتا وہی حق اب اونکا جو اوس جگہہ پر ہین تمہارے اوپر ہی - غرض جو حال اورون کا ہوا کرے اوسکو اپنے اوپر قیاس کرکے دیکھہ لیا کرو *

کیونکہ توریت اور نبیون کا خلاصہ یہی ہے - ہمارا خداوند یہ نہین دعوی کرتا ہی کہ یہ کوئی نئی بات ہی بلکہ یہ پرانا حکم ہے - یہ توریت کے احکامون کا خلاصہ ہے - یہ اوس حکم کی تصدیق ہے جو کہ ہر ایک انسان کے دلپر یہی لکھی ہے - اس حکم کو بہت مرتبہ نیک لوگون نے زمانہ بزمانہ ظاہر کیا *

(۱۳) تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ چوڑا ہے وہ دروازہ اور کشادہ ہی وہ راستہ جو ہلاکت کو پہونچاتا ہی اور بہت ہین جو اوس سے داخل ہوتے (۱۴) کیا ہی تنگ ہی وہ دروازہ اور سکری ہے وہ راہ جو زندگی کو پہونچاتی اور تھوڑے ہین جو اوسے پاتے (۱۵) پر جھوٹے نبیون سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑون کے بھیس مین آتے

پر حقیقت مین پھاڑنے والے بھیڑیے ہین[۱۵] (۱۶) تم اونہین اون کے پہلون سے پہچانوگے[۱۵] کیا کانٹون سے انگور یا اونٹ کٹارون سے انجیر توڑتے ہین[۱۶] - لوق ۱۳ - ۴۴ - استث ۱۳ - ۱۳ + ینہ ۲۳ - ۱۶ + متی ۲۳ - ۲۸ و ۵ + ۱۱ و ۲۴ + ذرق ۱۳ - ۲۲ + روم ۱۶ - ۱۷ و ۱۸ + انس ۵ - ۶ + قل ۲ - ۱۰ + ۲ پط ۲ - ۱ و ۲ و ۳ + ایوح ۴ و ۱ + نیاک[۱۶] ۳ - ۵ + ۲ تم ۳ - ۵ + ۱۰ گم[۱۲] ۹ و ۳۰ + ۲۰ آیت متی ۱۲ - ۳۳ + لوق ۶ - ۴۳ و ۴۴

(۱۳) تنگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ چوڑا ہے وہ دروازہ جسطرح کسی کوتاہ دروازے سے ایک تنگ راہ کسی عمدہ محل کو جاتی ہے اسی طرح سے انجیل کی راہ حیاتِ ابدی کے محل کو جاتی ہے اور گناہ کا رستہ مانند ایک کشادہ عمدہ سایہ دار سڑک کے ہے جسپر ہزارون آدمی چلتے ہین اور جو ہلاکت کو پہونچاتا ہے +

(۱۴) تھوڑے ہین جو اوسے پاتے - وے اوسکو ڈہونڈھتے نہین - وے بھیڑ کو چوڑے دروازے مین گھستے ہوئے دیکھکر آپ بھی اوسی مین جاتے ہین اور تنگ رستے مین جانے کی کوشش بھی نہین کرتے ہین چاہے وہ اوین کی آنکھون کے روبرو کیون نہ ہو +

(۱۶) اونکے پہلون سے - اونکے کامون اور اونکی تعلیم کی تاثیر سے +

پہچانوگے - ہمارے لئیے یہ بہت ہی ضرور ہے کہ ہم اون کو پہچانین اور اسی سبب سے اون کی پہچان کے لئیے یہان پر ایک سہل سی کسوٹی دی گئی ہے +

(۱۷) اوسی طرح ہر ایک اچھا درخت اچھے پھل لاتا اور برا درخت برا پھل لاتا ہے (۱۸) اچھا درخت برے پھل نہین لا سکتا نہ برا درخت اچھے پھل لا سکتا (۱۹) ہر ایک درخت جو اچھے پھل نہین لاتا کاٹا اور آگ مین ڈالا جاتا ہے[۱۹] (۲۰) پس اونکے

پہلون سے تم اونھین پہچانوگے (۲۱) نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت مین داخل ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہی (۲۲) اوسدن بہتیرے مجھے کہین گے ایخداوند ایخداوند کیا ہمنے تیرے نام سے نبوت نہین کی اور تیرے نام سے دیون کو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت سی کرامات ظاہر نہین کین - ۲۰ یر ۱۱
۱۹ +متی ۱۲- ۳۳ + متی ۱-۱۰ + لوق ۳ ۱۰ + یوح ۱۵-۲-۶ - ہوسیع ۸-۲ - متی ۲۵-۱۱ و ۱۲ + لوق ۶-۴۶ + ۱۳- ۲۵ + عم
۱۹-۱۳ + سدم ۲-۱۳ + یعق ۱ ۲۲ + گنتی ۲۴-۴ + یوح ۱۱-۵۱ + ۱ قر ۱۳-۲ +

(۲۲) اوسدن بہتیرے مجھے کہین گے اوسدن یعنی قیامت کے روز +

ایخداوند ایخداوند - صرف زبان ہی سے کہنا مراد ہی دل سے نہین - قیامت کے دن بڑے بڑے کامون سے جو صرف دکھلانے کو کئے جاتے ہین کچہ فائدہ نہ ہوگا +

نبوت نہین کی - نبوت سے مراد یہان صرف پیشین گوئی نہین بلکہ اورون کو تعلیم دینا اور سکھلانا پڑہانا ہے جسمین جہوٹی تعلیم بہی جو خدا کی مقبول نہین جسکے دینے والے خود دہوکے مین پڑگئے ہین اِسمین داخل ہی -

دیوون کو نہین نکالا - اونکی کوشش سے لوگون کی روحین تو بدلگئین اور شیطان اون کے دلون مین سے نکل گیا مگر کیسے افسوس کے لائق وہ لوگ ہین جو اورونکو بچاتے ہین اور آپ نجات نہین حاصل کرتے ہین +

بہت سی کرامات اِس فقرہ کی تفسیر مین ناست صاحب لکہتے ہین کہ "یونانی لفظ جسکا ترجمہ کرامات کیا ہی اوس سے مطلب اون کامون سے ہے جو فوق عاداتِ انسانی ہوتے ہین جنکو معجزات کہنا چاہیئے -
اِس سے یہان یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ آیا اون آدمیون کا دعوی کہ ہم معجزات دکھلاتے تہے قابل تسلیم ہے یا نہین یا یہ کہ صرف دہوکے سے ایسا کہتے ہین - ہماری راے یہان یہ ہی کہ کرامات اور معجزات جہوٹے نبیون سے بہی صادر ہوا کرتے ہین - یہ بات سچ ہے کہ معجزات اکثر اسیواسطے کئے گئے ہین کہ اونکے ذریعہ سے لوگ خدا کے پیغمبرون کو پہچان جایا کرین جیسا کہ متی ۱۶ باب ۱ اور ۸ سے ظاہر ہے مگر اِس امر کی شناخت کیواسطے ایک اور کسوٹی اِس سے بہی زیادہ

عمدہ ہو اور وہ یہ ہے کہ اوس شخص کی تعلیمات کو دیکھنا چاہئیے کہ کس قسم کی ہین اور اوسکے صدق دل سے ماننے والون پر
کیا اثر اون تعلیمات کا ہوا اور جو معلّم اون تعلیمات کا ہو اوسنے کس طرح اپنی زندگی اس دنیا مین بسر کی اور کیا کیا فعل
اوس سے اس دنیا مین سرزد ہوئے معجزے کی حقیقت تو موسیٰ نبی نے کتاب استثنا ۱۳۔ ۱ و ۲ مین خوب صراحت کے
ساتہ بیان کی ہو کہ نبی کی نبوت کی شہادت کیواسطے صرف معجزات ہی مُکتفی نہین ہین بلکہ اوسکی تعلیمات کو دیکھنا چاہئیے
کہ کس قسم کے ہین۔ سوا اسکے یہودیون اور عیسائیون دونونکے زمانون مین معجزات الٰہیہ کے ساتھ شیطانی کرامات کا ذکر
اکثر آیات مین ایسی صاف صاف عبارت مین آیا ہو کہ کوئی شخص جو بیبل کو مانتا ہو انکار نہین کرسکتا ہو جیسا کہ متی ۲۴۔ ۲۴
اور ۲ تس ۲۔ ۹ وغیرہ سے ظاہر ہے۔ اگر کوئی کہے کہ خدا شیطانی کرامات کیون ہونے دیتا ہو تو اوسکی تصریح موسیٰ نے
آیاتِ مذکورہ بالا مین خوب کردی ہے "کیونکہ تمہارا خدا تمہین آزماتا ہو تا دریافت کرے کہ تم خداوند اپنے خدا کو اپنے
سارے دل اور اپنی ساری جان سے دوست رکھتے ہو کہ نہین" خدا پرستون کو اوس معجزے کے بُری اثر سے محفوظ رہنے
کیواسطے بہتیرے وسائل ہین معجزاتِ الٰہیہ سے بیشک خدا کا جلال اور عظمت ظاہر ہوتی ہے اور مقصود اصلی اس قسم کے
معجزات کا یہی ہوتا ہو کہ انسان کی اصلاح کرے۔ بخلاف اسکے کراماتِ شیطانی مین یہ امر یعنی اصلاح انسان کی ہرگز مقصد
نہین ہوتی اور اگر ایسا ہو تو شیطان کیون شیطان ہو۔ اوسکو کیا غرض ہے کہ آدمی کی بہتری کرے۔ وہ تو بُرائی پر آمادہ
رہتا ہے متی ۱۲ باب ۲۵۔ ۲۶ غرض کراماتِ شیطانی اور معجزاتِ الٰہی کے درمیان مین فرق معلوم کرنیکے واسطے سب سے عمدہ
اور بہتر کسوٹی یہ ہو کہ اول اوس معجزے کے مطلب کو دیکھے کہ کس مطلب کیواسطے کیا گیا ہو سوا اسکے بہت اور طریقے فرق
دریافت کرنے کے ہین مگر یہ سب سے بہتر ہو؀

اصل معجزہ جو قوانین خلقت کے کسی قانون کو بند کردے ہم جانتے ہین کہ صرف خدا ہی سے ممکن ہو تاہم بہتیری باتین ایسی
ہین جو نہ تو افعال الٰہی مین سے جو انسان کے علم و قدرت سے باہر ہین سمجھی جاتی ہین اور نہ انسان کے عام کامون مین
متصوّر ہین بلکہ ایک ایسا عجیب امر معلوم ہوتا ہے جو نہ خدا کا کام ہو نہ انسان کا کام ہے بلکہ کرامات ہے۔ جو کوئی شیطان
کے وجود کا قائل ہو اوسکو اس امر کے سمجھنے مین کہ شیطان جو علم اور قدرت مین فرشتون کے برابر ہو ایسی ایسی باتین
دکھلا سکتا ہو جو انسان کے حیطۂ اقتدار اور سمجھ سے باہر ہین کچھ دقت نہ ہوگی بلکہ مزید بران یہ بات بھی قابل غور کے ہے
کہ بہتیری فوق العادت باتین جو خدا سے منسوب کی جاتی ہون ممکن ہے کہ عوام الناس مین سے جو خدا دوست اور
دیندار بھی نہ ہو اوس سے بھی وقوع مین آئی ہین۔ پس اسی قسم کی کرامات اس آیت مین مقصود ہین۔ یہوداہ کی کرامات
بلکہ ممکن ہے کہ بعض اور شاگرد جنکو ہمارا خداوند مختلف وقتون مین بھیجا کرتا تھا اون سے بھی اسی قسم کی کرامات صادر

ہوئے ہون کیونکہ لوق ۱۰ - ۲۰ مین جہان شاگردون کے لوٹنے اور خوش ہونے کا اسطرحپر ذکر کیا گیا ہی کہ "مگر اسپر خوش نہ ہو کہ روحین تمہارے تابع ہین بلکہ اسلیئے خوشی کرو کہ تمہارے نام آسمان پر آسمان پہ لکھے ہین" صاف صاف امکان اسی قسم کا پایا جاتا ہی سوا اسکے بلعام کا قصہ بہی اس مقام کی تائید کے واسطے حالانکہ بلعام کچھ خدا کے لوگون مین نہ تھا اوسکا مقبول تھا (۲ پطر ۲ - ۱۵) ایک عجیب مثال ہے کہ "خدا کی روح اوسپر اوتری (گنتی ۲۴ - ۲ -) ممکن ہے کہ خدا اپنی حکمت کاملہ سے کسیکو ایک عجیب قدرت معجزہ کرنے کی کسی مقصد کے واسطے دیوی جسکو وہ آدمی دہوکہا سے خدا کے نزدیک اپنے مقبول ہونے کی دلیل گردانے حتی کہ قیامت کے دن اوکا یہ دہوکا اون پہ کہلیا وے - جادوگردون کا اور جان بوجھکر دہوکا دینے والونکا ذکر اس آیت مین صاف معلوم ہوتا ہی کہ نہین آیا ہی بلکہ وے لوگ حقیقت مین بسبب معجزہ دکھلانے کے اپنے آپ کو خدا ہی کی طرف سے جانتے ہین - پس ہمکو کسی عجیب بخشش کے بارے مین جو خدا سے ملی ہی خود آزمائی کرنا چاہیئے تاکہ دیکہین کہ ہم خدا کو اور اپنے ہمسایونکو پیار کرتے ہین یا نہین - اور مسیح کے ساتھہ کامل ایمان سے ملگئے ہین یا نہین -

پس اس بیان سے اس قسم کی کرامات کا حال کہلگیا اور صاحب استفسار کا جو اعتراض ہے کہ اگر یہ لوگ بُرے تھے تو کیونکر کرامات کرسکتے تھے اوسکا بہی جواب کافی ہوگیا +

(۲۳) اور اوسوقت مین اون سے صاف کہونگا کہ مین کبہی تمسے واقف نہ تھا[۲۱] اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو[۲۲] (۲۴) پس جو کوئی میری یہ باتین سُنتا اور اونہین عمل مین لاتا ہے مین اوسے اوس عقلمند کی مانند ٹھہراتا ہون جسنے چٹان پر اپنا گھر بنایا[۲۳] (۲۵) اور مینہ برسا اور باڑہین آئین اور آندہیان چلین اور اوس گھر پر زور مارا پر وہ نہ گرا کیونکہ اوسکی نیو چٹان پر ڈالی گئی تھی (۲۶) پر جو کوئی میری یہہ باتین سُنتا اور اون پر عمل نہین کرتا وہ اوس بے وقوف آدمی کی مانند ٹھہرے گا جسنے اپنا گھر ریتی پر بنایا - [۲۱] متی ۲۵ - ۱۲ - لوق ۱۳ - ۲۵ و ۲۷

۲ تمتھ ۲-۱۹ + ... متی ۲۵-۱۲ + لوقا ۱۳-۲۵ وغیرہ +

(۲۳) **تم سے واقف نہ تھا** یہ محاورہ کتب مقدسہ مین اکثر جگہ آیا ہے اسکے معنی صرف یہی ہین کہ مین تمہین قبول نہین کرتا تہا ان لوگون کے حالات جو یہان مذکور ہوئے ہین ایسے تھے کہ یسوع اونکو اپنے سچے تابعین مین سے کبھی نہین سمجھتا تھا +

(۲۶) **سُنتا + + عمل نہین کرتا** ۔ صرف سننے یا یقین کرنے سے نہین بلکہ ان باتون پر عمل کرنے سے تمہارا گھر چٹان پر ہوگا ۔ یہ سچ ہے کہ سننے سے ایمان آتا ہے لیکن ایمان بدون عمل کے کچھ کام کا نہین ہے +

(۲۷) اور مینہ برسا اور باڑہین آئین اور آندھیان چلین اور اوس گھر پر زور مارا اور وہ گر پڑا اور اوسکا گرنا خوفناک واقع ہوا (۲۸) اور ایسا ہوا کہ جب یسوع یہ باتین کہہ چکا تو وہ بھیڑ اوسکی تعلیم سے دنگ ہوئی (۲۹) کیونکہ وہ فقیہون کی مانند نہین بلکہ اختیار والے کے طور پر سکھلاتا تھا

لا یونانی مین بڑا ہوا ۔ متی ۱۳-۵۴ + مرقس ۱-۲۲ + ۶-۲ + لوقا ۴-۳۲ + یوحنا ۷-۴۶ +

(۲۸) **اوسکی تعلیم سے دنگ ہوئی** ۔ لوگون کے دنگ ہونے کا سبب یہ تہا کہ کوئی شخص اونکے درمیان دعوی کرے کہ قیامت کے روز مین انصاف کرونگا ۔ مسیح اپنے بیانمین یہی دعوی کرتا تہا +

(۲۹) **اختیار والے کے طور پر** ۔ وہ کچہ ربیون اور نبیون اور بزرگون اور موسی کے بھروسے پر نہ تہا بلکہ اس طور پر نصیحت کرتا تھا کہ مین ان سب سے بڑا اور اختیار والا ہون اوسکو خود اختیار کُلی تہا +

مسیح کی بڑی شہرت گردو کے گروہ دور دور سے آئے (۴-۲۵) جبکہ مسیح پہاڑ سے اوترکر کفرناحوم کی طرف چلا بہت سی بھیڑ اوسکے پیچھے ہولی (۸-۱) یہ نہین معلوم کہ مسیح کے بارے مین کسقدر جانتے تھے مگر اسمین کچہ شک نہین کہ بہت لوگ مسیح کی تعلیم کو قبول کر چلے تھے +

آٹھوان باب

جب وہ اوس پہاڑ سے اوترا بہت سی بھیڑ اوسکے پیچھے ہولی (۲) اور دیکھو ایک کوڑھی نے آکے اوسے سجدہ کیا اور کہا ایخداوند اگر تو چاہے تو مجھے پاک صاف کرسکتا ہے (۳) تب یسوع نے ہاتھ بڑہا کے اوسے چھوا۔ اور کہا مین چاہتا ہون تو پاک صاف ہو اور وہین اوسکا کوڑھ جاتا رہا۔ مرق ۱۔ ۴۰ وغیرہ لوق ۵۔ ۱۲۔ وغیرہ

آٹھوان باب

آٹھوین اور نوین باب مین متی نے دس معجزے بیان کیئے ہین یہ معجزہ سلسلہ وار جیسے ہوئے ترتیب نہین دیئے گئے ہین بلکہ صرف اس لیئے بیان کیئے گئے ہین کہ اون سے مسیح کے عجیب کام ظاہر ہون۔ ۵ وین ۶ وین اور ۷ وین باب مین مسیح کے پہاڑ پر وعظ کرنے کا ذکر ہے جہان اوسنے آپ کو بطور اوستاد کے ظاہر کیا اور ذیل کے دو بابون مین ظاہر ہے کہ اوسنے ایسے کام کیئے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدا کی تعلیم کرتا تہا۔ ان دس معجزون مین سے ۵ تو حسب تفصیل ذیل اس باب مین بیان ہوئے ہین۔

۱۔ کوڑہی کو پاک کرنا۔ ۲۔ ایک صوبہ دار کے چہوکرے کو چنگا کرنا پطرس کی ساس کی تپ دور کرنا۔ ۴ ہوا اور اندہی کو تہما کرنا ۵۔ گدارا کے دو شخصون کے اوپر سے دیو کا اوتارنا۔

(۳) اوسے چھوا۔ کوڑہی کا چہونا شرع سے روانہ تہا لیکن یہ وہ اونگلی تہی جسمین ناپاکی لگ ہی نہین سکتی تہی اوس سے ناپاکی بہاگتی تہی جسکو وہ چہوتا وہ پاک ہوجاتا تہا

وہین اوسکا کوڑھ جاتا رہا۔ جب اوسکا کوڑھ جاتا رہا ہوگا تو اوسکو کیسا آرام وچین معلوم ہوا ہوگا۔ اوسکے اعضا جو گل گئے تہے پہر بن گئے اور اوسکے جسم مین صاف خون پہر گردش کرنے لگا۔ اور اوسکی آنکھین پہلے کی طرح روشن ہوگئین۔ اور اوس کی آواز شیرین ہوگئی وہ اچہے چنگے نوجوان آدمی کی طرح پہر ہوگیا وہ ہمارے خداوند کا

حکم سننے کو نہین ٹھہرا بلکہ خوشی کے مارے لوگون کو اپنے شفا پانے کی خبر دینے دوڑا ہوگا ٭

(۴) پہر یسوع نے اوسے کہا دیکھہ کسی سے نہ کہیو پر جا کے اپنی تئین کاہن کو دیکہا اور جو نذر موسیٰ نے مقرر کی گذران تاکہ اون کے لئے گواہی ہو (۵) اور جب یسوع کفرناحم مین داخل ہوا ایک صوبہ دار اوس پاس آیا اور اوس سے منت کر کے کہا کہ (۶) ایخداوند میرا چھوکرا جھولے کا مارا گھر مین پڑا اور نہایت دُکھہ مین ہے (۷) تب یسوع نے اوس سے کہا مین آ کے اوسے چنگا کرونگا (۸) صوبہ دار نے جواب مین کہا ایخداوند مین اِس لائق نہین کہ تو میری چھت تلے آوے بلکہ صرف ایک بات کہہ تو میرا چھوکرا چنگا ہو جائیگا متی ۹-۳۰ + مرق ۵-۴۳ + احب ۱۴-۱۳ و ۴ و ۱۰ + لوق ۵-۱۴ + لوق ۷-۱ وغیرہ + لوق ۱۵-۱۹ و ۲۱ + زبور ۱۰۷-۲۰ +

(۴) کسی سے نہ کہیو - ہمارے خداوند نے اکثر اوقات اون شخصون سے جنہون نے اوسکے فیض بخش معجزون سے شفا پائی تہی منع کیا کہ تم اِس امر کو ظاہر نہ کرنا اور بعض اوقات اونہین مشہور کرنے کو حکم دیا - ناظرین اکثر اِس سے متعجب ہوتے ہین کہ مسیح نے ایسا کیون کیا - یہ بات ذیل کے بیانات سے بخوبی حل ہو جائیگی ۱+ - ہمارے خداوند نے یہ نہین چاہا کہ وہی لوگ جنہون نے اوسکی قدرت سے شفا پائی تہی اوسکی بخشش کا اقرار نکرین - یہ اوس عورت کے حال سے صاف ظاہر ہے جسکا لہو بہتا بند ہو گیا تہا (مرق ۵-۳۱ کی شرح دیکہو) ۲ مرقس نے جب کوڑہی کو شفا دینے کا معجزہ بیان کیا ہے تب اسبات کا سبب کہ مسیح نے کیون اوس شخص کو معجزہ پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا ظاہر کیا ہے جب آدمی نے کہ جسنے شفا پائی تہی خداوند کے حکم کو نمانا آخرکار بڑی شہرت ہوئی جس سے مسیح بچنا چاہتا تہا کیونکہ اوسکے کام مین ہرج ہوتا تہا - وہ شخص اِس معجزہ کا ذکر لوگون مین مشہور کرنے لگا اور مسیح کو ایسا مشہور کیا کہ وہ شہر مین نہ داخل ہو سکا بلکہ باہر ویرانہ مین رہا بیٹہ رکہنے سے ہمارے خداوند کو تکلیفین ہوئین وہ کئی آیات سے ظاہر ہین مرق ۳-۹ - ۱۰ + یہ کچہ بعینہ تہا

کہ بے وقوف لوگ جوش وخروش مین آکر اوسکو دنیاوی بادشاہ بنانے کا ارادہ کرتے اور اس طرح اوسکو وہان کے
حاکمون سے بھڑاتے دیکھو ۱۲-۱۶-۲۱ کی تفسیر ۔ خداوند مسیح نے دانائی سے چاہا کہ مین خود اپنی تعلیم ظاہر کرنے کے
لیئے واعظ اور منادی کرنے والا پسند کرون ۔ خدا کی مرضی نہ تہی کہ دیو اوسکی الوہیت کا اظہار کرین بلکہ ہر شخص جسکو
اوسنے اپنی رحمت سے چنگا کیا اسقدر سنجیدگی اور عقلمندی اور ہوشیاری مین قابل نہ تہا کہ لوگون سے مسیح کا کام بیان
کرے ۔ غور کرنا چاہیئے کہ مسیح کے خاص شاگرد جنکی اوسنے مدت تک تعلیم کی تہی جبتک اوسکے کام اور صفات بیان کرنے کے
لایق تہے ۔ سوا چند موقع کے اوسنے آپ ہی اپنی حالت بیان کی ہے ۴ ۔ اس بات کا سبب کہ اوسنے گدارا کے
ایک آدمی سے جسمین ایک ناپاک روح تہی ۔ اسنے چنگے ہوجانے کی خبر مشہور کرنے کو کیون کہا ۔ مرقس ۵-۱۹ کی شرح
مین بیان ہوا ہی ۔ خداوند مسیح وہ شہر چھوڑنے کو تہا پس اوسکو اس بات کا خطرہ نہین تہا کہ میرے پیچہے بہت بھیڑ
جمع ہوجائیگی چونکہ وہان بہت سے الزام لگانے والے تہے اسلیئے ایک مداح کی بہی ضرورت تہی جو اصل حال بیان کرے
تاکہ اونکے لیئے گواہی ہو ۔ تاکہ اون کو معلوم ہو کہ یہان ایک بڑا شفا بخشنے والا ہی جو کامل طاقت
رکہتا ہی ۔ یہ امر کاہن کے روبرو بیان کے لایق تہا کیونکہ موسیٰ کی شریعت (احبار ۱۴-۲-۱۰ و ۲۱) مین حکم ہے کہ
کوڑہی جب چنگا ہوا اوسکو کاہن پاس لیجاؤ ۔ اس کوڑہی کو چنگا دیکہکر اونکو یقین کرنا پڑتا کہ مسیح منجانب اللہ ہی ؟

(۹) کیونکہ مین بہی آدمی ہون جو دوسرے کے اختیار مین ہون
اور سپاہی میرے حکم مین ہین اور جب ایک کو کہتا ہون جا وہ جاتا ہی
اور دوسرے کو کہ آ وہ آتا ہے اور اپنے غلام کو کہ یہہ کر وہ کرتا ہی
(۱۰) یسوع نے یہ سنکر تعجب کیا اور اون کو جو پیچہے آتے تہے کہا مین
تمسے سچ کہتا ہون کہ مینے ایسا ایمان اسرائیل مین بہی نہین پایا
(۱۱) اور مین تم سے کہتا ہون کہ بہتیرے پورب اور پچہم سے آوینگے
اور ابراہام و اضحاق اور یعقوب کے ساتھہ آسمان کی بادشاہت

باہر کے اندھیرے مین - ابھی تک اوس ضیافت کا ذکر چلا جاتا ہے - اندر کی رونق وخوشی اور جلسے کی ضیافت کا ہونا خدا کی بادشاہت کی ہو کہ اس دنیا مین اور دوسرے جہان مین ہے علامتین ہین اور باہر کے اندھیرے سے مراد نہایت خوف ہے +

(۱۳) تب یسوع نے اوس صوبہ دار کو کہا جا اور جیسا تو ایمان لایا تیرے لئے ویسا ہی ہوا اور اوسی گھڑی اوسکا چھوکرا چنگا ہو گیا (۱۴) اور یسوع نے پطرس کے گھر مین آکے دیکھا کہ اوسکی ساس پڑی اور اوسپر تپ چڑھی ہے (۱۵) اور اوسنے اوسکا ہاتھ چھوا اور تپ اوسپر سے اوتر گئی اور وہ اوٹھی اور اونکی خدمت کرنے لگی - مرقس ۱: ۲۹ - ۳۱ + لوقا ۴: ۳۸ و ۳۹ - ۱ قر ۹: ۵

(۱۴) ساس پڑی - اس بیان سے رومن کیتھلک لوگ کہ خادم الدینون کے بیاہ پر اعتراض کرتے ہین قبول کرنا پڑیگا کہ پطرس جسکو سرشت پاپا بتاتے ہین اوسکی شادی ہوئی تھی اور اوسکی بی بی تھی اور ۱ - قر ۹: ۵ سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اپنی بی بی کو دورے مین ساتھ رکھتا تھا +

(۱۵) اوسکا ہاتھ چھوا - مرقس بیان کرتا ہے کہ یسوع نے اوسکا ہاتھ پکڑ کے اوٹھایا بھی اور لوقا بیان کرتا ہے کہ اوسنے بیماری کو ڈانٹا بھی پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے زبان سے بھی کچھ کہا - اس صورت مین اگر ایک انجیل نویس دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کرے تو وہ اوسکے برخلاف نہین ہے +

(۱۶) جب شام ہوئی اوسکے پاس بہتون کو جنپر دیو چڑھے تھے لائے اور اوسنے اون روحون کو کلام ہی سے دور کیا اور سب کو جو بیمار تھے چنگا کیا (۱۷) تاکہ جو یشعیاہ نبی نے کہا تھا پورا ہووے کہ اوسنے آپ ہماری ماندگیان لے لین اور ہماری بیماریان اوٹھالین (۱۸) جب یسوع

نے بہت سی بھیڑ اپنے آس پاس دیکھی اوسنے حکم کیا کہ پار جاوین۔
(۱۹) اور ایک فقیہ نے آکے اوس سے کہا اے اوستاد جہان کہین تو
جائے مین تیرے پیچھے چلونگا (۲۰) اور یسوع نے اوس سے کہا کہ
لومڑیون کے لئے ماندین اور ہوا کے پرندون کے واسطے بسیرے
ہین پر ابن آدم کے لئے جگہہ نہین جہان اپنا سر دہرے ۱۲ مرقس ۱۔۲۲ وغیرہ
لوقا ۴۔۳۴ و ۴۱ یشعیاہ ۴ ۔۔ ۔ ۔ ۲۳ ۔ لوقا ۹۔۵۷ وغیرہ

(۱۷) تاکہ ۔ ۔ پورا ہووے ۔ ہم کہہ سکتے ہین کہ جو کچھ کتاب مقدس مین پیشین گوئی کی گئی ہے وہ ضرور
پورا ہوگا اور ہم یہی کہہ سکتے کہ یہ باتین سلئے کی گئین کہ کتاب مقدس کی پیشین گوئیان پوری ہووین اور اسکے معنی یہ نہین
ہین کہ کرنے والون کی مراد یہ تھی کہ ہم اوس بات کو پورا کرین نہ یہ کہ وے اوس بات کے پابند تھے۔ اونھون نے
خود بخود بدون کسی مجبوری کے پیشین گوئیون کو پورا کیا کیونکہ پیشین گوئیان پہلے ہو چکی تہین کہ وے ایسا کرینگے باب ۲
۱۵۔ کی شرح دیکھو ؛

(۲۱) اوسکے شاگردون مین سے ایک نے اوس سے کہا اے خداوند
مجھے رخصت دے کہ پہلے جاکر باپ کو گاڑون (۲۲) پر یسوع نے
اوس سے کہا کہ تو میرے پیچھے آ اور مُردون کو اپنے مُردے گاڑنے دے
(۲۳) اور جب وہ ناؤ پر چڑھا اوس کے شاگرد اوسکے پیچھے آئے (۲۴) اور
دیکھو دریا مین ایسی بڑی آندہی آئی کہ ناؤ لہرون مین چھپ جاتی تھی پر
وہ سوتا تھا لوقا ۹۔۵۹۔۶۰ دیکھو ا سلاطین ۱۹۔۲۰ مرقس ۴۔۳۷ وغیرہ لوقا ۸۔۲۳ وغیرہ

(۲۱) اپنے باپ کو گاڑون۔ اوسکے دل مین اور نیز اوسکی درخواست مین اسقدر دنیاداری پائی گئی کہ جسکی وجہ سے ہمارے خداوند نے خیال کیا کہ اگر وہ جائیگا تو خطرے مین پڑے گا۔ رشتے کی محبت کی وجہ سے لوگ اکثر امتحان مین پڑتے ہین۔ وہ شخص جو کہ خدا کے حکم کی تعمیل کرنے مین دیر کرتا ہے باعث مجہولی یا کسی رشتہ داری کے شاید اپنے اوپر تباہی اور ملامت لاویگا +

(۲۲) تو میرے پیچھے آ۔ عاقبت کے کامون کو بہ نسبت اس دنیا کے کامون کے پہلے بجا لانا چاہیے۔ **مُردون کو اپنے مُردے گاڑنے دے**۔ اس بیان مین لفظ مُردون کے دو معنی ہین ایک حقیقی دوسرا اشارتی یعنی روحانی مُردون کو جسمانی مُردے گاڑنے دے۔ دنیادارون کو دنیا کے کام کرنے دو۔ ہمکو ہمیشہ کی زندگی کا کام کرنا مناسب ہے جیسا کہ لوقا اس وقت کو بیان کرتا اور لکہتا ہے (باب ۹-۶۰) ''لیکن تو جا اور خدا کی بادشاہت کی منادی کر'' +

(۲۳) اور جب وہ ناؤ پر چڑھا۔ مصنف اعجاز عیسوی کا ایک اعتراض یہان پر یہ ہے کہ متی نے طوفان تہمانے کا بیان بعد بیان وعظ پہاڑ کے لکہا ہے بخلاف اسکے مرقس نے بعد بیان ایک وعظ کے جسمین کئی تمثیلین ہین اسکا ذکر کیا ہے لیکن اس اعتراض سے پایا جاتا ہے کہ ہمارا دعوی یہ ہے کہ انجیل کے بیانات وقت کی ترتیب مین ہین حالانکہ یہ بات نہین ہے۔ ہر انجیل نویس نے اپنی تجویز بموجب حکایات کو جہان مناسب سمجھا ہے ذکر کیا ہے۔ اس صورت مین اگرچہ کلام مین وقت کی ترتیب نہ رہی تو یہی اعتراض قرآن پر بھی آئیگا پس مطلب یہ ہے کہ ترتیب کا نہونا کچھ حقیقت انجیل مین خلل انداز نہین ہے +

(۲۵) تب اوسکے شاگردون نے پاس آکے اوسے جگایا اور کہا اے خداوند ہمین بچا کہ ہم ہلاک ہوتے ہین (۲۶) اوسنے اونہین کہا اے کم اعتقادو کیون ڈرتے ہو تب اوسنے اوٹھکے ہوا اور دریا کو ڈانٹا تو بڑا نیوا ہو گیا (۲۷) اور لوگ تعجب کرکے کہنے لگے کہ یہ کس طرح کا آدمی ہے کہ ہوا اور دریا بھی اوسکی مانتے ہین۔

(۲۸) جب اوس پار گرگسینون کے ملک مین پہونچا دو شخص جنپر دیو چڑہے تھے قبرون سے نکلکر اوسے ملے وے ایسے تند تھے کہ کوئی اوس راہ سے چل نہ سکتا تھا (۲۹) اور دیکھو اونہون نے چلاکے کہا اے یسوع خدا کے بیٹے ہمین تجھہ سے کیا کام تو یہان آیا کہ وقت سے پہلے ہمین دکھہ دے (۳۰) اور اون سے کچہ دور بہت سورونکا غول چرتا تھا (۳۱) سو دیونے اوسکی منت کرکے کہا اگر تو ہمکو نکالتا ہے تو ہمین اون سورون کے غول مین جانے دے (۳۲) تب اوسنے اونہین کہا جاؤ اور وے نکلکے اون سورون کے غول مین گئے اور دیکھو سورون کا سارا غول کرارے پر سے دریا مین کودا اور پانی مین ڈوب مرا (۳۳) تب چرنے والے بھاگے اور شہر مین جاکر سب ماجرا اور اونکا احوال جنپر دیو چڑہے تھے بیان کیا۔ (۳۴) اور دیکھو سارا شہر یسوع کی ملاقات کو نکلا اور اوسے دیکھہ کے اوسکی منت کی کہ اون کی سرحدون سے باہر جاوے

مرقس ۵: ۱ وغیرہ + لوق ۸: ۲۶ وغیرہ + دیکھو استثنا ۱۴: ۸ - احبار ۱۱: ۷ - ۱۸ - اعمال ۱۶: ۳۹

(۲۵) ہلاک ہوتے ہین۔ تو تو پڑا سوتا ہے - اور ہم ہلاک ہوتے جاتے ہین۔ مانند یونس کے وہ سویا مگر یونس کی طرح وہ باعث طوفان کا نہین تھا لیکن اوسی نے آدمیونکو نیوا کیا۔

(۲۶) اے کم اعتقادو۔ غور کرنا چاہیے کہ یہ نہین لکھا ہے کہ اونکا بالکل اعتقاد نہین تھا بلکہ کم تھا وہ کم اعتقاد تھے اسواسطے کہ ڈر گئے تھے حالانکہ مسیح اونکے پاس موجود تھا۔ لیکن اونکو یہ اعتقاد نہین تھا کہ مسیح سوتے ہوے بھی مددگار ہے اسلیے کم اعتقاد کہلائے لیکن جب جاگا

میندمین تہا اونکو بہروسا نہ تہا کہ اس حالت مین بہی وہ ہماری حفاظت کرسکتا ہے ؁

نوان باب

پہر ناوپر چڑہ کے پار اوترا اور اپنے شہر مین آیا (۲) اور دیکہو ایک جہولے کے مارے کو جو چارپائی پر پڑا تہا اوس پاس لائے یسوع نے اونکا ایمان دیکہہ کے اوس جہولے کے مارے سے کہا اے بیٹے خاطرجمع رکہہ تیرے گناہ معاف ہوئے متی ۴۔۱۳ ، مرقس ۲۔۳ ۔ لوقا ۵۔۱۸ ، متی ۸ ۔ ۱۰ ؁

نوان باب

اس باب مین پانچ معجزون کا بیان ہے ۱ جہولے کے مارے کو شفا دینا ۲ ۔ کمزور عورت کا چنگا کرنا ۳ ۔ سردار کی بیٹی کا جلانا ۴ ۔ دو اندہون کو بینا کرنا ۵ ۔ ایک گونگے کے اوپر سے دیو اوتارنا

(۱) **اپنے شہر مین آیا** یعنی اپنی جاے سکونت کفرناحوم مین ۔

(۲) **دیکہو ایک جہولے کے مارے کو** ۔ لوقا نے جو اس جہولے کے مارے کا بیان لکہا ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہان بہت سے فریسی اور معلم شمال اور جنوب ملک یروسلم تک سے آنکر موجود ہوئے تہے ؁

جو چارپائی پر پڑا تہا ۔ مرقس بیان کرتا ہے کہ اوسکو چار آدمی لائے تہے ۔ اس بیماری مین رگون اور پٹہون مین حرکت کرنے کی طاقت نہین رہتی ہے **اونکا ایمان دیکہہ کے** ۔ کونسی بات سے ظاہر ہوا کہ اوسکا ایسا ایمان ہے کہ اوسکو معافی ملنا چاہیئے ۔ گو کہ متی نے یہ بیان مختصر کر دیا ہے مگر لوقا اور مرقس نے اس بات کو بخوبی سمجہایا ہے ۔ جس گہر مین خداوند مسیح تہا وہان اسقدر بہیڑ تہی کہ دے اوس شخص کی چارپائی کو مسیح کے روبرو نہ لا سکے پس دے ایک زینے سے ہوکر جو کہ صحن مین تہا یا شاید برابر کے مکان مین تہا چہت پر چڑہ گئے اور چہت کو کہولکر اور تلے تختون کو توڑکر جنسے چہت جڑی تہی اوسکو نیچے اوس جگہہ لٹکا دیا ۔ جہان مسیح اور سب لوگ جمع تہے ۔ اس بیان سے دو باتین نکلتی ہین ۔ اول یہ کہ وہ مریض کوئی بڑا آدمی تہا ورنہ غیر شخص کے مکان پر چڑہنے کی جرأت ہرگز نکرتا دوم یہ کہ اوسکا

ایمان بہت بڑا تھا ورنہ اپنے آدمیون کو چھت کاٹنے کا حکم نہ دیتا پس معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا ایمان کامل تھا +
اے بیٹے خاطر جمع رکھہ چونکہ وہ بیماری سے تنگ آگیا تھا اس سبب سے وہ ہر ایک بات کرنے کو موجود تھا شاید اس خیال سے کہ گناہ کی وجہہ سے مین بیماری مین مبتلا ہون ان سے توبہ کی ہو۔ جب وہ ہمارے خداوند کے حضور آیا تو اوسکا دل ٹوٹنے لگا۔ اوسوقت وہ شخص مسیح کے الفاظ جنسے اوسکو بیٹا کہا اور اوسکے گناہ معاف کئے اور اسکی خاطر جمعی کی سنکر کیسا خوش ہوا ہوگا
تیرے گناہ معاف ہوئے اس کلام کے کہنے سے ہمارے خداوند کے بیان وہ مطلب ہین اول یہ کہ وہ جھولے کا مارا اپنے گناہون سے توبہ کرتا تھا پس اوسپر رحم کرنا منظور تھا اور دوسرے یہ کہ فقیہہ لوگون کے دل سخت اور حجتی تھے پس وہ اونکی دلیلون کو رد کیا چاہتا تھا اور یہ چاہتا تھا کہ اگر ممکن ہو تو اونکو منقول بھی کرے +

(۳) اور دیکھو بعض فقیہون نے اپنے دل مین کہا کہ یہ کفر بکتا ہے۔ (۴) یسوع نے اون کے خیال دریافت کرکے کہا تم کیون اپنے دلون مین بدگمانی کرتے ہو (۵) کیا کہنا آسان ہے یہ کہ تیرے گناہ معاف ہوئے یا یہ کہ اوٹھہ اور چل (۶) لیکن تاکہ تم جانو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے اوسنے اوس جھولے کے مارے سے کہا اوٹھہ اپنی چارپائی اوٹھالے اور اپنے گھر چلا جا (۷) وہ اوٹھہ کر اپنے گھر چلا گیا (۸) تب لوگون نے یہہ دیکھکر تعجب کیا اور خدا کی تعریف کرنے لگے کہ ایسی قدرت انسان کو بخشی (۹) پھر جب یسوع وہان سے آگے بڑھا تو متی نام ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اسے کہا میرے پیچھے آ وہ اوٹھہ کے اوسکے پیچھے چلا۔ زبور ۱۳۸-۲ + متی ۱۲ [illegible] + مرقس ۱۲-۱۵ + لوقا ۵-۲۲ + ۶-۸ و ۹ و ۷-۲۴ + ۱۱ + ۱۷ + مرقس ۲-۱۴ + لوقا ۵-۲۷ +

(۴) اودن کے خیال دریافت کرکے۔ یہودیون کے یہان یہ روایت تھی کہ مسیح جب آویگا تو اوسکی یہ پہچان ہوگی کہ وہ لوگون کے دلون کو جان لیگا۔ جب بارکوکب نے اپنے آپ کو مسیح مشہور کیا تو ربّی لوگون نے یس اوسکا حوالہ دیا اور۔ اوسکا امتحان کرنے کو پوچھا کہ ہمارے دل کا حال بتا وہ نہ بتا سکا پس اوسکو مار ڈالا +

(۶) زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔ اوسکو بہشت مین بالکل اختیار تہا اور اوس بات کے ظاہر کرنے کو کہ انسان کی صورت مین مجھے زمین پر بہی اختیار ہے اوسنے یہ معجزہ کیا +

اپنی چارپائی اوٹھا لے۔ یہ کوئی چھوٹی ہلکی کہاٹ تہی۔ کہان تو لوگ اوسے چارپائی پر ڈالکے لائے تہے اور کہان اب وہ چارپائی اوٹھا لیچلا +

(۸) لوگون نے یہ دیکھکر۔ چونکہ لوگون کا اس بات کے ماننے مین کچھ ہرج نہ تہا اور نہ اون کو تعصب تہا سو خدا کی تعریف کرنے لگے اور فریسی اور فقیہ بہی جو کہ وہان تہے اگر تعصب کو دور کرتے تو وہ بہی ایسا کہتے +

(۱۰) اور یون ہوا کہ جب یسوع گہر مین کھانے بیٹھا دیکھو بہت سے ~~محصول~~ لینے والے اور گنہگار آکے اوسکے اور اوسکے شاگردون کے ساتھ کھانے بیٹھے (۱۱) جب فریسیون نے یہ دیکھا اوسکے شاگردون سے کہا۔ تمہارا اوستاد محصول لینے والون اور گنہگارون کے ساتھ کیون کھاتا ہے (۱۲) یسوع نے یہ سُنکر اونہین کہا بہلے چنگون کو حکیم درکار نہین بلکہ بیمارون کو (۱۳) پر تم جاکے اوسکے معنی دریافت کرو کہ مین قربانی کو نہین بلکہ رحم کو چاہتا ہون کیونکہ مین راستبازون اور گنہگارونکو توبہ کے لیے بلانے آیا ہون مرق ۲-۱۵-۱۷ وغیرہ لوق ۵-۲۹ وغیرہ متی ۱۱-۱۹ + لوق ۵-۳۰ و ۱۵ + ۲ گل ۲-۵ + ہوسیع ۶-۶

متی ۱۲-۷ و ۱۳-۱۳

(۱۰) گہر مین کھانے بیٹھا۔ غالب ہے کہ یہ دعوت متی کے بلانے جانیکے قریب چہہ مہینے کے بعد جسکا ذکر نوین آیت مین ہوا وقوع مین آئی

لوقا کی انجیل مین لکھا ہے کہ یہ ماجرا متی یعنی لیوی کے مکان پر ہوا تھا *

محصول لینے والے اور گنہگار - یہ لوگ اکثر بد رویہ ہوتے تھے اور ان سے آدمی عموماً ناراض رہا کرتے تھے - متی نے اس ضیافت مین صرف اپنے پرانے ہی ملاقاتیون کو نہین بلایا بلکہ بہت سے محصول لینے والون کو بھی جنکو اوسنے خیال کیا کہ ہمارے خداوند کی پند آمیز گفتگو سے شد ھر جاوینگے - پس اس طرح سے اوسنے اپنے دوستون اور ملاقاتیون پر ظاہر کیا کہ مین مسیح کے ساتھ رہنے سے شرماتا نہین ہون بلکہ فخر کرتا ہون -

(۱۱) **فریسیون نے** - اس لفظ کے معنی علیحدہ رہنے والے ہین یہ لوگ دعوی کرتے تھے کہ ہم عام لوگون کی طرح گنہگار نہین ہین - ہم اون سے نہین ملتے ہین اور اون سے رتبہ مین برتر ہین *

کیون کہاتا ہے - فریسی لوگ عوام الناس کے ساتھ کہانے کو ذلت سمجھتے تھے اور ایک امر بیجا قرار دیتے تھے

(۱۲) **بھلے چنگون کو حکیم درکار نہین** - لوگون کے ساتھ نیکی کرنے مین مسیح اس کہاوت پر چلتا تہا دولتمند اور عزت دار اور فاضلون کو نہین ڈہونڈہتا تہا - یہ لوگ عیش مین گذران کرتے تھے اور اوسکی نصیحت کی کچھ ضرورت نہین سمجھتے تھے - مسیح کبھی ہیرودیس یا قیصر کے پاس نہین گیا وہ اون شخصون کے پاس گیا جنکو سب گنہگار اور کم بخت خیال کرتے تھے اور اس بات سے بخوبی ظاہر کیا کہ مین گمراہون کا نجات دہندہ ہون *

(۱۳) **اور سکے معنی دریافت کرو** - (ہوسیع ۶ - ۶) "مین" یعنی یہوواہ کہتا ہے *

قربانی کو نہین - یعنی بجائے نیک نیتی کے قربانی نہین چاہتا ہون ظاہری طور پر عبادت کرنا نیک دل کا عوض نہین ہو سکتا ہے - یہوواہ چاہتا ہے کہ ہم مسیح کی طرح رحم کرین نہ کہ فریسیون کی سی قربانی *

بلکہ رحم - یعنی خدا کہتا ہے کہ آدمی آدمی کے ساتھ رحم کرے *

راستبازون - یعنی جیسا کہ تم فریسی لوگ آپ کو خیال کرتے ہو *

گنہگارون کو - جیسا کہ تم فریسی بیچارے محصول لینے والون کو اور اون شخصون کو خیال کرتے ہو جو کہ متی کے خوان پر بیٹھے ہین - پس مسیح کا مطلب یہ تہا کہ اگر کوئی آدمی بغیر میرے راستباز ہے تو مین اوسکا نجات دہندہ نہین ہون - مسیح مصیبت زدون کے پاس گیا تا کہ معلوم ہو کہ ایسے ہی لوگ اوسکی رحمت کے لائق ہین *

---

(۱۴) اوسوقت یوحنا کے شاگردون نے اوس پاس آکے کہا کہ ہم اور فریسی کیون اکثر روزہ رکھتے ہین پر تیرے شاگرد روزہ نہین رکھتے -

(۱۵) یسوع نے اونہین کہا کیا براتی جبتک دولہا اونکے ساتھ ہی اوداس ہوسکتے ہین[۱۱] لیکن وے دن آوینگے کہ دولہا اون سے جدا کیا جائیگا تب وے روزہ رکھینگے[۱۲] (۱۶) کوئی پرانی قبا پر کورے کپڑے کا پیوند نہین لگاتا کیونکہ وہ پیوند قبا سے کچھ کھینچ لیتا ہے اور اوسکی چیر بڑھ جاتی - مرقس[۱۱] ۲-۱۸ وغیرہ لوق ۵-۳۳ وغیرہ ۱۰۵-۱۲ + یوحنا[۱۲] ۳-۲۶ - اعمال[۱۳] ۱۳-۲ و ۳ و ۱۴ و ۲۳ + ۱ قرنتھیوں ۷-۵ -

---

(۱۴) **یوحنا کے شاگرد دن** - چونکہ اونکا اوستاد یوحنا بپتسما دینے والا قید مین تھا اسوجہ سے وہی رنجیدہ تھے اور اونکا دل زہد اور تقوی کی طرف بہت رجوع تہا پس اون کی سمجھ مین یہ نہین آیا کہ مسیح محصول لینے والون کے ساتھ کیون ضیافت کہاتا ہے - وے بھی مانند فریسیون کے مسیح کی مہربانی اور ضیافت مین ملنے کا مطلب نہ سمجھے گو کہ فریسیون کے نہ سمجھنے کی وجہ اور تہی اور انکی اور
ہمارا خداوند سب ظاہر کرتا ہے کہ انجیل کا زمانہ خوشی کا ہے +

(۱۵) **براتی** - اگلے زمانے مین یہ دستور تھا کہ دولہا کے ساتھ نوجوان لوگ ہوتے تھے جو شادی کی خوشی مین شامل ہوتے تھے +

دولہا جبکہ دولہا دولہن کے باپ کے گہر آتا تو شادی کی خوشیان شروع ہوتی تہین (۲۵-۱۰ کی شرح دیکہو) مسیح صاحب جلال دولہا ہی جو کہ آیا ہے - وہ جو کہ بیمارون کے لئیے حکیم اور صحت بخشنے والا تہا وہی اون شخصون کے لئیے جو کہ اوسکے منتظر تھے دولہا اور خوشی دینے والا ہے - اوسکے شاگرد دولہا کے ساتھی ہین - وے پرانے عہدنامے کے زمانے مین نہین ہین - وہ انجیل کے خوش زمانے مین ہین پس کیونکر غمزدہ ہون جب مسیح اونکے پاس ہی +

دولہا اون سے جدا کیا جائیگا - تب اوسکی جدائی کا رنج ہوگا جسکی وجہ سے اس دنیا کی خوشی کم ہوجائے گی - مگر ایسا رنج کبھی نہین کرنا چاہئیے کہ اس امر کو بھولجاوین کہ مسیح آیا ہی اور یہ کہ اوسکی روح ہمیشہ ہمارے ساتھ ہی - اس آیت کا خلاصہ یہ ہی کہ میرے شاگرد روزہ نہین رکھتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ وہی خوشی کے نئے زمانے مین ہین تاہم بعد ہمارے چلے جانے کے عیسائی میری جدائی کا اسقدر رنج کرینگے کہ جو آنکی جو خوشی ہوئی تھی وہ کسیقدر کم ہوجائیگی

(۱۶) کورے کپڑے کا پیوند - کورا کپڑا نئے زمانے کے دستور اور طریقوں کا نشان ہے۔
پرانی قبا - پرانی قبا سے مراد موسیٰ کے دستور اور طریق اور یوحنا کا زمانہ ہے +
اوسکی چیر بڑھ جاتی - کورے کپڑے کا پیوند پانی مین ڈبلنے سے کھنچ جاتا ہی اور پرانے کپڑے کو بھی پھاڑ ڈالتا ہے خلاصہ مطلب یہ ہی کہ موسیٰ اور الیاس اور یوحنا کے پرانے اور سخت زمانے مین اور حال کی خوشی اور نجات کے زمانے مین مطابقت نہین ہے۔ ہماری خوشیان اگر تمہارے سخت زمانے مین لگائی جاوین تو جیسے پرانے کپڑے مین نیا پیوند ہوتا ہے بدوضع اور بدصورت معلوم ہونگی - اس بات کو ذیل کی آیت مین دوسری مثال دیکے سمجھایا ہے +

(۱۷) اور نئی مے پرانی مشکون مین نہین بھرتے نہین تو مشکین پھٹ جاتین اور مے بہ جاتی اور مشکین خراب ہو جاتین بلکہ نئی مے نئی مشکون مین بھرتے ہین تو دونون بچی رہتی ہین (۱۸) جب وہ یہ باتین اون سے کہہ رہا تھا دیکھو ایک سردار نے آکر اوسے سجدہ کیا اور کہا میری بیٹی اب تمام ہوئی پر تو چل اور اپنا ہاتھ اوسپر رکھ کہ وہ جی اوٹھے گی[۱۴] (۱۹) تب یسوع اوٹھکے اپنے شاگردون کے ساتھ اوسکے پیچھے چلا (۲۰) اور دیکھو ایک عورت نے جسکا بارہ برس سے لہو جاری تھا اوسکے پیچھے آکے اوسکے کرتے کا دامن چھوا[۱۵] (۲۱) وہ اپنے جی مین کہتی تھی کہ اگر مین صرف اوسکا کرتہ چھوؤن گی بھلی چنگی ہو جاؤنگی - مرقس[۱۴] ۵ - ۲۲ وغیرہ - لوق ۸ - ۱۱ وغیرہ مرقس[۱۵] ۵ - ۲۵ + لوق ۸ - ۴۳ +

(۱۷) نئی مے یعنی جسمین ابھی جوش نہین اوٹھتا ہے +
پرانی مشکون مین - پرانی مشکون کا چمڑا اکثر خشک ہوتا ہی اور جب مے کا خمیر اوٹھتا ہی تو اون کے پھٹنے کا

احتمال ہوتا ہے۔ اس مقام پر بھی نئے مے خوشی کے نئے زمانے کی علامت ہے اور پُرانی مشک پُرانے عہد نامے کے سخت زمانے کی نشانی ہے۔ پس وہی بات اب پھر اس طور پر بیان کی گئی کہ عیسوی مذہب کی خوشیاں یہودیوں کے سخت مذہب کی پُرانی مشکون میں سما نہیں سکتی ہین۔ یہ جواب یوحنا کے شاگردون کو دیا گیا جنھون نے مسیح کے شاگردون کے طریقوں پر تعجب کیا اسواسطے کہ اپنے چہرون کو پُرانے دستور کے مطابق بہت روزہ رکھنے سے نہین بگاڑتے تھے۔ لوقا ۵۔ ۳۹ مین ہمارے خداوند نے یوحنا کے شاگردون کے ایسے سوال کا ایک عذر یہ کیا کہ اور پُرانی پیکے کوئی ادسیم نئی نہین چاہتا کیونکہ خطا ہے پُرانی بہتر ہے"۔ پس اسی طرح یوحنا کے شاگردون کی سمجھ مین نئے زمانے کے طریقے دفعتاً نہین آئے کیونکہ اونکے دماغ مین پُرانی باتین بھری تہین اور اونکے دل ایسے ہوگئے تھے کہ اپنے پُرانے طریقون کو پسند کرتے تھے اور کہتے تھے کہ "پُرانی بہتر ہے"۔ اکثر لوگ خواہ مخواہ پُرانی چیزون کو اچھا کہتے ہین۔

اس پیوند کی اور شراب کی مثال ہم اسطرح بھی سمجھ سکتے ہین کہ جیسے کورے کپڑے کا پیوند پُرانے کپڑے کے لائق نہین ہے اور پُرانی مشک نئی مشک کے لائق نہین ہے اسیطرح اُمین کچھ مناسبت نہ تھی کہ مسیح کے شاگرد غم کرتے اور روزہ رکھتے جب وہ اونکے ساتھ تھا۔ پس ان مثالون کی نامناسبت سے غرض تھی۔

ایک سردار کی لڑکی کے جلانے کے بیان مین ۱۸ ۲۶

اس معجزہ کو مرقس نے خوب مفصل بیان کیا ہے (مرقس ۵۔ ۲۲ وغیرہ کی شرح دیکھو)

(۱۸) ایک سردار۔ یہ شخص کفرناحوم کے عبادتخانہ کا سردار تھا اور اوسکا نام جیرس تھا **سجدہ کیا**۔ یونانی لفظ جسکا یہ ترجمہ ہے اوسکے معنی علاوہ عبادتِ الٰہی کے تعظیم کرنے کے بھی ہین۔ باب ۲۔ ۲ دیکھو **اب تمام ہوئی** باعثِ محبتِ پدری کے اوسنے ایسا مبالغہ کیا۔ وہ شاید اوسوقت تک مری نہین تھی۔ **وہ جی اوٹھے گی**۔ سردار کا ایمان پکا تھا۔

ایک عورت کو چنگا کرنا جسکے خون جاری تھا

(۲۰) اور دیکھو ایک عورت۔ معترضین یہان پر یہ اعتراض پیدا کرتے ہین کہ متی اور مرقس کے بیان مین کچھ مخالفت پائی جاتی ہے اسواسطے کہ متی نے لکھا ہے کہ مسیح نے دفعتاً متوجہ ہوکر عورت کی تسکین خاطر کی برخلاف اسکے مرقس کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ مسیح نے اول اپنے گرد کے لوگون سے پوچھا کہ کسنے مجھے چھوا ہے وغیرہ۔ اسکے جواب مین ہم کہتے ہین کہ ذرا سی توجہ سے بخوبی منکشف ہوجائیگا کہ کسی نہج کی مخالفت ان بیانات مین نہین ہے صرف اختلاف تھوڑا سا پایا جاتا ہے سو وہ بھی یہ ہے کہ ایک نے مختصر طور پر ایک کیفیت بیان کی ہے

اور دوسری فی اوسکو یہ تفسیر لکھا ہی۔ متی نے فقط ۳ آیت مین اوسکا حال لکھا ہے مرقس نے سارہی کیفیت نفس الامری اوسکی دس آیت مین بالتفصیل بیان کی ہے۔ متی نے فقط عورت کے آنے اور مسیح کا اوس سے کلمات تسکین آمیز کہنے اور شفا دینے کا ذکر کیا ہی۔ باقی حال اس ماجری کے متعلق یعنی اوس عورت کا کل روپیہ پیسہ جو کچھ اوسکے پاس تہا دوا مین صرف کر دینا اور مسیح کا لوگون سے پوچھنا کہ کسنے مجھے چھوا ہی چھوڑ دیا ہے۔ [illegible] سے کچھ خلاف نہین لازم آتا ہے۔ ہان تھوڑا اسا اختلاف ہوا۔ (پورا بیان اسکا شرح مرق ۵-۲۵-۳۴ مین ملاحظہ کرو)

(۲۲) تب یسوع نے پیچھے پھر کے اوسے دیکھا اور کہا اے بیٹی خاطر جمع رکھہ کہ تیرے ایمان نے تجھے چنگا کیا پس وہ عورت اوسی گھڑی چنگی ہوگئی (۲۳) اور جب یسوع اوس سردار کے گھر پہونچا اور اوسنے بانسلی بجانے والون اور جماعت کو غل مچاتے دیکھا (۲۴) تو اونہین کہا کنارے ہو کہ لڑکی مری نہین بلکہ سوتی ہے وے اوسپر ہنسے (۲۵) جب وے لوگ باہر نکالے گئے اوسنے اندر جاکے اوسکا ہاتھہ پکڑا اور وہ لڑکی اوٹھی (۲۶) تب اوسکی شہرت اوس تمام ملک مین پھیلی (۲۷) اور جب یسوع وہان سے روانہ ہوا دو اندھے اوسکے پیچھے پکارتے اہی کہ ای ابن داؤد ہم پر رحم کر (۲۸) اور جب وہ گھر مین پہونچا وے اندھے اوس پاس آئے یسوع نے اونہین کہا کیا تمھین اعتقاد ہی کہ مین یہ کر سکتا ہون وے بولے ہان ای خداوند

۱۸-۱۹ [illegible] ۲۸ [illegible] ۵ [illegible] ۱۰ مرق ۵-۳۸ لوق ۸-۵۱ [illegible] ۲۵-۲۵ [illegible] ۱۵-۲۲ [illegible] مرق ۱۰-۴۶ [illegible] لوق ۱۸-۳۵ [illegible]

دو نابینون کا بینا کرنا ۲۷-۳۱

(۲۷) **وہان سے روانہ ہوا**- یعنی جب مسیح سردار کے مکان سے اپنے مکان کو جاتا تہا-
دو اندہے [illegible]کے مورخون نے لکہا ہے کہ ہمارے خداوند نے اکثر اندہون کو چنگا کیا- اوسنے جسمانی اندہے چنگے کیئے تا کہ ظاہر ہووے کہ روحانی اندہون کو بہی چنگا کرسکتا تہا +

اے ابن داؤد- اونہون نے ابن داؤد کے کہنے سے یہ بات قبول کی کہ وہ بادشاہی خاندان مین سے ہے اور یسوع سے یہ بڑہی کا لڑکا درحقیقت شاہزادہ تہا اسکا نسب نامہ جیسا کہ انجیل مین لکہا ہے اوسوقت تک سرکاری دفتر مین موجود تہا گو کہ اوسکے غریب والدین اوسکا کچہ دعوی نہین کرتے تہے +

(۲۸) **گہر مین پہونچا**- جہان کہ وہ کفرناحوم مین رہتا تہا- اون اندہون کو وہ رستے مین ملا اور وے خوشامد اور منت کرتے ہوئے اوسکے پیچہے ہولیئے اور گہر مین داخل ہوئے +

تمہین اعتقاد ہے- اون اندہون نے اپنا ایمان اوسے ابن داؤد کہنے اور اوسکے پیچہے پیچہے گہر مین جانے سے ظاہر کیا تہا مگر خداوند مسیح نے اونکا ایمان اور بہی پکا کیا- اقرار کرنے سے ایمان پختہ ہوجاتا ہے +

---

(۲۹) تب اوسنے اونکی آنکہون کو چہو کے کہا کہ جیسا تمہارا اعتقاد ہے ویسا تمہارے لیئے ہو (۳۰) اور اونکی آنکہین کہل گئین اور یسوع نے اونہین تاکید کرکے کہا خبردار کوئی نجانے[۲۱] (۳۱) پر اونہون نے جاکے اوس تمام ملک مین اوسکی شہرت کی[۲۲] متی ۸-۴ + ۱۲-۱۶ + ۱۷-۹ - لوق ۵-۱۴ - مرق ۷-۳۶

---

(۲۹) **اونکی آنکہون کو چہو کے کہا**- اوسکو شفا دینے کی طاقت ویسی ہی تہی مگر اِس چہونے سے غرض یہ تہی کہ معلوم ہو کہ اونکو مسیح نے چنگا کیا یہ نہین کہ دہر اتفاق سے خود چنگے ہوگئے-
جیسا تمہارا اعتقاد ہے- جسقدر تمہارا ایمان ہے اوسیقدر تمکو نتیجہ ملے گا- اسطور سے خدا ہر زمانے مین موافق لوگون کے ایمان کے اون سے پیش آتا ہے +

(۳۰) کوئی نجانے نہ ہر ایک شخص جسپر خدا کی رحمت نازل ہوئی ہے انجیل پھیلانے کے لائق ہے اور ہر جگہ یہ منادی کرنا مناسب ہے (۸-۴ کی شرح دیکھو)

(۳۱) تمام ملک مین اوسکی شہرت کی محبت کے باعث سے اونہون نے اوسکا کہنا نہ مانا۔ یہ نافرمانبرداری ایسی نہ تھی جیسی کہ مسیح کے دشمن کیا کرتے تھے تب بھی یہ نافرمانبرداری تھی اور نامناسب بات تھی۔ بہتیرے عیسائی جوش مین آکر ایسا کیا کرتے ہین ✦

(۳۲) جس وقت وے باہر نکلے دیکھو لوگ ایک گونگے کو جسپر دیو چڑھا تھا اوس پاس لائے (۳۳) اور جب دیو نکالا گیا وہ گونگا بولا اور لوگون نے تعجب کر کے کہا ایسا کبھی اسرائیل مین نہ دیکھا تھا (۳۴) پر فریسیون نے کہا کہ وہ دیون کے سردار کی مدد سے دیوونکو نکالتا ہے (۳۵) اور یسوع اون سب شہرون اور بستیون مین جا کے اون کے عبادتخانون مین تعلیم دیتا اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی اور لوگون کی ہر ایک بیماری اور دکھ درد دور کرتا تھا دیکھو متی ۱۲-۲۲ ✦ لوق ۱۱-۱۴ ✦ متی ۱۲-۲۴ ✦ مرق ۳-۲۲ ✦ لوق ۱۱-۱۵ ✦ مرق ۶-۶ ✦ لوق ۱۳-۲۲ ✦ متی ۴-۲۳ ✦

ایک گونگے کا جسپر دیو تھا چنگا کرنا

(۳۲) ایک گونگے کو جسپر دیو چڑھا تھا۔ یہ شخص دراصل گونگا نہین تھا۔ (جیسا وہ جسکا بیان مرق ۷-۳۱-۳۷ مین مذکور ہے) بلکہ دیو کی چڑھنے سے گونگا ہو گیا تھا۔ اوسکا نقص دفع کرنے کے لیئے صرف دیو کے دور کرنے کی حاجت تھی۔ ہماری جسمانی تکلیفین گناہ کے سبب سے ہوتی ہین اور ان تکلیفون کے ساتھ شیطان بھی جب اوسکا موقع ملتا ہے آ ملتا ہے۔ گناہ شیطان اور بیماری یہ تینون انسان کے دشمن ہین ✦

(۳۴) پر فریسیون نے کہا وے یہ نہین کہہ سکتے تھے کہ مسیح نے کوئی معجزہ نہین کیا نہ یہ کہہ سکتے تھے کہ اوسکے معجزے رحم محبت اور نیکی اور انسان کے آرام کے برخلاف ہین۔ تاہم وے کہتے تھے کہ مسیح سب معجزے شیطان کی مدد سے کرتا ہی۔ وے اِس بات پر غور نہین کرتے تھے کہ شیطان صرف خراب اور بد کام کر سکتا ہی*

(۳۶) اور جب اوسنے جماعتون کو دیکھا اوسکو اون پر رحم آیا کیونکہ وے اون بھیڑون کی مانند جنکا چرواہا نہو عاجز اور پریشان تھین (۳۷) تب اوسنے اپنے شاگردون سے کہا کہ پکے کہیت تو بہت ہین پر مزدور تھوڑے (۳۸) اسلیئے تم کھیت کے مالک کی منت کرو کہ وہ اپنے کھیت کاٹنے کے لیئے مزدورون کو بھیجدیوے مرق ۶۔ ۳۵۔ گن ۲۷۔ ۱۷۔ اسل ۲۲۔ ۱۷۔ خرہ ۳۴۔ ۵۔ ذک ۱۰۔ ۲۔ لوق ۱۰۔ ۲۔ یوح ۴۔ ۳۵۔ ۲تس ۳۔ ۱۔

(۳۶) جب اوسنے جماعتون کو دیکھا۔ یعنی جب کبھی اوسنے اپنے دورے مین بڑی گروہون کو دیکھا جو کہ اوسکے کامون کی شہرت سنکر آئے تھے اور اوسکے کلام سننے کو طیار تھے*

اوسکو اون پر رحم آیا۔ اوسکے دل میں ان گروہون کے دیکھنے سے روز روز رحم آتا تھا۔

جنکا چرواہا نہو۔ یعنی اونکا چرواہا نہ تھا کیونکہ جلیل کے لوگون کے نصف قدر بد فقیر قومون کے سے تھے اِس جہت سے اون کے مذہبی استادون کی پرواہ نہین کرتے تھے۔ وے مانند بھیڑیون کے تہے نہ کہ گڈریون کے جو کہ بجائے چرانے کے اونکو کہا جاتے تہے

عاجز اور پریشان تھین۔ مانند بھیڑون کے راستے کی ماندگی سے عاجز اور پریشان ہو گئے تھے*

(۳۷) شاگردون سے کہا۔ اغلب ہی کہ یہ بات اوسنے اپنے دورے مین کئی بار کہی*

پکے کہیت تو بہت ہین۔ اوسنے بڑی جماعتون کو جو کہ میدان مین بڑی دور تک پھیلی ہوئی تھین دیکھکر اناج کے بڑے کہیت سے جو کہ ابھی سے کہ جسے کاٹنے کو پک گیا ہے سے نسبت دی اور اسیطرح یوحنا کی انجیل مین لکھا ہے کہ "دیکھو مین تم سے کہتا ہون اپنی آنکھین اوٹھاؤ اور کھیتون کو دیکھو کہ کاٹنے کے لیئے پک چکے ہین" یوح ۴۔ ۳۵۔

فرودور تھوڑے ہے کاٹنے والے اس پکے ہوئے کھیت کے لیئے سوا میرے ابھی تک اور کوئی طیار نہین ٭

(۳۸) اسیلئے تم کھیت کے مالک کی منت کرو۔ اگرچہ مزدورون کا بھیجنا خدا کا کام ہے مگر انسان کی دعا شرط ہے ٭

خدا کا کام انسان کی طیاری پر منحصر ہے۔ خدا ہماری دعا کے سبب سے وہ بات کریگا جو بدون دعا کے نہین ہوسکتی ہے۔ کلیسیا مین کم ایمان ہونے کے سبب سے نجات کے کام مین کم ترقی ہوتی ہے ٭

دوسرے باب مین مسیح کے رسول بھیجنے کا حال ہے ٭

دسوان باب

پھر اوسنے اپنے بارہ شاگردون کو پاس بلا کے اونھین ا قدرت بخشی کہ ناپاک روحون کو نکالین اور ہر طرح کی بیماری اور دکھ درد کو دور کرین (۲) اور بارہ رسولون کے یہ نام ہین پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا اور اوسکا بھائی اندریاس زبدی کا بیٹا یعقوب و اوسکا بھائی یوحنا ا آیت تک انجیل مرقس ۳-۱۳ ۱۴-۶-۷ لوقا ۶-۱۳ ۹-۱ یوحنا ۱-۴۲ ٭

دسوان باب

(۱) بارہ شاگردون کو۔ مسیح نے صرف بارہ شاگرد اس غرض سے چنے کہ بنی اسرائیل کے بارہ گروہ تھے بعض آدمی ناسمجھی سے بیان پر اعتراض کرتے ہین کہ ان رسولون کے نام متی اور مرقس اور لوقا کے بیان مین اختلاف کے ساتھ پائے جاتے ہین لیکن اگر کوئی بنظر غور دوسرے صفحہ کے نقشے اور ان نامون کی شرح دیکھے تو کل حال آشکارا ہو جائیگا۔ اس نقشے کے چارون خانون کے نامون کو ملا کر جو دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ خطوط متوازی سے تین حصون مین یہ نقشہ منقسم ہوسکتا ہے اور ہر حصہ مین سے پہلے کا نام چارون خانون مین ایک ہی رہتا ہے باقی اور نام بھی ہر حصے مین وہی ہین مگر ترتیب مین ذرا فرق ہے ٭

	متی ۱۰-۲-۴	مرقس ۳-۱۶-۱۹	لوقا ۶-۱۴-۱۶	اعمال ۱-۱۳
۱	شمعون پطرس	شمعون پطرس	شمعون پطرس	پطرس
۲	اندریاس اوسکا بہائی	یعقوب	اندریاس	یعقوب
۳	یعقوب بیٹا زبدی کا	یوحنا	یعقوب	یوحنا
۴	یوحنا اوسکا بہائی	اندریاس	یوحنا	اندریاس
۵	فیلبوس	فیلبوس	فیلبوس	فیلبوس
۶	برتہولما	برتہولما	برتہولما	تہوما
۷	تہوما	متی	متی	برتہولما
۸	متی	تہوما	تہوما	متی
۹	یعقوب بیٹا حلفا کا	یعقوب	یعقوب	یعقوب
۱۰	لبی یا تہدی	تہدی	شمعون زیلوٹس	شمعون زیلوٹس
۱۱	شمعون کنعانی	شمعون	یہوداہ بہائی یعقوب کا	یہوداہ یعقوب کا بہائی
۱۲	یہوداہ اسکریوطی	یہوداہ اسکریوطی	یہوداہ اسکریوطی	

متی ۱۹-۲۸ مین مسیح فرماتاہی تم بہی بارہ تختون پر بیٹھوگے اور اسرائیل کے بارہ گروہون کی عدالت کروگے اوس بات عدد سے ہمارے خداوند نے یہودیون پر ظاہر کیا کہ مین داؤد کا وارث اور خدا کا مسیح اسرائیل کا بادشاہ ہون اور یہ بارہ گویا میرے نائب یعنی خلیفہ ہین +

(۲) **رسولون**۔ لفظ رسول صیغۂ اسم فاعل عربی کا ہے جسکے معنی پیغام لیجانے والا ہین +

پہلا شمعون جو پطرس کہلاتاہی۔ پطرس جلیل کے شہر بیت صیدا کا باشندہ تہا اور ایک شخص یونس نامے کا بیٹا تہا اور اسیوجہ سے ایک مقام پر انجیل مین اسکا نام باریونس یعنی ابن یونس لکہا ہے (متی ۱۶-۱۷) یہ شخص اپنے بہائی اندریاس کے ساتہہ جلیل کے دریا مین ماہی گیری کیا کرتا تہا۔ اغلب ہے کہ مسیح کی ملاقات حاصل کرنے کے پیشتر یہ دونون بہائی یوحنا بپتسما دینے والے کے شاگرد تہے چنانچہ یوحنا نے اپنی انجیل کے پہلے باب مین کچہ ایسا لکہاہی اور یہ بہی لکہا ہے کہ اندریاس اپنے بہائی شمعون کو خداوند مسیح کے پاس لیگیا جسنے اوسکا سریانی نام کیفس رکہا

جسکی یونانی پطرس اور اوسکے معنی پتھر ہین۔ اس ملاقات کے کچھ عرصے کے بعد وے انجیل پھیلانے کے لیئے منتخب کیئے
گئے تھے (متی ۴۔ ۱۸ اور ۲۰) پطرس کا حال ہمکو نئے عہدنامے سے معلوم ہوتا ہی اور کہین اوسکا بہت حال نہین ملتا ہی
بعد زمانۂ اعمال کی کتاب کے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ بابل مین رہا کیونکہ اوسنے ایک خط بابل سے ایشیای کوچک کی کلیسیاؤن
کو بھیجا۔ کلیسیا کی تواریخ سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آخرکار وہ روم مین جہان نیرو بادشاہ کے عہد سلطنت مین شہید ہوا +

اور اوسکا بھائی اندریاس اگرچہ اندریاس یونانی زبان کا لفظ ہے تو بھی یہودیون کے یہان
بہت مستعمل تھا۔ اندریاس رسول جلیل کے شہر بیت صیدا کا باشندہ تھا وہ یوحنا بپتسما دینے والے کا شاگرد تھا اور وہ
اپنے اوستاد کی گواہی سے ایمان لایا۔ وہ پطرس کے ساتھ ماہی گیری کرتا تھا جب آدمیون کا مچھوا ہونے کو بلایا گیا۔
وہ انجیل مین بہت مشہور نہین ہی۔ اس شخص کا ذکر اوس مقام پر جہان کہ مسیح نے پانچہزار آدمیون کو کھانا کھلایا مسطور
ہے کہ وہ ہمارے خداوند کے پاس کئی ایک یونانی لایا۔ روایت ہے کہ آخرکار اوسنے سقوتیون کے ملک مین منادی
کی اور وہ اخیا کی بستی پترے مین مصلوب ہوا۔

زبدی کا بیٹا یعقوب۔ یعقوب اور یوحنا زبدی اور سلوم کے بیٹے تھے جو کہ جلیل کے شہر بیت صیدا کے
باشندے تھے معلوم ہوتا ہی کہ انکا باپ کسیقدر دولتمند تھا اور جلیل کے دریا مین اپنے نوکرون کے ساتھ ماہی گیری
کرتا تھا۔ یہ شخص اچھے خاندان کا تھا کیونکہ اسکے بیٹے یوحنا کی ملاقات سردار کاہن سے تھی اور اوسکا آسودہ ہونا اوس
سے ثابت ہے کہ یوحنا نے ہمارے خداوند کی ماکی پرورش اپنے ذمہ لی یہ دونون بھائی اندریاس اور پطرس کے بلائے
جانے کے تھوڑے ہی دنون بعد رسالت کے لیئے چنے گئے تھے اور دونون حکم کے مطابق فوراً مسیح کے ساتھ ہو لئے
یہ دونون پطرس کے ساتھ منتخب کیئے گئے۔ تاکہ بھاری معاملون مین حاضر ہون چنانچہ جب پہاڑ پر مسیح کی صورت
بدلگئی اور گتسمنی کے باغ مین جب وہ نہایت تکلیفون مین تہا تو یہ شخص موجود تھے۔ یعقوب اور یوحنا کو اونکی ماں
سلوم نے چاہا کہ مسیح کے دہنے اور بائین طرف جگہ ملے ہمارے خداوند نے اونکا نام بنی رعد رکھا +
شاید یہ نام اونکا اسوجہ سے ہوا کہ وے منادی کے کام مین سرگرم اور خوش بیان تھے یعقوب عیسائیون کے
پہلے شہیدون مین تھا۔ ہیرودیس نے تلوار سے اوسکو مار ڈالا جیسا کہ اعمال ۱۲۔۲ مین بیان ہے۔
کلمنت صاحب اسکندریہ والے فرماتے ہین کہ موت کے وقت ایسا سرگرم رہا کہ جلاد اوسکا ایمان دیکھکر عیسائی
ہوگیا اور اوسکے ساتھ شہید ہوگیا +

اور اوسکے بھائی یوحنا اس تفسیر مین ہم یوحنا کا بہت کچھ حال بیان کرچکے ہین۔ بارہ رسولون مین سے

سوا یعقوب کے یہ شخص سب سے زیادہ مشہور ہے۔ نئے عہدنامے کی کتابون مین سے اوسنے ایک انجیل تین خط اور مکاشفات لکھی۔ وہ سب رسولون سے پیچھے مرا وہ افسس مین پہلی صدی کے آخر تک بشپ رہا۔ اوسکے مزاج مین محبت بہت تھی اس سبب سے بعض تعجب کرتے ہین کہ اوسکا نام بنی رعد کیون ہوا۔ لیکن اگر کوئی غور کریگا یہی یوحنا مکاشفات کا لکھنےوالا ہے وہ اس بات مین کچھ تعجب نہ کریگا +

(۳) فیلبوس اور برتھولما تھوما اور محصول لینے والا متی حلفا کا بیٹا یعقوب اور لبی جو تھدی بہی کہلاتا ہے۔

(۳) **فیلبوس**۔ یہ پانچوان رسول تھا جو بیت صیدا سے آیا یہ بارہ رسولون مین سب سے کم مشہور ہے۔ اسکی پہلی ملاقات کا ذکر خداوند مسیح سے یوحنا کی انجیل کے پہلے باب مین ہے۔ مسیح نے قبل از معجزہ کہلانے پانچہزار آدمیون کے اوس سے ایک سوال کیا جس سے اوسکے ایمان کا امتحان ہوگیا اور معلوم ہوا کہ اوسکا اعتقاد یگانہ تھا اور یہ کم اعتقادی اوسکی ذیل کے سوال سے ظاہر ہوتی ہے جسکو اوسنے آخری کہانے کے وقت پوچھا یعنی کہ "اے خداوند باپ کو ہمین دکھلا۔ کہ ہمین کافی ہے" جب چند یونانیون نے اوسسے ہمارے خداوند سے ملاقات کرنے کو کہا تو اوسنے نقل کیا اور اندریاس سے اس بارہ مین صلاح پوچھی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نسبت اور رسولون کے اوسکو مسیح کا قرب کم حاصل تھا۔ روایت ہے کہ اوسنے فروغیہ مین منادی کی۔ وہ اپنی اوائل کی کم اعتقادی کے باعث سے رتبۂ شہیدی حاصل کرنے سے محروم نہ رہا بلکہ لوگون کا بیان ہے کہ وہ ہیراپولس مین شہید ہوا +

برتھولما۔ اس لفظ کے معنی عبرانی زبان مین تھولما کا بیٹا ہین۔ بعض کی رای یہ ہے کہ یہ برتھولما اور نتھانیل جسکا ذکر یوحنا کی انجیل کے پہلے باب مین ہوا۔ ایک ہی ہین۔ اسکا سبب یہ ہے کہ پہلی تین انجیلون مین فیلبوس کے ساتھ برتھولما کا ذکر ہوا ہے اور اون مین کسی نتھنیل کا ذکر نہین ہے اور چوتھی انجیل مین فیلبوس کے ساتھ نتھنی ایل کا ذکر ہے لیکن برتھولما کا کچھ تذکرہ نہین ہے اسلیئے برتھولما وہی "سچا اسرائیلی ہے جسمین مکر نہین ہے" انجیل نویسون نے اوسکا ذکر کم کیا ہے۔ کہتے ہین کہ اوسنے انجیل کی منادی ہندوستان مین کی کلیسیا کی تواریخ مین لکھا ہے کہ متی کی انجیل کا ایک عبرانی نسخہ پنتینس صاحب کو ہندوستان مین ملا جسکو برتھولما چھوڑ گیا تھا لیکن اسکا ٹھیک حال نہین ملتا۔ یہ نہین معلوم کہ اوسنے کہان وفات پائی +

تھوما۔ اس رسول کے دو نام ہین یعنی تھوما اور دوسس۔ ان دونون نامون کے معنی ایسے لڑکے کے ہین

جو ما نکے پیٹ سے توام پیدا ہوئے ہون - اوسکے مان باپ یا اوسکے خاندان کا کہین معتبر حال نہین ملتا ہے - رسولون کے درمیان وہ اس بات کے لیئے مشہور ہے کہ اوسنے مسیح کے جی اوٹھنے کا ظاہر ثبوت مانگا کہ مین بدون دیکھے نہین مان سکتا - تاہم اس سے یہ خیال کرنا نہین چاہیے کہ وہ جان بوجھکے نہین مانتا تھا - اوسکا دل کسی بات کو جلد نہین قبول کرتا تہا - وہ ہر ایک بات کو کامل وجہون سے سمجھ لینا چاہتا تہا - اور جب اوسکو بخوبی ثابت ہوگیا تو وہ ہمارے خداوند کا دلیری کے ساتھ وفادار شاگرد رہا - روایت ہے کہ تھومانے ملک پارتھیا مین انجیل کی منادی کی - سُریانی کلیسیا کے عیسائی جو ہندوستان مین ہین وہ اوسکو اپنے مذہب کا بانی قرار دیتے ہین اور اوسی کے نام سے مشہور ہین -

محصول لینے والا متی - متی کا حال ہمنے اس کتاب کے دیباچہ مین بخوبی بیان کیا -

حلفا کا بیٹا یعقوب (چھوٹا یعقوب مرق ۱۵ - ۴۰ -) اوسکے باپ حلفا کو کلیوپس بہی کہتے تھے اور اوسکی ماں مریم خداوند مسیح کی ماں کی سگی بہن تہی پس یعقوب خداوند مسیح کا خالازاد بہائی تہا - ہماری رای یہ ہے کہ یعقوب کے نام کے تین شخص تھے - ذیل کے نقشے سے اونکا مفصل حال معلوم ہو جائیگا +

۱ - **یعقوب** جو زبدی اور سلوم کا بیٹا اور یوحنا کا بہائی تہا یہ بارہ رسولون مین سے تہا متی ۱۰ - ۲ + یہ ان تین رسولون مین سے تہا جو خاص مسیح کے ساتھ رہنے کو چن لیئے گئے تہے متی ۱۷ - ۱ + ۲۶ - ۳۷ - ہیرودیس اگرپہ بادشاہ نے اوسکا سر کٹوایا اعم ۱۲ - ۲ +

۲ - **چھوٹا یعقوب** - حلفا یعنی کلیوپس کا بیٹا تہا - بارہ رسولون مین سے تہا متی ۱۰ - ۳ - یہوداہ رسول کا بہائی تہا (لوق ۶ - ۱۶) اور یہی یہوداہ یہوداہ کے خط کا مصنف ہے - یہود + اس یعقوب کی ماں مریم تہی جو کہ خداوند مسیح کی ماں کی بہن تہی - پس وہ خداوند کا خالہ زاد بہائی تہا - یوح ۱۹ - ۲۵ - لوق ۲۴ - ۱۰ - اوسکا ایک بہائی یوسس نامے تہا متی ۲۷ - ۵۶ -

۳ - **یعقوب** یوسف اور مریم کا بیٹا جو خداوند یسوع مسیح کا سوتیلا بہائی ہے - بارہ رسولون مین سے نہین تہا اور نہ ابتدا مین مسیح پر ایمان رکھتا تہا متی ۱۰ - ۲ - ۴ + یوح ۷ - ۵ - اوسکا نام خداوند مسیح کے خاندان کے ساتھ مندرج ہے متی ۱۳ - ۵۵ - و مرق ۶ - ۳ - مسیح کے بہائی پیچھے ایمان لائے تہے گویا اونکا ذکر بارہ رسولون سے جدا ہے اعم ۱ - ۱۳ - ۱۴ - مسیح بعد جی اوٹھنے کے اس یعقوب کو نظر آیا ۱ قر ۱۵ - ۷ - یعقوب اگرچہ بارہ مین نہ تہا اوسکو پیچھے رسول کا خطاب ملا گل ۱ - ۱۹ - قدیم بزرگون نے اوسکو یعقوب صادق کا خطاب دیا - وہ یروشلم مین خادم الدین تہا جیسا کہ لکہا ہے یعقوب اور کیفاس اور یوحنا جو کہ گویا کلیسیا کے ستون تہے گل ۲ - ۹ - ان تینون نے بہی اونکا ذکر ہے یعنی پولوس ہمارے ساتھ یعقوب کے پاس گیا اور سب بزرگ وہان حاضر تہے اعم ۲۱ - ۱۸ - وہ کئی شخص یعقوب کی طرف سے ... پاس آئے گل ۲ - ۱۲ - وہ اوس جماعت مین جو شہر یروشلم عیسائیون کے بارے مین ہوئی موجود تہا اعم ۱۵ - ۱۳ - ۲۹ - وہ ایک خط کا مصنف ہے - یروشلم مین وہ شہید ہوا +

اور لبی جو تدی بھی کہلاتا تھا۔ اسکا نام مرقس نے فقط تدی لکھا اور لوقا نے یہوداہ لکھا۔ یہ وہ شخص ہے جسکا ذکر یوحنا ۱۴ باب میں ہوا۔ یعنی "یہوداہ نے نہ وہ جو اسکریوطی تھا" اغلب ہے کہ یہ شخص چھوٹے یعقوب کا بیٹا تھا پس ہمارے خداوند کا خالہ زاد بھائی تھا۔ اسکا ذکر ناصرت کے لوگون کے سوال مین پایا جاتا ہے یعنی "یعقوب اور یوسیس و شمعون اور یہوداہ" (متی ۱۳-۵۵) اغلب ہے کہ یہ وہی یہوداہ ہے جسکا خط انجیل مین موجود ہے۔ اوسکے آخری دنون کا حال کب معلوم ہے۔ اوسکے پوتے بادشاہ دومشین کے روبرو بلائے گئے تھے جیسا کہ ہم انجیل کے پہلے باب کی اول آیت کی تفسیر مین بیان کر آئے ہین ◆

(۴) شمعون کنعانی۔ اور یہوداہ اسکریوتی جسنے اوسے پکڑوا بھی دیا
(۵) اون بارھون کو یسوع نے فرما کے بھیجا کہ غیر قومون کی طرف نہ جانا اور سامریون کے کسی شہر مین داخل نہ ہونا لوقا ۶-۱۵ + اعمال ۱-۱۳ + یوحنا ۱۴-۲۲ + متی ۴-۱۵ + دیکھو مسل ۱۰-۲۲ + یوحنا ۹-۲۹ ◆

(۴) شمعون کنعانی۔ اس رسول کا حال اور سب رسولون کے حال سے بہت کمتر پایا جاتا ہے۔ نئے عہدنامے مین سوا فہرست کے اور کہین اسکا نام نہین ملتا۔ لفظ کنعانی ارامی زبان کا ہے اور اسکے معنی اور لفظ زیلوتس جو ایک اور جگہ آیا اوسکے معنی ایک ہی ہین۔ ان لفظون کے معنی سرگرمی ہین۔ اس معنی سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص خداوند مسیح کا رسول ہونے کے پیشتر ایک شخص یہوداہ کے فرقے مین سے تھا جس فرقے والے کمال متعصب تھے۔

یہوداہ اسکریوتی۔ جسنے اوسے پکڑوا بھی دیا۔ ایکا نام انجیل مین سب سے پیچھے ہے کیونکہ وہ سب رسولون سے کمتر خیال کیا جاتا تھا۔ یہوداہ مسیح کے پکڑوا دینے کی وجہ سے مشہور ہے۔ چونکہ اوسکا حال ہم جابجا کچھ بیان کرینگے پس یہان اتنے ہی پر کفایت کرتے ہین ◆

(۵) غیر قومون کی طرف نہ جانا۔ خداوند مسیح ہدایت کرتا ہے کہ اون کو کونسی جگہ نہین جانا چاہیئے۔ اون قومون مین جانے کی منادی ہے جو کہ فلسطین کے ملک سے باہر بستی تھین ◆

سامریون کے کسی ملک مین داخل نہ ہونا مسیح نے سامریون کے ملک مین ہو کے رستہ جانے کو منع

نہین کیا لیکن فرمایا کہ اون کے کسی شہر مین مت جاو - ملک سامریہ جلیل اور ملک یہوداہ کے درمیان واقع تہا پس
ان دونون کے راستے مین سامریہ پڑتا تھا - اسی رستے سے خداوند مسیح بہی جایا کرتا تہا - اگر کوئی یہ پوچہے کہ اوسنے اپنے
رسولون کو صرف بنی اسرائیل کے پاس کیون بہیجا تو اسکا جواب ہم یہ دیتے ہین کہ جس وجہ سے ابتدا مین اونکو خدا نے
برگزیدہ قوم بنایا تہا اوسی وجہ سے مسیح نے بہی اونکو اول انجیل کی تعلیم پانے کو پسند کیا - تاہم بلاشک مقصد یہی تہا -
کہ انکے ذریعہ سے یہ تعلیم اور قومون مین پہیلے - پرانے عہدنامے کا انتظام اور بندوبست مسیح کے وقت تک صرف
یہودیون کے بیچ رہا جبکہ تمام دنیا کی قومین خدا سے برگشتہ ہوگئین تو اوسنے حفاظت کے لیئے اپنے احکامات اور کلام ایک
قوم مین رکہے اوسنے حق کی روشنی اس ملک پر خوب ظاہر کی - یہ کلام اس غرض سے یہودیون مین رکہا گیا تہا کہ جب
مناسب وقت آوے تو وہ اونکے وسیلے سے کل دنیا مین پہیلایا جاوے - مثلاً اگر کوئی شخص کسی کمرے کو روشن کیا چاہتا ہے
تو وہ روشنی کو پہلے چراغ پر رکہتا ہے - اسی طرح خدا نے قومون کو روشن کرنے کی غرض سے پہلے حق کی روشنی اپنی
برگزیدہ قومون مین رکہی تاکہ انکے ذریعہ سے سب مین پہیلے - پس اسلیئے مناسب تہا کہ مسیح کا پہلا کام بے ٹہکانے نہو -
مناسب تہا کہ جس ملک مین مسیح آیا اوسی مین اوسکا کلام پہلے سنایا جاوے - اگرچہ بنی اسرائیل کسیقدر برگشتہ ہوگئے تہے
مگر تب بہی وے مسیح کا مذہب سمجہنے اور پہیلانے کا سب سے عمدہ ذریعہ تہے کیونکہ خدا کا کلام اور پیشین گوئیان اور رسم
اور دستور اور ہیکل اور قربانیان جو کہ مسیح کی طرف اشارہ کرتی ہین ابہی تک ان لوگون مین موجود تہین - اسی وجہ
سے بنی اسرائیل کو سب سے پہلے انجیل سنائی گئی اور اونہون نے اوسکو اور قومون مین پہیلایا - چونکہ خدا تعالیٰ نے
دنیا مین سے بنی اسرائیل کے بارہ فرقون کو چن لیا اوسی طرح مسیح نے اون بارہ قومون مین سے بارہ رسول پسند کیئے -
رسولونکا کام یہ تہا کہ ان بارہ فرقون کو تعلیم دیوین تاکہ یہ لوگ اور قومون کو سکہلاوین - مگر مسیح کے جی اوٹہنے کے بعد
ان رسولون کو حکم ہوا کہ دنیا کی سب قومون اور ہر شخص کو انجیل سناؤ +

خاص حال سامریون کا پرانے عہدنامے سے دریافت ہوتا ہے - جبکہ بنی اسرائیل کے بارہ فرقون مین سے دس
فرقے بباعث بغاوت کے علیحدہ ہوگئے اون دس فرقون نے سمرون کو اپنا دارالخلافت بنایا - اسیوجہ سے وے
سامری کہلانے لگے - ہوسیع جو اسرائیلیون کا بادشاہ تہا اوسکی سلطنت کے نوین برس مین سلمنزر بہت سی سامریون
کو اسیر کرکے اسور مین لیگیا ۲ سل ۱۷ - ۱ - ۶ - اور اونکے بجاے اسوریون کو شمالی فلسطین مین آباد کیا - جب ان بت
پرستون کو شیر ستانے لگے تو اونہون نے خیال کیا کہ یہ تباہی ہمپر یہوواہ کی ناراضی سے جوکہ یہودیون کا خدا ہے نازل
ہوئی ہے پس اونہون نے لاوی کے فرقے کا ایک کاہن بلایا جو کہ جنگل مین تہا اور اون کو دین کا سچا طریقہ

سلاطین ۱۷ باب۔ جب اسور کے لوگ اسرائیلیون کے درمیان رہنے لگے۔ تو اون سے ایک دو نسلی قوم اور ایک خلط ملط مذہب بن گیا یعنی اونکا مذہب بت پرستی اور یہودی مذہب سے ملکر بنا تھا اور اونکی نسل یہودیون اور اسور کے باشندون سے تھی۔ جبکہ یہودی اسور سے رہائی پاکے ملک یہوداہ کو پھر لوٹ کر آئے تو اون مین اور سامریون کے درمیان جھگڑا پیدا ہوا۔ اور یہ خصومت اونکے درمیان آجتک چلی جاتی ہے۔ دارا نوتھس شاہ فارس کے عہد سلطنت مین منسّی یہودیونکے سردار کاہن کے بیٹے نے سامری حاکم سنبلات کی بیٹی سے شادی کی مگر جب لوگون نے موسیٰ کی شریعت کے بموجب اوسکو طلاق دینے کو کہا تو وہ سامریون مین جاملا اور اپنی بی بی کو ترک کیا۔ اوسکے سسر سنبلت نے اوسکو سامریون کا سردار کاہن بنوادیا۔ اور اوسکے لیئے کوہ جرزیم پر ایک ہیکل بنائی اوسوقت سے سامریون اور یہودیون کے درمیان دلی عداوت ہوگئی۔ خداوند مسیح کے زمانے مین یہودیون اور سامریون کے درمیان کچھ راہ و رسم نہ تھی (یوحنا ۴۔ ۹) سب سے بڑی بات جو کہ یہودی اپنی دانست مین مسیح کے حق مین کہہ سکتے تھے یہ تھی یعنی (تو سامری ہے اور تیرے ساتھ ایک دیو ہے دیکھو (۸۔ ۴۸) پس ۵ وین آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح مانتا تھا کہ یہودی خدا کے برگزیدہ لوگ ہین اور سامری نہین مگر پھر بھی اکثر مرتبہ اوسنے ظاہر کیا کہ وہ سامریون سے یہودیون کے طور پر کینہ نہین رکھتا تھا مثلاً مسیح نے ایک تمثیل بیان کی جسمین ایک سامری کو ایک کاہن اور ایک لوی سے برتر ٹھہرایا لوقا ۱۰۔ ۳۳۔ بعض سامری اوسپر ایمان لائے یوحنا ۴۔ ۲۹۔ و نیز لوقا ۹ باب بھی دیکھو۔ سامریون کے اب صرف چند خاندان باقی رہے ہین مثلاً نابلوس بستی مین جسکو اگلے زمانے مین سکم کہتے تھے۔ اونکے پاس موسیٰ کی شریعت کا ایک بہت پرانا نسخہ ہے جسکی وے بڑی تعظیم کرتے ہین۔ وے سبت کے دن کو مانتے ہین اور چند قدیم عید بھی کرتے ہین اور مسیح کے آنے کا پورا بھروسہ رکھتے ہین +

(۶) بلکہ پہلے اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑون کے پاس جاؤ (۷) اور چلتے ہوئے منادی کرو اور کہو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی (۸) بیمارون کو چنگا کرو کوڑھیون کو پاک صاف کرو مُردون کو جلاؤ دیوون کو نکالو تم نے مفت پایا مفت دو

یس ۵۳-۶- یرم ۵۰-۶ و ۱۰ + حزقی ۳۴-

۵ و ۶ و ۱۶ یوحنا ۱۰ - ۳۵ - ۲ متی ۱۵ - ۲۴ - ۲۲ اعمال ۱۳ - ۴۶ - ۳ لوقا ۹ - ۲ - ۲ لوقا ۹ - ۴ متی ۳ - ۲ - ۴ - ۱۷ - لوقا ۱۰ - ۹ - ۱۰ اعمال ۹ - ۴۰ - ۳ - ۲

(۶) **کھوئی ہوئی بھیڑین** - اون کو کھوئی ہوئی بھیڑین اسوجہ سے کہا کہ وے اپنے اصلی چرواہے کے گلّے کو چھوڑ کر ادہر اودہر آوارہ پھرنے لگے مگر تب بھی وے بھیڑون کی مانند تھے بھیڑیے نہین - وے گہر کے فرزند تھے گہر سے مراد خاندان یا نسل ہے ؞

(۷) **آسمان کی بادشاہت** - اِس بادشاہت کا مسیح بادشاہ ہے پس جب وے بادشاہت کے آنے کی خبر دیتے تھے تو وے مسیح کی خبر دیتے تھے ؞

(۸) **بیمارون کو چنگا کرو وغیرہ** اپنی منادی کو معجزون سے ثابت کرو -

مُردون کو جلاؤ - بعض مفسرین یہان پر کہتے ہین کہ اِس آیت سے اور اور مقامون سے معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ مسیح کے اور لوگ بھی جو مُردون کو جلا سکتے تھے پس مُردون کو جلانا اوسکی الوہیت کی کیا دلیل ہے - اسکا جواب یہ ہے کہ مسیح کی الوہیت فقط مُردون ہی کے جلانے پر نہین ہے اور علاوہ اسکے مسیح کے مُردون کو زندہ کرنے اور اور لوگونکے زندہ کرنے مین بہت فرق معلوم ہوتا ہے - اور لوگون نے اپنی قدرت سے زندہ نہ کیا جیسا اِس آیت سے صاف ظاہر ہے لیکن بہت آیتون سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح خود جان بخشنے والا ہے ؞

(۹) نہ سونا نہ روپا نہ تانبا اپنی کمر مین رکھو (۱۰) راستے کے لیئے نہ جھولی نہ دو کُرتے نہ جوتیان نہ لاٹھی لو کیونکہ خوراک مزدور کا حق ہے - دیکھو لوقا ۱۰

۱۳ سموئیل ۹ - ۷ مرقس ۶ - ۸ لوقا ۹ - ۳ - ۲۲ - ۳۵ - ۵ لوقا ۱۰ - ۷ ... ۱ قرنتھیون ۹ - اتمتھیس ۵ - ۱۸

(۹) **نہ سونا نہ روپا** - یہان تک تو ہمارے خداوند نے ... کا ہم بیان کیا اور اب اون کے سفر کے سامان کا بیان کرتا ہے - کہ تم کو کچھ سامان لینا نہین چاہیئے - اگر کسی کی جیب مین کچھ نقد ... موجود ہو تو وہ اپنے ساتھ لیجاوے مگر ... تجویز نہ کرے - ہمارا خداوند یہان ... بیان کرتا ہے جن سے نقدی ...

(۱۰) **نہ جھولی** - منادی کرنے والون کو جو ہدایتین کی گئی تہین اون کی تشریح ہم اسطور پر کرتے ہین کہ مسیح نے اون سے کہا کہ جب تم گرد و نواح کے گانون مین اپنے بھائیون کے پاس جاؤ تو سب سے عمدہ طریقہ

اون کے دل مین جگہہ پیدا کرنے کا یہہ ہے کہ تم کچہہ سامان مت رکھو اور اونہین کی تواضع پر رہو۔ یہہ دستور کچہہ اوس ملک کے دستورون کے خلاف نہین تہا۔ وہ لوگ گٹھڑون کا بوجہہ لادکر جاتے تھے۔ جو کپڑے دن مین پہنتے تھے وہی رات کو پہنے سو رہتے تھے اور اس بات مین اون سادہ وضع لوگون کو اوس ملک مین کچہہ تکلیف نہین معلوم ہوتی تہی۔ اسمین کچہہ شک نہین ہے کہ یہہ باتین اونہین کیواسطے نہین ہین جو غیر قومون مین دور دراز ملکون مین جاتے ہین بلکہ اون کے لیئے جو قرب وجوار کے شہرون مین اپنے ہم مذہبون مین جاتے ہین +

نہ لاٹھی لو۔ اس مقام پر مرقس کی انجیل مین ہاہکر خداوند نے لاٹھی لیجانے کو صاف صاف فرمایا ہے۔ اصل معنی ایک ہی ہین۔ یعنی جسکے پاس لاٹھی ہو وہ لیجاوے اور جس کے پاس نہو وہ تلاش نکرے بدون لاٹھی کے جاوے۔ اس فرق ظاہری کے جاننے کے واسطے اس امر کا لحاظ رکھنا کہ انجیل کے بیانات کس طریقے پر لکھے گئے ہین ضروری ہے۔ ہر چند کہ اسمین شک نہین کہ بہتیری جگہون مین وہی الفاظ جو مسیح کی زبان سے صادر ہوئے بجنسہ لکھے ہین تاہم اکثر ایسا ہی ہوا ہے کہ انجیل نویس نے فقط اوسکی گفتگو کا مطلب لیا ہے اس صورت مین اگر تھوڑا سا فرق ہوجاوے تو کچہہ دلیل تحریف کی نہین ہوسکتی۔ یہہ صرف اس سبب سے ہوا کہ لکھنے والے نے اپنے طور پر الگ ہوکے لکہا مثلاً فرض کرو کہ اگر کوئی اوستاد اپنے شاگردون کو سفر کرنے کا حکم دے اور اوسکے ساتھہ عام طور پر یہہ بہی کہے کہ خالی ہاتھہ جانا یعنی کہانا کپڑا وغیرہ جس سے تمہارا بوجہہ ہو نہ لیجانا تو اگر اون شاگردون مین سے دو شاگرد اپنے اوستاد کا حکم بیان کرنا چاہین ایک تو اس طرح کہے کہ ہمارے اوستاد کا حکم ہے کہ کوئی شاگرد جوتا کپڑا کہانا۔ روپیہ لاٹھی وغیرہ کچہہ اپنے ساتھہ نہ لیجاوے خالی ہاتھہ جاوے۔ دوسرا شاگرد اسطور پر بیان کرے کہ اوستاد نے کہدیا ہے کہ تم روپیہ کہانا کپڑا کچہہ بوجہہ اپنے ساتھہ مت لیجاؤ فقط ایک لاٹھی ہاتھہ مین لیئے چلے جاؤ۔ پس کیسے کون نہین جانیگا کہ اون دونون کے بیانون کا ایک ہی مطلب ہے گو کہ الفاظ مین کچہہ تھوڑا سا فرق ہوگیا ہے۔ اسی طرح ہم ہیان پر متی اور مرقس کے بیانون کا ایک ہی جانتے ہین +

خوراک مزدور کا حق ہے حق تو یہہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو کچہہ دے تو اوسکو بہی اوسکے عوض مین کچہہ دینا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص کسی کو علم سکھلاوے یا اون لوگون کے لیئے جنکے درمیان وہ رہتا ہے کوئی محنت کرے یا اون کو کسی طرح کا فائدہ پہونچاوے تو حق کے مطابق اوسکو کچہہ ملنا چاہیئے۔ پس ایسی صورت مین کسی شخص کو دینا خیرات مین داخل نہین ہے بلکہ یہہ تو اوسکا حق ہے۔ علے ہذا القیاس جو لوگ انجیل کا بیش بہا خزانہ اورون کو پہونچاتے ہین کتنا زیادہ اونکا یہہ حق ہے کہ دنیاوی روزینہ اونکو ملے +

(۱۱) اور جس شہر یا بستی مین داخل ہو دریافت کرو کہ لائق وہان کون ہے
اور جب تک وہان سے نہ نکلو وہین ہو (۱۲) اور جب تم کسی گھر مین جاؤ اوسے
سلام کرو (۱۳) اگر وہ گھر لائق ہے تو تمہارا سلام اوسے پہونچے گا اور اگر
لائق نہین تو تمہارا سلام تمپر پھر آویگا (۱۴) اور جو کوئی تمہین قبول نہ کرے
اور تمہاری باتین نہ سُنے اوس گھر یا اوس شہر سے نکلکے اپنے پاؤنکی
گرد جھاڑ دو (۱۵) مین تم سے سچ کہتا ہون کہ عدالت کے دن سدوم
اور عمورہ کی زمین کے لیے اوس شہر کی نسبت زیادہ آسانی ہوگی لوق ۱۰: ۸

لوق ۱۰ - ۵ + ۱۶ - زب ۳۵ - ۱۳ + مرق ۶ - ۱۱ + لوق ۹ - ۵ + ۱۰ - ۱۰ + نحم ۵ - ۱۳ + اعم ۱۳ - ۵۱ + ۱۸ - ۶ + متی ۱۱ - ۲۲ - ۲۴

(۱۱) دریافت کرو کہ لائق وہان کون ہے۔ لائق وہ ہے جو انجیل سُننے اور اوسپر ایمان لانے کو مستعد ہو اور اوسکے منادی کرنے والون کی مہمان نوازی کرنے کو طیار ہو۔ جب رسول کسی شہر مین داخل ہوتے تھے تو دریافت کرتے تھے کہ یہان کون نیک آدمی رہتا ہے یا یہان کوئی دیندار یہودی رہتا ہے یا یہ کہ یہان کوئی ایسا شخص ہے جو مشہور یسوع ناصری پر ایمان لانے پر راغب ہے ایسے شخص کو وہ لائق خیال کرتے تھے اور اوسکے گھر مین اوترنے کو جاتے تھے +

(۱۲) سلام کرو۔ یہ نہین کہ صرف اوپر کے دل سے دستور کے موافق سلام کرو بلکہ یہ دل سے سلام کرو۔ یہ صرف سلام نہین بلکہ بمنزلہ دعا کے ہے۔

(۱۳) تمہارا سلام تمپر پھر آویگا۔ یعنی وہ برکت جسکے لائق وے نہین ہین تمہارے پاس لوٹ آویگی اور تم اوسکو اپنے ساتھ لیجاؤ گے مگر خبردار اگر کوئی تمہین قبول نہ کرے تو تم اپنے غصّے کے باعث اوس برکت کو انپر اوسکے آنے سے باز مت رکھو +

(۱۴) پاؤنکی گرد جھاڑ دو۔ دیندار یہودیون کا دستور تہا کہ جب وے کسی غیر قوم کے شہر سے رخصت ہوتے تھے تو اپنے پاؤن کی گرد جھاڑتے تھے مبادا کوئی ذرہ اوسکا اونکے ساتھ نہ چلا آوے +

پاؤن سے گرد جھاڑنا اس بات کا نشان ہے کہ یہ شہر خراب ہے اور ایسا نالائق ہے کہ کوئی ذرہ بھی اوسکا رسولون کے ساتھہ نجاوے۔ وہ اپنی خرابی مین چھوڑ دیا گیا ہا ٭

(۱۵) **عدالت کے دن** وغیرہ۔ اِس بات سے ہم نتیجہ نکالتے ہین کہ (۱) ایک دن آئیگا جسمین تمام دنیا کے لوگ شروع زمانے سے لگا کے آخر تک خدا کے روبرو انصاف کے لیئے کھڑے ہونگے (۲) سزا لوگون کو اونکے گناہون اور اونکے دل کی حالت کے مطابق دیجائیگی (۳) خداوند یسوع مسیح کی خوشخبری نجات کا وسیلہ ہے۔ جب انجیل کسی کے پاس پہونچے تو اوسکی نجات اوسکے قبول کرنے پر موقوف ہے ٭

(۱۶) دیکھو مین تمھین بھیڑون کی مانند بھیڑیون مین بھیجتا ہون[۲۱] پس تم سانپون کی طرح ہوشیار اور کبوترون کی مانند بے بد ہو[۲۲] (۱۷) مگر آدمیون سے خبردار رہو کہ وے تمھین اپنی کچہریون مین حوالہ کرینگے اور اپنے عبادتخانون مین کوڑے مارینگے (۱۸) اور تم میرے واسطے حاکمون اور بادشاہون کے سامنے حاضر کیئے جاؤگے کہ اون پر گواہی ہو (۱۹) لیکن جب وے تمھین حوالہ کرین فکر نہ کرو کہ ہم کسطرح یا کیا کہینگے کیونکہ جو کچھ تمھین کہنا ہوگا سو اوسی گھڑی تمھین آگاہی ہوگی (۲۰) کیونکہ کہنے والے تم نہین بلکہ تمھارے باپ کی روح جو تم مین بولتی ہے (۲۱) بھائی بھائی کو اور باپ بیٹے کو قتل کے لیئے حوالہ کریگا اور لڑکے اپنے ماباپ کی مخالفت مین اوٹھینگے اور اونھین مروا ڈالینگے

[۲۱] لوق ۱۰ باب ۳ + رومیون ۱۶ - ۱۹ + افسس ۵ - ۱۵ + ۱ قرنتھی ۱۴ - ۲۰ + فلپ ۲ - ۱۵ + متی ۲۴ - ۹ + مرق ۱۳ - ۹ + لوق ۱۲ - ۱۱ + اعمال ۵ - ۴۰ ۔۔۔ [illegible] ۱۳ - ۱۱ + لوق ۱۲ - ۱۱ + ۲۱ - ۱۴ و ۱۵ +

۱۱ یونانی مین دیا جائیگا - خروج ۴-۱۲ و یرا ۱-۷ و ۲ تیم ۳-۲۳ + ۲ اعم ۴-۸ و ۹-۱۰ + ۲ تم ۴-۱۷ + مک ۱۰-۳۵ و ۳۶ + لوق ۱۲-۱۲ +

(۱۶) سانپون کی طرح ہوشیار اور کبوتر کی مانند بے بد ہو - سانپ یہودیون کے یہان جیسا کہ اس ملک مین بہی ہوشیاری کا نشان ہے اور کبوتر بے بدی کا +

(۱۷) اپنے عبادتخانون مین کوڑے مارین گے - کوڑے لگانے کی سزا کا ذکر موسیٰ کی شریعت مین ہے استث ۲۵-۲-۳ + مجرم کو زمین پر لٹا کے تین طرف کے کوڑون سے مارتے تہے + پس جیسکے تیرہ کوڑے مارے جاتے تہے اوسکے اونتالیس ضربین لگتی تہین - اسیطرح سے پولوس رسول نے بہی ایک کم چالیس کوڑے کہائے - ۲ قر ۱۱-۲۴ +

(۱۹) فکر نہ کرو - خداوند مسیح نہایت دستی سے بتاتا ہے کہ ایسے وقت مین اون رسولون کا دل جو ستائے جاتے تہے کیسا ہونا چاہیئے - اونکو چاہیئے تہا کہ ایسے وقت مین تمام حیلہ سازی اور اپنی عقل کا بہروسہ چہوڑ کے دل وجان سے مسیح پر بہروسہ رکہین -

(۲۰) کہنے والے تم نہین - اسلیئے کہ اون مین خدا کی روح ہوتی تہی اور اونکی باتین خدا کی باتین تہین **تمہارے باپ کی روح** - خدا کی روح تم مین بولتی ہے اور خدا تمہین اپنا فرزند سمجہتا ہے - اسیوجہ سے ہمارا خداوند اسمقام پر بجائے "میرے باپ کی روح - کے "تمہارے باپ کی روح" کہتا ہے یعنی خدا باپ کی محافظت خاص اپنے رسولون پر تہی اور وے اوسکے فرزند تہے - یہ وعدہ ہو کہ ہو نکو ہوا کہ جب تم ظالم کے روبرو لائے جاؤ تو پہلے سے فکر مت کرو کہ ہم کیا کہین گے - اس سے بیموقع منادی کرنے والون کو اپنے لیئے یہ سمجہنا چاہیئے کہ ہم منادی کے لیئے طیار ہو کر نہ جاوین - اگر کوئی شخص ایسا کرے تو وہ غفلت مین داخل ہے - اسوجہ سے طیاری نہ کرنا کہ خدا کل مدد کریگا وہم ہے اسمین کچہ شک نہین کہ منادی کرنے والون کے ساتہ خدا کی مدد ہوتی ہے مگر ایسی نہین کہ انسان کی کوشش کی حاجت نہو +

(۲۲) اور میرے نام کے باعث سب تم سے دشمنی کرینگے پر وہ جو آخر تک برداشت کریگا سوہی نجات پاویگا (۲۳) جب وے تمہین ایک شہر مین ستاوین تو دوسرے مین بہاگ جاؤ - مین تم سے سچ کہتا ہون کہ

تم اسرائیل کے سب شہروں مین نہ پھر چکوگے جب تک کہ ابن آدم نہ آلے

لوق ۱۷-۲۱ + دانی ایل ۱۲-۱۳ اور ۱۳ + متی ۱۳-۲۴ + مرق ۱۳-۱۳ + متی ۲-۱۳ + ۱۲-۴ + ۱۲-۱۲ + ۱۵ + اعم ۸-۱ + ۹-۲۵ + ۱۲-۶ + متی ۱۹-۲۸ +

(۲۲) پروہ جو آخر تک برداشت کریگا۔ یعنی جب تک اوسکا امتحان اِس دنیا مین رہے یعنی اپنی زندگی کے آخر تک۔ مسیح پر ایکبار ایمان لانا نجات کے لیئے کافی نہیں ہی اگر بعد اسکے غفلت ہو مسیح پر ایمان لانا اور اوس ایمان مین تمام عمر پکا اور مستقل رہنا نجات کے لیئے ضروری ہی آدمی مسیح پر ایمان لاکے پھر چھوڑ سکتا ہے۔ اِس صورت مین اوسکی نجات نہ ہوگی +

(۲۳) بھاگ جاؤ۔ اِس حکم کے مطابق بھاگنا دنیا کے لوگونکو نزدیک بُزدلی ہی جس بہادری کی تعریف دنیا کے لوگ کرتے ہین وہ بہادری ہمارا خداوند نہین چاہتا ہی +

وہ عیسائی جو ضد اور فخر کے لیئے بہادری کرتے تھے اکثر دیکھنے مین آیا کہ وہ خطرہ کے وقت مسیح کا انکار کرتے۔ سچے شہید خواہ مخواہ مرنے کا موقع نہین ڈھونڈھتے پھرتے ہین۔ یا نمود کے لیئے بہادری دکھلاتے ہین مگر مسیح کے نام پر مرنے سے کبھی نہین ڈرتے ہین +

ابن آدم۔ خداوند مسیح نے اپنی انسانیت ظاہر کرنے کو اکثر اپنے لیئے اِس لقب کو منسوب کیا متی ۸-۲۰- وغیرہ دیکھو +

یہ لقب مسیح کے لیئے پہلے پہل دان ۷-۱۳- مین آیا ہے یعنی مینے رات کی رویتون کے وسیلے دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کے بادلون کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہونچا وے اوسکو اوسکے آگے لائے آدم زاد اور ابن آدم ایک ہی بات ہی اِس مقام پر ہم یہ تفسیر لکھتے ہین۔

۱- یہودی ہر زمانے مین اِس لقب کو اپنے آنے والے مسیح سے منسوخ کرتے تھے پس ہمارے خداوند نے اِس لقب سے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا +

۲- بذریعہ اِس لقب اور دنیا کے اوسوقت سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ مسیح مین انسانیت ہوگی۔ اور وہ انسان کی نسل سے پیدا ہوگا اور اِس امر سے اوسکی فروتنی عیان ہوتی تھی نہایت مسکینی سے ہمارے خداوند نے یہ لقب اختیار کیا +

۳- تاہم یہ لقب اوسکا جلال اور سرفرازی کے ساتھ بہی ہے - وہ "اوس رویا مین آسمان کے بادلون کے ساتھ آیا" اوسکو قادر مطلق باپ یعنی "قدیم الایام" کے حضور مین بطور بیٹے کے لائے اور وہان اوسکو "تسلط اور حشمت اور سلطنت دی گئی - اوسکے زیر حکم سب قومین اور امتین آئین اوسکو ایک سلطنت ملی جو ہمیشہ تک رہیگی - یہ آسمان کی بادشاہت ہے تاہم وہ زمین پر بہی تمام قومون پر حکمران ہے +

۴- یہ رویا مسیح کے جی اوٹھنے اور صعود سے پورا ہوا - جب اوسکا بدن قبر سے نکلا اور اوسکی روح عالم ارواح سے لوٹی تو اوسنے کہا کہ "آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا" بعد اسکے نہایت جلال سے "قدیم الایام" یعنی اپنے باپ قادر مطلق کے پاس چڑھ گیا وہان اوسکو تمام زمین اور آسمان کی بادشاہت دی گئی اور جناب عالی کے دہنے ہاتھ بیٹھا - یعنی خدا کے برابر جلال اور اختیار مین ہوا اور "جب تک وہ سب دشمنون کو اپنے پاون تلے نہ لاوے ضرور ہے کہ سلطنت کرے" - اور باب ۱۶ - ۲۸ - ۲۰ کی شرح کو دیکہو +

جبتک کہ ابن آدم نہ آلے - یعنی مسیح کے اوس آنے تک جسکو دانیال نبی نے رویا مین دیکہا - اوسکے جی اوٹھنے اور صعود ہونے اور دین کی خوب بنیاد ڈالنے سے مراد ہی - اسکے بعد وہ اور ملکون مین گئے +

اس آنے کے مفسرین نے طرح طرح کے معنی لکہے ہین - بعض کہتے ہین کہ اس آنے سے مراد مسیح کے دوسری مرتبہ آنے سے ہے جبکہ وہ روز قیامت مین دنیا کا انصاف کرنے کو آئیگا - مگر اسپر یہ اعتراض ہوسکتا ہی کہ رسول تو اسرائیلیون کے سب ملکون مین پہر چکے مگر مسیح قیامت کے لیئے کہان آیا - اکثر مفسرین اس آنے سے یروشلم کی تباہی سے مراد لیتے ہین - اسٹیر صاحب بیان کرتے ہین کہ مسیح کا یہ مطلب تہا کہ رسول اسرائیل کے سب شہرون مین پہر نہ چکین گے جب تک کہ مسیح اپنی قدرت سے یہودیون کی سلطنت کو غارت اور اون کے رسم اور دستورون کو بالکل دور نہ کریگا - مگر ہم اس رای کو نہین مان سکتے ہین جیسا کہ ہم متی ۲۴ وین اور ۲۵ وین باب کی شرح مین بیان کرین گے - ہم یہان پر صرف اتنا ہی بیان کرتے ہین کہ ہمارے نزدیک انجیل مین مسیح کے آنے سے یروشلم کی تباہی کہین نہین مراد ہے - یروشلم کی تباہی سے نہ کوئی زمانہ شروع ہوتا ہی نہ کوئی ختم ہوتا ہی - یہودیون کا مذہب اور زمانہ مسیح کے مصلوب ہونے پر ختم ہوگیا اوسوقت سے اونکے رسم اور دستور اونکی قربانیان اور اونکی ہیکل اور اونکی کاہنیت اور اونکے تمام مذہبی معاملات موقوف ہوگئی مسیح کے جی اوٹھنے اور صعود سے باعتبار مذہب کے ایک نیا زمانہ شروع ہوتا ہی اور اس آیت کا مطلب خاص کر اس سے نکلسکتا ہی کہ بعد مسیح کے صعود کے رسولون کے لیئے یہ تنبیہ تہی کہ صرف اسرائیلیون کے ملک ہی مین منادی کرین بلکہ حکم ہوا کہ تمام دنیا مین منادی کرو اسی وجہ سے خداوند مسیح نے اون سے فرمایا کہ چاہیے جسقدر جلدی کرو تم اسرائیل

کے شہرون مین نہ پھر سکوگے جب تک ابنِ آدم نہ آوے باب ۱۶-۲۰ - اور ۲۸ - ۱۸ کی شرح سے مطابق کرو +

(۲۴) شاگرد اپنے اوستاد سے بڑا نہین - نہ نوکر اپنے خاوند [12] سے -
(۲۵) بس ہے کہ شاگرد اپنے اوستاد کی اور نوکر اپنے خاوند کی مانند ہو
جب اونھون نے گھر کے مالک کو بعلزبول کہا ہے تو کتنا زیادہ اوسکے
لوگون کو نہ کہینگے [13] - لوقا ۶ - ۴۰ + یوحنا ۱۳ - ۱۶ + ۱۵ - ۲۰ + متی [12] ۱۲ - ۲۴ + مرقس ۳ - ۲۲ + لوقا ۱۱ - ۱۵ +
یوحنا ۸ - ۴۸ - ۵۲ +

(۲۴) **شاگرد اپنے اوستاد سے بڑا نہین** - یعنی جب اوستاد ہی نے طعنے اور ملامتین برداشت
کی تو شاگردون کو اوس سے بڑھکر ذلّت سہنی پڑنے گی - ہمارے خداوند نے صلیب کی تکلیف اوٹھائی اور اپنے شاگردون
کے لیئے نمونہ ہوا کہ تم بھی میری طرح تکلیف اوٹھانے مین آزمت کرو +
(۲۵) **بعلزبول** اِس لفظ کے معنی **گندگی کا خداوند ہین** - یہودی لوگ گندگی کی لفظ کو حقارت کی
رو سے بت پرستی کے لیئے لاتے تھے - کیونکہ وے بت پرستی کو نہایت مکروہ گناہ سمجھتے تھے اور اِسی وجہ سے اوسکے لیئے نہایت
گندہ نام ٹھہرایا - اپنی دانست مین وے اِس سے بڑھکر خراب لقب مسیح کے لیئے نہین لا سکتے تھے - شاید اِسی وجہ سے کہ بعلزبول
خطاب بت پرستی کے مالک کا تھا وہ دیوؤن کا سردار مشہور ہوا اور چونکہ اون لوگون نے اپنے نہایت کینے سے مسیح کو
بعلزبول یعنی دیؤن کے سردار سے منسوب کیا اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسکی بڑی طاقت کے جسے اوسنے
دکھلایا قائل تھے +

(۲۶) پس اون سے نہ ڈرو کیونکہ کوئی چیز ڈھپی نہین جو کھُل نہ جائے اور
نہ چھپی جو جانی نہ جائے [14] (۲۷) جو کچھ مین تمھین اندھیرے مین کہتا ہون اوجالے
مین کہو اور جو کچھ تمھارے کانون مین کہا جائے کوٹھون پر منادی کرو -

(۲۸) اور اون سے جو بدن کو قتل کرتے پر جان کو قتل نہین کر سکتے مت ڈرو[15] بلکہ اوسی سے ڈرو جو جان اور بدن دونون کو جہنّم مین ہلاک کر سکتا ہے۔ (۲۹) کیا ایک پیسے کو دو گورے نہین بکتے اور اون مین سے ایک بہی تمھارے باپ کی بے مرضی زمین پر نہین گرتا (۳۰) بلکہ تمھارے سر کے بال بہی سب گنے ہوئے ہین[16]

مرقس[13] ۴ - ۲۲ + لوق ۸ - ۱۷ + ۱۲ - ۲ - ۳ + یسعیاہ[15] ۸ - ۱۲ و ۱۳ + لوق ۱۲ - ۴ اپطر ۳ - ۱۴ + ۱۱ - یونانی مین اساریون جو رومی دینار کا دسوان حصّہ تہا - دیکھو متی ۱۸ - ۲۹ + اسمو[16] ۱۴ - ۴۵ - ۲ سمو ۱۴ - ۱۱ + لوق ۲۱ - ۱۸ + اعم ۲۷ - ۳۴ +

---

(۲۶) کوئی چیز ڈہپی نہین جو کہل نہ جائے۔ یعنی اون تہمت لگانے والون کی تمام باتین اور برے کام اور اون کا ظلم عدالت کے دن کہل جائیگا +

(۲۷) جو کچھ مین تمہین اندہیرے مین کہتا ہون۔ میری باتین بہی جو مین تنہائی مین کہتا ہون صاف صاف ظاہر کی جائینگی۔ جس طرح سے اون لوگون کے کلام کی تردید ہوگی اوسیطرح سے میری انجیل آشکارا ہوگی اور تمام مین صادق ٹہہرے گی +

اوجالے مین کہو۔ یعنی تم لوگ انجیل کی منادی کرو اور اوسکو سب مین پہیلاؤ +

(۲۸) جہنّم۔ جہنم سے وہ جگہہ مراد ہی جہان گنہگار ڈالے جائینگے اور تا ابد سزا اوٹہائینگے۔ ان حوالون کو دیکھو یعنی متی ۵ - ۲۲ - ۲۹ و ۳۰ + ۱۰ - ۲۸ + ۱۸ - ۹ + ۲۳ - ۱۵ - ۳۳ - مرق ۹ - ۴۳ و ۴۵ و ۴۷ + لوق ۱۲ - ۵ - یعق ۳ - ۶ + انجیل مین اوسکا نام کئی طرح آیا ہی مثلاً لوق ۱۶ - ۲۸ مین عذاب کی جگہہ اور متی ۲۵ - ۴۱ مین ہمیشہ کی آگ اور مرق ۹ - ۴۴ مین آگ جو کبہی نہین بجہیگی۔ پس گنہگارون کا خوفناک مکان طرح طرح کے مجازی نامون اور فقرون سے بیان کیا گیا ہے جس سے اوسکا نہایت برا حال آشکارا ہی۔ چند اور مثالین یہ ہین۔ باہر کا اندہیرا۔ اس لوہین تڑپتا ہون۔ جہان اونکا کیڑا نہین مرتا اور آگ کبہی نہین بجہتی۔ آگ اور گندہک مین عذاب اوٹہائیگا۔ اونکے عذاب کا دہوان ابدتک اوٹہتا رہتا ہی۔ آگ کی جہیل جو گندہک سے جل رہی ہی۔ تاریکی کی سیاہی۔ متی ۸ - ۱۲ و ۱۳ - ۴۲ و ۲۲ - ۱۳ و ۲۵ - ۳۰

لوق ۱۶-۲۴ + مطابق متی ۵-۲۲ - ۱۸ و مرق ۹ - ۴۳ - ۴۸ و یہود ۱۳ آیت + مک ۱۴-۱۰ و ۱۱ - ۱۹ - ۲۰ + ۲۰ - ۱۴ + ۱ - ۲ - ۹ جہنم سدوم اور عمورا کی تباہی کا خیال کرکر جلتی ہوئی آگ اور گندہک اور اوسکے دہوان سے تشبیہ دی گئی مک ۱۴-۱۰ و ۱۱ + اور پید ۱۹-۲۴ - ۲۸ - مطابق کرو - پطرس نے بہی ایسا بیان کیا ہے ۲ پطر ۲ - ۶ -

(۲۹) کیا ایک پیسے کو دو گورے نہین بکتے - ہمارا خداوند یہان پر ایک اور وجہ بیان کرتا ہے کہ لوگ اوسکے سبب سے تکلیف اوٹھانے مین کسی طرح کا اندیشہ نہ کرین یعنی ایسے لوگ ہمیشہ خدا کی محافظت مین ہین -

دو گورے - کم قدری کا نشان ہی +

زمین پر نہین گرتا - یعنی نہین مرتا +

تمہاری باپ کی - اِس مقام پر مسیح نے "تمہارے باپ" کہا گورونکے باپ نہین کسواسطے کہ گورے اوسکے جانور ہین اور ہم اوسکے فرزند ہین - وے ایک طرح کی جاندار شے ہین اور ہم غیر فانی - وے ہین ہین پس جب خدا انکی خبرداری کرتا ہے تو کتنی زیادہ تمہاری کریگا +

معترضین یہان پر یہ اعتراض کرتے ہین کہ متی اور لوقا کے بیانات کے درمیان مخالفت ہی - اسوجہ سے کہ متی کا لکھا ہی "کیا ایک پیسے کو دو گورے نہین بکتے اور لوقا نے اسطرح لکھا ہی "کیا دو پیسے پر پانچ گوریان نہین بکتین (لوق ۱۲-۶) ہم یہ کہتے ہین کہ اگر تسلیم کرلیا جاوی کہ دونون نے ایک ہی واقع کا بیان کیا ہے تو اوسوقت مین بہی کچہ خلاف نہین لازم آتا ہی اسواسطے کہ کچہ بعید نہین کہ یسوع ہی نے خود اِس بات کو دو طور پر بیان کیا ہو باعتبار معنی کے دونون طرح سے فرق نہین ہے - کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جو چیز اکٹہی بیچاتی ہے تو ذرا کم داموں مین آجاتی ہے پس دو گورے ایک پیسے کو اور پانچ دو پیسے کو ایک ہی بات ہے غرض کیا بعید ہی کہ یسوع نے دونون محاورے استعمال کیے ہون + اور ایک انجیل نویس نے ایک محاورہ لکھا اور دوسرا چہوڑ دیا اور دوسرے انجیل نویس نے دوسرا لکھا ہو جیسا اکثر انجیل کے مقامات مین پایا جاتا ہے - اِن دونون مین کسی نے یسوع کے کل اقوال کو نہین نقل کیا ہی بلکہ زیادہ اوسکی تعلیم کے اصل مطلب کو لیا ہے اور کبہی کبہی اونہین الفاظ مین جو یسوع کی زبان سے صادر ہوئے تھے البتہ ادا کیا ہی لیکن غالباً یہ دونون بیان متی اور لوقا نے جو کئے ہین جُدا جُدا ہین - غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت جو مسیح نے لکہی ہے اوس درس کے متعلق ہے جو یسوع نے اپنے شاگردون کو منادی کے دورے پر بہیجتے وقت فرمایا تہا جسکا ذکر شروع باب نوین لوقا مین آیا ہے بخلاف اسکے گوریون کا مذکور بہت آگے چلکر بارہوین باب مین جہان فقیہون اور فاریسیون کے مکر کی گفتگو آئی ہے ہوا ہے پس اسطرح پر ان دونون آیات مین

عجب الوقوع وقت کا فرق صاف معلوم ہوتا ہے یعنی متی نے جو آیت لکھی ہے وہ اور وقت میں یسوع نے فرمائی اور لوقا والی آیت اور وقت مین۔ اب اگر کوئی سوال کرے کہ ایک ہی لفظ گوریا کا دو جگہہ کیسے آیا تو اوسکا جواب یہ ہے کہ مسیح کی بہتیری گفتگوؤن مین مشابہت یعنی ایک سے الفاظ آئے ہین کچہ اس سے معاملہ کا واحد ہونا نہین ثابت ہوتا ہے بلکہ غالباً یہ لفظ گوریا ایک جگہہ اور وقت مین اور بیان مین آیا ہے اور دوسری جگہہ کسی اور وقت مین دوسرے بیان مین آکر واقع ہوا ہے ✣

(۳۱) پس مت ڈرو تم بہت گوریون سے بہتر ہو۔

(۳۲) اسلیئے جو کوئی آدمیون کے آگے میرا اقرار کریگا مین بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اوسکا اقرار کرونگا۔

(۳۳) پر جو کوئی آدمیون کے آگے میرا انکار کریگا مین بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اوسکا انکار کرونگا لوق ۱۲ ۸ ۹ ۔ روم ۱۰ ۔ ۹ و ۱۰ ۔ مک ۳ ۔ ۵ ✣ مرق ۸ ۔ ۳۸ ✣ مرق ۔ لوق ۹ ۔ ۲۶ ✣ ۲ تم ۲ ۔ ۱۲ ✣

(۳۲) جو کوئی یعنی چاہے شاگردون مین سے ہو یا سننے والون سے ✣

میرا اقرار کریگا۔ یعنی بوقت مصیبت کے سب لوگون کے روبرو میرے خداوند اور نجات دہندہ ہونیکا اقرار کریگا اوسکا اقرار کرونگا۔ جسطرح سے کسی شخص کے دشمن کے درمیان اوسکا اقرار کرنا مستعدی اور جرأت کا کام ہے اسیطرح اگر کوئی آدمی نالائق اور کم قدر آدمی کا بڑے آدمیون کی مجلس مین اقرار کرے تو یہ ہمت اور غریب نوازی کا کام ہے۔ پہلی صورت مین تو عیسائیون کو یہ جرأت جو دنیا مین مسیح کی طرف دکہلانا چاہیئے اور اوسکے عوض مین مسیح روز قیامت اون کا اقرار کرے گا ✣

(۳۳) اپنے باپ کے آگے۔ خداوند مسیح خدا کو تمہارا باپ اور اپنا باپ کہتا ہے مگر دونون جگہہ لفظ باپ مختلف معنون مین آیا ہے چونکہ انسان خدا کے فرزند ہین وہ اونکا باپ اور محافظ ہے مگر خدا مسیح کا باپ ہے کیونکہ وہ اوسکا اکلوتا بیٹا ہے جو روز قیامت دنیا کا انصاف کریگا ✣

لوق ۱۶-۲۴ + مطابق متی ۲۵-۲۱ و مرق ۹-۴۳-۴۸ و یہود ۱۳ آیت + مک ۱۴-۱۰ و ۱۱- ۱۹-۲۰+۲۰-۱۴+۲۱-۸ جہنم سدوم اور عمورا کی تباہی کا خیال کرکر جلتی ہوئی آگ اور گندھک اور اوسکے دہوان سے تشبیہ دی گئی مک ۱۴-۱۰ و ۱۱+ اور پید ۱۹-۲۴-۲۸ - مطابق کرو - پطرس نے بہی ایسا بیان کیا ہے ۲ پطر ۲-۶ -

(۲۹) کیا ایک پیسے کو دو گورے نہین بکتے - ہمارا خداوند یہان پر ایک اور وجہ بیان کرتا ہے کہ لوگ اوسکے سبب سے تکلیف اوٹھانے مین کسی طرحکا اندیشہ نہ کرین یعنی ایسے لوگ ہمیشہ خدا کی محافظت مین ہین -

دو گورے - یہ کم قدری کا نشان ہی +

زمین پر نہین گرتا - یعنی نہین مرتا +

تمہارے باپ کی - اس مقام پر مسیح نے "تمہارے باپ" کہا گورونکے باپ نہین کسواسطے کہ گورے اوسکے جانور ہین اور ہم اوسکے فرزند ہین - وے ایک طرح کی جاندار شے ہین اور ہم غیر فانی روحین ہین پس جب خدا انکی خبرداری کرتا ہے تو کتنی زیادہ تمہاری کریگا +

معترضین یہان پر یہ اعتراض کرتے ہین کہ متی اور لوقا کے بیانات کے درمیان مخالفت ہی - اسوجہ سے کہ متی لکھتا ہی "کیا ایک پیسے کو دو گورے نہین بکتے اور لوقا نے اسطرح لکھا ہی "کیا دو پیسے پہ پانچ گوریان نہین بکتین" (لوق ۱۲-۶) ہم یہ کہتے ہین کہ اگر تسلیم کر لیا جاوے کہ دونون نے ایک ہی واقع کا بیان کیا ہے تو اوسوقت مین بہی کچہ خلاف نہین لازم آتا ہی اسواسطے کہ کچہ بعید نہین کہ یسوع ہی نے خود اس بات کو دو طور پر بیان کیا ہو باعتبار معنی کے دونون طرح سے فرق نہین ہے - کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جو چیز الکٹی لیجاتی ہے تو ذرا کم داموں مین آجاتی ہے پس دو گورے ایک پیسے کو اور پانچ دو پیسے کو ایک ہی بات ہے غرض کیا بعید ہی کہ یسوع نے دونون محاورے استعمال کیے ہون + اور ایک انجیل نویس نے ایک محاورہ لکھا اور دوسرا چہوڑ دیا اور دوسرے انجیل نویس نے دوسرا لکھا ہو جیسا اکثر انجیل کے مقامات مین پایا جاتا ہے - ان دونون مین کسی نے یسوع کے کل اقوال کو نہین نقل کیا ہی بلکہ زیادہ اوسکی تعلیم کے اصل مطلب کو لیا ہے اور کبہی کبہی اونہین الفاظ مین جو یسوع کی زبان سے صادر ہوئے تہے البتہ ادا کیا ہے

لیکن غالباً یہ دونون بیان متی اور لوقا نے جو کیئے ہین جدا جدا ہین - غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت جو مسیح نے لکھی ہے اوس درس کے متعلق ہے جو یسوع نے اپنے شاگردون کو منادی کے دورے پر بہیجتے وقت فرمایا تہا جسکا ذکر شروع باب نوین لوقا مین آیا ہے بخلاف اسکے گوریون کا مذکور بہت آگے چلکر بارہوین باب مین جہان فقیہون اور فریسیون کے مکر کی گفتگو آئی ہے ہوا ہے پس اسطرح پر ان دونون آیات مین

بسبب الوقوع وقت کا فرق صاف معلوم ہوتا ہو یعنی متی نے جو آیت لکھی ہے وہ اور وقت مین یسوع نے فرمائی اور لوقا والی آیت اور وقت مین۔ اب اگر یہ کوئی سوال کرے کہ ایک ہی لفظ گویا کا دو جگہہ کیسے آیا تو اوسکا جواب یہ ہو کہ مسیح کی بہتیری گفتگو وٗن مین مشابہت یعنی ایک سے الفاظ آئے ہین کچہ اس سے معاملہ کا واحد ہونا نہین ثابت ہوتا ہو بلکہ غالباً یہ لفظ گویا ایک جگہہ اور وقت مین اور بیان مین آیا ہے اور دوسری جگہہ کسی اور وقت مین دوسرے بیان مین آکر واقع ہوا ہے +

(۳۱) پس مت ڈرو تم بہت گورون سے بہتر ہو۔
(۳۲) اسلیئے جو کوئی آدمیون کے آگے میرا اقرار کریگا مین بہی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اوسکا اقرار کرونگا۔
(۳۳) پر جو کوئی آدمیون کے آگے میرا انکار کریگا مین بہی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اوسکا انکار کرونگا لوق ۱۲ ۔ ۸ ۔ روم ۱۰ ۔ ۹ و ۱۰ ۔ مک ۳ ۔ ۵ + مرق ۸ ۔ ۳۸ + مرق ۔ لوق ۹ ۔ ۲۶ + ۲ تم ۲ ۔ ۱۲ +

(۳۲) جو کوئی یعنی چاہے شاگردون مین سے ہو یا سننے والون سے +
میرا اقرار کریگا۔ یعنی بوقت مصیبت کے سب لوگون کے روبرو میرے خداوند اور نجات دہندہ ہونیکا اقرار کریگا۔
اوسکا اقرار کرونگا۔ جسطرح سے کسی شخص کے دشمن کے درمیان اوسکا اقرار کرنا مستعدی اور جرأت کا کام ہے اسیطرح اگر کوئی آدمی نالائق اور کم قدر آدمی کا بڑے آدمیون کی مجلس مین اقرار کرے یہ ہمت اور غریب نوازی کا کام ہے۔ پہلی صورت مین تو عیسائیون کو یہ جرأت جو دنیا مین مسیح کی طرف دکہلانا چاہیئے اور اوسکے عوض مین مسیح روز قیامت اون کا اقرار کرے گا +
(۳۳) اپنے باپ کے آگے۔ خداوند مسیح خدا کو تمہارا باپ اور اپنا باپ کہتا ہو مگر دونون جگہ لفظ باپ مختلف معنون مین آیا ہے چونکہ انسان خدا کے فرزند ہین وہ اونکا باپ اور محافظ ہو مگر خدا مسیح کا باپ ہو کیونکہ وہ اوسکا اکلوتا بیٹا ہو جو روز قیامت دنیا کا انصاف کریگا +

(۳۴) یہ مت سمجھو کہ مین زمین پر ۱۱صلح کروانے آیا صلح کروانے نہین بلکہ تلوار چلانے کو آیا ہون (۳۵) کیونکہ مین آیا ہون کہ مرد کو اوسکے باپ اور بیٹی کو اوسکی ما اور بہو کو اوسکی ساس سے ۲۱جدا کرون۔ (۳۶) اور آدمی کے دشمن اوسکی گہرہی کے لوگ ۲۲ہونگے (۳۷) جو کوئی باپ یا مان کو مجہہ سے زیادہ چاہتا ہے میرے لائق نہین ہے اور جو کوئی بیٹا یا بیٹی کو مجہہ سے زیادہ پیار کرتا میرے لائق نہین ۲۳ہے (۳۸) اور جو کوئی اپنی صلیب اوٹہاکے میرے پیچھے نہین آتا میرے لائق نہین ہے

۱۱ یونانی مین ڈالنے آیا۔ لوق ۱۲۔ ۴۹۔ ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ + مک ۷۔ ۶ + ۲۱زب ۴۱۔ ۹ + ۱۳۔ ۵۵ + بک ۷۔ ۶ + یوح ۱۳۔ ۱۸ + لوق ۲۲ ۱۴۔ ۲۶ + متی ۱۶۔ ۲۴ + مرق ۸۔ ۳۴ + لوق ۹۔ ۲۳ + ۱۴۔ ۲۷ +

(۳۴) یہ مت سمجھو کہ مین زمین پر صلح کروانے آیا میری حلیمی اور میری انجیل کی صلح اور محبت آمیز تعلیم سے تم خیال کرتے ہو۔ کہ مین آدمیون کے درمیان صلح کروانے کو آیا ہون مگر یہ بات نہین ہے مین نیکون کو بدون سے علٰحدہ کرنے کو آیا ہون جو لوگ نیکی پسند کرتے ہین دے باعث میری نیکی کے میری طرف چلے آئینگے پر جب نیک نیکی کی طرف اور بد بدی کی طرف رجوع ہووینگے تب اون کے درمیان پھوٹ اور نزاع اور جھگڑا ہوگا اور تلوار چلیگی اس خراب دنیا مین جب نیکی پہیلتی ہے تو نیکی اور بدی مین ضرور لڑائی ہوتی ہے۔ نیکی اور بدی دونون لوگون کو اپنی اپنی طرف کہینچتی ہین پس بڑا جھگڑا رہتا ہے اور جب تک نیکی یا بدی بہشت یا دوزخ دونون مین سے ایک فتحیاب نہووین ہی ہوتا رہیگا +

(۳۵) مین آیا ہون کہ مرد کو اوسکے باپ + + جدا کرون۔ اسیطرح سے خدانے براہام کو اوسکے باپ تارہ بت پرست سے جدا کیا اور اسیطرح سے دیندار لڑکا اپنے بیدین باپ کا مخالف ہوجاتا ہے اور پرہیزگار فرزند

اپنے شرابی باپ کا مخالف ہو جائیگا۔ راستباز اور پاک امن اور نیک لوگ ہمیشہ بد ذاتون اور ظالمون کے خلاف رہتے ہین روشنی اندہیرے کا مخالف ہے سچائی جھوٹ کو نیست و نابود کیا چاہتی ہے اور پاکیزگی ناپاکی کے عین خلاف ہے۔

بیٹی کو اوسکی ماسے ۔کوئی لڑکی جب عیسائی ہو جائیگی تو اپنی ماکی خرابیون سے نفرت رکھے گی۔ اور جب ما عیسائی ہو جاویگی تو اپنی بیٹیون کی خرابیون سے گریز کریگی +

(۳۶) اور آدمی کے دشمن اوسکے گھرہی کے لوگ ہون گے ۔ یہ تفرقہ ایک گھر کے لوگون کو مانند تلوار کے بیچ سے جدا کردیگا اور ہر دو جانب ایک ہی خاندان کے لوگ بہشت اور دوزخ کو جانیوالے ہونگے +

(۳۷) جو کوئی ما یا باپ کو مجھ سے زیادہ چاہتا ہے ۔حق کو ما اور باپ سے زیادہ ماننا چاہیئے۔ نجات دہندہ نے ہمسے بہ نسبت ہماری کل رشتہ دارون اور ما باپ کے زیادہ سلوک کیا ہے جبکہ ہم باعث اونکی محبت کو گناہ کی طرف مائل ہوتے ہین تو ہمین اون لوگون کو چھوڑنا چاہیئے +

(۳۸) اپنی صلیب اوٹھا کے میرے پیچھے نہین آتا ۔صلیب پر چڑہانے کی سزا رومیون کے یہان تھی اگر جب رومیون نے تمام یہوداہ کو فتح کیا تو وے لوگ بھی اس صلیب سے واقف ہو گئے۔ اسکا ذکر لوگ اکثر زبان پر لاتے تھے جبکہ نہایت بڑی سزا کا ذکر کرنا ہوتا تھا۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جسطرح سے مسیح نے اپنی صلیب اوٹھائی اوسیطرح سے اوسکے شاگردون کو اپنی اپنی صلیب اوٹھانی چاہیئے۔ وے باعث سچائی اور نیکی کے تکلیفون کے جو دین کے سبب سے اون پر آتی ہین مسیح اور حق کے لیئے گویا مصلوب ہوتے ہین۔ جس شخص مین مسیح کا سا مزاج ہے وہ حق کے لیئے جان دینے کو طیار ہے +

(۳۹) جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے اوسے کھوئیگا پر جو کوئی میرے واسطے اپنی جان کھوئے گا اوسے پائیگا (۴۰) جو تمہین قبول کرتا مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے اوسے جسنے مجھے بھیجا قبول کرتا ہے (۴۱) جو کوئی نبی کے نام سے نبی کو قبول کرتا ہے نبی کا اجر پائیگا اور جو راستباز کے نام سے راستباز کو قبول کرتا ہے راستباز کا اجر پائیگا (۴۲) اور جو کوئی ان

چھوٹون مین سے ایک کو شاگرد کے نام سے فقط ایک پیالا ٹھنڈھا پانی پلائیگا مین تم سے سچ کہتا ہون کہ وہ اپنا بدلا بے پائے نرہیگا۔

متی ۱۲-۲۵+لوق ۱۷-۳۳+یوح ۱۲-۲۵+متی ۱۸-۵+لوق ۹-۴۸+۱۰-۱۶+یوح ۱۲-۴۴+۱۳-۲۰+گل ۴-۱۴+ اسل ۱۷-۱+۱۰-۱۸-۴+۲سل ۴-۸+متی ۱۰-۵و۶و۲۵و۳۴ مرق ۹-۴۱+عبر ۶-۱۰+

(۳۹) جو کوئی اپنی جان بچاتا ہی یعنی جو کوئی صلیب سے جسکا ذکر ۳۸-آیت مین ہوا بچتا ہے اور اپنی جان حفظ اور امن مین رکھتا ہے ❊

(۴۰) جو تمہین قبول کرتا یعنی جو تمہاری تعلیم کو دل سے قبول کرتا ہے۔ اس سے یہ مراد ہی کہ مسیح کے مذہب کو دل سے قبول کرنا ❊

مجھے قبول کرتا ہی یعنی مجھے اپنا نجات دہندہ سمجھکے قبول کرتا ہی جو لوگ الوہیت مسیح کے قائل نہین ہین وہ اس آیت کو کہ مسیح نے کہا ہے کہ "مین اور باپ ایک ہین" (یوح ۱۰-۳۰) نقل کرکے کہتے ہین کہ اس سے مسیح کی الوہیت ثابت نہین ہوتی ہے اور اونکی دلیل یہ ہے کہ مسیح نے جو کہا ہے کہ خدا اور مین ایک ہون یہ اوسی معنی کر ہے جس معنی کرکے مسیح اور اوسکے شاگرد سب ایک ہین۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ یہ آیات اپنے اپنے محل پر خاص معنی دیتی ہین ایک آیت ایک محل پر کچھ معنی دیتی ہے۔ اور دوسری آیت اپنے محل پر کچھ اور معنی دیتی ہے۔ جس آیت مین مسیح نے کہا ہی کہ مین اور خدا ایک ہون تو وہان اوس سے خاص مراد ہی۔ اوس تمام باب کو جسمین یہ آیت آئی ہے پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی ایسے موقع پر تھے کہ جو کچھ مسیح کا مطلب تہا خوب جانتے تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ وہ اپنے آپ کو خدا بتلاتا ہی چنانچہ اسی کا اونہون نے اوسپر الزام لگایا۔ مگر مسیح نے اوسکو رفع نہین کیا بلکہ دلیل کرتا رہا کہ میرا حق ہے کہ مین خدا کہلاؤن لیکن قطع نظر ان سب باتون کے یہ آیت مسیح کی الوہیت کے مخالف نہین ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہی کہ زیادہ تر اس سے الوہیت ہی مقصود ہے۔ یسوع اور اوسکے لوگ ایک ہین کیونکہ وہ انسان بھی تہا۔ یسوع اور خدا ایک ہے اسلئے کہ وہ خدا تہا پس موافق عقائد مسیحیون کے الوہیت اور انسانیت دونو اوسمین پائی جاتی ہین ❊

(۴۱) جو کوئی نبی کے نام سے نبی کو قبول کرتا ہی یعنی دل سے اوسکے پیغام کو قبول کرتا ہی ❊

نبی کے نام پر اوسکو نبی قرار دیکے ماننے کو لوگ، وسکو ستا ہین
نبی کا اجر پاویگا - نبی کے اجر مین وہ بھی حصے دار ہوگا *
(۴۲) ان چھوٹون مین سے - رسولون کا یہ ایک پیار کا نام ہے - وے بھیڑون کی مانند بھیڑیون مین تھے اور کبوترون کی مانند بے بدتھے - وے گویا بچون کی مانند مسکین اور نرم دل تھے *
شاگرد کے نام پر صرف ایک پیالہ ٹھنڈا پانی - جو کوئی اون کو مسیح کا شاگرد سمجھکر اونکی کچھ حاجت رفع کریگا تو وہ اپنا اجر نہ کھو دیگا - ایسا کرنے سے اوس دینے والے کا ایمان اوسکے کامون سے ظاہر ہوتا ہے -
اس مقام پر ایمان سے راستباز ٹھہرنے کا انکار مطلق نہین ہے بلکہ یہ بیان ہے کہ اگر کوئی کام ایمان کے ساتھ کیا جاویگا تو خدا اوسکا اجر دیگا ہان اگر ایمان سے ذرا سا بھی کام کیا جاوے جیسا ایک پیالہ پانی دینا اسکے لیئے بھی خدا اجر دے گا *

گیارہوان باب

اور ایسا ہوا کہ جب یسوع اپنے بارہ شاگردون کو حکم دے چکا تو وہان سے روانہ ہوا کہ اون کے شہرون مین تعلیم اور منادی کرے (۲) تب یوحنا نے قیدخانے مین مسیح کے کامون کا حال سنکر اپنے شاگردون مین سے دو کو بھیجا اور اوس سے پچھوایا کہ متی ۱۴-۳ ملوقا ۷-۱۸ وغیرہ

گیارہوان باب

(۱) جب یسوع اپنے بارہ شاگردونکو حکم دے چکا - اس آیت کو درحقیقت دسوین باب کے آخر مین شمار کرنا چاہیئے
(۲) یوحنا جیسا ذیرد الا الیاہ کی مانند تھا (متی ۳-۱۰ اور ۱۰-۱۲ کی شرح دیکھو) جسطرح سے کہ الیاہ کو اخیاب نے جنگل مین نکالدیا تھا اور جسطرح سے الیاہ نے اپنے ایام تنہائی بیتابی سے کاٹے (۱ سل ۱۹-۱۰-۱۴) اوسیطرح سے یوحنا قیدخانے کے درمیان بیتابی اور بے چینی سے رہا *

مسیح کے کامون کا حال سنکر۔ یوحنا اسوقت تک کوئی دس مہینے سے قید مین رہا تھا اور قریب اتنے ہی
دنون تک اوسنے منادی کی تھی۔ اوسکے شاگرد قید مین اوسکے پاس جا سکتے تھے اور اونہین کی زبانی اوسنے مسیح کے
معجزونکا حال سنا تھا۔ اوسنے سنا ہوگا کہ مسیح نے بارہ شاگرد بنی اسرائیل کے بارہ فرقون کے مطابق چنے اور اوسنے یہ بھی
سنا ہوگا کہ مسیح نے کفرناحوم کے باشندہ ایک سردار کے نوکر کو چنگا کردیا اور نائین مین ایک بیوہ کی بیٹی کو زندہ کیا اور تمام
صوبہ یہودیہ اور فلسطین اور اپنی دنیا کو اپنے معجزون اور منادی کی شہرت سے بہردیا۔ وہ دل مین سوچتا ہوگا کہ یہ درحقیقت
بڑے عجیب ہین اور کیا سبب ہے کہ خدا کی بادشاہت ظاہر نہین ہوتی ✦

اپنے شاگردون مین سے دو کو بھیجا۔ یوحنا نے جو ہماری نجات دہندہ کو پیغام بھیجا اوسکے بارہ مین مختلف
روایتین ہین۔ بعض مفسرین خیال کرتے ہین کہ یوحنا نے مسیح کے پاس پیغام کچھ اس غرض سے نہین بھیجا کہ اپنا شک
رفع کرے بلکہ اپنے شاگردون کی خاطرجمعی کے لیئے اور۔ اس غرض سے کہ وے مسیح کا حال خود اوسکی زبان سے سنین
بعض مفسرین کی راے اسوجہ سے ایسی ہے کہ وے یوحنا کو شکی نہین خیال کرتے ہین یعنی وہ مسیح کا شبہ نہین رکھتا تھا
وے بیان کرتے ہین کہ یوحنا خود مسیح کا گواہ مقرر ہوا تھا۔ پس وہ کسطرح سے مسیح کے بارہ مین شک کرسکتا تھا۔ اونکی
دانست مین اس بات کو صحیح قرار دینا کہ یوحنا کے دل مین شک گذرا عیسائی مذہب پر بڑا الزام ہے۔ باوجود اس
راے کے ہم بھی مانتے ہین کہ یوحنا کے پیغام خود اپنی خاطرجمعی کے لیئے بھی بھیجا۔ یوحنا کا شک ایسا نہین تھا کہ جسکی
وجہ سے اوسکی پہلی گواہیون مین جو کہ اوسنے مسیح کے بارے مین دی تہین کچھ فرق یا خلل پڑنے کا اندیشہ ہو یوحنا
کے شک سے یہ نہین ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مسیح کا انکار کرتا تھا یا اوسکو کچھ خیال تھا کہ آیا یہ ہمارا مسیح ہے یا نہین بلکہ یہ کہ اوسکو مسیح کی بادشاہت
کے پھیلنے کی خبر سننے کا اشتیاق تھا۔ اوسنے مسیح کی الوہیت مین کچھ شک نہین کیا لیکن اوسنے یہ پوچھا کہ مسیح اب کیا کریگا
اور دوسری طرح اوسکو مسیح کی بادشاہت کی جلد تر پھیلنے کی امید تھی اور چونکہ مسیح ہمیشہ صلح جو اور سیدھا سادا معلوم ہوتا تھا اسلیئے شاید
اوسنے دلمین شک کیا کہ کوئی اور شاہانہ مسیح آنیکو ہے یا نہین۔ چونکہ یوحنا اپنی تسکین کے لیئے خاص مسیح کے پاس پوچھنے کیواسطے اوسکو
بھیجا پیغام بھیجا اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اوسکو وہی شخص گردانتا تھا کہ جسکی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لائق وہ نہ تھا۔
اوسکے پیغام کا مطلب یہ تھا کہ مین تجکو جیسے خدا کا بیٹا راہ حق اور زندگی مانتا ہون جسکا مین نالائق پیشرو ہوا
تھا سمجھتا ہون لیکن تیرے کام اور کلام سے جواب تک ہوا ظاہر ہوتا ہے کہ تو معجزہ کرنیوالا اور معلم تو ہے مگر کیا تو ہی
اوس جلیل اور آسمانی بادشاہت کا بادشاہ ہے جسکے بارہ مین نبوت ہوئی ہے اور جو آنیکو تھا یا ہمکو دوسری کا
انتظار کرنا چاہیئے۔ اس مقام پر یہ بات معلوم کرنی چاہیئے کہ انکی گفتگو مین کچھ ملامت معلوم ہوتی ہے گویا وہ یوحنا کو جتاتا ہے کہ اوسکا

ایمان جو خدا پر تھا ڈگمگا گیا۔ اسیطرح پھر خدا نے الیاہ کو جبکہ جب اوسکا ایمان بھٹک گیا (۱سل۔ ۱۹ باب) خداوند نے اوسکو تنبیہ کی اور اوسکو معجزون سے سکھایا +

(۳) کیا جو آنے والا تھا تو ہی ہے۔ یا ہم دوسرے کی راہ تکین (۴) یسوع نے جواب مین اونھین کہا کہ جو کچھہ تم سنتے اور دیکھتے ہو جاکے یوحنا سے بیان کرو کہ یسعیاہ ۳۵ باب ۴۔ ۱۰ + گن ۲۴۔ ۱۷ + دان ۹۔ ۲۴ + یوح ۶۔ ۱۴ +

(۳) کیا جو آنے والا تھا تو ہی ہے ۔ اسمین کچھ شک نہین کہ اس مقام پر ملاکی ۳۔ ۱ کا اشارہ ہے جہان یہ لکھا ہے کہ ”خداوند جسکی تلاش مین تم ہو وہ اپنی ہیکل مین ناگہان آوے گا“ ہمارے خداوند نے اپنی بادشاہت کے جلال کو یکبارگی ظاہر نہین کیا اور اس سبب سے یوحنا نے خیال کیا کہ یہ اوس جلدی کے مطابق نہین ہوئی جو کہ مسیح کی بابت بیان کی گئی + **یا ہم دوسرے کی راہ تکین** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا کے دل مین اوسی قسم کا خیال آیا جیسا کہ پہلے زمانے کے یہودیون کے دل مین تھا یعنی کہ دو مسیح ہون گے ایک تو جو کہ اون تکلیفات اور ذلتون کو اوٹھاویگا جو کہ مسیح کی نسبت نبیون سے بیان کی گئی ہین اور دوسرا داؤد کا بیٹا جو اوس تمام جلال وشان کے ساتھہ آویگا جیسے کہ مسیح کے بارے مین نبیون کی کتابون مین بیان ہے۔ اس سے ہماری یہ غرض نہین ہے کہ یوحنا بالکل یہودیون کی راے کو مانتا تھا بلکہ یہ کہ وہ کسیقدر شبہہ مین تھا کہ آیا علاوہ اس مسیح کے کوئی اور مسیح آنے والا تھا کہ نہین۔

(۴) جاکے یوحنا سے بیان کرو ۔ ان لفظون سے صاف ظاہر ہے کہ یوحنا ہی کا شک دفع کرنا مراد تھا اور اوسکے شاگردونکا نہین۔ یوحنا کے سوال کا مسیح نے کوئی سیدھا جواب نہین دیا اوسکے ”کیا تو ہی ہے“ کے جواب مین مسیح نے یہ نہین کہا کہ ”ہان وہی ہون“ اوسنے صاف جواب نہین دیا کچھ تو تنبیہ کرنے کی غرض سے اور کچھ اس نظر سے کہ اپنے بارے مین آپ کہنا اوسوقت مناسب نہ سمجھا۔ اوسنے اون قاصدون کے روبرو طرح طرح کے معجزے جو کہ لوقا کی انجیل مین لکھے گئے اور اونکو نبیون کی کتابون کا حوالہ دیکر کہ مسیح اس قسم کے عجیب اور غریب معجزے کرے گا ٹال دیا۔ اسیطرح سے الیاہ نبی کا شک بھی معجزے سے دفع کیا گیا تھا (۱سل ۱۹ باب)

(۵) اندھے دیکھتے اور لنگڑے چلتے کوڑھی پاک صاف ہوتے اور بہرے

سنتے اور مردے جی اوٹھتے ہین اور غریبون کو خوشخبری سنائی جاتی ہے (۶) اور مبارک وہ ہے جو میرے سبب ٹھوکر نہ کھائے (۷) جب وے روانہ ہوئے یسوع یوحنا کی بابت جماعتون سے کہنے لگا کہ تم جنگل مین کیا دیکھنے کو گئے کیا ایک سرکنڈہ جو ہوا سے ہلتا ہے (۸) پھر تم کیا دیکھنے کو گئے کیا ایک مرد کو جو مہین کپڑا پہنے ہے دیکھو جو مہین پوشاک پہنتے بادشاہون کے محلون مین ہین

یسؔ ۲۹-۱۸ + ۳۵ + ۴ و ۵ و ۶ + ۴۲-۷ + یوح ۲-۲۳ + ۳-۲ + ۵-۳۶ + ۱۰-۲۵ و ۲۸ و ۳۸ + ۱۴-۱۱ + زبؔ ۲۲-۲۶ + یس ۶۱-۱ + لوق ۴-۱۸ + یعق ۲-۵ + یسؔ ۸-۱۴ و ۱۵ + متی ۱۳-۵۷ + ۲۴-۱۰ + ۲۶-۳۱ + ردم ۹-۳۲ و ۳۳ + ۱ قرا-۲۳ + ۲-۱۴ + گل ۵-۱۱ + ۱ پط ۲-۸ + لوق ۷-۲۴ + فس ۴-۱۴ + ۱۱

یونانی مین ملائم۔

---

(۵) **اندہے دیکھتے**۔ ہمارا خداوند یہان یسعیاہ ۳۹-۸ آیت اور اور مقامون کا حوالہ دیتا ہے جنمین یہ مذکور ہے کہ مسیح کی یہ پہچان ہوگی کہ وہ حیرت ناک معجزے کریگا۔

(۶) **ٹھوکر نہ کھائے**۔ اس سے یہ مراد ہے کہ کج فہمی سے گناہ مین پھنسنا خداوند مسیح اس مقام پر گویا یوحنا کو تاکید کرتا ہے۔ چونکہ فقرۂ "مبارک وہ ہے" مین لفظ **وہ** واحد ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ تاکید یوحنا ہی کے لیئے ہے۔ بپتسما دینے والا اب تک گمراہی مین نہ پھنسا تھا لیکن یہ اندیشہ تھا کہ مسیح کے سبب ٹھوکر کھاوے۔ یہ مختصر اور کسیقدر سخت جواب دیکر مسیح نے اون قاصدون کو رخصت کیا اور اونھون نے اپنے اوستاد کے گوش گذار کیا۔ ہمارا خداوند یہانپر یوحنا کا رتبہ بیان کرتا ہے اور اوسکی بزرگی اور کمزوری دونون ظاہر کرتا ہے چونکہ یوحنا خدا کی بادشاہت کا انتظام و بند وبست نہ جانتا تھا وہ اپنے مسیح کو جو کہ اوسکا بادشاہ تھا اچھی طرح نہین پہچانتا تھا اسلیئے اوسنے پوچھا کہ آیا یہ وہی مسیح ہے "یا ہم دوسرے کی راہ تکین"۔

(۷) **تم جنگل مین کیا دیکھنے کو گئے** یعنی یہوداہ کے جنگل مین جو کہ دریاے یردن کے کنارے پر تھا جہان یوحنا بپتسما دیتا اور منادی کرتا تھا۔ خداوند مسیح لوگونسے پوچھتا ہے کہ تم یوحنا کی بابت کیا کیا خیال کرتے ہو جسکی منادی سننے کو تم گئے تھے

کیا ایک سرکنڈہ جو ہوا سے ہلتا ہے "کیا تم لوگ یوحنا کو ایسا ہی خیال کرتے تھے جیسا کہ وہ تمکو اسوقت مین معلوم ہوتا ہے یعنی شک کے جھونکے سے ہلنے والا - یہ یوحنا کی اصلی عادت نہین ہے بلکہ وہ کمزوری مین پڑگیا ہے - ہمارا خداوند کیا عمدہ طور سے یوحنا کو دریاے یردن کے کنارے کے سرکنڈے سے جو ہوا کے جھونکے سے ہلتا ہے تشبیہ دیتا ہے -

(۸) **ایک مرد کو جو مہین کپڑا پہنے ہے** - کیا تم جنگل مین ایک نازک مزاج اور عیاش آدمی دیکھنے کو گئے تھے جو جنگل اور قیدخانے کی دشواریون کو برداشت نہین کرسکتا ہے - یوحنا برداشت کرنے والا اور مضبوط تو تھا لیکن اب کیسا کمزور نظر آتا ہے - تمکو امید نہ تھی کہ وہ ایسا ہو جائے گا ✦

(۹) **پھر تم کیا دیکھنے کو گئے - کیا ایک نبی ہان مین تم سے کہتا ہون بلکہ نبی سے بڑا (۱۰) کیونکہ یہ وہ ہے جسکی بابت لکھا ہے کہ دیکھو مین اپنا رسول تیرے آگے بھیجتا ہون جو تیرے آگے تیری راہ کو درست کریگا** شی ۱۴-۵ ✦

۲۱-۲۶ ✦ لوق ۱-۲ ✦ ۷۶-۲۶ ✦ مل ۳-۱ ✦ مرق ۱-۲ ✦ لوق ۱-۷۶ ✦ ۷-۲۷ ✦

(۹) **ایک نبی** - وے بادشاہ یا عیش و عشرت والے آدمی سے عمدہ تر آدمی کو دیکھنے گئے تھے یعنی خدا کے نبی کو اوسے ہمارے خداوند نے اوسے کہا کہ ان یوحنا حقیقت مین ایسا ہی ہے -

(۱۰) **دیکھو مین اپنا رسول تیرے آگے بھیجتا ہون** - یوحنا نبی سے بڑھکر ہے وہ ایک لاثانی پیغمبر بلکہ وہ مسیح کے روبرو پیغمبر ہے - ہمارا خداوند مل ۳-۱ کا حوالہ دیتا ہے -

چونکہ یہ فقرہ "میرے آگے مل ۳-۱ کا بدلکر بیان "تیرے آگے" ہوگیا ہے اس سے بعض یہ گمان کرتے ہین کہ شاید یسوع نے وہی کلمات فرمائے تھے جو ملاکی مین ہین بیان کسی اور طرح تحریف ہوگئی ہے - ہم مانتے ہین کہ یہ تعجب کی بات ہے کہ جسطور سے ملاکی مین یہ فقرہ پایا جاتا ہے اوسطرح بعینہٖ انجیلون مین نہین ہے - مگر ایسا سمجھنا کہ جسطرح انجیلون مین وہ الفاظ اب ہین یسوع نے اوسطرح نہین فرمائے تھے اسکی کوئی وجہ نہین ہے - ہرچند کہ ٹکران صاحب نے رانڈالف صاحب کی رائے کا ذکر کیا ہے کہ اوسکے نزدیک اسجگہہ کچھ فرق ہوگیا ہے لیکن یہ امر قابل غور کے ہے کہ تین انجیلون مین برابر یہ فقرہ ایک ہی صورت پر یعنی "تیرے آگے" آیا ہے - جب ہم خیال کرتے ہین کہ انجیلون مین اکثر جگہہ الفاظ کا فرق پایا جاتا ہے کہ یہ الفاظ تینون انجیلون مین ایک صورت پر ہین تو اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اسی صورت پر مسیح نے

فرمایا تھا۔ بڑے بڑے یونانی دان اور عمدہ مفسرین کی یہ راے ہے کہ یہان ذرا بھی وجہ نہین ہے کہ شبہہ کیا جاوے۔ ہم ہر طرح سے یقین کرتے ہین کہ مسیح نے آپ ہی کسی مطلب کے واسطے اِس فقرہ کو بدلکر اِس صورت مین کر دیا جس صورت مین اب ہے۔ اسکے ماسبق اور مابعد کی عبارت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع نے دعویٰ کیا یوحنا بپتسما دینیوالا نبی سے زیادہ رتبہ رکھتا ہے کیونکہ وہ مسیح کا پیغمبر ہے۔ لوقا نے ۱ باب ۱۴-۱۷ اور ۷۶ آیت مین یوحنا بپتسما دینیوالے کی نسبت اسطرح پر لکھا ہے کہ "اور تجھے خوشی اور خرمی ہوگی اور بہتیرے اوسکی پیدایش سے خوش ہونگے کیونکہ وہ خداوند کے حضور بزرگ ہوگا اور نہ مے اور نہ کوئی نشا پئیگا اور اپنی ماکے پیٹ ہی سے روح قدس سے بھر جائیگا اور بنی اسرائیل مین سے بہتون کو اون کے خداوند خدا کی طرف پھیرے گا۔ اور وہ اوسکے آگے الیاس کی طبیعت اور قوت کیساتھ چلیگا کہ باپ دادونکے دلونکو لڑکونکی طرف اور نافرمانبردار۔ ونکو راستبازونکی دانائی کیطرف پھیرے کہ خداوند کے لیئے ایک مستعد قوم طیار کرے + اور اے لڑکے تو خدا یتعالی کا نبی کہلائیگا کیونکہ تو خداوند کے آگے اوسکی راہون کو درست کرتا جائیگا +

اب یہان پر یسوع نے مل ۳-۱ کے الفاظ کو بصیغۂ مخاطب اِس طور پر لکھا ہے کہ گویا میری نسبت یہ خطاب کیا گیا ہے۔ پس یہ مسیح کی الوہیت کی دلیل ہے۔ مسیح نے یہ دعویٰ کیا کہ یوحنا میرا پیغامبر ہے اور یوحنا نے اوسی بات کو تسلیم بھی کر لیا ہے کتاب ملاکی مین خدا فرماتا ہے کہ "مین اپنے رسول کو بھیجونگا اور وہ میرے آگے" وغیرہ۔ چنانچہ یوحنا وہی الیاہ تھا جو آنے کو تھا اور یسوع کا رسول تھا جیساکہ اوسنے اقبال کیا اور مسیح نے بھی کہا۔ پس حاصل یہ ہے کہ لفظ "میرے آگے" جو ملاکی کتاب مین ہے اور "تیرے آگے" جو انجیلون مین ہے دونون یسوع کی نسبت آئے ہین۔ اور چونکہ اوسکی نسبت آئے اِسواسطے اوسکو اختیار تھا کہ اون کو اپنے واسطے بصیغۂ مخاطب استعمال کرتا یہان پر مسیح کی الوہیت کی صاف دلیل ہے۔

(۱۱) مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اون مین سے جو عورتون سے پیدا ہوئے۔ یوحنا بپتسما دینیوالے سے کوئی بڑا ظاہر نہین ہوا لیکن جو آسمان کی بادشاہت مین چھوٹا ہے سو اوس سے بڑا ہے (۱۲) یوحنا بپتسما دینیوالے کے وقت سے ابتک آسمان کی بادشاہت پر زبردستی ہوتی ہے اور زبردست لوگ اوسے چھین لیتے ہین لوق ۱۶-۱۶ +

(۱۱) **عورتون سے پیدا ہوئے**۔ دنیا کے لوگ خیال کرتے ہین کہ بادشاہ اور سپہسالار اور ارکانِ سلطنت سب سے بڑے لوگ ہین مگر خدا کے نزدیک یہ بات نہین ہے۔ وہ شخص جو خدا کی بادشاہت مین ہے اور اوسکے حقیقی حال سے واقف ہے اور اسکو ولی تجربہ سے دیکھ چکا ہے ایسی غلطی نہین کرتا ہے جیسا کہ بیچارے یوحنا نے باوجود اسقدر عالی مرتبہ ہونے کے کی۔
(۱۲) **زبردستی ہوتی ہے**۔ ہمارا خداوند بیان پر ظاہر کرتا ہے کہ صرف یوحنا ہی نے غلطی نہین کی بلکہ اس قسم کی غلطی لوگ اکثر آجتک کرتے ہین کیونکہ جب سے یوحنا اس دنیا مین آیا تب سے آجتک بعض لوگ یہی ارادہ کرتے رہے کہ خدا کی بادشاہت کو زور سے قائم کر لین۔ وے چاہتے ہین کہ اوسے ابھی اپنے زور اور قوت سے قائم کر لین۔ اس بات کو سب لوگ مانتے ہین کہ اس مقام پر آسمان کی بادشاہت سے مراد خدا کی بادشاہت ہے جو زمین پر ہے یعنی دین عیسوی اور وہ ایک ایسے شہر سے نسبت دی گئی ہے جسکا دشمن نے محاصرہ کیا ہو یا جسپر چڑہایہ مارا ہو۔ وے لوگ جو یوحنا کی مانند اوسکے آنے کے لئے بیتاب ہین اور تعجب کرتے ہین کہ وہ ابھی تک کیون نہین آئی اور مسیح سے گو پوچھتے ہین کہ آیا وہ اب درحقیقت آئیگی اور اوسکا بادشاہ ظاہر کریگا وہی لوگ اوسکے لوٹنے والے ہین ایسے لوگون کے ہاتھہ سے اس بادشاہت پر زبردستی ہوتی ہے اور زبردستی سے اوسے قائم کرتے ہین
واٹسن صاحب کی راے ہے کہ" زبردست لوگ " سرگرم عیسائی ہین جو بہشت کو سرگرمی اور زور سے حاصل کرتے ہین صاحب ممدوح نے اس راے کو نہایت فصاحت سے بیان کیا ہے اور اکثر شخص اسکو پسند کرتے ہین لیکن اونہنے یہ ظاہر نہین کیا کہ اس خیال اور مسیح کے مطلب کے درمیان کیا مطابقت ہے مینز انجی اس آیت کی تفسیر مین ظاہر کیا کہ مسیح یوحنا کی بیتابی اور اوسکے سوال کا مطلب بیان کرتا ہے۔ بہشت مین سرگرمی اور جانفشانی کے ساتھہ داخل ہونا عمدہ بات ہے مگر اس مقام پر یہ مطلب نہین نکلتا ہے ✦
اب تک یعنی بیوقت مسیح کہتا تھا ✦

(۱۳) **کیونکہ سب نبی اور توریت نے یوحنا کے وقت تک آگے کی خبر دی (۱۴) اور الیاس جو آنیوالا تہا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔ (۱۵) جس کسیکے کان سننے کو ہون سنے (۱۶) لیکن اس زمانہ کے لوگون کو مین کس سے تشبیہ دون وے اون لڑکون کی مانند ہین جو بازارون مین بیٹھکر اپنے یارون کو پکارکے کہتے ہین کہ (۱۷) ہمنے تمہارے واسطے بانسلی**

بجائی پر تم نہ ناچے۔ ہمنے تمہارے لیئے ماتم کیا پر تمنے چھاتی نہ پیٹی۔ (۱۸) کیونکہ یوحنا کہاتا پیتا نہین آیا اور وے کہتے ہین کہ اوسپر ایک دیو ہے۔ مل ۴-۱۲+۶ مل ۴-۶+متی ۱۷ ۱۲+لوق ۱-۱۷+متی ۱۴-۳ ۹+لوق ۸-۸+مک ۲-۷ و ۱۱ و ۱۷-۹ و ۲۹+۳-۶-۹ و ۳۰ و ۳۳+لوق ۱۵ و ۱۳+

(۱۳) **یوحنا کے وقت تک** - یہی بیان لوقا کی انجیل مین اسطور پر ہے "شریعت اور انبیا یوحنا تک تھے تب سے خدا کی بادشاہت کی خوشخبری دیجاتی ہے اور ہر ایک زور مار کے اوسمین داخل ہوتا ہے" ایسکا مطلب یہ ہے کہ لوگ بے صبری اور نے سمجھی سے آسمان کی بادشاہت مین داخل ہوتے تھے ؛

(۱۴) **الیاس جو آنیوالا تھا یہی ہے** - یوحنا کو الیاہ کی مانند تھا۔ الیاہ لوگون کو خدا کی طرف پھر رجوع کرنیکو آیا تھا۔ اوسنے یوحنا کی مانند محنت کی اور اوسکی طرح کام مین اپنا پورا مطلب حاصل نہ کیا اور اوسی کی طرح بباعث اسکے بیصبرا

(۱۶) **اس زمانے کے لوگون کو** - یعنی یوحنا اور مسیح کے زمانے کے۔ باوجود اسکے کہ اوس زمانے کے لوگ خدا کی بادشاہت کے حق مین بہت سرگرم تھے وے یوحنا اور مسیح کے بارہ مین تلوّن مزاج دکہلائی دیتے تھے۔

(۱۷) **ہمنے تمہارے واسطے بانسلی بجائی** "ہمنے" یعنی یوحنا کی منادی سننے والے لوگون نے "تمہارے واسطے" یعنی یوحنا کے واسطے۔ یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم خوش مزاج ہین پس ایک نبی اور منادچاہتے ہین جسکے طریقے ہماری خوشی کے مطابق ہون مگر تم نہایت سخت ہو اور گناہ سے بہت نفرت کرتے ہو یہانتک کہ ہمارے لیئے زندگی کی عام خوشیان بہی نہین چہوڑنا چاہتے ہو ہمنے تمہاری خوشی کے لیئے گویا بانسلی بجائی پر تم خوش نہوئے اور نہ ناچے

ہمنے تمہارے لیئے ماتم کیا اور تمنے چہاتی نہ پیٹی "ہمنے" یعنی مسیح کے سُننے والے۔ وے کہتے تھے کہ ہم سنجیدہ مزاج ہین اور دلگیر ہین اور ہم ایسا ہی مناد پسند کرتے ہین مگر تم یعنی مسیح خوش مزاج ہو ہمنے تمہارے لیئے ماتم کیا مگر تمنے چہاتی نہ پیٹی ؛

(۱۸) کیونکہ اب ہمارا خداوند اوپر کی تمثیل یعنی خوشی کو ر ماتم کرنے والے لڑکون کی انیز اور یوحنا کے اوپر لاتا ہے۔

کیونکہ یوحنا کہاتا پیتا نہین آیا - یعنی کہ جیسا ہمنے متی ۳-۴ کی شرح مین بیان کیا کہ یوحنا بڑا روزہ دار اور پرہیزگار تہا۔ وہ کبہی دعوت مین شریک نہین ہوتا تہا اور نہ کسی محفل مین جاتا تہا مگر ایسا کہانا کہاتا تہا کہ جس سے نہایت پرہیزگار رہتا ؛

اوسپر ایک دیو ہے۔ اوسکو بجاے خدا کا نبی کہنے کے لوگ مجنون کہتے تھے۔ جو کہ مانند جنونیون کے جنگل مین رہتا تہا اور گناہ سے باز آنے کی بابت پکارتا رہتا تھا۔

(۱۹) ابن آدم کہاتا پیتا آیا اور وے کہتے ہین کہ دیکھو ایک کہاؤ اور شرابی اور محصول لینے والون اور گنہگارون کا یار پر حکمت اپنے فرزندون کے آگے راست ٹہری (۲۰) تب اون شہرون کو جنمین اوسکی بہت سے معجزے ظاہر ہوئے ملامت کرنے لگا کیونکہ اونھون نے توبہ نہ کی تہی کہ (۲۱) اے کرازین تجھپر افسوس اے بیت صیدا تجھپر افسوس کیونکہ یہ معجزے جو تم مین دکھلائے گئے اگر سور و صیدا مین دکھلائے جاتے تو وے ٹاٹ اوڑہ کے اور خاک مین بیٹھکے کب کی توبہ کر چکتے (۲۲) پس مین تم سے کہتا ہون کہ سور اور صیدا کے لئے عدالت کے دن تمسے زیادہ آسانی ہوگی (۲۳) اور اے کفرناحم جو آسمان تک پہونچایا گیا تو دوزخ مین گرایا جائیگا کیونکہ یہ معجزے جو تجھمین دکھائے گئے اگر صدوم مین دکھائے جاتے تو آج تک قائم رہتا (۲۴) پر مین تم سے کہتا ہون کہ عدالت کے دن صدوم کے ملک پر تجھسے زیادہ آسانی ہوگی۔ متی ۱۰-۹

لوقا ۷-۳۵۔ لوقا ۱۰-۱۳ وغیرہ۔ یوحنا ۳-۷ و ۸ متی ۱۰-۱۵-۲۴-۲ یت دیکھو یس ۱۴-۱۳۔ لوقا ۲۱ متی ۱۰-۱۵۔

(۱۹) کہاتا پیتا آیا۔ یوحنا کی طرح جنگل مین رہکر ایسا کہانا نہین کہاتا تہا کہ گویا اوسکا روزہ تہے بلکہ دنیا کی

خوشیون مین شامل ہوتا تھا اور ضیافتون اور شادیون مین جاکر اونکو برکت دیتا تھا اور گناہ سے چھوٹنے اور نجات پانے کی خوشخبری سناتا تھا۔

ایک کھاؤ۔ ظاہردار اور مکار لوگ اون خوشیونپر بھی جو مسیح کی وجہ سے ہوتی تھین الزام لگاتے تھے دنیا مین کوئی نیکی اور خوبی نہین ہے جسمین بدکار لوگ کچھ نقص نہ نکالتے ہون۔

حکمت اپنے فرزندون کے آگے راست ٹھہری۔ یہ حکمت خدا کی حکمت ہے (امثال ۸-۱) یعنی انجیل مقدس۔ اس حکمت پر اگرچہ عیب جو اور مکار لوگ عیب لگاتے ہین مگر وہ اپنے فرزندون کے آگے راست ٹھہرتی ہے۔

(۲۱) **کُرازین وغیرہ**۔ یہ تینون شہر یعنی کُرازین بیت صیدا اور کفرناحوم جھیل گنیسرت کے شمال و مغرب مین ہین انکا مفصل بیان تقدیس اللغات مین دیکھو۔

(۲۲) **زیادہ آسانی ہوگی**۔ کسواسطے کہ صور اور صیدا کو اسقدر موقع حق جاننے کا نہ ملا اس آیت اور نیز بہتسی آیتون سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ ہر وقت گناہ کی سزا ملنے کے ہر ایک کا موقع بھی لحاظ کیا جائیگا یعنی اگر کسی شخص نے ایسی جگہہ مین گناہ کیا ہے جہان حق کی روشنی پھیلی ہے تو اوسکو زیادہ سزا ملے گی بہ نسبت اوس شخص کے جو تاریکی مین رہتا ہے۔ باب ۱۰-۱۵ کی شرح دیکھو۔

(۲۳) **آسمان تک پہونچایا گیا**۔ آسمان جسکا یہان مذکور ہے اوس سے مراد نیک اور مبارک لوگون کے رہنے کی جگہہ ہے۔ اس سے غرض یہ ہے کہ اون شہر والون کو نہایت عمدہ موقع ملا۔

قائم رہتا۔ ہمارا خداوند اس مقام پر قسمت کے مقولے کو رد کرتا ہے کیونکہ یہ کچھ ضرور نہین کہ جیسے معاملے ہوتے ہین ویسے ہی ہون اور طور پر نہون۔ یہ آیت خدا کی صفت عالم الغیبی کو ظاہر کرتی ہے کہ خدا صرف اونھین چیزون کو نہین جانتا ہے جو آنے والے زمانے مین ہونگی بلکہ اونکو بھی جانتا ہے جنکا ہونا ممکن ہے اور وہ تمام آنے والے معاملون کے انجام کو جانتا ہے مگر یہ نہین ہے کہ ان باتون کو زمانۂ گذشتہ کے تجربے سے یا عقل سے معلوم کرتا ہو جیسا کہ انسان ضعیف البنیان کرتا ہے۔ وہ تمام باتون کو جو ہووینگی یا جنکا ہونا ممکن ہے اپنے کمال صفت عالم الغیبی سے جانتا ہے اور یہ صفت اوس مین ہمیشہ سے اور بدون کسی علت کے ہے۔ اور یہ بھی نہین ہے جیسے بعض قائلین قسمت کہتے ہین کہ خدا کو غیب کا علم اسوجہ سے ہے کہ اوسنے تمام باتون کو پہلے ہی سے قرار دیدیا ہے کیونکہ عالم الغیبی خدا کی ایک صفت ہے اور معاملونکا قرار دینا ایک اور بات ہے۔ خدا کی عالم الغیبی سے قضا و قدر کو مقدم کرنا گویا اوسکی صفت سے اوسکے فعل یعنی ارادہ کو مقدم کرنا ہے خدا کی صفت ارادہ کے پہلے سرزد ہونے سے پہلے اوسمین موجود تھی کیونکہ اگر ہم یہ مانین کہ سب باتونکو

اوسنے پہلے قرار دیا اوسپیچھے اوسکو اون کا علم ہوا تو ہمکو ماننا پڑیگا کہ خدا نے بغیر جانے معاملون کو ٹھہرایا خدا کا علم اوسکے ارادہ سے پہلے تہا اور اوسی کی وجہ سے ارادہ عمل مین آیا ◆

(۲۵) اوسی وقت یسوع پہر کہنے لگا کہ اے باپ آسمان اور زمین کے خداوند مین[۲۳] ۱۱ تیری تعریف کرتا ہون کہ تو نے ان چیزون کو دانائون اور عقلمندون سے چھپایا اور بچون پر کہولدیا (۲۶) ہان اے باپ کہ یون ہی تجھے پسند آیا (۲۷) میرے باپ سے سب کچھ مجھے سونپا گیا اور کوئی بیٹے کو نہین جانتا مگر باپ[۳] اور وہ جسپر بیٹا اوسے ظاہر کیا چاہتا۔ لوق ۱۰-۲۱-۲۲[۲۳] ۱۱ یا تیرا شکر ہو۔ دیکھو زب ۸-۲+ اقرا ۱+۱۹- و ۲،۲+۲-۲۸ + ۲ قر ۳-۱۴ + ۱ شی ۱۶-۱۷ + متی ۲۸-۱۸ + لوق ۱۰-۲۲ + یوح ۳-۳۵ + ۱۳-۳ + ۱۷-۲ + ۱ قر ۱۵-۲۷ + یوح ۱-۱۸ + ۶-۴۶ + ۱۰-۱۵ +

(۲۵) اوسیوقت اگرچہ اون شہرون کے اکثر باشندے بے ایمان تھے تاہم چند چیدہ شخص تھے جنھون نے انجیل کو قبول کیا (آیت ۱۹) ہمارا خداوند آسمانی باپ کی تعریف کرتا ہے کہ ایسے شخصون پر تو نے انجیل کے مطلب کو کھولا ہے (آیت ۲۵ و ۲۶) مسیح خدا کے تمام بندوبست اور تدبیر کو پسند اور قبول کرتا ہے (آیت ۲۷) اور سبکو بتاتا ہے کہ جیسا خدا نے بندوبست کیا ہے اوسکے موافق آئنکے اوسکی بادشاہت مین داخل ہو وین (۲۸-۳۰)

مین تیری تعریف کرتا ہون۔ خدا کا بندوبست ایسا عمدہ ہے کہ مسیح اوسکے سرانجام پر بہت شکور ہوا۔ دانائون اور عقلمندون سے۔ ہمارے خداوند نے اونکو دانا اور عقلمند کہا جیسا کہ وے لوگ خود اپنی حق مین سمجھتے تھے اور درحقیقت دنیادارون کے نزدیک وے ویسے ہی تھے مگر یہ لوگ دنیا کے معاملون مین چاہے جسقدر ہوشیار ہون لیکن روحانی باتون کو نہین سمجھتے تھے۔

چھپایا۔ کسکو چھپایا۔ آسمانی بادشاہت کو جسکا ذکر ہوا۔ کیون چھپا ہے۔ اسوجہ سے کہ وہ ایک روحانی بادشاہت ہے اور وہ شخص جو جسمانی خواہشون اور برائیون مین پھنس گیا ہے اوسکا نہین چاہتا وہ روحانی معاملون کو دیکھ نہین سکتا ہے۔ جیسے اُلّو روشنی کے سبب سے دن مین نہین دیکھتا ہے اوسی طرح سے یہ لوگ مذہبی امور کو نہین دیکھتے گو کہ

نہایت صاف معروف اورمشہور ہون مگر اُلّو اور اِن لوگونمین اتنا فرق ہے کہ اُلّو کی آنکھین خدانے ایسی ہی بنائی ہین کہ دن مین نہین دیکھہ سکتا مگر یہ لوگ گنہگار ہین کیونکہ جان بوجھکر نہین مانتے ہین - یہ بات بہت عمدہ ہے کہ خدانے روحانی بادشاہت قائم کی مگر جو لوگ اوسکو باعث اپنی نفسانیت کے نہ دیکھہ سکے تو اونکا قصور ہے - وے شخص جو اِس آیت کے یہ معنی سمجھتے ہین کہ خدانے ازل سے یہ بات قرار دیدی ہے کہ کسکی نجات ہوگی اور کسکی نہین وے خدا کی عدالت پر الزام لگاتے ہین اور اوسکو ظالم ٹھہراتے ہین اور خداوند مسیح کی باتون کو اولٹا سمجھتے ہین - یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے خدا کی تعریف اسوجہ سے کی کہ انجیل پوشیدہ ہے بلکہ اسوجہ سے کہ اگرچہ باعث اونکی نفسانیت کے بعضون سے وہ پوشیدہ ہے تو بھی خدانے اپنے فضل اور حکمت سے دینداروں پر جنکو اوسکی تلاش ہے ظاہر کیا ہے - مگر بعض قاعلین قسمت یہ سوال کرتے ہین کہ کیا خدانے تمام معاملون کو پہلے سے نہین ٹھہرادیا -

ہم ۲۳ آیت کی شرح لکھہ آئے ہین کہ خدانے اپنے علم غیبی سے بعض معاملون کو قرار دیا ہے کہ کسطور سے ظہور مین آوینگے مگر یہ نہین ٹھہرایا ہے کہ فلان فلان بدکار شخص یہ گناہ کرینگے اور پھر اون گناہون کے لیئے جنکو اوس نے خود پہلے ہی سے اونکے ذمہ کردیا ہے یہ سزا دیجاویگی - ہم یہ بات مانتے ہین کہ خدا کا ایک بندوبست ہے جس سے وہ اپنے جواب دہ بندون پر حکومت کرتا ہے مگر اونکے فعل مختاری مین قسمت کی وجہ سے کسی طرح کی مزاحمت نہین کرتا ہے - وہ لااصلاح پذیرون کو سزا دیتا ہے اور ایمان لانے والون اور توبہ کرنیوالونکو بخشتا ہے - اِس طریق سے اِسبات کی ضرورت ہرگز آکے نہ پڑے گی کہ اگر انسان اِس راہ کو یا اوس راہ کو اختیار کرے تو خدا بھی اوسکے مطابق اپنے بندوبست کو بدلے مگر ہان اگر خدا کے علم غیب کا انحصار اِس بات کے اوپر ہوتا کہ اوسنے معاملون کو پہلے سے ٹھہرایا ہے تو یہ بات بیشک ٹھیک ہوتی مگر یہ بات غلط ہے خدا جو کہ تمام مخلوق کو ازل سے ابد تک ایک نگاہ مین دیکھہ سکتا ہے اور جو کہ تمام ممکنات اور حادثون سے واقف ہے اور حال و مستقبل کی تمام باتونکو جانتا ہے وہ اپنے بندوبست کو کامل طور پر ٹھہرا سکتا ہے کہ جسمین کسی طور سے کوئی ہرج واقع نہو سکے گو کہ اوسنے اپنے بندون کی قسمت مین اونکے فعل اور اونکی خواہشین نہین ٹھہرادی ہین +

اور بچّون پر کھولدیا - بچّے اسوجہ سے کہا کہ اونھون نے اپنی سادہ دلی سے حق کو قبول کیا اور نیز اسوجہ سے کہ دنیا کے حکیم اور فیلسوف ایسے شخصون کو بچا ہی کہتے ہین - یہ وے لوگ ہین جو دین کی باتون کو جانتے ہین مگر دنیوی چیزون کو ناچیز ہیچ اور ناکارہ سمجھتے ہین - اگر بہشت کی چیزین بے اصل اور بے حقیقت ہین تو یہ لوگ صرف بچّے نہین بلکہ بیوقوف ہین اور اگر بہشت کی چیزین حقیقی ہین تو یہ بچّے جو کہ حق کو اپنی سادہ دلی سے قبول کرتے ہین اور دنیا کی ناقص دانائی کو ہیچ اور ناکارہ سمجھتے ہین داناؤن اور عقلمندون سے بھی زیادہ عقلمند ہین +

(۲۶) یون ہی تجھے پسند آیا۔ یہ نہین کہ خدا نے بلا سبب اور بدون کسی وجہ کے صرف اپنی مرضی سے جیسا دل مین آیا ویسا کردیا بلکہ اوسکی نظر مین یہی بہتر تہا اور اسی مین لوگون کی بہبودی معلوم ہوئی۔ خدا حاکم مطلق نے یون ہی مناسب سمجہا۔ یہ کہنا بجا ہے کہ خدا کو اسوجہ سے پسند آیا کہ اوسکی مرضی یون ہی تہی یا اسمین ایک بڑا بہید ہے بلکہ یہ سمجہنا چاہیئے کہ خدا نے اسی کو بہتر سمجہکے کیا نہ کہ صرف اپنی مرضی سے۔

(۲۷) سب کچہ یعنی نجات کا کل بندوبست۔

مجھے سونپا گیا۔ میرے ہاتھ مین دیا گیا اور مین خدا کی بادشاہت کا مالک ہون۔ اس آیت کو باب ۲۸۔ ۱۸ سے اور یوحنا ۵۔ ۲۲ و ۳۳ سے مقابلہ کرو۔ سوا مسیح کے اور کسی کو ایسا اختیار کبھی نہ ملا اگر کوئی اس بات کو نہ مانے کہ اوسکی الوہیت ان آیتون مین پائی جاتی ہے تاہم مسیح کی فوقیت صاف ثابت ہے۔ اوسنے اپنے شاگردون کو بہی اختیار دیا لیکن اس اپنے اختیار کے برابر ہرگز نہین۔

کوئی بیٹے کو نہین پہچانتا۔ وغیرہ۔ باپ اور بیٹے کا حال سواے عالم الغیب کے اور سب سے چھپا ہے (۲۵ آیت)

جسپر بیٹا اوسے ظاہر کیا چاہتا۔ پس بیٹا باپ کی تعریف کرتا ہے کہ اوسنے ان باتون کو ایک قسم کے آدمیون سے چھپایا اور چند پر آشکارا کیا اور وہ خود ان چیزون کا آشکارا کرنے والا ہے انجیل کا بھید خدا صرف بیٹے ہی کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے۔ بیٹا اور باپ ایک ہی ہین اور بیٹا باپ کے راز کا ظاہر کرنے والا ہے۔ مسیح ان سب شخصون کو بلاتا ہے جو کہ انجیل کے خاص مقرر طریقہ سے آیا چاہتے ہین کیونکہ اگرچہ ایک خاص قاعدہ قدرت کا ہے شخص کو یہ طاقت ہے کہ انجیل کو قبول کرے اور نجات پاوے۔ پس اس صورت مین مسیح کا بلانا علی العموم سب کے لیئے ہے اگرچہ ایک خاص قسم کے لوگ بلائے گئے ہین مگر جو چاہین اوس قسم مین داخل ہو سکتے ہین یعنی دانا اور عقلمند اگر اوسے پسند کرین تو وے بچے بن سکتے ہین اور پہر وے ان لوگون مین شامل ہونگے جن سے انجیل چھپی ہے۔

---

(۲۸) اے تم لوگون جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ مین تمہین آرام دونگا (۲۹) میرا جوا اپنے اوپر لیلو اور مجھسے سیکھو کیونکہ مین حلیم اور دل سے خاکسار ہون۔ تو تم اپنے جیون مین آرام

پاؤگے (۳۰) کیونکہ میرا جوا ملائم اور میرا بوجھ ہلکا ہے یوحنا ۱۳-۱۵ + فل ۲-۵ + ۱یوحنا ۲-۱۲ + ۱یوحنا ۲-۶ + زکریا ۹-۹ + فل ۲-۸۰۵ + یرمیاہ ۶-۱۶ + الوخ ۵-۳ +

(۲۸) میرے پاس آؤ - مسیح محنتی اور بھاری بوجھ سے دبے اور تھکے لوگوں کے درمیان کھڑا ہوکر نہایت شیرین آواز سے بلاتا ہے کہ میرے پاس آؤ تاکہ دنیا کے سب پھندون اور تمام بوجھ سے آزاد ہو۔

مین تمہین آرام دونگا - مین تمہاری روحون کی رہائی کرنے کو آیا ہون تم سب بار بردار ہون چھوٹون اور بڑون کو معلوم ہو کہ وہ بوجھ جسکے تلے تم دبے جاتے ہو وہ یہ دنیا اور انسانیت ہے اور تمہارا اصلی دبانے والا اور ظالم شیطان ہے تم سبکے سب ان باتون سے رہا ہو جاؤ تو تم کامل آزادی حاصل کروگے اور جب تم سب گناہ سے رہائی پاؤگے تو تم ایک دوسرے کو نہ ستاؤگے پس یہ ایک ایسی رہائی ہے کہ تم اپنے دل میں بھی رہائی پاؤگے اور اوروں کے ظلم سے بھی بری رہوگے۔

(۲۹) مجھسے سیکھو کیونکہ حلیم اور دلسے خاکسار ہون - صرف یہی حلیم طبیعت اور میری ہی تعلیم وہ حالت دل کی پیدا کرسکتی ہے کہ جس سے انسان کو اصلی آرام ملے۔

اپنے جیون مین آرام پاؤگے - جب جی مین چین نہین ہے تو کسطرح کا چین نہین ہے - لوگ بیفائدہ کوشش کرتے ہین کہ نرے ملکی بندوبست سے لوگون کو چین ملے یہ صرف اونکا وہم اور امکان سے باہر ہے کہ ملکی بندوبست دلکو چین پہونچائے ملکی بندوبست کا خوب ہونا اسپر منحصر ہے کہ انسان نئی پیدائش حاصل کرے - آدمیون کے قانون اونکے دل کے موافق ہوتے ہین - ملک کا بندوبست لوگون کی طبیعتون اور طینتون پر منحصر ہے جب انسان کا دل نیک ہے تو وے سب طرف سے آزاد ہین۔

(۳۰) جوا - بوجھ دنیادار لوگ بیلون کی مانند ہین کہ جنکی گردن پر جوا ہے اور پیٹھ پر بوجھ لدا ہے اور یہ بات ادنی سے اعلی تک سب کی نسبت ہے جیساکہ ۲۸ وین آیت کی شرح مین بیان ہوا۔

جوا ملایم ہے - مسیح کا جوا گناہ سے رہائی بخشتا ہے - خدا کے احکام ہماری بہتری کے لیئے ہین - اور جو کوئی ان احکام کے زیر آتا ہے وہ سب سے بہتر اور مناسب کام کرتا ہے - جبکہ مسیح ہمکو حکم دیتا ہے تو وہ ایسا دل بھی دیتا ہے کہ ماننے سے خوشی پیدا ہوتی ہے۔

بارہوان باب

(۱) اوسوقت یسوع سبت کے دن کہیتون مین سے جاتا تھا اور اوسکے شاگرد بھوکے تھے۔ اور وے بالین توڑ توڑ کہانے لگے (۲) تب فریسیون نے دیکھکے اوس سے کہا دیکھہ تیرے شاگرد وہ کام کرتے مین جو سبت کے دن کرنا روا نہین (۳) پر اوسنے اونہین کہا کیا تم نے نہین پڑہا جو داؤد نے کیا جب وہ اور اوسکے ساتھی بھوکے تھے

است ۲۳-۲۵۔ مرق ۲-۲۳۔ لوق ۶-۱-۱۰۔ استثر ۲۱-۲۶

بارہوان باب

(۱) سبت کے دن۔ عموماً مفسرین کی راے یہانپر یہ ہے کہ بعد عید فسح کے یہ پہلا سبت تھا۔ لیکن لوقا کی ان الفاظ یعنی ”دوسرے بڑے سبت“ سے ایسا سمجھا جاتا ہے۔ کہ اوسکی مراد اس سے بعد عید فسح کے دوسرا سبت تھا اسپر معترضین یہ اعتراض کرتے ہین کہ متی اور لوقا کے بیان کے درمیان مخالفت ہے۔ ہم کہتے ہین کہ متی نے یہ نہین لکھا ہے کہ کونسے سبت کو وے لوگ کہیتون مین ہوکر گذرے۔ ممکن ہے کہ مفسرین کا یہ خیال کہ وہ پہلا سبت تھا غلط ہو بالفرض اگر وہ پہلا ہی سبت ہو تو بہی کسی طرح کی مخالفت یہان پر نہین ہوسکتی ہے۔ بلکہ بغرض تامل اگر دیکھا جاے تو معلوم ہوتا ہے کہ اگر ظاہراً اختلاف یہانپر ہونے تو وہ انجیل کی صداقت اور سلامت کا عمدہ ثبوت ہے۔ وہ الفاظ یونانی جنکا ترجمہ ”دوسرا بڑا سبت“ ہوا ہے (لوق ۶-۱) اون کے لفظی معنی بہی یہی ہین کہ ”دوسرا پہلا سبت“ اسکا مطلب شرح ذیل سے کہلتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ”دوسرا پہلا سبت“ اوس پہلے سبت کو کہتے تھے جو ”عید فسح کے دوسرے روز کے بعد ہوا اور عید فسح کا دوسرا روز وہ ہوا جس روز خدا کے سامنے پولا ہلایا جاتا تھا۔ یہودیان کے دستور کے موافق اسی روز سے فصل نو کا آغاز ہوتا تھا اس سے پہلے کوئی یہودی نیا اناج کہانے یا ہری بالین

ے کا بھی مجاز نہ ہوتا تھا اور جیسا کہ پولا ہلانے کا دن آغاز ہی فصل کا سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح پنتکست ایک بڑی بھاری ضیافت فصل نام کی شکرگذاری مین ہوا کرتی تھی جسکو آخر فصل کا روز سمجھتے تھے اور پولا ہلانے کے دن کے اور پنتکست کے دن کے درمیان سات ہفتون کا فصل ہوتا تھا یعنی جسطرح سات روز ایک ہفتے کے دن کہلاتے ہین ویسے ہی وہ سات ہفتے ہفتون کا ہفتہ کہلاتے تھے اور درحقیقت ان سات ہفتون مین سات سبت ہوتے تھے جنمین پہلا سبت چونکہ وہ روز ہوتا تھا جو عید فسح کے دوسرے دن کے بعد آتا ہے اسواسطے **دوسرا پہلا سبت کہلاتا تھا** اسی طرح اسکے بعد جو سبت ہوتا وہ دوسرا دوسرے سبت کا کہلاتا اور اوسکے بعد جو ہوتا وہ دوسرا تیسرا کہلاتا غرض اسی قیاس پر سات تک ہوتا۔

دوسری رائے۔ جو ولیا صاحب اور تشنڈورف صاحب اور روان استنزی اور الی کاٹ صاحب اور دیگر علما رحال نے اختیار کی ہے یہ ہے کہ موسیٰ کی شریعت مین فقط سات ہی روز کا ایک ہفتہ یا سات ہی ہفتون کا ایک ہفتہ نہین کہتے تھے بلکہ سات سال کو بھی ایک ہفتہ کہتے تھے اور اوس ہفتہ کا ساتوان سال جو ہوتا تھا اوسکو سبت کا سال کہتے تھے پس اس حساب سے ہمارے خداوند کے کام کا آغاز سبت کے سال مین ہوا تھا اور پہلا سبت سات سالکے پہلے سال مین "پہلا سبت" کہلاتا اور پہلا سبت سات سال کے دوسرے سال مین "دوسرا پہلا سبت" ہوتا غرض کل سلسلہ سبتی سالون کا اسی حساب پر ہوگا اور اس حساب سے وہ سبت ضرور شاگردون نے جو کہ دانے توڑے تھے پہلا سبت ماہ نسان کا ہوگا

کھیتون مین سے ۔ یہ اکثر دیکھنے مین آیا ہے کہ مزدور لوگ جب گیہون کے کھیتون مین گذرتے ہین تو وے بالین توڑ اناج کو ہاتھون سے ملکے کچا کھا لیتے ہین اور اسی طور پر شاگردون کی نسبت مرقوم ہے ۔ اور یہ بات بیجا نہین تھی۔ فریسی لوگون نے اناج توڑنے پہ اعتراض نہین کیا بلکہ اس بات پر کہ اونہون نے سبت کے روز ایسا کام کیا۔ ہاتھ سے بالین توڑنا شرع سے جائز تھا مگر ہمسائے کے کھیت کو ہنسیئے سے کاٹنا روا نہ تھا (استثنا ۲۳۔۲۵)

(۲) **وہ کام کرتے ہین جو روا نہین** ۔ اونھون نے بھوک رفع کرنے کو بالین توڑین اور یقین ہے کہ صرف یہی کھانا اوسوقت اونکو دستیاب ہو سکتا تھا اور یہ بمنزلہ اسکے تھا کہ گویا دسترخوان پر سے پکا پکایا کھانا کھایا۔ یہ ایک نمونہ اس بات کا ہے کہ یہودی لوگ نکتہ چینی سے خدا کے احکام کے معنی پھیرا کرتے تھے۔

(۳) **کیا تم نے نہین پڑھا جو داؤد نے کیا** ۔ ہمارے خداوند کی دلیل سے غرض یہ نہ تھی کہ شریعت کو توڑنا روا ہے بلکہ اوسنے کہا کہ اسکے اصلی معنی سمجھو اور فرمایا دیکھو ایسی ہی صورت مین داؤد نے کیا کیا۔ شریعت انسان کی بہتری کے واسطے ہے یہ نہین کہ ہم اوسکی وجہ سے تکلیف اوٹھاوین یا مرجاوین اور اس بات کے ظاہر کرنے کو وہ داؤد کا

حوالہ دیتا ہے (۱ سمو ۲۱ - ۱ - ۷) جسنے کاہن سے نذر کی روٹیان جو خیمہ مین رکہی رہتی تہین لیکر کہائین اور رسم کو توڑا۔ جب داؤد نے درحالت سخت ضرورت ایسا کام کیا یہودی لوگ اوسکو قصور وار نہین ٹہراتے تہے پس مسیح کی شاگردون نے سبت کے دن اپنی بہوک کو تہوڑے بالون کے توڑنے سے رفع کیا تو کیا بڑی بات تہی۔ اور اگر مسیح نے داؤد کو اس معاملے مین بقصور ٹہرایا یہ کچہ ضرور نہین کہ اوسکو ہر معاملے مین بقصور سمجہین جیسا بعض اہل اسلام نتیجہ نکالتے ہین اور کہتے ہین کہ اوسنے زنا بہی نہ کیا اور پُرانے عہدنامے کی تحریف کا دعوی کرتے ہین۔

(۴) وہ کیونکر خدا کے گہر مین گیا اور نذر کی روٹیان کہائین جو اوسکو اور اوسکے ساتہیون کو کہانا روا نہ تہا مگر فقط کاہنون کو روا تہا (۵) اور کیا تم نے توریت مین نہین پڑہا کہ کاہن سبت کے دن ہیکل مین سبت کی حرمت نہین کرتے تو بہی بگیناہ ہین

۱ حب ۴۴ - ۵ - خر ۲۹ - ۳۲ - ۳۳ - ۱ حب ۵ - ۱۳ - ۱ - م ۲۸ - ۹ - گن ۲۸ - ۹ - یوح ۷ - ۲۲۔

(۴) نذر کی روٹیان۔ یہ پہلے خیمے مین اور بعد ازان سلیمان کی ہیکل مین پاک جگہ پر ایک میز کے اوپر رکہی جاتی تہین چونکہ ہیکل خدا کا گہر تہا یہ روٹیان بہی مجازاً خدا کا کہانا تہا حقیقی نہین کیونکہ خدا نہین کہاتا ہے۔

(۵) کاہن سبت کے دن ہیکل مین سبت کی حرمت نہین کرتے۔ کاہن لوگ ایسا کام کرتے تہے جس سے فریسیون کی دلیل کے مطابق سبت کی بےحرمتی ہوتی تہی۔ کاہن لوگ اوسدن قربانی کے جانور کو حلال کرتے تہے اوسکا چمڑا اوتارتے تہے اوسکو طیار کر کے جلاتے تہے اور نذر کی روٹیان نکالتے تہے پس ظاہر اً شریعت کے بموجب ایسا کام کرنا روا نہین تہا کیونکہ لکہا ہے کہ "سبت کے دن کوئی کام نہ کرنا"

(۶) اور مین تمہین کہتا ہون کہ یہان ایک شخص ہے جو ہیکل سے بہی بزرگ ہے (۷) پر اگر تم اوسکے معنی جانتے کہ مین قربانی کو نہین بلکہ رحم کو چاہتا ہون۔ تو تم بگیناہون کو گنہگار نہ ٹہراتے (۸) کیونکہ ابن

آدم سبت کا بہی خداوند ہے (۹) پہر وہان سے روانہ ہوکے اونکے عبادتخانے مین گیا (۱۰) اور دیکہو وہان ایک شخص تہا جسکا ہاتہہ سوکہہ گیا تہا۔ تب اونہون نے اس ارادے سے کہ اوسپر نالش کرین اوس سے پوچہا کہ کیا سبت کے دن چنگا کرنا روا ہے ۲ تو ۲ ۱۸+مل ۳-۱+ہوشع ۶-۶

میک ۶-۶د۷ و ۸+متی ۹-۱۳+مرقس ۳-۱+لوقا ۶-۶-لوقا ۱۳-۱۴+۱۴-۳+یوحنا ۹-۱۶+

(۶) ایک شخص ہے جو ہیکل سے بہی بزرگ ہے۔ یعنی اگر مسیح چاہے تو ہیکل اور اوسکے رسم و دستور کو دور کرسکتا ہے۔

(۷) کہ مین قربانی کو نہین۔ یعنی مین یہ نہین پسند کرتا ہون کہ کوئی شخص رحم اور نیکی کو ترک کرے اور اوسکے بدلے مین قربانی کرے۔ بر دن ایمانداری اور انصاف اور نیکی کے دینداری دکہلانا نکما کام ہے۔

(۸) سبت کا بہی خداوند ہے۔ خداوند مسیح نے چہٹی آیت مین فرمایا کہ مین ہیکل سے بہی بڑا ہون اور اب وہ دعوی کرتا ہے کہ موسی کی شریعت سے بہی بڑا ہون بلکہ مسیح سبت کے قانون سے بہی جسکو خدا نے بوقت پیدایش زمین اور آسمان کے مقرر کیا بڑا ہے۔ پس مسیح دعوی کرتا ہے کہ شریعت کا بہی دینے والا مین ہی ہون۔ وہ درحقیقت خدا ہے جو جسم مین ظاہر ہوا۔ خداوند مسیح اپنے بڑے مرتبے کو ظاہر کرتا ہے تاکہ یہودی لوگ جو کہ کڑکڑا رہے تہے کہ یہ شریعت کو بدلتا ہے چپ ہوجائین۔ سبت کی بابت ہم یہان پر کچہہ تہوڑا سا حال لکہتے ہین۔

۱ اس بات کا کامل ثبوت ہے کہ یہ سبت خدا کے آرام کے پاک دن یعنی پیدایش کے ہفتے کے آخر روز مقرر کیا گیا تہا ہفتہ پہلا اور وہ دن پہلا سبت تہا۔ یہ سبت طوفان سے پہلے مانا جاتا تہا۔ اور بعد طوفان کے موسی نے بہی اپنی شریعت مین اوسکے ماننے کو حکم دیا اور اوس شریعت مین اوسکی نسبت چند احکام دئیے۔

۲ دس احکام مین جو کہ ہر زمانے کے لئے ہین حکم ہے کہ سات دن مین سے ایک دن سبت یعنی آرام کا دن ہونا چاہئے مگر یہ غرض نہین ہے کہ کوئی خاص دن مقرر ہوا اور ہمیشہ وہی دن مانا جاوے۔

۳۔ بعد جی اوٹہنے مسیح کے یہودیونکا سبت جو کہ دنیا کی پیدایش سے تہا موقوف ہوگیا اور "خداوند کا دن" [illegible] عیسائیونکا سبت مقرر ہوا پس عیسائیونکا سبت جو کہ دسون احکام کی سبت کے عوض مین ہر ہر زمانے اور قوم کے لئے مقرر

(۹) قدیم کلیسیا کی تواریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ اتوار جسکو اب ہم لوگ مانتے ہین وہی ہے جسکا ذکر نئے عہد نامہ میں ہے۔ معلوم ہوتا ہی کہ یہی دن عیسائیوں کے واسطے مقرر ہی کیونکہ مسیح کے جی اوٹھنے کے بعد صرف اسی دن کو پاک رکھنے کا ذکر ہے۔ اور چونکہ ساتوان دن آرام اور عبادت کے لیئے ہے۔ پس اسی دن کو متبرک رکھنا چاہیئے دین عیسوی کے زمانے مین دس احکام کے بموجب یہی دن مقرر ہی۔

(۱۰) جسکا ہاتھ سوکھ گیا تھا۔ فالج سے اوسکی رگین اور پٹھے ناکارے ہوگئے تھے۔ یہ بیماری لا علاج تصور کی گئی ہی۔
اوسپر نالش کرین۔ یہ ایک عجیب قسم کے لوگ تھے وے بخوبی جانتے تھے کہ مسیح معجزہ کریگا اور تب بھی ایسی تجویزین نکالتے تھے جس سے یہ ثبوت ہو کہ اوسکے معجزے شریعت کے برخلاف اور ناروا ہین تاکہ اونکو یہ کہنے کی جگہہ ہو کہ مسیح شیطان کے زور سے معجزے کرتا ہی۔ اور اونھون نے بعدہ ایسا ہی کیا +
اوس سے پوچھا۔ لوقا کی انجیل مین مرقوم ہے کہ فریسی لوگ خداوند مسیح کی حرکات و سکنات کو بغور تمام تکتے تھے کہ کسی طور سے اوسپر سبت کے قانون توڑنے کا الزام لگا دین +

---

(۱۱) اوسنے اونھین کہا کہ تم مین سے ایسا کون ہی کہ جسکے پاس ایک بھیڑ ہو اگر وہ سبت کے دن گڑھے مین گرے وہ اوسے پکڑ کے نہ نکالے (۱۲) پس آدمی بھیڑ سے کتنا بہتر ہے۔ اسلیئے سبت کے دن نیکی کرنی روا ہی (۱۳) تب اوسنے اوس شخص کو کہا کہ اپنا ہاتھ لنبا کر اور اوسنے اوسے لنبا کیا اور وہ دوسرے کی مانند چنگا ہوگیا (۱۴) تب فریسیون نے باہر جاکے اوسکی ضد پر نالش کی کہ اوسے کیونکر مار ڈالین (۱۵) یسوع یہ جانکے وہان سے چلا اور بہت سی جماعتین اوسکے پیچھے ہو لین اور اوسنے اون سب کو چنگا کیا (۱۶) اور اونھین تاکید کی کہ مجھے

ظاہر نہ کرنا (۱۷) تاکہ وہ جو یسعیاہ نبی نے کہا تھا پورا ہو کہ - دیکھو خر ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ + ۱ سلا
۴۴ + متی ۲۷-۱ + مرق ۳-۶ + لوق ۶-۱۱ + یوح ۵-۱۸ + ۱۰-۳۹ + ۱۱-۵۳ + دیکھو متی ۱۰-۲۳ - مرق ۳-۷ + متی ۱۹-۲
متی ۹-۳۰ + ۱

(۱۶) تاکید کی کہ مجھے ظاہر نہ کرنا - مسیح کو معلوم تہا کہ دشمن میرے درپے ہین - اسلیئے ضرور ہوا کہ وہ نیک کامون کو بہی پوشیدگی مین کرے - وہ جو کہ انسانون کے بچانے کو آیا تھا اوسکو اپنی نیکیان بہی انسان کی آنکھ سے چھپانی پڑین متی ۸-۴ کی شرح دیکھو +

(۱۷) یسعیاہ نبی - متی کا یہ قول ہے کہ ہمارے خداوند کا حلم اور بلا شور و غل اپنا کام کرنا یس ۴۲-۱-۴ کے مطابق ہے - اوس مقام پر مسیح کا ذکر بطور ایک قاضی کے ہے کہ وہ نیکی اور انصاف کو دنیا مین بدون کسی طرح کے زور اور زبردستی کے نہایت زبردستی کی نہایت حلم سے پہیلاویگا - نبی کی اس آیت سے ذیل کی باتین آگے سے معلوم ہوتی ہین -

۱ - یہ کہ مسیح خدا کی جانب سے اوسکا وزیر اور خادم ہوکے آویگا ۲ - یہ کہ وہ نہایت حلیم اور نرم دل ہوگا ۳ - وہ لوگون سے نہایت نرمی سے پیش آویگا ۴ وہ دنیا مین راستبازی اور نیکی کو غالب کریگا ۵ - نہ کہ صرف یہودی بلکہ غیر قومین بہی اوسپر ایمان لاوینگی اون محمدیون کا کیسا باطل دعویٰ ہے جو کہتے ہین کہ یہ پیش خبری محمد صاحب کے واسطے ہے بیان مذکورہ بالا اوسکے واسطے نہین آسکتا ہے +

یاد رکہنا چاہیئے کہ یہ نبوت مسیح کی پیدایش سے سیکڑون برس پہلے ہوئی تہی اور اگلے زمانے کے یہودی اسکو مسیح کے آنے سے منسوب کرتے تہے -

(۱۸) دیکھو میرا خادم جسے مینے چنا اور میرا پیارا جس سے میرا دل خوش ہے مین اپنی روح اوسپر ڈالونگا اور وہ غیر قومون سے شرع بیان کریگا (۱۹) وہ جھگڑا اور شور نہ کرے گا اور بازارون مین کوئی اوسکی آواز نہ سُنے گا (۲۰) مسلے ہوئے سرکنڈے کو نہ توڑیگا اور دھوان اوٹھتے ہوئے سن کو نہ بجھاویگا جب تک انصاف کو غالب نہ کراوے (۲۱) اور اوسکے نام پر غیر قومین آسرا رکھینگی یس ۴۲-۱-۴ + ۱۶-۱۷-۴۵

(۱۸) دیکھو میرا خادم - مسیح اگرچہ خدا کا بیٹا تھا اوسنے عاجزی سے اپنے کو خادم قرار دیا *

شرع بیان کریگا یعنی سچائی اور راستبازی کا اصل مطلب غیر قومون پر ظاہر کرے گا - اس مقام پر غور کیجئے کہ پرانے عہدنامے کے نبیون نے صاف صاف بیان کیا ہے کہ مسیح کا مذہب یہودیون کے ملک کے باہر پھیلیگا لہذا اس بات کو خود مسیح کے شاگرد مشکل سے سمجھ سکتے تھے *

(۱۹) وہ جھگڑا اور شور نہ کرے گا - یعنی بدون کسی شور و غل کے وہ اپنی بادشاہت کو پھیلادیگا گو کہ وہ غیر قومون پر حکمرانی کریگا اور صلح کار ہوگا - اور کسی طرح کا شور و غل نہ مچاویگا - اوسکی فتوحات صلح کے ساتھ ہونگی بعض اوقات عیسائی بادشاہون نے مذہب کو تلوار کے زور سے پھیلایا - مگر یہ بات مسیح کے مزاج اور اوسکی انجیل کے مسائل اور نصیحتون کے بالکل برخلاف ہے *

جھگڑا کرنے سے مراد جنگ وجدل ہے - اسوقت مین ہمارا خداوند جوکہ وغیرہ آدمیون کے اکٹھا ہونے کی جگہ مین نہین جاتا تھا تاکہ لڑائی وجھگڑے سے باز رہے *

شور نہ کرے گا - یعنی لڑائی کا شور *

بازارون مین کوئی اوسکی آواز نہ سنے گا - یعنی اپنے رفیقون کے ساتھ فساد و جنگ برپا کرنے کو نہ چلاوے گا -

(۲۰) مسلے ہوئے سرکنڈے کو وہ اون شخصون پر جوکہ اوسکی حکومت مین آیا چاہتے ہین سب سے حلیم بادشاہ ہوگا - وہ ایسا حلیم ہوگا کہ کمزور سے کمزور کو بھی اوس سے کچھ ضرر نہ پہنچیگا - وہ مانند ایک باغبان کے ہوگا جوکہ پودے کی ٹوٹی ہوئی شاخ کو باندھکر کھڑا کرتا ہے نہ کہ مانند ایک غارتگر کے جو ٹوٹے ہوئے پودے کو جڑ سے اکھاڑ ڈالتا ہے *

دھوان اوٹھتے ہوئے سن کو - سن سے مراد چراغ کی بتی ہے اور مطلب یہ ہے جبتک ذرا سی بھی آگ ہو اوسکو نکالکر پھینک نہین دیتا ہے اس مثال سے بھی مثل سرکنڈے کی مثال کے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کمزور سے کمزور کو بھی نہ دباویگا *

انصاف کو غالب نہ کراوے - اگرچہ وہ نرم دل اور دردمند ہے تب بھی وہ فتح کریگا یہان پر انصاف سے مراد وہ راستبازی اور صداقت ہے جوکہ خدا کی شریعت یعنی انجیل مین مندرج ہے اور اس راستبازی کو مسیح دنیا مین غالب کریگا *

(۲۱) غیر قومین اوسکا اسرا رکھین گی۔ متی مرف یسعیاہ نبی کی نبوت کا مطلب لکھتا ہے اوسکی عبا
کو بعینہ حرف بحرف نہین لکھتا ہو ٹھیک عبارت اسطرح پر ہے "بحری ممالک اسکی شریعت کی راہ تاکینگے" ممالک سے مراد دنیا کے دور و دراز بحری ملک
ہین اور بالخصوص وہ ملک جو کہ سمندر کے پار ہین یعنی غیر قومین۔ یہان پر صاف صاف نبوت ہے کہ مسیح کا مذہب تما
روے زمین پر پھیلیگا ✣

اسپر لوگ یہ اعتراض کرتے ہین کہ مسیح کی نسبت لفظ لڑنے اور فتح کرنے کے نہین ہو سکتے ہین مگر اسکا جواب خ
اسی نبوت مین موجود ہے کہ مسیح کسطور پر فتح کریگا ✣

---

(۲۲) تب اوس پاس ایک اندھے گونگے کو جسپر دیو چڑھا تھا لائے او
اوسنے اوسے چنگا کیا چنانچہ وہ اندھا گونگا دیکھنے بولنے لگا (۲۳) اور ساری بھیڑ
دنگ ہوگئی اور کہنے لگی کہ کیا داؤد کا بیٹا نہین (۲۴) پر فریسیون نے
سنکے کہا کہ یہ دیون کو نہین نکالتا مگر دیون کے سردار بعلزبول کی مدد سے
(۲۵) یسوع نے اونکے خیالون کو دریافت کرکے[19] اونھین کہا جو بادشاہت
آپسمین برخلاف ہو ویران ہو جاتی اور جس جس شہر یا گھر مین مخالفت
ہو آباد نہ رہیگا (۲۶) اور اگر شیطان شیطان کو نکالے تو وہ اپنا ہی
مخالف ہوا۔ پھر اوسکی بادشاہت کیونکر قائم رہے گی۔ (۲۷) اور
اگر مین بعلزبول کی مدد سے دیون کو نکالتا ہون تو تمہارے بیٹے
کسکی مدد سے نکالتے ہین اسلئے وے ہی تمہاری عدالت کرینگے

دیکھو متی ۹ ۳۲ مرق ۳ -۱۱ لوق ۱۱-۱۴ + متی[19] ۹-۴ ۳ + مرق ۳-۲۲ + لوق ۱۱- ۱۵ + متی[19] ۹-۴ + یوح ۲-۲۵ + مک ۲-۲۳ ✣

(۲۳) **داؤد کا بیٹا**- اونکو بخوبی معلوم تہا کہ لوگ اوسکو بادشاہی خاندان مین سے بتلاتے ہین اور جب کہ اونسے یہہ معجزے کیئے تو اون کے دلمین فوراً یہ خیال آیا کہ بیشک یہ وہی داؤد کا بزرگ بیٹا مسیح ہے جسکی نسبت نبیون نے پرانے عہدنامے مین نبوت کی ہے ✣

(۲۴) **فریسیون نے سنکے**- اسمین کچھ شک نہین کہ لوگون نے ان معجزون کو اونکے روبرو اسغرض سے بیان کیا کہ وہ کچھ ان معجزون کا سبب بتلا دین- اونہون نے خیال کیا کہ اگر مسیح کی نیک تعلیم پھیلی وے تو ہماری قدر او منزلت بالکل جاتی رہیگی- اونہون نے یہ تو نہین کہا کہ مسیح معجزے نہین کرتا ہو مگر یہ کہا کہ وہ اون کو شیطان کے زور سے کرتا ہو ✣

مگر دیوون کے سردار بعلزبول کی مدد سے۔ مسیح نے اسقدر بڑے بڑے اور بیشمار معجزے کیئے کہ وے اونکو دیوون کے سردار کی مدد کے سوا اور کسی سے منسوب نہین کر سکے- بعلزبول کی پرستش شہر اقرون مین ہوتی تہی- (۲ سل ۱-۲- اور وہ مکھیون کا دیوتا تہا یعنی وہان کے باشندون کو مکھیون اور مچھرون کے ضرب سے محفوظ رکھتا تہا دیکھو شرح ۱۰-۲۵)

(۲۵) **جو جو بادشاہت آپسمین برخلاف ہو**- خداوند مسیح اون لوگون کے الزام کو کہ وہ شیطان سے میل رکھتا ہو رد کرتا ہے یہ بات ظاہر ہے کہ وہ شیطان کے برخلاف کام کرتا تہا تو اس الزام سے یہ نتیجہ نکلتا تہا کہ شیطان کی بادشاہت آپسمین برخلاف تہی یعنی شیطان خود اپنی ہی تباہی پر آمادہ تہا- اسمین کچھ شک نہین کہ برائی کی بادشاہت مین ابتری ہے مگر یہ کبھی خیال مین نہین آ سکتا ہے کہ اوسمین اسپنے برخلاف پھوٹ پڑے اور آدہے نیکی کی طرف ہو دین اور آدہے بدی کی ✣

(۲۶) **شیطان شیطان کو نکالے** خداوند مسیح کا بیان یہ مطلب یہ ہے کہ یہودی لوگ بھی اس بات کو مانتے تہے کہ شیطان کو نکالنا سب سے بڑا ثبوت ہو کہ اوس سے دشمنی ہو ✣

(۲۷) **تمہارے بیٹے**- یعنی تمہارے شاگرد قدیم کتابون سے اور یوسیفس کے قول سے اور اعمال کی کتاب کے ۱۹-۱۳-۱۵ سے معلوم ہوتا ہو کہ یہودیون کے بیان جہاڑنے پہونکنے والے تہے جو کہ بری روحین نکالنے کا دعوی کرتے تہے آگلے زمانے کے نوشتون سے معلوم ہوتا ہے کہ دیو نکالنے کی طاقت قدیم نبیا دن مین کچھ دنون تک رہی- حق یہ ہے کہ ہمارے خداوند کے آنے کے دنون مین شیطان کی طاقت نہایت بڑہ گئی تہی- (باب ۱-۲۴ کی شرح دیکھو)

اسی وجہ سے یہودیون کو بھی دیو کے نکالنے کی قدرت خدا کی جانب سے ملی- پھر جبکہ یہودی لوگ یہ خیال کرتے تہے کہ دیوون کا انسان پر آنا شیطان کی طاقت بڑہنے کی علامت ہے اور اونکے نکالنے کی طاقت جو کہ اون لوگون مین تہی اوسکے برخلاف ہے- اور ایک نیک بات ہے تب وے خداوند مسیح کی قدرت کاملہ کو جس سے اونے

...انکو کالاسوا قادر مطلق خدا کے اور کس سے منسوب کر سکتے تھے۔ اگر یہودی لوگ خداوند مسیح کے حق مین ویسا ہی خیال ۱۱ ے جیسا کہ اپنے بیٹون کے حق مین خیال کرتے تھے تو وہ مسیح کے معجزون کو بیشک خدا سے منسوب کرتے تھے ۔

(۲۸) پر اگر مین خدا کی روح سے دیوون کو نکالتا ہون تو البتّہ خدا کی بادشاہت تم پاس آپہونچی (۲۹) نہین تو کیونکر ہوسکتا ہے کہ کوئی کسی زورآور کے گھر مین جاکر اوسکا اسباب لوٹ لے مگر یہہ کہ پہلے اوس زورآور کو باندھے تب اوسکا گھر لوٹے (۳۰) جو میرے ساتھہ نہین میرا مخالف ہے اور جو میرے ساتھہ جمع نہین کرتا بتھراتا ہے۔ دانی ۲۔ ۴۴ و ۷۔ ۱۴ + لوق ۱۔ ۳۳ + ۱۱۔ ۲۰ و ۱۷۔ ۲۰ و ۲۱ + یسعیاہ ۴۹۔ ۲۴ + لوق ۱۱۔ ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ +

(۲۸) خدا کی بادشاہت ہمارے نجات دہندہ نے ایسے بڑے بڑے اور اس کثرت سے معجزے کیئے کہ یہودی لوگون نے خیال کیا کہ یہ معجزے کرنا شیطان کے سوا ارواحِ خبیثہ مین سے اور کسی کا کام نہین ہے۔ مگر چونکہ ان معجزون مین کمال نیکی اور قدرت پائی جاتی تھی تو اونہون نے انکو خدا کی بادشاہت سے کیون نہین منسوب کیا اور یون یہ نتیجہ کیون نکلا کہ خدا کی بادشاہت آگئی ہے۔

(۲۹) زورآور کے گھر مین۔ خداوند مسیح بیان کرتا ہے کہ مینے جو دیوون کو نکالا یہ دلیل اس بات کی ہے کہ مین اون پر زور و فضیلت رکھتا ہون جس طرح سے کہ زبردست آدمی کمزور کے گھر مین داخل ہوکے اوسکا مال و متاع لوٹتا ہے اوسی طرح سے مسیح نے دیوون کے مسکن مین گھس کر اونکو نکال دیا ۔

(۳۰) جو میرے ساتھہ نہین میرا مخالف ہے یہ ایک مثل ہے اور خداوند مسیح یہودیون کی اس مشہور مثل سے اپنی اور شیطان کی بادشاہت کی برخلافی ظاہر کرتا ہے کہ میرے کام شیطان کے کامون کے برخلاف ہین پس مین اوسکا مخالف ہون ۔

(۳۱) اسلیئے مین تم سے کہتا ہون کہ لوگون کا ہر طرح کا گناہ اور کفر معاف

کیا جایگا مگر وہ کفر جو روح کے حق مین ہو لوگون کو معاف نہ ہوگا (۳۲) جو کوئی ابن آدم کے حق برا کہے اوسے معاف ہوسکیگا پر جو روح قدس کے حق مین برا کہے اوسے ہرگز معاف نہ ہوگا نہ اِس جہان مین نہ اوس جہان مین مرق ۳-۲۸-۳۰ لوق ۱۲-۱۰ عبر ۶-۴-۶ وغیرہ ۱۰-۲۶ و ۲۹ ایوح ۵-۱۶ اتم ۴-۵۱ متی ۱۱-۱۹ و ۱۳-۵۵ یوح ۷-۱۲ و ۵۲ اتم ۱-۱۳

(۳۱) اسلیئے - یعنی جو کچھ کہ ابھی اوپر بیان ہوا اوسکی وجہ سے ذیل کا نتیجہ نکلتا ہے - اس عبارت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فریسی لوگون نے روح القدس کی شان مین کوئی کفر کا کلمہ کہا تھا یا کہنے کو تھے - یہ نہین معلوم ہے کہ آیا اونھون نے کہا یا نہین ؛

ہر طرح کا گناہ - اگر گنہگار توبہ کرے تو مسیح کے کفارہ کے ذریعہ سے ہر قسم کا گناہ معاف ہوسکتا ہے سوای اسکے جسکا بیان یہان پر ہے ؛

کفر - کفر کے لغوی معنی تہمت یا الزام ہین مگر عام استعمال مین خدا کی شان مین کوئی نازیبا اور گستاخی کا کلمہ کہنا کفر ہے -

کفر - کفر سب گناہون سے بڑھکر ہے انسان کے قانون مین اس سے بڑھکر جرم ہین مگر اس سے بڑھکر اور کوئی گناہ نہین ہے - اگر ہم بلحاظ رتبہ کے خیال کرین کہ خدا کی شان مین گستاخی ہوئی تو بیشک سب سے بڑا گناہ یہی ہے - مگر مسیح کے کفارہ کا عجیب وصف اور تاثیر یہ ہے کہ اس قسم کا گناہ بھی معاف ہوسکتا ہے اور مرتکب ایسے گناہ کا جو کہ دائمی سزا کا مستوجب ہے بچ سکتا ہے - اس آیت سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی کفر کا کلمہ باپ یا بیٹے کی نسبت کہا جاوے تو مسیح کے کفارہ کے وسیلے سے معاف ہوسکتا ہے مگر جو روح قدس کی نسبت ہو تو کبھی نہین معاف ہوسکتا ہے -

(۳۲) ابن آدم کے حق مین - غور کرنا چاہیے کہ جب کوئی شخص باپ یا بیٹے کے حق مین برا کہتا ہے تو وہ اوس سے الگ نہین ہوجاتے - خدا باپ خالق اور پروردگار تب بھی اپنی رحمت بخشتا رہتا ہے اور خدا بیٹے کا کفارہ اوسکی زندگی بھر اوسکے لیئے موجود یعنی اوسکے لیئے قائم رہتا ہے - مگر روح رنجیدہ ہوکر چلی جاتی ہے - خدا روح خاص دلکے پاک کرنے والا اقنوم ہے اور لوگون کو اپنی طرف رجوع کرنے اور اپنی مانند پاک بنانے کی غرض سے ہر دل مین جاتا ہے پاک روح کفر کے سبب سے رنجیدہ ہوکے چلی جاتی ہے اس مقام پر چند باتین غور کے لائق ہین +

١- روح القدس کو رنجیدہ و ناراض کرنا اور اوسکا مقابلہ کرنا اوسکے حق مین کفر بکنے کے برابر نہین ہے کیونکہ ایسا اکثر ہے اور گنہگار توبہ کرنے سے معاف ہوجاتا ہی۔

٢- ایسا سخت دل ہوجانا کہ روح القدس کا کچھ اثر نہو یا برابر گناہ کرنا یہانتک کہ سدہرنے کی اُمید نہ رہے یا نفع دنون کو گناہ مین کہو دینا یہ بہی روح القدس کے حق مین کفر بکنے کے برابر نہین ہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ یہ گناہ اسب نفرتی اور شریر ہے کہ اسکی وجہ سے روح القدس گناہ کرنے والے کا دشمن ہوجاتا ہی جیسا کہ یس ٦٣-١٠ مین لکھا یعنی و لیکن وے باغی ہوئے اور اونہون نے اوسکی روح قدس کو غمگین کیا اسلئیے وہ اونکا دشمن ہوگیا اور وہ اون

٣- کوئی طنز کی بات یا کفر کا کلمہ جبتک خاص اسی ارادہ سے نہ کہا جاوے کفر مین داخل نہین ہوسکتا ہے اور روح القدس بہی اوسکو کفر نہین گردانتی ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے کلمے توبہ کرنے سے اکثر معاف ہوتے ہین۔ عالی مزاج انسان بہی اگر اونکی شان مین کوئی شخص خفت یا توہین کا کلمہ کہے تو اکثر اوس سے درگذر کرتے ہیں

روح القدس نہایت پاک اور کامل منصف ہے اور خود جانتی ہے کہ کس کلمے کو کفر سمجھنا چاہئیے اگر اوسکی شان مین کوئی کلمہ توہین کا کہا جاوے تو شاید وہ اوسکو کفر نہ سمجھے گا جسطرح سے کوئی شخص جسکو اپنی عزت کا بہت خیال ہے اکثر اوقات کم رتبہ اور کم عقل لوگون کی گستاخی سے درگذر کرتے ہین۔ اسیطرح سے روح القدس بہی اکثر اون کفر کے کلمون کا خیال نہین کرتی ہوگی +

٤- مگر جب کبھی روح القدس کسی کفر کا خیال کرنا اور بدلا دینا مناسب سمجھتی ہے تو اوسکا ایسا انتقام لیتی ہے کسی صورت سے درگذر نہین کرتی ہے۔ وہ بے تامل اور بے انصافی سے نہین بلکہ گنہگار کے گناہ کو بخوبی جانچ کے دیتی ہے۔ وہ ہمیشہ کے لیئے اوس شخص کو چہوڑ دیتی ہے۔ اور کبھی اوسکے پاس لوٹ کر نہین آتی ہے۔ اوسکا دل ایسا سخت ہوجاتا ہی کہ کبھی نہین پگھلتا ہے۔ وہ تمام عمر بدی مین گرفتار رہتا ہے اور جہنم مین پہونچنے تک کبھی سدہرنے کی فکر نہین کرتا ہے۔ یہ بباعث اسکے ہوتا ہی کہ روح نے اوسکو ترک کردیا ہے۔ مسیح کا کفارہ موجود تو ہی مگر اوس سے وہ کچھ فائدہ نہین اوٹھا سکتا ہی اور روح اوسکی دشمن ہوجاتی ہی +

روح القدس کے حق مین بُرا کہے۔ روح القدس کے خلاف جو کفر ہوا اوسکی جاننے وا وہی خود ہی انسان کا یہ کام نہین ہے۔ کفر بکنے والون کو چاہیئے کہ اس امر سے ہوشیار رہین کہ یہ گناہ اون سے نہون۔ ایسے لوگ خدا کی طرف رجوع نہین ہوتے ہین۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اونکا گناہ بخشنے کے لائق نہین ہے یوحنا رسول نے لکھا ہی کہ ایک گناہ موت کے لائق ہے جسکے لیئے دعا کرنا نہین چاہیئے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے

کہ وہ گناہ جسکا یوحنا نے بیان کیا اور وہ گناہ جسکا ذکر ہمارا خداوند عیسی مسیح بیان پر کرتا ہے ایک ہی ہے کیونکہ ہمارا خداوند کہتا ہے کہ اور سب گناہ سوا اس کفر کے بخشنے کے لائق ہیں اور وہ گناہ جسکا یوحنا نے بیان کیا قابل بخشنے کے نہیں ہے۔ مسیح سے منحرف ہو جانے کا گناہ جسکا ذکر عبرانیوں کے خط کے چھٹے باب میں ہے اسی کفر کے ماسوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ صرف ایک ہی ایسا گناہ ہے جو معاف نہیں ہوتا ہے اور وہ گناہ جسکا ذکر یوحنا نے کیا اور وہ جسکا ذکر عبرانیوں کے خط میں ہے وہی ہے ❊

نہ اس جہان میں نہ اوس جہان میں مرقس ۳۔ ۲۹ میں اس بات کا ذکر یوں ہوا ہے کہ "اوسکی معافی ہرگز نہیں ہوتی بلکہ وہ ہمیشہ کے عذاب کا سزاوار ہو چکا" اس آیت سے یہ نہیں نکلتا ہے کہ بعض گناہ ایسے بھی ہیں جو دوسری دنیا میں معاف ہوتے ہیں بلکہ "اوس جہان" کا لفظ صرف زور دینے کو لکھا گیا تا کہ معلوم ہو کہ کیسا شدید گناہ ہے ❊

(۳۳) یا تو درخت کو اچھا کہو اور اوسکے پھل کو اچھا یا درخت کو برا کہو اور اوسکا پھل برا کیونکہ درخت پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے ایونانی میں کرو۔ متی ۷۔ ۱۷ + لوقا ۶۔ ۴۳۔ ۴۴ ❊

(۳۳) یا تو درخت کو اچھا کہو اور اوسکے پھل کو اچھا۔ ہمارا خداوند اس مقام پر درخت کی مثال اون تہمت لگانے والے یہودیوں کی اور اپنی نسبت کہتا ہے کہ میرے پھل یعنی میرے رحمت بخش معجزے اچھے ہیں۔ پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ میں نیک ہوں بدی کی طرف نہیں جیسا کہ تم لوگ کفر سے میری نسبت کہتے ہو۔ پھر وہ اسی بات کو اون پر لوٹاتا ہے کہ جبتک تمہارے دل خراب ہیں تب تک تم نیک اور اچھے کام نہیں کر سکتے ہو۔ جبتک دل نہ شدھرے گا تب تک اعمال اور دیہ بھی نہ شدھرینگے۔

بعضوں کا یہ عقیدہ ہے کہ انسان کی ذات میں خرابی نہیں ہے بلکہ اوسکے فعلوں میں ہے۔ وے جو یہ دعوی کرتے ہیں کہتے ہیں کہ انسان کی ذات بے گناہ ہے یا نیکی و بدی دونوں سے مبرا ہے۔ برخلاف اس عقیدے کے ہمارا خداوند مسیح سکھلاتا ہے کہ ذات بطور اصل فعل کے پہلے ہوتی ہے جیسا درخت پھل کے پہلے ہوتا ہے اور دریا سے پہلے چشمہ۔ پس جو کچھ اوس چشمے میں ہے وہی نکلے گا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اعمال درست کرنے کے لیئے یہ ضروری

ہو کہ پہلے ہمارے دل پاک کیئے جاوین۔ مگر گو یہ ضرور نہین ہے کہ کوئی اِس آیت سے یہ نتیجہ نکالے کہ نیک دل والے
بُرا کام سرزد نہین ہو سکتا ہو مگر عام قاعدہ یہ ہے کہ جیسا دل ویسے اعمال۔ انسان کی ذات اپنے آپ نہین سے
ہے اگر ذات خراب ہو تو اوس سے جو کام سرزد ہوتے ہین وہ بہی خراب ہووینگے۔ پہر خراب کام کرنے سے انسا
شدہ ہر ین۔ پس کوئی آدمی اپنے آپ سے نئی پیدائش نہین حاصل کرسکتا ہو۔ یعنی اپنی خصلت کو درست اور نیک
کرسکتا ہو۔ گندہ نالا اپنے منبع کو صاف نہین کرسکتا ہو۔ خراب سوتے مین یہ قدرت نہین ہے کہ صاف رس د
پھونچا دے اور اوسکو پاک کرے۔ بدون خدا کی مدد کے ہمارا دل نہین شدہر سکتا ہو۔ چاہیئے کہ خدا کی قدرت سے ہما
بگڑی ہوئی ذات کو ایسی طاقت ملے کہ اوس سے نیک کام سرزد ہوویں قائلین قسمت کہتے ہین کہ خدا بعض شخ
زبردستی سے شدہار دیتا ہو مگر ہماری کلیسیا کی یہ تعلیم ہو کہ خدا اپنے بڑے فضل سے بذریعہ روح پاک کل انسان کو
طاقت بخشتا ہو کہ وہ گناہ سے بچا کرین اور۔ اِس طاقت کو کام مین لانے سے زیادہ فضل اور طاقت حاصل ہوتی
پس خدا کے فضل سے نہ اپنی طاقت سے انسان نئی پیدائش اور نجات حاصل کرسکتا ہو۔ تاہم یہ نہین سے
خدا کا فضل خواہ مخواہ کسی کو زبردستی شدہار دے اور نہ یہ کہ کوئی شخص اِس فضل کے حاصل کرنے کا انکار نہ کر

(۳۴) اے سانپوں کے بچّو تم بُرے ہوکے کیونکر اچھّی بات کہہ سکتے ہو کیو
جو دل مین بہرا ہی سوہی مُنہ پر آتا ہی (۳۵) اچھّا آدمی دل کے اچھّے خزا
سے اچھّی چیزین نکالتا ہے اور بُرا آدمی بُرے خزانے سے بُری چیزین با
لاتا متی ۳۔ ۷ + ۲۳۔ ۳۳ + لوق ۶۔ ۴۵۔

(۳۴) اے سانپوں کے بچّو۔ اوپر کی آیت مین ہمارے خداوند نے بیان کیا۔ کہ درخت پہل سے پہچانا
ہو تاکہ یہ بات ظاہر کرے کہ مین اچھّا ہون کیونکہ میرے اعمال اچھّے ہین + اب وہ اپنے مخالفون کی طرف متوجہ ہو کر ذ
ہے کہ تمہاری خصلت میری سی مختلف ہے۔ پس تمہارے اعمال بہی مختلف ہووینگے + سانپوں کے بچّے کہنے سے م
یہ ہو کہ تم پیدایش ہی سے خراب ہو۔ جسطرح سے سانپ پیدایش ہی سے زہردار اور بدخو ہوتا ہو اوسی طرح سے آدمیا
کی خصلت بہی آبا اور اجداد سے موروثی ہوتی ہو۔ اسلیئے خدا کا فضل ضروری ہے کہ ہمکو ایسی توفیق عنایت کرے
جو ہمکو پیدایش سے نہین مل سکتی ہو اور چونکہ آدمی فعل مختار ہے چاہیئے کہ اِس فضل کو کام مین لاوے جو کہ اوسکو دل

مین نیک ارادہ پیدا کرتا ہی چنانچہ لکھا ہے کہ "خدا کا فضل عبث مت پاتے جاؤ" (۲ قر ۶-۱)
کیونکر جسطرح حبشی اپنے چمڑے کو سفید نہین کرسکتا ہے اوسی طرح سے تم بہی اپنی خصلت نہین سدھار سکتے ہو یہ بات تجربہ اور خدا کے کلام اور عقل سے بہی معلوم ہوتی ہے۔ خدا اپنے فضل سے انسان کو سدھارنے کے لیئے ایسی طاقت بخشتا ہی جو کہ اوسکی ذات مین نہین ہے اور انسان کو چاہیئے کہ اس فضل کو کام مین لاوے ✦

(۳۵) **دل کے اچھے خزانے سے** یہ مثال عمدہ ہی۔ نیک آدمیون کا دل مانند خزانے عمدہ چیزون کے ہے جسمین راستی نیکی فروتنی محبت وغیرہ کثرت سے بہرے مین اور وہ مانند ایک ہنڈی وال کے جب چاہے اپنے خزانے کو نکال سکتا ہی ✦

بُرے خزانے۔ بُرے آدمی کے پاس بُرائی کا خزانہ ہے جسمین کینہ اور بغض اور حسد اور خودغرضی اور لڑائی اور جھگڑا اور فساد اور قسم قسم کی بُرائیان کثرت سے بہری ہین جنکو وہ جب چاہے تب نکال سکتا ہے ✦

---

(۳۶) پر مین تم سے کہتا ہون کہ ہر ایک بیہودہ بات جو کہ لوگ کہین عدالت کے دن اوسکا حساب دینگے (۳۷) کیونکہ تو اپنی باتون ہی سے راستکار گنا جائے گا اور اپنی باتون ہی سے گنہگار ٹھہرے گا (۳۸) تب بعضے فقیہون اور فریسیون نے جواب مین کہا۔ کہ اے اوستاد ہم تجھہ سے ایک نشان دیکھا چاہتے ہین

متی ۱۶-۱ مرق ۸-۱۱ لوق ۱۱-۱۶ و ۲۹ یوح ۲-۱۸ ا قر ۱-۲۲۔

---

(۳۶) **ہر ایک بیہودہ بات** یعنی ہر ایک خراب اور ناقص لفظ
(۳۷) **تو اپنی باتون ہی سے راستگار گنا جائیگا**۔ کیسی عبرت کی بات ہے کہ ذرا ذرا لفظ کے لیئے بہی جواب دہی کرنا ہوگی ✦

(۳۸) **اوستاد ہم تجھسے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہین**۔ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ خداوند مسیح سے لوگ اکثر نشان دیکھنے کو کہا کرتے تھے۔ یہان پر تو فقیہون اور فریسیون نے کہا ۱۶-۱-۴ مین فریسیون اور صدوقیون نے اور لوقا ۱۱-۱۶، ۱۹ مین لوگون نے ✦ یوح ۲-۱۸-۶-۳۰، ا قر ۱-۲۲ بہی دیکھو۔ خداوند مسیح نے ہمیشہ ایسے موقع پر صرف

نشان دکھلانے ہی سے انکار نہین کیا بلکہ درخواست کرنے والون کو ڈانٹا۔ اِس سے بعض اعتراض کرنے والے نتیجہ
نکالتے ہین کہ مسیح نشان نہ دکھلا سکا اور یہ کہ درحقیقت اوسنے کوئی معجزہ نہین کیا۔ کیونکہ معجزے "نشان ہین" ان کا
کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ معجزے اور نشان حقیقت مین ایک ہی ہین مگر تاہم معجزے اور نشان مین کسیقدر فرق ہے۔ مسیح
معجزے وہ تھے جو خاص اوسکی قدرت سے ہوئے۔ مگر "نشان" خدا کی جانب سے کوئی علامت ہووے جو کہ
اور طور سے ظہور مین آوے اور یسوع کے مسیح ہونے کا ثبوت ہووے لیکن چونکہ ہمارے خداوند کی قدرت سے معجزے
نمودار ہوتے تھے اِس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ مسیح تھا اور اونہین معجزون کے ثبوت سے وہ دعویٰ کرتا تھا کہ مین
مسیح ہون اور انہین کامون کے سبب سے مجکو قبول کرو مجکو اور میرے کامون کو دیکھو اور اون سے جانو کہ مین
مسیح ہون *

یہودی لوگ سوا اون معجزون کے کوئی اور نشان چاہتے تھے یعنی ایک آسمانی نشان (لوقا ۱۱-۱۶) متی ۱۶-۱- اور
۱۸- ۱۱ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وے اوس قسم کا نشان چاہتے تھے جسکا ذکر متی ۲۴- ۳۰ مین لکھا ہے۔ کہ "ابن
آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا" یعنی اوسکے آنے سے قبل آسمان مین اوسکا جلال نمودار ہوگا۔ اِس بات
حوالہ دان ۷- ۱۳ مین ہے جہان پر لکھا ہے کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند جلال کے ساتھ آسمان مین نظر آیا۔
معلوم ہوتا ہے کہ یہودیون نے مسیح کا اِس جلال کے ساتھ آنا آسمان مین نظر آیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہودیون
مسیح کا اِس جلال کے ساتھ آنا اور اوسکا پہلے پہل عاجزی اور فروتنی سے دنیا مین آنا ایک ہی سمجھا اور اسی خیال
سے اونہون نے مسیح سے آسمانی نشان دیکھنے کو کہا۔ پس سبب معقول ہے کہ مسیح نے ایسے نشان دکھلانے سے
کیون انکار کیا کیونکہ یہ بات بیوقت تھی یعنی یہ نشان اوسوقت ہوگا جب وہ دوبارہ جلال اور قدرت کے
انصاف کرنے کو آویگا نہ کہ اوسکے پہلے آنے کے وقت جبکہ وہ نہایت خاکساری سے نجات کے بندوبست کیواسطے

(۳۹) اوسنے اونھین جواب دیا کہ اِس زمانے کے بد اور حرامکار لوگ
نشان ڈھونڈھتے ہین پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اونھین
دکھایا نہ جائیگا (۴۰) کیونکہ جیسا یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ مین
رہا ویسا ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا

یش ۷ ۵ - ۳ + متی ۱۶ ۱ - ۴ + مرق ۸ : ۳۸ + یوحنا ۴ : ۴۸ + یونا ۱ : ۱۷ -

(۳۹) اوسنے اونھین جواب دیا - ہمارے خداوند نے ہمیشہ نشان کے لیئے ایسی درخواست کو نامنظور کیا - اس درخواست سے اونکی کوئی ایسی غرض نہ تہی جسکی وجہ سے وہ اوسکو قبول کرتا - لوقا بیان کرتا ہی کہ اونہون نے یہ درخواست صرف اوسکے امتحان اور آزمایش کرنے کو کی - اونکی غرض تماشے سے تہی کہ وہ عمدہ رنگیلی اور چمکدار چیزین دیکھین جیسا کہ تہوار کے دن لوگ آتشبازی دیکہنے کو بہت شوق سے جاتے ہین - وہ لوگ ایسا مسیح چاہتے تہے جو اونکی فتنہ انگیز خواہشون کو پورا کرے اور اونکو لڑائی مین لیجاوے اور فتحمند کرے - ناقص مزاج والے اکثر ایسا مسیح چاہتے ہین

حرامکار لوگ - ایک زمانے مین یہودی لوگ گویا یہوواہ کی بیاہتا بی بی تہے اور اب اونکا خداوند مسیح یہوواہ کا اوتار گویا یہودیون کا خاوند تہا اب اونہون نے گویا روحانی حرامکاری سے اپنے اصلی خاوند کو چہوڑ دیا اور اوسکے بجاے ایسے مسیح کو چاہتے تہے جو اونکی نفسانی خواہشون اور برائیون کے مطابق ہو - یہ لوگ صرف بری نہین بلکہ حرامکار تہے

یونس نبی کے نشان - ہمارا خداوند نشان دکھلانے کا انکار کرنے مین بہی ایک نشان دکھلانے کو کہتا ہی - مسیح نے اپنے دفن ہونے کی پیشینگوئی کی کہ جسطرح یونس نبی تین دن مچہلی کے پیٹ مین رہا اسیطرح مین بہی تین دن تک قبر مین رہونگا - اور یہ درحقیقت اوسکی صداقت کا نشان اور مسیح ہونے کا ثبوت تہا -

کوئی نشان اونھین دکھلایا نجایگا - بعض مدعی بیان پر یہ اعتراض کرتے ہین کہ اس فقرے سے معلوم ہوتا ہی کہ مسیح معجزے نہین دکھلا سکتا تہا مثلاً مولوی صفدر و مستف وغیرہ کے مصنفون نے اس قسم کے اعتراض کیئے ہین - بڑے تعجب کی بات ہی اگر کوئی مسیح کے معجزے دکھلانے مین جس حالت مین اوسنے بہتیری جگہون مین عجیب عجیب معجزے دکھلائے ہین شک لاوے - اگر کوئی کہے کہ انجیل نویسون کے بیانات غلط اور جہوٹے ہین تو ہم پوچہتے ہین کہ ایسے جہوٹ بنانے والے اور غلط لکہنے والے پہر یہ کیون لکہتے کہ بعض موقع پر مسیح معجزے نہ دکہلا سکا - اگر وہ جہوٹ لکہا کرتے تہے تو کیا وہ اتنا جہوٹ اور نہین بنا سکتے تہے کہ جب فقیہون اور فریسیون نے مسیح سے معجزہ طلب کیا تو اوسنے ایک عجیب معجزہ اونکو دکھلایا - مین نہین جانتا کہ معترض صاحب نے اسکو کیون نہ سوچ لیا کہ کوئی سبب ہوگا جس سے مسیح نے اونکی درخواست کو نامنظور کیا یہ خوب طرح جان لینا چاہیئے کہ مسیح معجزات کو صرف بطریق تماشے کے یا لوگون کے شوق بیفائدہ کی غرض سے جو نئی نئی باتون کے دیکہنے کے واسطے ہوتا ہی نہین دکہاتا تہا اور انجیلون مین جہان ذکر ہی یون آیا ہی کہ وے مسیح کو آزمانے آئے پس اس موقع پر مناسب نہ تہا کہ کوئی معجزہ دکہلایا جاتا ؀

(۴) تین رات دن - ہم لوگون کے حساب کے مطابق مسیح پورے تین رات دن قبر مین نہین رہا - وہ جمعہ
دن بعد تیسرے پہر کے دفن ہوا - اور اتوار کی صبح کو جی اوٹھا پس وہ صرف جمعہ و ہفتہ کی رات قبر مین رہا - مگر یہود
جو کہ چوبیس ۲۴ گھنٹے کو ایک پورا دن رات شمار کرتے تھے دن کے حصے کو بھی جو حساب مین کم و بیش ہو پورا دن شمار کرتے
تھے - پس اس حساب سے ہمارا خداوند تین رات دن قبر مین رہا -

بعض یہان پر یہ اعتراض کرتے ہین کہ یا تو مسیح نے اس آیت کو غلط بیان کیا یا اوس مین کچھ تحریف واقع ہو
لیکن ذرا سے تامل سے معلوم ہو جاتا ہے کہ نہ یہان کسیطرح کی غلطی ہے نہ تحریف - یہ محاورہ جو مسیح نے استعمال کیا ہے اس سے
کسی طرح نہین ثابت ہوتا ہے کہ مسیح نے اپنے قبر مین رہنے کی تعداد یوم غلط بیان کی ہو - کیونکہ اوسنے بار بار
شاگردون کو صاف خبر دی کہ مین تیسرے روز جی اوٹھونگا اور اسی سبب سے اوس
مدفون ہونے سے تا جی اوٹھنے تک صرف دو رات تین ہو سکتی ہین - زیادہ نہین - پس اس سے معلوم ہوا کہ اوسنے غلط
نہین بیان کیا جسوقت اوسنے یہ باتین کہی تھین وہ بیشک جانتا تھا کہ مین یہ کہہ رہا ہون اور یون ہی ہونا ہے - باقی
یہ اعتراض کہ اسمین کچھ تحریف ہوگئی ہو سو ہم یہ کہتے ہین کہ بفرض محال اگر مان بھی لیا جاوے کہ اس آیت کو کسی نے بدل
دیا ہے تو بدلنے والا اسطور پر کیون بدلتا جسمین گنجایش اعتراض کی رہتی - جو کوئی تحریف کرنا چاہتا تو تیسرے دن کی جگہہ تین
دن اور دو رات لکھتا تاکہ کسی طرح کسی کو گنجایش اعتراض کی نہ رہے - پس یہ امر صاف اسپر شاہد ہے کہ اسمین کوئی
تحریف نہین ہے ورنہ یہ نسخہ ایسا ہی نہوتا کہ کسیکو دخل جرح کا رہتا - ہمارے پاس بہتیرے ثبوت اس امر کے ہین کہ یہودی قدیم
کا حساب اسی طرح کیا کرتے تھے جیسا ہمنے بیان کیا - چنانچہ اونکی ایک مشہور کتاب یروشلم تالمود مین لکھا ہے کہ "ایک
دن رات بلکہ بھی اور اوس سے کم کا بھی ایک اوناہ یعنی دن رات ہوتا ہے - جزو پر بھی اطلاق کل کا کرتے ہین یعنی اگر
دن سے کچھ کم بھی ہو تو بھی اوسی رات دن کہہ دیتے ہین" پس یہودیون کے طرز حساب کے موافق یون کہنا چاہیئے
کہ مسیح تین دن رات قبر مین رہا - الغرض ہمکو یقین کرنا چاہیئے کہ اوس زمانے کے لوگ اس عبارت کے مطلب
خوب سمجھہ بھی جاتے تھے - اگر ایسا نہ ہوتا تو یسوع ایسے الفاظ کیونکر بولتا اور انجیل نویس کیون لکھتے +

یہان پر یہ بھی اعتراض مسلمان کرتے ہین کہ اگر مسیح نے اپنے جی اوٹھنے کی ایسی صاف صاف خبر دی تھی تو پھر کیونکر
کہ شاگرد اوسکے مصلوب ہونے کے بعد اوسکے جی اوٹھنے کی خبر ایسی جلدی بھول گئے - پس بیشک یہ مسیح کا قول نہین
ہے اور ہم لوگون کے موافق نہ کبھی وہ مصلوب ہوا اور نہ موا اور نہ جی اوٹھا اور کل آیات اس قسم کی جن سے مسیح کا
وغیرہ ثابت ہوتا ہے جعلی ہین - لیکن ہم کہتے ہین کہ یہ اعتراض بڑی نادانی اور حماقت پر دلالت کرتا ہے - اگر تمام قضیا پر

کوئی سبب ایسکا ملتا تو انجیل نویسون کو کیا پڑی تھی جو یسوع کو مصلوب اور مدفون بتلاتے وہ تو آپ ہی اسکا ماننا نہین چاہتے تھے اور یہ بات کہ مسیح نے اپنے مصلوب ہونے اور جی اوٹھنے کی جو خبر دی تھی اوس خبر کو اوسکے شاگرد بہت جلدی بھول گئے خود اس امر پر صاف دلالت کرتی ہے کہ وے اوسکی موت کا یقین لانا نہین چاہتے تھے۔ پس جس امر کو وے خود ماننا نہین چاہتے تھے اوسکا ذکر کاہے کو لکھتے اگر وقوع نہ ہوتا۔ ہم یہ قبول کرتے ہین کہ شاگردون کا ایسی جلدی بھول جانا تعجب کی بات ہے۔ لیکن ہم جانتے ہین کہ بلا سبب نہین ہوا اول تو یہی سبب ہے کہ وے مسیح کی موت کا خیال ہی لانا اپنے دل کے مخالف سمجھتے تھے۔ اسی سبب سے ہر چند کہ مسیح نے بہ احتیاط تمام چند مرتبہ خبر دی لیکن اونہون نے اسپر اعتقاد نہین کیا اور اپنے دل مین اوس بات کو جگہہ نہین دی۔ (دیکھو متی ۱۶-۲۱ وغیرہ)

دوسرے اس امر کو جان لینا چاہیے کہ مسیح نے ہر چند اپنے شاگردون کو صاف صاف خبر اپنے مرنے اور جی اوٹھنے کی دیدی تھی مگر اس خیال سے کہ شاگردون کو موجب رنج کا تھا بار بار اس امر کی یاد نہ دلائی اور بہت کم مرتبہ اوسکا ذکر کیا تھا۔ اسواسطے اون شاگردون کا اس بات کو بھول جانا کچھ عجب نہ تھا۔

تیسرے اس سے یہ نتیجہ نہین نکلتا ہے کہ جب بعض شاگرد اوسکی موت کی یاد بھول گئے یا شبہہ پڑا تو سب کی کل اُمیدین جاتی رہین اسطرح کہین نہین لکھا ہے بلکہ حقیقی سبب اونکے بھول جانے کا یہی ہے کہ وے دل کے اندھے اور سمجھ کے سست تھے جیسا کہ یسوع نے اسی بارے مین اونکی نسبت فرمایا (لوقا ۲۴-۲۵) ”تب اوسنے اونسے کہا کہ اے نادانون اور نبیون کی ساری باتون مین سست مزاجو“ پس شاگردون کا اس بارہ مین سہو کرنا اس سے بڑھکر نہین ہے کہ یہود نے باوجود دیکہ طرح طرح کے معجزات اور کرامات دیکھے تب بھی ایمان نہ لائے۔ کیا سبب ہے کہ یسوع نے اتنے معجزات اونکو دکھلائے پھر بھی بد اعتقاد ہی رہے ✣

(۴۱) نینوہ کے لوگ اس زمانے کے لوگون کے ساتھہ عدالت کے دن اوٹھینگے اور اونھین گنہگار ٹھہرائینگے کیونکہ اونھون نے یونس کی منادی پر توبہ کی اور دیکھو یہان ایک ہے جو یونس سے بزرگ ہے (۴۲) دکھن کی بیگم اس زمانے کے لوگون کے ساتھہ عدالت کے دن اوٹھیگی اور اونھین گنہگار ٹھہرائیگی کیونکہ وہ زمین کے کنارے

سے سلیمان کی حکمت سننے کو آئی۔ اور دیکھو یہان ایک سلیمان سے بڑا

ہے (۴۳) جب ناپاک روح آدمی سے باہر نکلتی تو سوکھی جگھون مین

آرام ڈھونڈھتی پھرتی[۱۴] اور جب نہین پاتی تو کہتی کہ لوق ۱۱-۲۴ + دیکھو یرم ۳-۱۱ + خرق

۱۲ ۵ ۲ ۵ + رومیم ۲-۲۴ + یون ۳-۵ + اسل ۱۰-۱ + ۲ تو ۹-۱۰ + لوق ۱۱-۳۱ + لوق ۱۱-۲۴ + اسی[۱۴] ۱-۷ + ایلا ۵-۸ +

---

(۴۱) اور اونھین گنہگار ٹھہرائین گے۔ نینوہ والون نے ایمانداری کا ایسا نمونہ دکھلایا کہ یہود باوجود دیکھنے نہایت فائدہ بخش معجزون کے ایمان نہ لائے اور اپنے گناہون سے باز نہ رہے اور بدون توبہ کیئے مر ہمارے خداوند نے باوجود نشان دکھلانے کا انکار کرنے کے اپنے مسیح ہونے کا ایک طرح کا نشان دکھلایا اور ثبوت دیا کہ مین مسیح ہون +

(۴۲) دکن کی بیگم۔ یعنی سبع کی بیگم۔ یوسیفس صاحب اوسکو مصر اور حبش کی بیگم کہتے ہین اور ان ملکون کی بیگمین اکثر کندا کی کہلایا کرتی تھین۔ حبشیون کی روایت اس بیان سے ملتی ہے اور وہی لوگ اوسکو مقیدا کہتے بیان کرتے ہین کہ اوسنے یروسلم مین یہودی مذہب اختیار کیا۔ اہل عرب دعویٰ کرتے ہین کہ وہ ہمارے ملک کی اور اوسکا نام بلقیس بتلاتے ہین اونکی بات صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ ملک سبع یمن کا ایک حصہ بحر قلزم کے کنارے عدن کے پاس ہے اور وہان مصالح سونا اور جواہرات کثرت سے ہوتے ہین +

(۴۳) جب ناپاک روح۔ ہمارا خداوند اس گفتگو کے شروع کرنے کے پہلے ایک اندھے اور گونگے پر سے دیو نکال چکا تھا (۲۲ آیت) پس بوقت ملامت کرنے اون لوگون کے اوسکے دل مین اوس ہی آدمی کا خیال آیا اسوجہ سے اوس زمانے کے خراب لوگون اور فریسیون کو اوسی سے مشابہت دی۔ یوحنا کی منادی سے لوگون کے دل پر کچھ اثر ہوا تھا اور تھوڑے عرصے کے لیئے وے سدھر گئے تھے۔ وے مانند اوسی اندھے اور گونگے کے ہوئے جس پاس سے مسیح نے دیو نکالا تھا مگر اب دیو نے اونکو پھر کیسا پکڑ لیا +

سوکھی جگھون مین یعنی جہان پانی نہ تھا پس غیر آباد جگہ سے مراد ہے۔

پھرتا ہے ہمارا خداوند ایسا بیان کرتا ہے کہ وہ دیو جو کہ خدا کی قدرت سے آدمیون کے دلون سے نکالا گیا ہمیشہ کو نہین چلا گیا بلکہ ویران جگھون مین رہ گیا اور پھرتا رہا +

آرام ڈھونڈھتی اور نہین پاتی۔ کیونکہ وہ انسان کے دل مین سکونت کرنیکی کمال آرزو رکھتا

(۴۴) مین اپنے گھر مین جس سے نکلی ہون پھر جاؤنگی۔ اور آکے اوسے خالی اور جھاڑا اور لیس پاتی ہے (۴۵) تب وہ جاکے اور سات روحین جو اوس سے بدتر ہین اپنے ساتھ لاتی اور وے داخل ہوکے وہان بستی ہین سو اوس آدمی کا پچھلا حال اگلے سے بُرا ہوتا ہے[۵] اس زمانے کے لوگونکا حال بھی ایسا ہی ہوگا (۴۶) جب وہ جماعتون سے یہ کہہ رہا تھا دیکھو اوسکی ما اور بھائی باہر کھڑے اوس سے بات کیا چاہتے تھے[۱۶]

عبر ۶-۴ و ۱۰-۲۶ و ۲ پطر ۲-۲۰ و ۲۱ و ۲۲ متی ۱۳-۵۵ و مرق ۶-۳ و یوح ۲-۱۲ و ۷-۳ و ۵ و اعم ۱-۱۴ و ۱ قر ۹-۵ و گل ۱-۱۹ و مرق ۳-۳۱ و لوق ۸-۱۹ و ۲۰

---

(۴۴) اپنے گھر مین جاؤنگی یعنی اوس شخص کے جسم مین۔

خالی جھاڑا۔ آدمی کے جسم کو مکان سے مشابہت ہے جو دیو کی سکونت کے لیئے ملتا ہے۔ وہ شخص روح پاک سے خالی ہے کیونکہ روح پاک نے رنجیدہ ہوکر اوسکو چھوڑ دیا ہے اور وہ اب تمام نیک خیالات اور تون سے جھاڑا ہوا ہے ✣

(۴۵) جاکے اور سات روحین جو اوس سے بدتر ہین اپنے ساتھ لاتی ہے۔ وہ ناپاک روح اکیلی اور تن تنہا بدرون اور دیوان کی مدد کے لوٹ کر نہین آئی بلکہ اپنے ساتھ اپنی کمک کر لیئے سات اور لائی تاکہ اوسکو پھر کوئی نہ ہٹا سکے۔

اگلے سے برا سات گنا بدتر کیونکہ اب سات دیو ہین ✣

اس زمانے کے لوگ جنکے درمیان سے یوحنا کی منادی نے دیو نکالدیا مگر وہ اب پھر لوٹ آیا ہے۔

(۴۶) مان اور اوسکے بھائی۔ خداوند مسیح کے بھائیون کی نسبت ۱۳-۵۵ کی شرح دیکھو

باہر کھڑے۔ یہ معاملہ جلیل مین ہوا۔ مگر یہ نہین لکھا ہے کہ کونسے مکان مین۔ شاید کسی عبادت خانہ کے

اندر وہ ایک بڑی جماعت سے گہرا ہوا تہا اسی ذکر کے ضمن مین مرق ۳-۳۱ مین اِس بات کی وجہ لکھی ہی کہ مسیح کی ما
اور اوسکے بہائی اوس سے کیون ملنے کو آئے تھے۔ اوسکے خاندان کے لوگ بڑے تردد مین تھے کہ آیا وہ اسی حالت
مین ہے اور اِس بات کی ترغیب دینے کو آئے تھے کہ وہ اپنا منادی کرنا چھوڑکے اپنے گہر ناصرت کو لوٹ چلے۔ ا
معلوم ہوتا ہی کہ اسوقت ہمارے خداوند کے شاگرد اندر تھے اور اوسکے بہائی باہر اسلیئے اوسکے بہائی اور اوسکے شاگرد
ایک ہی اشخاص نہین ہوسکتے ہین۔ پس یعقوب چھوٹا اوسکے بھائیون سے نہ تھا کیونکہ وہ اوسکا شاگرد تھا اور
یعقوب کا بھائی یہوداہ جسکو تہدی اور لبی بہی کہتے ہین اور نہ اونکا بھائی متی اگر وہ اوسی حلفا اور کلیوپس کا بیٹا
مسیح کا بہائی ہوسکتا ہے۔ پس اوسکے شاگرد یعقوب اور یہوداہ جو کہ کلیوپس کے لڑکے تھے اور مسیح کے بھائی بھی
اور وہ یعقوب اور یہوداہ جنکا ذکر ۱۳-۵۵ مین ہوا جو کہ مسیح کے سگے بھائی تھے ایک ہی اشخاص نہ تھے۔ پس
سے مسیح کے سوتیلے بھائی تھے۔ اسبات کا کوئی ثبوت نہین ہے کہ مریم ہمیشہ کنواری رہی ہی ہمارے خداوند کے سوتیلے بھائی
کے نام یہ ہین۔ یعقوب یوسیس شمعون اور اوسکی بہنین بہی تھین اور اوسکے خالازاد بھائی بہی تھے جنکا نام یعقوب یوسیس
یہوداہ اور متی تہا۔ ۱۳-۵۵ کی شرح دیکھو +

(۴۷) تب کسی نے اوس سے کہا کہ دیکھہ تیری ما اور تیرے
بھائی باہر کھڑے تجھسے بات کیا چاہتے ہین (۴۸) پر اوسنے جواب میں
خبر دینے والون سے کہا کون ہے میری ما اور کون میرے
بھائی (۴۹) اور اپنا ہاتھہ اپنے شاگردون کی طرف بڑہا کے کہا کہ
دیکھہ میری ما اور میرے بھائی (۵۰) کیونکہ جو کوئی میرے باپ کی
آسمان پر ہے مرضی پر چلتا ہی میرا بھائی اور بہن اور ما وہی ہے

دیکھو یوحنا ۱۵-۱۴ + گل ۱۵-۶ + ۶-۱۵ + فل ۱۳-۱۱ + عبر ۲-۱۱ +

(۴۸) کون ہے میری ما۔ بعضون نے یہان پر یہ اعتراض کیا ہی کہ اِس جواب سے معلوم ہوتا
کہ مسیح اپنے ما اور بھائیون کے ساتھ لاپروائی کرتا تہا اور وہ محبت جو مقتضائے خون سے ہونا چاہیئے تھی اوسکو

مین کہتا ہون کہ معترضون نے اس جواب کو مطلق سوچا سمجھا نہین ہے۔ بھلا مسیح کے برابر خلق اور محبت اور فروتنی اور حلم مین کون ہوسکتا ہے جسنے عین اون تختیون کے وقت مین بھی جسوقت صلیب پر کھچوایا گیا تھا اور خون ہاتھون سے بہتا تھا اپنی ماکو یاد کیا اور رسول یوحنا کے اوسے سپرد کیا۔ پس خوب طرح جان لینا چاہیئے کہ اس سے مسیح کی کی لاپروائی نہین ظاہر ہوتی ہے جیسکے اوپر یہ اعتراض کیا ہے۔ یسوع کا اسطرح سوال کرنا اس موقع پر صرف اسی باعث سے ہوا کہ لوگ اس بات کو خوب طرح جان لین کہ جو خدا کی مرضی پر چلتا ہے وہی میرا عزیز اور قریب ہے جیسا ذیل مین بیان کیا۔ اور یہ جان لینا چاہیئے کہ اگرچہ مسیح نے اوسوقت اپنی مان اور بھائیون سے ملاقات نہ کی تھی کیونکہ وہ منادی مین مشغول تھا لیکن بعد منادی کر چکنے کے بیشک مسیح اون سے بہت محبت کے ساتھ ملا ہوگا۔

تیرہوان باب

اوسی روز یسوع گھر سے نکل کے دریا کے کنارے جا بیٹھا (۲) اور ایسی بڑی بھیڑ اوس پاس جمع ہوئی کہ وہ ایک ناؤ پر چڑھ بیٹھا اور ساری بھیڑ کنارے پر کھڑی رہی (۳) اور وہ اونھین بہت سی باتین تمثیلون مین کہنے لگا کہ دیکھو ایک کسان بیج بونے گیا۔ مرقس ۴-۱ لوقا ۸-۴ لوقا ۵-۳ لوقا ۸-۵

تیرہوان باب

(۳) بہت سی باتین تمثیلون مین کہنے لگا۔ پس اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی روز پر بہت سی تمثیلین مسیح نے بیان کین اور مسیح نے یہ سات تمثیلین جنکا ذکر اس باب مین ہوا اسی روز فرمائی تھین۔

ہم یہان پر چند باتین تمثیلون کے بیان مین لکھتے ہین۔

۱- تمثیل اوسکو کہتے ہین کہ قدرتی یا دنیاوی باتون کو اس طور سے بیان کیا جاوے کہ روحانی آسمانی

باتین اوس سے سُننے والے کے ذہن پر بخوبی منقش ہوجاوین خدانے عالم اجسام کو اسطور پر بنایا ہی کہ صدق دل وا
نظر کرنے سے یعنی مصنوع کے دیکھنے سے صانع کو پہچانین تمام انسان کی کتابون مین ایسی کوئی تصنیف نہین جو اُ
عمدگی اور زور کے ساتھہ خدا کا فضل اور خلقت کی حقیقت بتلاوے جیسی ہمارے خداوند کی تمثیلین ہین +

۲- ہمیشہ سے اکثر غور اور فکر کرنے والے آدمیون کی تصنیفات اسی قسم کی چلی آئی ہین اور انسا
دل کو خیالاتِ دنیاوی اور اسبابِ ظاہری سے پہیر کر باطن کی طرف رجوع کرنے کے واسطے اون لوگون نے ع
مدہ ذریعہ تمثیلون کو سمجہا ہی - پس کلام الٰہی کی تمثیلین ایسی ہین کہ انسان کو عالم اجسام سے عالم ارواح کی طرف
ہین - پرانے عہد نامے مین چند تمثیلین آئی ہین - بلکہ حال کے یہود اور نیز ہمارے منجی سے پہلے کے اکثر عقلمند ربی
یہودیون کے معلم کلام الٰہی سے پڑہ پڑہکر اسی قسم کی تعلیم دیا کرتے تھے اور اکثر تمثیلین اونکی بہت عمدہ تہ
ہمارے خداوند کے مقابلے کی کسی طرح نہین تہین - علی ہذا القیاس فارسی مین عمدہ عمدہ تصنیفات اسی قسم کی پائی
ہین - یورپ مین حال کی کُل تصنیفات نے اور بہی زیادہ خوبصورتی پیدا کی ہے صرف اسی وجہ سے کہ اوسکا است
بیبل پر ہے +

۳- ہمارے خداوند نے حال کے قصہ گویون اور بت پرستون کی طرح اس قسم کی تمثیلین نہین فرمائی
جنسے تہذیب ظاہری اور اخلاق دنیاوی مقصود ہو - اوسنے ہمیشہ خیال رکہا ہی کہ مین ابد کے واسطے کہتا ہون
میری ساری غرض تہذیب باطنی ہے - سوا اسکے اوسنے کوئی ایسی تمثیل نہین فرمائی - جو خلقت کے قاعد
خلاف ہو جیسا جو پاؤن کا اور پرندون کا انسیمین باتین کرنا یا اور قسم کے محض توہمات اور جہوٹہی مجنونانہ باتین - سیح
کُل مثالین سچ ہین اور ایسی ہی ہین جو اکثر وقوع مین آتی ہین اور قوانین خلقت کے موافق ہی +

۴- تمثیل ایک عجیب راہ ہی سچائی کی جس سے تین امر کا اظہار اور اخفا اور یادگاری مقصود ہی - **اول**
سے ایک عجیب دلچسپ تشبیہ کے ساتھہ حقیقت ایک امر کی ظاہر ہوتی ہے - **دوسرے** وہ شخص جو باع
نقص طبیعت اور بے تہذیبی کے اسکے مطلب اصلی کو نہین پہونچتا ہے اوس سے اس حقیقت کو مخفی اور پو
رکہتی ہے - اور اوسکے حق مین محض معمہ اور پہیلی ہوتی ہے اور یہی سبب ہے کہ ہمارے خداوند کے شاگر
اسرار غیبی آسمان کی بادشاہت کے کہلگئے - بخلاف اسکے معترضون نے جو حقیقت سے احتراز کرتے تھے اُ
نگر سمجھے نہین (دیکہو آیت ۱۱) **تیسرے** تمثیلون سے یہ فائدہ ہوا - کہ گویا ایک طرح کی زینت اون میز
اور ایسے لباس مین ملبوس ہوگئے کہ آیندہ کو یادگار رہے کیونکہ یہ قاعدہ رہے کہ جو بات سیدہی سادہی طور پر تبلا

اچھی طرح ذہن نشین نہین ہوتی ہے مگر جب وہ طرح کی تمثیلات اور لطائف کے پیرایہ مین بیان کیجاوے تو
وہ خوب دلپذیر ہو جاتی ہے۔ الغرض اِس تمثیل سے بڑی دانائی خداوند کی معلوم ہوتی ہے کہ ایسی بڑی بھاری باتکو
ایسی تمثیل کے پیرایہ مین ڈالا ہے کہ ہمیشہ تک قائم رہے اور ہمیشہ آدمی کی طبیعت کا میلان اوسکی طرف ہو وے۔

پہلی تمثیل۔ کسان کی ۳-۲۳-آیت

غالباً یہ سب سے پہلی تمثیل ہمارے خداوند کی ہے اِس سبب سے کہ جسوقت یہ بیان کی گئی تو شاگردون کو یہ
طریق تعلیم دیسا نیا معلوم ہوا کہ اونھون نے (آیت ۱۰ سے معلوم ہوتا ہے) مسیح سے پوچھا کہ تو اون سے تمثیلون مین
کیون کلام کرتا ہے جسکی وجہ اوسنے یہ فرمائی۔ کہ اسلیئے کہ تم پر حقیقت کھل جاوے اور اون سے مخفی رہے کیونکہ وہ سمجھنے
کے لائق نہ تھے ❖

دیکھو اِس سے پایا جاتا ہے کہ شاید ہمارے خداوند نے اوسی وقت دیکھ کے اشارہ کیا کہ دیکھو وہ ایک کسان بیج بکھیرتا ہے
کسان بیج بونے کو گیا۔ کسان مراد ہے واعظ سے اور بیج سے مطلب کلمات الحق اور زمین سے غرض
آدمی کا دل ہے جو نیکی کو قبول کرتا ہے ❖

گیا۔ یعنی واعظ لوگون کے آنے کا منتظر نہین رہتا ہے بلکہ خود اون کے پاس جاتا ہے ❖

---

(۴) اور بوتے وقت کچھ راہ کے کنارے گرا اور چڑیون نے آکر اوسے
چگ لیا (۵) اور کچھ پتھریلی زمین مین گرا جہان بہت مٹی نہ ملی اور اِس
سبب کہ بہت مٹی نہ پائی جلد اوگا (۶) پر جب دھوپ ہوئی جل گیا اور اسلیئے
کہ جڑ نہ پکڑی تھی سوکھ گیا (۷) اور کچھ کانٹون مین گرا اکانٹون نے بڑھ کے
اوسے دبا لیا (۸) اور کچھ اچھی زمین مین گرا اور پھل لایا کچھ سو گنا
کچھ ساٹھ گنا کچھ تیس گنا (۹) جسکے کان سننے کے لیئے ہون تو سنے
(۱۰) تب شاگردون نے پاس آکے اوس سے کہا تو اون سے

تمثیلون مین کیون کلام کرتا ہے (۱۱) اوسنے جواب مین اونھین کہا کہ
تمھین عنایت ہوا کہ آسمان کی بادشاہت کے بھید جانو پر اونھین
نہین ہوئی (۱۲) کیونکہ جسکے پاس کچھ ہے اوسے دیا جائیگا۔ اور اوسکی
بہت بڑھتی ہوگی پر جسکے پاس کچھ نہین اوس سے جو کچھ کہ اوسکے پاس
ہے سو بھی لے لیا جائے گا۔ پید ۲۶-۱۲۔ متی ۱۱-۱۵+ مرق ۴-۹+ متی ۱۱-۲۵+ ۱۶-۱۷+ ۱مرقس
اقر ۲-۱۰+ ایوح ۲-۲۷+ متی ۲۵-۲۹+ مرق ۴-۲۵+ لوق ۸-۱۸+ ۱۹-۲۶+

---

(۴) راہ کے کنارے گرا۔ اوس زمین پر جو آمد و رفت کے سبب سخت ہوگئی گرا اور چڑیون کا دانہ ہوگیا۔
(۵) جلد اوگا۔ یعنی نیچے جڑ کے پھیلنے کو جگہ نہین ملی اوپر لوزور آگیا اور جڑ کمزور پڑگئی۔ موسم برسات مین
ملک فلستین مین بہت جلد جلد ایسا ہوا کرتا ہے

(۹) کان سُننے کو۔ یعنی جنکو یہ قوت ہے اونکو اوسکے استعمال کی جوابدہی کرنا ہوگی۔ جسکو قدرت دیگئی
ہے اور غوض کی ہے اوسکو چاہیئے کہ اس قدرت کو کام مین لاوسے عمدہ عمدہ نصیحتین اوسکے سُنانے کو اب پیش
کیجاتی ہین +

(۱۰) تو اون سے تمثیلون مین کیون کلام کرتا ہے۔ اِس سوال سے ظاہر ہے کہ
ہمارے خداوند کی تعلیم کا یہ طریقہ نیا تھا گویا اونکا سوال یہ ہوا کیون یہ نیا طریقہ اختیار کیا جس سے سات تمثیلین ایک ہی
بیان مین آگئین +

اون سے۔ اسمین شک نہین کہ یہ اشارہ اون معترضون کی طرف ہے جو اوسکی صاف صاف تعلیم پر
حرف زنی کرتے تھے اور بگاڑتے تھے +

(۱۱) تمھین عنایت ہوا۔ اونکے نزدیک یہ باتین بھید ہین مگر تمھارے واسطے یہ سب صاف صاف
باتین ہین اسواسطے کہ ان بھیدون کی کنجی مینے عنایت کی۔ اس تمثیلی بیان سے حقیقت امر کی معترضون کی نظر سے
چھپ گئی ہے مگر تم پر آئینہ ہوگئی ہے (دیکھو آیت ۳ کی شرح)

آسمان کی بادشاہت۔ جاننا چاہیئے کہ غرض ان ساتون تمثیلون سے خدا کی بادشاہت ہے یعنی وہ کیسے قائم ہوئی۔ اور اوسکے اصول کیا ہین اور کیونکر ترقی پکڑی اور کسطرح آخرکو سب پر غالب رہے گی ✦

(۱۲) **جس پاس کچہ ہے** یعنی جو اوسکو چاہتا ہے اور جسکی طبیعت اس لایق ہے اور غرض اصلی اوسکی یہ ہے کہ حق الامر قبول کرے ✦

اوسے دیا جائیگا۔ یعنی حق الامر جسکے اختیار کرنے کو اوسکا دل چاہتا ہے ✦

اور جسکے پاس کچہہ نہین یعنی جسکی طبیعت ایسی نہین کہ اوسکو قبول کرے ✦

جو کچہ اوسکے پاس ہے سو بہی لے لیا جائیگا۔ وہ شاگرد اس لائق تھے اور اونکی طبیعتین ایسی تہین کہ نیکی کو قبول کرین۔ سو اونکو وہ تعلیم خوب تمثیل اور شرح کے ساتھہ دی گئی۔ بخلاف اسکے یہودی محض اس لائق نہ تھے سو جو کچہ اونکے پاس تہا وہ بہی جاتا رہا یعنی یہ موقع تعلیم پانے کا جو تھا وہ بہی نکلگیا اس طرح پر کہ یا تو یہ تعلیم اون تک پہونچی نہین اور جو پہونچی ہی تو اونکے حق مین محض معمہ بنگئی کیونکہ موقع ایسا تھا کہ نتیجہ یہی نہ وہ بہی جاتا رہتا ہے اور کوئی تمثیل ہو یہ سچ ہے اس کو جسکے پاس ہے یعنی اوسکی لئی ہے دیا جاویگا اور جسکے پاس کنجی ہی نہین اوسکی نظر مین ساری انجیل بھید ہی معلوم ہوتی ہے ✦

(۱۳) اسلیئے مین اونسے تمثیلون مین بات کرتا ہون کہ وے دیکھتے ہوئے نہین دیکھتے اور سُنتے ہوئے نہین سنتے اور نہین سمجھتے ہین (۱۴) اور اونکے حق مین یسعیاہ کی نبوت پوری ہوئی کہ تم کانون سے تو سُنوگے مگر سمجھوگے نہین اور آنکھون سے دیکھوگے پر دریافت نہ کروگے (۱۵) کیونکہ اس قوم کا دل موٹا ہوا اور وے اپنے کانون سے اونچا سنتے ہین اور اونھون نے اپنی آنکھین موندلین تا ایسا نہ ہو کہ وے آنکھون سے دیکھین اور کانون سے سُنین اور دل سے سمجھین اور رجوع لاوین

اور مین اونھین چنگا کرون۔ یش ۶- ۹+ خرق ۱۲- ۲+ مرق ۴- ۱۲+ لوق ۸- ۱۰+ یوح ۱۲- ۴۰+ اعم ۲۸ ۲۶و۲۷+ روم ۱۱- ۸+ ۲ قر ۳- ۱۴و۱۵- عبر ۵- ۱۱+

---

(۱۲) **اسلیئے۔** تاکہ جو کچہ اونکے پاس ہے وہ بہی اوس سے لے لیا جاوے یعنی جو کچہ وسائل اونکے پاس ایسے ہین جن سے وہ میرے مسائل کو سمجھکر بگاڑتے اور اعتراض کرتے ہین سو وہ بہی نہ رہین گے۔

تمثیلون مین۔ تاکہ وہ حق الامر جو اونکے واسطے نفع نہین بخشتا بلکہ ورونکو اوس سے بہکاتے اور ضرر پہونچاتے پوشیدہ رہے +

وے دیکھتے ہوئے نہین دیکھتے۔ یعنی اوس تمثیل کے سبب سے اصل معنی معلوم نہین ہوتے۔ صرف اوس بیان کو دیکھتے ہین اور سنتے ہین لیکن سمجھتے نہین کہ اسکا مطلب اصلی کیا ہے۔

(۱۴) **یسعیاہ کی نبوت پوری ہوئی** (یس ۶- ۹و۱۰) یہ بیان کچہ اسکے واسطے مخصوص نہین۔ جو لوگ اس قسم کے ہون خواہ وہ یہودی ہون یا اور کوئی یسعیاہ کے زمانے کے ہون یا یسوع کے سب کے واسطے آیا ہے۔ اپنے کانون سے یہ تمثیل سنتے لیکن اوسکی حقیقت کو نہ سمجھتے۔ یعنی اوس تمثیلی بیان کو دیکھتے ہین لیکن اوسکے اصل مطلب تک نہین پہونچتے ہین +

(۱۵) **کیونکہ اس قوم کا دل موٹا ہوا۔** یعنی وجہ بتلاتا ہے کہ اس قوم کے لوگ حق کے جاننے سے کیون باز رکھے جاتے ہین سبب اوسکا یہ ہے کہ اونکے دل موٹے ہین اور اس لائق نہین کہ حق کو قبول کرین مثلاً اگر رائی کے دانون کی تمثیل سے فریسیون کو اس طور پر سمجھایا جاتا کہ اس سے مطلب یہ ہے کہ یہ دین تمام زمانے پر پھیل جاویگا تو اونکی حرارت اور بہی بڑھجاتی اور یہ کہنے لگتے کہ یہ شخص سلطنت مین فتور ڈالنا چاہتا ہے۔ پس چونکہ غرض انکی یہ تہی کہ کمر مخالفت چست باندہین اور دل کے ایسے تیرہ ہوگئے کہ خدا کی بادشاہت کے اصل مطلب و طریق کا جاننا محال تھا اس جہت سے یہ ضرور ہوا کہ اس قسم کی تعلیمات سے اصل مطلب کو چھپاوین +

اپنے کانون سے اونچا سنتے ہین۔ یعنی جو باتین اونکے واسطے موجب بھلائی کی ہین اون کو اچھی طرح نہین سنتے ہین +

اونھون نے اپنی آنکھین موندلین۔ اونھون نے اپنے آپ ایسا کیا اور دیدہ و دانستہ اپنے آپکو اندھا بنایا اونھون نے اپنے دل کی آنکھون کو بالکل بند کرلیا انجیل کی خوبی دیکھتے نہین تھے اور اسی سبب سے

رسولون کو خوب کہلتی جاتی تہین - اگلے زمانے کے لوگون نے مسیح کو علامتون اور نشانیون اور اشارات سے پہچانا تہا اپنی آنکھون سے نہین دیکہا جب وہ آیا یہودیون نے اپنے مسیح کو تسلیم نہ کیا مگر اوسکے شاگردون سادہ ایمان والون نے اوسکی کل باتون کو اپنے مبارک ایمان سے تسلیم کیا ؞

(۱۸) اب تم کسان کی تمثیل سنو (۱۹) جب کوئی اوس بادشاہت کی بات سنتا اور نہین سمجہتا تو وہ شریر آتا اور جو کچہہ اوسکے دل مین بویا گیا لیجاتا ہے - یہ وہ ہے جو راہ کے کنارے بویا گیا (۲۰) جو پتہریلی زمین مین بویا گیا وہ ہے جو کلام سنتا اور جلد خوشی سے مان لیتا ہے[۱۵] عبرا ۱۳ + الطا ۱۰۱۰ ۱۱ + مرق ۴ - ۱۴ + لوق ۸ - ۱۱ + متی ۱۰ - ۲۳ + یس ۵۱ - ۲ + حزق ۳۳ - ۳۱ و ۳۲ + یوح ۵ - ۳۵

(۱۸) **کسان کی تمثیل سنو** اون شاگردون کے اور ہمارے واسطے ضرور تہا - کہ مسیح پہلی اور بعض اوس تمثیل کا بیان خوب کہول دیوے کسان کی تمثیلی بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کے سننے والے چار قسم کے ہوتے ہین - **اول** وہ جو محض نالائق ہین یعنے سنتے ہین لیکن عمل نہین کرتے **دوسرے** - وہ جو سنتے ہین اور کسی قدر تاثیر بہی اونکے دل مین ہوتی ہے مگر وہ تاثیر رہنے نہین پاتی دل سخت ہوجاتا ہے **تیسرے** - وہ جن کے دل حق کو تسلیم کرتے ہین مگر خواہشات نفسانی سے مغلوب ہونے کے سبب اوسپر قائم نہین رہتے ہین **چوتھے** وہ جو مستقل مزاج اور حق پر قائم رہنے والے ہین افسوس کہ ان چار دن قسم مین سے صرف اخیر قسم کے لوگ نجات پائینگے ؞

(۱۹) **سنتا اور نہین سمجہتا** - یہ حال اکثر یہودیون کا تہا کہ تمثیل کو سنتے تہے مگر محض قصہ کہانی اوسکو سمجہتے تہے - اوسکے نفس مطلب اور مدعا کو نہین دیکہتے تہے - تعجب یہ ہے کہ اکثر آدمی جو بازارون مین آکر انجیل کی منادی سنا کرتے ہین - کیسا تہوڑا انجیل کے مطلب اصلی کو سمجہتے ہین - جب اونمین سے کوئی آدمی بعد کو اپنے دل مین نادم ہوتا ہے اور کچہہ سمجہتا ہے تو اودسے اونسی باتین جنکو وہ سن چکا تہا سیکڑون دفعہ پہر سمجہانی پڑتی ہین - گنہگار کے کان مین حق بات ایسی گذرتی ہے جیسے دانا کسی آمدورفت کی جگہہ کسی سخت زمین پر گرے اور پہر اوسکو شیطان اوٹہالیجاوے کچہہ نشان نہ چہوڑے ؞

(۲۰) پتھریلی زمین یعنی تہ کی زمین جسکے اوپر تھوڑی سی مٹی ہوتی ہے۔ اسی طرح بہتیرے آدمی ایسے ہین جو اوپری دل سے نرم ہین لیکن در اصل قلب اونکا بہت سخت ہوتا ہے ایسے شخصون کے دلون مین حق کے قبول کرنے کے واسطے بہت جلدی جوش پیدا ہو جاتے ہین۔ لیکن بسبب شقاوت قلبی کے وہ جوش قائم نہین رہتے ہین اور حق بات جڑ نہین پاتی۔ جب یوحنا نے اول مسیح کی منادی کی تھی تو یہودی خوش ہوتے تھے اور خوب ذوق شوق مین تھے مگر وہ شوق ایسا تھا جیسے پانی کا بولا اوٹھ اور بہہ جاتا رہا کچھ دل پر اوسکا اثر نہین رہتا تھا جب مسیح کی حقیقت کھلی تو اونکے دل کا حال ایسا تھا جیسے پتھر کی زمین جسکے اوپر ذرا سی مٹی ہوتی ہے مگر نیچے سخت یعنی اوپری دل سے نرم مگر بہتیری دل سے سخت ایسے شخص ظاہر مین معلوم ہوتا ہی کہ اب حق سے منکر ہو گئے اول راستی پر تھے لیکن در اصل یہ بات نہین ہے وہ اوس مرتبہ تک پہونچے ہی نہین تھے جو اونکو منکر کہا جاوے یعنی اول ہی سے اچھی طرح حق کو نہین جانتے تھے ❊

(۲۱) لیکن اس سبب کہ جڑ نہین پکڑی چند روزہ ہے کہ جب کلام کے سبب مصیبت مین پڑتا یا ستایا جاتا ہے تو جلد ٹھوکر کھاتا ہے (۲۲) جو کانٹون مین بویا گیا وہ ہے جو کلام کو سنتا پر اس دنیا کی فکر اور دولت کا فریب کلام کو دبا دیتے اور وہ بے پھل ہوتا ہی (۲۳) پر جو اچھی زمین مین بویا گیا وہ ہے جو کلام کو سنتا اور سمجھتا اور پھل لاتا اور بڑھتا بھی ہوتا بعضے مین سو گنا بعضے مین ساٹھہ گنا بعضے مین تیس گنا متی ۱۱۔ ۶ + ۲ تم ۱۔ ۵ + یر ۴۔ ۳ + متی ۱۹۔ ۲۳ + مرق ۱۰۔ ۲۳ + لوق ۱۰۔ ۲۴ + ۱ تم ۶۔ ۹ + ۲ تم ۴۔ ۱۰

(۲۱) جڑ نہین پکڑی چند روزہ ہے۔ یعنی اوسکے مذہب کا کچھ ٹھیک نہین ہے بے بنیاد ہے۔ اوپری دل کا ولولہ اور جوش ہے۔ جسوقت وہ موقع اور سبب جسنے اس جوش کو پیدا کیا تھا جاتا رہیگا یہ جوش بھی ناپید ہو جائیگا ❊ اسی طرح جو شخص مسیحی مذہب کسی خارجی ترغیب کے سبب جس سے اوسکے دل مین حقیقت مذہب کی مرتسم نہین ہو زبانی سے مانتا ہے۔ تو وہی سب سے پہلے جب وہ سبب جو خاص محرک تبدیل مذہب تھا جاتا رہتا ہے جھٹک جاتا ہی۔

مصیبت مین پڑتا یا ستایا جاتا ہے - یعنی اوپری دل سے قبول کرنے والا جب ذرہ سی تکلیف پاوے اور ذراسی ذلت اوٹھاوے بھٹک جاتا ہے - اسی طرح بہتیرے لوگ ایسے ہوتے ہین جو مذہب مین ایسے سرگرم نہین معلوم ہوتے ہین بلکہ بعض باتونمین اپنے ہم مذہبون سے مختلف ہوتے ہین لیکن چونکہ حقیقت مذہب کی اونکے دلونمین خوب جڑ پکڑ گئی ہے اس سبب سے وہ کسیطرح بھٹکنے نہین پاتے

(۲۲) کانٹون مین - یہ حالت قابل افسوس ہے کیونکہ بیج اچھا ہے اور زمین بھی جہان وہ بویا گیا موافق ہے - اور بالیدگی مین کچھ قصور نہین آیا - غرض کسی طرح کا نقص اوس بیج کی ذات مین نہین ہے مگر باہر سے کوئی ایسا صدمہ پہونچا جس سے ہو جاتا ہے بیج سے غرض بیان کلام اللہ سے ہے جسکو وہ خوب اچھی طرح سنتا اور سمجھتا ہے اور عمل کرتا ہے مگر کوئی سبب باہری ایسا آکر واقع ہوا جس سے وہ مرتد ہو گیا اور نجات سے محروم رہا - اور وہ کون چیز باہر ہے جو اوسکی نجات مین مخل ہو گئی ہے - وہ ہر دو اس دنیا کی فکر اور دولت کا فریب ہے جسکے سبب آدمی راہ راست سے بھٹک جاتا ہے - نہایت درجہ کا افلاس اور نہایت درجہ کی امارت دونون کا زیادہ ہونا کبھی موجب ہماری ہلاکت کا ہوتا ہے بعضے تکلیف اٹھاتے اٹھاتے ایسے تنگ آجاتے ہین اور سارا وقت اپنے پیٹ کی فکر اور مصیبت مین ایسا صرف کرتے ہین کہ خدا کی یاد کرنے کو اونکے دلمین گنجائش نہین رہتی ہے - بعض دولت پاکر ایسے مغرور ہو جاتے ہین کہ اپنی شان و شوکت کے مقابلہ مین پرہیزگاری اور اتقا کی کچھ حقیقت نہین جانتے ہین

بے پھل ہوتا ہے - اول پھل آیا تھا مگر افسوس اب اوسکی سب کلیان اور پتے اور پھل مرجھا کر نابید ہو گئے - اسکو پورا انکار اور مرتد ہو جانا کہتے ہین اور یہ پورا انقطاع نجات کا کہلاتا ہے - گو ایک زمانے مین اُمید نجات تھی پس جو کوئی آپ کو قائم سمجھتا ہے سو خبردار رہے ایسا نہو کہ گر پڑے اور اس بے بنیاد خیال کو جو ایک مرتبہ فضل پایا ہے ہمیشہ فضل کے سایہ مین رہنا ہے دل مین ہرگز جگہ نہ دینا چاہیئے +

(۲۳) پر جو اچھی زمین مین بویا گیا وہ ہے - جو کلام کو سُنتا اور سمجھتا اور پھل لاتا ہے - اس آیت مین ایماندار اور دین پر مستقل رہنے والے اور پھل لانے والے کا مذکور ہے -

اچھی زمین - لیکن ہم پوچھتے ہین کہ آیا آدمی کا دل قبل نیا بننے کے پاک اور اچھا ہوتا ہے - یعنی در اچھی زمین ہے بعض کہتے ہین کہ قبل نیا دل حاصل ہونے کے دل پاک کسی طرح نہین ہوتا ہے اور اسی بنا پر اونکا یہ دعوی ہے کہ پہلے آدمی کو نیا دل یعنی "اچھی زمین" حاصل ہو لیتا ہے بعدہ اوسکو وہ بیج - یعنی ایمان جس سے وہ نجات پاوے اور راستباز ٹھہرے ملتا ہے - لیکن حق یہ ہے کہ نیا دل جسکو نئی پیدایش بھی کہتے ہین کسی آدمی کو نہین مل سکتا ہے جبتک کہ اول اوسکی معافی نہ ہو جاوے اسواسطے کہ نئی پیدایش حاصل کرنا اور خدا کا فرزند ہونا ایک ہی بات ہے - اور خدا کا فرزند کوئی آدمی جب تک اوسکی کل خطائین معاف نہو جاوین نہین ہو سکتا ہے - پس مطلب یہ ہے کہ نیا دل

حاصل ہوتا معافی پر موقوف ہے لیکن دل کے بارہ مین یہ کہنا کہ انسان کا دل بالطبع اچہا نہین ہوتا ہے درست اور صحیح ہے۔ فقرہ " اچہی زمین مین اچہے دل کے جو آیا ہے وہ صرف ایسی معنی کرہے جسکی طبیعت کلام کو اگر سنایا جاوے قبول کرنے کے واسطے طیار ہووے اور اس اعتبار سے چونکہ بہ نسبت بعض کے وہ بہتر ہے کہہ سکتے ہین کہ وہ اچہا ہے۔ کلام سے پہلے روح اوسکے دل پر اثر کرتی ہے پہر اوسکا دل اس لائق ہوجاتا ہے کہ کلام کو قبول کرے اور اسی سبب سے " اچہی زمین " یعنی اچہے دل کو یون کہنا چاہیئے کہ گویا اوسمین روح القدس اور طبع موافق کی آمیزش ہے۔ پس جب طبع موافق کے ساتھ روح القدس کی مدد کی مدد ہو تو اوسوقت دل اس قابل ہوتا ہے کہ کلام کو قبول کرلیتا ہے۔ اور جب آدمی کا ایمان کامل ہوا۔ اور معافی اور راستبازی اور نئی پیدایش اور پاکیزگی اور برومندی حاصل ہوئی اور ان سب باتون میں مستقل ہوا تو حیات ابدی پاتا ہے۔ مبارک وے لوگ جنکی آنکہین کلام کی روشنی سے منور ہین۔ جنکے کان ان باتون کو سنتے ہین اور دل قبول کرتے ہین

دوسری تمثیل۔ گیہون اور کڑوے دانے کی ۲۴ سے آیت۔

(۲۴) پھر اوسنے ایک اور تمثیل لاکے اونہین کہا کہ آسمان کی بادشاہت اوس آدمی کی مانند ہے جسنے اچہا بیج اپنے کہیت مین بویا (۲۵) پر جب لوگ سو گئے اوسکا دشمن آیا اور اوسکے گیہون کے درمیان کڑوا دانا بو کے چلا گیا۔ (۲۶) جسوقت انکرہ نکلا اور بالین لگین تب کڑوا دانا بہی ظاہر ہوا (۲۷) تب اوس گہر والے کے نوکرون نے آکے اوس سے کہا اے صاحب کیا تو نے کہیت مین اچہے بیج نہ بوئے تہے۔ پہر کڑوے دانا کہان سے آئے (۲۸) اوسنے اونہین کہا کسو دشمن نے یہ کیا۔ تب نوکرون نے کہا اگر مرضی ہو تو ہم جاکے اونہین جمع کرین۔

(۲۴) **ایک اور تمثیل** - اس تمثیل سے عیسائیون کے زمانے کی بلکہ شاید ہر زمانے کی آزمائش کا طریق معلوم ہوجاتا ہے پہلی تمثیل مین طریق ابتدائی یعنے بیج بونے کا ذکر ہے اسمین یہ مذکور ہے کہ دنیا کی برائیون کا سامنا کرنا اور نیکی اور بدی کا ساتھ رہنا قیامت تک ہے گو یہ تمثیل کچہ مسیحی کلیسا کے واسطے مخصوص نہین ہے تمام دنیا کے لوگون پر اور نیز مسیحی کلیسا پر یعنی دونون کے واسطے ہے اسواسطے کہ کہیت سے مراد کل دنیا ہے اور جبتک طریق آزمائش جاری ہے برائی کو بہی اختیار دیا گیا ہے کہ اپنے کو ظاہر کرے اگرچہ ہے خدا کی طرف سے کوئی ایسا بندوبست نہین ہے جس سے اب بُرے آدمی سب ہلاک ہوجاوین نہ خدا نے اپنے بندونکو حکم دیا کہ بُرے آدمیون کو ایسی تکلیف اور اذیتین دو جو ہلاکت تک اونکو پہونچا دے بیشک بُرے آدمیون کو ضرور اختیار اس امر کا دیا گیا ہے کہ جو کچہ اون سے کیاجاوے کرین - یہ نہین ہوگا کہ اونکی طبیعتین جبراً برائی سے بدلدی جاوین یا بلا فراحمت اونکو دنیا دل حاصل ہوجاوین اگر ایسا کیا جاوے تو اصول آزمائش کے خلاف ہوگا اور طریق آزمائش کا توڑنا کہلائیگا - لیکن دنیا کے خاتمے پر البتہ فرشتے مسیح کے حکم سے بہلائی اور برائی کے درمیان قرار واقعی علحدگی کرینگے - پس اس تمثیل کو ایسا سمجہنا چاہیئے کہ دنیا کی تواریخ دینی کا سیدہا سادہا خلاصہ ہے *

آسمان کی بادشاہت - انسان کی آزمائش کا طریقہ یا خدا کی حکومت

اوس آدمی کی مانند ہے مراد خاص آدمی کی نہین بلکہ کل تمثیل جو آدمی کے نام سے شروع ہوتی ہے مقصود ہے - مالک حقیقی جو عالم سارے جہان کا ہے اوسکی جگہہ آدمی کا لفظ لاتے ہین -

اچہا بیج بویا یہ ذکر ابتدائے پیدائش دنیا کا ہے یعنی جب خدا نے تخم آدم دنیا کے کہیت مین ڈالا *

(۲۵) **پر جب لوگ سوگئے** - یعنی جب یہ بندوبست خدا کا اور کارخانہ انسانی امن و امان سے جاری تہا -

اوسکا دشمن آیا یعنی شیطان آیا *

کڑوا دانا بوکے چلا گیا - یعنے شیطان نے خراب آدمیون کا تخم ڈالا - اور خراب آدمیون کو شیطان کی ذریات اور فرزند کہتے بہی ہین - اس سبب سے نہین کہتے ہین کہ وہ کچہ اونکا خالق ہے یا اوسی سے پیدا ہوئے ہون بلکہ صرف اس خیال سے کہ اونہون نے گناہ کی تربیت اوسی سے پائی ہے پس نسبت کے اعتبار سے خدا اونکا باپ اور وے اوسکے فرزند ہوئے اور گناہ کے لحاظ سے وے شیطان کی ذریات اور اوسکے فرزند کہلاتے ہین *

ڈاکٹر ٹامسن صاحب لکہتے ہین کہ کڑوا دانہ ملک شام اور مصر وغیرہ کے اطراف مین بکثرت ہوتا ہی۔ دانہ اسکا چہوٹا سا ہوتا ہی اور ڈالی جسکے اوپر کو یہ دانے برابر لگے ہوتے ہین سیدہی رہتی ہے۔ ذائقہ بہت تلخ ہوتا ہی یہان تک کہ اگر ذرا دانہ ا یا جاوے یا آٹے مین ملجاوے اور اوس آٹے کی روٹی کہائی جاوے تو جی متلانے لگتا ہی اور سر گہومتا ہی بلکہ اکثر بڑے زور سے قی بہی ہو جاتی ہے۔ مرغی مرغا اگر کہالین تو اونکو بہی چکر آنے لگتا ہی۔ غرض چونکہ یہ ایک قسم کا زہر بہوشی لانے والا ہوتا ہی اس جہت سے بڑی احتیاط کے ساتہہ گیہون سے ضرور ہی یہ ٹک ڈالا جاتا ہی اور قبل گیہون پیسنے کے ایک ایک دانہ بین لیا جاتا ہی ورنہ وہ آٹا نقصان کرے +

(۲۷) **گہر والے کے نوکرون**۔ یہان پر نوکرون سے بعضے مراد خادم الدین اور محافظ کلیسیا سمجہتے ہین لیکن یہ سمجہنا درست نہین ہے اسواسطے کہ "کہیت" سے مراد کلیسیا نہین ہے بلکہ کل دنیا یا خدا کی حکومت مقصود ہے اور "نوکرون" کا لفظ کسی خاص قسم کے افراد کے واسطے نہین آیا ہے بلکہ ان کا ذکر اس تمثیل مین اسلیئے آیا کہ یہ غلط خیال لوگون کا کہ برے آدمیون کو دنیا سے ہلاک کرنا چاہیئے رد ہو جاوے اور یہ امر کہ "نوکرون" سے کوئی خاص قسم کے لوگ مقصود نہین اس سے ثابت ہوتا ہی کہ مسیح نے آگے چلکر اس تمثیل کی تشریح جو کی ہے اوسمین نوکرون کا ذکر مطلق نہین ہے +

(۲۸) **اگر مرضی ہو تو ہم جاکے اونہین جمع کرین**۔ اب ہم یہان پر یہ سوال کرتے ہین کہ کیا برے اس پر دہ زمین سے ہلاک اور ناپید نہ ہونا چاہیئے۔ اور کیون اونکو دنیا مین رہنے کی اجازت ملی ہے۔ کیا اس امر کو دیکہکر کہ خدا برون کو بہی اس دنیا مین قائم رکہتا اور سرسبز اور مرتب کرتا ہی ہمارے مزاج مین دہریت نہین آتی ہی نہین یہ بات نہین ہی خدا نے اونکو اختیار دیا ہی کہ دنیا مین بافعل رہین۔ وہ اونکو اس دنیا سے ناپید نہین کریگا اسواسطے نیکون کو یہ توقع نہ کرنا چاہیئے کہ وے برون کو اسقدر تکلیف پہونچاوین کہ وہ ہلاک ہو جاوین +

(۲۹) اوسنے کہا نہین ایسا نہو کہ جب تم کڑوے دانون کو جمع کرو تو اونکے ساتہہ گیہون بہی اوکہاڑ لو (۳۰) کاٹنے کے دن تک دونون کو اکہٹے بڑہنے دو کہ مین کاٹنے کے وقت کاٹنے والون کو کہونگا کہ پہلے کڑوے دانے جمع کرو اور جلانے کے واسطے اونکے گٹہے باندہو پر گیہون میرے

۳۔ یہ تمثیل کچھ اس امر کے مخالف نہین ہی کہ اکثر آدمی مدت قبل زمانہ قیامت کے نیک ہو جائینگے یہانتک کہ نیکی بخوبی دنیا مین غالب رہے۔
اس سے صرف بدون کے نابید ہونیکا انکار پایا جاتا ہی کچھ بدون کے نیک ہونیکا انکار نہین نکلتا ہی۔ وہ زمانہ ہزار برس کا جسکو ایک فرقہ کے لوگ کہتے ہین کہ نیکون ہی کے واسطے ہو اوسمین بھی بد ہونگے۔ جیسا آجکل بد لوگ ہوتے ہین ویسے ہی اون وقتون مین بھی ہونگے۔ ہان البتہ یہ ہوگا کہ نیکون اور پاکبازون کی بڑی کثرت ہوگی۔
۴۔ اس تمثیل سے ہمکو خدا کی سلطنت کا حال قیاس کر لینا چاہئے اور بدون کی ترقی اور ہلاک نہ ہو جانے پر متعجب نہ ہونا چاہئے۔ یہ دار الامتحان ہے حشر کے روز نیکی اور بدی کا فرق معلوم ہو جاویگا۔ اسمین شک نہین کہ خدا سب کا عادل ہے۔

تیسری تمثیل خردل کی ۳۱۔۳۲۔ آیت

(۳۱) **ایک اور تمثیل**۔ یہ تمثیل خردل کے دانہ کی پہلی تمثیل گیہون اور کڑوے دانہ کا ضمیمہ ہے جو کچھ اوسمین رہگیا تھا وہ اسمین بیان ہوا ہی یعنی یہ کہ باوجود عدم ہلاکت بدون کے خدا کی بادشاہت ترقی پذیر اور دنیا پر غالب رہیگی۔ اگرچہ نیکون کا غلبہ ایک ہزار برس تک اسطرح نہ ہوگا کہ بد ہلاک ہو جاوین تاکہ نیک ایکہزار برس تک سلطنت کرین بلکہ وہ غلبہ یعنی نیکی کی ترقی بغیر نیست ہونے بدون کے ہوگی۔ آسمان کی بادشاہت سے اس تمثیل مین اور کڑوے دانہ کی تمثیل مین بھی مراد خدا کا بندوبست ہے اور کمیت کا اطلاق دنیا پر ہے۔ کلیسیا یہان پر خردل کے دانہ سے تشبیہ دی گئی ہے جسکا بونے والا وہی ہے جو گیہون کا تخم ڈالنے والا ہے ہر گاہ یہ امر کہ بد لوگ قیامت تک ہلاک نہونگے شاگردون کو موجب شکستگی خاطر ہوا ہوگا مگر اوسکے ساتھ ہی یہ امر کیسا فرحت بخش ہوا ہوگا کہ اسکی گو ابتدا مین بہت تھوڑی ہوگی اخیر زمانہ مین اسکا غلبہ سب دنیا پر ہوگا۔

خردل کے دانہ کی مانند ہے حالانکہ یہ دانہ بہت ذرا سا ہوتا ہی مگر اسکے پیڑ کی لکڑی درخت کیطرح سخت اور مضبوط ہوتی ہے جسپر آدمی چڑھ سکتا ہی پس ملک شام مین یہ تو درخت ہوتا ہے اور شاخین بھی اسمین بہت ہوتی ہین۔ پرندے اوسپر آرام کرتے ہین اور رہنے کیواسطے آشیانہ بناتے ہین۔

(۳۲) **سب بیجون مین چھوٹا**۔ یہ الفاظ مبالغتًا آئے ہین کچھ گنجایش اعتراض کی یہان نہین ہے۔ مطلب اس سے صرف یہی ہے کہ دانہ اسکا بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ اصل مطلب اس تمثیل کا اس امر کو ظاہر کرنا ہے کہ ابتدا مین انجیل چھوٹے بیج کی مانند تھی یعنی تھوڑے لوگ اوسکو مانتے تھے اور فہم

کہتے مین جمع کرو[۹] (۳۱) وہ اونکے واسطے ایک اور تمثیل لایا کہ آسمان کی بادشاہت خردل کے دانہ کی مانند ہے جسے ایک شخص نے لیکے اپنے کہیت مین بویا (۳۲) وہ سب بیجون مین چہوٹا ہے پر جب اوگا توسب ترکاریون سے بڑا ہوتا اور ایسا پیڑ ہوتا کہ چڑیائین آکے اوسکی ڈالیون پر بسیرا کرتین۔ متی ۳-۱۲۔ پیدایش ۲۔۲ و ۳ + حزقیل ۲۷-۱ + مرقس ۴-۳۰ + وغیرہ لوقا ۱۳-۱۸ و ۱۹

(۲۹) اوسکے ساتھہ گیہون بہی اوکھاڑلو- اسواسطے کہ ایسا کرنے سے دونون کو صدمہ پہونچیگا اور کہیت اوجڑ جاویگا- سوا اسکے اگر گنہگار سب ہلاک کیئے جاوین توطریق آزمایش کیونکر جاری رہ سکتا- ڈاکٹر ٹامسن صاحب لکھتے ہین کہ اس درخت کی جڑین گیہون کی جڑون مین ایسی ملی ہوتی ہین کہ یہ غیر ممکن ہے کہ اوسکی جڑین اوکھیڑی جاوین اور گیہون کی جڑون پر صدمہ نہ آوے دونون کی جڑین ایک ساتھہ اوکھڑآوینگی ایسی سبب سے فصل کے تیار ہونے تک اوسکو بہی بڑہنے دیتے ہین توڑتے نہین-

(۳۰) کاٹنے کے دن تک دونون کو اکٹھے بڑہنے دو- یعنی طریق آزمایش قیامت تک جاری رہیگا- قیامت کے روز نیک و بد مین بخوبی علحدگی ہوجایگی- برے دوزخ کو اور راستباز بہشت کو بہیجے جائین گے +

پہلے کڑوے دانے جمع کرو + + + پر گیہون میرے کہتے مین جمع کرو- اہی ایک ہی وقت مین گیہون اور کڑوے دانے جمع کرکے اپنی اپنی جگہہ کو بہیج دیے جاینگے- یہان پر چند باتین ذکر کے لائق ہین +

۱- یہ کہ جن لوگون کا عقیدہ ہے کہ دو قیامتین ایک بدون کی اور ایک نیکون کی ہونگی اور اوسمین ہزار برس کا تفاوت ہوگا سراسر اس آیت کے خلاف ہے +

۲- یہ امر صریح البطلان ہے کہ اول خدا بدون کو نابود کریگا اور پہر جب ایک ہزار برس تک دنیا پر سلطنت کریگا [illegible]

[illegible]

۳۔ یہ تمثیل کچھ اس امر کے مخالف نہین ہے کہ اکثر آدمی مدت قبل زمانہ قیامت کے نیک ہو جائینگے یہانتک کہ نیکی بخوبی دنیا مین غالب رہے۔

اس سے صرف بدون کے نابود ہونیکا انکار پایا جاتا ہے کچھ بدون کے نیک ہونیکا انکار نہین نکلتا ہے۔ وہ زمانہ ہزار برس کا جسکو ایک فرقہ کے لوگ کہتے ہین کہ نیکون ہی کے واسطے ہوگا اوسمین بھی بد ہونگے جیسا اجکل بد لوگ ہوتے ہین ویسے ہی اون وقتون مین بھی ہونگے۔ ہان البتہ یہ ہوگا کہ نیکون اور پاکبازون کی بڑی کثرت ہوگی۔

۴۔ اس تمثیل سے ہمکو خدا کی سلطنت کا حال [illegible] کر لینا چاہئیے اور بدون کی ترقی اور ہلاک نہ ہو جانے سے متعجب نہ ہونا چاہئیے۔ یہ دار الامتحان ہے حشر کے روز نیکی اور بدی کا فرق معلوم ہو جاویگا۔ اسمین شک نہین کہ خدا سب کا عادل ہے

تیسری تمثیل خردل کی ۳۱-۳۲ آیت

(۳۱) **ایک اور تمثیل**۔ یہ تمثیل خردل کے دانہ کی پہلی تمثیل گیہون اور کڑوے دانہ کا ضمیمہ ہے جو کچھ اوسمین رہگیا تہا وہ اسمین بیان ہوا ہے یعنی یہ کہ باوجود عدم ہلاکت بدون کے خدا کی بادشاہت ترقی پذیر ہو اور دنیا پر غالب رہیگی۔ اگرچہ نیکون کا غلبہ ایک ہزار برس تک اسطرح نہ ہوگا کہ بد ہلاک ہوجاوین اور نیک ایکہزار برس تک سلطنت کرین بلکہ وہ غلبہ یعنی نیکی کی ترقی بغیر نیست ہونے بدون کے ہوگی۔ آسمان کی بادشاہت سے اس تمثیل مین اور کڑوے دانہ کی تمثیل مین بھی مراد خدا کا بندوبست ہے اور بادشاہت کا اطلاق دنیا پر ہے۔ کلیسیا یہان پر خردل کے دانہ سے تشبیہ دی گئی ہے جسکا بونے والا وہی ہے جو بدون کا تخم ڈالنے والا ہے [illegible] ہوگا یہ امر [illegible] قیامت تک ہلاک ہونگے شاگردون کو موجب شکستگی خاطر ہوا ہوگا [illegible] سمجھے [illegible] کہ کلیسیا فتحیاب ہوا ہوگا کہ اسکی ابتدا مین بہت تہوڑی ہوگی اخیر زمانہ مین اسکا غلبہ سب دنیا پر ہوگا۔

خردل کے دانہ کی مانند ہے حالانکہ یہ دانہ بہت ذرا سا ہوتا ہے مگر اس سے پیڑ کی لکڑی درخت کیطرح سخت اور مضبوط ہوتی ہے جسپر آدمی چڑھ سکتا ہے [illegible] ملک [illegible] مین [illegible] درخت ہوتا ہے اور شاخین بھی اسمین بہت ہوتی ہین۔ پرندہ اوسپر آرام کرتے ہین اور [illegible] آشیانہ بناتے ہین۔

(۳۲) **سب بیجون مین چھوٹا**۔ یہ الفاظ مبالغتاً آئے ہین انپہ گنجایش اعتراض کی یہان نہین ہے۔ مطلب اس سے صرف یہی ہے کہ دانہ اسکا بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ اصل مطلب اس تمثیل کا اسبات کو ظاہر کرنا ہے کہ ابتدا مین انجیل چھوٹے بیج کی مانند تہی یعنی تہوڑے لوگ اوسکو مانتے تھے اور آ

مین بہت بڑی ہوگی۔ درختون کے بیجون مین خردل کا بیج بہت چھوٹا ہے +

سب ترکاریون سے بڑا - یعنی اگرچہ درختون کے برابر بڑا ہوتا ہے لیکن علم نباتات کی تقسیم کی رو سے ترکاریون مین داخل ہے +

چڑیائین آکے - یہ کلمات صرف اوس خوشنا درخت کی ہیئت مجموعی باندہنے کے واسطے لکھے ہین - اور کلیسیا کی کیفیت ظاہر کرنے کے واسطے ایک عمدہ تمثیل ہے یعنی یہ کہ لوگ اوسمین آکر پناہ پکڑتے ہین اور اوسکے سایہ تلے آرام پاتے ہین خرقیل ۱۷ باب ۲۳ وو اور ساری چڑیئین اور سب پرندے اوسکے تلے بسینگے" عہد عتیق کے اکثر مقامات سے اس جہان کی سلطنتون کے شروع اور بڑہنے کو ایک عالیشان درخت کی بالیدگی سے مشابہت دی ہے - اور غور کا مقام ہے کہ یہ تمثیل ترقی سلطنت مسیح کی مطابقت کہاتی ہے ان مقامون سے یعنی دانیل ۴ - ۱۰ - ۱۲ + خرقیل ۳۱ - ۳ - ۹ + دانیل ۲ باب ۴۴ و ۳۵ آیت مین خدا کی بادشاہت کی ایک صورت جو باندہی ہے کہ وہ شروع مین ایک چہوٹے پتھر کی مانند ہوگی - لیکن ایک بڑے پہاڑ کی مانند ہوجاویگی جس سے تمام دنیا بھر جاوے گی - وہ اس خردل کے دانے کی تمثیل سے ٹھیک ٹھیک مطابقت کہاتی ہے بلکہ اوس رویا مین جو تمثیل ترقی سلطنت کے بارے مین بیان کی ہے کہ وہ تمام دنیا مین پہیل جاویگی ہمارے خداوند کی اس تمثیل سے کہ خردل کی شاخین پہیل جاوینگی زیادہ صفائی کے ساتھہ بیان ہوتی ہے +

چوتھی تمثیل - خمیر کی - ۳۳ - آیت +

(۳۳) اوسنے اون سے ایک اور تمثیل کہی کہ آسمان کی بادشاہت خمیر کی مانند ہے - جسے ایک عورت نے لیکے آٹے کے تین[۱۱] پیمانون مین ملایا یہانتک کہ وہ سب خمیر ہوگیا[۲۱] (۳۴) یہ سب باتین یسوع نے اون جماعتون کو تمثیلون مین کہین اور بے تمثیل اون سے نہ بولتا تھا[۲۲] (۳۵) تاکہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہوا کہ مین تمثیلین لاکر کلام کرونگا - مین اون باتون کو جو دنیا کے شروع سے پوشیدہ ہین - ظاہر کرونگا -

یونانی مین ستن جو ساڑہے گیارہ سیر کی گنجایش رکھتا تھا - لوق ۱۳ - ۲۰ وغیرہ - مرق ۴ - ۳۳ و ۳۴ + زبور ۷۸ - ۲ + روم ۱۶ - ۲۵ و ۲۶ + اقر ۲ - ۷ + افس ۳ - ۹ + قل ۱ - ۲۶ +

(۳۳) **آسمان کی بادشاہت** - یعنی انجیل کا زمانہ - اِس تمثیل مین عورت کی تشبیہ خمیر ملانے مین خدا کے ساتھ ہے اور آٹا اِنسان کا دل ہوا اور انجیل خمیر - جیساکہ خمیر کی تاثیر ہے کہ سب آٹے کو جسمین وہ ملا یا جاوے خمیر کردیتا ہو اسیطرح خدا کا فضل اور انجیل اپنی تاثیر سے انسان کے ساری دل کو معمور کردیتی ہے اور اوسکے چلن و رویہ کو بالکل بدلڈالتی ہے - پس جیساکہ درخت خردل کی تمثیل سے ظاہری اثر انجیل کا بیان ہے علی ہذا اِس تمثیل سے بیان کرنا مقصود ہے کہ باطن مین انجیل کی یہ تاثیر ہوتی ہے اور یہ تاثیر صرف کسی خاص واحد شخص پر مخصوص نہوگی بلکہ عموماً اسکی تاثیر ہوگی +

آٹے کے تین پیمانون مین - یہ پیمانہ قریب چھہ سیر وزن مین تھا اور تین پیمانے ایک وقت کے پکانے کی مقدار معمولی اکثر ہوتی تھی (پیدا - ۱۸ - ۶ + قاض - ۶ - ۱۹ + اسم ۱ - ۲۴)

سب خمیر ہوگیا - یعنی خدا کے فضل کی اگر انسان کے دل مین اچھی طرح سمائی ہووے تو اوسکے تمام چلن و رویے کو اپنی برکت سے معمور کردیتا ہے +

(۳۴) **یہ سب باتین** - یعنی یہ کل تعلیمات مسیح کی +

بے تمثیل اون سے نہ بولا - کوئی بات اوسکے بیان مین نہین تھی جو مسیح نے اِس نئے ڈہنگ کی تعلیم سے نہ بتائی ہو +

(۳۵) **تاکہ جو نبی نے کہا تھا پورا ہو** - (۷۸ وین زبور) یہ زبور آصف کی لکھی ہوئی ہے لیکن جو باتین اوسمین مذکور ہوئین وہ ہمارے خداوند کی اِس نئے ڈہنگ کی تعلیمات یعنی تمثیلون کے ساتھہ بیان کرنے سے پوری ہوئین +

استفسار کے مصنف نے یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ آیت زبور مین جہان پر کہ آئی ہے مسیح سے کچہ نسبت نہین رکھتی ہے - ہم نے اِس قسم کے اعتراض کا جواب باب ۱ - ۲۲ - اور باب ۲ - ۱۵ مین دیا ہے - اوس کو دیکھنا چاہیئے +

دنیا کے شروع سے یعنی جب سے مخلوق کی پیدائش شروع ہے اور جب سے دنیا کی ابتدا ہے **پوشیدہ ہین** جنکو خدا نے ظاہر نہین کیا تھا +

(۳۶) تب یسوع اون جماعتون کو رخصت کرکے گھر کو گیا اور اوسکے شاگردون نے اوس پاس آکے کہا کھیت کے کڑوے دانے کی تمثیل ہمین بتا (۳۷) اوسنے اونھین جواب مین کہا اچّھے بیج کا بونیوالا ابن آدم ہے (۳۸) کھیت دنیا ہوا اچّھے بیج اِس بادشاہت کے لڑکے ہین اور کڑوے دانے شریر کے فرزند (۳۹) وہ دشمن جسنے اونھین بویا شیطان ہے کاٹنے کا وقت اس دنیا کا آخر اور کاٹنے والے فرشتے ہین (۴۰) پس جس طرح کڑوے دانے جمع کیئے جاتے اور آگ مین جلائے جاتے ہین اِس دنیا کے آخر مین ایسا ہی ہوگا (۴۱) ابن آدم اپنے فرشتون کو بھیجے گا اور وے سب ٹھوکر کھلانے والی چیزون اور بدکارون کو اوسکی بادشاہت مین سے چنکر (۴۲) اونھین ۱۱ جلتے تنور مین ڈالدینگے اور وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا متی ۲۴-۲۸+۱۴-۱۹+مرق ۱۶-۱۵-۲۰+لوق ۲۴-۴۷+روم ۱۰-۱۸+قل ۱-۶-پید ۳-۱۵+یوح ۸-۴۴+اعم ۱۳-۱۰+ایوح ۳-۸+یوئیل ۳-۱۳+مک ۱۴-۱۵+متی ۱۸-۷+۲پط ۲-۱-۲+ ۱۱ یا جلتی بھٹی مین-متی ۳-۱۲+مک ۱۹-۲۰+۲۰-۱۴+متی ۸-۱۲+۵۰ آیت

(۳۶) گھر کو گیا- یعنی سمندر کے کنارے جو جماعت اکٹھی ہوئی تھی اوسکو چھوڑکر اپنی قدیمی رہنے کی جگہہ کو جو کفرناحوم مین تھی چلا گیا

نورانی ہونگے جیسے کان سننے کے لئیے ہون تو سنے (۴۴) پہر آسمان کی بادشاہت اوس خزانہ کی مانند ہے جو کہیت مین گڑا ہے جسے ایک شخص پاکے چھپا دیتا ہے اور خوشی کے مارے جاکے اپنا سب کچہ بیچتا اور اوس کہیت کو مول لیتا ہے۔ دانی ۱۲- ۳+ ۱ قر ۱۵-۴۲ د ۴۳ و ۸ ۵- ۹ آیت فلپ ۳- ۷- ۸+ یسع ۵۵- ۱+ مک ۳ ۱۸+

---

(۴۳) تب راستباز + + + آفتاب کی مانند نورانی ہونگے یعنی پاک جلالی لوگون کے چہرے آسمان پر نور سے چمکتے ہونگے جس لفظ یونانی کا ترجمہ نورانی ہونا کیا ہے اوسکا ٹہیٹھ ترجمہ چمک نکلنا ہے پس اس سے مطلب یہ ہے کہ اس دنیا مین وہ گویا تاریکی مین پڑے تھے پر آسمان مین جاکے آفتاب کی طرح چمک نکلینگے +

پانچوین تمثیل گڑے خزانے کی ۴۴- آیت -

(۴۴) ذیل کی تین تمثیلین جماعت کے روبرو جو سمندر کے کنارے جمع ہوئی تہی نہین بیان کی گئی تہین بلکہ شاگردون کو گہر پہ تنہائی مین بتائی گئی تہین - اگلی تمثیلون کا جو مضمون ہے اوسکی توضیح اور استحکام خاصکر ان تمثیلون مین بہی ہے - ان تمثیلون مین خدا کی بادشاہت کو جسمین بے شبہہ خوشخبری ہے اور زمانہ آزمائش کا حال مختصر تشبیہات مین اداکیا ہے +

خزانے کی مانند ہے جو کہیت مین گڑا ہے - خزانے سے مراد حق الامر ہے - جو نہایت قیمتی ہے اور "وہ گڑا ہے" اس سبب سے کہ آدمی کے دل کی آنکھین اندہی ہو گئی ہین اوسکی حقیقت تک نہین پہونچتی ہین - لیکن جو سچا طالب اوس خزانے کا ہے وہ اپنا کل مال و متاع جو کچہ اوسکے پاس ہوگا خزانہ حق الامر کے خریدنے مین صرف کر دیگا اور جسطرح وہ خزانہ یعنی حق اوسکو ملے گا حاصل کریگا -

اور چونکہ اچہی کی تمثیلات مسیح نے لوگون کے سامنے بیان کین لیکن اونکا مطلب صرف اپنے شاگردون ہی کو سمجھایا یہین اشارہ اس امر کی طرف ہے کہ معرفت کے دقایق مسیح نے اون لوگون کو جو اس لائق تھے

نہین بتلاے بلکہ وہ اپنے شاگردون ہی پر جو اِس لائق تہے آشکارہ کیے اور "خزانہ گڑا" اسواسطے کہا ہے کہ
اوس ملک مین اور نیز اِس ملک مین چورونکے خوف کے مارے لوگ پیسہ روپیہ احتیاطاً گاڑ دیتے ہین چونکہ
اوس ملک کے لوگون کے مال کی امن وحفاظت کے واسطے کوئی خزانہ سرکار کی طرف سے نہین ہے نہ اور
کسی طرح کا بندوبست ہے اسواسطے وہان کے مالدار لوگ اپنے مال کو زمین مین گاڑ دیتے ہین۔ یہودیون اور
رومیون کے قوانین کے مطابق مالکِ زمین کل اوس شئے کا جو اوس زمین کے اندر ہو یا اتفاقاً نکل آوے
خواہ نقد ہو یا اور کوئی چیز ہو مالک ہوتا تہا۔ پس اِس تمثیل مین اوس دولت کا پانے والا اپنی ساخت کو
خرید فروخت کے کام مین لایا جیسے ہر کوئی پیشہ ور جو باتین اوس پیشہ کی جانتا ہے اپنے نفع کے واسطے کام
مین لاتا ہے۔ مالک کہیت کا جو کچھ نادانستگی مین مانگتا تہا وہی قیمت مشتری اوسکو دینے کو راضی تہا۔ لیکن ہم پوچہتے
ہین کہ آیا اوس مشتری کو چاہیئے تہا یا نہین کہ مالک کو جسکی زمین مین وہ خزانہ گڑا تہا مطلع اوس امر سے کرتا
جواب یہ ہے اِس تمثیل سے یہ غرض نہین ہے کہ اوس مشتری نے جب اوس دولت کو چھپایا تو کچھ اچھا کیا
اچھے برے سے مطلق اس تمثیل مین بحث نہین ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو کوئی حق کو بخوبی پہچانتا ہے اوسکے
لیئے سب کچھ دینے کو طیار رہتا ہے۔ پانے والا صرف اوس خزانے ہی کو نہین مول لیگا بلکہ کل کہیت کو جسمین
وہ پوشیدہ تہا۔ اسیطرح سے نیک لوگون کا حال ہے کہ نرے حق ہی کو نہین پکڑتے مین بلکہ بیبل کو اور کلیسیا
کو بہی جسمین وہ حق پایا جاتا ہے قبول کرتے ہین۔ جو حق کو قبول کرتا ہے اور جسکو دین کی لغت ہے وہ کلیسیا کے
اتحاد اور ترقی کو اور انجیل کی ترقی کو اور کلیسیا کے پاک دستورون اور رسمیات کو پسند کریگا اور ان سب
کو عمل مین لائیگا +

چہٹی تمثیل موتیونکی ۴۵ و ۴۶ آیت

جیسے اوپر کی تمثیل مین مذکور ہے کہ حق عوام الناس سے پوشیدہ رہتا ہے اِس تمثیل مین اوسکی بے انتہا
خوبی اور قیمت کا اظہار کیا ہے۔ موتی سے مراد انجیل ہے اور سوداگر سے مراد انجیل کا حقیقی متلاشی ہے۔
جیسے بیش قیمت موتی کے واسطے جو کچھ مال ومتاع سوداگر کے پاس ہوتا ہے بیچ ڈالتا ہے تاکہ اوسے مول لے
اسیطرح انجیل بہی ایسی بیش قیمت ہے کہ جاننے والا سب جان ومال اپنا دینے کو تیار ہے کہ وہ حاصل کیجاوے

(۴۵) پہر آسمان کی بادشاہت اوس سوداگر کی مانند ہے جو قیمتی موتیون

کی تلاش مین ہے (۴۶) جب اوسنے ایک بیش قیمت موتی پایا تو جا کے جو کچہ اوسکا تھا سب بیچ ڈالا اور اوسے مول لیا۔ است ۲-۴-۳ و ۱۴-۱۵-۸-۱۰ و ۱۹

(۴۵) جو قیمتی موتیون کی تلاش مین ہے جوہریون کا کام یہ ہے کہ قیمتی پتہر اور موتیون کی خرید فروخت کرنا۔ اگر کوئی نہایت عمدہ اور بیش بہا پتہر یا جواہر کسی کے ہاتھ لگ جاوے تو کبھی جس قیمت مین ملے یہانتک کہ اگر اپنا کل مال واسباب اور کارخانہ اوسکی قیمت ہو تو اوسکو بیچکر وہ اوس جواہر کو خرید لیگا اس اُمید پر کہ اگر کسی بادشاہ نے تاج مین لگانے کے واسطے مول لے لیا تو بہت قیمت ملے گی اور دولت سے مالا مال ہو جائیگا۔ پس حق گویا کہ خوبصورت موتی ہے جسکو دیکہکر بسبب اوسکے قیمتی اور عزیز ہونے کے آنکہہ حیرت مین آجاتی ہے۔ موتی سفید سخت چکنا اور چمکیلا گول ہوتا ہے سیپی کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ جس سیپی مین وہ موتی پیدا ہوتا ہے اوسکو ام الجواہر کہتے ہین۔ یہ جواہر خلیج فارس مین اور نیز بہت اور سمندرون مین عربستان کے کنارے اور برّاعظم ایشیا اور اوسکے جزائر مین پایا جاتا غوطہ خور سمندر کی تہ سے اوسکو نکالتے ہین رنگ اور جسامت مین مختلف اقسام کے ہوتے ہین۔ بعض موتی آدہ گرہ سے بہی زیادہ لمبا ہوتا ہے۔ بڑے موتی کچہ ناشپاتی کی صورت ہوتے ہین۔ قیمت اونکی جسامت وگلائی اور سفیدی اور آب وتاب پر موقوف ہوتی ہے۔ بعض لوگ موتی کی خوبصورتی کو ہیرے کی آب وتاب پر ترجیح دیتے ہین اور زیادہ پسند کرتے ہین۔ موتیون کی مالا تو قدیم زمانے کے اور نیز زمانۂ حال کے بعض ملکون کے بادشاہ ضرور ہی پہنتے ہین موتیون کا ذکر جا بجا کتب مقدسہ مین آیا ہے (متی ۷-۶ و ۱تم ۲-۹ و مک ۱۰-۱۴) مکاشفات ۲۱-۲۱ مین لکہا ہے کہ بارہ دروازے نئے یروسلم کے بارہ موتی تہے ہر دروازہ ایک ایک موتی کا

جو موتیون کی تلاش مین ہے۔ بہتیرے آدمی سورون کی مانند ہین جو ہوس کے مزے کے مقابلے مین موتیون کی کچہ حقیقت نہین جانتے ہین۔ لیکن یہ وہ آدمی ہے جو ہوس سے خوش نہین ہے موتی چاہتا ہے ✦

(۴۶) سب بیچ ڈالا کیونکہ اگر مذہب کی کچہ قیمت ہے تو یہی ہے کہ جو کچہ ہو سب اوسی مین صرف کردے اگر کسی آدمی کو ہزارون لاکہون روپئے مین نیا دل حاصل ہو جاوے تو جانو نجات بہت سستی ہے۔

اور اوسے مول لیا۔ درحقیقت خدا کا فضل اور رحمت روپئے سے نہین ملسکتی ہے۔ اوسکی قیمت

صرف اعتقاد دلی سے ہے۔ خدا کا فضل صرف اسی سے ملتا ہے۔ جب دل مین اعتقاد ہوتا ہے تب ہی دل بہمہ جہت انجیل مین مصروف ہوجاتا ہے۔ اعتقاد دلی کب حاصل ہوتا ہے جب ممنوعات ترک کرے اور گناہ کی عیش و عشرت کو چھوڑ دے۔ سو جو شخص موتیون کی قیمت جانتا ہے وہ خوشی سے ان باتون کو ترک کر دے گا ✦

ساتوین تمثیل جال کی۔ ۴۷۔ ۵۰ آیت ✦

(۴۷) پھر آسمان کی بادشاہت اوس جال کی مانند ہے جو دریا مین ڈالا گیا اور ہر طرح کی مچھلی سمیٹ لایا[۱۳] (۴۸) جب وہ بھر گیا اوسی کنارے کھینچ لائے اور بیٹھ کے اچھی مچھلیان برتنون مین جمع کین پر بُری پھینک دین (۴۹) اس جہان کے آخر مین ایسا ہی ہوگا فرشتے آوینگے اور راستبازون مین سے شریرون کو الگ کرینگے[۱۴] (۵۰) اور اونھین جلتے تنور مین ڈالدینگے وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا[۱۵] (۵۱) یسوع نے اونھین کہا تم یہ سب سمجھے اونھون نے کہا ہان خداوند متی ۲۲۔ ۱۰

متی[۱۴] ۲۵۔ ۳۲۔ [۱۵] ۲۴۔ ۲۴ آیت ✦

(۴۷) **جال**۔ جال سے مراد کلیسیا کا بندوبست ہے اور مچھلی کلیسیا کے لوگ ہوے اور مچھوے وے ہین جو خدا کی طرف سے کارکن ہین۔ اچھی مچھلی سچے لوگ اور بُری مچھلی بُرے لوگ یعنی جو نام کے عیسائی ہین وہ ہوئے ✦

اور ہر طرح کی مچھلی یعنی ہر درجہ اور ہر قوم اور ہر رنگ کے لوگ کلیسیا مین ہونگے ✦

(۴۸) جب وہ بھر گیا۔ یعنی جب کلیسیا کا کام اس دنیا پر ختم ہوجائیگا تو وہ کلیسیا جال کی طرح خدا کے حضور کھینچ لیجائی گی اور حساب کتاب شروع ہوگا اوسوقت دیکھا جائیگا کہ اس ظاہری کلیسیا مین حقیقی کون ہے اور کن لوگون نے درحقیقت نیا دل حاصل کیا۔ دنیا مین کلیسیا ہمیشہ پاک ہونے کی کوشش کرتی رہتی ہے لیکن طرح طرح کی تکلیف اور جد و جہد مین سے جو اس دنیا مین درکار ہوتی ہین ایک یہ ہے کہ جھوٹے لوگون کا کلیسیا مین

ہونا جسکے شناخت کرنے اور امتیاز کرنے مین ذرا مشکل پڑتی ہے +

(۴۹) فرشتے ۔ فرشتے بیان ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مچھوے قرار دیئے گئے ہین جنکا کام انجیل کا جال پھیلانا اور پھر اوس جال کو سمیٹ کر اوسکی مچھلیون کا جدا کرنا ہے ۔ پس مچھوے سے مراد خدا کے ایلچیون سے ہے خواہ آدم سے ہون یا اور کوئی ہون ۔ یعنے اوسکے خادم ہون اس دنیا مین یا فرشتے ہون قیامت کے دن یہی دونون حقیقت مین زمین اور آسمان دونون جہان کی کلیساؤن کے فرشتے ہین ۔

اور راستبازون مین سے شریرون کو الگ کرینگے ۔ کیا ہولناک وہ دن ہوگا ۔ مگر اوس دن بھی خدا کا جلال ضرور ظاہر ہوگا ۔ کلیسیا اوس دن بالکل پاک صاف ہو جاویگی اور خوبصورت بنجاویگی آزمایش کا زمانہ تمام وحشت کا دروازہ بند ہو جاویگا اور آگے کو صرف جلالی بادشاہت قائم ہوگی جو کبھی نہ جاے گی ہمیشہ تک رہیگی +

(۵۱) یسوع نے اونہین کہا ۔ یعنی اوستاد نے خوب دانائی سے اپنے شاگردون کو سکھایا اب یہ دیکھتا ہے کہ کسطرح اون شاگردون نے میری تعلیمات کو سیکھا ۔ تمثیل کا جب تک اصل مطلب سمجھ مین آوے تب تک صرف ذرا سی کہانی معلوم ہوتی ہے +

تم یہہ سب سمجھے یہ نہین کہ صرف بطور قصے کہانی کے جانا ہو بلکہ اوسکے مجازی معنون کو جنسے حقیقی مطلب نکلتا ہے سمجھے +

ہان خداوند یعنی اونہون نے کہا ہان ہم سمجھے ۔ اونکو یقین تہا کہ ہم سمجھے اور واقع مین کچھ سمجھے بھی تھے ۔ لیکن اِن تمثیلون مین خدا کی بادشاہت کے آیندہ زمانے کے حالات کی خبر تھی اِس سبب سے کل سمجھ لینا سہل تہا کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جو خبر آیندہ کی وقوع مین آئی ہو گو کیسے ہی عمدہ طور پر اوسکی پیش خبری کیجاوے قبل از وقوع ایسی طرح سمجھ مین نہین آتی ہے +

(۵۲) تب اوسنے اونہین کہا ہر ایک فقیہ جو آسمان کی بادشاہت کی تعلیم پا چکا اوس گھر والے کی مانند ہے جو اپنے خزانے سے نئی اور پرانی چیزین نکالتا ہے (۵۳) اور ایسا ہوا کہ جب یسوع یہہ

تمثیلین کہہ چکا تو وہان سے روانہ ہوا (۵۴) اور اپنے وطن مین آ کے اونھے اونکے عبادتخانے مین اونھین ایسی تعلیم دی کہ وے حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ ایسی حکمت اور معجزے اونسنے کہانسے پائے

قاضی ۷-۱۳ + متی ۲-۲۳ + مرق ۶-۱ + لوق ۴-۱۶ و ۲۳ +

(۵۲) گھر والے کی مانند ہے - گھر والا جو اپنے گھر کا مالک ہو +

نکالتا ہے - یعنی اپنے گھر کے واسطے سامان مہیا کرتا ہے یہ سب سے عمدہ تشبیہ ہے - عیسوی فقیہ یعنے خادم الدین کی جو اپنے روحانی گھر یعنی کلیسیا کے واسطے خوراک مہیا کرتا ہے +

خزانے سے - خزانے سے مراد کوٹھری اور توشہ خانہ اور گودام ہے +

چیزین - یعنی خوراک

نئی اور پرانی - یعنی اب کا اور پرانے سال کا پیداوار + اسکا مطلب یہ ہے کہ خادمان دین پر لازم ہے کہ پرانی حق باتون کا جو ہزارہا مرتبہ لوگ سن چکے ہون ایسی تمثیلون مین لا کر بیان کرین جو بالکل نئی معلوم ہون اور سننے والون کو حظ حاصل ہو - پس ممکن ہے کہ ایک ہی بات نئی اور پرانی دونون کہلاوے + پرانی تو اس اعتبار سے کہ لوگ اوسکو سن چکے ہین اور نئی اس لحاظ سے کہی جاوے کہ نئے پیرایے اور طرز جدید مین اوسکو بیان کیا ہے یا یہ کہ اوسکے سننے والون کو نیا اثر پیدا ہوا ہے +

یہ ساتون تمثیلات بترتیب وار تواریخ کے طور پر جیسا چاہیے بیان ہوئی ہین پہلے بونے والے کا بیان ہے جو کلیسیا کی ابتدا کا اشارہ ہے اسطرح پر کہ بنی آدم کی مختلف قومون مین نیکی کا بیج بووے - دوسرے یہ کہ نیکی و بدی قیامت تک ساتھ رہے گا - تیسرے باوجود بدی کے ساتھ ہونے کے نیکی اور حق کو دنیا مین غلبہ رہے گا - چوتھے یہ کہ فرداً فرداً بھی ہر نیک شخص کے دل مین نیکی کا اثر قوت پر ہوگا - پانچوین خزانہ انجیل کو کیا ہی [illegible] ہے چھٹے انجیل کے موتی کی قیمت سب پر فوق رکھتی ہے ساتوین حقیقی کلیسیا کی [illegible] [illegible] ہو جاے گی +

(۵۳) جب یسوع یہ تمثیلین کہہ چکا - یعنی جب یہ ساتون تمثیلین جنھین چاہ لوگون کے سامنے کہہ چکے

داخل تھے تو اوسکے اگلے بھائی ناصرت مین رہتے تھے اور اوسپر ایمان بھی نہ لائے تھے •

تیسرے جب کہ یہ بات ہو کہ اوسکی ما اور بھائی ناصرت سے غالباً اس امر کے سمجھانے کو آئے تھے - (متی ۱۲-۴۶-۵۰) کہ اپنی تعلیم و تلقین کو چھوڑ دے اور اس کام سے باز آ تو ضرور ہی کہ مسیح کے اصلی بھائی اور تھے اور خالہزاد بھائی اَور تھے

چوتھے الفرڈ صاحب لکھتے ہین کہ یہ کلمہ "خداوند کے بھائی" کا کوئی دس جگہ عہدجدید مین آیا ہے کہ کہین اونکو خالہزاد بھائی نہین لکھا ہو اس سبب سے ہم یقین نہین کر سکتے ہین - کہ وہ حقیقی بھائی نہ تھے کوئی اور تھے -

پانچوین یہ گمان ہمارا اس سے اور بھی قوی ہوجاتا ہے کہ جہان کہین مسیح کی ما اور بہنون کا ذکر آیا ہے ان بھائیون کا ذکر بھی اون کے ساتھ آیا ہے اور کل کو ملا کر اوسکے خاندان یا گھرانا کہتے تھے پس اگر وہان کسی حقیقی ما کا ذکر ہے تو بہن بھائی بھی جنکا ذکر اُس ما کے ساتھ آیا ہو ضرور اوسی ما سے ہونا چاہئیے -

چھٹوین - ہمارے خداوند نے اپنے گھرانے کی نسبت ذکر کیا ہو کہ میری نبوت کا کچھ خیال اور عظمت نہین کرتے ہین پس اس سے معلوم ہوتا ہو کہ اگر اس گھرانے مین صرف خالہزاد بھائی داخل تھے تو پھر یہ چارون یا تینون خالہزاد بھائی جو اوسکے شاگردون مین تھے اور اوسکی ما کے ساتھ مسیح پر یقین رکھتے تھے اونکی نسبت پھر یہ کیون کہا جا سکتا تھا کہ میرے ہی گھر کے لوگ میری عظمت نہین کرتے ہین - یہ دو دلیلین مخالف ان دلائل کی ہین جنکے جوابات بآسانی دئیے جا سکتے ہین

اول دلیل مخالف یہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یسوع کے خالہزاد بھائیون کے نام یعقوب اور یوسیس اور یہوداہ تھے اور یسوع کی ما کے پیٹ سے جو بھائی تھے اونکے نام بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یعقوب یوسیس یہوداہ اور شمعون تھے پس اس سے بعض لوگ یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ یہ وہی ہین یعنے جنکو مریم کے پیٹ سے بھائی کہا ہے وہ فقط اوسکے خالہزاد بھائیون سے مراد ہو لیکن ہم اوسکے جواب مین یہ کہتے ہین کہ ہرگاہ یہ بات گو کسی کو نہی معلوم ہووے مگر کچھ بعید نہین کہ چھ سات خالہزاد یا ماموں پھوپھی زاد بھائیون کے ایک ہی نام ہودین بالکل قرین قیاس ہے کہ جب دونون بہنون کے نام ایک ہی ہین تو دونون نے اپنی اولاد کے نام ایک ہی رکھے ہین دوسرے مخالف دلیل یہ ہے کہ اگر مسیح کے بھائی اپنے ہوتے تو وہ اپنی ما مریم کو یوحنا کے سپرد کیون کرتا ایک دوست کہ جو اوسکا علاقہ رشتہ دار تھا اپنے بھائی کے مقابلے مین کیون بہتر سمجھتا اوسکے جواب مین ہم بھی یہی کہتے ہین کہ ان اوسنے غیرونکو شاگرد کیون کیا جس سبب سے اوسنے غیرونکو اپنی شاگردی مین لیا اوسی سبب سے اونکو غیر کے سپرد کیا کیا سبب ہے کہ اپنے خالہزاد بھائیون کے جو شاگرد تھے یوحنا کو زیادہ عزیز جانتا تھا اوسکے خاص گھر کے بھائی جو تھے وہ اوسکی تعظیم کرتے تھے نہ اوسپر ایمان لائے تھے بلکہ اوسنے اونکو الزام لگائے (یوح ۷-۱-۷) جبتک مسیح جی نہین اوٹھا تھا تب تک وہ اوسپر ایمان نہین لائے تھے - مسیح کو تعجب

کتابے اور تین شاگردون سے اپنے گہر پر آسمان کی بادشاہت اور آتشکش کے زمانے کے قواعد بتلانے کے واسطے بیان کریگا +

تو وہان سے روانہ ہوا یعنی کفرناحوم سے چلا

(۵۴) اپنے وطن مین یعنی ناصرت مین جہان لڑکپن مین رہتا تھا - جوانی مین آکر کفرناحوم مین اوسکا گہر تھا

(۵۵) کیا یہ بڑہی کا بیٹا نہین - اور اوسکی ما مریم نہین کہلاتی اور اوسکے بھائی یعقوب اور یوسس اور شمعون اور یہوداہ (۵۶) اور اوسکی سب بہنین ہمارے ساتھ نہین ہین - پس اوسنے یہ سب کچھ کہان سے پایا یسعیاہ ۴۹ - ۷ + مرق ۶ - ۳ + لوق ۳ - ۲۳ + یوح ۶ - ۴۲ + متی ۱۲ - ۴۶ + مرق ۱۵ - ۴۰ +

(۵۵) کیا یہ بڑہی کا بیٹا نہین - واہ کیا خوب سوال کیا ہے - غالباً ہمارے منجی کو جب وہ گہر پر تہا بہتون نے اونہین سے جنہون نے یہ نامعقول سوال کیا یہ پیشہ اپنے باپ کا کرتے دیکھا - پس اس سے معلوم ہوا کہ مسیح محنت کے پیشے کی قدر کرتا تہا اور اچہا جانتا تھا اور اس سے اوسکا مقصود یہ ظاہر کرنا تہا کہ کوئی دنیاوی پیشہ جو ایمانداری کے ساتھ کیا جاوے درست ہے اور خداوند کے نزدیک پسند ہے - اور جب ہمارے منجی نے بڑہی کا کام کیا اور اوسکے رسول مچہوے تہے تو اون لوگون کو جو اپنی نظرون مین کسی اچہے پیشے کو حقیر جانتے ہین - اپنے ناچیز غرور پر نہایت نادم ہونا چاہیئے - لوگون کے واسطے اچہا ہوتا جو اس زمانے کے غرور اور فضولخرچی کو چہوڑ دیتے اور عیسائیون کے واسطے بہتر ہوتا کہ قدیم یہودیون کے طریقے کو اختیار کرتے کہ ہر کوئی گو کیسے ہی درجے والا اور معزز پیشہ ہو کچہ دستکاری ضرور سیکہے +

اور اوسکے بھائی - یہان پر ہم کچہ بیان اپنے خداوند کے بھائیون کی اور اوسکی ما مریم کے فرضی کنوارپن کی نسبت یعنے جیسا کہ بعض کہتے ہین کہ وہ ہمیشہ کنواری رہی درج کرتے ہین وہو ہذا -

اول - یہ بات کہ وہ ہمیشہ کنواری رہی تہی اوسکے ظاہری معنون سے مناقض ہے اوس مقام کی تشریح دیکہو +

دوسرے - یہ ظاہر ہے کہ جب چار نہین تو تین خالہ زاد بھائی مسیح کے خود شاگردون کی جماعت مین

داخل تھے تو اوسکے اگلے بھائی ناصرت مین رہتے تھے اور اوسپر ایمان بھی نہ لائے تھے ۔

تیسرے جب کہ یہ بات ہکلا وسکی ما اور بھائی ناصرت سے غالباً اس لیے اوسکے سمجھانے کو آئے تھے (متی ۱۲-۴۶-۵۰) کہ اپنی تعلیم و تلقین کو چھوڑ دے اور اس کام سے باز آوے تو ضرور ہے کہ مسیح کے اصلی بھائی اور تھے اور خالہ زاد بھائی اور تھے

چوتھے الفرڈ صاحب لکھتے ہین کہ یہ کلمہ "خداوند کے بھائی" کا کوئی بھی جگہ عہد جدید مین آیا ہے کہین اون کو خالہ زاد بھائی نہین لکھا ہے اس سبب سے ہم یقین نہین کر سکتے ہین کہ وہ حقیقی بھائی نہ تھے کوئی اور تھے ۔

پانچوین یہ گمان ہمارا اس سے اور بھی قوی ہو جاتا ہے کہ جہان کہین مسیح کی ما اور بہنون کا ذکر آیا ہے ان بھائیون کا ذکر بھی اون کے ساتھ آیا ہے اور کل کو ملا کر اوسکے خاندان یا گھرانا کہتے تھے پس اگر وہان کسی حقیقی ما کا ذکر ہے تو بہن بھائی بھی جنکا ذکر اوس ما کے ساتھ آیا ہے ضرور ویسے ہی ہونا چاہیئے ۔

چھٹوین ہمارے خداوند نے اپنے گھرانے کی نسبت ذکر کیا ہے کہ میری نبوت کا کچھ خیال اور عظمت نہین کرتے پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس گھرانے مین صرف خالہ زاد بھائی داخل تھے تو پھر یہ چار دن یا تینون خالہ زاد بھائی جو اوسکے شاگرد تھے اور اوسکی ما کے ساتھ مسیح پر یقین رکھتے تھے اونکی نسبت پھر یہ کیون کہا جا سکتا تھا کہ میرے ہی گھر مین لوگ میری عظمت نہین کرتے ہین دو دلیلین مخالف ان دلائل کی ہین جنکے جوابات آسانی سے دیئے جا سکتے ہین

اول دلیل مخالف یہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یسوع کے خالہ زاد بھائیون کے نام یعقوب اور یوسیس اور یہوداہ اور شمعون تھے اور یسوع کی ما کے پیٹ سے جو بھائی تھے اونکے نام بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یعقوب یوسیس یہوداہ اور شمعون تھے پس اس سے بعض لوگ یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ یہ وہی ہین یعنے جنکو مریم کے پیٹ سے بھائی کہا ہے وہ فقط اوسکے خالہ زاد بھائیون سے مراد ہے لیکن ہم اوسکے جواب مین کہتے ہین کہ ہرگاہ یہ بات گو کسی کو نہی معلوم ہووے مگر کچھ بعید نہین کہ چھ سات خالہ زاد یا ماموں پھوپھی زاد بھائیون کے ایک ہی نام ہووین بالکل قریب قیاس ہے کہ جیسے دونون بہنون کے نام ایک ہی ہین تو اونہون نے اپنی اولاد کے نام ایک ہی رکھے ہین دوسرے مخالف دلیل یہ ہے کہ اگر مسیح کے بھائی اپنے ہوتے تو وہ اپنی ما مریم کو یوحنا کے سپرد کیون کرتا ایک دوست کو جو ایسا علاقہ رشتہ دار نتھا اپنے بھائی کے مقابلے مین کیون بہتر سمجھتا اوسکے جواب مین ہم بھی یہی کہتے ہین کہ ہان اونہون غیرونکو شاگرد کیون کیا جس سبب سے اونہی غیرونکو اپنی شاگردی مین لیا اوسی سبب سے اپنی ما غیر کے سپرد کیا کیا سبب ہے کہ اپنے خالہ زاد بھائیونکے جو اوسکے شاگرد تھے یوحنا کو زیادہ عزیز جانتا تھا اوسکے خاص گھر کے بھائی جو تھے وہ اوسکی تعلیم کرتے تھے نہ اوسپر ایمان لائے تھے بلکہ نے اونکو الزام لگائے (یوحنا ۷-۱۷) جبتک مسیح جی نہین اوٹھا تھا تب تک وہ اوسپر ایمان نہین لائے تھے پس کچھ عجب نہ

بات نہین ہو کہ مسیح نے اپنے بھائیون کو اپنی ماں مریم کی خدمت سے برطرف رکھا اور اپنے عزیز شاگرد یوحنا کے متعلق یہ خدمت کی پس فی الجملہ یہ صاف معلوم ہوتا ہو کہ یہ بھائی خالہ زاد نہ تھے بلکہ سوتیلے بھائی مریم کے پیٹ کی پیدائش تھی پس یہ بات کہ مریم جورو بھی ہوا اور پھر کنواری بھی ہو محض روایات مذہبی ہے جسکا ٹھکانا کتب مقدسہ مین کہین نہین ہے یہ محض ایک نتائج جھوٹے خیال کی ہے کہ بے شوہری یعنے شادی نہ کرنا سب سے بڑے تقدس کی دلیل ہے

(۵۷) اونھون نے اوس سے ٹھوکر کھائی[21] پر یسوع نے اونھین کہا کہ نبی اپنے وطن اور گھر کے سوا اور کہین بے عزت نہین ہے[22]
(۵۸) اور اوسنے اونکی بے اعتقادی کے سبب وہان بہت معجزے نہین دکھائے[23] ۲۱متی ۱۱-۶+مرق ۶-۳و۴+لوق ۴-۲۲+یوح ۳-۴۴+۲۳مرق ۶-۵-۶+

(۵۷) اونھون نے اوس سے ٹھوکر کھائی یعنی وہ اوسکی عظمت کو دیکھکر حسد کرنے لگے کہ ہماری برابر کا ہوکر ہم سے بہتر ہوگیا +

(۵۸) وہان بہت معجزے نہین دکھائے جو لوگ آگے ہی سے اپنے دل مین ٹھان چکے کہ ہم کسی معجزے کا یقین نہ کرینگے اونکو معجزے دکھلانا خدائی قدرت کا ضائع کرنا ہوتا۔ سواے اسکے غالب ہے کہ اونھون نے معجزات قدرت اور رحمت کے دیکھنے کا موقع نہ دیا ہوگا۔ مقدس مرقس نے حق لکھا ہو کہ "وہ کوئی معجزہ وہان نہ دکھلا سکا اسواسطے کہ جو امر کچھ کارآمد اور زیبا نہ تھا اوسکو البتہ مسیح نے نہ بتلایا۔ علیٰ ہذالقیاس انسان کی بے اعتقادی نے مسیح کو معجزاتِ رحمت کے دکھانے سے روکا جیسے بے اعتقاد کلیسیا ایمان لانے والون اور گناہ سے توبہ کرنے والون کی بڑھی روک ہوتی ہے۔ بداعتقادی اور بے ایمانی قدرتِ مطلق پر غلبہ کرجاتی ہے۔ اسیطرح مقدس مرقس برعکس اسکے ایمان والون کے ذکر مین لکھتا ہے کہ اوس عورت نے جسکے بدن سے خون جاری تھا حسن اعتقاد سے جو مسیح کو چھوا تو قوتِ اعجازی اوسکی کھینچ لی۔ پس نتیجہ یہ ہے کہ اعتقاد مین یہ تاثیر ہے کہ قوتِ اعجازی کو اپنی طرف کھینچ لے۔ اور بداعتقادی مین یہ اثر ہے کہ اپنے کو اوس سے دور کرتی ہے +

چودہوان باب

۱ اسوقت مُلک کی چوتھائی کے حاکم ہیرودیس نے یسوع کی شہرت سُنی

مرقس ۶-۱۴ لوقا ۹-۷

چودہوان باب

(۱) اوسوقت - متی نے یوحنا اصطباغی کی موت کے حالات کو ایک خاص ترتیب سے لکھا ہے - پہلے ہیرودیس نے اپنے نوکرون سے جو گفتگو کی سب اور اپنی اسے اسطرح ظاہر کی ہے کہ یسوع وہی یوحنا اصطباغی ہے جو مردون مین سے جی اوٹھا ہے (آیت ۱-۲) اوسکا ذکر کیا ہے - دوسرے ہیرودیس بادشاہ کی گفتگو سمجھنے کو کیون ایسا ذکر کرتا ہے متی لکھتا ہے کہ یوحنا کسطرح ہیرودیس کے ہاتھ سے مقتول ہوا تھا (۳-۱۱) تیسرے آخر مین یہ ذکر کیا ہے کہ پھر یسوع یوحنا اصطباغی کی قتل کی خبر پاکر کسطرح وہان سے چلا گیا (آیت ۱۳) اصل ترتیب ان حالات کی باعتبار وقوع کے اسطرح پر ہے کہ اول موت یوحنا اصطباغی کی دوسرے یسوع کا وہان سے چلا جانا تیسرے ہیرودیس کی گفتگو اور کلمہ اوسوقت جو ہے مسیح کا زمانہ بتلاتا ہے جسمین یہ قتل ہوا ٭

ہیرودیس یعنی ہیرودیس انتیپاس جو ہیرودیس اعظم کی جگہہ جب ہمارے منجی کا زمانہ بچپن تھا جلیل کا حاکم ہوا تھا - سواے اسکے اور کوئی شخص اس لقب سے چارون انجیل مین مذکور نہین ہوا - ہیرودیس اعظم جسکا کچھ حال ہمنے باب ۲ - امین لکھا ہے اوسکا یہ بیٹا تھا ملتھاسی کے پیٹ سے جب ہیرودیس اعظم مرگیا تو اوسکا ایک بیٹا ارخلاوس اوسی ملتھاسی کے پیٹ سے اپنے باپ کی وصیت کے مطابق یہودیہ کا بادشاہ ہوا اور انتیپاس جلیل کا حاکم مقرر ہوا مگر اسکے واسطے اگستس شاہنشاہ روم کی اجازت ضرور شرط تھی اسواسطے دونون وہان گئے - اوسنے یہ بندوبست بدل دیا یعنے ارخلاوس کو یہودیہ کا صوبہ سپرد کیا اور اتھنارخ یعنی حاکم قومی خطاب مقرر کیا - بادشاہ کا خطاب نہین دیا - اور ہیرودیس فیلبوس کو جو کلیوپترا کے پیٹ سے تھا ریاست جلیل کے شرقی صوبجات یرو ملم تبانیا ترخنیتس اورادنیتس کا اور اس ہیرودیس انتیپاس کو جلیل اور پیریا کا حاکم مقرر کیا (دیکھو شرح باب ۲-۲۲) - جب ارخلاوس کو شہنشاہ روم نے جلاوطن کیا تو پھر یہودیہ مین کوئی اور دیسی حاکم بادشاہ نہین مقرر ہوا - اسی عرصہ مین سیلاآیا - اور ریاست کا عصا یہودیون سے جدا ہوا اور یہودیہ تحت حکومت روم کے ملک

سوریا مین داخل ہوگیا جسپر رومی حاکم جنکا صدر مقام قیصریہ تہا حکومت کرتے تھے۔ غرض یہ حال سلطنت کا یسوع کے تقریبا کل مدت عمر اور اوسکا کل زمانہ تعلیم اور تلقین مین تہا یہودیہ مین جو حاکم نوبت بہ نوبت مقرر ہوئے تھے اونکے نام مین کیپونیوس امبویس انیس رفس والیس گراتس پنطوس پلاطوس۔ ہیرودیس انتپاس کی پہلی شادی ارتیاس بادشاہ عرب کی ایک لڑکی کے ساتھ ہوئی تہی مگر پیچھے کے اپنے بھائی ہیرودیس فیلپوس کی جورو ہیرودیاس کے ساتھ یاری اوسنے کرلی (دیکھو شرح آیت ۳) جسکے باعث طرح طرح کی مصیبتون مین مبتلا ہوکر آخرکار تباہ ہوگیا ارتیاس نے اپنی لڑکی کی ذلت کا بدلہ لینے کو ہیرودیس سے جنگ برپا کی (دیکھو شرح آیت ۶) ہیرودیس کی فوجین پس پا ہوئین۔ سلطنت معرض زوال مین آرہی تہی مگر اوسنے یہ حکمت کی کہ بادشاہ روم کے یہان جاکر فریادی ہوا اسپر شاہنشاہ نے ارتیاس کے نام حکم بھیجا کہ لڑائی موقوف کردو۔ لیکن ہیرودیاس اوسکے حق مین ایک بلا معلوم ہوتی تہی کیونکہ جب ہیرودیس کے بھتیجے ہیرودیاس کے بھائی اگرپا کو شاہنشاہ روم کے یہان سے خطاب بادشاہ کا ملا تو ہیرودیاس نے اپنے یار ہیرودیس کو ترغیب دی کہ تم بہی شاہنشاہ سے یہی خطاب روم سے طلب کرو مگر اگرپا تو آگے ہی سے اسکی پیش بینی کرچکا تہا جسوقت یہ دونون میان بی بی دربار مین پہونچے اسنے بہی وہان پہونچکر یہ الزام لگایا کہ یہ شاہنشاہ سے بغاوت کرنا چاہتے ہین۔ اسپر ہیرودیاس سلطنت سے بے دخل کیا گیا اور مع اپنی بی بی ہیرودیاس ملک فرانس مین مقام لیونس کو جہان اوسنے انتقال کیا جلاوطن کیا گیا۔

حاکم جو ملک کی چوتھائی کا حاکم تھا۔ بعد وفات ہیرودیس اعظم کے اوسکی سلطنت تین حصون مین منقسم ہوکر اوسکے بیٹون کو پہونچی جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ ان حاکمون کو بڑا حوصلہ رہتا تھا کہ ہمکو بادشاہ کا خطاب ملے۔ اور اکثر اون کی خوشی کے واسطے اس قسم کے خطاب ملا بہی کرتے تھے ✦

ہیرودیس نے یسوع کی شہرت سُنی ہیرودیس انتپاس جب یسوع پیدا ہوا اور جب تک زندہ رہا اور جسوقت مواسب وقتون مین قریب ہی رہتا تھا جب مجوسیون نے آکر خبر دی کہ ایک نیا وارث تخت پیدا ہوا ہے جسکے سبب سے اس ہیرودیس کے باپ کے تمام دربار مین ایک خدشہ پیدا ہوگیا تھا اوسوقت یہ ہیرودیس بلوغیت کو پہونچ گیا تھا اور اس خدشہ مین یقین ہے کہ وہ بھی شریک ہوا ہوگا اور اوسنے بہی یہ گمان کیا ہوگا کہ وہ بادشاہ بیت لحم کے قتل عام مین مقتول ہوا۔ چونکہ وہ جلیل کا حاکم تھا اس سبب سے یسوع کا بہی یہ اعتبار دنیا کے سردار ہوا۔ یسوع نے یہ سمجھکر کہ یہ ہیرودیس میرے سبب سے جلے گا اور شبہہ اور اندیشہ کرے گا ہرطرح کی احتیاط اور اپنے پیروون کی سرگرمی کو کہ وہ اوسکو بادشاہ بنانا چاہتے تھے روکا۔

[illegible] ہی وقت سے ہمارے خداوند کی تعلیم اور تلقین کا اثر بڑھتا جاتا تھا مگر خصوصاً یہودیہ کے حاکم مسیح کے خلاف تھے اس سبب سے کہ اونہوں نے دیکھا کہ یہ ایسا مسیح نہیں کہ ہمارے دشمنوں کو مغلوب کرے۔ اور حاکم جلیل کو یہ شبہ پیدا ہو گیا تھا کیونکہ یہ بڑا تعاقب کرنے ہمارے خداوند کے سب سے بڑے معجزات اور جماعتوں کا کھانا کھلانا ہیرودیس فیلپوس کے علاقہ میں ظاہر ہوئے ◆

(۲) اور اپنے نوکروں سے کہا کہ یہ یوحنا بپتسمہ دینے والا ہے وہی مردوں میں سے جی اوٹھا ہے اسلیئے اوس سے معجزے ظاہر ہوتے ہین۔

(۲) اور اپنے نوکروں سے کہا۔ غالباً اس امر کا بتلانا کہ ہیرودیس نے کیون خاص اپنے نوکرون سے کہا مشکل معلوم ہوتا ہے مگر دو ایک جگہ بظاہر اتفاقیہ ذکر جو انجیل میں آگئے ہیں اون سے اسکا مطلب کسی قدر کھل جائیگا لوقا ۸ میں لکھا ہے کہ اون لوگون میں سے جو یسوع کی خدمت کرتے تھے "ایک یوانّا ہیرودیس کے دیوان خوزا کی جورو تھی" اور پھر اعمال ۱۳۔ ایک مین آیا ہے کہ اور ممتاز مسیحیون میں سے مناہین تھا جو چوتھائی کے حاکم ہیرودیس کے ساتھ پلا تھا یعنی اوسکا ساتھی بھائی تھا۔ غرض ہم دیکھتے ہیں کہ جیسے بعد کو قیصر کے گھرانے مین بعض لوگ مسیحی تھے اسیطرح ہیرودیس کے گھرانے مین بھی بعض آدمی معتقد تھے اور بیشک اونہین کی معرفت یسوع کے کامون اور تعلیمات کی خبر ہیرودیس ظالم کو پہنچی تھی۔ اور یہی سبب ہے کہ "وہ مدت سے چاہتا تھا کہ اوسے دیکھے اسلیئے کہ اوسکی بابت بہت کچھ سنا تھا" انہیں نوکرون سے بیشک اوسنے اپنی رای یسوع کی نسبت ظاہر کی ہوگی۔

یہ یوحنا بپتسمہ دینے والا ہے۔ ہیرودیس انتیپاس سمجھا تھا کہ یسوع وہی نوپیدا بادشاہ یہودیوں کا [illegible] ہے جسکی نسبت مجوسیون نے اوسکے باپ کو خبر دی تھی بلکہ وہ اندیشہ مدت سے [illegible] تھا کسی کو خیال ہی نہ تھا [illegible] یسوع وہی [illegible] کا کہ [illegible] قیاس [illegible] ہیرودیس [illegible] خاندان تھا بادشاہ تھا مگر [illegible] خاندان [illegible] شاہی خاندان کی [illegible] ہیرودیس [illegible] لیکن یسوع [illegible] ہیرودیس سے [illegible] ہیرودیس کے [illegible]

بندھا ہوا حاضر کیا گیا (لوقا ۲۳-۶-۱۲) پلاطوس نے اوسکو بندھوا کر ہیرودیس کے پاس اس سبب سے کہ وہ اوسکی عملداری مین تھا بھجوا دیا۔ ہیرودیس جب تو یسوع کو دیکھا اس امید پر کہ اوسکی کچھ کرامات دیکھے جسکے سبب سے اول دل مین بہت گھبرایا تھا (آیت ۲) خوش ہوا مگر چونکہ یسوع نے بالکل خاموشی اختیار کی اس سبب سے ہیرودیس نے ناراض ہوکر اوسکو چمکتی پوشاک پہناکر تمسخر کے طور پر بادشاہ بنایا اور پلاطوس کے پاس بھیجدیا *

مردونمین سے جی اوٹھا ہے اوسنے گمان کیا کہ یوحنا مقتول قبر سے پھر جی اوٹھا ہے۔ لوقا لکھتا ہے کہ وہ حاکم "گھبرایا" اور جب یہ خبر پھیل گئی کہ یسوع نبی یوحنا ہے جو پھر جی اوٹھا ہے اور ایک درباری نے کہا کہ ایلیاہ نبی ہے دوسرے نے کہا کہ کوئی اور نبی ہے تو ہیرودیس انتیپاس کہنے لگا کہ میں نے یوحنا کا سر کاٹ ڈالا مگر یہ جسکی بابت ایسی باتین سنتا ہون کون ہے۔ ان باتون سے کوئی نہ سمجھے کہ آوہ گون کا عقیدہ رکھتے تھے۔ اونکا مطلب صرف اوسی جسم کے جی اوٹھنے سے تھا اس کل بیان سے بدمعاشون کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے کہ اپنی بدمعاشیون اور اپنی بدچلنیون کے درمیان مین یہ خبرین سنکر کیا حالت اونپر گذرتی تھی اور کیا حال اونکے دلون کا تھا۔ مرقس ۸-۱۵ کو متی ۱۶-۶ کو مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہیرودیس صدوقی تھا کیونکہ اون مقامون مین سے ایک آیت مین ایسا ذکر آیا ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ وہ خمیر" یعنی ہیرودیس کی تعلیم وہی اور صدوقیون کا خمیر ہے۔ لوقا ۹-۷ مین آیا ہے کہ" وہ گھبرایا اسلئے کہ بعضے کہتے تھے کہ یوحنا مردون مین سے جی اوٹھا اور بعضے کہ الیاس ظاہر ہوا ہے اور دوسرے کہ ایک اگلے نبیون مین سے اوٹھا ہے" الغرض یہ افواہین ایسی گاڑہی ہو رہی تھین کہ اوسکے جی اوٹھنے کا وہ یقین کرنے لگا اور باوجود صدوقی ہونے کے اپنی بداعمالیون کے سبب سے دلمین ڈرتا بھی جاتا تھا کہ شاید یہ باتین صحیح بھی ہون۔ یاد رکھنا چاہئیے کہ صدوقی لوگ روح کی بقا کو نہین مانتے تھے اور کہتے تھے کہ عاقبت کچھ نہین ہے۔ سو یہ بات سچ ہے کہ بیدینون کے دلون مین اکثر خوف کے ساتھ توہم پیدا ہوجاتا ہے حقائق مذہب سے تسکین نہ پانے کے باعث ایسا حال ہوجاتا ہے کہ کسی قسم کا خدشہ نفس گنہگار کی طرف سے جو کچھ سمجھا ہے توڑ جاتے ہین *

اسلئے اوس سے معجزے ظاہر ہوتے ہین۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ یوحنا کو مردون مین سے جی اوٹھنے کے بعد معجزے دکھلانے کی قدرت ہوگئی ہے یہ ایک عجیب اتفاقیہ تصدیق یوحنا ۱۰-۴۱ کی ہے کہ یوحنا بپتسمادینے والے نے تو کوئی معجزہ نہین دکھلایا *

(۳) کہ ہیرودیس نے یوحنا کو ہیرودیاس کے سبب جو اوسکے

بھائی فیلبوس کی جورو تھی گرفتار کیا اور باندہ کے قیدخانے مین ڈالدیا تھا۔

(۴) اسلیئے کہ یوحنّا نے اوس سے کہا تھا کہ تجھے اوسکو رکھنا روا نہین۔

(۵) اور ہیرودیس نے چاہا کہ اوسے مار ڈالے پر عوام سے ڈرا کیونکہ وے اوسے نبی جانتے تھے مرقس ۶-۱۷-۱۸۔ لوقا ۳-۱۹-۲۰۔ اعمال ۱۸۔ ۱۲، ۲۰۔ ۲۱۔ متی ۲۱-۲۶۔ لوقا ۲۰-۶

(۳) ہیرودیس نے وغیرہ اب متی ہیرودیس کا حال سمجھانے کیلیئے ایسی گفتگو کیون کی پھر یوحنّا کی شہادت کی حالت بیان کرتا ہے۔

ہیرودیاس کے سبب یہ عورت اول تو بغاوت میں ہیرودیس کو بہکاتی رہی کہ کسی طرح یوحنّا کو مار ڈالے اور آخرکو اس وقت مین موقع اس کام کا ہاتھ لگا۔ ہیرودیس نے ایسی قسم کھائی تھی کہ مجبور ہوکر یوحنّا کو قتل کرنا پڑا۔ چونکہ ہیرودیاس یوحنّا کے خون کی پیاسی تھی اور چاہتی تھی کہ خوف مخالفت کا اپنی بلادہ میں سے خدمت بادشاہ سے کچھ کہتا سنتا جو ہوگا اوسکا بھی خوف رفع ہو جائے اس سبب سے بادشاہ کو جتنا اپنے کام پر لیا کسی طرح اپنے پیچھے سے نہ چھوڑا۔ ہیرودیاس بیٹی ارستوبلس کی تھی جو کہ مرشئے کے بیٹے سے ہیرودیس کے اور لیکن بانصیب بیٹیون مین سے تھا اس سبب سے ہیرودیاس اسمونی بادشاہون کے بزرگ خاندان مین سے تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ مریمنے کی طرح یہ بھی خوبصورت اور لائق عورت تھی باوجودیکہ بہت نیکیان اوسکی اسمین نہتھین اسکا بھائی اگرپہ ایک عجیب لیاقت کا آدمی سحر بیان گرم دست دوز مانہ چشیدہ تھا جسکی بہن ہر حالت مین اوسکی رفیق رہی جو آخرکو بادشاہ کے خطاب سے شاہنشاہ کیوس کلگلا کی طرف سے ہیرودیس فیلبوس کی جگہ حاکم مقرر ہوا تھا (دیکھو شرح باب ۲ آیت ۱) ہیرودیاس اپنے چچا ہیرودیس فیلبوس کی جورو ہوئی جسکی ماں مریمنی بیٹی شمعون سردار کاہن کی تھی اور باپ ہیرودیاس اعظم تھا ہیرودیس کے خاندان کے نقشے کو دیکھو صفحہ ۲۰ کے اوپر۔

(۴) **تجھے اوسکو رکھنا روا نہین**۔ خادمان دین کی جرأت حاکمون اور اہل کاروں کی بدچالیون

کے خلاف اچھی ہی اس ملک کے بعض آدمیون کی طرح یہ خیال کرنا کہ حاکم جو کرے وہ عین انصاف ہے حماقت کی بات ہے۔ یوحنا کی اس بات کو کہ بدذات حاکمونکو ملامت کرنا اچھا ہی اس سے اور بہی تقویت ہوتی ہے کہ اوسنے معلوم ہوتا ہی خود ہیرودیس کا مقابلہ ایسی ملامت کے ساتھ کیا" اوسنے کہا تہا کہ تجھے اوسکا رکہنا روا نہین" اسکا ذکر کچھ کہین نہین آیا کہ یہ ماجرا کس مقام پر بادشاہ کے اور اوس تمی کے درمیان گذرا۔ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ہیرودیس نے جانا کہ یوحنا کا اعتبار اور اوسکی بات لوگون مین بڑی ہوئی ہے اس سبب سے اوسنے یہ مصلحت سمجھی کہ مین خود اس اطباعی سے اپنے فعل بد کی اجازت حاصل کرونگا یا یہ کہ اوسنے سنا ہوگا کہ یوحنا میری بدمعاشی پر ملامت کرتا ہے اس سبب سے بلایا ہوگا اور اوسنے حضور بلوا کر روکا ہوگا کہ ایسا نہ کرے لیکن یوحنا نے یہ کیا ہوگا کہ اوسکے سامنے کا خیال کرکے ملامت کرنا چہوڑ دیا بلکہ اوسنے اقبال کیا ہوگا کہ ہان مینے بیشک ایسا کہا ہی ۔

(۶) پر جب ہیرودیس کی سالگرہ لگی ہیرودیاس کی بیٹی اونکے درمیان ناچی اور ہیرودیس کو خوش کیا (۷) چنانچہ اوسنے قسم کہاکے وعدہ کیا کہ جو کچھ تو مانگے گی مین تجھے دونگا (۸) تب وہ جیسا اوسکی ماں نے اوسے کہہ رکھا تھا بولی کہ یوحنا بپتسمہ دینیوالے کا سر تھالی مین یہین مجھے منگوا دے (۹) بادشاہ دلگیر ہوا پر اوس قسم کے اور اونکے سبب جو اوسکے ساتھ کھانے بیٹھے تھے اوسنے حکم کیا کہ اوسے لا دیوین۔

(۶) پر جب ہیرودیس کی سالگرہ لگی۔ مرقس کے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ بڑے سامان کے ساتھ یہ سالگرہ ہوئی تھی کیونکہ "ہیرودیس نے اپنی سالگرہ مین اپنے بزرگون اور رسالدارون اور جلیل کے امیرون کی ضیافت کی۔ "رئیس جلیل کے کچھ دور سے ضرور اس دعوت مین آئے ہونگے کیونکہ یوحنا کے دفعتاً مقتول ہونے سے صاف پایا جاتا ہے کہ یہ ضیافت مکرس کے قلعہ پر یا اوسکے قریب جنوبی پیریا قریب حدود عربستان کے جہان

(۱۰) تب اوسنے لوگون کو بھیجکر قید خانہ مین اوسکا سر کٹوایا (۱۱) اور اوسکا سر تھالی مین لاکے اوس لڑکی کو دیا وہ اپنی ماکے پاس لے آئی (۱۲) تب اوسکے شاگردون نے آکے لاش اوٹھائی اور اوسے گاڑا اور جاکے یسوع کو خبر دی (۱۳) جب یسوع نے سُنا تو وہان سے کشتی پر بیٹھکے الگ ایک ویرانے مین گیا لوگ یہ سُنکے شہرون سے نکلے اور خشکی کی راہ سے اوس کے پیچھے ہو لیئے۔ متی ۱۰-۲۳ ۱۳-۱۵ مرق ۶-۳۲ لوق ۹-۱۰ یوح ۶-۱-۲

(۱۰) قید خانہ مین اوسکا سر کٹوایا۔ ضیافت ہی کے جلسے سے غالباً رات ہی کو جلاد یحیی کے قید خانہ مین پہونچا۔ اسمین شک نہین کہ یوحنا نے بڑے استقلال اور مضبوطی کے ساتھ سامنا کیا ہوگا اور آخرکار انتقال کی سختیون سے فتحیاب ہوکر مبارک انعام یعنی بہشت کو گیا۔ یوحنا نبیون مین سب سے بڑا اور شہیدون مین جو قبل از زمانہ مسیح شہید ہوئے اونمین سب سے آخر ہے۔ اوسکے سبب سے اوس گنہگار زمانہ پر ایک رعب تھا۔ اصلاح اور درستی کا کام اوسنے عمدہ طور سے انجام دیا اگرچہ ایک مرتبہ اِس سبب سے کہ مسیح اپنی سلطنت کیون نہین قائم کرتا ہے کسیقدر متردد بھی ہوا مگر اوسوقت مین بھی اوسکا اعتقاد اوس سے نہین گیا (۱۱-۲ کی شرح دیکھو) چند ہی مدت قبل انتقال اپنے خداوند کے یوحنا نے یہان سے رحلت کی ؛

(۱۱) وہ اپنی ماکے پاس لے آئی۔ واہ کیسی فرمانبرداری سے یہ قاتل بیٹی اپنی قاتل ماکے پاس کیا خوب انعام لائی ہے۔ ہیرودیس انتپاس اور ہیرودیاس دونون کو ہم اوپر ذکر کرچکے ہین۔ شاہنشاہ روم نے لیونس واقع ملک فرانس کو جلاوطن کر دیا تھا۔ یہان اِن دونون نے بقیۂ عمر بڑی رسوائی سے بسر کی مگر یہ کہ اونکی بیٹی سلومی نے کہ وہ بھی قتل مین شریک تھی یہ نہین معلوم کچھ بدلا اپنے کیئے کا اِس دنیا مین پایا یا نہین۔

(۱۲) اوسکے شاگردون نے آکے لاش اوٹھائی اور اوسے گاڑا۔ یعنی اونھون

(۱۴) اور یسوع نے نکل کے ایک بڑی بھیڑ دیکھی اوسپر اوسے رحم آیا اور جو اون مین بیمار تھے اونھین چنگا کیا (۱۵) اور جب شام ہوئی اوسکے شاگردون نے اوس پاس آکے کہا کہ جگھہ ویرانہ ہے اور شام ہوگئی لوگون کو رخصت کر کہ وے بستیون مین جاکے اپنے واسطے کھانے کو مول لین (۱۶) یسوع نے اون سے کہا اونکا جانا کچھہ ضرور نہین تم اونھین کھانے کو دو (۱۷) اونھون نے اوس سے کہا کہ یہان ہمارے پاس پانچ روٹی اور دو مچھلی کے سوا کچھہ نہین ہے۔ متی ۹۔ ۳۶+مرق ۶۔ ۳۴۔ مرق ۶۔ ۳۵۔ لوق ۹۔ ۱۲۔ یوحنا ۶۔ ۵+

(۱۵) اوسکے شاگردون نے اوس پاس آکر کہا۔ ان شاگردون کے کہنے سے پہلے مسیح نے فیلبوس سے یوحنا ۶: ۵ سے معلوم ہوتا ہے۔ پوچھا کہ ہم کہان سے اِنکے کھانے کے لیئے روٹیان خریدین۔ جسکا جواب فیلبوس نے ٹھیک نہین دیا۔ اسکے بعد شاگردون نے مسیح سے کھانیکا سوال کیا۔ پس اس بیان سے وہ مخالفت ظاہری جس سے پایا جاتا ہے کہ پہلے اون شاگردون نے آکر مسیح سے پوچھا اور ایک مین پایا جاتا ہے کہ پہلے مسیح نے پوچھا رفع ہوجاتا ہی مسیح نے فیلبوس سے کہا نکو جو پوچھا سو وقع ہی تہا ہو سکے کہ فیلبوس بیت صیدا کا رہنیوالا تہا وہان کے حال سے بخوبی واقف تہا +

(۱۷) اونھون نے اوس سے کہا۔ سبکو غرض اندریاس نے کہا کہ یہان ایک لڑکا کچھ کھانا لیئے جارہا ہے (یوحنا ۶۔ ۸ و ۹) سبحان اللہ کہان ایک لڑکا اور کہان پانچہزار آدمیون کا کھانا۔ یہ کھانا جو کی پانچ روٹیان تھین +

(۱۸) وہ بولا کہ اونھین یہان میرے پاس لاؤ (۱۹) پھر اوس نے

حکم کیا کہ لوگ گھانس پر بیٹھین تب اون پانچ روٹی اور دو مچھلیونکو لیا اور آسمان کی طرف دیکھکر برکت دئی اور روٹیان توڑکے شاگردون کو اور شاگردون نے لوگون کو دین۔ (۲۰) اور وے سب کھاکے آسودہ ہوئے اور اونھون نے ٹکڑون کی جو بچ رہے تھے بارہ ٹوکریان بھری اوٹھائین (۲۱) اور وے جنھون نے کھایا تھا سوا عورت اور لڑکون کے قریب پانچہزار کے مرد تھے۔
متی ۱۵۔ ۳۶۔

(۱۹) گھانس پر بیٹھین۔ مرقس نے لکھا ہے کہ سب لوگ ترتیب کے ساتھ جماعت جماعت بیٹھ گئے

(۲۰) اور وے کھاکے آسودہ ہوئے۔ بیوہ عورت کے تیل کے لوٹے کی طرح سے کہ جب تیل اوسمین سے نکالا جاتا تو اوتنا ہی اوسی وقت قدرتِ الٰہی سے پیدا ہوجاتا تھا (۱ سلاطین ۱۷۔ ۱۴ وغیرہ) جب کوئی ٹکڑا توڑتے تب تو روٹی پھر اوتنی ہی ہوجاتی تھی اور پھر کر روٹی کے برابر ہوجاتا تھا۔ مگر بڑھتے دکھائی نہین دیتا تھا۔ یہان یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ روٹیان نیست سے ہست ہوجاتی تھین۔ کچھ ضرور نہین کہ ایسا سمجھا جاوے کیونکہ جس نے پطرس کے جال مین مچھلیون کو پہونچ دیا اوسکو مادہ عنصری غیرمحسوس کا پہونچانا اگر وہ مادہ ہوائی صورت مین کیون نہو ایسلیے کہ روٹی مین ملکر وہ بھی روٹی بنجاوے کچھ بات نہین۔ اناج بھی اسی طرح سے بڑھتا ہے مگر اسمین آہستہ آہستہ ہوا۔ کہ یہ دفعتاً بڑھ گئین اور اناج رفتہ رفتہ کئی ماہ مین بڑھ پاتا ہے زیادہ بات ان روٹیون مین یہ ہوئی کہ یہ معاً اوس مادہ ہوائی سے بنکر پک بھی گئین۔

بارہ ٹوکریان بھری اوٹھائین۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ معجزہ روٹیون کا تھا پیٹ کا نہ تھا یعنی یہ نہین ہوا کہ روٹیان وہی پانچ رہی ہون اور پیٹ خود بخود قدرتِ اعجازی سے بھر گیا ہو بلکہ اصل روٹیان ہی اوس معجزے سے اتنی بڑھ گئین تھین کہ سب نے پیٹ بھر کے کھایا اور بارہ ٹوکریان بچ رہی تھین۔ یوحنا نے لکھا ہے کہ اوس بھیڑ نے پہچان لیا کہ مسیح کے معجزے اور فیاضی کے سبب ایسا ہوا۔ یہ روایت یہودیون سے درمیان مشہور تھی

کہ ایک مسیح ہوگا جو آسمان سے من برسائیگا۔ چنانچہ اسوقت کی کیفیت دیکھکر وے لوگ کہنے لگے کہ فی الحقیقت وہ نبی جو جہان مین آنے والا تھا یہی ہے" اور اِس اُمید سے کہ اب وہ زمانہ آگیا کہ معجزات بکثرت ہوا کرینگے اور زندگی آرام سے گذریگی اوسکے اوپر تاج مسیحائی دہرنے کو آمادہ ہوئے۔ لیکن افسوس کہ ایسا بڑا معجزہ دیکھکر بھی اونھون نے روحانیت کیطرف رجوع نہ کیا دنیا ہی کی سوچی۔

(۲۱) سوا عورت اور لڑکون کے قریب پانچہزار مرد کے تھے ان سوا کا ٹھیک شمار نہیں معلوم کتنے تھے۔ یوحنا نے بیان کیا ہے کہ عید فسح قریب تھی اِس سبب سے قرین قیاس ہے کہ وہی قافلے والے جو یروشلم کو جاتے تھے آگئے ہونگے اور اوس حقیقی تبرے عید فسح کے معجزات دیکھکر اوسکے پیچھے ہو لئے ہون۔ اب ہم اِس معجزہ پر کچھہ بیان لکھنا یہان مناسب جانتے ہین (۱) اسمین ایک عجیب مانندیت اوس معجزہ کی تھی جسمین پانی کو مے کر دیا تھا پائی جاتی ہے اسمین شک نہین کہ یہ معجزہ جیسا کہ پانی کو مے کی صورت بدلتے لوگون نے اپنی آنکھون سے دیکھا تھا اسطرح کسی کو دکھلائی نہین دیا سگر اِس امر کی مانندیت ہے کہ دونون وقوع ترکیب قدرتی کا جاری ہوا یعنی مے کا اصل مادہ پانی ہی ہے کہ اول انگور بویا جاتا اور پھر درخت پانی سے بڑہتا اور انگور لگتے اور پھر اون انگورون سے وہی پانی کھینچا جاتا تو اوسکو مے کہتے۔ مسیح نے یہ کیا کہ دفعتاً اوس پانی کو مے کر دیا۔ یہی حال روٹیون کے معجزہ کا ہوا اور اسی قدرت کے سبب سے مسیح دین و دنیا کے خدا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ عشاء ربانی مین بھی روٹی اور مے کا استعمال اِس تصور سے کیا جاتا ہے کہ مسیح نے اپنا جسم و خون اپنے لوگونکی پرورش روحانی کے لئے بخش دیا (۲) اِس معجزہ سے نفع جسمانی یہ ہوا کہ ہزارون جانین جو بھوک سے مرتی تھین بچ گئین۔ لیکن مطلب اِس سے یہ تھا کہ لوگ پہچان لین کہ مسیح اِس سے زیادہ رحم اپنے لوگون پر کر سکتا ہے یعنی نفع روحانی بھی پہونچا سکتا ہے اور اسمین شک نہین کہ یہ معجزہ اوس نفع روحانی کی ایک علامت تھی یہانتک کہ یہ معجزہ اور اور کل کرامات جو مسیح سے ظاہر ہوئین معجزات اور علامات دونون ہین (۳) یہ معجزہ اسی مقصد کے واسطے انجیل مین لکھہ چھوڑا گیا ہے تاکہ ہم جان لین کہ مسیح ہماری زندگی کی روٹی ہے اُسکا خون گو ایک قطرہ ہی سہی اور اوسکی موت ایک چھوٹا سا قصہ کیون نہو مگر اوسکی تاثیر سب آدم زاد کی کل پشتون تک چلی جاویگی اور روحونکی حیاتِ ابدی کی پرورش ہوتی رہے گی +

(۲۲) اور اوسدم یسوع نے اپنے شاگردون کو تاکید سے فرمایا کہ کشتی پر چڑھکے میرے آگے پار جاؤ جب تک مین لوگون کو

رخصت کرون (۲۳) پھر آپ لوگون کو رخصت کرکے دعا کے لئے پہاڑ پر اکیلا چڑہ گیا۔ اور جب شام ہوئی وہان اکیلا رہا (۲۴) پر وہ کشتی اوسوقت دریا کے بیچ پہونچکر لہرون سے ڈگمگاتی تھی کیونکہ ہوا مخالف تھی (۲۵) اور رات کے پچھلے پہر یسوع چلتا ہوا اون پاس آیا مرقس ۶-۴۷- یوحنا ۶-۱۶

(۲۲) اپنے شاگردون کو تاکید سے فرمایا۔ کیون جانا نہین چاہتے تھے جو مسیح کو احتیاج تاکید کی پڑی۔ اسکا حال یوحنا کے اس بیان سے (۶ باب ۱۵) کہ وہ بھیڑ یسوع کو بادشاہ بنانا چاہتی تھی بالکل کھل جاتا ہے۔ اغلب ہے کہ اسی سبب سے شاگرد بھی ٹہر رہے ہونگے کہ ہم بھی اوسلاطین دیون کا تاج سر پر رکھتے ہوئے دیکھین لیکن یہ ارادہ لوگونکا کہ مسیح کو بادشاہ بنا دین بند و بست الٰہی کے خلاف تھا اور نیز یسوع کو یہ بھی ہیرودیس فیلبوس سے ایذا پہنچانے اوٹھنے کا اندیشہ تھا ❖

(۲۳) جب شام ہوئی۔ یہ دوسری شام ہے ۱۵ وین آیت مین جس شام کا ذکر ہے وہ اس شام سے پہلے یعنی تیسرا پہر ہے۔ پہلی شام سے مراد ۳ بجے سے ۶ بجے تک ہے اور دوسری شام ۶ بجے سے ۹ بجے تک ہے جسوقت جہاز موجون کے مارے تکرا رہا تھا یسوع دعا مین مشغول تھا اسی طرح کلیسیا زمانہ کی موجون سے ٹکرا رہی ہے۔ اوسکا شافع اب تک موجود ہے۔

(۲۵) اور رات کے پچھلے پہر۔ یہ ایک وقت معمولی کولتے ہین جسوقت مین سپاہی رات کے وقت کھڑے ہوکر جب تک دوسرا پہرہ والا آیا وے حفاظت کرتے رہتے ہین قدیم یہودیون کے زمانے مین رات تین پہر پر منقسم ہوتی تھی بیچ کا پہرہ ٹھیک نصف شب کو ہوتا تھا۔ مسیح کے کچھ ہی پہلے یہودیون نے رومیون کے دستور کے موافق رات چار پہر کی اور ہر پہر تین گھنٹون کا مقرر کیا تھا پس چھ بجے ۹ بجے۔ بارہ بجے اور ۳ بجے شروع ہوتے تھے اور صبح کے ۶ بجے تھے جسوقت خداوند مسیح اپنے شاگردون کو دکھلائی دیا۔ شاگرد شام سے تا بہ قریب صبح تک اوس کشتی کو کھیتے کھیتے تھک گئے تھے اور رات بھر مین ۳ میل سے کچھ ہی زیادہ بڑھ سکے ہونگے

اسواسطے کہ وہ کشتی باد مخالف سے جنوب کی سمت کو کفرناحوم کی راہ کے بیچ گنیسرت کے میدان کی سمت مین بہ گئی تھی۔ ۳ بجے صبح کے جہاز مین سوار ہوئے شاگردون کو ڈھونڈھتی ڈھونڈھتی شکل یسوع کی سمندر پر موجون کے درمیان چلتی نظر آئی

(۲۶) جب شاگردون نے اوسے دریا پر چلتے دیکھا وے گھبرا کے کہنے لگے یہ بھوت ہے اور ڈر کے چلائے (۲۷) وونہین یسوع نے اونھین کہا کہ خاطر جمع رکھو۔ مین ہی ہون مت ڈرو (۲۸) تب پطرس نے اوس سے جواب مین کہا ایخداوند اگر توہی ہے تو مجھے فرما کہ مین پانی پہ چلکے تیرے پاس آؤن (۲۹) اوسنے کہا آ۔ تب پطرس کشتی پر سے اوتر کے پانی پر چلنے لگا کہ یسوع پاس جائے (۳۰) پر جب دیکھا کہ ہوا تیز ہے تو ڈرا اور جب ڈوبنے لگا چلاّ کے کہا ایخداوند مجھے بچا (۳۱) وونہین یسوع نے ہاتھ بڑہا کے اوسے پکڑ لیا اور اوس سے کہا اے کم اعتقاد تو کیون شک لایا (۳۲) اور جب وی کشتی پر آئے ہوا تھم گئی الی ۹-۲۸

(۲۸) پطرس نے یہ ہر کام پر جو چاہیے وہ کام نہو سکے بہت جلدی آمادہ ہوجاتا تھا۔
مجھے فرما۔ وہ جانتا تھا کہ مین مسیح کی قدرت سے یہ کام کر لونگا۔ اس سبب سے ایسا کہا اور اس امر کا لوگونکو ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ مین کیسا بھروسا مسیح پر رکھتا ہون اور یہ کہ اوس بھروسے کے سبب سے جو کام چاہون کر سکونگا پطرس کا ایسا اعتقاد عمدہ تھا لیکن اوسکے ساتھ شیخی کی بھی آمیزش تھی وہ بیشک اپنے دل مین ایسا کچھ سمجھا ہوگا کہ خداوند ضرور مجھے کو بلاتا ہے۔ وہ بہادر مین ہی ہون جو طالب کیا گیا ہون۔
(۲۹) وہ پانی پر چلا۔ یعنی پطرس نے واقع مین یہ معجزہ کیا۔

سجدہ کر کے یعنی بڑی تعظیم سے جھک کر یہ اقرار کیا کہ "تو خدا کا بیٹا ہے۔ ان الفاظ کا مطلب کچھ اس اقرار سے جو باب ۱۶ مین کیا ہے کہ "تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے" اوس سے کچھ کم نہین ہے۔ اس ماجرے کو دیکھکر بیشک اونکے دلون مین ایسے اقرار کا اعتقاد پیدا ہوا ہوگا اور یقیناً کوئی پطرس سے بڑھکر اقرار مین نہین ہو سکتا تھا اسواسطے کہ مسیح کی قدرت کو بہت کچھ دیکھ چکا تھا۔

(۳۴) **گنیسرت کے ملک مین**۔ یہ ملک اوس جھیل پچھم کی سمت کو کفرناحوم کے قریب عین جنوب مین واقع ہے۔ یوسفس صاحب نے بیان کیا ہے کہ یہ ایک عجیب خوشنما میدان نظر آتا ہے۔ اس خوشنما میدان پر ہمارا خداوند اور اوسکے شاگرد اکثر چلا پھرا کرتے تھے۔ زمین اور سمندر اور آسمان کی طرح طرح کی تمثیلون کے ساتھ مسیح نے یہان پر اکثر بیانات کیا تھا۔ چنانچہ یہ میدان کفرناحوم کے جنوب مین واقع ہے شاگرد جو کفرناحوم کو جاتے ہوئے بیت صیدا کی طرف چل پڑے تھے ضرور اپنی راہ سے دور پڑ گئے ہونگے +

پندرھوان باب

تب یروسلم کے فقیہہ اور فریسیون نے یسوع پاس آکے کہا (۲) تیرے شاگرد کیون بزرگون کی روایتون کو ٹالدیتے ہین کہ روٹی کہانے کے وقت اپنے ہاتھ نہین دہوتے (۳) اونے اونھین جواب مین کہا کہ تم کسواسطے اپنی روایتون کے سبب خدا کا حکم ٹالدیتے ہو مرقس ۷-۱ لوقا ۱۱-۳۸ + مرقس ۷-۵ +

پندرھوان باب

(۱) یہودیون نے جب دیکھا کہ مسیح عید فسح کے مقام پر نہین ہے تو کچھ آدمی کفرناحوم کو اس مقصد کے واسطے روانہ کیئے کہ وہان جا کر مسیح سے مباحثہ کرین جنہون نے وہان پہونچکر یہ بحث شروع کی کہ تیرے شاگرد بزرگون کی روایتون

اونسے اس سے گریز نہین کی وہ تو بزرگون کی روایت سے مسلح ہوکر بحث کرنے کو آئے مسیح یہوداہ کی شریعت سے
اونکا مقابلہ کرتا ہے انسان کی باتون سے خدا کی باتون کا مقابلہ ہے -

خدا کا حکم- خدا کے فرمودہ پر انسانکو خاموشی اختیار کرنا چاہئیے- خدا کے حکمونکے مقابل انسانکی باتونکی کیا حقیقت ہے-
بعض مسلمان اس آیت سے اور نیز آیت ۹- اور آیت ۱۱ سے ۱۵ باب اول طلس سے یہ ثابت کرتے ہین کہ عہد جدید مین تحریف واقع ہوئی ہے
لیکن ذرا خیال سے معلوم ہو جاویگا کہ یہ بات درست نہین ہے اسواسطے کہ تحریف کے معنی اصل متن کو بدل ڈالنے کے ہین اور ان
آیات سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ یہودیون کی یہ عادت تھی کہ خدا کے احکام کے مطلب کو اپنی حکایتون اور روایتون
اور جھوٹی تعلیم سے اولٹ پلٹ کر دیتے تھے سو اس سے کچھ تحریف ثابت نہین ہوتی ہے +

(۴) کیونکہ خدا نے فرمایا ہے کہ اپنے مان باپ کی عزت کر[a] اور جو ما
یا باپ پر لعنت کرے جان سے مارا جائے (۵) پر تم کہتے ہو کہ جو کوئی
اپنے باپ یا ماکو کہے کہ جو کچھہ مجھے تجھکو دینا واجب تھا سو خدا کی نذر ہوا
(۶) اور اپنے باپ یا ماکی عزت نہ کرے تو کچھہ مضائقہ نہین- پس تمنے
اپنی روایتون سے خدا کے حکم کو باطل کیا (۷) اے ریاکارو
یسعیاہ نے کیا خوب تمھارے حق مین نبوت کی جب کہا

کہ خر[a] ۲۰- ۱۲+ ۱حب ۱۹- ۳+ است ۵- ۱۶+ امث ۲۳- ۲۲+ افس ۶- ۲+ خر[b] ۲۱- ۱۷+ احب ۲۰- ۹+ است
۲۷- ۱۶+ امث ۲۰- ۲۰+ ۳۰- ۱۷+ مرق[c] ۷- ۱۱و۱۲+ مرق ۷- ۶+

(۴) خدا نے فرمایا ہے بعض لوگ ایسے ہین جو عہد عتیق کی روایت کی تنسیخ کرتے فقط عہد جدید
کو مانتے ہین لیکن ہمارا منجی موسی کی رسالت کی بیان پر تصدیق کرتا ہے اور یہ دعوی کرتا ہے کہ وہ سب حکم خدا کیطرف
طرف سے ہین +
اپنے مان باپ کی عزت کر- مسیح ایسی نصیحت شروع کرتا ہے جو دنیا کی سیدھی سادی بات

کے مطابق اور کل آدم زاد کے دلون اور دستورون کے موافق ہے +

نذر - یعنی جو خالصتاً للہ ہو - جو چیز خدا کے واسطے مخصوص کیجاوے اوسمین یہودیون کی روایت کے مطابق کسی کا دعویٰ نہین رہتا تھا یہانتک کہ اگر نذر کرنیوالے کے ماباپ کو بھی احتیاج آپڑتے تو اونکو بھی اوسمین سے نہین مل سکتا تھا پس اس طور سے نذر کرنا ایسا ہوا کہ جو کچھ مینے ہدیہ کیا خدا کی نذر ہے یہان تک کہ میرا باپ بھی اوسمین سے کچھ نہ لیوے۔ یہودیون کا یہ عقیدہ تھا کہ اگر کوئی لڑکا غصے کی حالت مین بھی ایسا کہہ جاوے کہ یہ چیز خدا کی نذر ہے تو بھی اوسکا ادا کرنا واجب ہوجاتا - پس مسیح نے یہ کہا کہ یہودی جسطرح اپنے ماں باپ سے مخاطب ہوتے تھے اوسکا مطلب یہ ہوا کہ ہاے میرے باپ یہ میرا مال و اسباب جو تجھکو دینا واجب تھا مینے خدا کی نذر کیا اب تجھے نہین ملسکتا۔

(۶) کچھ مضائقہ نہین - اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان باتون سے ہمارے خداوند کا یہ مطلب تھا کہ پانچوین حکم کے مطابق لڑکون کو چاہئے کہ جب ماں باپ کو ضعیفی مین احتیاج پڑے تو اونکی مدد کرین - اسی طرح ایک یہودی عالم فیلو نے لکھا ہے "جو کچھ اولاد کے پاس ہے سو ماں باپ کا ہے"

اسی طرح سلیمان نے کہا (امثال ۲۸ - ۲۴) "وہ جو اپنے ماں باپ کو لوٹتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ گناہ نہین وہ غارتگر کا ساتھی ہے" جب ہم یہ سوچتے ہین کہ یہودی لڑکا حالت غصہ مین اپنے والدین کو بھوکھا مرنے کیلیے اسطرح الگ چھوڑ سکتا کہ "یہ نذر خالصتاً للہ ہے اسمین کچھ کسی کا دعویٰ نہین" تو معلوم ہوتا ہے کہ اس خراب دستور سے خدا کے حکم کو کہ اولاد کو اپنے ماں باپ کی خدمت کرنی چاہئے کیسا اندیشہ تھا - لیکن باین ہمہ بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا ان لوگون کے نزدیک بڑا گناہ تھا +

اے ریاکارو - ریاکار اس سبب سے تھے کہ اونھون نے ایسا مذہب بنایا جسمین کچھ نیکی نہ تھی +

تمھارے حق مین نبوت کی یسیاہ نے پہلے ہی سے الہام کی رو سے تمہارے چلن و روئیے کا ذکر کیا ہے - خدا جانتا تھا کہ برے آدمی ہر زمانے مین ایسے ہی ہوا کرینگے - اس سبب سے جب ایک زمانے کے اس قسم کے برے لوگون کے چلن و روئیے کا ذکر آگیا وہی سب زمانے کے برے لوگون کے واسطے ہوا +

(۹) یہ لوگ اپنے منہ سے میری نزدیکی ڈھونڈتے اور ہونٹون سے میری عزت کرتے ہین پر اونکے دل مجھ سے دور ہین۔

(۹) لیکن وے عبث میری پرستش کرتے ہین کیونکہ تعلیم کرنے مین انسان ہی کی حکم سناتے ہین (۱۰) پھر اوسنے جماعت کو بلاکر اون سے کہا سنو اور سمجھو (۱۱) جو چیز منہ مین جاتی ہے آدمی کو ناپاک نہین کرتی بلکہ وہ جو منہ سے نکلتی ہے وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہے (۱۲) تب اوسکے شاگردون نے اوس پاس آکے اوس سے کہا کیا تو جانتا ہے کہ فریسی یہہ بات سنکر ناراض ہوئے (۱۳) اوسنے اونکے جواب مین کہا جو پودھا میرے آسمانی باپ نے نہین لگایا جڑ سے اوکھاڑا جائے گا۔ یس ۲۹-۱۳+ خرق ۲۲-۳۱+ یس ۲۹-۱۳+ قل ۲-۱۸-۲۲+ طط ۱-۱۴+ مرق ۷-۱۴+ اعمال ۱۰-۱۵+ روم ۱۴-۱۴ و ۱۷ و ۲۰+ اتم ۴-۴+ طط ۱-۱۵+ یوح ۱۵-۲+ اقرنتی ۳-۱۲ وغیرہ +

(۸) ہونٹھون سے یعنی منہ سے بولتے ہین کہ یہ نذر خالصتاً للہ ہے لیکن اونکا مطلب وس حکمون کا توڑنا اور اپنے مان باپ کی بے عزتی کرنا ہے +

(۹) عبث میری پرستش کرتے ہین۔ یعنی اون کی دعائین بھی جو اِس طور سے مانگتے ہین خدا کے نزدیک برا اور مکروہ ہے +

(۱۰) جماعت کو بلاکر۔ فریسیون نے جو یروسلم سے ایسے غصے ہو کر بحث کرنے آئے تھے دیکھا کہ ہم ہار گئے۔ اب یسوع اور لوگون کی طرف مخاطب ہوا +

(۱۱) وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہے یعنی یہ کھانا جو آدمی کے منہ مین جاتا ہے وہ کچھ ناپاک نہین کرتا ہے بلکہ

وہ بُری باتین جو آدمی کے ارادہ سے ہوتی ہین وہ اوسکی روح کو ناپاک کرتی ہین اور اسیطرح جو بُرے کام اور جو بُرے خیالات ہون وہ سب روح کو ناپاک کرتے ہین اسواسطے کہ یہ سب ارادے یعنی دل سے ہوتے ہین۔

(۱۲) شاگردون نے اوس پاس آکے کہا اسوقت فریسی اور وہ بھیڑ سب چلے گئے تھے۔ شاگردون ہی سے بات چیت ہوتی تھی۔

کیا تو جانتا ہے۔ شاگرد کہنے کو آئے تھے کہ فریسی ناراض ہوگئے تھے۔ شاید خود فریسیون سے نوبت گفتگو کی آئی ہوگی جو اونھون نے مسیح کو آکر یہ خبر دی۔ دیکھیئے شاگردون کے دل کیسے تھے جو مسیح کے مخالفون کی باتون کا اثر اونکے دلون پر ہوا۔ ۱۶ وین آیت دیکھو ❊

فریسی یہ بات سُنکر۔ یعنی جو کچھ تو نے اون سے کہا اور جسکا مطلب بھیڑ کو سمجھایا اون باتون کو سُنکر **ناراض ہوئے۔** اسواسطے کہ وہ تو جانتے تھے کہ ہم ہرا دین گے ہارین گے نہین۔ وے اپنے بزرگون کی روایت سے شاگردون پر الزام دھرکے مسیح کو قائل کرنا چاہتے تھے لیکن ہمارے خداوند نے ایک ذرا دیر مین اونکو خوب ٹھیک کر دیا۔ یہی سبب اونکی ناراضی کا تھا ❊

(۱۳) جو پودا۔ یعنی جو باتین اور جو مسائل اور روایات یہودیون کے گویا ایسے پودے ہین جنکو خدا نے نہین لگایا بلکہ آدمیون کے لگائے ہوئے ہین اسواسطے جڑ سے اوکھیڑے جائینگے یعنی یہ باتین انسان نے اپنی طبیعت سے بنالی ہین خدا کی طرف سے مقرر نہین ہوئی ہین اسواسطے قائم نہین رہینگی۔ روایت کلام الٰہی کے برابر نہین ہوسکتی ہے اور جب برابر نہین تو خدا کے کلام کی مخالفت کیا کرسکتی ہے ❊

(۱۴) اونھین جانے دو۔ وے اندھون کے راہ دکھلانیوالے ہین پھر اگر اندھا اندھے کو راہ دکھاوے تو دونون گڑھے مین گرینگے (۱۵) پطرس نے اونھین جواب مین کہا وہ تمثیل ہمین سمجھا (۱۶) یسوع نے کہا کیا تم بھی ابتک نے سمجھ ہو (۱۷) ابتک تم نہین سمجھتے کہ جو کچھ مُنہ مین جاتا پیٹ مین پڑتا ہے اور گڑھے

میں پھینکا جاتا (۱۸) پر وہ باتیں جو مُنہ سے نکلتیں دل سے آتی ہیں وے آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔ یس ۹-۱۶۔ مل ۲-۸۔ متی ۲۳-۱۶۔ لوق ۶-۹۔۴۔ مرق ۷-۱۰۔ متی ۱۲-۱۹۔ مرق ۷-۱۸۔ اق ۶-۱۳۔ یعق ۳-۶۔

(۱۴) اونھین جانے دو۔ اونکو اپنی از حد جہالت مین پڑا رہنے دو۔ انھون نے عزم بالجزم اور مقصد اپنا یہی ٹھہرالیا کہ حق کو چھپا دین اور لوگون کو گمراہ کرین۔

اگر اندھا اندھے کو راہ دکھاوے تو دونون گڑھے مین گرینگے یہ ایک کہاوت ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ بہکانے والا اور بہکنے والا دونون ہلاک ہون گے +

(۱۶) کیا تم بھی۔ یعنی کیا تم میرے شاگرد بھی۔ یہ کلمہ تعجب کا ہے +

ابتک یعنی باوجود میرے اسقدر سمجھانے اور سکھانے کے

بے سمجھ ہو۔ یعنی جانتے نہین کہ جسمانی ناپاکی اور روحانی ناپاکی مین کیا فرق ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ مسیح نے شاگردون کو اجازت دے دی تھی کہ ایسے دھونے کا خیال نہ کرین بلکہ بارہا ان سے کہہ چکا تھا کہ کچھ جسم کے دھونے سے روح نہین دھوئی جا سکتی ہے۔ پاکی روح کی چاہیے لیکن باوجود اسکے ان نصیحتون کے مقابلے مین فریسی معلمون نے اپنے مسائل ہاتھ دھونے کے جسوقت پیش کیئے تو شاگرد اوسوقت کسی قدر گھبرا گئے اور اوسکی احتیاج پڑی کہ پھر اچھی طرح اسکا بیان مسیح سے سُنین +

(۱۸) جو مُنہ سے نکلتین۔ یعنی ہماری باتین +

دل سے یعنی ارادتاً ہوتی ہین۔ اسی جہت سے صرف باتین ہی نہین بلکہ کل ہمارے افعال بھی اور جو کچھ دل سے ہووے سب ارادے مین داخل ہین۔ انسان باختیار خود فاعل ہے۔ اسی سبب سے جو فعل اوسکے ارادے اور اختیار سے ہوگا اوسکا وہ جواب دہ ہوگا +

(۱۹) کیونکہ بُرے خیال خون زنا حرامکاری چوری جھوٹی گواہی کفر دل ہی سے نکلتے ہین (۲۰) یہی باتین آدمی کی ناپاک کرنیوالی ہین پر

بن دہوئے ہاتھہ کہانا کہانا آدمی کو ناپاک نہین کرتا (۲۱) تب یسوع وہان سے روانہ ہوکے سور اور صیدا کی اطراف مین گیا[۱۹] (۲۲) اور دیکہو ایک کنعانی عورت وہان کی سرزمین سے نکل کے اوسے پکارتی ہوئی چلی آئی کہ اے خداوند داؤد کے بیٹے مجہپر رحم کر کہ میری بیٹی ایک دیوکے غلبے سے بےحال ہی[۲۰]

بیدا ۶۔ ۵ ۔ ۸ ۔ ۲۱ ۔ است ۶ ۔ ۱۴ ۔ یر ۱۰ ۔ ۹ ۔ مرق ۷ ۔ ۲۱ ۔ مرق ۷ ۔ ۲۴

---

(۱۹) بُرے خیال ۔ انکا وجود اوس فعل سے جو ان سے سرزد ہوا کرتا ہے مقدم ہے ۔ قبل اس سے کہ کوئی گناہ وقوع مین آوے دل ہی اوسکو بتاتا ہے اور اوسکے اختیار کرنے یا نکرنے کا حکم کرتا ہے ۔ اسی نظر کر برے خیال سے مطلب وہ صلاح ہے جس سے کوئی گناہ جسکا ذکر اس آیت مین ہوا ہے ۔ ۔ ۔ انکا ذکر اس آیت مین کچہ اوسی ترتیب پر ہے جس ترتیب پر موسی کے دس حکمون مین چہٹے حکم سے لیکے اوسکے نیچے تک ملتا ہے ۔ اسمین ہر طرح کا جہوٹ بولنا داخل ہے ۔

کفر یعنی خدا کی یا آدمی کی نسبت ناقص کلمے کہنا لیکن یہ لفظ خاص کر کے خدا کے واسطے آتا ہے ۔

دل ہی سے ۔ اسواسطے کہ دل ہی کل ارادون اور کامون کا مخرج ہے ۔ جتنے کہ برے کام ہین گنہگار طبیعت سے نکلتے ہین اول برائی طبیعت مین پیدا ہوتی ہے تب اوس سے برا کام سرزد ہوتا ہے اسلئے خاص کر دل ہی کو برا کہا گیا ہے ●

(۲۰) یہی باتین ۔ یہ مطلب نہین کہ کل باتین بری یہی ہین اور انکے علاوہ اور نہین بلکہ مطلب یہ ہے کہ اکثر بری باتین اسی طریق پر ہین ●

(۲۱) تب یسوع وہان سے روانہ ہوکے ۔ اگلی دشمنی یہودیون کی جو خداوند کے ساتھہ اس سبب سے کہ اوسنے فریسیون کو قائل معقول کیا تہا اسقدر بڑہ گئی تہی کہ آخر کو مسیح نے جب دیکہا کہ یہ لوگ طرح طرح کی باتین بنا کر پہانسنے کی کرتے ہین کفرناحوم چہوڑ دیا ۔ سوا اسکے ہیرودیس انتپاس کو اسوقت مین بہی جب سے یوحنا مقتول ہوا تہا مسیح کا خیال لگا رہتا تہا ۔ غرضکہ دونون حاکمون یعنی یہود یا اور جلیل مین پناہ نپاکر سوبہ صور روم کے کنارے جا لیا (دیکہو شرح باب ۱۴)

صور اور صیدا کے اطراف مین - جو یہودیہ کے شمال و غربی حصّے مین بحر روم پر واقع ہین -

(۲۲) **ایک کنعانی عورت** یہ عورت غیر قوم کی تہی لیکن مسیح کا حال سُن چکی تہی اور معلوم ہوتا ہی کہ اسکو یقین تہا کہ یہودیون مین برحق مسیح آنیوالا ہی - مرقس نے باب ۷ - ۲۶ مین لکہا ہی کہ یہ عورت یونانی تہی یعنی مذہب کی یہودنی تہی اور قوم کی سورفنکی تہی - فنکیا یونانی نام اوس قطعہ ملک کا تہا جو سلسلۂ کوہ لبنان اور بحر روم کے وسط مین واقع ہے جسمین قدیم کنعانی رہتے تہے اس ملک کا جو حصہ رومیون کے صوبے صوریہ مین داخل تہا اوسکو سور و فنکیا کہتے تہے +

داؤد کے بیٹے - یعنی اوسکو اوسکے یہودی نام اور نسب سے پکارتی تہی - اسطرحپر پکارنے سے اوسکی غرض یہ تہی کہ مسیح میری طرف متوجہ ہووے اور جان لے کہ یہ عورت یہودیون کی باتون سے واقف ہے بلکہ اونکی باتونپر یقین بہی رکہتی ہے +

میری بیٹی ایک دیو کے غلبے سے - افسوس کیا سخت مصیبت تہی - بیماری اور دیوانہ پن بڑی وحشت کی چیز ہے لیکن اوس ماپر اپنی لڑکی کو دیو کے پنجہ مین گرفتار دیکہکر کیسی کچہ مصیبت گذرتی ہوگی - کچہ عجب نہین جب اوسنے سُنا کہ ایک آدمی ایسی قدرتِ الٰہی رکہتا ہے کہ اسکے پنجہ سے چہڑاوے - تو اوسکی طرف نہایت عجز و انکسار سے عرض کرتی اور پیچہے پیچہے چلاتی ہوئی چلی آئی -

---

(۲۳) اوسنے کچہ جواب نہ دیا تب اوسکے شاگردون نے پاس آکر اوسکی منت کی کہ اوسے رخصت کر کیونکہ وہ ہمارے پیچہے چلّاتی ہے (۲۴) اوسنے جواب مین کہا مین اسرائیل کے گہر کی کہوئی ہوئی بہیڑون کے سوا اور کسی پاس بہیجا نہین گیا (۲۵) پر وہ آئی اور اوسے سجدہ کرکے کہا ایخداوند میری مدد کر (۲۶) اوسنے جواب دیا مناسب نہین کہ لڑکون کی روٹی لیکر کتّون کو پہینک دیوین - متی ۱۰-۵ و ۶ + اعم ۳-۲۵ و ۲۶ + ۱۳-۴۶ + روم ۱۵-۸ + متی ۷-۶ + فلپ ۳-۲

---

(۲۳) **اونسنے کچہ جواب نہ دیا** - مسیح کی رسالت اول بنی اسرائیل ہی کیواسطے تہی - اسمین شک نہین کہ

غیر قوموں کو پریشانی اور مصیبت بہت ستاتی تھی اور اگرچہ مسیح اونکے واسطے بھی گوارہ ہوتا ہم اونکے معجزات دکھلانا اور منادی کرنا خاص بنی اسرائیل کے واسطے تہا۔ دیکھو شرح آیت ۲۶۔

جواب نہ دیا۔ کوئی ملائم بات نہیں کہی نہ اوسکو وہان سے دفع کیا فقط اپنی راہ چلا گیا اس خیال سے کہ ایسے بہتیرے لوگ دنیا مین پریشانی اور مصیبت مین مبتلا ہونگے ۰

اوسے رخصت کر۔ یعنی اوسکی عرض سن لے کہ وہ جلدی یہان سے چلی جاوے۔ وہ شاگرد مسیح سے اوس عورت پر رحم کرنے کو صرف اسی غرض سے کہتے تھے کہ کسی طرح اسکا چلانا موقوف ہو اور وہ یہان سے چلی جاوے۔

ہمارے پیچھے چلاتی ہے۔ یعنی اس غیر ملک مین یہ عورت ہم لوگون کے ستانے کو پیچھے پیچھے چیخین مارتی چلی آتی ہے۔ ہم تو اس دور دراز ملک مین اپنے چھپانے کو آئے ہین یہ تو شہرت کیا چاہتی ہے ۰

(۲۴) **اوسنے جواب مین کہا**۔ یعنی شاگردون سے مسیح نے جو سبب اوس عورت کی طرف عدم توجہی کا تہا اوسکو بیان کیا ہے اوس سے مسیح کا حال اس بارہ مین ظاہر ہوتا ہے جیسا بعض لوگ جانتے ہین کہ فقط اوس عورت کا ایمان پختہ کرنے کو اول مسیح اسطرح پیش آیا یعنی اوسکی دعا قبول کرنے مین تامل کیا یہ بات نہین ہے بلکہ علاوہ اسکے تامل کی وجہ یہ تہی کہ اوسکی رسالت اول خاص یہودیون کے واسطے تھی غیر قومون کے لیئے نہ تھی ہان البتہ غیر قومونکو یہودیون کے ذریعہ سے یہ دین پہونچنا چاہیئے تہا نہ مسیح کی ذات خاص سے ۰

کہوئی ہوئی بھیڑون کے سوا۔ یعنی اسرائیل کے گھرانے کا یہ حال ہے۔ وہ سب کہوئی ہوئی بھیڑین ہین اور اونہین کے لیئے مین بھیجا گیا ہون۔

بھیجا گیا۔ یعنی جس خدا نے مجکو یہ حکم دیا ہے مین اوسکے اختیار مین ہون اور اوسکے حکم کا منشا یہی ہے کہ میری رسالت بالفعل بنی اسرائیل تک محدود رہے ۰

(۲۵) **پروہ آئی**۔ یعنی اس گفتگو کے درمیان معلوم ہوتا ہے کہ مسیح ایک لحظ ٹھہرا اور عورت جو پیچھے دوڑتی چلی آتی تھی اس وقت موقع پاکر مسیح کے سامنے حاضر ہوئی اور اوسکے قدمون پر گرکے مایوسی کے عالم مین یہ عرض معروض کرنے لگی کہ اے خداوند میری مدد کر۔ اس سردمہری کو کہ مین بنی اسرائیل کے واسطے بھیجا گیا ہون اپنے دل سے دور کر میری پریشانی دیکھ میری بیٹی پر نہین مجھپر رحم فرمائیے اوسکو اس مرض شدید سے نجات دیجئے ۰

(۲۶) **مناسب نہین**۔ یعنی خدا نے اسواسطے مجکو بند و بست نہین مقرر کیا ہے کہ مین غیر قومون مین منادی کرون میری رسالت اول خاص یہودیون کے واسطے ہے۔ باوجودیکہ وہ عورت غیر قوم کی تھی لیکن خداوند نے دیکھا کہ اس

یہ کامل طور پر آزمائی جاوے تو سچی نکلے اسواسطے اول اوسکی تحقیر کی اور نہایت عجز و انکسار کے مرتبہ مین ڈالا تا دیکھ لین کہ
یہ عورت گو غیر قوم کی ہے مگر دل کی مسکین ہے۔ مسلمان یہان پر یہ اعتراض کرتے ہین کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ اول
مسیح نے اوس عورت کے ساتھ بڑی سخت کلامی اور تنبیہ کی مگر پیچھے کر اپنا ارادہ بدل دیا اور درخواست اوسکی پوری کی۔
اِس سے مسیح کی سختی اور تلون مزاجی دونون ظاہر ہوتی ہین۔ پھر آگے چلکر کہتے ہین کہ آیت ۲۴ سے معلوم ہوتا ہی کہ مسیح کا مذہب
فقط یہودیون کے واسطے تھا مگر بعد کو مسیح نے اپنے شاگردون سے یہ حکم دیا کہ تم تمام قومون مین جاؤ اِس سے پایا جاتا ہے کہ
ایک آیت دوسرے کی ناسخ ہے جیسا قرآن مین ہے پہلے اعتراض سے اونکی غرض یہ ہے کہ کسیطرح انجیل مین تحریف ثابت
ہوجاوے کیونکہ کل مسلمانون کے عقیدے کے بموجب مسیح نیک اور ربانی تھا اس سبب سے اوس سے ایسی سختی اور
تلون مزاجی کی باتین ہو نہین سکتین سوائے اسکے کہ وہ بیان ہی غلط ہی اور کچھ نہین۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ وہ بیان بالکل درست
اور صحیح اور یہ اعتراض صرف بسبب عدم واقفیت کے پیدا ہوتا ہی ورنہ کوئی صاحب ہوش ایسی باتین مسیح کی نسبت بنانے سے
انجیل کی تحریف کرنا نہ چاہے گا۔ یہ بات صحیح ہے کہ یہ الفاظ جو مسیح کی زبان سے صادر ہوئے ہین۔ ظاہرا سخت معلوم ہوتے
ہین۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ یہودیون کی عادت تھی کہ سوائے اپنے اور تمام آدمیون کو کتے کہا کرتے تھے اور یہ
محاورہ عام ہوگیا تھا پس اِس نظر کر مسیح نے یہودیون کے عام محاورہ کو جسمین باعث عام ہونے کے بہت سختی نہ رہی
تھی استعمال کیا تھا۔ سوا اسکے یہ دیکھنا چاہئیے کہ مسیح نے اوس عورت سے یہ نہین کہا تھا کہ مین تیری درخواست نہین
پوری کرونگا۔ وہ جواب مسیح کا بظاہر سخت معلوم ہوتا تھا جیسا کہ ہمارے درمیان مین صدہا باتین جنمین ذرا سختی سی معلوم ہوتی ہے
حالانکہ اوس سے ہمارا مطلب سختی نہین ہوتا ہے اور سننے والا ہمارے مطلب کو بخوبی پہچان جاتا ہے مثلاً فرض کرو کوئی لڑکا اپنے
والدین سے جاکر کوئی چیز بے وقت مانگے اور والدین اوس سے تنبیہاً کہین کہ خبردار پھر کبھی ایسا نہ کرنا تو اس سے یہ مطلب
نہین ہے کہ وہ چیز ہم تجھکو اسوقت نہ دینگے۔ وہ لڑکا بخوبی جان لیگا کہ اس سے ماباپ کا مطلب مصلحتِ وقت سے منع کرنا اور ناخوشی
غرض مسیح کے قول کی نہ تھی اوسنے شوق بڑہانے کے واسطے بھی ایسا کہا تھا بیشک اوسکا مطلب اوس عورت کے
برکت دینے کا تھا اور یہ کلمات اِس لئے بھی تھے کہ وہ عورت اوس برکت لینے کے واسطے خوب مستعد ہوجاوے اِس سے
یہ کسی طرح نہین ثابت ہوتا ہی کہ اول مسیح کا ارادہ برکت نہ دینے کا تھا پھر پیچھے کر اوسنے اِس ارادہ کو بدل دیا۔
یہ اعتراض ہوسکتا ہی کہ آیت ۲۴ وین اور آیات سے جنکا مضمون یہ ہے کہ تم اور سب قومون مین جاؤ منسوخ ہے
لیکن غور کرنے سے یہ اعتراض حل ہوجاتا ہے۔ سمجھنا چاہئیے کہ ابتدا سے مسیح کا یہ مطلب تھا کہ یہ مذہب تمام قومون مین
پھیلے اور اسکی تصدیق نبیون کے بھی پیشین گوئیان کی تھین لیکن اوسکا خاص کام اِس دنیا مین یہ تھا کہ اول بنار اِس

مذہب کی سیودیوں مین ڈالے تاکہ اون سے پہراور تمام قومون مین اوسکی بادشاہت پہیل جاوے پس اس کل آیت مین نہ کسی طرح کا اختلاف پایا جاتا ہے اور نہ نسخ واقع ہوا ہے - یہ صرف لوگون کی عدم وقفیت کے سبب اعتراض پیدا ہوا ہے

(۲۷) اوسنے کہا سچ اے خداوند مگر کتے بہی جو ٹکڑے اون کے خداوند کی میز سے گرتے کہاتے ہین (۲۸) تب یسوع نے اوسے کہا ای عورت تیرا اعتقاد بڑا ہے جو چاہتی ہے تیرے لئے ہووے اور اوسی گہڑی اوسکی بیٹی چنگی ہوگئی (۲۹) پہر یسوع وہان سے روانہ ہوکے جلیل کے دریا کے نزدیک آیا اور ایک پہاڑ پر چڑہ کر وہان بیٹہا ۔ مرقس ۷: ۳۱، متی ۴: ۱۸۔

(۲۷) سچ اے خداوند - یعنی اوس عورت نے ان مہات تحقیر کو قبول کیا اور مسیح کے حم اپنے کے لائق نہ ہی اور یہ کہنے لگی "کتے بہی جو ٹکڑے ان کے خداوند کی میز سے گرتے کہاتے ہین - مین کتا ہون اور یہود بیٹے ہیں تو چاہیئے کہ پس ماندہ تیری رحمت کا مجہے ملے" +

(۲۸) اے عورت یعنی مسیح نے اوس عورت سے متعجب ہوکے یہ کلمہ کہا اور دکہا دیا کہ اسنے آقا یقبول کی اور اسکے اعتقاد نے غیر قومون سے اسکو مستثنی کردیا اس واسطے اسکی دعا مقبول ہوگئی مرقس نے لکہا ہے کہ جب وہ عورت گہر لوٹ کر گئی تو اوسکیا دیکہا کہ دیو دور ہوگیا اور بیٹی بچہونے پر پڑی ہے"

تیرا اعتقاد - یعنی اوسکے اس اعتقاد مین صرف یہی خصوصیت نہتی کہ بڑا تہا بلکہ خصوصیت یہ تہی کہ دوسرے کے واسطے بہی موجب برکت کا ہوا یعنی اوسکے ذریعہ سے اوسکی بیٹی نے شفا پائی - پس یہ کامیابی کی سعی کا نمونہ ہے ماں کے واسطے اور نیز اوسکی اولاد کیواسطے یہ دلسوزی اثر دعا موجب نزول برکت کا ہوئی اور نتیجہ یہ ہوا کہ اولاد کیواسطے ماں باپ کی دعا کیا برکت کی بات ہوتی ہے اور پہر ایک دعا کرنے والے ماں باپ کے واسطے بہی چاہیئے کہ اپنی اولاد کے بیٹے کو جو ایسے سخت گناہ اور پریشانی مین مبتلا ہوکر اوسکی رہائی کیواسطے دعا مانگتے ہین -

(۲۹) وہان سے روانہ ہوکر جلیل کے دریا کے نزدیک آیا - یعنی شمال دنہ باجہتہ

جلیل سے شمال و شرقی جلیل مین آیا - اس چلے آنے کی وجہ تو ی شرح ۲۱ آیت مین بیان ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کفرناحوم کی راہ سے بغیر وہان کے لوگون سے ملے چلا آیا - کچھ دنون قبل اسکے فریسیون سے مباحثے کرنے کے بعد جو یروشلم سے اوسکو پرانکو آئی تھے دفعتاً وہان سے چلا آیا تھا +

پہاڑ پر چڑہکر - یعنی گنیسرت کی جھیل سے پورب کی سمت کو جو ایک پہاڑ کا سلسلہ ہے وہان پہونچا - یہ مقام ہیرودیس فیلبوس کے علاقے مین تھا (دیکھو شرح باب ۱۴ - آیت ۱۳)

وہان بیٹھا - یعنی یہودیون کے معلمون کی طرح جہان پر پہاڑ کا ڈہلاؤ تھا وہان وعظ و نصیحت کرنے بیٹھا +

(۳۰) اور بہت جماعتین لنگڑون اندہون گونگون اور ٹنڈون اور اونکے سوا بہتیرون کو ساتھہ لیکر اوس پاس آئین اور اونہین یسوع کے پاؤن پر ڈالا اور اوسنے اونہین چنگا کیا (۳۱) ایسا کہ جب اون جماعتون نے دیکھا کہ گونگے بولتے ٹنڈے تندرست ہوتے لنگڑے چلتے اور اندہے دیکھتے ہین تو تعجب کیا اور اسرائیل کے خداوند کی ستایش کی (۳۲) تب یسوع نے اپنے شاگردون کو اپنے پاس بلا کے کہا کہ مجھے اس جماعت پر رحم آتا ہے کہ تین دن میرے ساتھہ رہی اور اونکے پاس کچھہ کھانے کو نہین اور مین نہین چاہتا کہ اونہین فاقہ سے رخصت کرون ایسا نہو کہ راہ مین کہین ناطاقت ہوجائین (۳۳) اوسکے شاگردون نے اوس سے کہا کہ اس ویرانے مین اتنی روٹیان ہم کہان سے پاوین ایسی جماعت کو آسودہ کرین (۳۴) تب یسوع نے اونہین کہا کہ تمہ

پاس کتنی روٹیاں ہین وے بولے سات اور کئی ایک چھوٹی مچھلی

یسعیاہ ۳۵-۵ و ۶ + متی ۱۱-۵ - لوقا ۷-۲۲ + مرقس ۸-۱ و ۲ + متی ۱۴-۳۴ +

(۳۰) **بہت جماعتین** - پہلے جو مسیح اس جگہہ آیا تھا اور لوگ پہر اوسکی قدرت سے نفع اوٹھانے کو کہ چنگا کرتا تہا دور دور سے آنے کے واسطے مستعد تہے +

ٹنڈون کو - یعنی جنکے ہاتھہ پیدایش سے بے ڈول تہے - **پاؤن پر ڈالا** - کسر نفس اور عاجزی ظاہر کرنے کو مصنف استفسار کے اعتراض یہان فضول ہین - پہلا اعتراض یہ کہ متی نے بہت سے آدمیونکا تندرست ہونا لکھا اور مرقس نے صرف ایک ہی کا لکھا ہے - یہ بہت پرانا اعتراض ہے جسکا جواب بارہا ہو چکا کہ کل بیسیون مضمون کے واسطے ایک جواب کفایت کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ چارون انجیل کے مصنف الگ الگ تہے اس سبب سے کچھہ اختلاف پایا جاتا ہے مگر خلاف کہین نہین ہے - جس انجیل نویس کو جو باتین اچھی معلوم ہوئین اونے اپنے طور پر لکھی ہین (دیکھو شرح مرقس باب ۷ آیت ۳۲) دوسرا اعتراض یہ ہے کہ مسیح نے جو معجزہ کیا تو یہ کیون نہین ہوا کہ صرف زبان ہی کے کہہ دینے سے وہ معجزہ ہو جاتا کوئی فعل کرنا اوسکے واسطے نہ پڑتا (اسکے جواب مین شرح مرقس ۷ باب ۳۳ دیکھو)

تیسرا اعتراض یہ ہے کہ مسیح نے حالانکہ اوس اندہے آدمی سے جسکا ذکر مرقس کی انجیل مین ہے کہدیا تہا کہ کسی سے اپنے اچھے ہونے کا ذکر نہ کرے پہر بھی اوسکا ذکر انجیل مین لکہا ہے - اگر مسیح کو مخفی رکہنا منظور تہا تو چاہئے تہا کہ انجیل نویس اسکو نہ لکہتے - اسکے جواب مین متی ۹-۳۰ کی شرح دیکھو

(۳۱) **اسرائیل کے خداوند کی ستایش کی** - یعنی اوس خدا کی جنسے اگلے اسرائیلیون کو بھی اس قسم کی کرامات اگلے وقتون مین دکھلائی تہین - یہ لوگ سمجھتے تہے کہ کرامات دکھانے کے دن پہر آ چلے +

(۳۲) **اس جماعت پر رحم آتا ہے** - مسیح کی باتون اور کامون کو یہ لوگ بڑی توجہ سے سنتے تہے - اور مسیح کے ان کلمات حلم آمیز سے ظاہر ہے کہ اونکا حال قابل رحم تہا اور جو عرض معروض مسیح کے سامنے وہ لوگ کیا چاہتے تہے مسیح اوسکو پہلے ہی سے جانتا تہا - اسیطرح ہمارا حال ہے کہ ہمارا رحیم خداوند قبل ہمارے عرض کرنے کے ہماری حاجتون کو جانتا ہے کچھ حاجت عرض کرنے کی نہین ہے - ہمارا مانگنا اس غرض سے ہی چاہئے کہ ہم اوسکی رحمانی برکتون کے لائق ہو جاوین +

(۳۳) **کہان سے پاوین** - اس سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ شاگرد ون کو اگلے معجزے کی یاد آئی لیکن انکی

یہ جرأت نہ پڑی کہ جسطرح مسیح کی ماں مریم نے قانا کی شادی مین مسیح سے معجزہ طلب کیا تہا یہ بہی طلب کرین۔ مریم حالانکہ مسیح کی ماں تہی تاہم مسیح نے جو اوسکا بیٹا اور خداوند دونون تہا منع کیا۔ پہر شاگرد اوس سے کیسے کہتے کہ اگر اِس بہیڑ کو کہانا کہلانا ہے تو تیری قدرتِ اعجازی سے مہیا ہو جایگا۔ شاگردون نے عاجزی سے صرف اتنا ہی کلمہ کہا کہ کہان سے یا وینگے؟ مسیح کی ہر بات پر اونکی آنکہین لگی ہوئی تہین کہ دیکہین کیا کہتا ہے اور کیا کرتا ہے۔

(۳۴) **کتنی روٹیان ہین**۔ یعنی تمہارے پاس اسوقت کسقدر سامان ہے۔ جسقدر سرمایہ کہانے کا اسوقت موجود ہو اوس سے اسقدر کہانا بڑہا دیا جاویگا کہ سب کو کفایت کرے +

غرض دو مرتبہ اِسی ملک مین وہی ضرورت آن کے پڑی کہ مسیح نے بہوکہی جماعت کو جو دور دور سے گہر چہوڑ کر اوسکی باتین سننے آئے تھے "بیابان مین روٹی" مہیا کی۔ اِس پہلی جماعت نے مسیح کو بادشاہ بنانے کا کچہ خیال نہ کیا اور مسیح گنیسرت کو عبور کرکے چپکے سے اپنے شاگردون کے ہمراہ روانہ ہوگیا +

(۳۵) تب اوسنے جماعتون کو حکم کیا کہ زمین پر بیٹہہ جاوین (۳۶) پہر اون سات روٹیون اور مچھلیون کو دیکہکر شکر کیا اور توڑ کر اپنے شاگردون کو دیا اور شاگردون نے لوگون کو (۳۷) اور سب کہاکے آسودہ ہوئے اور ٹکڑون سے جو بچ رہے تھے اونہون نے سات ٹوکریان بہر کر اوٹہائین (۳۸) اور کہانیوالے سوا عورتون اور لڑکون کے چار ہزار مرد تھے (۳۹) اور جماعتون کو رخصت کرکے کشتی پر چڑہا اور مگدلا کی اطراف مین آیا۔ متی ۱۴-۱۹+ اشم ۹-۱۳+ لوق ۲۲-۱۹+ مرق ۸-۱۰+

(۳۸) **کہانے والے + + + چار ہزار مرد تھے**۔ بعض لوگ یہان پر یہ اعتراض کرتے ہین کہ متی کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ کہانیوالے سوا عورتون اور لڑکون کے چار ہزار مرد تھے اور مرقس ۸-۹- سے

پایا جاتا ہے کہ کھانیوالے چار ہزار کے قریب تھے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہین کہ یہانپر یہ اعتراض درست نہین ہے کیونکہ صرف اتنی بات ہے کہ متی نے ٹھیک ٹھیک تبلادی ہے کہ مرد چار ہزار تھے عورتون اور لڑکون کا نام مطلق نہین لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرقس کا مطلب صرف مردون کا تخمینہ تبلانے سے تھا اور اس صورت مین دونون کے بیان مین صفا موافقت رہے گی۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ لفظ "قریب" کا چار ہزار سے کم پر دلالت کرتا ہے اس سبب سے متی اور مرقس کے بیان مین فرق تعداد کسیقدر لازم آتا ہے تو ہم اوسکے جواب مین یہ کہتے ہین کہ لفظ قریب تعداد مقصود سے اگر کم پر دلالت کرتا ہے تو درست ترجمہ بیان پر نہین ہے۔ یونانی لفظ "ہوس" جسکے معنی تخمیناً ہین اوسکی تعریف لڈیل اور اسکاٹ صاحبان کے یونانی لغت مین اسطرح کی ہے کہ "اگر لفظ ہوس اسم عدد کے ساتھ استعمال کیا جاوے تو اوسکے معنی تعداد غیر معینہ بلا تخصیص کمی یا بیشی کے ہوتے ہین" بعض اردو ترجمون انجیل مین مرقس ۸-۹ مین لفظ "تخمیناً" استعمال کیا گیا ہے ہندی ترجمے مین لفظ "لگ بھگ" سے غرض مرقس کی مراد ہرگز یہ کہ یہ تعداد معینہ نہ تھی۔ یونانی زبان مین جو لفظ چار ہزار مذکر کیواسطے آیا ہے تو اوسکی علامت اور ہوتی ہے۔ اور مونث کیواسطے آتا ہے تو اور علامت ہوتی ہے اور یہانپر جو علامت آئی ہے اوس سے پایا جاتا ہے کہ مرقس کا مطلب صرف مردون سے تھا پس متی کے عین مطابق ہے۔

(۳۹) **مگدالا**۔ حال مین یہ ایک چھوٹا سا گاؤن ہے گنیسرت کی جھیل سے جانب غرب کو اور تبریاس کے شمال تھوڑی دور پر۔ یہ وہی جگہ ہے جسکے سبب سے مریم مگدلینی نے مگدلینی کا خطاب پایا تھا ۔

سولھوان باب

فریسیون اور صدوقیون نے آکے آزمایش کے لئیے اوس سے چاہا کہ ایک آسمانی نشان ہمین دکھا

متی ۱۲-۳۸ مرقس ۸-۱۱ لوقا ۱۱-۱۶ و ۱۲-۵۴-۵۶ یوحنا ۶-۳۰

سولھوان باب

(۱) **فریسیون اور صدوقیون نے آکے**۔ یہ دونون آپسمین اکثر لڑتے تھے لیکن مسیح کے مقابلے مین سب ایک ہوجاتے تھے۔ اس موقع پر بھی اونھون نے پھر وہی نشانی طلب کی جو کئی مرتبہ مانگ چکے تھے (دیکھو شرح متی ۱۲-۳۸ و ۳۹)

اوس سے چاہا۔ پہلے ایک مرتبہ مسیح ایسے نشان دکھلانے کا انکار کرچکا تھا۔ اب وے پھر وہی نشان طلب کرتے ہین۔ اگر مسیح اونکے کہنے کے بموجب نشان دکھلا دیتا۔ تب بھی یقین نہین ہے کہ وے اوسکو مانتے۔ اور جب اوسنے کوئی نشان نہ دکھلایا تو اونکو اوسکی مخالفت کی حجت ملگئی۔

آسمانی نشان۔ تاکہ اوسپر سحر و منتر کا گمان نہ جاوے۔ الفرڈ صاحب نے لکھا ہی کہ یہودیون کے خیال مین یہ بات ایسی تھی کہ جادوگر اور جھوٹے معبود زمین پر نشان دکھلانے کی قدرت رکھتے ہین۔ لیکن آسمانی نشان صرف خدا ہی کی طرف سے ہوتا ہے اور درحقیقت مسیح کے واسطے چند نشان آسمان سے وقوع مین بھی آئے تھے۔ مثلاً مسیح کی پیدایش کے وقت ستارے کا ہونا اور فرشتونکا آسمانی راگ اوسکا سوا د بنا تا فاختہ کا آسمان سے اوترنا اور زمین آسمان سے مختلف اوقات مین اس امر کی تصدیق کے واسطے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے آمین اور آخر کو اوسکے صلیب پانے کے وقت دوپہر کو تاریکی چھانا اور زلزلہ کا آنا یہ سب اوسکی تصدیق کے واسطے تھا۔ یہودیون کی تواریخ سے معلوم ہوتا ہی کہ تقریباً ۱۳۶ برس بعد مسیح کے ایک جھوٹا مسیح پیدا ہوا اور اوسنے دعوی کیا کہ مین وہی مسیح ہون جسکے یہودی منتظر تھے۔ اس شخص نے اپنا نام **بارکوکب** جسکے معنی ستارے کا بیٹا ہے رکھا تاکہ اوس ستارے کی پیشین گوئی جو بلعام نے کی تھی اوسپر صادق آجاوے۔ کچھ کرامات بھی اپنے سحر کے زور سے اس شخص نے دکھلائی اور ہزارہا آدمی پیرو ہوگئے یہانتک کہ تین برس تک یہودیون کے استاد بھی اوسپر ایمان لاتے تھے۔ بعد اس شخص نے رومیون کی سلطنت پر حملہ کیا جسکے سبب سے کشت و خون ہوا مگر بعد جدال و قتال شدید اور محاربات عظیم کے جب ایک لڑائی مین یہ جعلساز مع اپنے پیروان گمراہ کے مارا گیا تو وہ بے رونق ہوا ✦

ایسا ہی لڑکنے والے بھی فریسی چاہتے تھے۔ رحمت کے معجزات و نصائح اور تمثیلات اور گناہون کی معافی اور زندگی کی صلاح اونکی نظر مین نئے حقیقت تھین وہ اسکے مزے سے واقف نہ تھے پس ایسے حال مین اونکی درخواست کا منظور کرنا گویا اونکی بیجا باتون کا قبول کرنا ہوتا ✦

(۲) اوسنے جواب مین اونسے کہا کہ جب شام ہوتی تم کہتے ہو کہ کل کھلا ہوگا کیونکہ آسمان لال ہے (۳) اور صبح کو کہتے کہ آج آندھی چلے گی کیونکہ آسمان لال اور دھندلا ہے اے ریاکارو تم آسمان

کی صورت کو امتیاز کر سکتے ہو پر وقتون کی نشانیان نہین دریافت کر سکتے (۴) اس زمانے کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈتے ہین۔ پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اونہین دکھایا جائیگا اور وہ اونہین چھوڑ کے چلا گیا (۵) اور اوسکے شاگرد پار پہونچے اور روٹی ساتھ لینا بھول گئے تھے

مرقس ۸: ۱۲-۱۴ مرقس ۸: ۱۴

(۲) **جواب مین**۔ اسکے جواب مین مسیح نے یہودیون کو یہ بتلانا چاہا کہ تمہارے دل بہت سخت اور موٹے ہوگئے کہ علامات ظاہری کا دیکھنا پسند کرتے ہو۔ تم آسمان کا ظاہری نشان پہچان سکتے ہو روحانی بھی آسمان ہے جہان خدا کی علامات روحانی نظر آتی ہین اوسکی طرف سے تمنے اپنی آنکھین بند کرلی ہین ✦

(۳) **لال** شام کو اگر آسمان پر سرخی پھیلی تو لوگ جانتے کہ آج کھلا رہیگا۔ اور صبح کو وقت کی سرخی کو برے دن کی علامت جانتے تھے اور سمجھتے تھے کہ آج آندھی مینہ کی اور دن خراب رہیگا۔ پس آسمان محسوس کی علامات کو جانتے تھے ✦

اے ریاکارو۔ مسیح اونسے فرماتا ہے کہ یہ تمکو کیا ہوا کہ باوجود ان پہنچتے شہادات کامل کے ہم تیری رسالت کی تصدیق نہین کر سکتے ہین سو یہ محض بہانہ ہے۔

برے اور اچھے دن کے تمیز کرنے مین جسقدر عقل و ہوشیاری تم صرف کرتے ہو اگر اوسکی نصف عقل کو بھی یاد رکھ کے ساتھ اس معلمہ مین کام فرماؤ تو تمپر منکشف ہو جائیگا کہ یونس سے بڑا شخص یہان موجود ہے۔ شہادت مذہب کی ویسی ہی بدیہی اور صاف ہے اگر ایسا ہی دل بھی انسان کا صاف اور پاک ہوتا تو کوئی محل شک و شبہہ کا نہ رہتا ✦

وقتون کی نشانیان۔ نبوتون کا پورا ہونا اور دین کی اصلاح نہ کرنے سے لوگون کا نوبت ہلاکت کو پہونچنا ان وقتون کی بڑی نشانیان تھین۔ دانیال نبی نے جو پیشین گوئی ہفتون کی کی تھی کہ اوسوقت مین مسیح کا ظہور ہوگا اب وہ وقت کیا قریب نہین آیا کیا وہ زمانہ جسمین سیلا آنے کو تھا اور یہودا سے عصا جدا

ہونے کو تہا نہین آیا کیا مسیح کے پیشتر یوحنا نے لوگون کو جو خوابِ غفلت مین پڑے تھے بیدار نہین کیا اور خبر دی کہ مسیح اب آنے والا ہے۔ کیا اون کو یاد نہین تہا کہ ہیرودیس نے جیسا سُنا کہ ایک نشان آسمان پر دکھلائی دیا ہے بہت مضطر ہوا اور یہودیون کی صدر مجلس کو طلب کر کے پوچھا کہ مسیح کہان پیدا ہوا ہے۔ کیا پورب کے اکثر ملکون مین یہ بات نہین پھیل رہی تہی کہ ایک بڑا اسردار پیدا ہونے کو ہے۔ کیا اب وہ موجود نہین تہا جو یہودیون کے نوشتے کے مطابق داؤد کے خاندان سے پیدا ہونے کو تہا۔ جسنے معجزات سے اپنی مسیحائی کی صداقت پہونچائی۔ کیا لوگون نے خود اپنی زبان سے اقرار نہ کیا کہ ایسے معجزات بیشک طاقت انسانی سے باہر ہین۔ غرض جب ایسے معجزات اور کرامات ظاہر ہوئین اور لوگون نے دیکہا اور سُنا پہر کیا شک تصدیقِ رسالت مین رہا ❖

(۴) **یونس نبی کے نشان کے سوا**۔ یہان پر مسیح یہودیون کی درخواست کی نسبت اپنے اگلے بیان کا اشارہ کرتا ہی پر مختصر طور۔ اسوجہ سے کہ وہ سب حال سُن چکے تھے۔

مصنف استفسار کا یہ سوال ہے کہ وہ کون نشان یہان پر مقصود تہا اور پہر آگے چلکر مصنّف موصوف نے یہ دعویٰ کیا کہ تین دن و رات قبر مین رہنے سے یہان کچہ نسبت نہین ہے۔ بلکہ فقط یہ مطلب ہے کہ جیسے لوگون نے یونس کو بغیر معجزے دیکہے نبی مانا ایسی ہی میرے مسیح ہونے کی تصدیق کرین۔ لیکن ہم کہتے ہین کہ یہ دعویٰ بے بنیاد ہی کیونکہ اگر یہ مقصود ہو کہ مسیح نے کوئی معجزہ نہین دکھلایا تو قرآن کے بہی خلاف لازم آویگا باقی رہا یہ سوال کہ وہ کیا نشان مقصود تہا سو اسکی مسیح پہلے ہی بہت کچہ تشریح کر چکا ہے یہان تک کہ کسیطرح محل غلطی اور شک کا نہین رہتا ہے (دیکہو متی باب ۱۲ آیت ۳۹ و ۴۰۔ اور شرح اوسکی)

چلا گیا۔ مسیح نے جان لیا تہا کہ یہ لوگ اب فساد کیا چاہتے ہین اور اون کے دل دغا اور فریب سے بہرے ہین جیسے باب ۱۵ مین مذکور ہے کہ لوگون کی دغا سے محفوظ رہنے کے واسطے صور اور صیدا کو چلا گیا تہا اور وہان سے ہیرودیس سے بچنے کے واسطے دکاپولس کو چلا گیا اسی طرح اِن آدمیون کو آمادۂ فساد دیکہکر فوراً چلا گیا اِسمین شک نہین کہ اِن دو تین باتون سے پایا جاتا ہے کہ مسیح جلدی سے چلا یا اور اوس ملک کے پایۂ تخت سے دور دور رہا کیا کیونکہ مسیح خوب آگاہ تھا کہ ہیرودیس انتپاس کے لوگون کی آنکہین میری طرف لگی ہین ❖

باب ۱۵۔ آیت ۳۹ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ مباحثہ مگدلا مین یا اوسکے قرب وجوار مین ہوا تہا۔ لفظ "چلا گیا" سے مراد یہ ہے کہ اوس مقام کو چہوڑکر پورب کی سمت دریائے جلیل پار اوترا۔ اور اِسکے بعد بیت صیدا مین آیا۔ (دیکہو شرح آیت ۱۳)

(۵) اور اوسکے شاگرد پار پھونچے۔ مسیح پہلے ہی سے اوس پار جا چکا تھا یعنی ہیرودیس انتپاس کی حکومت مین ہوکر ہیرودیس فیلبوس کی عملداری مین آیا ✦

(۶) یسوع نے اونھین کہا فریسیون اور صدوقیون کے خمیر سے خبردار اور چوکس رہو (۷) اور وے سوچکر آپسمین کہنے لگے اوسکا یہ سبب ہے کہ ہم روٹی نہ لائے (۸) لیکن یسوع نے یہہ دریافت کرکے کہا کہ اے کم اعتقادو تم اپنے دل مین کیون سوچتے ہو کہ یہ روٹی نہ لانے کے سبب سے ہے (۹) اب تک نہین سمجھتے ہو اون پانچ ہزار کی پانچ روٹیان نہین یاد رکھتے اور کہ کتنی ٹوکریان بھری اوٹھائین (۱۰) اور نہ اون چار ہزار کی سات روٹیان اور کہ تم نے کتنی ٹوکریان بھرکر اوٹھائین (۱۱) پھہ تم کیون نہین سمجھتے ہو کہ مینے تم سے روٹی کی بابت نہین کہا کہ تم فریسیون اور صدوقیون کے خمیر سے چوکس رہو (۱۲) تب اونھون نے معلوم کیا کہ اوسنے روٹی کے خمیر سے نہین بلکہ فریسیون اور صدوقیون کی تعلیم سے چوکس رہنے کو کہا تھا۔ لوق ۱۲-۱۔ متی ۱۴-۱۷۔ یوحنا ۶-۹۔ متی ۱۵-۳۴

(۶) **فریسیون اور صدوقیون کے خمیر سے خبردار رہو**- اسمین شک نہین کہ شاگردون کے دلون پر اکثر فریسیون اور صدوقیون کی باتون کا کچھ اثر جب مسیح نہین ہوتا تہا ہوا باب ۱۵- آیت ۱۲- ہسے صاف معلوم ہوتا ہی کہ جب وے مسیح کے پاس آئے تھے اون کے دلون پر اس قسم کا اثر ہوا تہا- ہمارے خداوند نے جو اسوقت مین نشان دکھانے کو منع کیا اور وہان سے چلا گیا تو اس سے اون معترضون کے ہاتھہ موقع لگا- یعنی کہنے لگے کہ ہمین ہرادیا*

(۷) **کہ ہم روٹی نہ لائے**- شاگردون کے دل روٹی بھول آنے سے تردد مین تھے اور سب انہین خیالات مین لگے تھے اسواسطے مسیح کے اس مجازی بیان کو نہ سمجھے- یہ کچھ تعجبات سے نہین ہے کیونکہ وے اسوقت اور وہیان مین یعنی پیٹ کے واسطے روٹیان لانے مین تھے اس سبب سے یہ مجازی بیان مسیح کا اون کی سمجہ مین نہ آیا- علاوہ برین تھوڑا عرصہ ہوا کہ فریسیون اور مسیح کے درمیان حبت جھگڑا ابھی ہوچکا تھا اسلئے شاگرد سمجھتے تھے کہ فریسیون مین دوٹی خمیر دکیا کیا دغابازیان اور مکر کے ہوتے ہونگے اسلئے سمجھے کہ شاید مسیح ہمسے یہ کہتا ہے کہ خبرداری سے روٹیان لینا شاید دغابازی سے زہر نہ ملادین-

(۸) **اے کم اعتقادو**- یعنی اونھون نے بڑی ہوٹی غلطی کی تہی جو ایسی صاف بات کو نہین سمجھے اسی واسطے مسیح نے یہ کلمات اون سے کہے کہ وے ہوشیار ہوجاوین اور ایسی غلطی مین نہ پڑجاوین-

(۹) **پانچہزار**- یہان پر ہمارا خداوند روٹیان کہلانے کے معجزات کو یاد دلا کر کہتا ہے کہ یہ کچھ ضرور نہ تہا کہ مین اپنے خیالات پیٹ بہرنے کی روٹیون پر لگاتا میری مراد اوس سے مجازی روٹیان تہین-

(۱۲) **بلکہ فریسیون اور صدوقیون کی تعلیم سے چوکس رہو**- کیونکہ اونکی یہ تعلیم تہی کہ مسیح کے معجزون کا انکار کرنا اور اوس قدرت کو شیطان سے منسوب کرنا اور معترضانہ آسمان سے نشانی طلب کرنا غرضیکہ یہ باتین ایسی تہین کہ کچھ بعید نہ تہا جو شاگردون کے دل گمراہی اور شک سے پر ہوجاتے*

(۱۳) اور یسوع نے قیصریہ فلپی کی اطراف مین آکر اپنے شاگردون سے پوچھا کہ لوگ کیا کہتے ہین کہ مین جو ابنِ آدم ہون کون ہون (۱۴) اونھون نے کہا کہ بعضے کہتے ہین کہ تو یوحنا بپتسمہ دینے والا ہے بعضے الیاس اور بعضے یرمیاہ یا نبیون مین

سے کوئی (۱۵) اوس نے اونھین کہا پر تم کیا کہتے ہو کہ مین کون ہون۔ مرقس ۸۔۲۹ لوقا ۹۔۲۰ متی ۱۴ ۔ ۳۳ یوحنا ۶۔ ۶۹

---

(۱۳) قیصریہ فلپی کی اطراف مین آکر۔ یہ شہر یردن کے کنارے تقریب ۵۰ میل یروشلم کے شمال و غرب مین واقع تھا ◆

اپنے شاگردون سے پوچھا۔ یعنی مسیح خود اون کی زبان سے ایک ایسا اقرار کرایا چاہتا ہے جو اونکے آسمان کے جانے کے بعد نئی کلیسیا کی بنیاد ہووے۔ رسولون کے حال سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکی تعلیم مین تین درجے تھے۔ اول درجہ کہ جب شاگردون کو مسیح نے دین مین داخل ہونے کو بلایا تھا۔ دوسرا درجہ جو بعد منادی کی آزمایش کے واسطے بھیجے جانے کے حاصل ہوا تھا۔ اور تیسرا وہ درجہ جسکا ذکر اس آیت مین ہے۔ جب پہلے درجے مین شاگرد تھے تو اونکا اعتقاد یسوع پر صرف اسی قدر تھا کہ ہان وہی مسیح ہے ٹھیک نہین جانتے تھے کہ مسیح کیا چیز ہے۔ جب دوسرے درجے مین پہونچے تو یسوع کے معجزون نے عقل اون کے سبب سے اون کے دل مین شک دور ہوا کرتے تھے لیکن آخر مین مسیح۔ جو سب آدمیون کے دلون کا حال جانتا ہے۔ دیکھا کہ اب انکا ایمان اسقدر پختہ ہوگیا کہ میری موت کا صدمہ سہ سکین یعنے اب انکے ایمان مین اسقدر پختگی آگئی ہے کہ میری موت سے کچھ خلل نہ واقع ہوگا اور یہ بھی جانتا تھا کہ جب روح القدس کی مدد سے انکے اعتقاد چٹانون کی طرح مضبوط ہونگے تو مسیحی ایمان کی بنیاد قائم رہینگے۔ اب چونکہ وہ وقت پختگی ایمان کا آگیا تھا اسواسطے مسیح نے اونسے پورا اقرار کیا اور اس بات مین اپنی رسالت کیواسطے قرار لیا ◆

لوگ کیا کہتے ہین۔ میری وعظ و نصیحت کا کیا نتیجہ ہوا جن لوگون نے میری باتین سنین اور میرے کام دیکھے وہ میری ذات کی نسبت کیا کہتے ہین۔

ابن آدم۔ یہ لقب مسیح اللہ اپنے آپ کو کہا کرتا تھا متی ۸ باب ۲۰ کی شرح دیکھو فقط وہی اکثر ایسا کہا کرتا تھا اور لوگ نہین کہتے تھے۔ مسیح نے ان لوگون سے یہ سوال کیا کہ مین جو یسوع ہون کون ہون ◆

(۱۴) یرمیاہ۔ اسکو یہودی نبیون مین سب سے بڑا جانتے تھے ◆

(۱۵) پر تم کیا کہتے ہو۔ اب مسیح اصل مطلب پر آیا کیونکہ ان ساری باتون کے کہنے سے غرض اوسکی یہی سوال تھا۔ دیکھئے بیان کچھ اکیلے پطرس سے یہ سوال نہین کیا گیا ہے بلکہ سب شاگردون سے کیونکہ وہ یہ

پوچھتا ہے کہ دو "تم" کیا کہتے ہو بصیغۂ جمع یہ نہین کہ "تو" کیا کہتا ہے - جو کچھ کہا گیا ہو کل شاگردونسے کہا گیا ہو اور چونکہ یہ سوال ہو اس جہت سے پطرس اون سب کی طرف سے جواب دہ اور مختار ہے اور مسیح کے سامنے کل جماعت شاگردون کا سرپنچ ہو کر جواب وہی کرتا ہے اور جو عطیہ مسیح ہم سبکے واسطے وہی لیتا ہو (دیکھو شرح باب ۱۴ آیت ۱۸)

(۱۶) شمعون پطرس نے جواب مین کہا تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے (۱۷) یسوع نے جواب مین اوسے کہا ای شمعون بریونس مبارک تو کیونکہ جسم اور خون نے نہین بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھپر یہہ ظاہر کیا (۱۸) مین یہہ بھی تجھسے کہتا ہون کہ تو پطرس ہے اور مین اِس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤن گا اور دوزخ کا اختیار اوسپر نہ چلیگا - متی ۱۴-۳۳ + مرق ۸-۲۹ + لوق ۹-۲۰ + یوح ۶-۶۹ + ۱۱-۲۷ + اعم ۸-۳۷ + ۹-۲۰ + عبرا-۲ و ۵ + ایوح ۴-۱۵ + ۵-۵ + افس ۲-۲۰ + اقر ۲-۱۰ + گل ۱-۱۶ + یوح ۱-۴۲ + افس ۲ + ۲۰ + مک ۲۱-۱۴ + ای ۳-۱۷ + زب ۹ و ۱۰۷-۱۸ + یس ۳۸-۱۰ + ۱۱ یونانی مین باندہے گا آسمان پر باندہا جائیگا +

(۱۶) شمعون پطرس نے جواب مین کہا - چونکہ یہ رسولون مین شاید عمر رسیدہ تہا اِس سبب سے سب کی طرف سے جواب دہ ہوا مگر اِس سے کچہ اوسکے درجے کی افضلیت اورون پر نہین ثابت ہوتی ہے ہان اِتنا ہے کہ وہ مشہور زیادہ تھا +

زندہ خدا کا بیٹا - نہ صرف اِنسان بلکہ خدا کا بیٹا تھا "زندہ خدا" اِسلیئے کہا کہ وہ سب کی ہستی اور زندگی کا چشمہ ہے - لفظ "زندہ" بمقابلۂ مُردہ معبودون اور پتھرون کے جنکو بت پرست اپنا مددگار جانتے ہین آیا ہی +

(۱۷) اے شمعون بریونس - بریونس کے معنی یونس کا بیٹا ہین - یہ صرف ایک سنجیدہ کلام ہے کہ زور کیواسطے لایا گیا +

مبارک تو - کیونکہ سب سے بڑی برکت تجھکو یہ ہی کہ تو خدا کے بیٹے کا مقر ہوا اور اوسکا رسول کہلایا +

جسم اور خون نے نہیں۔ یعنی ناپایدار انسان نے یہ بھید تجھکو نہیں بتلایا نہ تونے آپ دریافت کیا۔ ہمارا خداوند
پہلے ہی اپنے باپ کی تعریف اس بات پر کر چکا تھا کہ اوسنے ان چیزون کو داناؤن اور عقلمندون سے چھپایا اور بچون پر
کھولدیا (دیکھو شرح باب ۱۱-۲۵) پس کچھ انسان کی دانائی سے نہیں بلکہ خدا کی ہدایت سے وہ رسول ہوا اور مسیح کا
حال اوسپر کھل گیا +

(۱۸) **تو پطرس ہے**۔ جیسا کہ لفظ پطرس کے معنی پتھر ہے اسلیئے تو اور سب رسول میری کلیسیا کی بنیاد کے
پتھر ہونگے اور مین ہمیشہ کیواسطے تجھکو یہ نام یا اسمی پطرس کا دیتا ہون یعنی پتھر۔ **اس پتھر پر**۔ تو جو رسول ہے اس
کلیسیا مین بنیاد کا پتھر ہے۔ سریانی زبان مین جسمین خداوند نے اوس سے کلام کیا لفظ پطرس اور چٹان کے ایک ہی معنی ہین
بلکہ اردو مین بھی یہ الفاظ پطرس اور پتھر آواز مین کچھ ایکسی ہوتے ہین۔ جاننا چاہیئے کہ وے سب رسول پتھر تھے جیسا کہ
پطرس تھا۔ اسوقت فقط اوسنے اقرار کیا اسوجہ سے مسیح خاص اوسی سے مخاطب ہوتا ہے لیکن وے سب پتھر کہلائے
گئے۔ افس ۲-۲۰ تک ۲۱-۱۴ دیکھو۔ بعض اس لفظ چٹان سے خاص مسیح مراد لیتے ہین۔ وے اس بات کا دعوی
کرتے ہین کہ سوا مسیح کے اگر کوئی اور اوسکی کلیسیا کی بنیاد کا پتھر قرار پاوے تو اسمین مسیح کی کم قدری ہوتی ہے۔ وے یہ کہتے
ہین کہ خداوند نے فرمایا کہ اے پطرس تو پتھر ہے اور مین اس پتھر پر گویا اپنی طرف اشارہ کرکے کہا اپنی کلیسیا کی بنیاد
ڈالونگا۔ مگر یہ شرح کرنے کے قواعد کے خلاف ہے کہ ایسا سمجھین۔ بعض یہ کہتے ہین کہ اوسکا اقرار کرنا وہ پتھر ہے یعنی
تو پتھر ہے اور تیرا یہ اقرار کہ مین خدا کا بیٹا ہون اسپر مین اپنی کلیسیا بناؤنگا۔ لیکن مقدس کتاب کے محاورے کے
بموجب آدمی بنیاد کے پتھر کہلاتے ہین نہ کہ قول و اقرار۔ الغرض بیان پر چٹان سے نہ مسیح نہ تعلیم اور نہ اقرار سے غرض ہے
بلکہ خاص اقرار کرنے والے سے مراد ہے +

دروازے۔ قدیم وقتون مین اور آجکل بھی بعض ملکون مین دروازے اس طرح سے بناتے ہین جسمین کوٹھریان
یا کمرے ہوتے تھے اور اونمین کچہریان ہوتی تھین اور وہان فقیر ولایت کے ایلچی اور شہر کے اہلکار جمع ہوکر اپنی مصلحت کے
بموجب بند و بست اور صلح وغیرہ کا کام سرانجام دیا کرتے تھے پس دروازے سے حکومت مراد ہے موت کے دروازے
اور دوزخ کے دروازے سے موت اور دوزخ کے حاکمون سے مراد ہے یعنی دوزخ کے دروازے سے مراد دوزخ کے
سردار اور فوج مین جو کہ اپنے پوشیدہ قلعون مین سے لڑتے ہین اور وہ کلیسیا جو کہ چٹان پر بنی ہے اور دوزخ کے
دروازے یہ دو مخالف ہین +

فتح نہ پاوینگے۔ یعنی مغلوب ہونگے گو سخت اور خونخوار لڑائی مدت تک رہی لیکن آخر کو وہ قلعہ

جسکی نیو چٹان پر رکھی گئی غالب آوے گا +

(۱۹) اور مین آسمان کی بادشاہت کی کنجیان تجھے دونگا جو کچھ تو زمین پر بندکریگا آسمانپر بند کیا جائیگا اور جو کچھ تو زمین پر کھولیگا آسمانپر کھولا جائیگا (۲۰) تب اوسنے اپنے شاگردون کو حکم کیا کہ کسو سے نہ کہنا کہ مین یسوع مسیح ہون (۲۱) اوسوقت سے یسوع اپنے شاگردون کو خبر دینے لگا کہ ضرور ہے کہ مین یروسلم کو جاؤن اور بزرگون اور سردار کاہنون اور فقیہون سے بہت دُکھ اوٹھاؤن اور مارا جاؤن اور تیسرے دن جی اوٹھون (۲۲) تب پطرس اوسکو کناری لیگیا اور جُھنجھلا کر کہنے لگا کہ اے خداوند تیری سلامتی ہو یہ تجھپر کبھی نہ ہوگا۔ متی ۱۸-۱۸ + یوح ۲۰-۲۳ + متی ۱۷-۹ + مرق ۸-۳۰ + لوق ۹-۲۱ متی ۲۰-۱۷ + مرق ۸-۳۱ + ۹-۳۱ + ۱۰-۳۳ + لوق ۹-۲۲ + ۱۸-۳۱ + ۲۴-۶ و ۷ +

(۱۹) **کُنجیان** - کلیسیا ایک قلعہ بلکہ ایک ہیکل ہے جو کہ بارہ پتھرون پر تعمیر ہوئی ہے اور اس ہیکل مین کنجیان ہین اور وے کو پطرس کے سپرد ہین یعنی اونپر اوسکو اختیار ملا اور اسوجہ سے کہ وہ اوسوقت سب کے لیئے بولنے والا تھا اسکو کل رسولون کے لیئے کُنجیان ملین - یہ قدیم رسم تھی کہ جب دشمن کسی ملک پر قبضہ کرلیتے تھے تو کنجیون کے دیدینے سے اختیار اور حکومت دینے کا مطلب تھا اور یہ کُنجیان لکڑی کی ہوتی تہین جسکو مشکل سے ایک آدمی اوٹھا سکتا تھا پس اس بارہ مین یسعیاہ نبی کا قول ہمارے خداوند یسوع مسیح کے کلام سے عین مطابقت رکھتا ہے (دیکھو یس ۲۲-۲۲) "اور مین داؤد کے گھر کی کُنجی اوسکے کاندھے پر دھرونگا سو وہ کھولے گا اور کوئی بند نہ کریگا اور وہ بند کرے گا اور کوئی نہ کھولے گا"

باندھنا - کھولنا - شاید ان لفظون سے وہی غرض ہے جو کہ کُنجیون کی تشبیہ مین ہے - قدیم زمانے مین دروازے بالعوض قفل اور بتّی سے بند کرنے کے رسّیون اور زنجیرون سے باندھے جایا کرتے تھے - ہمارے

خداوند نے اوس بار ہون کو صاحب الہام اور صاحب کرامات کیا کہ وے اوسکے صعود کے بعد کلیسیا کی تربیت اور بندوبست کریں اور جو کچھ وے فیصلہ کریں آسمان پر بھی مقبول ہوگا۔ اس بات کا کہین بھی ثبوت نہین ملتا کہ رسالت کا اس قسم کا اختیار اونکو کسی جانشین کو بھی ملا۔ واعظ کے طور پر تو اونکے بہت سے جانشین ہین مگر رسول کا خطاب اور ختیار پاکر کوئی اوس عہدے پر سرفراز نہ ہوا ✦

(۲۰) کسو سے نہ کہنا کہ مین یسوع مسیح ہون۔ کیونکہ وے ابھی تک اوسکو ظاہر کرنے کے قابل نہ تھے ✦

(۲۲) تب پطرس اوسے کنارے لیگیا۔ اوسکو شاید اس مطلب سے الگ لیگیا تاکہ اوسکو تاکید سے منع کرے اور محبت سے جتاوے اور اوسکو سمجھاوے اور موت کا خیال بالکل اوسکے دل سے دفع کرے اور بادشاہ ہونے کا خیال اوسکے دل مین ڈالے ✦

---

(۲۳) پر اوسنے پھر کے پطرس سے کہا اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو تو میرے لیئے ٹھوکر کا باعث ہے کیونکہ تو خدا کی باتون کا نہین بلکہ انسان کی باتون کا خیال رکھتا ہے (۲۴) تب یسوع نے اپنے شاگردون سے کہا اگر کوئی چاہے کہ میرے پیچھے آوے تو اپنا انکار کرے اور اپنی صلیب اوٹھا کے میری پیروی کرے (۲۵) کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچایا چاہے اوسے کھوئے گا پر جو کوئی میرے لیئے جان کھوئے گا اوسے پائیگا (۲۶) کیونکہ آدمی کو کیا فائدہ ہے اگر تمام جہان کو حاصل کرے اور اپنی جان کھووے یہ آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے سکتا ہے۔ زبور ۴۹: ۷ - ۸

متی ۱۰-۳۸ + مرقس ۸-۳۴ + لوقا ۹-۲۳ + ۱۴-۲۷ + اعمال ۱۴-۲۲ + ۱ تھسلنیکیوں ۳-۳ + ۲ تمطاؤس ۳-۱۲ + لوقا ۱۲-۳۳ + یوحنا ۱۲-۲۵ + زبور ۹-۲۳ - ۷ و ۸ +

(۲۳) **اے شیطان** - خداوند مسیح پطرس کو لفظ شیطان کہکر مخاطب ہوا لیکن یہ نہین کہ اوسکو شیطان ہی بناتا ہے مگر اوسنے فوراً پہچان لیا کہ شیطان اوس سے یہ باتین بلواتا ہے اگر مسیح انسان کی طبیعت کے موافق اپنے حق مین اوسوقت کہتا تو وہ بہی ایسا ہی کرتا جیسا پطرس نے کہا یعنی کفارہ کی بہاری تکلیف سے بچتا - اسی شیطان نے پہلا مسیح کی آزمایش کی کہ "اگر تو گر کے مجہے سجدہ کرے تو یہ سب کچہہ تجہے دونگا" معلوم ہوتا ہے کہ وہی شیطان اب پطرس کے ساتہہ ہوکر بولتا ہے - جیساکہ اوسوقت اوسنے شیطان کو ہٹا دیا - وہ اب بہی اوسی شیطان کو جو پطرس کو ترغیب دیتا ہے دور کرتا ہے - بعض اہل اسلام یہ اعتراض کرتے ہین کہ جس حال مین کہ مسیح نے پطرس کو شیطان کہا تو وہ نیک آدمی نہ تہا اور وہ کیونکر اس لایق تہا کہ رسول کے عہدے پر ممتاز ہوکر رسول کہلاوے اور جوکچہ اوسنے لکہا ہے سو لایق اعتبار کے نہین ہے اس اعتراض مین یہ مطلب ہے کہ بُرے آدمی کا دل کبہی تبدیل نہین ہوسکتا لیکن یہ سچ نہین ہے مسیح کا یہ مطلب نہ تہا کہ پطرس کو خراب آدمی کہے - یہ لفظ "شیطان" عبری لفظ ساطان سے مشتق ہوا ہے جسکے معنی صرف مخالف کے ہین اور یہ لفظ عبرانی عہد عتیق مین بارہا آیا ہے اور اسکا ترجمہ دشمن دشمنی مخالف اور مزاحمت ہوا ہے ان مقامونکو دیکہو یعنی گنتی ۲۲-۲۲ + ۱ سم ۲۹-۴ + ۲ سم ۱۹-۲۲ + ۱ سل ۵-۴ + ایضاً ۱۱-۱۴ اور ۲۳ اور ۲۵ آیات - پطرس کی نسبت اس لفظ سے یہی معنی مراد ہین اور یہ لفظ محبت آمیز تنبیہ کے معنی مین بہی استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً ۲ سم ۱۹-۲۱ و ۲۲ دیکہو +

(۲۴) اس باب کی ۴ آیتون کے مطلب کی مفتاح یہ ہے کہ لفظ بادشاہت کا جو ۱۹ وین اور ۲۸ وین آیتون مین آیا ہے ہم معنی ہے - جب ہم اس بات پر لحاظ رکہین - تب اس مقام کے معنی بالکل صاف ہوجاتے ہین اس بادشاہت مین گوکہ طرح طرح کے اختیار ہین تاہم اسمین تکلیف بہی اوٹھانی ہے - الغرض مسیح کی بادشاہت محنت کرنا اور ایذا اور دُکہہ اوٹھانے سے قایم کی جاتی ہے +

(۲۵) **کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچایا چاہے اوسے کہوئیگا** - ۱۰ وین باب کی ۳۹ آیت کی تفسیر دیکہو - تکلیف اوٹھانے کا بیان جو یہان پر ہے اس غرض سے ہے کہ معلوم رہے کہ مسیح کی بادشاہت دنیا مین تکلیف اوٹھانے سے قایم ہوجاوے گی +

(۲۷) **کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال مین اپنے فرشتون کے**

ساتھہ آوے گا تب ہر ایک کو اوسکے اعمال کے موافق بدلا دیگا
(۲۸) مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اون مین سے جو یہان کھڑے ہین بعضے ہین کہ جب تک ابنِ آدم کو اپنی بادشاہت مین دیکھہ نہ لین موت کا مزا نہ چکھین گے - متی ۲۶ - ۶۴ + مرق ۸ - ۳۸ + لوق ۹ - ۲۶ + دان ۷ - ۱۰ + ذک ۱۴ - ۵ + متی ۲۵ - ۳۱ + یہود ۱۴ + ۱ ت ۴ - ۳۴ - ۱۱ + زب ۶۲ - ۱۲ + اعم ۲ - ۱۲ + یر ۱۷ - ۱۰ + ۳۲ - ۱۹ + روم ۲ - ۶ + ۲ قر ۳ - ۸ + ۲ قر ۵ - ۱۰ + ۱ پطر ۱ - ۱۷ + مک ۲ - ۲۳ + ۲۲ - ۱۲ + مرق ۹ - ۱ + لوق ۹ - ۲۷ +

---

(۲۷) **آویگا** - یعنی آسمان پر سے دنیا کی انتہا کے وقت +
اپنے باپ کے جلال مین اپنے فرشتون کے ساتھہ یہی بیان شان وشوکت مین آنے کا متی کے ۲۴ - ۳۰ مین ہے +

بدلہ - ہر ایک تکلیف و ایذا کے واسطے اجر ہوگا اسواسطے مسیح کے پیرو ون کو ہر طرح کی تکلیف ونقصان سہنا لازم ہے

(۲۸) بعض اہل اسلام نے اِس آیت پر یہ اعتراض پیش کیا ہے کہ ۱۸۰۰ برس گذر گئے اور سب شاگرد فوت ہوئے مگر مسیح اب تک اپنی بادشاہت مین نہ آیا اسلیئے وہ اِس قول کو جہوٹا سمجھتے ہین اور یہ بہی کہتے ہین کہ مسیح کے شاگرد اور عیسائی زمانہ بزمانہ مسیح کے آنے کے بارہ مین دہوکا کہاتے رہتے ہین - لیکن یہ اون کا اعتراض صحیح نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے جیساکہ آیندہ بیان سے معلوم ہوگا +

"**ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین**" یہ مقام ۱۰ - ۲۳ سے عین مطابقت رکہتا ہے اور یہ دونون آیتین مسیح کے جی اوٹھنے پر پوری ہوئین - مسیح نے کہا کہ پیشتر اِس سے کہ رسول اسرائیل کے کل شہرون مین پہر چکینگے ابن آدم آویگا یعنی مراد یہ تہی کہ وہ رسول جو وہان کھڑے تھے ابن آدم کو تو سہی لوٹ آتے ہوئے دیکھتے +

یہان کھڑے ہین - سوا یہوداہ اسکریوطی کے اِن رسولون نے مسیح کو جسوقت کہ وہ زندہ ہوا دیکھا اور اون گیارہ رسولون کے سوا اور لوگ بہی حاضر تھے جنہون نے ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتے دیکھا کیونکہ مرقس کے ۸ - ۳۴ سے صاف ظاہر ہے کہ یسوع نے اپنے شاگردون کے علاوہ اور لوگون کو اوس وعظ کے سننے کو بلایا - بالعوض اِس فقرہ کے کہ "ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتے نہ دیکھہ لین" مرقس اپنی انجیل کے ۹ - ۱ مین رقم کرتا ہے کہ "جبتک

خدا کی بادشاہت قدرت سے آتے نہ دیکھین" اور لوقا کا یہ قول ہے کہ "جبتک خدا کی بادشاہت نہ دیکھین" قرین قیاس ہے کہ اوس بیان مین اسکا ذکر تینون طور پر ہوا مسیح کا مطلب ان تینون قول سے پایا جاتا ہے اسکی کل بات اس طور پر ہوگی یعنی بعض یہان کھڑے ہین جو موت کا مزہ نہ چکھین گے جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین قدرت کے ساتھہ آتے نہ دیکھین" ان دونون فقرون کا مطلب ایک ہی ہے یعنی ان سے اوسکی بادشاہت کی ابتدا اور اوسکا پھیلجانا مراد ہے۔ بادشاہت مین آنا اوسکے جی اوٹھنے سے مراد ہے اور اوسکی بادشاہت قدرت سے آنا مسیحی مذہب کا زور سے زمین پر پھیلجانا ہے + سب سے عمر رسیدہ رسولون نے یہ دونون باتین اپنے مرنے سے پیشتر اپنی آنکھون سے دیکھ لین۔ خداوند یسوع مسیح کا اپنی بادشاہت مین آنا اوسوقت سے غرض ہے جبکہ اوسنے تین روز کے بعد بہشت سے آکر اپنے جسم کو پھر اختیار کیا۔ تب وہ بادشاہ ہوا جیسا کہ دانیال نبی نے رویا مین دیکھا تہا کہ "تسلط اور حشمت اور سلطنت اوسے دی گئی کہ سب قومین اور امتین اور مختلف زبان بولنے والے اوسکی خدمتگذاری کرین" دانی ۷ ۱۳ و ۱۴ تب مسیح نے کہا کہ "کل اختیار مجھکو دیا گیا" اور فرمایا کہ "تم جاکر سب قومون کو شاگرد کرو" رسولون کے ہاتھ مین آسمان کی بادشاہت کی کنجی دی گئی کہ وہ تمام قومون سے ایمان لانے والون کے واسطے دروازہ کھولین ۱۶ باب ۱۹ کی شرح دیکھو۔ اس فقرہ سے یعنی "موت کا مزہ نہ چکھین گے" زمانے کی نسبت کچھ ترجمہ معلوم ہوتا ہے اور اس سے اون لوگون کی رائے غلط ٹھہرتی ہے جو کہتے ہین کہ مسیح کا اپنی بادشاہت مین آنا اوسوقت ہوا جب پہاڑ پر اوسکی صورت بدل گئی یا جو کہ مردون مین سے جی اوٹھنے کی مراد لیتے ہین۔ کچھ بعید نہین کہ ان باتون سے بھی کچھ غرض ہو علاوہ مسیح کے جی اوٹھنے کے اوسکا اپنی بادشاہت مین آنا اور باتون سے بھی مراد ہے۔ گیارہ رسولون نے اوسکے جی اوٹھنے کا معاملہ جو کہ ابن آدم کا اپنی بادشاہت مین داخل ہونا تھا دیکھا اور بعض اونمین گیارہ مین تھے کہ جب تک انہون نے خدا کی بادشاہت کو قدرت کے ساتھہ آتے اور مسیح کے مذہب کو استقلال کے ساتھہ قائم ہوتے اور پرانے رسومات وغیرہ کو بالکل رفع دفع ہوتے نہ دیکھ لیا زندہ رہے۔ غرض مسیح کا اپنی بادشاہت مین آنا کئی ایک باتون سے اشارہ ہے اور اون سب مین پورا ہوا۔ مسیح کے آنے کے بارہ مین دہوکا کہانے کی بابت متی کے ۲۵ باب کی آخر [illegible] کی شرح دیکھو *

سترہوان باب

اور چھہ دن بعد یسوع پطرس اور یعقوب اور اوسکے بھائی یوحنا کو

الگ ایک اونچے پہاڑ پر لیگیا (۲) اور اونکے سامنے اوسکی صورت بدل گئی اور اوسکا چہرہ آفتاب کا سا چمکا اور اوسکی پوشاک نور کی مانند سفید ہوگئی مرق ۹-۲- لوق ۹-۲۸ +

سترہوان باب

(۱) **چھہ دن بعد**- لوقا لکھتا ہے "۔ ۔ ۔ ورا اٹھہ ایک بعد" یعنی چھہ دن اجدا وس گفتگو کے جو پچھلے باب مین بیان ہو چکی- اغلب ہے کہ متی صرف درمیان کے دن شمار مین لاتا ہو- یہان پر اعتراض کرنا محض فضول ہے متی نے ٹھیک شمار کیا لیکن لوقا نے گول گول لکھا +

پطرس یوحنا اور یعقوب- تینون کو اکثر اوقات الگ لیگئے شاید ان مین کچھہ خوبی اور لیاقت تھی کہ طرح طرح کی باتین اورون سے زیادہ سمجھہ لیوین- ان مقامون کو دیکھو مرق ۵-۳۷+ متی ۲۶ ۳۷+ لوق ۹-۵۱+

اونچا پہاڑ- پہلے لوگ سمجھتے تھے کہ وہ پہاڑ طبور واقع جلیل ہے لیکن چونکہ یہ لکھا ہو کہ خداوند مسیح وہان سے اوترکر مع اپنے تین شاگردون کے اون سے ملا جو رہگئے تھے + اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ جبتک دیو کے ستانے ہوئے کو (مرق ۹-۳۰) اچھا نہ کرلیا قیصریہ فلپی سے جلیل کو نہ روانہ ہوا- اس سبب سے کیونکر ممکن ہے کہ اوس جگہہ سے اسقدر دور دراز پہاڑ پر یہ واقع گذرا ہو- پس حال کے عالمون کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ حرمون پہاڑ تھا +

(۲) **صورت بدل گئی** یعنی چہرہ تغیر ہوگیا- لوقا بیان کرتا ہے کہ جسوقت وہ دعا مین مشغول تھا وہ جلال اوسپر نازل ہونے لگا +

اونکے سامنے- وے اوس حال کو دیکھکر متعجب کھڑے رہ گئے اور اوس واردات کو بخوبی دیکھہ لیا

آفتاب کا سا چمکا- ایسا ہی جلال اوسوقت ہوا تھا جب وہ قبر سے نکلا "جبکہ اوسکا چہرہ بجلی کا سا اور اوسکی پوشاک سفید برف کی سی تھی" پہر اوس احوال اور یوحنا کے اوس بیان سے جو مکا ۱-۱۳ مین مرقوم ہے مقابلہ کرو-

پوشاک- لوقا بیان کرتا ہو کہ "وہ سفید اور براق تھی" مرقس لکھتا ہے کہ "برف سے زیادہ سفید تھی" یعنی اوسکا بدن چمکتا تھا اور اوسکی پوشاک سفید تھی +

(۳) اور دیکھو موسیٰ اور الیاس اوس سے باتین کرتے اونھین دکھلائی دئے (۴) تب پطرس نے یسوع سے جواب مین کہا اے خداوند ہمارے لیئے یہان رہنا اچھا ہے اگر مرضی ہو تو ہم یہان تین ڈیرے بناوین ایک تیرے اور ایک موسیٰ اور ایک الیاس کے لیئے۔

(۳) **موسیٰ اور الیاس اوس سے باتین کرتے**۔ الفرڈ صاحب اپنی تفسیر مین بیان کرتے ہین کہ "موسیٰ اسلیئے آیا کہ اوسکی معرفت شریعت دی گئی اور الیاس اسواسطے آیا کہ اوسکا درجہ نبیون مین بڑا تھا اور اوسنے بہت سی کرامات دکھائین اور یہ دونون معجزانہ طور پر اس دنیا سے گذر گئے۔ ایک بغیر موت کے اور دوسرا اس طور سے کہ اوسکا بدن عوام الناس کی طرح دفن نہ ہوا کیونکہ خدا نے اوسے اوٹھالیا۔ موسیٰ نے مسیح کی مانند چالیس روز تک روزہ رکھا اور اون دونون نبیون نے عجیب طور پر خدا سے ملاقات کی اب وے قیامت کے پیشتر جلالی جسم مین حاضر ہوئے تاکہ اون باتون کی نسبت جو مسیح کے آنے اور اوسکے کفارہ ہونے سے علاقہ رکھتی ہین جسکے بارہ مین کل نبیون نے خبر دی باتین کرین اور اپنے سارے اختیارات کو اوس جلیل القدر مسیح کو جسکے ہاتھ مین اب سب کچھ سپرد ہوچکا تھا حوالہ کرین۔ اسکے بعد آسمان سے ایک آواز آئی اور کل جہان اوس خداوند کی جسکا اختیار یون ثابت ہوچکا ہے کامل فرمانبرداری اور اطاعت بجالائے جیسا کہ اصطباغ پاتے وقت بھی آواز آئی تھی" اکثرون کا یہ سوال ہے کہ اوسکے شاگردون نے کسطور سے موسیٰ اور الیاس کو پہچان لیا۔ بعض نے اس موقع پر یہ جواب دیا ہے کہ مسیح نے اونپر بعد اسکے ظاہر کیا مگر چوتھی آیت سے عیان ہے کہ پطرس نے اوسی وقت اونکو پہچان لیا اور گمان غالب ہے کہ اونھون نے اوسکی گفتگو سے اونکو پہچان لیا ہو یا وہ روح جسنے اونکو یہ طاقت بخشی کہ اونھین دیکھہ سکین اوسہی نے اونکو پہچان لینے کا ملکہ بھی عطا کیا۔ مسیح کے مصلوب ہونے پر مقدس لوگ بھی قبرون سے جی اوٹھنے اور دکھائی دیئے اور اغلب ہے کہ اسی طور پر پہچانے بھی گئے ہونگے +

(۴) **ہمارے لیئے یہان رہنا اچھا ہے**۔ پطرس نے یہ بات بباعث خوف کے نکہی مگر خوشی سے کیونکہ ایسے بزرگون کو اور اون کے جلال کو دیکھکر اوسکا دل خوشی و خرمی سے باغ باغ ہوگیا تھا +

تین ڈیرے بناوین۔ پطرس ڈیرے کا ذکر کرتا ہے نہ کہ محل کا لیکن ضرور اوسکی دانست مین اونکی

سکونت کیواسطے سنگ مرمر یا خالص سونے کے محل اگر ہوتے بہی تاہم ایسے جلیل القدر اشخاص کے لائق نہوتے - لیکن ہرمون پہاڑ کی ناہموار چوٹی پر جہان ایسی عمارت بنانے کی کچہ بہی چیزین میسر نہ آتین اسلئے اوسکا یہ ارادہ ہوا کہ ایسے ڈیرے بناوین جیسا موسیٰ نے بیابان مین استادہ کیا تہا - اوسکا اصل مطلب یہ تہا کہ یہ ڈیرے خدا کی تجلی سے معمور رہین اور یہ مقدس اشخاص آسمان کو نہ لوٹ جاوین بلکہ اون مین مقیم ہوکر اونکو گویا بہشت بناوین اور جسطرح کہ موریاہ کی ٹیکری پر ہیکل مین خدا کا جلال رہا کرتا تہا اسطور پر ان ڈیرون مین بہی رہے - اگرچہ چہہ آدمی تہے - مگر پطرس کا یہ ارادہ نہ تہا کہ چہہ ڈیرے بنین بلکہ اوسکی یہ غرض تہی کہ صرف تین ڈیرے ان تین جلالی اور نورانی اشخاص کیواسطے بناوین اور یہہ تینون رسول بطور خادم کے اونکے ساتھ سکونت کرین ❖

(۵) وہ یہ کہتا ہی تہا کہ دیکھو ایک نورانی بدلی نے اون پر سایہ کیا اور دیکھو اوس بادل سے ایک آواز اس مضمون کی آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے مین خوش ہون تم اوسکی سنو - (۶) شاگرد یہ سنکے منہ کے بہل گرے اور نہایت ڈر گئے (۷) تب یسوع نے آکے اونہین چہوا اور کہا کہ اوٹہو اور مت ڈرو (۸) اور اونہون نے اپنی آنکہہ اوٹہاکے یسوع کے سوا اور کسی کو نہ دیکہا (۹) جب وے پہاڑ سے اوترتے تہے یسوع نے انہین تاکید سے فرمایا کہ جب تک ابن آدم مُردون مین سے جی نہ اوٹہے اس رویا کا ذکر کسو سے نہ کرو -

۲ پط ۱-۱۷+ متی ۳-۱۷+ مرق ۱-۱۱+ لوق ۳-۲۲+ یسع ۴۲-۱+ اشط ۱۸-۱۵ و ۱۹+ اعم ۳-۲۲ و ۲۳+ ۲ پط ۱-۱۸+ دانی ۸-۱۸+ ۹-۲۱+ ۱۰-۱۰ و ۱۸+ متی ۱۶-۲۰+ مرق ۸-۳۰+ ۹-۹+

(۵) **اونپر سایہ کیا**۔ جب وہ بادل خود روشنی تہا تو اوسکا سایہ بہی ضرور روشن ہی ہوگی اور یہی ہوسکتا ہی کہ سایہ سے فقط یہ مراد ہے کہ بدلی اون کے اوپر آگئی۔ دوسری آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ صرف مسیح کی صورت نورانی تہی موسیٰ الیاس اور شاگرد بمقابلہ اوسکے دہوندلے نظر آتے تہے لیکن اوس جلالی بدلی نے اپنی روشنی سے اونکو منور کردیا تہا +

ایک آواز آئی۔ یہ آواز خدائے قادر مطلق کی تہی اور یہ جلال اوسکی حضوری کا نشان معلوم ہوتا ہے اور گمان غالب ہی کہ یہ وہی جلال تہا جسنے اوس ہیکل کو جب سلیمان کو مخصوص کرتے تہے اپنی تجلّی سے معمور کردیا تہا اور یہ جلال دیر سے اوس ہیکل کے پاک ترین مکان مین موجود رہتا تہا +

یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ جیساکہ صرف مسیح کی شکل جلالی ہوگئی تہی ویسے یہ گواہی بہی صرف اوسی کے حق مین تہی +

تم اوسکی سنو۔ اونکی نہین بلکہ مسیح کی طرف متوجہ ہو اور اوسکی اطاعت کرو "خدا جسنے اگلے زمانے مین نبیون کے وسیلے باپ دادون سے باربار اور طرح بطرح کلام کیا ان آخری دنون مین ہمسے بیٹے کے وسیلے بولا" عبرا ۱-۲ + موسیٰ اور نبیون کا زمانہ گذر گیا اب مسیح ظاہر ہوا جسمین کُل احکام شریعت اور پیشین گوئیان پوری ہوئین پطرس کے کلام سے یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ بات اوسکے دل پر نقش کالحجر ہوگئی تہی۔ بہت دن بعد اوسنے یون لکہا "کیونکہ ہمنے دغا بازی کی کہانیون کا پیچہا کرکے بلکہ آپ اوسکی بزرگی کے دیکھنے والے ہوکے اپنے خداوند عیسیٰ مسیح کی قدرت اور آنے کی خبر تمہین دی کہ اوسنے خدا باپ سے عزّت وحرمت پائی جسوقت نہایت بڑے جلال سے اوسکو ایسی آواز آئی کہ" یہ میرا پیارا بیٹا ہی جس سے مین راضی ہون۔ اور ہمنے جب اوسکے ساتھ مقدس پہاڑ پر تہے یہ آواز آسمان سے آتے سنی" ۲ پطر ۱-۱۶-۱۸ +

(۶) **منہ کے بہل گر پڑے**۔ مسیح کے چہرے کے جلال نے تو اونکو کمال ہی خوش کیا لیکن خدا کو حاضر سمجہکے اور آواز جلالی کو سنکر اونکو نہایت خوف ہوا۔ اسی طرح کا واقعہ دانیال نبی پر گذرا۔ دانیال باب ۹-۱۰۹ اور اسی باعث سے یوحنا رسول خداوند مسیح کے پیرون پر گر پڑا مکاشفات باب ۱-۱۷ +

(۷) **تب عیسیٰ نے اونہین آکے چہوا**۔ مکاشفات کے ایک باب کی ۱۷ آیت سے آشکارا ہی کہ اسی نجات دہندہ نے یوحنا کو چہوا "اور اوسنے اپنا داہنا ہاتہہ مجہپر رکہا اور بولا کہ مت ڈر"

(۹) **رویا**۔ اس لفظ سے یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت یہ معاملہ وقوع مین نہ آیا +

ذکر کسیو سے نہ کرو۔ خداوند مسیح نے پچہلے باب مین فرمایا ہی کہ کسی سے مت کہو کہ مین مسیح ہون

متی ۱۶-۲۱ کی تفسیر دیکھو۔ اسکا سبب یہ ہی کہ وے جبتک کہ اوسکی موت اور جی اوٹھنے کی حقیقت سے خوب واقف نہ ہوئے
اور عالم بالاسے اونکو یہ قدرت حاصل نہ ہوئی تب تک مسیح کی خوشخبری سنانے کے قابل نہ ہوئے۔ اوسوقت تک اونکا
یہ کام رہا کہ خاموش ہوکر تعلیم سنا کرین۔ یہ کیونکر ممکن تہا کہ وے ایک مصلوب اور زندہ ہونے والے نجات دہندہ کی منادی
کرتے دران حالیکہ وے اوسکی موت نہ چاہتے تھے۔ اور مرقس کے قول کے بموجب معلوم ہوتا ہے کہ اونھون نے
سوال بہی کیا کہ مردون مین سے جی اوٹھنے سے کیا غرض ہے۔ اونھون نے درحقیقت ابتدا مین منادی در بارۂ توبہ
کے کی اور فرمایا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی۔ وے اوسوقت مسیح کے بارہ مین کیونکر اسطور پر
منادی کرسکتے تھے کہ ہمارا مسیح تمام عالم کے واسطے مصلوب ہونے والا ہے۔ یہ اونکا عقیدہ نہ تہا۔ اور اگر وے مسیح کی اسطرح
منادی کرتے کہ وہ موسیٰ اور الیاس سے زیادہ مرتبہ رکہتا ہی جیسا کہ اوسکی صورت تبدیل ہونے کے وقت وقوع
مین آیا تو یہودی حاکم بغیر سزا دئیے ہوے اونکو کب چھوڑتے ✦ ✦

(۱۰) اور اوسکے شاگردون نے اوس سے پوچھا پھر فقیہہ کیون
کہتے ہین کہ پہلے الیاس کا آنا ضرور ہی (۱۱) یسوع نے اونھین
جواب دیا کہ الیاس البتہ پہلے آویگا اور سب چیزون کا بندوبست
کریگا (۱۲) پر مین تم سے کہتا ہون کہ الیاس تو آچکا لیکن اونھون
نے اوسکو نہین پہچانا بلکہ جو چاہا اوسکے ساتھ کیا اسیطرح
ابن آدم بھی اون سے دکھ اوٹھاویگا (۱۳) تب شاگردون نے
سمجھا کہ اوسنے اونسے یوحنا بپتسما دینے والے کی بابت کہا

ملا ۴-۵ + متی ۱۱-۱۴ + مرق ۹-۱۱ + مل ۴-۶ + لوق ۱-۱۶-۱۷ + متی ۱۱-۱۴ + مرق ۹-۱۲ و ۱۳ + متی ۱۴-۳-۱۰ + متی ۱۶-۲۱ + متی ۱۱-۱۴ +

(۱۰) پھر فقیہہ کیون کہتے ہین۔ لفظ ”پھر“ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بات مسیح کی گفتگو مین

ایسی آئی تھی جو کہ فقیہوں کی اوس رائے سے کہ الیاہ کا پہلے آنا ضرور ہے مخالفت رکہتی تہی۔ وہ شاگرد یون سوچتے ہونگے کہ الیاہ کا ظہور تھوڑے عرصے کے واسطے جیسا کہ ہمنے ابہی دیکہا فقیہون کی رائے کے مطابق چاہیئے نہ تھا۔ وے یہ بہی غور کرتے ہون گے کہ فقیہون کے پاس اس بات کی کیا دلیل ہے اور کیونکر اونکی رائے اس معاملے کے مطابق جسے ہمنے ابہی دیکھا ہو سکتی ہے۔ یہودی آجتک ملاکی نبی کی بشارت کے مطابق اس بات کے متوقع ہین کہ الیاہ نبی جسکو وے بطور ایلچی مسیح کے سمجھتے ہین آویگا۔ وے اپنی عبادتگاہون مین اوسکے ظہور کے واسطے دعا مانگتے ہین۔ اور اس بات کے مقر ہین کہ جب سے وہ اس دنیا سے اوٹھ گیا ہمیشہ پوشیدہ طور پر دنیا مین آیا کرتا ہے اور یہ بہی سمجھتے ہین کہ ختنا ہونے کیوقت وہ حاضر رہتا ہے اور اسی غرض کے واسطے لڑکے کی دہنی طرف اوسکے لئے ایک کرسی رکہی جاتی ہے اور وے تصوّر کرتے ہین کہ وہ اوسپر بیٹھا کرتا ہے۔ وے صرف اوسکو آنے کے واسطے نہین بلکہ اس دنیا مین اوسکے مقیم ہونے کے واسطے دُعا مانگتے ہین +

(۱۱) **الیاہ البتہ پہلے آویگا**۔ یعنی قدیم پیشین گوئی کی یہ غرض ہے کہ یہ بات اوسی طور سے ظہور مین آویگی مسیح کے بیان سے صاف ظاہر ہے کہ بوقت نبی کی پیشین گوئی کے زمانۂ مستقبل سے غرض تہی لیکن مسیح کی وہ نبوت اوسوقت پوری ہو چکی تہی۔ بارہوین آیت کو پڑہو۔ صریحاً اوسکی غرض یہ نتہی کہ الیاہ مسیح کی دوسری آمد کے پیشتر آویگا + **سب چیزونکا بندوبست کریگا**۔ وہ اس غرض سے آویگا۔ خواہ وہ غرض پوری ہو یا نہو پس یوحنا بپتسما دینے والے کا کام یہ تہا کہ لوگون کو مسیح کے لئے طیار کرے +

(۱۲) **الیاہ تو آچکا**۔ ہمکو اس بات کا انتظار نہ کرنا چاہیئے کہ وہ پہر آویگا نہ ہم یہ سمجہین کہ اوسکا تھوڑے عرصے کے واسطے پہاڑ پر ظاہر ہونا قول نبی کا پورا ہوتا ہے کیونکہ وہ تو حقیقت مین آچکا ہے +

(۱۳) **یوحنا بپتسما دینے والا**۔ ملاکی نبی کی پیشین گوئی کا مطلب یہ تہا کہ یوحنا صرف مجازی طور سے الیاہ کہلاویگا کیونکہ وہ الیاس کی مانند تہا۔ جیسا یہود عید فسح مین برّہ ذبح کرتے تہے اسیطور پر مسیح بہی ایک برّہ تہا یعنی برّہ کی مانند جسنے ہمارے گناہون کو اپنے اوپر اوٹھا کر اپنی جان کفارہ مین دی اور یون ہماری فسح ہوا۔ متی ۳۔ ۱ اور ۱۱۔ ۲ کی شرح دیکھو۔ ہم اس صورت تغیرہ کے معاملے سے روح کی بقا کا ثبوت پاتے ہین۔ موت کے وقت سے عدالت کے دن تک کسی عالم ارواح مین روحین زندہ ہین۔ موسیٰ تو مر گیا لیکن وہ زندہ ہے کیونکہ وہ اوس پہاڑ پر جہانکہ مسیح کی صورت تبدیل ہو گئی رسولون کو زندہ نظر آیا +

ب اس صورت تغیرہ اور تبدیل ہونے کے ماجرے سے جو جو نتیجے نکلتے ہین ذیل مین درج کیئے جاتے ہین۔

۱- اس احوال سے شاگردون کو یہ آشکارا ہوا کہ مسیح اپنے جی اوٹھنے کے بعد کیسا حشمت اور جلال والا ہوگا اوسا اوسیوقت کما حقہ اس کیفیت سے اونکو یہ بھی آگاہی حاصل ہوئی کہ وہ دنیوی بادشاہ نہوگا اور کہ وہ کیسے شاہانہ لباس سے آراستہ ہوگا جسوقت کہ وہ بباعث کفارہ ہونے کے ایک نام حاصل کریگا جو کہ سب سے بزرگ اور اعلیٰ ہوگا۔ نظر اسکے مسیح اوس بات کو اس صورت متغیرہ سے ثابت کرتا تھا جسکی اوسنے ایک ہفتہ پیشتر خبر دی تھی کہ تم ہی مین سے بعض مجھکو میری بادشاہت مین داخل ہوتے دیکھینگے متی ۱۶-۲۸-

۲- چونکہ مسیح اپنے شاگردون کے ساتھہ ہمیشہ بڑی فروتنی اور غریبی سے رہا کیا تھا پس اگر وہ اپنے شاگردون کو پہلے سے جلالی صورت مین جی اوٹھنے کا بغیر یقین کرائے ہوئے دفن ہوتا اور پھر جلالی صورت مین اوٹھتا تو اونکو احتمال اوسکی شناخت کرنے مین ہوتا کہ آیا یہ وہی مسیح ہے یا نہین- مگر اس صورت کے تبدیل ہونے سے مسیح نے گویا اپنے شاگردون پر پیشتر ہی سے ظاہر کیا کہ مین کس صورت مین اوٹھونگا تاکہ شاگردون کو کچھہ تعجب نہ گذرے بلکہ وے بخوبی سمجھین کہ یہ وہی مسیح ہے جو قبل از موت کے ہمارے ساتھہ تھا-

۳- مسیح کی صورت کا تبدیل ہونا ہمارے شان اور عظمت کے ساتھہ جی اوٹھنے کا نمونہ ہے کہ جسطرح سے وہ بڑی شان و شوکت سے جی اوٹھا اوسیطرح پر ہم لوگ بھی اوسکی ہمشکل ہونگے کیونکہ مسیح کی صورت کی تغیر سے ظاہر ہے کہ نہ تو نئے مادہ اور نہ خارجی اجزا سے بلکہ بے ہئیتی ہی اسی مادہ سے ہماری نئی صورت پیدا ہوئی جیسا کہ مسیح کی صورت تبدیل ہونے کے وقت ظہور مین آیا- ہمارے خداوند یسوع مسیح کا جسم جلالی حالت مین بدل گیا پھر بہئیت ہی بغیر از تبدیل اجزا کے اپنی صورتِ اصلی پر آگیا- اوسکا بدن کچھہ عرصے تک جلالی روشنی سے منوّر رہا پھر بحال ہوگیا- بموجب علم کیمیا کے کویلا بغیر از تبدیل مادہ کے ہیرا ہوجا سکتا ہے اسی طرح جسم جو مرجاتا ہے ذرہ ذرہ اوسکا پھر جسم ہوجایگا مگر اس طور پر جلالی کہ بہشت کے رہنے کے قابل ہوگا +

۴- اس صورت تبدیل ہونے کے بیان سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ مسیح اوسوقت نئی بادشاہت کا قائم کرنیوالا ہوا جیسا کہ موسیٰ پرانے عہد کا اور الیاس نبیون کے عہد کے بانی اور مبانی تھے لیکن اگرچہ مسیح اس امر مین اون سے موافقت رکھتا تھا تاہم وہ اون سے نہایت افضل معلوم ہوتا تھا- گذشتہ زمانے کے کل ذیشان آدمی اس جلالی ابن آدم کے مقابلہ مین جو انسانی سلسلہ مین تھا کیسے کم قدر معلوم ہوتے ہین- آدم اپنی اصلی پاکیزگی مین بہ نسبت اور آدم زادون کے مسیح سے زیادہ مطابقت رکھتا تھا لیکن گنہگار ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہایت ہی اوس سے کم قدر تھا- پس اسکے بعد جب یہ تین رسول اوس صورت متغیرہ کو یاد کرتے تو اون کو صاف

معلوم ہوتا کہ ہمارا مسیح کل نبیون بلکہ سب انسان سے کہین افضل ہے +

۵- اس معاملت سے کل کلیسیا کو مسیح کا اعلی مرتبہ ظاہر ہوتا ہی اور یہ بہی کہ وہ "دوسرا آدم ہے" جو کہ گناہ پر غالب آیا اور انسان کی اصلی حالت کا بحال کرنے والا ہوا - وہ بادشاہ نجات دہندہ ہے اور اپنے لوگون کو اپنی مانند جلالی صورت سے منور کرے گا - متی کی انجیل مین گو مسیح کی تکلیفون اور دکھو نکا زیادہ بیان ہے اور اوسکا طرح طرح کے امتحان سہنا اور اوسکی حلیمی اور فروتنی کا زیادہ ذکر ہے - جو کہ انسانیت سے تعلق رکہتی ہین لیکن یہ عجیب معاملہ جو ان تینون کے سامنے ہوا جسکا ذکر متی نے کیا ہے مسیح کو سب انسانون پر شرف دیتا ہی +

۶- یہودیکا اکثر یہ گمان تہا کہ دو مسیح ہونگے ایک تو جلیل القدر ہوگا اور دوسرا تکلیف اوٹھانیوالا کیونکہ مقدس کتاب مین مسیح کے بارہ مین بمختلف بیان ہین اون سے یہود کو یہ معلوم ہوا کہ ایک نہایت معزز شخص آنے والا ہے اور ایک ذلت اوٹھانے والا بہی ہوگا یعنی بعض آیت سے وہ ایک شان وشوکت والا بیان ہوا لیکن بعض مقام سے وہ آنے والا مسیح نہایت فروتن اور موت تک دکھ اوٹھانے والا ثابت ہوا - اسی وجہ سے ان دو امرون مین ایک طور کا اختلاف پڑ گیا - پس وی گمان کرتے تہے کہ دو مسیح ہون گے - ایک مسیح داؤد کے خاندان سے آویگا اور دوسرا یوسف کا بیٹا ہوگا +

اب غور کرنا چاہیئے کہ مسیح کی صورت کا تغیر ان دونون امرون کا ثبوت تہا یعنے اونکے سامنے مسیح جلیل القدر اور تکلیف اوٹھانیوالا بہی تہا وہ کامل خدا اور کامل انسان بہی تہا وہ مجسم ہوا اور خاکساری کے لباس سے ملبوس ہوا تا کہ ہمکو اوس جلیل القدر رتبے پر سرفراز کرے +

(۱۴) جب وے جماعت کے پاس پہونچے ایک شخص اوس پاس آیا اور اوسکے آگے گھٹنے ٹیک کے کہا (۱۵) ایخداوند میرے بیٹے پر رحم کر کیونکہ وہ مرگی سے ہے اور بہت دکھ اوٹھاتا ہے کہ اکثر آگ مین گرتا اور اکثر پانی مین (۱۶) اور مین اوسکو تیرے شاگردون کے پاس لایا پر وے اوسے چنگا نہ کر سکے (۱۷) یسوع نے جواب مین کہا اے بے اعتقاد

اور ٹیڑہی قوم مین کب تک تمہارے ساتھہ رہونگا کب تک تمہاری برداشت کرونگا اوسے یہان میرے پاس لا (۱۸) تب یسوع نے دیو کو دہمکایا وہ اوس سے نکل گیا اور وہ چھوکرا اوسی گھڑی چنگا ہو گیا (۱۹) تب شاگردون نے الگ یسوع پاس آکے کہا ہم کیون اوسکو نکال نہ سکے - مرقس ۹-۱۴- لوقا ۹-۳۷-

---

(۱۴) **جب وے جماعت کے پاس پھونچے** - یہ واردات مسیح کے پہاڑ پر سے اوترنے کے بعد وقوع مین آئی جیسا کہ نوین آیت کے حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ماجرا صورت تبدیل ہو جانے کے دوسرے دن واقع ہوا - خداوند نے دیکھا کہ فقیہون نے شاگردون سے طلب کیا تہا کہ دیوون کو نکالین پہ وے نہ نکال سکے اسلئے اوس جماعت نے جوہین مسیح کو اپنے پاس آتے دیکھا تو بڑی گرمجوشی سے اوسکے پاس دوڑے گویا اون کو اس بات کا کامل یقین تہا کہ وہ اوس دیو کو نکال سکتا ہے - اونھون نے بڑی تعظیم سے مسیح کو سلام کیا - خداوند نے فقیہون سے پوچہا کہ تم شاگردون سے کیا سوال کرتے ہو - اتنے مین خود اوس لڑکے کے باپ نے جسپر دیو سوار تہا آکر اوس کل کیفیت کو اوسکے سامنے بیان کیا

(۱۵) **مرگی ہے** - بدروح کے سوار ہو جانے سے اوس شخص کے حواس بالکل زائل ہو گئے تھے اور اوسکی عقل جاتی رہی تہی ❖

(۱۶) **پر وے اوسے چنگا نہ کر سکے** - شاگردون نے شاید اکثر دیوون کو نکالا تہا لیکن اس مرتبہ یا تو اپنے ایمان کی کمزوری یا اوس دیو کی قدرت کے باعث اوسکو نہ نکال سکے -

(۱۷) **اے بے اعتقاد اور ٹیڑہی قوم** - فقیہ جو ہر بات مین ناحق تکرار کرتے تھے اور وہ لوگ جو سبب اپنے اور اپنی اولاد کے گناہ کے شیطان کو اپنے اوپر غالب کر رکہا تہا اور وے شاگرد جنکے کمزور ایمان کے سبب سے خدا کی تحقیر ہوئی سو یہ سب اسی ہی "ٹیڑہی قوم" مین سے تھے - اسلئے مسیح کی تنبیہ سب کے واسطے تہی - مسیح اپنی صورت کے تبدیل ہو جانے کے بعد فوراً پہاڑ سے نیچے اوترا اوسکا آنا اس شیطان کی گروہ اور اس ٹیڑہی قوم اور ضعیف الایمان شاگردون کے واسطے باعث خوف کا ہوا -

(۲۰) یسوع نے اونہیں کہا اپنی بے ایمانی کے سبب۔ کیونکہ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ اگر تمہین رائی کے دانہ کی برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہان سے وہان چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہاری نا ممکن نہوتی[16] (۲۱) مگر اسطرح کے دیو بغیر دعا و روزہ کے نہین نکالے جاتے۔

[16] متی ۲۱-۲۱ + مرق ۱۱-۲۳ + لوق ۱۷-۶ + ۱ قر ۱۲-۹ + ۱۳-۲ +

(۲۰) اگر تمہین رائی کے دانے کی برابر ایمان ہوتا۔ یعنی اگر تمہارا ایمان بمقابل پہاڑ کے رائی کے قد کی مثل ہوتا تاہم تم بڑے بڑے پہاڑون کے چلانے پر قادر ہوتے۔

یہ پہاڑ۔ اس بات کو یاد رکھو کہ یہان پر ایسے ایمان کا ذکر ہے جو انسان اور خدا کے درمیان باعث اتفاق کا ہو خدا کی سمت انسان پر جتنے فرائض اور واجبات ہین اونکی تعمیل اور بجالانے کے واسطے ایمان کی طاقت اوسکو عطا ہوتی ہے کسی اور حال مین حقیقی ایمان کا ہونا غیر ممکن ہے۔ انسان کو لازم ہے کہ اوس ایمان کی طاقت کو جو اوسکو اون فرائض کے ادا کرنے کیواسطے ملی ہے عمل مین لاوے جب یہ دونون باتین اسطور پر ایک دوسرے سے متفق ہون تو کسی کام کا بجالانا دشوار نہین۔ اگر کسی آدمی کا کام یہ ہوتا کہ ہمالیہ پہاڑ کو سمندر مین پھینک دیوے تو کچھ غیر ممکن نہوتا لیکن اگر ایسا کرنا اوسپر کچھ مفرض نہین ہے تو پھر ایسے ایمان کی بھی کیا ضرورت۔ اگر ہم خود بخود ایسی بات کو بجالانا چاہین تو یہ حقیقی ایمان نہین ہے بلکہ ایکطرح کی خود غرضی اور گستاخی ہے۔ خدا انسان کو ایمان محض اس غرض سے نہین دیتا ہے کہ فقط ہر طرح کے تماشے وغیرہ دکھلاوے لیکن اگر خدا کسی کام کے بجالانے کا حکم دیوے اور اسکے ساتھ وہ طاقت بھی بخشے تو اگر انسان اپنے دل مین کامل اور مضبوط ایمان خدا پر نہ رکھے بلکہ خیال کرے کہ ایسا امر ہونا غیر ممکن ہے تو ایسے ایمان سے کیا حاصل ہوگا۔ کبھی کوئی معجزہ ظہور نہ ہوگا پس صاف ظاہر ہے کہ ایسا ہی ایمان شاگردون کا نہ تھا۔ اگر اون مین "رائی کے دانے" کی مثل بھی کامل ایمان ہوتا تو یہ کام کیسی آسانی سے ہوجاتا جیسا کہ ہاتھ سے قلم کو حرکت ہوتی ہے۔

اکثر عیسائیون مین بیشک ایسا حقیقی ایمان ہے کہ پہاڑون کو چلا دین اگر خدا اون کو اس کام کے واسطے حکم دیوے اگر ہم اس مقام پر مسیح کی مراد حقیقی نہ سمجھین تو ہم یہ سمجھ سکتے ہین کہ اس مقام پر لفظ "پہاڑ" اور "رائی کے دانے"

کو مجازاً استعمال کیا ہے - اوسنے اسکو اس محاورے پر استعمال کیا ہے جیسا کہ یشعیاہ نے اپنی کتاب کے ۴۰ باب کی ۴ آیت مین رقم کیا کہ "ہر ایک نشیب اونچا کیا جاے اور ہر ایک کوہ اور ٹیلا پست کیا جاے" یا ذکریا نبی کی پیشین گوئی (۴ باب کی ۷ آیت) کے "اے بڑے پہاڑ تو کیا ہے تو زر و بابل کے آگے میدان ہو جائے گا"

(۲۱) اسطرح کے دیو - اس لفظ "طرح" سے شاید کل بری روحین مراد ہین - خداوند یسوع مسیح کا یہ مطلب اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دیوؤن کے نکالنے کے واسطے دعا اور روزہ رکھنا ضرور ہے یا یہ کہ اس قسم کے دیوؤن کے نکالنے کے واسطے جو نہایت سختی سے اس لڑکے پر سوار تھا ایک خاص ایمان کی ضرورت تھی - یہ معنی صاف ہین اور اسی وجہ سے اغلب ہے کہ یہی معنی ہون - بدروحون مین قسم قسم کے درجے ہونا بعید از عقل نہین ہے اور یہ بات بہت دلائل سے ثابت ہے - اس بات سے کہ بعلزبول دیوؤنکا سردار ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اون مین طرح طرح کے درجے ہین - مرقس کے بیان سے مرق ۹-۱۴+ یہ بات نکلتی ہے کہ بعض دیو زیادہ تُند اور طاقتور ہوتے ہین متی (۱۲ باب کی ۴۵ آیت) بیان کرتا ہے کہ "تب وہ جاکے اور سات روحین جو اوس سے بدتر ہین اپنے ساتھ لاتا ہے" پولوس رسول افسیون کے خط کے ۶ باب کی ۱۲ آیت مین ذکر کرتا ہے کہ قسم قسم کی بدروحین ہین پس ہم بہ آسانی یہ نتیجہ نکال سکتے ہین کہ ہمارے خداوند کی صرف یہ غرض تھی کہ اس قسم کے دیوون کو دور کرنے کے واسطے معمولی سے زیادہ روحانی طاقت کی ضرورت تھی - اس سے ہمکو یہہ عمدہ تعلیم حاصل ہوتی ہے کہ جس حالت مین ہم بھی چارونطرف ان مختلف قسم کے روحانی دشمنون سے گھیرے ہوئے ہین پس ہمکو بھی لازم ہے کہ ہر وقت روحانی طاقت سے اونپر غالب آنے کیواسطے طیار ہون +

(۲۲) جب وے جلیل مین پھرا کرتے تھے یسوع نے اونھین کہا کہ ابنِ آدم لوگون کے ہاتھہ مین حوالہ کیا جائیگا (۲۳) اور وے اوسے قتل کرینگے پھر وہ تیسرے دن جی اوٹھے گا - تب وے نہایت غمگین ہوئے (۲۴) جب وے کفرناحوم مین آئے نیم مثقال کے لینے والون نے پاس آکے پطرس سے کہا کہ کیا تمہارا اوستاد انیم مثقال نہین دیتا

اوسنے کہا ہان دیتا ہے (۲۵) جب وہ گھر مین آیا تب یسوع نے اوسکے بولنے کے پیشتر اوس سے کہا کہ اے شمعون تو کیا سمجھتا ہے دنیا کے بادشاہ خراج یا جزیہ کس سے لیتے ہین اپنے لڑکون سے یا غیرون سے (۲۶) پطرس نے اوس سے کہا غیرونسے یسوع نے اوس سے کہا پس تو لڑکے اوس سے آزاد ہین

متی ۱۶-۲۱ و ۲۰-۱۷ مرقس ۸-۳۱ + ۹-۳۱ و ۱۰-۳۳ + لوقا ۹-۲۲ و ۴۴ + ۱۸-۳۱ ۲۴-۶ و ۷ + متی ۲۶-۲۳ + ۲ یونانی مین دو درخمہ جسکی قیمت دس آنہ تہی دیکہو خروج ۳۰-۱۳ + ۳۸-۲۶ +

(۲۲) جب وے جلیل مین پہرا کرتے تھے یہ معجزہ اور گفتگو جسکا ذکر مذکورہ بالا فقرہ مین ہو چکا ہے قیصریہ فلپی کی سرحد مین واقع ہوا جو اوس پہاڑ سے جسپر مسیح کی صورت تبدیل ہوگئی تہی کچہ دور نہ تہا مرقس حواری کے قول کے بموجب جو کہ ۹ باب کی ۳۰ آیت مین مرقوم ہے اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ وے اِس جگہہ سے گنیسرت کی جہیل کے پار ہوکر جلیل مین گئے جہان یہ ماجرا واقع ہوا +

ابن آدم لوگون کے ہاتھہ مین۔ لوگون کے ہاتھہ مین گرفتار ہونا اوسکے واسطے موت کا باعث تہا۔ خداوند نے شاگردون کے مقرر کرتے وقت اپنی موت کا تذکرہ اول مرتبہ اون سے کیا جیسا کہ متی کے ۱۶ باب کی ۲۱ آیت مین مذکور ہے اور جیسا ہمنے اوس جگہہ اوس آیت کی تفسیر مین لکہا یہان پر بہی لکہتے ہین کہ اونکو بادشاہت سپرد کرنے کے بعد دفعتہً موت کا ذکر کرنے سے وہ نہایت خوفناک اور متعجب ہوئے ایک تو بادشاہت کا ملنا اور اوسکے ساتھہ موت کا چرچا۔ اوسنے پہر وہی ذکر اپنی صورت تبدیل ہونے کے بعد چہیڑا۔ متی لکہتا ہے کہ "وے نہایت ہی غمگین ہوئے" اور لوقا کا قول ہے کہ مسیح نے کہا کہ "تم ان باتون کو اپنے کانون مین رکہو" گو تمہارے خیال مین نہ آوین + اور بعد اسکے یہ ذکر کرتا ہے کہ "وے اِس بات کو نہ سمجھے بلکہ وہ اون سے چہپی تہی کہ وے اوسے دریافت نہ کرین اور اِس بات کے پوچھنے مین اوس سے ڈرتے تھے"

(۲۴) نیم مثقال کے لینے والون نے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ رومی محصول لینے والے تھے نہین تو مسیح کے شاگرد سرکاری محصول دینے مین کیا اعتراض کر سکتے تھے۔ یہ محصول یہودی لوگ چندہ سے جمع کرتے تھے جو کہ ہیکل کے واسطے صرف کیا جاتا تہا۔ خدا نے موسیٰ کی معرفت اِسکے واسطے حکم دیا تہا (خروج ۳۰-۱۱-۱۶) نیم مثقال کا وزن دو درم یعنی آٹھہ آنہ سے کچہ زیادہ تہا +

اوسنے کہا - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اکثر پطرس جلدی کیا کرتا تھا - یہان پر اپنے اوستاد کی کچہ طرفداری کرکے کہاتہا ✦

(۲۵) بولنے کے پیشتر - اس سے پیشتر کہ پطرس کو مسیح سے اس بات کے ذکر کرنے کا موقع ہاتھ آوے مسیح نے اوس سے ذکر کیا ✦

(۲۶) پس تو لڑکے اوس سے آزاد ہین - بادشاہ اپنے لڑکون کے واسطے جزیہ نہین دیتے خدا اس ہیکل کا بادشاہ ہے اور مین اوسکا بیٹا ہون اسلیئے مجھے اس جزیہ کا دینا فرض نہین - اے پطرس کیا تو بہول گیا کہ مین خدا کا بیٹا ہون کہ تونے مجھپر محصول دینا جائز رکھا تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ پطرس قیصریہ فلپی مین نہایت استقلال سے یہ اقرار کرچکا تھا کہ "تو زندہ خدا کا بیٹا ہے" چند عرصہ گذرا تھا کہ اوسنے اس ہی پہاڑ پر جسپر مسیح کی صورت بدل گئی تہی خدا کی آواز کو یہہ کہتے ہوئے سُنا تھا کہ "یہ میرا پیارا بیٹا ہے" پس مسیح کا یہ مطلب تہا کہ کیا ضرور ہے کہ مین یسوع خدا کا بیٹا ہوکر جزیہ ادا کرون لیکن اگرچہ وہ خدا کا بیٹا تھا تاہم اوسنے جزیہ دیا کہ کسی کو ٹھوکر نہو ✦

(۲۷) لیکن تاکہ ہم اونھین ٹھوکر نہ کھلاوین تو جاکے دریا مین بنسی ڈال اور جو مچھلی کہ پہلے نکلے اوسے لیکے اوسکا منہ کھول تو ایک سکہ پاویگا اوسے لیکے میرے اور اپنے واسطے اونھین دے || یونانی مین سٹیٹر - اوسکا وزن ایک تولہ کی برابر تھا اور اوسکی قیمت ایک روپیہ چار آنہ تہی ✦

(۲۷) ٹھوکر نہ کھلاوین - اگر ہم جزیہ نہ دین تو یہ اوروں کے لیئے باعث ٹھوکر کا ہوگا - اور وے یہ خیال کرینگے کہ ہم خدا کے گھر کی بےعزتی اور کم قدری کرتے ہین (متی ۱۸ - ۷ کی تفسیر دیکھو)

توجا کے دریا مین بنسی ڈال - تمکو یہ یاد رکھنا چاہیے جبکہ مین تمام خلقت کے بادشاہ کا بیٹا ہون اور کل زمین میری ریاست ہے سمندر اور اوسکی معموری میرا خزانہ ہے جا اور بنسی ڈال اور جو مچھلی ہاتھ آوے اوسکا منہ کھول اور جو سکہ اوسکے منہ سے نکلے اوسکو اپنے اور میرے واسطے دے ✦

اٹھارہوان باب

اوسوقت شاگردون نے یسوع پاس آکے اوس سے پوچھا کہ آسمان کی بادشاہت مین سب سے بڑا کون ہے مرق ۹-۳۳ +لوق ۹-۴۶ ۴۷+۲۴-۲۴

اٹھارھوان باب

(۱) **اوسوقت** مچھلی کے منہ سے سکہ نکلنے کے تھوڑے عرصے بعد یہ معجزہ کفرناحوم مین واقع ہوا۔ **سب سے بڑا کون ہے**۔ اس سوال کے بارہ مین انجیل نویسون کے قول مین ظاہرًا اختلاف معلوم ہوتا ہی اسلیئے ہم اس کتاب کے مطالعہ کرنے والون کے واسطے مشرح بیان کرتے ہین تاکہ ان اختلافونکی اصل ماہیت بخوبی ظاہر ہوجاوے اور مطالعہ کرنیوالے اس قسم کے اختلاف مین دہوکھا نکھاوین تین انجیلون مین بیان یون ہے۔

متی ۱۸ باب ۱

"اوسوقت شاگردون نے یسوع پاس آکے اوس سے پوچھا کہ آسمان کی بادشاہت مین سب سے بڑا کون ہے یسوع نے ایک چھوٹا لڑکا بلاکے"

مرق ۹-۳۳-۳۶

"اور گھر مین پہنچ کے اونسے پوچھا کہ تم راستے مین باہم کیا بحث کرتے تھے۔ پر وہ چپ ہوا اسلیئے کہ وہ راہ مین ایک دوسرے سے بحث کرتے تھے کہ ہم مین سے بڑا کون ہی پھر اوسنے بیٹھکے اون بارہ کو بلایا اور اونہین کہا اگر کوئی چاہے کہ پہلے درجہ کا ہو وہ سب سے پچھلا اور سب کا خادم ہوگا۔

اور ایک چھوٹے لڑکے کو لیکے اون کے بیچ کھڑا کیا"

لوق ۹-۴۶ و ۴۷

"پھر اون کے درمیان یہ بحث اوٹھی کہ ہم مین سب سے بڑا کون ہے یسوع نے اون کے دلون کے خیال جان کے ایک لڑکے کو لیا"

اول ہی اون کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک نے دوسرے کے خلاف بیان کیا ہے لیکن بغور دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ہر ایک انجیل نویس معاملہ کو کمی وبیشی کے ساتھہ بیان کرتا ہی۔ لوقا یون بیان کرتا ہے کہ کفرناحوم

سے جب مچھلی کا شکار کرکے لوٹے آتے تھے تب اس بحث کا شروع ہوا اور باقی بیان اس ماجرے کا اوسوقت تک جبکہ مسیح نے اوس لڑکے کو اون کے سامنے کھڑا کیا متروک کرتا ہے۔ مرقس لکھتا ہے کہ جب وے گھر مین داخل ہوئے تب مسیح نے اون سے اس بارہ مین سوال کیا پر وے خاموش ہوگئے اور باقی ذکر کو جبتک خداوند نے اون کو اکٹھا کیا اور ایک لڑکے کو سامنے کھڑا کیا ملتوی رکھتا ہے۔ متی کا قول ہے کہ اس سوال کے بعد باعث شرم کے خاموش رہے۔ جب یہ بات صاف صاف شاگردون کو معلوم ہوگئی کہ مسیح ہماری بحث سے بخوبی واقفیت رکھتا ہے تو صاف دلی سے اوسکے پاس آکر یہ سوال پیش کیا تب مسیح نے ایک لڑکے کو اونکے سامنے کھڑا کرکے اس سوال کا جواب بخوبی اونکو دیا کہ کون تم مین بڑا ہوگا۔ اس مثال سے ہر ایک مطالعہ کرنیوالا بہ آسانی یہ سمجھ لیگا کہ انجیل نویسون مین سے ایک نے جو بیان چھوڑ دیا دوسرا اوسکو مشرحاً بیان کرتا ہے اس سے کل بیان کھلجاتا ہے پس بادی النظر مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک مقام دوسرے مقام سے کچھ بھی مطابقت نہین رکھتا ہے پر زیادہ فکر اور غور کرنے سے ایسی مطابقت معلوم ہوتی ہے کہ درحقیقت کل بیان صحیح ہے۔

سب سے بڑا کون ہے۔ اس فقرے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب کنجیان پطرس کے سپرد ہوئین تو اوسکے دل مین یہ خیال نگذرا تھا کہ اب سے مین اس جماعت کا سردار کاہن یا مسیح کا وزیر ہون جیسا کہ رومن کیتھلکون کا عقیدہ ہے کہ وہ کل کا سردار اور مالک ہوا اور اوسکے ہاتھ مین بہشت کی کنجیان سپرد ہوئین تاکہ جسے وہ چاہے اوسمین داخل کرے۔ پس یہ اون لوگون کی خام خیالی ہے کیونکہ شاگردون مین ابھی تک اس امر کا تصفیہ نہوا تہا کہ کون ہم مین بڑا ہوگا۔ شاید وے سوچتے تھے کہ مسیح کے کوئی رشتہ دارون مین سے جو جسم کی نسبت اوسکے بھائی تھے یا وہ پیارا یوحنا یا پطرس جو انمین بڑا تہا انہین سے کوئی سردار مقرر ہوگا۔ پر خداوند مسیح کے اس فیصلے سے صریح معلوم ہوا کہ کوئی بھی تم مین بڑا نہوگا ✦

(۲) یسوع نے ایک چھوٹا لڑکا بلاکے اونکے بیچ مین کھڑا کیا (۳) اور کہا مین تم سے سچ کہتا ہون اگر تم لوگ توبہ نکرو اور چھوٹے لڑکون کی مانند نہو تو آسمان کی بادشاہت مین ہرگز داخل نہوگے۔ زبور ۱۳۱-۲+متی ۱۹

۱۴ و مرقس ۱۰-۱۴+ لوقا ۱۸-۱۶+ ۱قرنتی ۱۴-۲۰+ ۱پطرس ۲-۲+

(۲) **چھوٹا لڑکا بلا کے ایک** ۔ روایت ہے کہ یہ لڑکا اگنیشس تہا جو کہ قدیم کلیسیا مین ایک معزز و مشہور شخص تہا ۔

(۳) **اگر تم لوگ توبہ نہ کرو** ۔ حق کی روشنی اور روح القدس کی مدد سے انسان اپنے گناہ پر افسوس کرتا ہے اور اپنی بُری خواہشوں پر غالب آتا ہے اور گناہ کو ترک کرتا اور مذہب کیطرف مائل ہوتا ہے ۔ سچی توبہ یہی ہے اور جبتک یہ حال نہین ہوتا تو اوسکا بچنا بھی محال ہے لیکن بیان پر خاص غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہم کلیسیا مین عالی نام نہ بنین بلکہ ایسے مزاج سے دست بردار ہوکر فروتن اور بھلا مزاج اختیار کرین ۔ اِس موقع پر شاگردون کا یہہ خاص گناہ تھا اور اونکو نہایت ضرور تہا کہ وہ توبہ کرتے اور خدا کے فضل سے نئی پیدائش حاصل کرتے ۔

چھوٹے لڑکون کی مانند نہ ہو ۔ مسیح نے اونکے سامنے ایسے لڑکے کو پیش کیا جو فریب دینا نہ جانتا تھا اور نہ عالی مرتبہ ہونے کا اوسکے دل مین حوصلہ تھا ۔ یہ نہایت ہی ضرور ہے کہ روح القدس ہماری طبیعت اور بدمزاجی کو اِس کامل طور پر بدل ڈالے کہ ہم اِس لڑکے کے مطابق حلیم اور کم حوصلہ ہون ایسا نہین کہ ہم ایک دوسرے سے جلین اور اعلیٰ مرتبہ چاہین ۔

آسمان کی بادشاہت مین ہرگز داخل نہ ہوگے ۔ اگرچہ تمہارے پاس آسمان کی بادشاہت کی کنجیان ہین لیکن تم خود اوسمین داخل نہ ہوگے اگر تم اِس دنیا مین رہتے ہوئے اوس بادشاہت کے لایق نہ ہوگے پس تم بہشت مین کیونکر داخل ہوگے ۔

(۴) پس جو کوئی آپ کو اِس بچے کی مانند چھوٹا جانے وہی آسمان کی بادشاہت مین سب سے بڑا ہے (۵) اور جو کوئی میرے نام پر ایسے بچے کی خاطرداری کرے میری خاطرداری کرتا ہے (۶) پر جو کوئی ان چھوٹون مین سے جو مجھپر ایمان لاتے ہین ایک کو ٹھوکر کھلاوے تو اوسکے لیئے یہ بہتر ہے کہ چکی کا پاٹ اوسکے گلے مین لٹکایا جاوے اور سمندر کے گہراؤ مین ڈبایا جاوے (۷) ٹھوکر کھلانیوالی چیزون کے

سے کے سبب دنیا پر افسوس ہے کہ ٹھوکر کھلانیوالی چیزون کا آنا ضرور پر افسوس اوس شخص پر جسکے سبب ٹھوکر لگے ۔ متی ۱۰-۲۰-۲۳-۱۱ + متی ۱۰-۴۲ + لوق ۹-۴۸ + مرقس ۹-۴۲ + لوق ۱۷-۱-۱ + لوق ۱۷-۱ + اقر ۱۱-۹ + متی ۲۶-۲۴ +

(۴) آپ کو اِس بچے کی مانند چھوٹا جانے ۔ ہمارے خداوند کی اصل غرض یہ تہی کہ ہم عمدہ اور لائق درجہ کی حلیمی اختیار کرین پس سب عیسائیون پر لازم ہے کہ حقیقی فروتنی حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی خطا اور بُرے حوصلے سے پرہیز کرین اور اوس سے الگ ہون اور جو برکتین اور نعمتین سچی مذہبی نجات دہندہ کے وسیلے ملتی ہین اونسے آراستہ اور پیراستہ ہو جاوین +

آسمان کی بادشاہت مین سب سے بڑا ہے ۔ اِس فقرے کی اصل غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ آسمان کی بادشاہت مین خواہ اسی دنیا مین خواہ آنے والی دنیا مین خوشی مین درجے مقرر ہین اور جسقدر لوگ مسیح سی میل حاصل کرتے ہین اوسیقدر کا درجہ بھی اون کو اسی جہان مین اور بعد مرگ ملیگا +

(۵) جو کوئی میرے نام پر ایسے بچے کی خاطرداری کرے ۔ اِس آیت کے مجازی معنی ہین یعنی مسیح کے لوگون کی خاطرداری کرین جنکو اسقدر فضل حاصل ہوا ہو کہ روحانی طور پر اون کا مزاج بچے کے موافق ہو +

(۶) ٹھوکر کھلاوین ۔ یعنی جو مسیح کے حق مین ٹھوکر کھلاتا ہے ایسا کہ ٹھوکر کھلانیوالا اوسکا انکار کرے ۔ اگر کوئی شخص کسی فروتن اور غریب عیسائی کی خاطرداری کرتا ہے یا بیماری مین اوسکی مدد کرتا یا اوسکو تسکین دیتا ہے تو وہ گویا مسیح کی خاطرداری کرتا ہے مگر برعکس اسکے اگر کوئی کسی فروتن عیسائی کو ٹھوکر کھلاوے یہان تک کہ وہ مسیح کا انکار کرے اور وہ انکار اوسکے واسطے موجب ہلاکت کا ہو تو وہ اپنے کو بڑا ہی دوزخی بناتا ہے +

چکی کا پاٹ اوسکے گلے مین لٹکایا جاوے اور سمندر کے گہراؤ مین ڈبایا جاوے ۔ اِس مقام پر جس چکی کا ذکر پایا جاتا ہے یہ اوس قسم کی نہین ہے جس سے عورتین پیستی ہین (دیکھو شرح ۲۴ و ۴۱) مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ چکی ہاتھ سے نہین چلائی جاتی تہی بلکہ گدہے اوسکو کھینچتے تھے اسلیے یونانی زبان مین جو لفظ آیا ہے اوسکے معنی خراس ہین +

گلے مین لٹکایا جاوے - پتہر اسواسطے قصور وار کے گلے مین لٹکایا جاتا تھا کہ وہ پانی مین جلد ڈوب جاوے - یہود مین چار قسم کی بہاری سزائین تھین یعنی جلانا اور پتہراو کرنا پہانسی دینا اور سر کٹوانا - اور قومون مین مثلاً یونانیون مین ڈبانے کا رسم قدیم سے جاری تہا - ایسی سزا بہاری مذہبی جرمون کے واسطے ملتی تہی پس کسی عیسائی کو مسیح سے منکر کرانے کیواسطے بہی اس سزا کا ذکر ہوا - اوسپر خدا کا بڑا غضب نازل ہوگا - یہ کل عبارت مجازی ہے +

(۷) ٹھوکر کھلانیوالی چیزون کے سبب دنیا پر افسوس یہ لفظ "ٹھوکر" یونانی لفظ کیواسطے آیا ہے جسکے معنی دام کے ہین جسمین جانور کیواسطے کہانا یا چارا لگایا جاتا تھا اسکے چنے سے جانور دام مین فوراً پھنس جاتا تھا پس ٹھوکر سے مراد ہے وہ بہکانا جس سے انسان خطا اور نسیان مین مبتلا ہوکر دین سے منکر ہوجاتا ہے اس دنیا مین ٹھوکر اور امتحان کا آنا ضرور ہے پر افسوس اوس شخص پر جو عمداً اور ارادتاً لوگون کو گناہ مین پہانستا ہے وہ آدمی جو ناقص تعلیم کو اسطرح سے پھیلاتا ہے کہ لوگ سچائی اور نیکی کی راہ سے گمراہ ہووین شیطان کا کام کرتا ہے اور جو سزا شیطان کے واسطے خدا نے مقرر کی ہے وہ اوس گناہ کرنیوالے کیواسطے ہوگی (متی ۲۵ - ۴۱ کی تفسیر دیکھو) گناہ اور امتحان خواہ مخواہ آوینگے اور یہ گناہ کرنیوالے اور گناہ کرانیوالے دونو نیست کرینگی تو لیکن ایسے عالمین تو انسی باز نہ آوینگا اور دے ہاتہ یا پاؤن کسے برابر عزیز ہون

ٹھوکر کھلانے والی چیزون کا آنا ضرور ہے - جس حال مین انسان فعل مختار ہے دنیا ایسی ہے کہ وہ ضرور کہین نہ کہین ٹھوکر کہا وے گا - خدا انسان کو گناہ سے روکنے کے واسطے نہ تو مار ڈالتا ہے اور نہ اوسکی فعل مختاری کی حد کو کم کرتا ہے اگر خدا انسان کو اس دنیا مین فعل مختار نہ بناتا تو پہر انسان آزاد نہ ہوتا اور نیک اور بد مین تمیز نہ کر سکتا - جبکہ انسان آزاد ہے تو اوسکو اختیار ہے کہ اپنی عقل کے مطابق جو چاہے سو کرے - خدا انسان سے گناہ نہین کرواتا ہے مگر اوسکو کافی طاقت عطا کرتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو برائی سے باز رہ سکتا پس فعل مختاری کے سبب سے اگر وہ گناہ کرے تو واجبی سزا کے لائق ہوگا فعل مختاری کی وجہ سے انسان بھلائی اور برائی کا ذمہ دار ہوتا ہے +

(۸) اگر تیرا ہاتھ یا تیرا پاؤن تجھے ٹھوکر کھلاوے اوسے کاٹ ڈال اور اپنے پاس سے پھینک دے کہ لنگڑا یا ٹنڈا ہوکر زندگی مین داخل ہونا تیرے لیئے اوس سے بہتر ہے کہ دو ہاتھ یا دو پاؤن ہوتے

ہمیشہ کی آگ مین ڈالا جاوے (۹) اور اگر تیری آنکھہ تجھے ٹھوکر کھلاوے اوسے نکال ڈال اور پھینک دے کیونکہ کانا ہوکر زندگی مین داخل ہونا تیرے لیئے اوس سے بہتر ہے کہ تیری دو انکھہ ہون اور تو جہنم کی آگ مین ڈالا جاوے (۱۰) خبردار ان چھوٹون مین سے کسی کو ناچیز نجانو کیونکہ مین تم سے کہتا ہون کہ آسمان پر اونکے فرشتے میرے باپ کا مُنہ جو آسمان پر ہے ہمیشہ دیکھتے ہین (۱۱) کیونکہ ابن آدم آیا ہے کہ کھوئے ہوؤن کو ڈھونڈھ کے بچاوے (۱۲) تم کیا سمجھتے ہو اگر کسی شخص کے پاس سو بھیڑ ہون اور اونمین سے ایک کھو جاوے کیا وہ ننانوے کو نہ چھوڑے گا اور پہاڑ پر جاکے اوس کھوئی ہوئی کو نہ ڈھونڈھیگا۔ متی ۵۔ ۲۹ و ۳۰ مرق ۹۔ ۴۳ و ۴۵ + زبور ۳۴۔ ۷ + زک ۱۳۔ ۷ + عبرا۔ ۱۴ + استثنا ۱۔ ۱۴ + لوق ۱۔ ۱۹ + لوق ۹۔ ۵۶ + ۱۹۔ ۱۰ + یوح ۳۔ ۱۷ + ۱۲۔ ۴۷ + لوق ۱۵۔ ۴ +

(۱۰) ان چھوٹون مین سے کسی کو۔ یعنی وے جنھون نے فضل کی دولت کو اسقدر حاصل کیا ہے کہ اونکا مزاج چھوٹے لڑکون کی مثل ہوگیا ہے +

ناچیز نہ جانو۔ یعنی کسی طور سے اونکی تحقیر کرنا یا اونکی روح کو ہلاک کرنا ایک ادنیٰ بات سمجھنا۔

اونکے فرشتے۔ فرشتون کے وجود کے ہمکو مقدس کتاب مین بہت سے ثبوت ملتے ہین۔ اس انجیل کے ۱۔ باب کی ۲۰ وین آیت کی تفسیر دیکھو۔ لکھا ہے کہ فرشتے خدا کے خدمتگذار ہین جو اوسکے مقدسون کی خدمت کیا کرتے ہین "کیا وے سب خدمتگذار روحین نہین جو نجات کے وارثون کی خدمت کے لیئے بھیجی جاتی ہین" عبرا۔ ۱۴ + داؤد اپنے زبور مین فرماتا ہے کہ "خداوند کا فرشتہ اون کے چارون طرف جو اوس سے ڈرتے ہین خیمہ کھڑا کرتا ہے اور اونھین بچاتا رہتا ہے" زبور ۳۴۔ ۷ + پطرس کے دوستون کے کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہر ایماندار کا ایک خاص خدمتگذار

فرشتہ ہی جیسا لکھا ہے کہ اوسکا فرشتہ ہوگا اعم ۱۲-۱۵ اسیطرح ان چھوٹے مزاج والون کا جنکا بیان اس مقام پر ہے اونکے ہی فرشتے ہوتے ہین اور یہ فرشتے خدا کی حضوری مین رہتے اور اوسکے چہرہ کو دیکھتے رہتے ہین جیسے بادشاہ اپنے وزرا اور ہمنشینون سے اخلاص اور محبت سے پیش آتے ہین یہانتک کہ جسوقت وے چاہین وے اوسکے حضور مین جاسکتے ہین۔ مثلاً آستر ۱ باب ۱۴ وین آیت مین لکھا ہے کہ "وے فارس اور مادہ کے سات وزیر ہوکے بادشاہ کا منہ دیکھتے تھے" اور ایسا ہی لوق ۱ باب ۱۹ آیت مین ذکر ہے کہ "مین جبرئیل ہون جو خدا کے حضور کھڑا رہتا ہون" پس اس سے یہ تعلیم نکلتی ہے کہ ہر ایک فروتن دل عیسائی کا فرشتہ خدا تعالیٰ کا حبیب ہے اور اوسکی حضوری کا فرشتہ کہلاتا ہے۔ اسوجہ سے ہم کو ان چھوٹون کو حقیر نہ سمجھنا چاہیئے۔ اون کے فرشتے ہمیشہ خدا کا منہ دیکھتے ہین ہم اس بات کا نہین بیان کرسکتے ہین کہ اسکے معنی کسقدر حقیقی اور کسقدر مجازی ہین۔ پرانے اور نئے دونون عہدنامے مین اس بات کا ذکر پایا جاتا ہے کہ اکثر فرشتون نے مقدسون کی خدمت کی ہے۔ پطرس کے ۱ خط کے ۱ باب کی ۱۲ وین آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے انسان کی نجات کے معاملے مین غور کرتے رہتے ہین ⁂

(۱۳) اور اگر ایسا ہو کہ اوسے پاوے مین تم سے سچ کہتا ہون کہ وہ اوسکے سبب اون ننانوے سے جو کھو نہ گئی تھین زیادہ خوش ہوگا (۱۴) اسیطرح تمھارے باپ کی جو آسمان پر ہے مرضی نہین کہ ان چھوٹون مین سے کوئی ہلاک ہووے (۱۵) پھر اگر تیرا بھائی تیرا گناہ کرے جا اور اُسے اکیلے مین سمجھا۔ اگر وہ تیری سُنے تو نے اپنے بھائی کو پایا (۱۶) اگر وہ نہ سُنے تو ایک یا دو شخص اپنے ساتھ لے تا کہ ہر ایک بات دو یا تین گواہون کے منہ سے ثابت ہو (۱۷) اگر وہ اون کی نہ مانے تو جماعت سے کہہ پر اگر وہ جماعت کو بھی نہ مانے تو اوسکو غیر قوم والے کی مانند بے دین اور

محصول لینے والے کے برابر جان[۱۶] - احسب ۱۹-۱۷[۱۳] + لوق ۱۷-۳ + یعق ۵-۲۰[۱۴] + اپط ۳-۱ + استث ۱۷[۱۵]-۶ + ۱۹-۱۵ + یوح ۸-۱۷ + ۲قر ۱۳-۱ + عبر ۱۰-۲۸ + روم ۱۶-۱۷[۱۶] + ۱قر ۵-۹ + ۲تس ۳-۶ و ۱۴ + ۲یوح ۱۰

(۱۴) ان چہوٹون مین سے کوئی ہلاک ہووے - خداوند یسوع مسیح کا اس آیت سے یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ یہ ممکن ہے کہ وے جنہون نے مسیح کے چہولون مین شرکت حاصل کی گرجاوین اور ہلاک ہووین لیکن اگر حقیقت مین الٰہی انتظام ایسا ہے کہ کوئی اون مین سے گر دین نہ ہو تو اس آیت مین دہوکا معلوم ہوتا ہی +

(۱۵) پہر اگر وغیرہ - مسیح اس موقع پر اپنے گروہ کے واسطے ایک قاعدہ مقرر کرتا ہی کہ کیونکر ایک بہائی کو دوسرے بہائی کے ساتھہ جو اوسکا قصور کرے سلوک کرنا واجب ہے - مسیح کی تعلیم یہ نہ تہی کہ عیسائی وہی ہے جو کہ اپنے حق کی پرواہ نہین کرتا یا جو قصور اوس پر عائد ہوا وسمین خاموش رہے + ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اوس قصوروار سے خالص محبت کے ساتھہ پیش آوین تاکہ ہم اپنے بہائی کو بچاوین ہمارا مطلب یہ ہونا چاہیئے کہ وہ قصوروار نیک مزاج حاصل کرے اور چہوٹے لڑکے کے موافق پہر بنجاوے تاکہ اوسکی جان بچ جاوے اور ہمارے گروہ مین میل پہر ہو جاوے - لیکن اگر وہ ضدی ہوتا جاوے تو ہم اور کلیسیا اپنے فرض سے ادا ہوئے وہ نہ صرف زمین ہی پر ملزم ہوگا - لیکن اوسے ذوالجلال بہی قصوروار ٹہراوے گا +

اوسے اکیلے مین سمجہا - فقط اس غرض سے نہین کہ تو اپنا حق حاصل کرے بلکہ اس جہت سے کہ اوسکی جان بچ جاوے اور تیری اور کلیسیا کی سلامتی اور پاکیزگی قائم ہووے +

اکیلے مین - اکیلے مین کیونکہ شاید وہ مغروری کے باعث اوروں کے سامنے اپنے قصور کا مقر نہو -

اپنے بہائی کو پایا - یعنی تونے چہوٹون مین سے جو مسیح کے ہین ایک کو ہلاک ہونے سے بچایا - تم نے اپنا فرض ادا کیا اور کلیسیا کی پاکیزگی کو قائم کیا - پادری بسلی صاحب اس آیت کی تفسیر یون کرتے ہین - "(۱) کوئی شخص مسیحی کلیسیا کا کیون نہو تیرا گناہ کرے تو تجہپر یہ ذیل کے فرض ادا کرنا ضرور ہین + اگر ہو سکے تو خود جا کر تنہائی مین اوسکو سمجہا نہین تو بذریعہ خط یا دوسرے آدمی کے وسیلہ سے اوسے سمجہا - مسیح کی یہ غرض ہے کہ ہم اول یہ کرین لیکن اگر اس سے مطلب بر نہ آوے تو ذیل کی باتون کے عمل کرنے پر آمادہ ہون +

۲ - **ایک یا دو شخص اپنے ساتھ لے** - اونکو لیجا جنکی وہ عزت کرتا ہی یا جن سے وہ اخلاص اور محبت رکہتا ہے تاکہ جو کچہ کہ تو کہا چاہتا ہے اوسمین وے بہی اوسکی تائید کرین - اور بعدہ اگر ضرورت ہووے اوس معاملے کے گواہ ہونگے

اگر وہ تب بھی نہ مانین تو ذیل کی بات عمل مین لا ۳ - جماعت یعنی کلیسیا کو اطلاع دے اور کل حال اون لوگون سے جو تیرے اور اوسکی جان کے پاسبان مقرر ہوئے ہین ظاہر کر - اگر یہ اوسکے لیئے مفید مطلب نہو تو اوسکی صحبت سے کنارہ کر اور غیر قومون کی مثل اوس سے سلوک رکھہ - اوسکی نسبت اب بھی تیرا فرض یہ ہے کہ اوسکا خیرخواہ رہے اور ہر طرح اوس سے نیکی کرے +

(۱۸) مین تم سے سچ کہتا ہون جو کچھہ تم زمین پر باندھو گے آسمان پر باندھا جائیگا اور جو کچھہ تم زمین پر کھولوگے آسمان پر کھولا جائیگا (۱۹) پھر مین تم سے کہتا ہون اگر تم مین سے دو شخص زمین پر کسی بات کے لیئے میل کر کے دعا مانگین وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ہے اون کے لیئے ہوگی - متی ۱۶ - ۱۹ + یوحنا ۲۰ - ۲۳ + ۱ قرنتی ۵ - ۴ + متی ۵ - ۲۴ + ۱ یوحنا ۳ - ۲۲ و ۵ - ۱۴ +

(۱۸) آسمان پر باندھا جائیگا - جب تم مسیح کے جو کلیسیا کا سردار ہے حکم کی تعمیل کرتے ہو یعنی ایک ضدی اور سرکش کو کلیسیا سے خارج کرتے ہو تو اسی فیصلے کو خدا بھی منظور کرے گا - اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے اپنی کلیسیا کو عدالت و منصفی کرنے کا اختیار دیا ہے تاکہ کلیسیا امن و امان مین رہے - اگر کلیسیا ان فرائض پر عمل کرے جیسا خدا کا حکم ہے تو وہ خدا کے انتظام کو انجام دیتی ہے اور خدا اِس شرط پر اوسکا کام منظور کرے گا ہر مقدمے کا فیصلہ روح القدس کی ہدایت اور مسیح کی شرع کے بموجب ہونا چاہیئے +

(۱۹) اگر تم مین سے دو شخص - یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ مسیح نیک گروہ کے حق مین ۱۷ وین اور ۱۸ وین آیت بیان کرتا ہے - جب وہ اپنی پاک حالت مین قایم رہین جیسا کہ مذکور ہوچکا ہے تو اگر کلیسیا کا وہ فیصلہ مسیح کی شرع کے بموجب ہوا ہے خدا بھی اوسکو منظور کریگا - اب اِس ۱۹ وین آیت مین مسیح یہ حال بتلاتا ہے کہ خدا کی نعمتون کو حاصل کرنے کے لیئے تمام جماعت کا فراہم ہونا کچھ ضرور نہین ہے بلکہ اگر صرف تھوڑے آدمی ملکر دعا مانگین تو وہ اونکی سنے گا +

کسی بات کے لیئے - جو فائدہ زیادہ آدمیوں کی دعا سے ہوتا ہی وہی تھوڑے آدمیوں کی دعا سے بھی ہوگا جب کوئی مجلس کسی معقول مقصد کے لیئے اکٹھی ہوگی وے کم شمار کے سبب سے اپنی دعا کے جواب سے محروم نہ رہینگے اِس آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ کن شرائط پر دعا مقبول ہوگی یا کسی درخواست کے مقبول ہونے کے واسطے کتنے لوگون کا فراہم ہونا لازم ہے - مسیح اپنے لوگون کو اِس بات کی ہمت دلاتا ہے کہ اگر تھوڑے آدمی بھی میرے نام پر دعا مانگنی کے واسطے اکٹھے ہونگے تو بھی بہرصورت اونکی دعا کا جواب ملیگا +

(۲۰) کیونکہ جہان دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہون وہان مین اونکے بیچ ہون - (۲۱) تب پطرس نے اوس پاس آکے کہا اے خداوند اگر میرا بھائی میرا گناہ کرے تو مین اوسے کتنی مرتبہ معاف کرون - سات مرتبہ تک - (۲۲) یسوع نے اوسے کہا مین تجھے سات مرتبہ تک نہین کہتا بلکہ ستر کے سات مرتبہ تک[۲۱] - لوقا ۱۷ - ۳ - ۴ - متی ۶ - ۱۴ - مرقس ۱۱ - ۲۵ - قل ۳ - ۱۳ -

(۲۰) **جہان دو یا تین** - مسیح ہر زمانے کے واسطے یہ تسلی دیتا ہے کہ اگر تھوڑے شاگرد بھی عبادت کے واسطے اکٹھا ہو جاوین تو بیفائدہ نہ ہوگا - مثلاً اگر فقط دو حاضر ہون تو تیسرا یعنی مسیح بھی ضرور حاضر ہوگا - کہ اونہین برکت دیوے اور اگر روے ایمان سے دعا مانگین تو ضرور اونکی سنی جائیگی - اہل اسلام اکثر یہ اعتراض کرتے ہین کہ ہم بارہا عیسائیون کی عبادتگاہون مین گئے لیکن ہمنے کبھی مسیح کو ظاہرا نہ دیکھا تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا ظہور باطنی طور پر ہے - پھر اِس بات مین کیا خصوصیت ہے کیونکہ نبی اور ولی بھی اکثر اسطور پر نمود ہوتے ہین" ہم اِس اعتراض کا جواب پیش کرتے ہین کیونکہ نبیون کے بارہ مین اِس بات کا ثبوت کہین بھی نہین ملتا ہے - اِس اعتراض کے کافی وشافی جواب کے لیئے متی ۲۸ باب کی ۲۰ وین آیت کی شرح دیکھو +

(۲۱) **کتنی مرتبہ معاف کرون** - پطرس کو مسیح کی بات سے یہ معلوم ہوگیا تھا کہ یہودیون کی بنسبت

عیسائیون مین برداشت اور معاف کرنے کی عادت زیادہ ہونی چاہیئے۔ یہود کے عالم یہ سکھاتے تھے کہ تین مرتبہ تک قصوروار کو معاف کرنا چاہیئے اور بس ٭

(۲۲) **ستر کے سات مرتبہ**۔ ظاہراً اس قاعدہ پر عمل کرنا محال معلوم ہوتا ہے مگر اتنے مرتبہ قصور کے معاف کرنے کے واسطے **دلی توبہ** شرط ہے۔ اس قاعدے کے خلاصہ معنی یہ بہی ہین کہ کسی حال مین اوس شخص سے جو دل سے توبہ کرتا ہے بغض نہ رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح سے ہمارے اور خدا کے درمیان ایک طرح کی مطابقت ہوجائے گی کیونکہ جب ہم گناہ کرتے اور سچے دل سے توبہ کرتے ہین وہ ہمکو معاف کرتا ہے ٭

(۲۳) اسلیئے کہ آسمان کی بادشاہت ایک بادشاہ کی مانند ہے جسنے اپنے لوگون سے حساب لینا چاہا (۲۴) جب حساب لینے لگا ایک کو اوس پاس لائے جس سے اوس کو دس ہزار ۱۱ توڑے پانے تھے (۲۵) پر اسواسطے کہ اوس پاس کچھ ادا کرنے کو نہ تھا اوسکے خداوند نے حکم کیا کہ وہ اور اوسکی جورو اور اوسکے بال بچّے اور جو کچھ اوسکا ہو بیچا جاوے اور قرض بھر لیا جاوے[۲۲] (۲۶) تب اوس نوکر نے گر کے اوسے سجدہ کیا اور کہا ایخداوند صبر کر کہ مین تیرا سارا قرضہ ادا کرونگا (۲۷) اوس نوکر کے صاحب کو رحم آیا اور اوسے چھوڑ کر قرض اوسے بخشدیا (۲۸) اوسی نوکر نے نکلکے اپنے ساتھی نوکرون مین سے ایک کو پایا جسپر اوسکے ۱۱ سو دینار آتے تھے اوسنے اوسکو پکڑکر اوسکا گلا گھونٹا اور کہا جو میرا آتا ہے مجھے دے۔

(۲۹) تب اوس کا ساتھی نوکر اوس کے پاؤن پر گرا اور اوسکی منت کرکے کہا صبر کر کہ مین اب ادا کرون گا || یونانی مین تلنتن- ایک تلنتن کا وزن ۵۰۰۰ تولہ کے برابر تھا اور اوس کی قیمت اٹھارہ سو چھتر روپیہ تہی + ۲ سل ۴ - ۲۲ نحمیم ۵- ۸ + || ایک دنیار کا وزن تین ۳ ماشہ تھا اور اوس کی قیمت پانچ ۵ آنہ تہی — دیکھو متی ۲۰- ۲ +

(۲۳) آسمان کی بادشاہت- یعنی خدا کا دینی انتظام اور حکومت مسیح کے زمانے مین (متی ۳ باب ۲ آیت اور ۵ باب ۱۰ آیت کی شرح دیکھو)

بادشاہ- اِس مقام پر یہ لفظ خدا کے واسطے آیا ہے جو کہ تمام موجودات کا خالق و مالک ہے *

اپنے لوگون سے- شاید زری حکومت اُمرا سے مُراد ہے جو آمدنی تحصیلنے کے واسطے مقرر ہوئے-

(۲۵) بیچا جاوے- رومیون اور اوسیطرح یہودیون کی شرع کے مطابق قرضدار کو بیچنا جائز تھا لیکن جب شرع یہود کے اوسے غلامی مین صرف چھہ برس تک رکھنا جائز تھا *

(۲۶) سارا قرضہ ادا کرونگا- اِنسان خدا کو کچہ دے نہین سکتا لیکن وہ مسیح کے وسیلے ہماری اطاعت و فرمانبرداری قبول کرتا اور ہمین معاف کرتا ہے (۳۴ آیت کو دیکھو)

(۲۸) گلا گھونٹا- اِس معاملے سے اوسکی بدذاتی اور زیادہ بڑی معلوم ہوتی ہے کہ فوراً اپنے مالک کی رحمت کو بھولکر اپنے ہمجنس پر ظلم کرتا ہے- یہی اِنسان کا حال ہے کیونکہ جسوقت مین کہ آپ خدا کی رحمتون اور برکتون سے معمور ہے اپنے ہمجنسون پر ظلم کرتا ہے *

سو دینار- وہ اپنے مالک کا " دس ہزار توڑے " یعنی تین کرور روپیہ کا قرضدار تھا- لیکن [illegible] یار یعنی تیس روپیہ کے معاف نہ کر سکا پس اِس مذکورہ بالا تمثیل سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ خدا کتنا زیادہ ہمکو معاف [illegible] کہ ہم اوروں کو معاف کرتے ہین- اگلے تھورب صاحب امریکہ کے حاکم نے غصہ مین ولیلی صاحب سے کہا کہ میرا نوکر گستاخی اور بدچلنی کرتا ہے اور گو وہ بخوبی جانتا ہے کہ مین کبھی معاف نہین کرتا ہون- ولیلی صاحب نے درجواب اونکو کہا کہ مجھے امید ہے کہ آپ کبھی گناہ کی معافی کے حاجتمند نہین ہوتے ہین- اِس محبت آمیز ملامت سے وہ غصہ ور حاکم شرمندہ ہوا اور اونکا غصہ فرو ہو گیا

(۳۰) پر اوسنے نہ مانا بلکہ جاکے اوسے قیدخانے مین ڈالا کہ جبتک قرض ادا نہ کرے قید رہے۔ (۳۱) اوسکے ساتھی نوکر یہہ ماجرا دیکھکے نہایت غمگین ہوئے اور جاکر اپنے خاوند سے تمام احوال بیان کیا (۳۲) تب اوسکے خاوند نے اوسے بُلاکر اوس سے کہا کہ اے شریر چاکر مینے وہ سب قرض تجھے بخشدیا کیونکہ تونے میری منت کی (۳۳) تو کیا لازم نہ تھا کہ جیسا مینے تجھہ پر رحم کیا تو بہی اپنے ہم خدمت پر رحم کرتا (۳۴) سو اوسکے خاوند نے غصہ ہوکے اوسکو داروغہ کے حوالہ کیا کہ جب تک تمام قرض ادا نہ کرے قید رہے (۳۵) اسی طرح میرا آسمانی باپ بھی تم سے کریگا اگر ہر ایک تم مین سے اپنے بھائیون کے قصور کو معاف نہ کریگا۔[۲۲] امث ۲۱، ۱۳ متی ۶-۱۲ مرقس ۱۱-۲۶ یعقوب ۲-۱۳

---

(۳۰) جبتک قرض ادا نہ کرے - یعنے جبتک وہ تین کرور روپیہ ادا نہ کرے نہ چھوٹیگا جس حال مین کہ اوسکے پاس ادا کرنے کو ایک کوڑی بہی نہ تھی پس وہ ہمیشہ تک قید مین رہتا اور یہی مسیح کا مطلب معلوم ہوتا ہے۔ وہ اِس مثال مین اوس شخص کی اتنی قرضداری بتلاتا ہے کہ وہ کبھی ادا نہ کرسکتا لہذا وہ قید سے کبھی نہ چھوٹتا۔ اِس تمثیل مین صاف صاف یہ تعلیم پائی جاتی ہے کہ جو شخص خدا سے معافی نپاوے سزا سے کبھی نہ چھوٹیگا۔ یہ نہین جیسا بعض سمجھتے ہین کہ کوئی دوزخ مین اپنی سزا پوری کرکے خلاصی پاویگا۔

(۳۱) نہایت غمگین ہوئے - وے غمگین ہوئے مگر خدا ناراض ہوا - خدا کے خادم اپنے ہمجنس کے

گناہون کے لیئے غم کرتے ہین لیکن انتقام لینا صرف خدا کا کام ہے۔ کلیسیا کسی کو خارج کرے تاہم اون کے دلون مین حقیقی غم اور محبت اوس خارج کیئے ہوئے کے واسطے ہوتی ہے اور وے صرف اسواسطے سزا دیتے ہین تاکہ وہ پہر توبہ کرکے نجات حاصل کرے +

(۳۴) **تمام قرض ادا نہ کرے** ۔ اوس قرضدار کے واسطے غیر ممکن تہا کہ قید مین تین کرور روپیہ ادا کرتا (۲۴ آیت کو دیکھو) یہ بات نہایت ہی غور کے قابل ہے کہ بادشاہ نے اوس مقروض کو **معاف کیئے ہوئے قرض** کے واسطے قید کیا اسیطرح جو شخص سچے مذہب سے برگشتہ ہوجاتا ہے تو اوسکے پرانے گناہ از سر نو اوسے ملزم ٹہراتے ہین یہانتک کہ انسان آخرکار اپنی زندگی بہر تک کے گناہون کے واسطے سزا پاتا ہے۔ اوسکے ایکبار معافی ملنے سے کچہ فائدہ نہوا بلکہ اور بہی زیادہ سزاوار ہوجائے گا +

اونیسوان باب

اور یون ہوا کہ یسوع جب اوس کلام کو تمام کر چکا جلیل سے روانہ ہوا۔ اور یردن کے پار یہودیہ کی سرحد مین آیا (۲) اور بڑی بہیڑ اوسکے پیچہے ہولی اور اوسنے اونہین وہان چنگا کیا (۳) اور فریسی اوسکی آزمایش کے لیئے اوس پاس آئے اور اوس سے کہا کیا روا ہے کہ مرد ہر ایک سبب سے اپنی جورو کو چہوڑ دیوے

مرقس ۱۰ - ۱ + یوحنا ۱۰ - ۴۰ + متی ۱۲ - ۱۵ +

اونیسوان باب

(۳) **فریسی** - فریسی مع جماعت کے آئے صرف عیب گیری کرنے کے لیئے اور جماعت شفا پانے کے لیئے +

اوسکی آزمایش کے لیئے۔ یعنی امتحان کرنے کے واسطے کہ آیا وے اوسکو کسی مشکل مین پھنسا سکتے ہین یا نہین۔ وے ایک مقدمے مین بڑا جھگڑا کر رہے تھے اور اونکی غرض یہ تھی کہ خداوند کو اوس جھگڑے مین پھنساوین*

ہر ایک سبب سے۔ اور وہ مقدمہ یہ تہا مثلاً استثنا کے ۲۴ وین باب کی ۱- آیت مین مرقوم ہے کہ موسیٰ نے مرد کو حکم دیا کہ جب وہ عورت کو چھوڑے تو وہ اوسکو اس مضمون کا طلاقنامہ لکھدے کہ یہ آگے کو اوسکی جورو نہو "اگر وہ اوسکی نگاہ مین عزیز نہو اس سبب سے کہ اوسمین اوسنے کچھ پلید بات پائی" ربی حلیل کے پیرو اس آیت کی اس طور پر تفسیر کرتے ہین کہ مرد جب خوشی ہو تو اپنی جورو کو طلاق دیسکتا ہے خواہ قصور ہو یا نہو اگر اوسکو ایک اور عورت ملگئی ہو کہ اوسکی نگاہ مین پسندیدہ ہے لیکن ربی شماعی کے پیرو اس بات کا دعویٰ کرتے تھے کہ "پلید" سے صرف زناکاری مراد ہے اور اسلیئے کسی اور سبب سے طلاقنامہ دینا جائز ہے۔ پس یہ فریسی چاہتے تھے کہ اس موقع پر ہمارے خداوند کو پھنساوین۔ کیونکہ اون کی اُمید یہ تھی کہ وہ کسی طور سے اونکے فساد مین شامل ہوجائے +

(۴) اوسنے جواب مین اونسے کہا کیا تم نے نہین پڑہا کہ خالق نے شروع مین اونھین ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت بنائی۔ (۵) اور فرمایا کہ اسلیئے مرد اپنے ماباپ کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا اور وے دونون ایک تن ہونگے (۶) اسلیئے اب وے دو نہین بلکہ ایک ہین پس جسے خدا نے جوڑا اوسی انسان نہ توڑے (۷) اونھون نے اوس سے کہا پھر موسیٰ نے کیون حکم دیا کہ طلاقنامہ اوسے دیکے اوسے چھوڑ دے (۸) اوسنے اونسے کہا موسیٰ نے تمہاری سخت دلی کے سبب تمکو اپنی جوروون کو چھوڑ دینے کی اجازت دی پر شروع سے ایسا نہ تہا۔ ہیڈ

۱-۲۷ + ۵-۲-۵ + مل ۲-۱۵ + پیدایش ۲-۲۴ + مرق ۱۰-۵-۹ + افس ۵-۳۱ + ۱ قرنتھیوں ۶-۱۶ + ۷-۲ + استثنا ۲۴-۱ متی ۵-۳۱ +

(۴) ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت بنائی۔ خدا نے مرد اور عورت کو اس غرض سے بنایا کہ شادی کا عقد جاری رہے اور آجتک دونون برابر پیدا ہوتے رہتے ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ عقد شادی کا دایمی ہے اور چونکہ اوسنے ایک مرد کیواسطے ایک عورت بنائی اور ایک سے زیادہ نہین پس ایک مرد کو ایک عورت سے شادی کرنا جائز ہی اور یہ عجیب بھید کی بات ہی کہ دونون جنس شمار قریب مین برابر پائے جاتے ہین پس صریح ظاہر ہے کہ ایک مرد کا ایک عورت سے شادی کرنا دوامی اور کلی قاعدہ ہے۔ کثیر الازدواجی اور تلوّن مزاجی سے کسی چھوٹے تصور کے واسطے عورت کو طلاق دینا دونون آلہی انتظام مین دست اندازی کرنا اور اوسکو توڑ ڈالتا ہے +

(۵) مان باپ کو چھوڑے گا۔ وہ عقد جو کہ جورو اور خصم کے درمیان ہے والدین اور اولاد کے رشتے کی بہ نسبت جو تمام عمر کے واسطے ہے زیادہ مستحکم ہے پس جب اون کے درمیان اسقدر میل ہونا چاہیے وہ عقد زندگی بھر کے واسطے ہے +

(۸) تمہاری سخت دلی کے سبب۔ یعنی اگر اصل بند و بست شادی کے بارہ مین تمہارے اوپر جاری رکھا جاتا تو تم اوسکو زیادہ موجب اپنی بدی کا ٹھہراتے کیونکہ اپنی جورؤون سے خلاصی پانے کے واسطے اونہین مار ڈالتے +

تمہین اجازت دی۔ موسیٰ نے تمکو حکم نہ دیا فقط اجازت دی کہ "پلید" بات یعنی زنا کے سبب سے جورو کو طلاق دو" اسکو ضرور جان لینا چاہیئے کہ مسیح موسیٰ کے خلاف کوئی شریعت نہین بتلاتا ہے جیسا کہ بعض مفسّرین کا خیال ہے۔ آیت تیسری مین آیا ہے کہ فریسیون نے مسیح سے پوچھا کہ طلاق کی حد کیا ہے یعنی کس معاملے مین طلاق روا ہے اوسکے جواب مین اوسنے اصل قانون شادی جو خدا کی طرف سے جب سے کہ اوسنے آدم زاد کو پیدا کیا مقرر ہے بتلایا ہے۔ یعنی اصل قانون یہ ہے کہ آدمی اپنی جورو سے تا زیست جدا نہ ہووے اسپر فریسی آیت ۷۔ کا حوالہ دیکر کہتے ہین کہ موسیٰ نے طلاق کی اجازت دی ہے یسوع نے جواب دیکر کہا ہان موسیٰ نے بسبب تمہارے سخت دل ہونے کے اجازت طلاق کی دے دی ہے مگر اصل ابتدائی شرع سے مستثنے ہی پھر آیت ۹۔ مین موسیٰ کے قانون طلاق کی اسطرح پر شرح بیان کرتا ہے جیسا کہ اچھے یہودی اوستادونکی اسمین یہ راے تھی کہ طلاق اگرچہ ہو تو صرف علت زنا مین جائز ہے پس جب کہ آیت ۵۔ اور ۶ مین یسوع یہ دعویٰ کرتا ہے کہ قانون الٰہی

کہ عورت اور مرد کبھی جدا نہ ہون اور وہ موسیٰ کے قانون طلاق کو بھی منظور کرتا ہے" است ۲۴ ۳- ۱ + کہ زنا کاری اور دو پلید بات کے واسطے طلاق جائز ہو +

(۹) اور مین تم سے کہتا ہون۔ کہ جو کوئی اپنی جورو کو سوا زنا کے اور سبب سے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے زنا کرتا ہے اور جو کوئی اوس چھوڑی ہوئی عورت کو بیاہے زنا کرتا ہے (۱۰) اوسکے شاگردون نے اوسے کہا اگر مرد کا حال جورو کے ساتھ یہ ہے تو جورو کرنا اچھا نہیں۔ متی ۵- ۳۲ + مرقس ۱۰- ۱۱ + لوقا ۱۶- ۱۸ + ۱ قرنتی ۷- ۱۰ و ۱۱ + امثال ۲۱- ۱۹ +

(۹) سوا زنا کے۔ مسیح نے کوئی نئی شرع اسوقت جاری نہ کی لیکن وہ صرف یہی بتاتا ہے کہ شروع سے خدا کی شرع کیا ہے۔ وہی اصل شرع کو سختی کے ساتھ تعمیل کروانے سے باز رہا۔ اوس زانی یا زانیہ نے گناہ کرنے سے ہمیشہ کے واسطے اپنے ساتھی کو ترک کیا یہانتک کہ وہ قابل صحبت کے نہ رہے۔ خانگی بندوبست کی خوبی پر کل ملک کا اخلاق اور خوبی منحصر ہے جہان کہ لوگ شادی کو ہلکا سمجھتے ہین۔ وہان پر خطرۂ عظیم ہے کہ کل عقائدہ مقیدہ ٹوٹ جاوین۔ جبتک کافی طور پر شادی کی شرع سخت اور مستحکم نہو کہ فاسد خیال اور بُری خواہش کو بخوبی ضبط نہ کرے اور اوس پاک عہد کے کل ارادون کے توڑنے سے نہ روکے تو اوباشی اور برائی جڑ پکڑ جاتی ہے اور ہمیشہ طبیعت نفسانی رہتی ہے۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جہان پر کثیر الازدواجی کی پروانگی ہو تو ہر قسم کے عہد و پیمان اور آئین مین خلل واقع ہوتا ہے شہوت اور بیرحمی لازم و ملزوم ہوتی ہین +

(۱۰) تو جورو کرنا اچھا نہیں۔ شاگردون کی راے جلیل ہی کی تعلیم کے مطابق تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تعلیم اوس زمانے مین رائج تھی شاگرد اوس زمانے کی عادت سے بیان کرتے ہین کہ جب ایک منکوحہ کے ساتھ رہنا ایسا ہے کہ یہ عقد ٹوٹ نہین سکتا تو ہرگز شادی نہ کرنا چاہئے۔ شاگردون کا خیال ایسا تھا لیکن تجربہ سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس زمانے مین شادی کا قانون سخت رہا ہے اوس زمانے مین صلح و سلامتی بخوبی پائی گئی ہے اور ایسے سخت قانون سے صدہا طرح کی خرابیان بالکل رفع ہو جاتی ہین۔ یہ شریعت لوگون کے دلون سے فاسد

خیال جدائی اسننا کے بالکل جدا کرتی ہے تو بعد شادی اسکے پھر نفسانی خیال نہین ہے بلکہ اسکے عوض نیک خیال اور صبر دلین پیدا ہوتی ہے

(۱۱) اوسنے اون سے کہا کہ سب اس بات کو قبول نہین کرتے ہین مگر وے جنھین دیا گیا (۱۲) کیونکہ بعضے خوجے ہین جو مان کے پیٹ ہی سے ایسے پیدا ہوئے اور بعضے خوجے ہین جنھین لوگون نے بنایا اور بعضے خوجے ہین جنھون نے آسمانکی بادشاہت کے لیئے آپکو خوجہ بنایا ہوگا جو اوسکو قبول کر سکتا ہے سو کرے (۱۳) تب لوگ چھوٹے لڑکون کو اوس پاس لائے کہ وہ اون پر ہاتھ رکھے اور دعا کرے پر شاگردون نے اونھین ڈانٹا (۱۴) یسوع نے اون سے کہا کہ لڑکون کو چھوڑ دو اور اونھین میرے پاس آنے سے منع نہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت ایسون ہی کی ہے (۱۵) اور اوسنے اپنے ہاتھ اونپر رکھے اور وہانسے روانہ ہوا۔ ۱ قر ۷: ۲-۷ و ۹-۱۷+ ۱ قر ۷-۳۲ و ۳۴ + ۹-۵ و ۱۵ + مرق ۱۰-۱۳ + لوق ۱۸-۱۵ + متی ۱۸-۳

(۱۱) اس بات کو قبول نہین کرتے۔ یعنی کہ شادی کرنا اچھا نہین مسیح کا مطلب یہ ہے کہ شادی کرنا ایک طبعی بات ہے اور خدا کے انتظام مین انسان کی پیدایش ہی سے مقرر ہوا اور انسان کی طبیعت اور خواہش کے باعث جاری رہتا ہے اگر کسی کو شادی کرنے کی احتیاط اور ضرورت نہو تو یہ شاذونادر ہے۔

دیا گیا۔ وے جو کہ پیدایش اور طبیعت سے ایسے ہین یا کوئی آفت یا بیماری کے باعث ناکارہ ہوگئے یا اونکو خدا نے کام کو بخوبی ادا کرنے کیواسطے ایسی طاقت ملی ۔

(۱۲) **آپ کو خوجہ بنایا**۔ جنہون نے اپنے نفس کو اس قدر ضبط کیا کہ شادی کا خیال دل مین نرہا۔ ایسے لوگ مین جنہون نے پولوس رسول کے موافق آپ کو بالکل خدا پر نثار کیا اور مذہبی مطالعہ اور عبادت کے واسطے ہمہ تن مصروف کیا اور کچھ وقت تک یا زندگی بھر کے لیئے آپ کو دُنیا کے متعلقات سے دست بردار کیا تاکہ خدا کی خدمت زیادہ شوق اور مستعدی کے ساتھ بجالاوین۔ سب سے بڑا طریق رومن کیتھلک کا ہی کہ سب خادمانِ دین کو مجرد رہنے کا حکم دیتے ہین اسمین انسانی مزاج کا خیال نہین ہے اور اسکا نتیجہ اوس کلیسیا مین بُرا ہوتا ہی۔

(۱۳) **چھوٹے لڑکونکو اوس پاس لائے**۔ وی ایسے چھوٹے تھے کہ مسیح نے اونکو اپنی گود مین اٹھالیا **شاگردون نے اونہین ڈانٹا**۔ لڑکے بلا شک والدین کی محبت سے اوس پاس لائے گئے جنہون نے اس طور سے اپنا ایمان ظاہر نہ صرف اپنے واسطے بلکہ اپنی اولاد کی خاطر ظاہر کیا۔ اسی طور پر ایک سُریانی عورت کے ایمان کے سبب مسیح نے اوسکی بیٹی کو چنگا کیا +

(۱۴) **میرے پاس آنے سے منع نہ کرو**۔ ہمارے خداوند کی غرض صرف اونہین لڑکون سے نہ تھی بلکہ فرماتا ہی کہ "سب چھوٹے لڑکون کو میرے پاس آنے دو"

ایسون ہی کی ہے۔ یعنی لڑکون کی اور جنکا مزاج لڑکون کا سا ہی۔ جوانون کو مناسب ہے کہ آپ کو چھوٹے لڑکون کے موافق بنادین تاکہ آسمان کی بادشاہت کے لائق ہون۔ ہمارے خداوند نے اون لڑکون کو بپتسمہ نہ دیا کیونکہ مسیحی بپتسمے نے مسیح کے مُردون مین سے جی اوٹھنے کے پیشتر اچھّی طرح رواج نہ پایا تھا لیکن مسیح یہ بتلاتا ہے کہ بچّے کس سبب سے بپتسمے کے لایق ہین یعنی وی آسمان کی بادشاہت کے شریک ہین۔ ہمکو یہ خاص حکم ملا ہے کہ جب "تک آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہووے" آسمان کی بادشاہت مین شرکت نہین پا سکتا پس جب بچّے اس بادشاہت مین ہین بپتسمے کے مشتاق ہین مسیح کا مطلب یہ ہے کہ وی باطنی طور سے اس بادشاہت کے شریک ہین۔ پس توضرور ہی کہ ظاہری کلیسیا مین شامل ہونے کے لیئے بپتسمے دیئے جائین۔ ہم مذکورہ بالا بیان سے نتیجہ نکالتے ہین کہ بچّے بپتسما پانے کے لایق ہین۔

واٹسن صاحب بچّون کی حالت کا ایسا ذکر کرتے ہین کہ "ضرور ایسا سمجھنا چاہیئے کہ جب وے آسمان کی بادشاہت مین شامل ہین پس وے اوسکے شریک ہوکر اوسکی کُل نعمتون کے مستحق ہین۔ ہمارے خداوند کی غرض یہ ہے کہ چھوٹے بچّے بہشت کے وارث ہین اور اگر وی مرنے کے بعد بہشت مین داخل ہوتے ہین تو جب وے دنیا مین تھے اون کے اور مسیح کے درمیان ایک ایسا رشتہ تھا کہ جس سے وے پاک ہوئے تھے نہین تو ہم کیا کہین کیا وی

بہشت مین جاکے پاک ہو جاتے ہین پر ہم ایسا نہین کہہ سکتے ہین کیونکہ نہ جوان نہ بچے جو کہ ناپاک مرجاتے ہین آیندہ دنیا مین پاک کیئے جائین گے کیونکہ یہ خدا انکے کلام کے برخلاف معلوم ہوتا ہے ؀

(۱۶) اور دیکھو ایک نے آ کے اوس سے کہا[۱] اے نیک اوستاد مین کونسا نیک کام کرون کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن[۲] (۱۷) اوسنے اوسے کہا تو کیون مجھے نیک کہتا ہے نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا پر اگر تو زندگی مین داخل ہوا چاہے تو حکمون پر عمل کر۔ مرقس ۱۰-۱۷؛ لوق ۱۸-۱۸؛ لوق ۱۰-۲۵؀

(۱۶) **دیکھو ایک نے آ کے**۔ اس جا پر اوس جوان آدمی کا تذکرہ اس غرض سے ہوا کہ لوگ بخوبی سمجھین کہ جو نجات حاصل کرنے کا طلبگار ہو تو اوسکو ضرور ہے کہ سب کچھ مسیح کیواسطے چھوڑ دے چونکہ وہ جوان اس بات کو کامل طور پر پورا نہ کر سکا تو وہ دہوکے مین تھا جب وہ یہ سمجھتا تھا کہ مینے خدا کی شریعت کی اسقدر متابعت کی ہر کہ جس سے مین داخل بہشت ہوؤن۔ اوس وقت کی گفتگو سے جو درمیان مسیح اور اوس جوان کے ہوئی یہ نتیجہ نکلتا ہر کہ وہ جو مسیح کے واسطے سب کچھ چھوڑ دیتا ہے نقصان نہ اوٹھاوے گا بلکہ اوسکا بڑا نفع ہوگا دیکھو ۲۷-۳۰ آیت تک۔ وہ تمثیل جو کہ آیندہ باب کی پہلی سے سولھوین آیت تک مذکور ہے اوس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ جو مسیح کے واسطے دنیا سے ہاتھ اوٹھاتا ہے نجات حاصل کرے گا نہ اعمال سے بلکہ فضل ہی سے۔ پس اس کل بیان پر بخوبی لحاظ کرنے سے مطلب صاف کھلتا ہے۔

نیک اوستاد۔ یہ خوجوان نہایت موٴدب اور مہذب طور پر مسیح سے مخاطب ہوا اور لوگ اوسکو "خداوند" "داؤد کا بیٹا" کہتے تھے لیکن وہ ایک شریف یہودی تھا جو ساتھ تکلف کے مسیح سے گفتگو کرنے چاہتا تھا پس اوسنے نیا لقب یعنی "نیک اوستاد" کہکر مخاطب ہوا لیکن وہ مسیح کا اقرار کرنا نہین چاہتا تھا۔

کونسا نیک کام۔ وہ اس بات کی تلاش مین تھا کہ کیونکر بہشت کو اپنے نیک اعمال سے کماوے اگر مجھکو

اسوقت معلوم ہوجاوے کہ فلان کام سے بہشت ملیگی تو اوسکو فوراً بجالاؤن وہ یہ سمجھتا تھا کہ مینے ان دس حکمون کو اسقدر مانا ہے کہ اب اوس سے کچھ بھی لطف نہین ملتا لیکن اگر یہہ نیک استاد بتلادے کہ وہ کونسا طریق ہی جس سے مین مستحق نجات کا ہوجاؤن تو اوسکے بجالانے پر مین اسوقت مستعد ہون ۔ مجھکو اسدم جانچ اور دیکھہ کہ مین کیسی خوشی سے اوس حکم کو پورا کرتا ہون *

(۱۷) تو کیون مجھے نیک کہتا ہی۔ اِس گفتگو مین اوس جوان آدمی نے اِس لفظ "نیک" کو دو مرتبہ استعمال کیا۔ اول مسیح کو نیک کہا اور دوسری دفعہ نیک کام کا ذکر کیا۔ اوسکے جواب مین مسیح نے نیکی کے ایسے معنی نکالے تھے کہ اوس جوان کو بخوبی عیان و آشکارہ ہوگیا کہ آسمان کی نعمتون کو اپنے نیک اعمال کا بدلہ سمجھنا خدا کے سامنے بیوقوفی ہے ۔ اگر اوس جوان دولتمند کو حقیقی یقین ہوتا کہ مسیح بیشک مالک اور خداوند سب کا ہے تو مسیح کبھی اِس طور سے سوال نہ کرتا کیونکہ جب لوگون نے بڑی سے بڑی تعظیم مسیح کی کی اوسنے اونہین منع نکیا پس اِس آیت سے یہ مطلب نہ سمجھنا چاہئے کہ مسیح نے اپنی الوہیت سے انکار کیا بلکہ اوسکا اصل مطلب یہ تھا کہ اوس جوان کو بخوبی تبلادیوے کہ اگر تو مجھے نیک کہتا ہی تو درحقیقت دل سے مجھے خدا مان ۔ بعض معترض اِس آیت پر زور دیتے ہین اور دعویٰ کرتے ہین کہ اِسمین مسیح کی الوہیت کا صاف صاف انکار ہے اسوجہ سے اِس آیت کا خلاصہ بیان کرتا ہون ۔ اِس آیت کا مطلب اصلی سمجھنے کے واسطے ۔ اوّل اِس بات پر غور کرنا چاہئیے کہ اوس جوان آدمی نے مسیح کو کیا سمجھکر یہ سوال کیا تھا ۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ شخص اپنے ذہن مین یہ سمجھتا تھا کہ مسیح سیدھا سادھا نیک آدمی اور معلم ہے جس سے کوئی اچھی بات یعنی کوئی ثواب کا کام جو موجب بہشت کا ہو پوچھنا چاہئیے ۔ جیسا یہ شخص مسیح کی نسبت سمجھتا تھا ویسا ہی مسیح نے اوسے جواب دیا اور ثواب کے کامون پر بھروسا رکھنے کو منع کیا اور یہ فرمایا کہ اِس معنی سے "نیک" تو کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا اسیطرح جس اعتبار سے پلاطوس مسیح کو بادشاہ سمجھتا تھا ویسا بادشاہ ہونے کو مسیح نے انکار کیا تاہم مطلق بادشاہ ہونے کا انکار نہین کیا بلکہ یہ دعویٰ کیا کہ ایک طرح کا مین بادشاہ ہون "پلاطوس نے اوس سے پوچھا کیا تو یہودیون کا بادشاہ ہے" یسوع نے اوسے جواب دیا "تو یہ بات آپ سے کہتا ہے یا کہ اورون نے میرے حق مین تجھسے کہی ہے" "میری بادشاہت اِس جہان کی نہین اگر میری بادشاہت اِس جہان کی ہوتی تو میرے نوکر لڑائی کرتے تاکہ مین یہودیون کے حوالے نکیا جاتا پر اب میری بادشاہت یہان کی نہین ہے" یوحنا ۱۸-۳۳-۳۶ ۔ سو مسیح نے جو یہ جواب اوس شخص کو دیا ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہی کہ گو بظاہر مسیح نے اوس معنی کر اپنے نیک ہونے کا انکار کیا ہے جس معنی کر وہ شخص جانتا تھا مگر یہہ نہین کہ مطلق معنون مین اپنے نیک ہونے کا انکار کیا ہو چونکہ

بعض اشخاص مسیح کی الوہیت کا بطلان کرنے کو اس آیت پر بڑا زور دیتے ہین ہم اسلئے بیان تفصیل کے ساتھ کرتے ہین پادری وارہس صاحب نے اپنی کتاب مین عالمانہ بحث اس مقام پر کی ہے جسکو ذیل مین منتخب کیا ہے۔

"او اس شخص نے آکر مسیح سے کہا اے نیک اوستاد مین کونسا نیک کام کرون کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن۔ مسیح نے جواب دیا تو کیون مجھے نیک کہتا ہے نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا" لوگ اوسپہ یہ بحث کرتے ہین کہ فی الواقع اس مقام سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح دعوے الوہیت کو رد کرتا ہے مگر ہم یہ کہتے ہین کہ ظاہر بینون کی نظر مین جو ہر بات کو اوپری طور پر دیکھتے ہین شاید ایسا نتیجہ نکالنا درست ہو لیکن جو لوگ ایمان کی نظر سے اصل مطلب کے پیچھے جاتے ہین وہ ہرگز اس آیت کے یہ معنی نہین لین گے۔ اول یہ دیکھنا چاہیئے کہ یسوع نے اوس شخص کے جواب مین کچھ انکار کسی بات کا نہین کیا ہے صرف سوال کے طور پر اوس امر کو پوچھا ہے یہ ہرگز نہین کہا کہ مین خدا نہین ہون بلکہ یہ پوچھا کہ تو مجھے نیک کیون کہتا ہے۔ یہ پوچھا ہے کہ ایسا کیون اور کس بنا پر تو مجھے نیک کہتا ہے اسواسطے کہ لفظ "نیک" کا خاص کر اوسی وحدہ لاشریک خدا کے واسطے کہا جا سکتا ہے۔

اب ہم ناظرین سے یہ عرض کرتے ہین کہ آیا ان الفاظ کے نسبت اون معنون کے جو ظاہر بینون کی نگاہ مین سرسری نظر دیکھنے سے معلوم ہوتے ہین زیادہ بہتر معنی پیدا ہوتے ہین یا نہین۔ حاصل یہ ہے کہ کوئی بات اوس شخص کے دھیان مین مسیح کی نسبت ایسی تھی جسکا جواب اوس شخص نے کنایتاً بتلایا ہے۔ ہم یقین جانتے ہین کہ ہمارے ناظرین مین سے کوئی مسیح کو فضول گو یا اپنے کہے کے خلاف کرنے والا نہ جانتا ہوگا۔ مگر منکرین الوہیت جو معنی اس آیت سے لیتے ہین اوس سے لابد ایسا ہی کچھ مطلب نکلتا ہے کیونکہ اگر اس سے بڑھکر کوئی بات مسیح مین نہ تھی اگر کوئی دقیق معنی اس آیت کے ضمن مین نہین ہین تو ہم کہتے ہین کہ مسیح کے ان کلمات سے اس قدر ضعف اور بناوٹ پائی جاتی کہ کچھ بیان نہین۔ کیا کوئی غور کرنے والا سمجھ سکتا ہے کہ یسوع نے اس امر کو برا جانا کہ کوئی آدمی اپنے ہمجنس پر صفت نیکی کا اطلاق کرے۔ کیا یہی بڑی تعلیم تھی کہ اوسنے چاہا کہ ایسے کلمات کا استعمال بالکل اوٹھ جاوے یہانتک کہ بات چیت مین لوگ مطلق ایسے کلمے کو باہم ہرگز نہ بولا کرین۔ کیا اوسکا یہی مطلب تھا کہ ایسی عزت کے خطاب یعنی "نیک اوستاد" کا اطلاق مجھپر کرنا مجھے ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ کیا یہ بناوٹ کا عجز و انکسار اون باتون کے مقابلے مین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ بڑا اوستاد اور بزرگ تھا قائم رہ سکتے ہین۔ ہرگز نہین۔ بلکہ ایسے معنی لینا یسوع کی ذات کے بالکل خلاف ہے۔ اور جگھون سے پایا جاتا ہے کہ یسوع نے منظور کیا کہ آدمی بڑی سے بڑی اطاعت میری کیا کرین بلکہ یہ دعوی کیا کہ میرا حق ہے کہ لوگ میری بندگی کیا کرین اور چاہتا تھا کہ "سب بیٹے کی عزت کرین جسطرح سے

کہ باپ کی عزت کرتے ہین (یوحنا ۵-۲۳) پہر ہبلا کیسے ہم یقین کرین کہ ایک لفظ جو عام محاورہ مین تہا اوسکو استعمال کیواسطے منع کیا اور کہاکہ یہ میری لیاقت سے زیادہ ہے - کیا ہم پوچہتے ہین کہ کبہی یسوع نے اپنی تقدس کا دعوی نہین کیا اور اپنے دشمنون سے نہ کہاکہ مجہپر گناہ ثابت کرو اگر ہو سکتا ہے (یوحنا ۸-۴۶) ہم کیسے مان لین کہ وہان تو اوسنے اپنے آپ کو بیگناہ بتلایا اور یہان نیک ہونے کا انکار کیا لیکن آگے چلکر ذرا دیکہنا چاہیئے کہ یسوع نے کہین اپنے آپ کو نیک بتلایا ہے یا نہین - یوحنا کی انجیل ۱۰ باب ۱۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی کلمہ جسکے استعمال کو اپنے واسطے یسوع نے اس آیت مین لوگ کہتے ہین کہ انکار کیا کوئی تین یا چار آیتون مین متواتر اپنے واسطے اسکا اطلاق کیا ہے (اچہا گڈریا مین ہون - اچہا گڈریہ بہیڑون کے لیئے اپنی جان دیتا ہے) پہر کیونکر ہم مان لین کہ جس بات کو مسیح نے ایک جگہہ اپنے واسطے کہا اوسکو دوسری جگہہ مین چلکر منع کیا جہان تک ہم غور کرتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ اس بے اعتبار نتیجے سے ان لوگون کے واسطے جو منکرین الوہیت کے طور پر اس آیت کے معنی لیتے ہین کسی طرح بچاؤ کی صورت نہین ہے - ہم جانتے ہین کہ ہمارے ناظرین کو معلوم ہوا ہوگا کہ فی الحقیقت اس آیت کے ظاہری معنون کو ترک کرنا چاہیئے اسواسطے کہ جب مسیح کا جسم مین ظاہر ہونا اسلیئے تہا کہ آشکارا ہوجاوے کہ وہ پاک اور نیک ہے اور جس حالت مین اوس نے بار بار اپنے آپ کو نیک بتلایا - تو کیونکر اس بات کو وے مان سکتے ہین کہ یہان یسوع نے اپنے بیوقوف بنانے اور مخالف ٹہرانے کو ایسے ظاہر طور پر یہ کہاکہ مین نیک نہین ہون - پس یہ ضرور ماننا چاہیئے کہ جو کچہ اوسکی مراد ہو سو ہو مگر یہ مراد نہ تہی کہ مین نیک نہین ہون اور اسی سے لازم آتا ہے کہ اوسکی مراد اپنے خدائیت کے انکار سے نہ تہی اور صاف ظاہر ہے کہ اس آیت کے ضرور کوئی اور دقیق معنی ہین جو مسیح کی تعلیم کی اصل غرض کے موافق ہین - ہرچند کہ ہم اوس جوان آدمی کا حال جو مسیح کی پاس ایسا بڑا بہاری سوال حل کرنے آیا تہا بہت تہوڑا جانتے ہین تاہم اتنا تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسیح کی نسبت بہت کچہ خیال کرچکا تہا جب اوسنے آکر یہ پوچہاکہ "حیات ابدی کا وارث ہونے کے واسطے مجہکو کیا کرنا چاہیئے" اپنے زمانے کے مذہبی معلمون اور سردار کاہنون اور فقیہون اور بڑے بڑے عالم ربی جو گروہ گروہ تہے ان سب کو چہوڑکر اس شخص کا مسیح کے پاس ایسی عمدہ تعلیم کے واسطے آنا صاف دلالت کرتا ہے کہ اوسکے دل مین مسیح کی طرف سے کچہ اعتقاد تہا اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نیقودیموس کیطرح (یوحنا ۳-۴) وہ بہی خوب معتقد اسبات کا ہوگیا تہا کہ "یسوع خدا کیطرف سے اوستاد ہوکے آیا ہے" اور اغلب ہے کہ اوسنے اس امر کو تسلیم کیا ہوگا کہ وہ بڑا نبی ہوکے خدا کی طرف سے اس دنیا مین آیا ہے (یوحنا ۱-۲۱) مگر اس سے آگے بڑہنے کا ارادہ نہین کیا صرف اتنا ہی جانا کہ یسوع سب سے بڑا آدمی ہے اوسکی صفات الوہیت مین تامل کیا - پس

جیسا کہ مسیح حقیقت مین تہا اوسکے مقابل مین یہ خیال اوسکا غلط تہا۔ لیکن یہ سوال جو اوسنے کیا کہ "حیات ابدی کسطرح حاصل ہوتی ہی اور کس چیز پر اوسکا ملنا موقوف ہے" اس ڈہب کا تھا کہ اول مسیح کی اصل وحقیقت سے واقف ہونا ضرور تہا تو اوسوقت اوسکا مطلب حل ہوتا آیت مباحثت علیہ بالا مین یسوع ہمسے کہتا ہی "حیاتِ ابدی باپ اور بیٹے کا جامہ ہے" یوحنا نے یسوع کیطرف اشارہ کر کے لکھا ہی کہ "خداے برحق اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے" (ایوح ۵-۲۰) پس وہ ہمیشہ کی زندگی جسکو وہ آدمی چاہتا تہا کیونکر مل سکتی تہی تا وقتیکہ وہ اوسکو جو اصل چشمہ اور ماخذ حیاتِ ابدی کا ہے نہ جان لیتا اور تسلیم نہ کر لیتا۔ یسوع نے سامری عورت سے جو گفتگو کی ہے اوسمین صاف صاف اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ روحانی بخشش کے حاصل کرنے کے واسطے یہ امر ضروری ہی کہ اول صحیح طور پر مسیح کی ذات کو پہچانین چنانچہ اس تیرہ باطن عورت سے کہ دل اوسکا اصلاح پذیر تہا اسطرح مسیح نے فرمایا کہ "اگر تو خدا کی بخشش کو اور اوسکو جو تجہسے کہتا کہ مجہے پینے کو دے پہچانتی کہ وہ کون ہے تو تو اوس سے مانگتی اور وہ تجہے جیتا پانی دیتا" (یوح ۴-۱۰) اس سے پایا جاتا ہے کہ یہ آدمی بہی یہودیون کے بہت اور لوگون کی طرح مسیح کی الوہیت کے بارہ مین اپنے دل سے بحث کر چکا تہا اور بہت کچہ اس بات مین سوچ چکا تہا مگر اسی الوہیت پر آکے اوسکا قدم ہستی سے ہٹ گیا تہا اور اس امر کے ماننے مین تامل کیا۔ لیکن یہ نہین معلوم کہ آیا یہ شبہہ درحقیقت اوسکے دل مین وارد ہوا تہا یا لوگون کے خوف کے مارے ایسا کیا "کیونکہ یہودیون نے ایکا کیا تہا کہ اگر کوئی اقرار کرے کہ وہ مسیح ہی تو وہ عبادت خانے سے خارج کیا جاوے" (یوح ۹-۲۲) لیکن بلاشبہہ یسوع کا سوال ایسا ہی تہا کہ اوسکے دلیر کر جاوے اور ایسی تحریک دی کہ اوس مرد کا دعتقاد سہولیت اور وسعت کی راہ مین آجاوے اور صدق دل سے اوسکے ابن خدا ہونے کا اقرار کرے۔ چنانچہ منجی گویا پوچھتا ہی "اے مرد کس معنون مین تو مجہے نیک بتلاتا ہی کیا اس لفظ نیک سے وہ معنی محدود مراد لیتا ہے۔ جس معنون مین آدمیون کو نیک کہتے ہین یا وہ نیکی غرض ہے جو صرف خدا ہی مین ہے یعنی حقیقی نیکی جو بے پایان ہے اور جو اوسکی ذات کو واجب ہی اور سب نیکیون سے برتر ہی" یسوع کا آخر حکم اس جوان آدمی کی نسبت ہماری اس شرح کے بالکل موافق ہی لیکن ظاہری معنی کے بالکل خلاف ہی۔ اوس جوان آدمی نے دعوی کیا کہ مین سب احکام مانتا ہون "مین سب لڑکپن ہی سے مانتا آیا اب مجہے کیا باقی ہی" (۲۰ آیت) یسوع نے کہا "اگر تو کامل ہوا چاہی تو جا کے سب کچہ جو تیرا ہی بیچڈال تب آکے میرے پیچہے ہولے" اب ہم پوچہتے ہین کہ ایسے سوال کے ہماری مطلب کو انجیل کے پڑہنیوالو مین کون نہین جانتا ہوگا "آکے میرے پیچہے ہولے" جو کہا ہے اس سے فقط پیرو ہونا مسیح کا مراد نہین ہے بلکہ مطلب یہ ہی کہ اپنی کل جان و مال اوسکی خدمتمین محو کردے۔ اب خاص مسیح کی تفسیر جو اس قسم کے مضمون پر ہی اوسکو سنئیے "اگر کوئی میرے پاس آوے اور اپنے باپ اور ماں اور جورو اور لڑکے اور بہائی بہن بلکہ اپنی جان کی بہی دشمنی نکرے میرا شاگرد ہو نہین سکتا اور جو

صلیب اوٹھا کے میرے پیچھے نہین آتا میرا شاگرد نہین ہو سکتا" لوق ۱۴-۲۶-۲۷" آخر مین ہم یہ پوچھتے ہین کیا یہ بات سمجھ مین آتی ہے کہ اول تو مسیح نے اوس جوان سے کہا کہ مجھے نیک مت بتلا اور پھر آخر حکم مین یہ فرمایا کہ کل اپنی جان و مال سے میری بندگی کر۔ ایسا بھاری حکم کوئی شخص اپنے ہمجنس سے بہلا کر سکتا ہے۔ یہ سوال ہی اِس امر کا جواب ہے اور صاف ظاہر ہے کہ یہ امر کسی نہج ممکن نہین۔ پس حقیقت حال یہ ہے کہ جسوقت مسیح نے اوس جوان آدمی سے یہ پوچھا کہ "تو مجھے کیون نیک کہتا ہے" اِس سے اوسکا مطلب اپنی اصلیت اوس آدمی کے دل پر منقش کرنا تھا۔ اِس طریق پر اپنا مطلب ڈہو نڈہنا اور ایسا پُر مطلب سوال جس سے خود بخود جواب پیدا ہو جاوے اور مسیح کی اصل ماہیت تک پہونچاوے مسیح اکثر کیا کرتا تھا۔ کئی جگہہ انجیل مین اِس قسم کی تعلیم لکھی ہے چنانچہ ایک مثال اِسکی جو بہت کچھہ اِس مقام سے مشابہت رکھتی ہے یہ ہے مثلاً ایک جگہہ متی ۲۲-۴۲ مین مسیح نے فریسیون سے یہ سوال کیا کہ "مسیح کے حق مین تمہارا کیا گمان ہے۔ وہ کسکا بیٹا ہے۔ وہ بولے داؤد کا" یہ جواب اون فریسیون کا جتنا اونھون نے دیا صحیح ہے لیکن پورا جواب نہین ہوا ناتمام رہا۔ اِسواسطے کہ اِسمین صرف اوسکی انسانیت کا خیال ہے کہ وہ داؤد کی نسل سے پیدا ہوا۔ اوسکی الوہیت کا کچھ ذکر نہین ہے۔ اب دیکھیے مسیح کسطرح اونکو اصل مطلب تک پہونچاتا ہے اور کس ہوشیاری سے داؤد کے قول کو جو اوسنے زبور ۱۱۰ مین مسیح کی نسبت کہا نقل کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جب داؤد "اوسکو خداوند کہتا ہے تو وہ اوسکا بیٹا کیونکر ٹھہرا" (متی ۲۲-۴۵) اور یون فریسیون کو اوس اصل مطلب تک جسکو وے چھوڑ گئے تھے یا دیدہ و دانستہ اوسکو قبول کرنا نہین چاہتے تھے پہونچایا اور پھر اِس سوال کو جھکایا جو کچھ اِسکا جواب ہو سکتا تھا وہ یہی تھا کہ باعتبار الوہیت مسیح داؤد کا خدا تھا اور انسانیت کی رو سے داؤد کا بیٹا تھا اوسمین کسیطرح گنجایش شک کی نہین ہے کہ مسیح اونسے یہی جواب چاہتا تھا اور اسی کا منتظر تھا اور سامعین کا اِس سوال پر سکوت اختیار کرنا صاف دلالت کرتا ہے کہ وے اوسکے مطلب کو خوب پہچان گئے تھے لیکن اوس جوان آدمی کیطرح جسکا اوپر مذکور ہوا اِن لوگون کا دل اوسکی الوہیت کا اقرار کرنے کو نہین چاہتا تھا +

(۱۸) اوسنے اوسے کہا کون سے حکم یسوع نے اوسے کہا یہ کہ تو خون نہ کر[۱۵] زنا نہ کر چوری نہ کر جھوٹی[۱۶] گواہی نہ دے (۱۹) اپنی ماں باپ کی عزت کر[۱۷] اور اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو[۱۸]۔

(۲۰) اوس جوان نے اوس سے کہا یہہ سب مین لڑکپن ہی سے مانتا آیا اب مجھے کیا باقی ہے (۲۱) یسوع نے کہا اگر تو کامل ہوا چاہتا ہے تو جا کے سب کچھ جو تیرا ہے بیچ ڈال اور محتاجون کو دے کہ تجھے آسمان پر خزانہ ملیگا تب آ کے میرے پیچھے ہولے

خر ۲۰-۱۳-۱ست ۵-۱۷+متی ۱۵-۱۹+احب ۱۹-۱۸+متی ۲۲-۳۹+روم ۱۳-۹+کل ۵-۱۴+یعق ۲-۸+متی ۶-۲۰+لوق ۱۲-۳۳-۱۶-۹+اعم ۲-۴۵+۴-۳۴و۳۵+اتم ۶-۱۸و۱۹+

(۲۱) کامل ہوا چاہتا ہے۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تجھے نجات کے لیئے کچھ باقی نہ ہو تو سب کچھ مسیح کی خاطر دے ڈالے اس طور سے مسیح نے اوسکو ٹھیک کسوٹی پر کسا کیونکہ وہ جوان آدمی نفس نجے کی نیکی کی تلاش مین تہا۔ مسیح نے اوسکو صاف تبلایا کہ تو جو نیک اعمال سے بچا چاہتا ہے اور درحقیقت خیال کرتا ہو کہ سب کچھ خدا کیواسطے کر سکتا ہو یہ سمجھو کہ اعمال سے نہین بلکہ ایمان سے ہو سکتا ہے۔ مسیح نے اوسکی آنکھین کھولدین کہ یہ صرف دہوکہا ہو کیونکہ اوسکی امید یہ تھی کہ نیک اعمال سے آسمان کو حاصل کرے۔ جس کام کے کرنے کا حکم مسیح نے اوسکو دیا تہا نہایت ہی چہوٹا تہا بمقابلہ اوس خوشی کے جسکا وہ جویان تہا اور اوسکے پورے کرنے کو بہی طیار نہ تہا کوئی نہ سمجھے کہ نیک کام کرنے سے وہ آسمان کا مستحق ہو جاوے یہ بات صرف خدا پر تکیہ کرنے اور ایمان سے حاصل ہوتی ہے کہ ہم مسیح کو جسکو اوسنے بہیجا ہے نجات دہندہ جانین

جو تیرا ہے بیچ ڈال۔ کیا یہہ کوئی خاص اور سخت حکم تہا۔ کیا آجکل یہ حکم ہے۔ اگر ان دنون مین مسیحیون سے یہ حکم کیا جاتا تو کیا وے اوسکو مانتے تاکہ نجات پاوین اسکا جواب ہم ذیل مین لکھتے ہین۔

۱۔ جس شخص نے نئی زندگی نہین پائی اوسکے واسطے یہ سخت معلوم ہوتا ہو تو بہی یہ خدا کا حکم ہے۔ خدا دولتمند اور کنگال دونون سے اس بات کا خواستگار ہو کہ وے سب کچھ اوسکو دیدیوین اور جو کچھ اون کے پاس ہے اوسکو خدا کے امانت دار خانسامان کی طرح رکہین۔ انجیل کے بموجب یہ فرض نہین ہے کہ کل مال و اسباب کو ترک کرین اور دنیا کے کل معاملون مین ابتری کرین۔ پر انجیل کا یہ مطلب ہو کہ ہم سب کچھ خدا کا مال جانین کہ حسب ضرورت ہو تو اوسکے واسطے دیدیوین +

۲- یہ جوان آدمی سمجھتا تہا کہ مینے کُل احکام کی تکمیل کی ہے اور خدا اور اوسکے احکام کو سب سے افضل جانتا ہے یہانتک کہ اپنے تمام دل سے کُل چیزون سے زیادہ خدا کو پیار کرتا ہون اور اونکی تکمیل اس کامل طور سے کی کہ مجھکو اون سے اب کچھ فائدہ حاصل نہین ہوتا۔ اس غرض سے وہ کسی اعلیٰ درجے کی راستبازی کی تلاش مین تہا لیکن جب مسیح نے اوسکو جانچا اور عمدہ موقع ہاتھ آیا۔ کہ اپنی دولت خدا کے واسطے دیکر مسیح کا شاگرد ہوجاوے تو اوس جوان کو صاف معلوم ہوا کہ مین دنیا کو بہ نسبت خدا کے زیادہ پیار کرتا ہون +

۳- یقین ہے کہ یہ آدمی بہرحال اپنے روپیہ کو بہ نسبت اپنے فرائض کے پسند کرتا تہا۔ اغلب ہے کہ اپنا مال اسباب بچانے کیواسطے وہ ایک حکم کو ٹال دیتا پس اوسنے حقیقت مین دہوکا کہایا کہ مینے دل سے شریعت کی تکمیل کی ہے۔ اوسنے لڑکپن ہی سے اوسکو توڑا۔ الا شریعت نے اوسکو ملزم ٹھہرایا کہ تیرا دل شروع ہی سے درست نہین ہے "کیونکہ وے سب جو شریعت کے اعمال پر بہروسا رکھتے ہین لعنتی ہین کہ لکہا ہے جو کوئی اون سب باتون کے کرنے پر کہ شریعت کی کتاب مین لکھی ہین قایم نہین رہتا لعنتی ہے" گل ۳-۱۰+ اب اس جوان کے واسطے کوئی راہ نجات کی نہتی ماسوا اسکے کہ سب کچھ خدا کی راہ مین نثار کرے اور نیک اعمال پر بہروسا نہ رکہے اور فضل ہی سے بچ جاوے لیکن اس بات سے اوسنے انکار کیا +

آسمان پر خزانہ ملیگا - بالعوض اسکے جو کچھ زمین پر تیرا ہے آسمان پر خزانہ ملیگا +

(۲۲) وہ جوان یہ سُنکر غمگین چلا گیا کیونکہ بڑا مالدار تہا (۲۳) تب یسوع نے اپنے شاگردون سے کہا مین تمسے سچ کہتا ہون۔ کہ دولتمند کا آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے۔[19] (۲۴) بلکہ میں تم سے کہتا ہون کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذر جانا اوس سے آسان ہے کہ ایک دولتمند خدا کی بادشاہت مین داخل ہو (۲۵) جب اوسکے شاگردون

نے یہ سُنا تو نہایت حیران ہوکے بولے پھر کون نجات پاسکتا ہے (۲۶) یسوع نے اونپر نظر کرکے اونہین کہا یہ انسان سے نہین ہوسکتا پر خدا سے سب کچھ ہوسکتا ہے (۲۷) تب پطرس نے جواب مین اوسے کہا دیکھ ہمنے سب کچھ چھوڑا اور تیرے پیچھے ہو لئے پس ہمکو کیا ملیگا

متی ۱۳-۲۲ + ق ۱-۲۳ + استثنا ۱-۲۳ + تم ۶-۹ و ۱۰ + پید ۱۸-۱۴ + ایو ۲۴-۲ + یر ۳۲-۱۷ + زک ۸-۶ + لوق ۱-۳۷ + ۱۴ + مرقس ۱-۲۸ + لوق ۱-۲۸ + است ۳۳-۹ + متی ۴-۲۰ + لوق ۵-۱۱

(۲۳) **دولتمند کا وغیرہ** - مرقس اس فقرہ کو اپنی انجیل مین یون لکھتا ہے "جو لوگ دولت پہ بھروسا رکھتے ہین"، بات وہی ہے مرقس کے بیان سے اس آیت کا مطلب کچھ آسان معلوم ہوتا ہے - کوئی نہ کہے کہ کوئی دولتمند بہشت مین داخل نہین ہوسکتا کیونکہ ایسے دولتمند ہین جو اپنی دولت پر بھروسا نہین رکھتے - اور غریب ایسے ہین کہ اگرچہ اون کے پاس دولت نہین تاہم اس بات کے مشتاق ہین کہ اگر دولت ہوتی تو اوسپر تکیہ رکھتے اور اچھی طرح زندگی بسر کرتے گو کہ حاصل نہین ہوتی -

(۲۴) **سوئی کے ناکے سے** - اس فقرے مین مجازی بات پائی جاتی ہے - جو بات غیر ممکن ہے اوسکے واسطے ایسے الفاظ استعمال کیئے جاتے ہین *

(۲۵) **پھر کون نجات پاسکتا ہے** - کل انسانون کی طبیعت دولتمند کے موافق ہے - جب ہم چارون طرف نظر کرتے اور دنیا کا حال دریافت کرتے ہین - اور جب ہم دیکھتے ہین کہ کلیسیا مین جتنے لوگ اس دولتمند کے موافق لالچی ہین ہمکو شک گذرتا ہے کہ انسان کی نجات غیر ممکن ہوتی اس قول کے موجب جسکا مسیح نے اس مقام پر ذکر کیا ہے - وب صاحب کا قول ہے کہ "اوس شخص کے از سر نو پیدا ہونے مین مجھکو شک ہے جبکہ وہ اپنا تمام مال و اسباب خدا کا نہ سمجھے یعنی جو شخص اپنا مال خدا کے سپرد نہین کرتا اوسکا مذہب نکما ہے" دولتمند بھی جو کہ اپنی اوقات اس غرض سے صرف کرتے ہین کہ اپنے بال بچون کو دولتمند بنا دین خطرہ عظیم ہے کہ اپنے لڑکونکی

جان کے لیئے وبال پیدا کرتے اور آپ کو دوزخ مین گرفتار کرتے ہین +

(۲۶) خدا سے سب کچھہ ہوسکتا ہی۔ جبکہ دولتمند کے واسطے نجات حاصل کرنا ایک معجزہ ہے جیساکہ سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گذر جانا یہ اِنسان سے نہین ہوسکتا خدا سے ممکن ہے۔ اگر کوئی کہے کہ ہر ایک کا یہی حال ہے تو دولتمند پر کیا خصوصیت جواب یہ ہی کہ دولتمند کا بچنا اورون سے زیادہ مشکل ہی +

(۲۷) پس ہمکو کیا ملے گا۔ اِس سوال سے اوس دولتمند کا سا مزاج پطرس مین پایا جاتا تھا۔ مسیح نے اوس جوانکو جتایا کہ ایسے مزاج سے تو نجات نہین پاسکتا ہی اوسنے یہان پر پطرس کو بتلایا کہ فضل سے اوسکو کیا حاصل ہوگا اور آیندہ تمثیل مین ظاہر کرتا ہے کہ وہی لوگ جو اپنی نجات کو اپنے اعمال سے طلبگار ہین نہ کہ فضل کے وسیلون سے نہایت خطرے مین ہین +

---

(۲۸) یسوع نے اونھین کہا مین تم سے سچ کہتا ہون کہ تم جو میرے پیچھے ہو لیئے جب نئی خلقت مین ابن آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا تم بھی بارہ تختون پر بیٹھو گے[۲۲]۔ اور اسرائیل کی بارہ گروہون کی عدالت کروگے (۲۹) اور جسنے گھر یا بھائی یا بہن یا مان باپ یا جورو یا بال بچون یا زمین کو میرے نام پر چھوڑا سو گنا پاویگا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا (۳۰) پر بہت سے جو پہلے ہین پچھلے ہو جائین گے اور جو پچھلے ہین پہلے ہونگے۔ متی[۲۳] ۱۸-۲۱ لوق

۲۲-۲۸ و ۲۹ و ۳۰ + اقر ۶-۲ و ۳ + مک ۲-۲۶ + مرق ۱۰-۲۹ و ۳۰ لوق ۱۸-۲۹ و ۳۰ +

---

(۲۸) تم جو میرے پیچھے ہو لیئے۔ جب مسیح رسولونکو مقرر کرتا تھا تو اوسنے اونھین کلیسیا مین منتظم مقرر کیا چنانچہ **کنجیان بند کرنے اور کھولنے کا**۔ نشان یا تمثیل اونھین اِسی غرض سے ملی۔ (متی ۱۶-۱۹ دیکھو) اِس مقام پر وہی مطلب پایا جاتا ہی لیکن اِسمین تختون اور عدالتون کا ذکر ہی "تم جو میرے

میرے پیچھے ہو لیئے" یعنی "میری آزمایشون مین،، جیساکہ لوقا کی انجیل مین لکھا ہی (لوقا ۲۲-۲۸-۳۰) نئی خلقت مین تم تخت پر بیٹھوگے وغیرہ یعنی جسوقت خداوند مسیح آسمان پر چڑھکر خدا کے دہنے ہاتھہ جلال مین بیٹھے وے بہی اس نئی خلقت مین ملازم اور سردار ہوگئے۔ وی بارہ تخت اونکی بارہ رسالت کلیسیا مین تہین قیامت کا ذکر اسمین نہین ہے ❊

(۲۹) **سوگنا پاویگا**۔ اوسی چیز کا سوگنا نہین کیونکہ حقیقت مین کوئی اس بات کا متوقع نہین ہوتا کہ مجھکو حقیقی طور پر سو مایا باپ ملین۔ پطرس کی رسالت کا تخت اوس دولتمند کی سی دولت ہاتھہ آنے سے سوگنا بہتر تہا۔ مرقس کے ۱۰ باب کی ۳۰ آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ سب کچھہ اسی زمانے مین ہوگا۔ مسیح کے شاگرد باوجودیکہ تکلیفات اور نقصان جو اونھون نے سہے کلیسیا کی خدمت مین دنیا کے سب لوگون سے زیادہ خوش تہے۔

ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا "یعنی عاقبت مین یہان تک مسیح نے انکو شاگردون کے انعام کا جو اس دنیا مین حاصل ہوگا بیان کیا ہے۔ دینداری اس زندگی کے واسطے بہی سودمند ہے پس اس دنیا کی بہبودی و ترقی اور خوشی کے ساتھہ ہمیشہ کی زندگی بہی ملے گی ❊

(۳۰) **پر بہت سے وغیرہ**۔ یہ آیت اگلے باب سے علاقہ رکھتی ہے۔ اس مقولہ کو مسیح نے مزدورون کی تمثیل کے شروع اور آخر مین جسکا ذکر ۲۰-۱ سے ۱۶ مین ہے کہا۔ اس مقام پر مسیح نے پطرس کے سوال کا جواب دیا اب وہ پطرس کی طرف مخاطب ہوکر اگلے باب مین اوسکو تاکید کرتا ہے کہ ایسے لوگ جو مزدوری کے طور پر نیک کام کرتے ہین خدا کو بالکل ناپسند ہین۔ اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ ہم اپنے دل کی برائی کی حقیقت اور اپنے کامون کے نقص سے واقف نہین ہین جبکہ ہم اپنے کام سے خدا کی نعمتون اور برکتون کے مشتاق ہوا چاہتے ہین انگلستان کے بشپ بٹلر صاحب نے جو کہ اپنی تمام زندگی بہر مجرد رہے اور اپنی بڑی آمدنی کو خیرات اور زکات مین صرف کیا کرتے تہے اونہون نے ایک عمدہ کتاب تصنیف کی ہے۔ اور اغلب ہے کہ جسکے ذریعہ سے ہزارون منکر دین خدا پر ایمان لائے تاہم وہ اپنی اخیر زندگی مین گناہ کے شبہہ مین ایسا مبتلا ہوا کہ جس سے اوسکے دلمین یہ سوچ پیدا ہوا کہ آیا مین خدا کے نزدیک لایق نجات کا ہون یا نہین۔ میری نیکی میری دل کی ناپاکی کی نسبت کچھہ چیز نہین ہے۔ پس وہ ناپاکی خیرات کی نسبت اوسکو نہایت ہی بہاری معلوم ہوئی۔ اگرچہ خدا کی روح نے اوس کتاب کے لکہنے مین مدد دی لیکن اوسکے دل مین اپنی شہرت حاصل کرنے کا خیال سما گیا۔ وہ خدا کے سامنے کانپ اوٹہا لیکن یہہ آیت اوسکو یاد آئی۔ جو کوئی میرے پاس آتا ہے مین اوسکو ہرگز نکال نہ دونگا جس آیت کے بارے مین اکثرون کا یہ خیال ہی کہ یہ بڑے گنہگارون کے واسطے ہے اوسکو بڑی امید حاصل ہوئی اور وہ ایمان سے اوس پر یقین لایا اور خوب تسلی پائی اس

امید پر کہ مین اپنی راستبازی یعنی نیک کامون سے نہین بلکہ خدا کے فضل سے بچ جاؤنگا +

۲۰ باب

کیونکہ آسمان کی بادشاہت اوس صاحب خانہ کی مانند ہے جو تڑکے باہر نکلا تاکہ اپنے انگورستان مین مزدور لگاوے۔

۲۰ باب

(۱) **کیونکہ**۔ یہ تمثیل پچھلے باب سے میل رکھتی ہے چنانچہ لفظ کیونکہ اس مقام پر تعلیم کے زیادہ توضیح کرنے کے لئے استعمال مین آیا ہے پچھلے باب کی ۳۰ وین آیت کی تفسیر دیکھو) اس تمثیل مین ٹھیک وہی معنے پائے جاتے ہین جو کہ ۱۹ وین باب کی ۱۶ وین آیت سے لیئے معلوم ہوتا ہے یعنی ہم آسمان کی بادشاہت کے مستحق اپنے اعمال سے نہین ہوسکتے ہین لیکن یہ صرف خدا کے فضل پر موقوف ہے۔ کوئی کام انسان کا خدا پر موجب احسان کا نہین ہوسکتا یہ مطلب نہین کہ کوئی انسان بغیر پاک ہونے اور نیک رہنے کے بچ سکتا ہے اور انسان صرف گناہ سے توبہ کرنے اور مسیح پر ایمان لانے سے نیک ہوسکتا ہے۔ جبکہ وہ ایمان اور توبہ کے وسیلے خدا کی شریعت کو بجالاتا ہے تو خدا کی نعمتون اور برکتون کے حاصل کرنے کے لائق ہوتا ہے لیکن اوسنے خدا پر کچھ احسان نہ کیا اور نجات تو نہ کمایا بلکہ وہ ایک "نکما نوکر" ہے اور وہ معافی حاصل کرنے کی وجہ سے بہشت کو جاتا ہے۔

آسمان کی بادشاہت۔ یعنی خدا کا انتظام۔ یہ تمثیل ۱۹ وین باب کی پچھلی آیتون مین شامل ہے صاحب خانہ خدا ہے تاکستان زمین پر خدا کی خدمت کرنا ہے۔ اول خادم جو بلائے گئے تھے مزدوری کے طور پر بڑے دعوی کرتے تھے اور جو پیچھے بلائے گئے ایسے لوگ تھے جو کچھ دعوی نہین کرتے تھے۔ جنھون نے اپنے صاحب خانہ کی مرضی کے موافق کام کیا اور انجام اوسکی مرضی پر منحصر کیا۔ اول والے اپنے برے مزاج کے سبب سے لائق ملامت کے نکلے اور دوم لائق تعریف کے۔

مزدور لگاوے۔ خدا اون انسان کو نیک کام کے واسطے بلاتا ہے اور نہ کہ وے آپ آتے ہین۔ وہ اونکو خدمت کے واسطے بلاتا ہے آیا کہ وے اوسکی مرضی پر عمل کرین یا نہ کرین۔ خدا انسان کو خدمت کرنے کا موقع دیتا

ہے نہ اس باعث سے کہ وہ اونکے کام کا حاجتمند ہے بلکہ اسلیئے کہ وہی حاجت رکھتے ہین - پطرس اور دیگر رسول سب ایسے خادم تھے ۔

(۲) اور اوسنے مزدورونکا ایک ایک ‖ دینار روزینہ مقرر کرکے اونھین اپنے انگورستان مین بہیجا (۳) اور اوسنے پہر دن چڑہے باہر جاکے اورون کو بازار مین بیکار کھڑے دیکھا (۴) اور اونسے کہا تم بہی انگورستان مین جاؤ اور جو کچھ واجبی ہے تمھین دونگا سو وے گئے (۵) پہر اوسنے دوپہر اور تیسرے پہر کو باہر جاکے ویساہی کیا (۶) ایک گہنٹہ دن رہے پہر باہر جاکے اورون کو بیکار کھڑے پایا اور اون سے کہا تم کیون یہان تمام دن بیکار کھڑے رہتے ہو (۷) اونھون نے اوس سے کہا اسلیئے کہ کسی نے ہمکو مزدوری پر نہین رکہا اوسنے اونھین کہا تم بہی انگورستان مین جاؤ اور جو کچہ واجبی ہے سو پاؤگے ‖ ایک دینار کا وزن تین ماشہ تہا اور اوسکی قیمت پانچ آنہ تہی - دیکھو متی ۱۸-۲۸ +

(۲) ایک دینار روزینہ مقرر کرکے - مسیح نے پطرس اور اور رسولون کو عیسائی مذہب کے شروع مین مزدور مقرر کرکے اپنے انگورستان مین کام کرنے کے واسطے بہیجا +

ایک دینار - یہ ایک دن کی مزدوری کا واجبی دام تھا - پطرس پچھلے باب مین مزدور کے مزاج کے طور پر پوچھتا ہے کہ "ہمکو کیا ملے گا" اور یہ بات خداوند مسیح بتلاچکا تہا کہ کیسا انعام تمکو ملیگا (۱۹ وین باب کی ۲۰ وین آیت کا حوالہ دیکھو)

(۷) کسی نے ہمکو مزدوری پر نہیں کہا چونکہ ۶ وین آیت کے سوال مین بلاہٹ پائی جاتی ہے۔ اسیطرح [illegible] مشابہت معلوم ہوتی ہے یعنی بیان پر ایسے لوگون سے اشارہ ہے جو کہ مستعد ہین کہ جب موقع ملے [illegible] فضل کی بُلاہٹ کو قبول کرینگے۔ وہ سولوس ترسوسی کی طرح کہتے ہین کہ" ای خداوند تو [illegible] کہ ہم کرین"، اور خدا جب ایسے آدمی پاتا ہے تو کسی نہ کسی طرح اونکو بلاتا ہے۔

اور جو کچہ واجبی ہے سو پاؤگے ۔ اِن غریب مزدورون نے پطرس کی طرح نہین پوچھا کہ ہمکو کیا ملے گا وے جانتے تھے کہ ہم فضل سے بُلائے گئے ہین اور فضل ہی سے ہماری محنت کی قدر ہوتی ہے نہ کہ صواب سے اور آخر کار فضل کی بخشش سے مزدوری نہین بلکہ انعام ملتا ہے +

(۸) جب شام ہوئی انگورستان کے مالک نے اپنے کارندے سے کہا مزدورونکو بُلا اور پچھلون سے لیکے پہلون تک اُنکی مزدوری دے (۹) جب وے جنھون نے گھنٹے بھر کام کیا تھا آئے تو ایک ایک دینار پایا (۱۰) جب اگلے آئے اونھین یہ گمان تھا کہ ہم زیادہ پائینگے پر اونھون نے بھی ایک ایک دینار پایا (۱۱) جب اُنھون نے یہ پایا تو گھر کے مالک پر کُڑکُڑائے (۱۲) اور کہا پچھلون نے ایک ہی گھنٹے کا کام کیا اور تو نے اونھین ہماری برابر کر دیا جنھون نے تمام دن کی محنت اور دھوپ سہی

(۱۱) کُڑکُڑائے ۔ پطرس مین مزدورانہ مزاج تھا جسکا یہی مطلب تھا کہ وہ گویا مسیح سے ضد کرتا تھا کہ مین جو رسول ہون کہ مجھے بہشت مین بہ نسبت کسی سامری یا غیر قوم والے کے زیادہ صواب حاصل ہوگا۔ ہر ایک حقیقت مین اپنے اعمال کے مطابق اجر پائیگا لیکن جبکہ کسی مین ایسا مزاج ہو کہ دعویٰ کرنے لگے۔ اور اپنے

نیک اعمال پر بھروسہ کرنے لگے تو وہ دیکھہ لیگا کہ خدا کے سامنے اوسکے کام کی ایسی قدر نہین ہے جیسا کہ وہ خیال کرتا تھا۔ ایسے مزاج کے باعث ہماری جزا مین رخنہ پڑتا ہے اور ہماری بہبودی اور خوشنودی بہ نسبت ہمارے کام کے ہمارے مزاج پر زیادہ موقوف ہے +

(۱۳) اوسنے اون مین سے ایک کو جواب مین کہا اے میان مین تیری سے بے انصافی نہین کرتا کیا تونے ایک دینار پر مجھہ سے اقرار نہین کیا (۱۴) تو اپنا لے اور چلا جا پر مین جتنا تجھے دیتا ہون پچھلے کو بھی دونگا (۱۵) کیا مجھے روا نہین کہ اپنے مال سے جو چاہون سو کرون۔ کیا تو اسلیے بری نظر سے دیکھتا ہے کہ مین نیک ہون (۱۶) اسیطرح پچھلے پہلے ہونگے اور پہلے پچھلے کیونکہ بہت سے بلائے گئے پر برگزیدہ تھوڑے ہین (۱۷) اور جب یسوع یروسلم کو جاتا تھا راہ مین بارہ شاگردون کو الگ لیجا کے اونسے کہا (۱۸) دیکھو ہم یروسلم کو جاتے ہین اور ابن آدم سردار کاہنون اور فقیہون کے حوالے کیا جائیگا اور وے اوسپر قتل کا حکم دینگے

رومی ۹-۲۱ + استثنا ۱۵-۹ + اعمال ۲۳-۶ + متی ۶-۲۳ + متی ۱۹-۳۰ + متی ۲۲-۱۴ + مرقس ۱۰-۳۲ + لوقا ۱۸-۳۱ + یوحنا ۱۲-۱۲ + متی ۱۶-۲۱ +

(۱۳) ایک دینار پر مجھسے اقرار نہین کیا۔ گناہ کرانے والے کو وہی ملا جو کچھ کہ اوس سے

ٹھہرا تہا - انصاف تو یہی تہا کہ اوتنا اوسکو ملے - مالک کو اختیار ہے کہ اپنے مال سے جسکو چاہے اوسکو دیوے اور جو کچھ کہ واجبی دام ہمسے ٹھہرا جب ہمکو ملا تو ہمکو مناسب نہین ہے کہ اور دن کے انعام پر رشک کرین اور کڑکڑاوین

(۱۶) پچھلے پہلے ہونگے - جیسا کہ اوسنے پطرس کو پچھلے باب کے اخیر آیت مین آگاہی دی ہے کہ دعوی کرنے والے اپنے مزاج کے باعث پچھلے ہو جاوینگے اور برعکس اسکے فروتن اور حلیم مزاج والے بہبودی اور خوشی کا بڑا حصہ حاصل کرینگے

(۱۷) جب یسوع یروشلم کو جاتا تھا - [illegible] کتنے عرصے تک ملک پیریا مین یعنی یردن کے پورب سمت [illegible] خدا کی بادشاہت کو قایم کرتا رہا - اب وقت آپہونچا کہ اوسکے خون [illegible] جہان زمانہ بزمانہ قربانیان گذرانی جاتی تہین جوکہ اوس حقیقی [illegible] کا نشان تہین اور اب وقت آگیا تہا کہ وہ قربانی جسکی ہزارہا برس پیشتر خبر دی گئی گذرانی جاوے - [illegible] شہر کی راہ لی زبدی کی وجہ یعنی یعقوب اور یوحنا کی مانے خیال کیا [illegible] اپنی تمنا ظاہر کی کہ یہ میرے دونون بیٹے تیری بادشاہت مین [illegible] اور داؤد کا بیٹا کہکر اوسے سلام کیا اور شفا پائی - ۳۴ آیت - [illegible] یروشلم کی راہ لی +

مرقس کے بیان کے بموجب معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے شاگردون سے آگے بڑہا جاتا تہا اور وے اوسکی دلیری دیکھکے ڈرگئے کیونکہ پچھلی مرتبہ جب وہ عید میں یروشلم کو گیا تہا یہودی اوسپر بہت غصہ ہوئے اور اونکا غصہ کسیطور پر فرو نہوا تہا - اور علاوہ اسکے یسوع نے شاگردون سے صاف صاف کہا تہا کہ مین یروشلم مین مارا جاؤنگا - یسوع آگے چلا جاتا تہا اور اوسکے شاگرد بیدلی سے اوسکے پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے +

الگ لیجا کے اون سے کہا - یہ ذکر اوس ملاقات کا ہے جو یسوع اور اوسکے شاگردون کے درمیان تنہائی مین ہوئی تہی - یہ ذکر تو بہت اختصار کے ساتھہ آیا ہے - اسی سبب سے معلوم ہوتا ہے کہ جس معاملے کا ذکر آیت ۲۰ مین آیا ہے وہ معاملہ اس گفتگو کے بعد جو پکڑوانے کے بارہ مین تہی واقع ہوا +

جب وہ کسی جگہہ پر ٹھہرا تو اونکو الگ لیجا کے تیسری مرتبہ پیشتر کی نسبت زیادہ صفائی سے کل حال اونپر کھولدیا - کہ مین درحقیقت یروشلم مین مصلوب ہونے کو جاتا ہون اور اوسنے اونپر نئی باتین ظاہر کین یعنی کہ مین غیر قومون کے ہاتھہ مین سپرد کیا جاؤنگا اور وے مجھکو قتل کرینگے - مگر مین بعد تیسرے دن

مُردون مین سے جی اوٹھیگا اور اس بڑی نجات کے بندوبست مین یہودا اور غیر قوم دونون شامل ہین +

(۱۹) اور اوسے غیر قومونکے حوالے کرینگے کہ ٹھٹھون مین اوڑاوین اور کوڑے مارین اور صلیب پر کھینچین پر وہ تیسرے دن پھر جی اوٹھیگا (۲۰) تب زبدی کے بیٹون کی ما اپنے بیٹون کو لیکے اوس پاس آئی اور اوسے سجدہ کرکے چاہا کہ اوس سے کچھ عرض کرے متی ۲۷-۲ + مرق ۱۵-۱ و ۱۹ وغیرہ + لوق ۲۳-۱ + یوح ۱۸-۲۸ + اعم ۳-۱۳ + متی ۴-۲۱ + مرق ۱۰-۳۵ +

(۱۹) **غیر قومون** - یہودا اور سب قومون کو بسبب اپنے چندہ ہونے کے غیر قوم تصور کرتے تھے لیکن اس مقام پر خاص رومیون سے مطلب ہے - لوقا کی انجیل ۱۸ وین باب کی ۳۳ اور ۳۴ آیتون سے خداوند کی اس موقع کی باتون کا مفصل بیان معلوم ہوتا ہے - لوقا مشروحاً بیان کرتا ہے کہ یہ کلام اونپر چھپا رہا اور ان باتون کا مطلب ذرا اون کی سمجھ مین نہ آیا +

(۲۰) **اپنے بیٹون کو لیکر اوس پاس آئی** - معترضین یہان پر متی اور مرقس کے درمیان مخالفت پیدا کیا چاہتے ہین (مرق ۱۰-۳۵) مگر کوئی وجہ مخالفت کی اس مقام پر ذرا بھی نہین پائی جاتی ہے - ناست صاحب نے اس جگہ خوب کہا ہے کہ "یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص کسی دوسرے شخص کی معرفت کوئی کام نکالتا ہے تو اوسوقت مین بھی نام اوسی پہلے شخص کا ہوتا ہے کہ اوسنے خود اوس کام کو کیا" الفرڈ صاحب کہتے ہین کہ مرقس کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اون بھائیون نے خود درخواست کی مگر اس سے کچھ بڑا سا فرق نہین لازم آتا ہے کیونکہ اکثر ایسا کہا جاتا ہے کہ فلان شخص نے فلان کام کیا حالانکہ اگر صحیح طور پر بولا جاوے تو یہہ کہنا اوس موقع پر چاہیئے کہ فلان شخص نے فلان کام فلان آدمی کے وسیلے سے کیا - غالباً اون دونون بھائیون نے یہ درخواست اپنی مائی معرفت گذرانی تھی

کیونکہ اونکو وہ ملامت جو یسوع نے اونکو سبب فضیلت کے بابت جہگڑا کرنے کے کی تہی یاد تہی۔ پس کسی طرحکی مخالفت کلام مین نہین پائی جاتی ہے اور اغلب ہے کہ جب اونکی ماننے یہ درخواست کی تو یہ دونون بہائی موجود تہے چنانچہ معلوم ہوتا ہے کہ اسی سبب سے یسوع نے یہ جواب اونکو دیا کہ "کیا وہ پیالہ جو مین پینے کو ہون پی سکتے ہو"

(۲۱) اوسنے اوس سے کہا تو کیا چاہتی ہے وہ بولی فرما کہ میرے دونون بیٹے تیری بادشاہت مین ایک تیرے دہنے اور دوسرا تیرے بائین طرف بیٹھین[۱۱] (۲۲) یسوع نے جواب مین کہا تم نہین جانتے کہ کیا مانگتے ہو۔ کیا وہ پیالہ جو مین پینے پر ہون پی سکتے ہو۔ اور وہ بپتسما جو مین پاتا ہون تم پا سکتے۔ وے بولے ہم سکتے ہین۔

[۱۱] متی ۱۹-۲۸ + متی ۲۶-۳۹ و ۴۲ + مرق ۱۴-۳۶ + لوق ۲۲-۴۲ + یوح ۱۸-۱۱ + لوق [۱۲] ۱۲-۵۰ +

(۲۱) میرے دونون بیٹے۔ یعقوب اور یوحنا مع پطرس جسوقت کہ مسیح کا چہرہ متغیر ہوا اونہون نے بچشم خود اوسکو دیکہا کہ یہ واقعہ یسوع مسیح کے جلالی بادشاہت کا اظہار ہے۔ وے سوچتے تہے کہ اوسکا آخری وقت آپہونچا ہے اسلیئے وہ یروسلم کو جاتا ہے۔ وے سمجہتے تہے کہ کسی طرح سے سخت مصیبت اوٹہاکر وہ اوس جلیل بادشاہت کو حاصل کریگا جسکا اشارہ اونہون نے اوسکا چہرہ متغیر ہوتے وقت دیکہا تہا۔ اسلیئے اونہون نے سمجہا کہ حقیقت مین یہی عمدہ موقع ہے کہ ہم اس نئی قائم ہونے والی بادشاہت مین جلیل القدر رتبہ حاصل کرین۔ وے سوچتے ہونگے کہ اور کون ہم دو شاگردون کے سوا اس بات کا مستحق ہو سکتا تہا۔ جنہون نے اکثر مسیح کی خاص خاص باتون کو دیکہا اور سنا تہا *

ایک تیری دہنی اور دوسرا تیری بائین طرف بیٹھین۔ جیسا کہ سنہڈرم یعنے "صدر مجلس" مین سردار کاہن کے دہنے اور بائین رتبے والے بیٹھا کرتے تہے۔

تیری بادشاہت مین۔ اِس نئی بادشاہت مین جو تو اب یروسلم مین حاصل کرنے کو جاتا ہے

اِن دونون مین سے ایک نے ضرور خداوند مسیح کو صلیب پر کھینچے ہوئے دیکھا اور اوسکے دہنے اور بائین دو چور لٹکے ہوئے تو یہ پُرحوصلہ درخواست اوسوقت اونکو یاد آئی ہوگی کہ ہنسے یہی جگہہ مانگی ۲۲ وین آیت دیکھو۔

(۲۲) تم نہین جانتے کہ کیا مانگتے ہو۔ اکثر ہماری ایسی خواہش ہان دعا بھی ہوتی ہے کہ اگر وہ بات بموجب ہماری درخواست کے ہمکو بخشی جائے تو ہمارے واسطے موجب ہلاکت کا ہو اسلیئے عیسائی اکثر ہوشیاری کے ساتھہ دعا خدا سے مانگتے ہین کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وی اپنی نادانی سے بعض اوقات ایسی چیزین مانگین جوکہ خدا کی نظر مین اونکے واسطے بہتر نہین ہین۔ سلومی اور اوسکے لڑکون کی درخواست نامناسب مطلب کے واسطے تہی بلکہ اوسکا پورا ہونا ناممکن تھا۔ یہ صرف اوسکا خیال خام تھا کہ ایسی جگہہ میرے بیٹون کے لیئے ملے۔

پی سکتے ہو۔ میری بادشاہت مین جلیل القدر رتبہ حاصل کرنے کے واسطے یہ ضرور ہی کہ تم صلیبی دکھہ اوٹھاؤ۔ کیا تم میرے ساتھہ یہ سب گوارا کرسکو گے۔ اونھون لے نادانی اور گستاخی سے جواب دیا کہ ”اوٹھا سکتے ہین“ شاید اِس گمان سے کہ یروسلم مین لڑائی ہوگی اور ہمکو اوسکے ساتھہ جنگ کرنا پڑیگا وے آپکو اوس مصیبت کے اوٹھانے کے قابل سمجھتے تہے ٭

پیالہ۔ سخت سخت مصیبتین یا تکلیفین اوٹھانے کے واسطے مقدّس کتاب مین آتا ہے جیسا کہ ہمارے خداوند نے دعا مانگی کہ ”اگر میرے پینے کے بغیر یہ پیالہ مجھسے نہین گذرسکتا تو تیری مرضی ہو“

اور وہ بپتسما جو مین پاتا ہون تم پا سکتے۔ تکلیفون سے بپتسما پانا گویا تکلیفون سے کامل ہونے سے غرض ہے تکلیفون سے بپتسما پانا یہ ہے کہ تکلیفون سے کسی کام کے لیئے طیّار ہوجانا۔ خداوند مسیح اپنی بادشاہت کے واسطے تکلیفون سے کامل اور مخصوص ہوا اوسنے اون حوصلہ مند بھائیون سے پوچھا آیا تم اوس جلال مین داخل ہونے کے واسطے سخت مصیبتین اوٹھانے کے قابل ہو تاکہ تم اوسکے واسطے کامل و مخصوص کیئے جاؤ۔

ہم سکتے ہین۔ زبدی کے دو بیٹون نے اِس بات کو نہایت استقلال اور دلیری سے آخر کا پورا تو کیا لیکن اوسوقت وے نہین جانتے تھے کہ ہم کیا کہتے ہین۔ یعقوب نے تھوڑے ہی عرصے کے بعد خون کا بپتسما پایا یعنی ہیرودیس کے ہاتھہ سے شہید ہوا اعم ۱۲۔ ا۔ یوحنا رسول بیشک شاگردون سے پیچھے زندہ رہا اور کُل قدما اوسکی اِس بات مین تعریف کرتے ہین کہ اوسمین ہمیشہ شہیدانہ مزاج پایا گیا۔ لیکن یہ بات کہ ”ہم سکتے ہین“ یہ صرف اونھون نے انسانی بہادری سے اسوقت کہا کہ خدا کی مدد سے اگر ہم اِس بہادری کو مقدس رسولون

کی بہادری سے جو بات شکست کے وقوع مین آئی مقابلہ کرین بڑا فرق پایا جایگا +

(۲۳) اوسنے اون سے کہا تم البتہ میرا پیالہ پیوگے اور وہ بپتسما جو مین پاتا ہون پاؤگے[۱۱] لیکن میری دہنی اور میری بائین طرف بیٹھنا میرے اختیار مین نہین کہ کسی کو دون مگر اون کو جنکے لیئے میرے باپ نے مقرر کیا[۱۲] (۲۴) اور جب اون دسون نے یہ سُنا اون دو بھائیون پر غصّہ ہوئے[۱۵] (۲۵) تب یسوع نے اونھین بُلا کے کہا کہ تم جانتے ہو کہ غیر قومون کے حاکم اونپر حکومت جتاتے اور اختیار والے اون پر اپنا اختیار دکھاتے ہین (۲۶) پر تم لوگون مین ایسا نہ ہوگا[۱۶] بلکہ جو تم مین بڑا ہوا چاہے تمہارا خادم ہو[۱۷] (۲۷) اور جو تم مین سردار بنا چاہے[۱۸] تمہارا بندہ ہو۔ اعم[۱۳] ۱۲-۲-۲ + ۱م ۸-۱۷ + ۲ قرا-۷ + مک ۱-۹ متی[۱۵] ۲۵-۲۴-۳۴ + مرق ۱۰-۱۴ + لوق ۲۲-۲۴-۲۶ و ۲۵ + ۱ پطر[۱۶] ۵-۳ + متی[۱۷] ۲۳-۱۱ + مرق ۹-۳۵ + ۱۰-۴۳-۴۴ + متی[۱۸] ۱۸-۴ +

(۲۳) تم البتہ میرا پیالہ پیوگے۔ یعنی میرے موافق دُکھ اوٹھاؤگے۔

میرے اختیار مین نہین۔ کسی خاص عہدے پر اب مقرر کرنا میرا کام نہین ہے بلکہ نجات دینا میرے اختیار مین ہے لیکن آیندہ کا بند وبست یا جگہہ دینا باپ کے ہاتھہ مین ہے۔

اونکو یعنی جو کہ خدا کے امانت دار لوگ ہین۔

باپ نے مقرر کیا۔ یعنی ایمان کے شرط پر بموجب نجات کے بند وبست کے جو آگے ہی سے خدا نے مقرر کیا ہے۔ آسمان کی بادشاہت ایک انعام ہے جسکو خدا نے اپنے راستباز فرزندون کے لیئے مہیا کیا ہے

اِس جگہہ حاصل کرنا اوس بادشاہت کی شرط کے بموجب ہے یعنی محنت کشون کو عمدہ اور جو کم محنتی ہین اونکو کمتر درجہ ملے گا مسیح کا اِس جگہہ مقرر کرنا صرف محبت پر موقوف نہ تھا گویا کہ بطور مہربانی کے وہ اوس عمدے کو جسکو چاہے دیوے۔ پس اگرچہ وہ اوس جوان کو پیار کرتا تھا جسنے کہ اوس سے ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے کی راہ پوچھی لیکن تاہم فقط محبت ہی کے باعث سے اوسکو نجات نہ بخش سکتا تھا۔

پس ہم دیکھتے ہین کہ جب مسیح نے یہ فرمایا کہ "میرے اختیار مین نہین ہے" اِس سے صرف یہی مطلب تھا کہ مین ہر کسی کو جو طلب کرتا ہے ویسے نہین دیسکتا ہون بلکہ اوس طریقہ کے موافق جو باپ کی طرف سے مقرر ہوا ہے دے سکتا ہون اور وہ طریقہ جب سے دنیا کی بنا پڑی ہے تب سے مقرر تھا اور وہ یہ ہے کہ **یسوع مسیح پر ایمان لانا اور اوسکی تعلیمات پر چلنا**۔ پس جسنے باپ کے اِس طریق اختیار کیا اوسے دیا جاویگا۔ باب ۲۵۔ آیت ۳۴ مین آیا ہے کہ عدالت کے روز مسیح فرماویگا کہ "**اے میرے باپ کے مبارک لوگو اوس بادشاہت کو جو دنیا کی نبیاد ڈالتے ہی تمہارے لیئے طیار کی ہی میراث مین لو**" یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح جو کچھ باپ سے مقرر ہوا تھا دے رہا ہے۔ آیت ۲۶ و ۲۷ مین اون لوگون کا جو آسمان کی بادشاہت مین سب سے بڑے ہین ذکر آیا ہے۔ خدا کے طریق کے موافق جو ان باتون مین سب سے بڑے ہین وہی اعلےٰ درجہ پاوین گے یہ نہین ہوسکتا تھا کہ صرف اونکی درخواست پر جب وہ مسیح سے طلب کرین اونہین دیا جاتا۔ اِس مقام پر اگر کوئی کہے کہ اِس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح درجے مین خدا سے کم ہے تو اوسکا جواب یہی ہے کہ باعتبار عہدے اور کام کے جو اوس وقت اوسکے متعلق ہے یعنی انسان کے واسطے کفارہ اور وکیل ہونا خدا سے کمتر ہے لیکن باعتبار ذات کے خدا کے برابر ہے ان دونون باتون کو ضرور یاد رکھنا چاہیئے ❖

(۲۴) **دو بھائیون پر غصہ ہوئے**۔ اوس رشک نے جسنے ان دونون کو رغبت دلائی کہ مسیح سے ایسا عمدہ مانگین اوسی نے اون دسون کو بھی غصہ دلایا لیکن خداوند مسیح نے اونکے رشک کو یہ کہکر ٹھنڈا کیا کہ آسمان کی بادشاہت کے وارث حکومت کرنے اور اختیار جتانے کے واسطے نہین بلکہ خدمت کرنے کے واسطے ہین ❖

(۲۵) **غیر قومون کے حاکم**۔ خاص کرکے رومی۔ **حکومت جتاتے**۔ حکومت کے حوصلے ہی سے حکومت کرتے ہین اپنا اختیار جتانے کو

اقتدار حاصل کرتے ہین۔ وے نفسانی شوق سے حکومت کرتے ہین +

(۲۶) پر تم لوگون مین ایسا نہ ہوگا۔ اس مقام پر خداوند مسیح کا یہ مطلب نہین ہے کہ مسیحی کلیسیا مین درجے اور عہدے ہونگے لیکن یہ کلیسیا کے درجے صرف خدمت کرنے کے واسطے ہین نہ حکومت کرنے کے واسطے۔ حقیقت مین کلیسیا کا افسر اوسکا خادم ہے اگر وہ کسی نفسانی شوق سے اپنی حکومت جتاوے تو وہ دنیوی حوصلہ مندی کا قصوروار ہے۔ یہی یعقوب اور یوحنا کا قصور تہا۔

(۲۷) سردار بنا چاہے۔ اگر کوئی اعلے درجہ حاصل کرنا چاہے تو اوسے چاہئیے کہ وہ سخت محنت اور مشقت عوام الناس کے فائدے کے واسطے کرے۔ اور وہ جو بڑا ہونا چاہے تو ضرور ہے کہ وہ سب سے زیادہ خدمت کرے +

(۲۸) چنانچہ ابن آدم بہی اسلیئے نہین آیا کہ خدمت[۲۰] لے بلکہ خدمت کرے[۲۱] اور اپنی جان بہتیرون کے لیئے[۲۲] فدیہ مین دے[۲۳] (۲۹) جب وے یریحو سے روانہ ہونے لگے بڑی بہیڑ اوسکے پیچھے ہولی (۳۰) اور دیکھو دو اندہے[۲] جو راہ کے کنارے بیٹھے تھے جب سنا کہ یسوع چلا جاتا ہے پکارنے لگے کہ اے خداوند ابن داؤد ہمپر رحم کر۔

یوح[۱۹] ۱۳-۴ + فلپ[۲۰] ۲-۷ + لوق[۲۱] ۲۲-۲۷ + یوح ۱۳-۱۴ + متی[۲۲] ۲۶-۲۸ + روم ۵-۱۵ و ۱۹ + عبر ۹-۲۸ + یس[۲۳] ۵۳-۱۰ و ۱۱ + دان ۹-۲۴ و ۲۶ + یوح ۱۱-۵۱ و ۵۲ + اتم ۲-۶ + طط ۲-۱۴ + اپط ۱-۱۹ + مرق ۱۰-۴۶ + لوق ۱۸-۳۵ + متی[۲] ۹-۲۷ +

(۲۸) اپنی جان۔ انسان کے بیٹے نے بہی سخت مصیبت اور دکھ اوٹھایا یہان تک کہ اپنی جان دیکے اپنے کو سب سے بڑا ثابت کیا +

بہتیرون کے لیئے فدیہ مین دے۔ دیکھیئے یہان ایک کفارہ کا ذکر ہے جو کہ اورون کے

عوض مین ہوا اور وہ موت سے پورا ہوا - فدیہ ایک عوض ہے - اگر کسی غلام کے واسطے اوسکے مالک کو روپیہ دیا جاوے تو یہ روپیہ اوس غلام کی خدمت کا بدلہ ہے - اگر کسی قیدی کے چھڑانے کیواسطے روپیہ دیا جاوے تو یہ بھی اوسکا بدلہ ہے یا اگر ایک شخص دوسرے کی عوض مین اپنی جان دے یہ بھی فدیہ ہے مثلاً ڈمن اور پتھیاس دو جانی دوست تھے اور بادشاہ نے پتھیاس کے قصور کیواسطے اوسکے مارے جانے کا حکم دیا اوسنے بادشاہ سے عرض کی کہ مین گھر سے رخصت ہو آؤن اور میرا دوست ڈمن میرے آنے تک قید رہے - عرض قبول ہوئی مگر وہ وقت معین پر نہ پہونچا اسلیئے بادشاہ نے اوسکے دوست ڈمن کے قتل کا فتویٰ دیا - جسوقت یہ سولی پر چڑہتا تھا اوسکا دوست پتھیاس آ پہونچا اور کہا مین حاضر ہون - اگر یہ اوسکے واسطے مارا جاتا تو اپنے دوست کیواسطے فدیہ ہوتا - اگر مسیح کی موت گنہگارون کی موت یا سزا کا بدلہ ہے تو ضرور اوسکی موت اونکے عوض ہوئی - وہ اونکی عوض موا - پس اگر وے اوسکی موت کو ایمان کے ذریعہ سے اپنی موت کا عوض سمجھین اس غرض سے کہ آنیوالے غضب سے رہائی پاوین تو اونکو نجات حاصل ہوگی +

(۲۹) یریحو سے روانہ ہونے لگے - لوقا بیان کرتا ہے کہ وے یریحو کے نزدیک پہونچے - اس مقام پر یہ بیان کرنا ضرور ہے کہ دو شہر یریحو تھے ایک پرانا اور دوسرا نیا تعمیر ہوا تھا - اگر مسیح ایک سے نکلکر دوسرے کو جاتا تھا تو دونو بیان صحیح ہین اور اسمین کچھ بھی اختلاف نہین - ٹامسن صاحب اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ یوسفس اور یوسیبس کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مقام یریحو مین دو شہر ایک پرانا اور ایک نیا داخل تھے یعنی ان دونون کے واسطے ایک ہی نام یریحو تھا - پرانا شہر زیادہ پچھم کی سمت کو تہا - یوسیبس جسکے زمانہ مین تیسرا یریحو آباد تھا کہتا ہے کہ اگلے دونون شہرون کے نشانات ابتک موجود ہین - قیاس چاہتا ہے کہ دو حصون کے بیچ مین اس شہر کے یہ دو اندھے بیٹھے ہونگے جنکو مسیح نے جب وہ پرانا شہر چھوڑ کر نئے مین داخل ہوا بینا کیا ہوگا - متی اور مرقس نے دہقانستون کے رہنے والے تھے صرف شرقی قصۂ جدید کا ذکر کیا ہے - لیکن لوقا نے جسنے یونانیون کیواسطے لکہا ہے پرانے شہر کا بھی ذکر اس سبب سے کہ بڑا تجارت گاہ تہا اور یونانیون کو وہ شہر معلوم ہی خوب تہا کیا ہے -

(۳۰) دیکھو دو اندھے - مرقس ایک کا سے اوسکے نام کے بیان کرتا ہے کہ وہ برتمئی تہا اور اس بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ آدمی اوس زمانہ مین زیادہ مشہور تہا اور مرقس صرف اسی وجہ سے اوسکے بینا ہونے کا ذکر کرتا ہے اور دوسرے کے بیان کو فروگذاشت کرتا ہے - اور یہ بھی ممکن ہے کہ مرقس کل حال سے واقف نہوکہ دو آدمی تھے - الہام اور عالم الغیبی جدی جدی باتین ہین - یہ ممکن ہے کہ ایک ہی صاحب الہام دوسرے صاحب الہام کی نسبت ایک امر سے زیادہ واقفکار ہو پس دونو کا بیان جہان تک وے بیان کرین حقیقت مین درست ہے

چارون انجیل نویسون کو الہام اسواسطے ہوا کہ غلط بیان نہ کرین لیکن کم وبیش غلطی نہین ہے۔ چارون نے بہت باتین چھوڑ دین دیکھو یوحنا ۲۱-۲۵+

(۳۱) پر جماعت نے اونہین ڈانٹا کہ چپ رہین لیکن وے اور بھی چلّائے اور بولے کہ ایخداوند ابن داؤد ہمپر رحم کر (۳۲) تب یسوع کھڑا رہا اور اونہین بلا کے کہا تم کیا چاہتے ہو کہ مین تمہارے لئے کرون (۳۳) اونھون نے اوسے کہا کہ ایخداوند ہماری آنکھین کہلجائین (۳۴) یسوع کو رحم آیا اور اونکی آنکھون کو چھوا اور اوسیدم اونکی آنکھین بینا ہوئین اور وے اوسکے پیچھے ہو لئے۔

(۳۱) جماعت نے اونہین ڈانٹا۔ ابتک لوگ سیقدر یسوع کی مانتے تھے۔ یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے یروسلم مین داخل ہونے سے پیشتر لوگونکا دل خداوند مسیح کیطرف مائل تھا+

(۳۲) کیا چاہتے ہو۔ اسکا یہ مطلب نہین ہے کہ وہ اونکی احتیاج سے واقف نہ تھا بلکہ مسیح چاہتا تھا کہ وے اپنی حاجت سے بخوبی واقف ہکر اوسکے واسطے درخواست کرین اور ایمان ... یہ اونکی دعا خاص اوسی طلب کے واسطے ہو۔ اگرچہ خدا ہماری ضرورت سے واقف ہے تاہم وہ یہ چاہتا ہی کہ ہم ... ضرورت سے آگاہ ہو کر اوس ... خاکساری اور ایمان کے ساتھہ اپنی حاجات کی رفاہیت کیواسطے دعا مانگین+

(۳۴) اونکی آنکھون کو چھوا۔ اس امر کے ظاہر کرنے کے واسطے ... آپ سے نہوا بلکہ خود خدا کی قدرت سے ہوا اوسکی اونگلی اس قوت الہی کا صرف ظاہری ذریعہ تھی + ... کہ او ... تھا ...

اکیسوان باب

اور جب وے یروسلم کے نزدیک پہنچکے بیت فگا مین زیتون کے پہاڑ پاس آئے تب یسوع نے دو شاگردون کو یہ کہکے بھیجا کہ (۲) سامنے کی بستی مین جاؤ اور وہان ایک گدہی بندہی اور اوسکے ساتھہ ایک بچہ پاؤگے کہولکے میرے پاس لاؤ (۳) اور اگر کوئی تم کو کچہ کہے تو کہیو کہ خداوند کو یہ درکار ہین کہ وہ اوسے دم اونھین بھیجدیگا۔

مرقس ۱۱ - ۱ + لوق ۱۹ - ۲۹ + ذکر ۹ - ۱۴ - ۴ +

اکیسوان باب

خداوند مسیح کو اپنے کام مین تین برس گذرے تھے جسمین اوسنے لوگون کو اپنے مسیح ہونے کا ثبوت دیا تھا۔ اب گویا علانیہ لوگون پر اوس دعوے کو ظاہر کرتا ہے وہ داؤد کے شاہی شہر مین سلامتی کا شاہزادہ اور داؤد کا بیٹا بنکر داخل ہوا اسطور سے کہ کل پیشینگوئی اوسمین پوری ہووے +

(۲) ایک گدہی بندہی اور اوسکے ساتھہ ایک بچہ پاؤگے [illegible] گھوڑے اکثر شان اور لڑائی کے کام کے لیئے مخصوص تھے مگر سواری کے واسطے گدہے [illegible] اور اس [illegible] زیادہ کام مین آتے تھے۔ اوسکی سواری مرتبے اور شوکت کا نشان نہ تھا [illegible] ہونا کمینہ پن اور غریبی کا نشان نہین بلکہ صلح کا نشان تھا۔ سلیمان بادشاہ تخت نشینی کے وقت [illegible] سل ۱ - ۳۰ +

(۳) تمکو کچہ کہے تو کہیو۔ خواہ مالک ہو یا کوئی دوسرا آدمی +

خداوند کو۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوس جانور کا مالک [illegible] مسیح کو اوسکی ضرورت ہے۔ فقرہ "اگر کوئی" سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے نام کا ایسا رعب تھا کہ کوئی پوچھنے والا فاموش [illegible] جاتا +

(۴) یہ سب کچہ ہوا تا کہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہو کہ (۵) سیحون کی بیٹی سے کہو دیکہہ تیرا بادشاہ فروتنی سے گدہی پر بلکہ گدہی کے بچّے پر سوار ہو کر تجہہ پاس آتا ہے (۶) سو شاگردون نے جا کے جیسا یسوع نے اونہین فرمایا تہا بجا لائے (۷) اور اوس گدہی کو بچّہ سمیت لے آئے اور اپنے کپڑے اون پر ڈالے اور اوسے اونپر بہٹلایا (۸) اور ایک بڑی جماعت نے اپنے کپڑے راستے مین بچہائے اور کتنون نے درختون کی ڈالیان کاٹ کے راہ مین چہترائین (۹) اور بہیڑ جو اوسکے آگے پیچہے چلی جاتی پکار کے کہتی تہی ابنِ داؤد کو ہوشعنا مبارک وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے اوسے آسمان پر ہوشعنا ۔

یس ۶۲-۱۱ + ذکر ۹-۹ + یوح ۱۲-۱۵ مرق ۱۱-۴ + ۲ سل ۹-۱۳ + ۱ حب ۲۳-۴۰ + یوح ۱۲-۱۳ + یعنی نجات بخشئے ۔ زب ۱۱۸-۲۵ + زب ۱۱۸-۲۶ + متی ۲۳-۳۹

(۴) یہ سب کچہ ہوا ۔ ہمارے خداوند کا مطلب اِس کام کے کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے جیسا کہ مندرجۂ بالا مذکور ہو چکا ہے کہ لوگون کے سامنے وہ نبوت جسکا ذکر ذکریاہ نبی نے اوسکے حق مین کیا تہا ثابت ہووے (ذک ۹-۹)

(۵) سیحون کی بیٹی سے کہو ۔ مسیح کے بارے مین یہ ایک مشہور نبوت ہے کہ وہ صلح اور فروتنی کا بادشاہ یا شہزادہ ہوگا ۔ یہودی جانتے تہے کہ اس پیشگوئی مین مسیح کا ذکر ہے ۔

صیحون کی بیٹی۔ اِس سے نیک باشندگان یروسلم کے مراد ہین۔ اِس موقع پر ہمارا خداوند ایک جانور پر سوار ہوتا ہے اور دوسرے کو ساتھہ لیکر یروسلم مین داخل ہونے کا یہ مطلب تہا کہ وہ پیشینگوئی جو نبی نے کی تھی بعینہ پوری ہو۔ گدہے پر صرف اِس غرض سے سوار ہوا کہ آپ کو فروتن اور صلح کا بادشاہ ظاہر کرے۔ اِس مقام پر ہمارا خداوند مسیح نبی کی پیشینگوئی کے معنی کو بخوبی ظاہر کرتا ہے۔ وہ پیشینگوئی جو کہ نبی کی معرفت کی گئی تھی یہ تھی کہ مسیح یہودیون کا فروتن بادشاہ ہوگا۔ مسیح اِس پیشینگوئی کو ثبوت پہونچاکر یہودیون کو یاد دلاتا تہا کہ مین وہ بادشاہ ہون۔ اوسنے اِس کیفیت کو عید فسح کیوقت دکہایا جبکہ لاکھون یہودی دیکھنے کے لیئے موجود تہے تاکہ وے کل گردنواح مین اِس بات کو مشتہر کرین ⁂

(۷) اپنے کپڑے اونپر ڈالے۔ شاگردون نے اپنے کپڑے اون جانورون پر بطور زین کے ڈالے ⁂

(۹) ہوشعنا۔ یہ دو عبری لفظون سے مرکب ہے اور اوسکے یہ معنی ہین ”اب بچاؤ یعنی نجات بخشیئے۔ جیساکہ ۱۱۸ زبور کی ۲۵ وین آیت مین لکہا ہے۔ یہ ایک کلمۂ خیر کا تہا اور جسکے حق مین کہا گیا تہا اوسکے واسطے مبارکبادی اور فتحمندی کا نشان تہا اور یہ لفظ مبارکبادی کا عیدِ خیمہ اور اور عیدون مین جو کہ درحقیقت مسیح موعود کے آنے کی یادگاری مین تہین استعمال مین آتا تہا۔ اوسوقت جسکا ذکر اِس آیت مین ہے اونہون نے اِس لفظ کا استعمال اِس غرض سے کیا کہ آب وہ حقیقت مین آچکا ہے ”مبارک وہ جو کہ خداوند کے نام پر آتا ہے“ یعنی بطور خدا اسکے قاصد کے اِس جہان مین آیا۔ یوحنا ذکر کرتا ہے کہ یہ وے لوگ تہے جو اوسکے ساتھہ لعزر کے مُردون مین سے جی اُٹھنے وقت حاضر تہے اور اونکی گواہی سے لوگون کے دلون مین اوسکے واسطے ایک جوش پیدا ہوا۔ اِس ہی باعث سے لوگ اوسکے استقبال کو نکلے۔ یوح ۱۲-۱۷-۱۸ آیت کو دیکہو۔ لوقا بیان کرتا ہے کہ فریسیون نے مسیح سے درخواست کی کہ وہ لوگون کو مبارکی دینے سے منع کرے۔ جب یسوع نزدیک آیا اور شہر کو دیکہا تو اوسپر رویا لوق ۱۹-۴۱۔

(۱۰) اور جب وہ یروسلم مین داخل ہوا سارے شہر مین غُل مچا اور کہنے لگے کہ یہ کون ہے (۱۱) تب بھیڑ نے کہا کہ یہ جلیل کے

ناصرۃ کا یسوع نبی ہے (۱۲) اور یسوع خدا کی ہیکل مین گیا اور اون سب کو جو ہیکل مین خرید فروخت کر رہے تھے نکال دیا اور صرافون کے تختے اور کبوتر فروشون کی چوکیان اولٹ دین۔ مرقس ۱۱-۱۵۔ لوق ۱۹۔ ۴۵۔ یوح ۲-۱۳ و ۱۵ + متی ۲-۲۳ + لوق ۷-۱۶ + یوح ۶-۱۴ + ۷-۴۰ + ۹-۱۷ + مرقس ۱۱-۱۱ + لوق ۱۹-۴۵ + یوح ۲-۱۵ + است ۱۴-۲۵ +

(۱۰) سارے شہر مین غل مچا۔ یہودی گروہ اور عوام الناس جو کہ عید فسح کے واسطے جلیل سے آئے تھے اور جنکے دل اسکی طرف مائل تھے خوشی اور مبارکبادی سے للکارتے تھے لیکن یہودی سردار حاسد وے جو کہ فریسیون کے فرقے مین سے تھے نہایت غصے اور عداوت سے بھر گئے لیکن لوگون کے خوف سے خاموش رہے۔ رومیون کو اس تماشے مین جو باعث خوف کا نہوا چاہئے تھا وے اوس مین دست اندازی کرنے ◆

(۱۱) لوگون نے کہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ باشندگان یروشلم نے سوال کیا اور اون لوگون نے جو کہ جلیل اور شہرون سے آئے تھے بیان کیا کہ یہ مسیح ہے جسکی تعلیم اور معجزے دیکھنے سے ہمکو بتا دیا ◆

(۱۲) یسوع خدا کی ہیکل مین گیا۔ معلوم کرنا چاہیئے کہ دو ہیکل تھے۔ اول ایک جنکو سلیمان نے بنایا تھا جو اوس خیمے کے عوض مین تہا جسکو موسی نے جنگل مین بنایا لیکن آمین اور اوسمین اسقدر فرق تہا جیسے ایک بادشاہی محل اور غریب کے گھر مین ہوتا ہے مگر اوسی انداز سے پر بنا تہا۔ یہ گویا خدا کا گھر یعنی یہودیون کے بادشاہ یہوواہ کی جگہہ تہی۔ یہ ہیکل شکل مین چوکونی تہی اور اوسکی لمبائی اور چوڑائی سے زیادہ تہی۔ اوسمین دو کمرے تہے بھیتر کی جگہہ قدس الاقدس اور باہر کی جگہہ مقدس کہلاتی تہی۔ قدس الاقدس مین عہدنامے کا صندوق تہا جسمین شرع کی تختیان تہین۔ اوس صندوق کا ڈہکنا کفارہ کا سرپوش تہا جسپر خدا کی حضوری کا بادل جو نور سے معمور تہا ٹھہرا رہتا تہا۔ اوسکے اوپر دو کروبین آمنے سامنے کہڑے تہے جنکے درمیان خدا سکونت کرتا تہا۔ چونکہ یہوواہ اس جگہہ مین گویا رہتا تہا تو دوسرے مکان مین ہیکل کا اسباب رہتا تہا یعنی سونے کا شمعدان نذر کی روٹیون کی میز اور خوشبو جلانے کی قربانگاہ۔ کاہن اور لاوی اوسکے

خدمتگذار تھے - ہیکل کے دروازے کے سامنے پیتل کا بڑا مذبح تھا جسکے اوپر جانورون کی قربانی ہوتی تھی۔ ہیکل کے چوگرد صحن تھے - پہلا صحن کاہنون کے واسطے تھا جسمین سوا اون کے کوئی بھی داخل نہین ہو سکتا تھا - اوسکے چوگرد اسرائیلی مردونکا صحن تھا اور اونکے سامنے عورتون کا صحن تھا سب سے باہروالے دالان مین جو کہ کل عمارت کے چوگرد تھا غیر قومون کو بھی جانے کی اجازت تھی - ہر ایک بھیتروالا صحن باہروالے کی نسبت اونچا تھا ہیکل کی چھت سب سے اونچی تھی - یہ ہیکل یہودیون کے دشمنون سے غارت ہوئی +

دوسری ہیکل اسیری سے لوٹ آنے کے پیشتر کی جگہہ پر اور اوسکے نمونہ کے مطابق ہیرودیس اعظم نے دوسری مرتبہ اوسکو بنایا تھا - یہ وہی ہیکل تھی جسمین ہمارا خداوند جاتا تھا - اوسکی کل زمین مربع تھی یعنی اوسکا طول ۲۲۰ گز اور عرض بھی اوتنا ہی تھا - اوسمین نو بڑے بڑے دروازے ہیکل مین جانے کے واسطے تھے - باہری کی دیوار کے اندر دالان بنے تھے جنکی چھت صنوبر کی لکڑی تھی اور سنگ مرمر کے ستونون سے تھمی ہوئی تھی - اوسکا فرش سخت اور چکنے رنگ برنگ کے سنگ مرمر سے جڑا ہوا تھا - یہ اوسارے تیس ہاتھہ چوڑے تھے اور دکھنی اوسارہ سب سے تگنا چوڑا تھا اور اوسمین عبادتگاہ کیواسطے کمرا تھا جسمین دعا بندگی ہوا کرتی تھی - اسی عبادت خانہ مین اوستاد سکھایا کرتے اور اسی مین مسیح نے بھی سکھلایا اور شاگرد روز بروز یکدل ہوکے اکٹھے ہوتے تھے - اعم ۲-۴۶ - اسجگہہ پر یہودی یا غیر قوم والے گفتگو کرنے یا تفریح طبع کیواسطے آیا کرتے تھے - دیوار کی چوٹی سے پدرون کے نالے تک سلامی پشتہ بنا ہوا تھا اور جنوبی غربی سمت کے کونے مین ایک اونچا لنگورا بنا ہوا تھا اور اسی جگہ سے شیطان نے مسیح کی آزمایش کرکے کہا کہ یہان سے اپنے تئین نیچے گرادے - مسیح کا غیر قومون کے دالان مین داخل ہونے کا سبب یہ تھا کہ اکثر اسمین ناجائز باتین ہوا کرتی تھین اور یہودیون نے غیر قومون کے دالان مین خرید فروخت کرنے کیواسطے بطور حقارت کے اجازت دی تھی لیکن یہ امر اوس پیشینگوئی کے بالکل خلاف تھا جسکو مسیح نے اقتباس کیا کہ "میرا گھر ساری قومون کی عبادتگاہ کہلائیگا" یس ۵۶-۷ - اس سے مسیح کا یہ مطلب تھا کہ اوسکے زمانے مین غیر قومین بھی خدا کی بادشاہت مین دخل پاوینگی -

(۱۳) اور اوسنے کہا یہ لکھا ہے کہ میرا گھر عبادت کا گھر کہلائے گا پر تم نے اوسے چورون کا کھوہ بنایا (۱۴) اور اندہے اور لنگڑے ہیکل مین اوس پاس آئے اوسنے اونہین چنگا کیا (۱۵) جب سردار

کاہنون اور فقیہون نے اون کرامتون کو جو اوسنے دکھائین اور لڑکون کو ہیکل مین پکارتے اور ابن داؤد کو ہوشعنا کہتے دیکہا تو بہت غصہ ہوئے (۱۶) اور اوس سے کہا تو سنتا ہے کہ یہ کیا کہتے ہین یسوع نے اونہین کہا ہان کیا تمنے کبہی نہین پڑہا کہ بچّون اور شیرخوارون کے منہ سے تو نے کامل تعریف کروائی[۱۵] (۱۷) پہر وہ اونہین چہوڑ کے شہر کے باہر بیت عینا مین گیا[۱۶] اور وہان رات بتائی۔

(۱۸) اور جب صبح کو شہر مین جانے لگا اوسے بجہوک لگی[۱۷] یسع[۱۳] ۵۶-۷+

یر[۱۲] ۷-۱۱+ مرق ۱۱-۱۷+ لوق ۱۹-۴۶+ زبور[۱۵] ۸-۲+ مرق[۱۶] ۱۱-۱۱+ یوحنا ۱۱-۱۸+ مرق[۱۷] ۱۱-۱۲+

---

(۱۸) صبح کو مسیح کا یروسلم مین داخل ہونا اور ہیکل سے صرافون اور بیچنے والون کو نکالنا اور درخت کا سکہانا یہ تینون معاملے ایک ہی ہفتہ مین واقع ہوئے۔ اول بات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح غیر قومون کے واسطے صلح اور سلامتی کا شاہزادہ ہے۔ دوسرے مین یہ نشان ہے کہ وہ خدا کی کلیسیا مین بڑی اصلاح دیگا تیسری بات مین یہ نشان ہوا کہ یہودیون کا غرور توڑا جائیگا اور اونکی سلطنت بالکل تباہ ہو جائیگی۔ اگر انجیر کے درخت کا ہرا اور پہلا رہنا یہودی قوم کا نشان ہے تو اوسکا سوکہ جانا بسبب لعنت کے یہودیون کی تباہی سے غرض تہی یہ پیر کی صبح عید فسح کے دوسرے روز مسیح بہوکہا ہوا۔ اغلب ہے کہ صبح کو وہ بغیر ناشتا کیئے ہوئے بیت عینا سے ہیکل کو صبح کی بندگی مین شامل ہونے کے واسطے جاتا تہا ٭

---

(۱۹) تب انجیر کا ایک درخت راہ کے کنارے دیکہکر اوس پاس گیا

اور جب پتّون کے سوا اوسمین کچھ نپایا[۱۸] تو کہا اب سے تجھمین کبھی پھل نہ لگے وہین انجیر کا درخت سوکھہ گیا (۲۰) اور شاگردون نے یہ دیکھکر تعجّب کیا اور کہا کہ یہ انجیر کا درخت کیاہی جلد سوکھہ گیا[۱۹] (۲۱) یسوع نے جواب مین اونھین کہا مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اگر تم یقین کرو[۲۰] اور شک نہ لاؤ[۲۱] تو نہ صرف یہی کرسکوگے جو انجیر کے درخت پر ہوا بلکہ اگر اِس پہاڑ سے کہوگے تو ٹل کر دریا مین جا گر تو ویسا ہی ہوگا[۲۲]

مرق ۱۱-۱۳ + مرق ۱۱-۲۰ + متی ۱۷-۲۰ + لوق ۱۷-۶ + یعق ۱-۶ + ۱ قر ۱۳-۲ ؎

(۱۹) پتّون کے سوا اوسمین کچھ نپایا - یہ ایک ریاکار کی مثال ہے جو دینداری کا دعوی کرتا ہے لیکن حقیقت مین دیندار نہین ہے کیونکہ اوسمین کچھ پھل نہین ہے - مرقس بیان کرتا ہے کہ انجیر کا موسم نہ آیا تھا - لیکن کہتے ہین کہ اوس ملک مین انجیر کے درخت کا یہ قاعدہ ہے کہ پھل کے بعد پتے لگتے ہین اور اگر اسمین پتے لگے تھے تو پھل نہونے کی کیا وجہ تھی - معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی زمین اچھی تھی یا اوسکو پانی ملا تھا یا اوسمین زور زیادہ تھا اگر اور درختون مین پھل لگنے کا موسم نہین آیا تھا تو کیا وجہ تھی کہ اسمین پتے آگئے تھے جس سے پھل کا ہونا ظاہر ہوتا تھا پس اگرچہ پورا موسم پھل کا نہ تھا تاہم جب پتے آئے تھے چاہیئے تھا کہ کچھ پھل بھی ہووے یہودی لوگ دعوی کرتے تھے کہ ہم لوگ اور قومون سے افضل اور بہتر ہین مگر درحقیقت وے مثل اِس درخت کے بے پھل تھے ؎

تجھمین کبھی پھل نہ لگے - وہ جو کہ جان بوجھکے بے پھل رہتا ہے سو کمزوری اور بے پھلی مین رہیگا اور اِس انجیر کے درخت کے موافق سوکھہ جائیگا بعض لوگون نے مسیح کے پیڑ کے سکھا دینے اور غصّہ ہونے پر ناحق اعتراض کیا ہے لیکن منصفی یہ ہے کہ جیسا مسیح نے بہت سے کام تعلیم اور فائدے کیواسطے کئے اِسمین بھی ایک اشارہ پایا جاتا ہے - اِس پیڑ کے سکھلانے سے کسیکا نقصان نہ کیا کیونکہ یہ انجیر کا درخت سڑک کے کنارے لگا تھا اور کسی کا مال نہ تھا جیسا کہ اکثر اُس ملک مین ہوتا ہے - حقیقی مالک اوسکا خدا تھا - اوس نے اوس پیڑ کا نقصان کیا

سبب سے منظور کیا کہ اسکے ذریعہ سے ایک تمثیلی معنی بخوبی لوگون پر کھل جائین +

بعض مسلمان اس آیت پر یہ اعتراض اوٹھایا چاہتے ہین کہ اگر مسیح مین الوہیت تھی تو وہ اوس درخت پاس بغیر گئے چاہیئے تہا کہ پہچان گیا ہوتا کہ اس پہ پہل نہین ہے اور اگر وہ نبی تہا تو چاہیئے تہا کہ ایک بیجان بیقصور درخت پر اسقدر غصّہ بھوکھ کی حالت مین نہ کرتا - اس پچھلے اعتراض کی نسبت ہم کہتے ہین کہ اس سے غرض تحریف انجیل کی ثابت کرنا ہے کیونکہ ایسا تو کوئی مسلمان نہین ہے کہ مسیح کو ٹرا نبی نہ جانتا ہو - سب مسلمان قبول کرتے ہین کہ وہ نبی تہا پس اس سے غرض یہ ثابت کرنا ہے کہ ایسے کلمات مسیح سے کبھی نہین صادر ہوے ہونگے لوگون نے غلطی سے یہان کچھ ملا دیئے ہین - لیکن ہم یہ پوچھتے ہین کسیکو کیا پڑی ہے جو ایسے کلمات اپنی طرف سے ملاے یا تحریف کرے جس سے مسیح کا اچھے آدمی یا نبی کیطرح کام کرنا نہ پایا جاوے پس اعتراض تحریف کا خود بخود باطل ٹھرتا ہے کسیطرح اسکا ثبوت نہین ہو سکتا ہے اور نتیجہ یہ نکلا کہ یہ الفاظ بلاشبہ یسوع کے فرمائے ہین اور اوسکا درخت کو ملامت کرنا جیسا اوپر مذکور ہوا غصّہ اور بے صبری کے باعث سے نہ تہا بلکہ اس سے اپنے شاگردون کو اور ہم سبھون کو ایک بڑی عمدہ تعلیم دینا منظور تہی - باقی رہا اعتراض مسیح کی الوہیت پر سو اسکی نسبت ہم کہتے ہین کہ اس آیت سے اور نہ اور آیتون سے مسیح کی الوہیت کا انکار نکلتا ہے بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ اوسمین الوہیت کے ساتھ انسانیت بھی ہے جیسا کہ مسیحیون کا اعتقاد ہے کہ یسوع مسیح خدا تہا جسم مین ظاہر کیا گیا [illegible] یعنی خدا کی صورت انسانی مین ظاہر ہوا اگر اوسکی انسانیت پر بھی نظر رکھی جاے تو اس آیت کا اور نیز اور آیت کا مطلب سمجھنا کچھ دشوار نہین ہے +

بارنس صاحب مسیح کی انسانیت کے بارے مین متی ۲۴ - ۳۶ ، ۲۶ - ۳۸ + مرق ۱۳ ۳۲ کی تفسیر مین اسطرح پر لکھتے ہین کہ " اس آیت مین لوقا کے ۲ باب ۵۲ آیت سے جسکا مضمون یہ ہے کہ یسوع حکمت اور قد مین ترقی کرتا تہا کچھ زیادہ مشکل نہین پائی جاتی ہے اوسمین انسانیت بھی تہی [illegible] وہ انسانکی مانند حکمت مین ترقی کرتا تہا اور انسانیت کی نظر سے ضرور ہے کہ اوسکی حکمت محدود ہی چونکہ وہ آدمی تہا اوسکی اکثر باتین آدمیون کی سی ہوتی تھین آدمیون کی طرح عقل وہ بڑہاتا تہا باتین پوچھتا تہا غم اور خوشی پڑہنا لکھنا کھانا پینا چلنا پھرنا سب آدمیون کا سا تھا " غرض یہ کہ اوسمین انسانیت تہی اور انسانیت کے اعتبار سے اور جس بات مین کہ فقط انسانیت کا کام تہا وہ غیر محدود نہ تہا ۲۴ وین باب کی ۳۶ وین آیت کی شرح دیکھو +

(۲۰) یہ دیکھکر تعجب کیا - انجیر کے درخت کو لعنت کرنے کی رات اونھون نے بیت عینا مین کاٹی اور دوسری صبحکو جب شہر کو لوٹتے آتے تھے اوس انجیر کے درخت کے یکایک سوکھ جانے سے نہایت متحیر ہوئے

اور پطرس نے مسیح سے کہا دیکھو یہ درخت کیسی جلد سوکھہ گیا مرقس ۱۱ - ۲۱ +

(۲۱) **اگر تم یقین کرو اور شک نہ لاؤ** - اس مذکورہ بالا معاملہ کا اصل مطلب ازخود ظاہر ہوتا ہے اس معجزے سے ہمکو مضبوط ایمان حاصل کرنے کی تعلیم ملتی ہے مسیح شاگردون سے جدا ہونے پر تہا اور اسی لیئے وہ چاہتا تہا کہ یہ سب باتین اونکے ایمان کی مضبوطی کے لیئے ہو وین کیونکہ اوسکے جدا ہونے کے بعد اونپر ہر طرح کی آفت اور مصیبت آنے والی تہی - جب یہودیون کا حال جیساکہ انجیر کے درخت کی تمثیل سے آشکارا ہوا ہو جاتا تو اوس حالت مین شاگردونکا ایمان قائم اور مضبوط رہنا ضرور تہا +

بعض مسلمان اس آیت پر یہ اعتراض کرتے ہین کہ اگر یہ الفاظ مسیح کے فرمودہ ہین تو چاہیئے کہ مسیحیون مین اسکا نمونہ پایا جاوے یعنی ایسے ایمان رکہتے ہون کہ پہاڑ ہٹا سکین حالانکہ کسی کو نہ دیکہا کہ پہاڑ ہٹا دیتا ہو نہ کوئی ہٹا سکتا ہے پس معلوم ہوا کہ مسیحیون مین ایمان کامل اب نہین ہے - جواب اسکا یہ ہے کہ ادنی غور سے ظاہر ہو جاویگا کہ یہ الفاظ مجازاً استعمال کیئے گئے ہین نہ حقیقتاً مسیح کی غرض یہانپر صرف یہی ہے کہ اس حقیقی معجزے سے جو ابہی دکہلا چکا ایمان کی تعلیم تبلاوے - اگر کوئی کہے کہ حقیقی اور مجازی دونون ایک جگہہ اسطور سے جمع نہین ہو سکتے ہین تو اوسکے واسطے متی ۸ - ۲۲ - ہم نظیر دیتے ہین جہان یسوع نے فرمایا ہے کہ "مُردون کو اپنے مُردے گاڑنے دے"، پس دیکہیئے کہ ایک ہی جگہہ پر لفظ مُردے کا دو معنون حقیقی اور مجازی مین آیا ہے اسیطرح ہمارا دعوی ہے کہ لفظ پہاڑ یہانپر بمعنی بڑی مشکلات کے آیا ہے اور یسوع کی تعلیم صرف اس سے یہی ہے کہ اگر اون مین ایمان ہوگا تو کل مشکلات کو گو کیسی ہی بڑی ہون ہٹا سکینگے ۔ یہودیون مین یہ محاورہ تہا اور اس ملک مین اسطرح پر بولتے ہین کہ پہاڑ سا بوجہ اوٹہنا پہاڑ کا بوجہ مجہپر تہا - پہاڑ اوٹہانا فلان کام کی نسبت آسان ہے - پس اس آیت کا مطلب سمجہنا کسی کے لیئے مشکل نہین ہے +

(۲۲) اور جو کچہ دعا مین ایمان سے مانگوگے سو پاؤگے (۲۳) جب وہ ہیکل مین آیا اور تعلیم دیتا تہا تب سردار کاہنون اور قوم کے بزرگون نے اوس پاس آکے کہا تو کس اختیار سے یہ کرتا ہے اور کسنے تجہے یہ اختیار دیا (۲۴) تب یسوع نے جوابمین اونہین کہا مین بہی تمسے

ایک بات پوچھوں اگر بتاؤ تو مین بھی تمھین بتاؤن کہ یہ کس اختیار سے کرتا ہون (۲۵) یوحنا کا بپتسمہ کہان سے تھا آسمان سے یا انسان سے وے اپنے دلمین سوچنے لگے کہ اگر ہم کہین آسمان سے تو وہ ہمسے کہیگا پھر تمنے اوسکی کیون نمانا

متی ۳ باب ۱-۱۲ مرق ۱۱-۲۴ + لوق ۱۱-۹ + یعق ۵-۱۶ + ۱ یوح ۳-۲۲ - ۵-۱۴ + مرق ۱۱-۲۷ + لوق ۲۰-۱ + خروج ۱۴ - اعم ۴-۷ + ۷-۲۷

(۲۲) **ایمان سے** - ایسے اعتقاد کی طاقت خدا عطا کرتاہے تاکہ ہمارے کام مین آوے لیکن وہ ہمکو ایمان ایسے کام کے لئے نہین بخشتاہے جسکو وہ نہین چاہتا کہ ہم کرین اور نہ اوسکا وعدہ بے شرط ہے -

ہرگاہ کہ بظاہر لفظ "جو کچھ" کی کچھ حد نہین معلوم ہوتی ہے لیکن ضرور جان لینا چاہیئے کہ اس آیت مین معنی محدود ہین - اگر شریر دلی اور بد مزاجی سے خدا کے حضور دعا کیجاوے یا جو چیزین مانگنے کے لائق نہین ہین مانگی جاوین تو ہمکو یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہیئے کہ اوس وقت مین وہ ہمکو ملیگی جو ہم مانگتے ہین کیونکہ اس آیت مین "جو کچھ" سے مراد وہ چیزین ہین جو خدا کی مرضی کے موافق ہین اور جنکے مانگنے کے ہمکو استحقاق حاصل ہین - شرایط اون دعاؤن کی جو مستجاب ہون اکثر جگہہ مین کتب مقدسہ مین مذکور ہین - مرقس کی انجیل مین جہان پہاڑ ہٹنے کا ذکر ہے دعا کی بابت بھی یہی تعلیم ہے کہ جب ہم دعا مانگین تو اول چاہیئے کہ اپنے مخالفون کو معاف کرین ورنہ کچھ شنوائی نہ ہوگی - پس یہ شرط دعا کی ہے اور اس سے ضرور سمجھ لینا چاہیئے کہ "جو کچھ" دعا مین خوش طبعی کے ساتھہ خدا کی مرضی کے موافق طلب کیا جاوے مقبول ہوگی - اور ان الفاظ سے یہان پر ٹھیٹھہ معنی نہ لینا چاہیئے - اکثر گفتگو مین کل جز کیواسطے اور جز کل کیواسطے استعمال ہوتا ہے چنانچہ مثال اوس کل کی جو جز کیواسطے آیا ہے یہ ہے "جو کچھ" سے مراد وہ جو کچھ چیزین ہین جنکے مانگے کا استحقاق دیا گیا ہے *

سو پاوگے - کیونکہ خدا کسی نعمت کو جسکو وہ کسی طور سے دینا نہین چاہتاہے اوسکے واسطے وہ ایمان بھی نہین دیتا *

(۲۳) **کسنے تجھے یہ اختیار دیا** - سنہدرم یعنی صدر مجلس کا اختیار تھا کہ اوستادون کو ہیکل میں تعلیم دینے کی اجازت دیوین مگر مسیح کو یہ اختیار اونسے حاصل نہ ہوا تھا *

(۲۶) اور اگر ہم کہین کہ انسان سے تو عوام سے ڈرتے ہین کیونکہ سب یوحنا کو نبی

جانتے ہین (۲۷) تب اونھون نے جواب مین یسوع سے کہا ہم نہین جانتے اوسنے اونسے کہا مین بہی تمہین نہین بتاتا کہ کس اختیار سے یہ کرتا ہون (۲۸) کیون تم کیا سمجھتے ہو ایک آدمی کے دو بیٹے تھے اوسنے بڑے پاس جاکے کہا اے بیٹے جا آج میرے انگورستان مین کام کر۔ متی ۱۲: ۵۰ + مرق ۶: ۲۰ + لوق ۷: ۶۶

(۲۷) ہم نہین جانتے۔ اگر وے سچ کہتے تو یون کہتے کہ ہم جانتے ہین لیکن تبلایا نہین چاہتے۔ یہ اوستاد جو کہ لوگون کی ہدایت کرنے کا دعوی کرتے تھے اور ہر سوال کا جواب دینے کیواسطے تیار تھے اب اونکو یہ اقرار کرنا پڑا کہ "ہم نہین جانتے"

مین بہی تمہین نہین بتاتا۔ اگر وے حقیقت مین اس بات کو نہ جانتے ہوتے اور صرف اس غرض سے پوچھتے کہ ہم اوس سے واقف ہوجا دین تو مسیح اونکو فوراً بتا دیتا لیکن وہ صرف اوسوقت اونکو گویا تبلاتا تہا کہ دیکہو تم کیسے ضد کرتے ہو اور صرف اونہین پر چھوڑ دیتا ہے کہ اس بات پر فکر اور غور کرین اور ذیل کی تمثیل خرا اسی غرض سے بیان کی کہ وے اس تمثیل کے معنی بخوبی سمجھکر اس بات پر غور کرین کیونکہ اونکا حال اس تمثیل سے ٹھیک موافقت رکہتا تھا ٭

(۲۸) تم کیا سمجھتے ہو۔ چونکہ تم اس سوال مین کچہ نہین کہہ سکتے تو اس معاملہ مین کیا کہتے ہو ٭
دو بیٹے۔ پہلے بیٹے سے مراد محصول لینے والے اور گنہگار ہے جو کہ اپنی راستبازی کا دعوی نہین کرتے تہے دوسرے سے مراد یہی سردار کاہن فریسی اور صدوقی ہے جو کہ اپنے کو دیندار اور خداپرست ظاہر کرتے تھے اور اوسپر فخر کرتے تھے ٭

(۲۹) اوسنے جواب مین کہا مین نہین جاؤنگا مگر پیچھے پچھتا کے گیا

(۳۰) پھر چھوٹے پاس جاکر وہی کہا۔ اوسنے جواب مین کہا اچھا اے خداوند پر نہ گیا (۳۱) اون دونون مین سے کون اپنے باپ کی مرضی پر چلا وے بولے بڑا۔ یسوع نے اونسے کہا مین تم سے سچ کہتا ہون کہ محصول لینے والے اور کسبیان تم سے پہلے خدا کی بادشاہت مین داخل ہوتے ہین (۳۲) کیونکہ یوحنا راستی کی راہ سے تم پاس آیا اور تم نے اوس کی نہ مانی پر محصول لینے والون اور کسبیون نے اوس کی مانی تم یہہ دیکھکر پیچھے بہی نہ پچھتا ئے کہ اوسکی مانو لوق ۷۔ ۲۹ و ۵۰ متی ۳ د ۱۔ اور لوقا ۳۔ ۱۲۔ ۱۳

(۲۹) مین نہین جاؤنگا۔ اوسنے کچھ اپنی راستبازی کا دعوی نہین کیا کیونکہ وہ کھُلا گنہگار تھا جسنے دعوی نہ کیا کہ مین شریعت پر عمل کرتا ہون +
مگر پیچھے پچھتا کے گیا۔ کچھ بہی راستبازی نہ تھی جسپر وہ بھروسا کرتا اور جب موقع آیا تو اپنے گناہ سے نادم ہوا اور فوراً پچھتا کے توبہ کی +
(۳۰) اچھا ایخداوند۔ اوسنے مؤدب اور شایستہ طور سے خداوند کرکے کہا اور فرمانبرداری کرنے کا اقرار کیا لیکن صرف قول سے ظاہر کیا نہ کہ عمل سے +
(۳۲) کیونکہ اس آیت مین اس تمثیل کے معنی کو بخوبی کھولدیتا ہے +
بعض مسلمان دعوی کرتے ہین کہ یہہ تمثیل یہودی اور عربی سے علاقہ رکھتی ہے اسواسطے کہ عربی اولاد اسمعیل

کی ہین اور اسمعیل اسحاق سے جسکی اولاد یہودی ہین بڑا تہا۔ خدانے اولاً یہود سے خطاب کیا تہا جب اونہون نے نافرمانی کی تب وہ خارج کیئے گئے۔ اسمعیلی بہی اول نافرمان تھے لیکن آخرکو خدا کا حکم بجالائے ٭
ہم کہتے ہین کہ یہ محض اونکا مغلطہ اور بے بنیاد بات ہے۔ اس تمثیل مین اور نیز اکثر اور جگہون پر مسیح نے اپنی تمثیلون کی شرح بہی کردی ہے۔ اسی باب آیت ۳۱ و ۳۲ مین اس تمثیل کی مسیح نے شرح بیان کردی ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بڑے اور چھوٹے بیٹے سے معنی دونون سے جو لوگ مقصود ہین وہ یہودی ہی ہین

(۳۳) ایک اور تمثیل سنو۔ ایک گھر کا مالک تھا جس نے انگورستان لگایا اور اوس کی چارون طرف روندہا اور اوسکے بیچ مین کھودکے کولھو گاڑا اور برج بنایا اور باغبانون کو سونپ کے آپ پردیس گیا (۳۴) اور جب میوہ کا موسم قریب آیا اوسنے اپنے نوکرون کو باغبانون پاس بھیجا کہ اوس کا پھل لاوین (۳۵) پر اون باغبانون نے اوسکے نوکرون کو پکڑکے ایک کو پیٹا اور ایک کو مار ڈالا اور ایک کو پتھراو کیا (۳۶) پھر اوسنے اور نوکرون کو جو پہلون سے بڑھکر تھے بھیجا۔ اونھون نے اونکے ساتھ بھی ویسا ہی کیا۔ زبٹ ۱۰-۹-نغز ۸-۱۱ یس ۵-۱-یر ۲-۲۱+مرق ۱۲-۱+لوق ۲۰-۹+متی ۲۵-۱۴ و ۱۵+غز ۸-۱۱-۱۲-۳ تو ۲۳-۲۱-۳۶+نحم ۹-۲۶+متی ۵-۱۲+۲۳-۳۴ و ۳۷+اعم ۷-۵۲+اتس ۲-۱۵+عبر ۱۱-۳۶ و ۳۷+

(۳۳) برج بنایا۔ اسواسطے برج بنائے تھے کہ رکھوال اوسپر چڑھکر تمام انگورستان کے چورون اور جانورون سے محافظت کرین +

(۳۴) جب میوے کا موسم قریب آیا۔ اس سے اہلِ اسرائیل سے مُراد ہے اور یہ ذکر اوسوقت کا ہے جبکہ مُلکِ کنعان بالکل اونکے تصرّف مین آگیا تہا اوسوقت خدا نے اپنے نبیون کو بہیجا تا کہ لوگون کو اونکے فرائض سے آگاہ کرین +

اپنے نوکرون کو۔ اپنے نبیون کو نصیحت اور تربیت کرنے کو بھیجا بموجب مرقس کے قول کے نوکرون کو بھیجا کہ باغ کا پھل لاوین ۔ مقدس کتاب اور یہودیون کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جن نبیون کو خدا نے اون مین بھیجا اونہون نے اونکو ستایا اور قتل کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یرمیاہ نبی سنگسار ہوا اور یسعیاہ آرہ سے چیرا گیا۔ عبر ۱۱ - ۳۲ + اس تمثیل سے معلوم ہوتا ہے کہ متواتر تین مرتبہ کچہ نوکر آئے مرقس اور لوقا کی انجیل مین فقط ایک نوکر کا ذکر ہے ایسا کہ ایک دوسرے کے بعد آیا لیکن وہان کے محاورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے ساتھ اور نوکر تھے۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی نصیحتین اور کل کامون کا بیان جو کچہ کہ انجیل نویسون نے کیا اوسکا خلاصۂ مطلب ایک سا ہے مگر عبارت کچہ کمی وبیشی کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ جاننا چاہیئے کہ درحقیقت ہر ایک بیان سے خداوند یسوع مسیح کا خلاصہ مطلب نکلتا ہے اور ہر ایک پر الہام کی مہر ہوئی +

---

(۳۷) آخر اوسنے اپنے بیٹے کو اون پاس یہ کہکر بھیجا کہ وے میرے بیٹے سے دبین گے۔ (۳۸) لیکن جب باغبانون نے بیٹے کو دیکھا آپسمین کہنے لگے وارث یہی ہے "آؤ اِسے مار ڈالین[۱۲] کہ اِسکی میراث ہماری ہو جائے (۳۹) اور اوسے پکڑ کے اور انگورستان کے باہر لیجا کر قتل کیا[۱۳] (۴۰) جب انگورستان کا مالک آویگا تو اِن باغبانون کے ساتھ کیا کریگا (۴۱) وے

اوسے بولے[۱۰] ان بدون کو بُری طرح مار ڈالیگا۔ اور انگورستان کو اور باغبانون کو سونپیگا[۱۱] جو اوسے موسم پر میوہ پهونچاوین - زب[۱۱] ۲-۸ + عبر ۱-۲ + زب[۱۲] ۲-۲ + متی ۲۶-۳ + ۲۷-۱ + یوح ۱۱-۵۳ + اعم ۴-۲۷ + متی[۱۳] ۲۶-۵ وغیرہ مرق ۱۴-۴۶ وغیرہ لوق ۲۲-۵۴ وغیرہ یوح ۱۸-۱۲ وغیرہ اعم ۲-۲۳ + لوق[۱۴] ۴-۱۶ + لوق[۱۵] ۲۱-۲۴ + عبر ۲-۳ + اعم[۱۶] ۱۳-۴۶ + ۱۵-۷ + ۱۸-۶ + ۲۸-۲۸ + روم ۹-۱۰ و ۱۱ ابواب +

(۳۷) **آخر اوسنے اپنے بیٹے کو** - یہ زیادہ قابل یاد رکھنے کے ہے کہ مسیح نے یہ تمثیل اوسوقت کہی جبکہ اونھون نے اوس سے پوچھا کہ تو کس اقتدار سے یہ کرتا ہے (۲۳ آیت) مسیح نے اول اون سے ایک سوال کیا جس سے وے نہایت حیران ہوئے کیونکہ اوسکا جواب نہ دے سکے - (۲۴-۲۷) تب اوسنے ایک اور تمثیل بیان کی (۲۸-۳۲) جس سے اونکے مزاج کا حال ظاہر ہوگیا اور وے خود سمجھ سکتے تھے کہ ہم کیسے ہین - اس پچھلی تمثیل سے اوس سوال کا جواب جو وے اوسکے اختیار کے بارہ مین کرتے تھے ایسا صاف دیا گیا کہ خواہ مخواہ وے سمجھ جاوین کہ یہ اختیار اوسکو کہان سے ملا تھا - خدا نے جسنے اگلے زمانے مین تمہارے باپ دادون کے پاس پیغمبرون کو بھیجا اوسی نے اس آخری زمانے مین اپنے بیٹے کو اختیار کے ساتھ بھیجا +

(۳۸) **وارث یہی ہے** - وے آپھین اس بات کے مقر تھے کہ وارث یہی ہے - علانیہ وے اوسکو دغاباز ٹھہراتے تھے اور چور اور ڈاکو کی طرح اوس سے پیش آتے تھے - لیکن یسوع مسیح نے کیسے عمدہ طور سے اون لوگون کو قائل کیا وے آپ قائل تھے کہ وارث یہی ہے لیکن اپنی باتون اور کامون سے اوسکے اختیار کا انکار کرتے تھے اونہون نے اوسے دغاباز اور کفر بکنے والا ٹھہرا کر اوسے صلیب دی - اس سے ہمکو یہ سمجھنا چاہیئے کہ خدا اپنی پیش بینی سے لوگون کی بدکاری سے واقف نہیں ہے - وہ اونکو بدکاری کرنے دیتا ہے تو بھی چونکہ وے فعل مختار ہین وہ اونکو سزا دیگا +

میراث ہماری ہوجائے - درحقیقت بنی اسرائیل یعنی خدا کی جماعت پر حاکم ہم ہی ہین

(۴۱) **وے اوس سے بولے** - مسیح کی خاص غرض یہ تھی کہ وے اپنی سزا کا خود ہی اقرار کریں +

بُری طرح مار ڈالیگا - یعنی خدا قوم اور ملک دونون کو بالکل برباد کرے گا +

انگورستان - یعنی کلیسیا کو +

اور باغبانون کو یعنی غیر قوم مسیح کی بادشاہت مین حصّہ یا وین گی - لوقا کے قول کے بموجب معلوم ہوتا ہے کہ جبتو لوگون نے یہ سخت سزا سُنی تو بول اوٹھے "خدا نہ کرے" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سردارون نے یہ کلمہ اس جہت سے کہا کہ وے جانتے تھے کہ اس تمثیل کا مطلب ہمپر صادق آتا ہے اور یہی ہمارا حال اور انجام ہوگا - پس دفعتہ یہ لفظ "خدا نہ کرے" اپنی زبان پر لائے - اس لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وے اوسکے معنی بخوبی سمجھ گئے تھے کہ یہ ہماری ہی نسبت ہے - سردارون کو اونکے سوال کا معقول جواب پہونچا کہ مسیح کس اختیار سے یہ کام کرتا تھا *

بعض مسلمانون کا دعویٰ ہے کہ جو ہلاک ہونے کو ہین وہ عیسائی ہین اور "اور کسان" مراد مسلمانون سے ہے - لیکن قبل اسکے کہ کوئی دلیل ایسے معنی لینے کی ہوسکے اونکو اول یہ دکھلانا چاہیئے کہ مسلمان مسیح پر ایمان رکھتے ہین اور خدا کے کل حکمون پر جو مسیح دنیا مین لایا عمل کرتے ہین اور عیسائی مسیح کو اور اوسکے کلام کو نہین مانتے - عہد جدید کو پڑھکر دیکھین کہ آیا وے یا عیسائی اوس بیٹے کو جسکا ذکر اس تمثیل مین ہے نہین مانتے ہین - علاوہ ان سب باتون کے اول اونکو آیت ۴۵ - ۴۶ - اسی باب مین مطالعہ کرنا چاہیئے تو معلوم ہوگا کہ یہودی بھی یہ تمثیل اپنی نسبت جانتے تھے - وے سزا پانے اور ہلاک ہونے کو تھے کیونکہ وے بیٹے کا انکار کرتے تھے اور جنہون نے اوس بیٹے کو مانا وہی ہین (۴۳) جنکو خدا کی بادشاہت ملے گی - اگر کوئی غور کرے تو معلوم ہوگا کہ عیسائی اس زمانہ مین وہی ہین جو ہر طرح سے خدا کی برکت پاتے ہین اور جو لوگ اہل یہود کی طرح اوسکی ابنیت کا انکار کرتے ہیں وہ ہرگز برومند نہین ہین *

(۴۲) یسوع نے اونہین کہا کیا تمنے نوشتون مین نہین پڑھا کہ جس پتھر کو راجگیرون نے ناپسند کیا وہی کونے کا سِرا ہوا یہ خداوند کیطرف سے ہے اور ہماری نظرون مین عجیب (۴۳) اسلیے مین تم سے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لیجائیگی اور ایک قوم کو جو اوسکے میوہ لاوے دیجاوے گی (۴۴) جو اس پتھر پر گریگا چور ہو جاویگا پر جسپر وہ گرے اوسے پیس ڈالیگا *

۱۴ و ۱۵ ، ۸ یسعیاہ ۱۲ - ۸ + متی ۱ - ۲۷ و ۶ + ۱ پطرس ۲ - ۸ + افسس ۲ - ۲۰ + اعمال ۴ - ۱۱ + ۱۷ - ۲۰ لوقا ۱۰ + ۱۲ مرقس ۱۶ - ۲۸ یسعیاہ ۲۲ +
زکریاہ ۱۲ - ۳ + لوقا ۲۰ - ۱۸ + رومیوں ۹ - ۳۳ + ۱ پطرس ۲ - ۸ + یسعیاہ ۶۰ - ۱۲ + دانیال ۲ - ۴۴ +

(۴۲) یسوع نے اونہین کہا - مسیح اب اشارتاً اونکو بتلاتا ہے جس سوال پر اونہون نے حجت کرنا شروع کیا تہا (آیت ۲۳) اوسکا کافی اور شافی جواب ملا۔ بہ مجازی طور سے وہ اونکو بتلاتا ہے کہ اگرچہ اوس پتہر کو اونہون نے رد کیا تو بہی وہی سبکا مالک ہوگا اور اپنی قدرت سے اون کو پارہ پارہ کریگا اسکا ذکر زبور ۱۱۸ - ۲۲ مین پایا جاتا ہے مسیح نے کیسی عمدگی [illegible] اوس پتہر کے معنی کو مختلف طور سے بیان کیا اور سب مین مناسبت پائی جاتی ہے اول رد کیا پتہر دوسرے **کونے کا سرا** تیسرے **ٹھوکر کہانے والا پتہر** چوتہے **ایک بہاری پتہر** [illegible] پتہر سے یہ مراد ہے کہ معمار اوسکو عمارت مین لگانیکے قابل نہین سمجہتے پس پہینک دیتے [illegible] یہ بات ٹہیک مسیح کے حق مین صادق آتی ہے اسلئے [illegible] اور [illegible]

کونے کا سرا یہ پتہر عین بیچ دو دیوارون کے مضبوطی کیواسطے رکہا جاتا ہے اور جسطرح سے یہ پتہر دونون دیوارون کو مضبوطی اور پائداری سے ملاتا ہے اوسیطرح کلیسیا کی عمارت مین مسیح جو کہ سب سے بزرگ ہے کونے کا پتہر ہے۔ مسیح اس زبور سے ثابت کرتا ہے کہ اوسکا بزرگی حاصل کرنا اور اس اقتدار کو پہنچنا خدا کی طرف سے تہا اور اس طور سے اونکے سوال کا جواب اپنے اختیار کے بارے مین شافی دیا۔

(۴۳) تم سے "تم" کا لفظ تاکیداً آیا ہے اور اس سے سردار کاہن اور [illegible] مراد ہے پس فتوی ہوچکا تہا۔ اس بہاری قصور کا اونہون نے اپنے ہی منہ سے اقرار کیا اور بتایا کہ کیسی سزا ملنی چاہئے (۴۱ آیت)

قوم - خداوند یسوع مسیح پیش بینی سے بتلاتا ہے کہ یہودی قوم رد کی جاویگی اور غیر قومین خدا کی بادشاہت مین میراث پائینگی +

(۴۴) اس پتہر پر گریگا - اب مسیح ایک ٹہوکر کہانے والا پتہر ہے۔ ایسے بہاری پتہر یروشلم کے گرد و پیش بہت پائے جاتے ہین اگر کوئی آدمی ایسے پتہر پر گرے تو گہائل ہوجاے اور بعض اوقات ہاتھ پانون ٹوٹ جاے لیکن وہ پہر تندرست ہوکر کہڑا ہوجاے۔ اسیطرح جو کوئی مسیح کے باعث ٹہوکر کہاوے پہر سنبہل سکتا ہے +

وہ گرے - یہان پر بھی تشبیہ ہے - جسوقت کہ یروشلم کا محاصرہ کیا گیا تھا تو رومیون نے بڑی بڑی کلون کے زور سے بھاری بھاری پتھرون کی بوچھار یہودیون پر کی جس سے صدہا لوگ غارت ہو گئے - ملمن صاحب اسطور پر بیان کرتے ہین کہ رومیون کی سپاہ نے تین من سے زیادہ بھاری پتھر قریب ۲۰۰ گز کے فاصلے سے مارے - یہودیون نے نگہبانون کو تعینات کیا کہ جسوقت پتھر آوین تو اونکو خبر دین - یہ پتھر سفید تھے اور رات کو بھی بخوبی نظر آتے تھے پس وہ چوکیدار پکار کے کہا کرتے تھے کہ پتھر آتا ہے لوگ فوراً اپنے سرون کو جھکا لیتے اور اوسکی چوٹ سے بچتے اور جب یہ بات رومیون کو معلوم ہوئی تو اونہون نے پتھرون کو سیاہ کر دیا تاکہ دیکھنے مین نہ آوین - یہ اچانک اونکے سرون پر آ پڑتے اور نہ صرف ایک دو کو بلکہ بہتون کو ایک لخت ہلاک کر دیا - اگر مسیح نے رومیون کے کلون کی طرف اشارہ نہین کیا تب بھی اس مثال سے پتھر کے گرنے کا مطلب ملتا ہے -

اوسے پیس ڈالیگا یہ ترجمہ درست نہین ہوا ہے کیونکہ یونانی زبان مین پیس ڈالنے اور چکنا چور کرنیکا مطلب نہین ہے بلکہ ایک معنی **پھٹک ڈالنا** ہے یعنی جیسے چادر سے بھوسے کو اوڑاتے ہین اسیطرح وہ پتھر اوسکو جسپر گرے پھٹک ڈالیگا - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دانیال کی پیشینگوئی کا حوالہ ہے (دان ۲-۳۴ و ۳۵) جہان کہ ذکر ہے کہ اوس بڑے پتھر نے ... بادشاہتون کو توڑ کر بالا کر دیا" اور "تابستانی کھلیان کے بھوسے کی مانند ہوئے اور ہوا اونہین اوڑا لیگئی "

(۴۵) جب سردار کاہنون اور فریسیون نے اوسکی یہ تمثیلین سنین تو سمجھ گئے کہ ہمارے ہی حق مین کہتا ہے (۴۶) اور اونہون نے چاہا کہ اوسے پکڑلین پر عوام سے ڈرے کیونکہ وے اوسے نبی جانتے تھے۔ ۱۱ - آیت ۲۱ لوق ۲۰ - ۱۹ یوح ۷ - ۴۰ +

(۴۶) عوام سے ڈرے - مرنے کے پیشتر ایک ہفتہ بھر جب وہ ہیکل مین تعلیم دیتا اور سکھلاتا تھا اور جو کچھ نصیحت اور ملامت اوسنے اونہین کی وے خاموشی سے اوسکی سنتے رہے اور کیسے اوسپر ہاتھ ڈالا جبتک کہ اوسکا کام پورا نہ ہوا +

کیونکہ وے اوسے نبی جانتے تھے - جسطرح کہ عوام الناس کے دل یوحنا اصطباغی کی باتون سے قائل تھے اسیطرح سے اوسوقت مسیح کیطرف مائل تھے اگرچہ وے درحقیقت اوسکو بیٹا کرکے نہ مانتے تھے تاہم وے اوسکو عزت جانتے تھے ◆

بائیسوان باب

یسوع اونھین پھر تمثیلون مین کہنے لگا کہ (۲) آسمان کی بادشاہت اوس بادشاہ کی مانند ہے جسنے اپنے بیٹے کا بیاہ کیا - (۳) اور اوسنے اپنے نوکرون کو بھیجا کہ مہمانون کو بیاہ مین بلاوین پر اونھون نے نچاہا کہ آوین (۴) پھر اوسنے اور نوکرونکو یہ کہکے بھیجا کہ مہمانون سے کہو کہ دیکھو مینے کھانا تیار کیا میرے بیل اور موٹے موٹے جانور ذبح ہوئے اور سب کچھ تیار ہے بیاہ مین آؤ - لوق ۱۴-۱۶ ؛ مک ۱۹-۷ و ۹ ؛ امث ۹-۲ ◆

(۲) اوس بادشاہ کی مانند - بادشاہ سے مراد قادر مطلق باپ ہے بیٹے سے غرض ہے خداوند یسوع مسیح - بیاہ سے گویا مسیح کی کلیسیا سے سنگتی ہونا ہے - بیاہ کی ضیافت انجیل کی خوشخبری ہے ◆

(۳) اپنے نوکرون کو بھیجا - اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نوکرون سے مراد رسولون اور ستر شاگردون سے ہے جو کہ مسیح کی موت سے پیشتر لوگون کو ضیافت مین بلانے یعنی خوشخبری دینے کیواسطے بھیجے گئے تھے - مہمانونکو بیاہ مین بلاوین - بعض ملکون مین ایسا دستور ہے کہ مہمانون کو دو مرتبہ خبر دیا کرتے ہین -

آدمی کو یہ اسلیئے کہ ضیافت کے لیئے ... کی ابتدا مین دو مرتبہ اس بات کی خبر دیتے تھے کہ سب کچھ تیار ہے بیاہ مین چلو - سب مہمان جو اوس وقت بلائے گئے پیشتر ہی سے مہمانی مین بلائے گئے تھے ۔

(۴) **اور نوکرونکو بھیجا** - جبکہ اونکے آنے کا انتظار ہونے کے باعث کل چیزین تیار ہو گئین تو اور نوکر بھیجے گئے اسلیئے چوتھی آیت سے دسوین آیت تک کلیسیا کا حال یروشلم کی بربادی تک پایا جاتا ہے - یہ بات تحقیق سچ ہے کہ بہت سے نوکر جو کہ مسیح کے مصلوب ہونے سے پہلے بھیجے گئے تھے اگلون مین سے تھے جو پہلے بلانے کو گئے تھے لیکن اب گویا دوسرا حکم اونکے لیئے تھا **سب کچھ تیار ہے** یعنی وہ بڑی ضیافت تیار ہے - نجات کا بندوبست تمام ہوا اور سب چیزین تمہارے واسطے مہیا ہین ۔

(۵) پر وے کچھ خیال مین نہ لاکر چلے گئے ایک اپنے کھیت اور دوسرا اپنی سوداگری کو (۶) اور باقیون نے اوسکے نوکرونکو پکڑکے اونہین بے عزت کیا اور مار ڈالا (۷) تب بادشاہ سنکر غصہ ہوا اور اپنی فوج بھیجکے اون خونیون کو مار ڈالا اور اونکا شہر پھونک دیا - دانی ۹ - ۲۶ - ۲۶ - ۳۶ - لوق ۱۹ - ۲۷ ۔

(۵) **کچھ خیال مین نہ لاکر چلے گئے** - ان دو آیتون مین دو قسم کے لوگون کا ذکر ہے جو کہ انجیل کی خوشخبری کو رد کرتے ہین - اول وے جو کہ اوسکی دعوت کو ناچیز جانتے ہین - دوسرے وے جو کہ انجیل کے سننے والون کو ایذا اور تکلیف پہونچاتے ہین ۔

(۷) **غصہ ہوا** - جبکہ رسول ایذا رسانی اور تکلیف مین مسیح کے زندہ ہونے کی خبر ۴۰ برس تک مشتہر کرتے رہے تو قوم یہود کی بدکاری کا پیمانہ پورا ہوا اور خدا نے رومیون کی فوج کو بھیجدیا جنہون نے اونکے شہر کو برباد و مسمار کیا اور اونکے عبادتخانے کا اسباب اور اونکا بندوبست خراب کیا اور اونکی حکومت کو تباہ کر دیا - اگرچہ اوس تباہی اور غضب کا جو اونپر پڑا اسمقام پر مختصر بیان ہے تاہم صاف ہے لیکن دوسرے مقام یعنی متی کے ۲۴ وین باب مین اسکا مفصل طور سے بیان ملتا ہے ۔

بھلے برے - یعنی ہر قسم کے لوگ نیک و بد دونون ہون - ایسے بھلے کوئی نہیں ہین جنکو انجیل کی خوشخبری کی کچہ حاجت نہین اور نہ ایسے برے ہین جنکو اپنی نجات کی اُمید نہین ⁂

(۱۱) بادشاہ مہمانون کو دیکھنے اندر آیا - یہ شادی ابن آدم کے دنیا مین آنے کے وقت سے لیکر اوسکی دوسری آمد تک برقرار رہیگی - قدیم زمانہ مین دعوت کرنے والے یعنی صاحب خانہ اکثر اوسوقت مجلس مین آیا کرتے تھے جبکہ سب مہمان اپنی اپنی جگھون پر بیٹھہ گئے تہے -

شادی کا لباس پہنے نہ تھا - جاننا چاہیے کہ اگر وہ شخص چاہتا تو بیشک اوسکو شادی کی پوشاک عطا ہوتی - گو کہ وہ مفلس تہا پر یہ اوسکی مفلسی کی جہت سے نہین بلکہ اوسکی غفلت اور بے پروائی کا سبب تہا - وہ سمجہا کہ میرے کپڑے بادشاہ کی مجلس مین جانے کے قابل ہین اور بدلنا کچہ ضرور نہین - یہ بہی لایق غور کے ہے کہ یہ اوس فریسی سے مراد ہے جو کہ مسیح کی راستبازی کو رد کرتا ہے اور انتقام کے روز اپنی نیکی پر فخر کرکے آتا ہے - یہ اون آدمیون مین سے ہے جو اپنی دانست مین نیک ہین اور سب کے روبرو اپنی نیکی پر تکیہ کرتے ہین اور خدا کی راستبازی کی اہانت کرتے ہین پس اون آدمیون کا ایسا ہی حال تہا جنسے خداوند اوسوقت باتین کرتا تہا - اونمین ہر ایک اسکو اپنے حق مین سمجہہ سکتا تہا اور وہ جو اسکو پڑہتا ہے یا سنتا ہے اوسکے واسطے بہت ضرور ہے کہ اسپر لحاظ کرے تا ایسا نہو کہ کہین اوسکا حال بہی اسکے موافق ہو - جبتک ہم باطنی لباس سے ملبس نہون جو کہ مقدسون کی راستبازی ہے اگر خدا کے سامنے حاضر ہونگے تو بے پروائی اور تحقیر کے قصوروار ہونگے اور اوسوقت ہم لاجواب ہونگے جبکہ وہ ہمسے سوال کریگا کہ تم کیونکر ایسے آئے ⁂

---

(۱۲) اور اوس سے کہا اے میان تو شادی کے کپڑے پہنے بغیر کیون آیا اوسکی زبان بند ہو گئی (۱۳) تب بادشاہ نے نوکرون کو کہا اوسکے ہاتھہ پیر باندھکے اوسے لیجاؤ اور باہر اندھیرے مین ڈالدو وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا (۱۴) کیونکہ وے جو بلائے گئے بہت ہین پر برگزیدے تھوڑے (۱۵) تب فریسیون نے

جا کے صلاح کی کہ اوسے کیونکر اوسکی باتون مین پھنساوین (۱۶) سو اونھون نے اپنے شاگردون کو ہیرودیون کے ساتھ اوس پاس بھیجا کہ اوس سے کہین اے اوستاد ہم جانتے ہین کہ تو سچا ہے اور سچائی سے خدا کی راہ بتاتا اور کسی کی کچھ پروا نہین رکھتا کیونکہ تو آدمیونکے ظاہر حال پر نظر نہین کرتا ہے۔ متی ۸-۱۲ + متی ۷-۱۶ + مرقس ۱۲-۱۳ + لوقا ۲۰-۲۰ +

(۱۳) باہر اندھیرے مین۔ وہ قصوروار مہمان جسکا ذکر اس تمثیل مین ہے اوس شاہانہ ضیافت سے نکالکر باہر سڑک پر اندھیرے مین ڈالدیا گیا۔ دیکھو تفسیر ۸-۱۲ +

(۱۴) بلائے گئے بہت ہین۔ ادنی اعلی نیک و بد سب اوس ضیافت مین بلائے گئے ہین + برگزیدے تھوڑے۔ لا کون اسلیئے نہین چنے گئے کہ نہین آتے اور ہم یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ جتنے کلیسیا مین آتے ہین اونمین سے کتنے چنے جانے سے محروم رہتے ہین کیونکہ وے مسیح کو دل سے قبول نہین کرتے ہین۔ جس مثلے مین یہ دعوی ہے کہ وے اسلیئے نہین چنے گئے کہ خدا نے اونہین پیشتر سے مقرر نہین کیا اسلیئے ناقابل ٹھہرے کہ اوس مثلے سے خدا پر الزام لازم آتا ہے اور نہ کہ اوپر جو کہ اوس سے محروم رہتے ہین۔ ایسے مثلے سے اس بلانے مین دہوکھا ہے۔ یہ بات قابل غور کے ہے کہ بعد بلائے جانے کے پسند کیئے جاتے ہین نہ کہ ازل ہی سے +

(۱۶) ہیرودیون۔ یہ یہودی تھے۔ اغلب ہے کہ ہیرودی دینی فرقہ نہ تھا۔ وے خاص ہیرودیس کے خاندان کے جانبدار یا رفیق تھے اسی باعث وے رومی حکومت کی رعایت کرتے تھے اور اسلیئے دین مذہب یہود کے بارے مین سرگرم نہ تھے پس اور یہودی انھین برے سمجھتے تھے۔ اسوقت سے قریب ایکسو چھتیس برس پیشتر ایک رومی سپہ سالار مسمی پمپی نے باہمی فیصلہ کرنے کا بہانہ کرکے یہ دیکر رومیون کے تحت کیا اور یون یہودیون کو اپنے قبضہ مین کرلیا۔ ہیرودی خاندان مین سے حاکم رومیون کی طرف سے ملک کنعان پر مقرر ہوتے تھے اور اکثر یہود ان ظالم اور بیرحم حاکمون سے جو اونکے ملک پر مقرر ہوئے نہایت ناراض رہتے تھے۔ اونھون نے یہود کی رسمون کے خلاف

یونان کے مثل تماشا گاہ اور کہیں جاری کیئے اور عقاب کی تصویر اونکے جنگی نشانون پر نمودار رہتے اور انتونیا کا برج اس طرز سے بنا تھا کہ اوسمین سپاہی مسلح ہوکر ہیکل کی ملازمت یا نگرانی کرتے تھے اور رومی حکام بلا معقول سبب کے سردار کاہنونکو موقوف کرتے تھے یہانتک کہ کہانت کا عہدہ سال بسال تبدیل ہوتا تھا - ایک شخص یہوداہ گلونی کا فریق ہیرودی خاندان کا بالکل مخالف تہا اور وے دعوی کرتے تھے کہ رومیون کے تابع رہنا اور اونکو خراج دینا گویا خدا سے سرکشی کرنا ہے - یہ متعصب یہودی تھے جو شرع سے بھی بڑھکر دعوی کرتے تھے کیونکہ پرانے عہدنامے مین کہین بھی ذکر نہین ہے کہ جب غیر قوم تمہارے اوپر فتحیاب ہووین توتم اونکے مطیع نہ رہو - قوم یہود نے ایسی مطابعت کی جبکہ شکست کہا کر بابل کی اسیری مین گئے -

اے اوستاد ہم جانتے ہین - وے سچ تو کہتے تھے مگر دغابازی کے قصد سے کیونکہ اونکا کچھ اور مطلب تہا +

اور کسیکی کچھ پرواہ نہین رکھتا - یہانتک کہ ہیرودیس کی بھی پرواہ نہ تھی وے گویا کہتے تھے کہ ہم کسیکی پرواہ نہین کرتے اور آپ بھی ایسے ہین - وے اوسے پھسلاتے تھے اس امید سے کہ وے اوسکو کسی فساد مین پھنسا دین تاکہ وہ سرکار کا ملزم ہوجاوے +

(۱۷) پس ہمسے کہہ توکیا خیال کرتا ہے قیصر کو جزیہ دینا روا ہے یا نہین (۱۸) پر یسوع نے اونکی شرارت سمجھکے کہا اے ریاکارو مجھے کیون آزماتے ہو (۱۹) جزیہ کا سکہ مجھے دکھلاؤ - وے ایک دینار اوس پاس لائے (۲۰) تب اوسنے اونسے کہا یہ صورت اور سکہ کسکا ہے (۲۱) اونھون نے کہا قیصر کا - پھر اوسنے کہا پس جو چیزین قیصر کی ہین قیصر کو اور جو خدا کی ہین خدا کو دو - متی ۱۷ - ۲۵ + رومی ۱۳ ۷

(۱۷) قیصر کو جزیہ دینا روا ہے یا نہین - اگر وہ کہے کہ جزیہ دینا روا نہین تو حکام اسکے دشمن

ہوجاتے اور اگر وہ کہے کہ نہ جزیہ دینا چاہئیے تو عام یہودی اوس سے ناراض ہوجاتے جو اوسوقت تک دل سے تھے اور مخالفت
یہودی سردار دل سے کرتے تھے - یہ جزیہ فی کس ایک چوانی جمع کیجاتی تھی اور یہ جسوقت سے کہ یہودیہ مین رومیون کی سلطنت ہوگئی تھی لیا جاتا
قیصر - یہ رومی بادشاہوں کا عام لقب تھا اور جولیس قیصر جو کہ اس بادشاہی سلطنت کا بانی تھا اسی سے یہ خطاب سب کا پڑگیا
اوسوقت کا شہنشاہ تبریاس قیصر تھا +

(۱۹) جزیہ کا سکہ مجھے دکھلاؤ - اوسوقت یہودیون مین یہ قانون تھا کہ بادشاہ وہ ہوتا جسکی مہر سکہ پر
ہوتی اور اسسبب سے کہ اوس عملداری کا سکہ اونکے ہاتھ مین تھا تو وے اس سے اس بات کے قائل تھے اور مانتے
تھے کہ اسی عملداری کے ہم مطیع ہین +

(۲۱) قیصر کا - پس تم اس بات کو مانتے تھے کہ قیصر ہمارا بادشاہ ہے اور اوسکے باعث امن و امان ہے اور
سودا سلف بخوبی بکتا ہے اور ہم اوسکے تابعدار ہین +

جو چیزین قیصر کی ہین - اگر تم اس بات سے واقف ہو کہ تمکو قیصر سے امن و امان ملتا ہے اور ملک کا انتظام
اچھی طرح سے ہوتا ہے تو تمپر فرض ہے کہ جو خرچ حکومت کا ہووے اوسکو ادا کرو - اور اگرچہ مسیح نے کسی فرقہ کی
طرفداری نہین کی اور حق کو قائم رکھا - ہیرودی اوسپر کچھ دعوی نہین کر سکتے تھے کیونکہ وہ قیصر کی سلطنت کے برخلاف کچھ
نہین کہتا تھا اور فریسی اوسپر کچھ اعتراض نہین کر سکتے تھے کیونکہ اوسنے اونکے ہی منہ کی بات کا فیصلہ کیا اور اوسکا فیصلہ تھا کہ تم قیصر کی
حکومت کی تابعداری قبول کرتے ہو پس اوسکا حق بھی ادا کرو - مسیح نے اونکے ملکی انتظام مین دخل نہین دیا لیکن وہ مذہب کا حکم
ہوکر بتلاتا ہے کہ سلطنت کا ہونا ضروری ہے اور جس حکومت کے تم تابعدار ہو تو مناسب ہے کہ اوسکے انتظام کے خرچ بھی دو +

اور جو خدا کی ہے خدا کو دو - قیصر کو لازم نہین ہے کہ خدا کے حق مین دست اندازی کرے - انسان کا قانون
خدا کی شرع کا محکوم ہے لیکن مسیحیون کو لازم ہے کہ مقدور بھر دونون کی تعمیل کرین - اگر انسانی قانون خدا کی شرع کے
مانع ہون تو لازم ہے کہ خدا کی شریعت مانین اور جو کچھ دکھہ یا مصیبت پڑے اوسکو خوشی سے برداشت کرین +

---

(۲۲) اونھون نے یہ سنکر تعجب کیا اور اوسے چھوڑ کر چلے گئے -
(۲۳) اوسی دن صدوقی جو قیامت کے منکر ہین اوس پاس آئے
اور اوس سے سوال کیا کہ (۲۴) اے اوستاد موسی نے کہا ہے

جب کوئی بے اولاد مرجاوے تو اوسکا بہائی اوسکی جورو کو بیاہ
لے تاکہ اپنے بہائی کے لیئے نسل جاری کرے (۲۵) سو ہمارے
درمیان سات بہائی تھے پہلا بیاہ کرکے مرگیا اور اس سبب
کہ اوسکی اولاد نہ تھی اپنی جورو اپنے بہائی کے واسطے چھوڑ گیا۔
(۲۶) یوہین دوسرا اور تیسرا بھی ساتوین تک (۲۷) سب کے بعد
وہ عورت بہی مرگئی (۲۸) پس وہ قیامت مین اون ساتون مین
سے کسکی جورو ہوگی کیونکہ سبھون نے اوس سے بیاہ کیا تہا۔

مرقس ۱۲-۱۸ + لوق ۲۰-۲۷ + اعمال ۲۳-۸ + ۱ست ۲۵-۵ +

(۲۳) قیامت کے منکر ہین۔ اونکا یہ مطلب تہا کہ موسیٰ کی شریعت سے ثابت کرین کہ قیامت کا ہونا امر غیر ممکن ہے +

(۲۴) موسے نے کہا ہے جب کوئی بے اولاد مرجائے۔ است ۲۵-۵-۶ مین لکھا ہے کا یہ حکم ہے کہ اگر کوئی بے اولاد مرجائے تو دوسرا بہائی اوسکی بی بی کو بیاہ لیوے اور مرحوم بہائی کیواسطے اولاد پیدا کرے۔ یہ حکم صرف اس غرض سے تہا کہ اسرائیلیون کی نسل باقی رہے اور خاندانون کے بحال رکہنے کی غرض یہ تہی کہ خدا کا سچا مذہب برقرار رہے اسلیئے کہ خاندانون کے رہنے مین جو باتین اونکے درمیان رہتی ہین اونمین جلدی کسی طرح کی تبدیلی واقع نہ ہوتی +

(۲۵) سات بہائی تھے۔ وے دعویٰ کرتے تھے کہ جسقدر زمین پر ہمارے رشتے ہین اوسیقدر قیامت مین از سر نو قائم ہونگے پس دوسری شادی کرنے سے خواہ مخواہ آیندہ دنیا مین جھگڑے پیدا ہونگے تو کتنا زیادہ وہ حیرانی مین مبتلا ہوگا جسنے سات مرتبہ شادی کی فریسی اس بات کے مقر تہے کہ مسیح کے پیدا ہونے پر حشر برپا ہوگا اور دنیا پہر خوب بحال اور نیک ہوگی جسمین مردے نئی زندگی حاصل کرکے پہر دنیا کے کل کاروبار مین مصروف ہونگے مثلاً

بیاہ شادی اولاد ہونا اور مکانات بنانا اور حکومت سب اسیطور پر قائم رہینگی پس مطابق صدوقیون کی بات کے ان ساتون مین سے وہ کسکی جورو ہوگی اور اونکے نزدیک اسمین دقت تھی ❊

(۲۹) یسوع نے جواب مین اونسے کہا تم نوشتون اور خدا کی قدرت کو نہ جانکر غلطی کرتے ہو (۳۰) کیونکہ قیامت مین لوگ نہ بیاہ کرتے نہ بیاہے جاتے ہین بلکہ آسمان پر خدا کے فرشتون کی مانند ہین —

(۳۱) اور مردون کے جی اوٹھنے کی بابت خدا نے جو تمہین فرمایا وہ تمنے نہین پڑہا کہ (۳۲) مین ابرہام کا خدا اور اضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہون خدا مردون کا نہین بلکہ زندون کا خدا ہے (۳۳) جماعتین یہ سنکر اوسکی تعلیم سے دنگ ہوئین (۳۴) جب فریسیون نے سنا کہ اوسنے صدوقیون کا منہ بند کیا ہے وے جمع ہوئے (۳۵) اور اونمین سے شریعت کے ایک سکھانیوالے نے اوس سے آزمانے کے لئے یہ پوچہا کہ (۳۶) اے اوستاد شرع مین بڑا حکم کون ہے (۳۷) یسوع نے اوس سے کہا خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری سمجھ سے پیار کر (۳۸) پہلا اور بڑا حکم یہی ہے — یوحنا ۲۰-۹ + یوحنا ۳-۲ + خروج ۳-۶ و ۱۶ + مرقس ۱۲-۲۶ + لوقا ۲۰-۳۷ + اعمال ۷-۳۲ + عبرانی ۱۱-۱۶ متی ۷-۲۸ + مرقس ۱۲-۲۸ + لوقا ۱۹-۲۵ + استثنا ۶-۵ + ۱۰-۱۲ + ۳۰-۶ + لوقا ۱۰-۲۷ +

(۲۹) **خدا کی قدرت**۔ یعنی کہ وہ ہمارے مُردہ بدن کو اوٹھا سکتا ہے باوجود اسبات کے کہ لوگ مشکلات مذہبی اور علمی دلیلون سے قیامت کے ہونے پہ شبہ کیا کرتے ہین۔ آج کے دن تک لوگ مقدس کتاب اور خدا کی قدرت سے ناواقف ہونے کے باعث یہ اعتراض کرتے ہین کہ قیامت کا ہونا ایک امر غیر ممکن ہے ۞

غلطی کرتے ہو۔ وے نہ صرف غلطی ہی کرتے تھے بلکہ مقدس کتاب کے مضمون سے تجاوز کرتے تھے۔ وے کہتے تھے کہ جیسے ہمارے رشتے یہان پر ہین اوسیطرح آسمان پر بھی ہے ۞

(۳۰) **فرشتون کی مانند**۔ نہ کہ وے فرشتے ہونگے جیسا کہ بعض گمان کرتے ہین کہ فرشتگان حقیقت مین مقدس لوگ ہین جو اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہین لیکن وے فرشتون کی مانند نفسانی اور جسمانی خواہشون اور نعمتون سے بالکل الگ ہین اوس دنیا مین پیدا ہونا اور مرنا کھانا پینا بونا اور رونا نہین ہوتا ہے۔

(۳۲) **خدا مردونکا**۔ یعنی وے جو اب مُردے ہین اور وے جو مر جائینگے۔ ہمارا خداوند لفظ **مُردہ** کو ان صدوقیون کے معنی پہ پیش کرتا ہے جنسے ہمکلام تھا۔ صدوقیون کی دانست مین لفظ **مُردے** سے **نیست ہونا** تھا۔ پس اونکا دعویٰ یہ تھا کہ مُردے نیست ہین۔ مسیح کی دلیل یہ ہے کہ خدا اونکا جو نیست ہوئے یا نیست ہو سکتے ہین یا فانی ہین خدا نہین بلکہ زندون کا ہے جیسا لوقا لکھتا ہے کہ ”وے اوسکے واسطے زندہ ہین“ وے اوس رشتہ کے سبب سے جو وے خدا کے ساتھ رکھتے ہین زندہ ہین

(۳۶) **بڑا حکم**۔ یہودیوں کی ایک کتاب جو تلمود کہلاتی ہے اوسمین دو سو اڑتالیس امر اور تین سو پینسٹھ نواہی یعنی کل چھہ سو تیرہ ہین۔ یہودی کہتے تھے کہ ان سب احکامون کو بجا لانا فرشتون کا کام ہے انسان سے نہین ہو سکتا ہے پس وے اس بات پہ بحث کرتے تھے کہ سب سے بڑا حکم کونسا ہے تاکہ اوسکے بجا لانے سے عوض ہم اوسکو مانین جس سے ہمارا پورا مقصد نجات کا حاصل ہو ۞

(۳۷) **یسوع نے اوس سے کہا**۔ اوسنے صرف یہی نہ بتلایا کہ کونسا بڑا حکم ہے بلکہ ایسا حکم بتلایا کہ جو کوئی اوسکو درستی سے بجا لاوے تو سب کو بجا لائیگا ۞

---

(۳۹) اور دوسرا اوسکی مانند ہے کہ تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو (۴۰) انہین دو احکام پر ساری شرع اور سب نبیون کی باتین موقوف ہین (۴۱) جب فریسی جمع تھے یسوع نے اونسے پوچھا

کہ (۴۲) مسیح کے حق مین تمہارا کیا گمان ہے - وہ کسکا بیٹا ہے - وے بولے داؤد کا (۴۳) اوسنے اونسے کہا - پہر داؤد روح سے کیونکر اوسے خداوند کہتا ہے کہ (۴۴) خداوند نے میرے خداوند کو کہا کہ جب تک مین تیرے دشمنون کو تیرے پانون کی چوکی نہ کرون تو میرے دہنے بیٹھ احبار ۱۹-۱۸ + متی ۱۹-۱۹ + مرق ۱۲-۳۱ + لوق ۱۰-۲۷ + روم ۱۳-۹ + گل ۵-۱۴ + یعقوب ۲-۸ + ۲۱-۴۲ + متی ۷-۱۲ + اتم ۱-۵ + مرق ۱۲-۳۵ + لوق ۲۰-۴۱ + زبور ۱۱۰-۱ + اعم ۲-۳۴ + اقر ۱۵-۲۵ + عبرا ۱-۱۳ + ۱۰-۱۲ و ۱۳ +

(۳۹) دوسرا اوسکی مانند ہے - اسواسطے کہ اوسکی بہی بنیاد محبت پر ہے اور اسواسطے کہ یہ اوسکے ضمن مین ہے اگر ہم تمام دلسے خدا کو پیار کرین تو تمام فرائض اپنے ہم جنسون کی نسبت بہی پورا کرینگے - **جیسا آپ کو** - اس فقرے سے ظاہر ہے کہ ہم آپ کو بہی پیار کرین یہ نہین کہ اپنی فکر نکرین - انجیل نفس کشی کرنیکا حکم دیتی ہے - لیکن یہ نہین کہ آپ کو بالکل بہولجاے جیسا بعض فقیر دعوی کرتے ہین - انجیل خودغرضی کی ممانعت کرتی ہے لیکن اپنے کو پیار کرنا منع نہین ہے - ہم اورون کو اپنی مانند پیار کرین - قسم قسم کی محبت ہے یعنی وہ محبت جو کہ ہم اپنے رشتہ دارون اور اقارب سے رکہتے ہین اور ہے اور پڑوسی کی اور ہے - والدین خصم جورو اور خاندانی محبت بہ طور پر ہے - اور خاص طور سے ادا کیجاتی ہے - اگر مین پڑوسی کو اپنے موافق پیار کرون تو کچہ یہ لازم نہین ہے کہ جو کچہ بندوبست انتظام مین اپنے خاندان کے واسطے کرون وہی اوسکے خاندان کے واسطے بہی کرون - اگر مین اپنے پڑوسی کو اپنے موافق پیار کرون تو مجہپر یہ فرض ہے کہ اپنے فرائض اوسکی نسبت موقع موقع سے ادا کرون - لیکن تاہم جس حال مین کہ وہ اون فرائض کو ادا نہین کر سکتا ہے جو کہ میرے خاندان پر میری طرف سے ہونا چاہیئے - اسیطرح مین بہی اوسکے فرائض اوسکے خاندان کی نسبت ادا نہین کر سکتا ہون - یہ وہی سنہلا قانون ہے اور اسکی مطابعت کرنے سے تمام بے انصافی ظلم زبردستی اور ملک کی لڑائی رفع دفع ہوجاینگی ✦

(۴۰) انہین دو احکام - یہانپر ایسے مزاج اور دل کا بیان ہے - جو ہم مین پیدا ہوتا اگر ہم کل شریعت کو

پورا کرتے یعنی اِس محبت کے قانون کے ماننے سے کل شریعت کا مقصد ادا ہوتا +

ساری شرع اور سب نبیون - وہ شرع جو موسیٰ سے ملی اور پیروونصیحت اور تعلیم جو نبیون سے زمانہ بزمانہ ہوئین +

(۴۲) مسیح کے حق مین تمہارا کیا گمان ہے - شریعت کے حق مین اونہون نے اوس سے خوب سوال کیا اب مسیح اونسے پوچھتا ہے اور ایسی حکمت سے سوال کیا کہ وہ سب بالکل حیران ہو گئے +

(۴۳) روح کے بتانے سے - اس فقرہ سے زبورونکا الہامی ہونا ثابت ہے اور یہ مرقس کی انجیل سے بہی ثابت ہوتا ہے جسمین یہ لکہا ہے کہ داؤد نے آپ ہی روح القدس کے بتلانے سے کہا ہمارے خداوند کے اس قول سے ثابت ہوتا ہے کہ اس زبور کا مصنّف داؤد تھا اور اوسنے الہام سے اوسکو لکہا +

(۴۴) خداوند نے میرے خداوند کو کہا - خداوند مسیح نے اوسکو زبور سے اقتباس کیا یہودی اور مسیحی مانتے ہین کہ اس زبور مین مسیح کا ذکر ہے - داؤد داوسکو اپنا خداوند کہتا ہے جو کہ خداوند کے دہنے ہاتہ بیٹہا ہے جب تک کہ اوسکے دشمن مغلوب نہ ہون +

جبتک اِسمین یہ مطلب نہین ہے کہ بعد اوسکے اوسکی سلطنت کا خاتمہ ہو جائیگا یا جاتی رہے گی +

تیرے پانون کی چوکی - یہ اوس پُرانی رسم کا اشارہ ہے کہ جب کوئی غالب آتا تہا تو اپنے مغلوبون کے سر پر اپنا پانون رکہتا تہا جس سے یہ غرض تہی کہ اب ہم تمہارے مالک ہوئے -

میرے دہنے بیٹھ - یہ عزت کی جگہہ ہے اور جو وارث ہوتا ہے یا رتبۂ عظیم الشان پر مامور ہوتا ہے تو اوسکے واسطے دستور یہ ہے کہ وہ بادشاہ کے دہنے یہ جگہہ پاتا ہے اور دوسرا جو کم رتبہ ہوتا ہے وہ اوس کے بائین طرف بیٹھتا ہے +

---

(۴۵) پس جب داؤد اوسکو خداوند کہتا ہے تو وہ اوسکا بیٹا کیونکر ٹھہرا (۴۶) پر کوئی اوسکے جواب مین ایک بات نہ بول سکا اور اوسدن سی کسیکا ہِوا و نہ پڑا کہ اوس سے پھر کچہ سوال کرے لوق

۴۱ - ۴۴ + مرقس ۱۲ - ۳۴ + لوق ۲۰ - ۴۰ +

(۴۵) اوسکا بیٹا کیونکر ٹھہرا۔ یہ ایک مشکل سوال اون لوگون کیواسطے تھا۔ وے اسبات کا انکار نہ کرسکتے تے کہ اگرچہ مسیح جسم کی نسبت داؤد کی نسل سے ہے تاہم اسطور پر خداوند کے برابر بیٹھنے سے الوہیت ثابت ہے۔ وہ بادشاہ ہوکر خدا کے دہنے بیٹھا ہے جب تک کہ زمین پر اوسکے کل دشمن مغلوب نہو جاوین۔ یہودیون کے دعویٰ کے مطابق خداوند یسوع داؤد کی نسل سے ظفرمند ہوکر یہودیا کے تخت پر سلطنت کریگا لیکن وے اس بات کو نہین سمجھتے تے کہ وہ کسطرح سے داؤد کا خداوند اور بیٹا بھی ہوگا فقط وے ہی لوگ اوسکو سمجھ سکتے ہین جو مسیح کو خدا اے مجسم جانتے ہین۔

ایسا ضعیف اعتراض کرنا کہ بعضون نے کہا ہے کہ مسیح نے داؤد کا بیٹا اور خداوند ہونے سے یہان پر انکار کیا ہے محض بیجا اور بے حقیقت ہے اور جگہون مین اوسنے اپنے آپ کو داؤد کا بیٹا بتلانے سے کبھی انکار نہین کیا ہے بلکہ ظاہر ہے کہ اوسنے دعویٰ کیا کہ مین وہی مسیح ہون اور اس زبور کو مسیح نے اسی واسطے نقل کیا کہ یہ مشکل مراد وہی کہ اوسکو داؤد کا خداوند تسلیم کر لیا جاوے اور کسی طرح سمجھ مین نہین آتی ہے۔ فی الواقع مسیح کا دعویٰ اسیواسطے تھا کہ اومین الوہیت تھی ❊

تیئسوان باب

تب یسوع لوگون اور اپنے شاگردون سے کہنے لگا کہ (۲) فقیہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہین (۳) اسلئے جو کچھ وے تمہین ماننے کو کہین مانو اور عمل مین لاؤ لیکن اونکے سے کام نہ کرو کیونکہ وے کہتے ہین پر کرتے نہین (۴) کہ وے بھاری بوجھین جنکا اوٹھانا مشکل ہے باندہتے اور لوگون کے کاندہون پر رکھتے ہین پر آپ اونہین اپنی ایک انگلی سے سرکانے پر راضی نہین ہین (۵) وے اپنے سب کام لوگون کے دکھلانے کیواسطے کرتے ہین اپنے تعویذ چوڑے اور اپنے

جنّھون کے دامن لمبے بناتے ہین (۶) اور مہمانیون مین صدر جگہہ اور عبادتخانون مین اول کرسی نحم ۹-۴ و ۸ + مل ۲-۷ + مرق ۱۲-۳۸ + لوق ۲۰-۴۶ + رؤم ۲-۱۹ وغیرہ

لوق ۱۱-۴۳ + اعم ۱۵-۱۰ + گل ۲-۱۳ + متی ۲۶-۱- ۲ و ۵ و ۱۶ - گن ۱۵-۳۸ + است ۶-۹ + ۲۲-۱۲ + امث ۳-۳ + مرق ۱۲-۳۱ و ۹ + ۲ + لوق ۱-۴۳ + ۲۰-۴۶ + ۳ یوح ۹ +

تئیسوان باب

(۲) **موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہین**- یعنی وے اوسکے کلام کے کاتب اور پڑہنے اور سکھلانے والے ہونے سے اونکے قائم مقام ہین- وے عبادتخانہ مین مقدّس کتاب کی شرع کو کہڑے ہوکر پڑہتے تہے لیکن تفسیر کرتے وقت بیٹھہ جایا کرتے تہے +

(۳) **ماننے کوکہین مانو**- اس سے مسیح کی یہ مراد نہ تہی کہ وے اونکی رسمیتون کو مانین کیونکہ انہین ماننے کو اوسنے ۱۵وین باب تیسری آیت مین قطعاً ممانعت کی- لیکن اوسکا مطلب یہ تہا کہ جب گدی پر بیٹھکر حقیقی طور سے موسیٰ کی شریعت تمہین سکھلاوین تو اوسکو مانو- اور یہ بہی سمجھو کہ شریعت ہمیشہ تمہارے پاس موجود ہی کہ اگر وے صحیح تعلیم نہ دیوین تو تم خود پہچان سکتے ہو- پس مقدّس کتاب کو جان کے غلطی نہ کرو- اس آیت سے یہ مطلب نہین ہے- کہ ہم بُرے اوستادون کی بات مانین اس لحاظ سے کہ وہ اوستاد ہین لیکن اگر وے عمدہ اور اچّہی طور سے تعلیم دین تو اوسکو تسلیم کرین +

(۴) **بہاری بوجھین جنکا اوٹھانا مشکل ہے**- یعنی اون رسومات کا جنکے ماننے کا حکم نہین ہے- دنکے ماننے کو خداوند یسوع مسیح صاف منع کرتا ہے- فقیہہ اور یہودی اوستاد ایسے بوجھون کے رکھنے سے موسیٰ کی گدی نہین بیٹھتے تھے وے گویا اپنی گدی پر بیٹھکر نکمّی اور بیفایدہ تعلیم سکھلاتے تہے +

ایک اونگلی سے سرکانے پر راضی نہین- وے ایسے طبیب ہین کہ اورونکو دوا دیتے ہین لیکن خود آپ اوسکا استعمال نہین کرتے "خود را فضیحت دیگران نصیحت" +

(۵) **تعویذ**- چمڑے کے اوپر مقدّس کتاب کی کچہ آیت لکھکر اور اوسکو لپیٹ کر اپنی پیشانی پر باندہتے تہے تا کہ ہمیشہ

نظر کے سامنے رہے - وے حقیقی طور سے اوس حکم کو عمل مین لاتے تھے جو کہ موسیٰ نے استثنا ۶ - ۸ مین فرمایا ہے یعنی اور تو اونکو نشانی کے لیئے اپنے ہاتھ پر باندہ" تعویذ عام لوگون کی دانست مین دیوئون بیماریون اور ہر طرح کی آفت کے دور کرنے کے واسطے کام آتے تھے ✦

اور اپنے جبّون کے دامن لمبے بناتے ہین - موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ تم اپنے پیراہنونکے کنارے پر جھالر لگاؤ تاکہ غیر اقوام اور تم مین فرق معلوم ہووے جیسا کہ ختنہ جسم کا نشان تھا ایسے ہی یہ کنارہ پوشاک کا ہم مین اور غیر قومون مین فرق ظاہر کرے - اسپئے کہ بجا یہودی جتانے کے باعث یہ لوگ بہت چوڑے کنارے لگایا کرتے تھے - قومی رسومات اور رواجون کو اسوجہ سے پختہ طور پر عمل مین لاتے تھے تاکہ عوام الناس مین ہر دل عزیز ہوان اور فقط اس ہی لیئے اونکو بجا لاتے تھے کہ لوگ اونہین دیکھین اور اونکی تعریف کرین ✦

(۶) **مہمانیون مین صدر جگہہ** - اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اوس ملک مین لوگ کرسی و مسند وغیرہ پر بیٹھکر کھانا نہین کھاتے تھے لیکن پلنگون پر لیٹے لیٹے کھایا کرتے تھے - تین میزین اس صورت پر رکھی جاتی تھین کہ مربع کی تین سمت گھیرا دین اور چوتھی لوگون کے آنے جانے کے واسطے رہ رہتی تھی اور وہان کہ راہ تھی اوسکے مقابل مین صاحب خانہ کی جگہہ لیٹنے کی ہوتی تھی یعنی بیچ والی جگہہ پر وہ خود لیٹتا تھا اور دہنے اور بائین اوسکے قریب جگہہ عزت کی تصور کیجاتی تھی پس صدر جگہہ عزت سے لیٹنے کی جگہ تھی - یہی صدر جگہہ تھی جسکے وے خواہشمند تھے ✦

(۷) اور بازارون مین سلام اور یہ کہ لوگ اونھین ربی ربی کہین چاہتے مین (۸) پر تم ربی نہ کہلاؤ کیونکہ تمہارا ہادی ایک ہے یعنی مسیح اور تم سب بھائی ہو (۹) اور زمین پر کسیکو اپنا باپ مت کہو کیونکہ تمہارا ایک ہی باپ ہے جو آسمان پر ہے (۱۰) اور نہ تم ہادی کہلاؤ کیونکہ تمہارا ہادی ایک ہے یعنی مسیح (۱۱) بلکہ جو تم مین بڑا ہے تمہارا خادم ہوگا (۱۲) اور جو اپنکو بڑا جانیگا چھوٹا کیا جائیگا اور جو آپکو چھوٹا سمجھیگا سو بڑا کیا جائیگا

(۱۳) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس اسلیئے کہ آسمان کی بادشاہت کو لوگون کے آگے بند کرتے ہو نہ تم آپ اوسمین جاتے اور نہ جانیوالون کو اوسمین جانے دیتے ہو۔ ۱۱ یعق ۳-۱ + دیکھو ۲ قرا۔ ۴-۲۴ + ایط ۵-۳ + مثل ۱-۶ + متی ۸-۲۶ + ۲-۲۷ + آئی ۲-۹ + اعمال ۱۵-۱ + ۳۳-۲۹ + ۲۳ + لوق ۱۴-۱۱ + ۸-۱۴ + ۱۸ + ایعق ۴-۶ + ایط ۵-۵ + لوق ۱۱-۵۲

(۷) ربی - یہودیون مین یہ درجہ اوستادی عظمت کا تصوّر کیا جاتا تہا۔ اور اوسکے تین مرتبے تہے اوّل رب یعنی اوستاد دوسرا ربی یعنی میرا اوستاد تیسرا ربولی یعنی میرے بزرگ اوستاد +

(۸) تم ربی نہ کہلاؤ - یہ طرح طرحکے درجون اور لقبون کو جیسا کہ بڑے مدرسہ اور کالج وغیرہ سے ملتے ہین حاصل کرنے کو منع نہین کرتا ہے جیسا کہ، وین آیت مین ادب سے سلام لینے کی ممانعت نہین ہے ذیل کی آیت دیکھو۔ وہ صرف بڑے حوصلے کا مزاج منع کرتا ہے لیکن سلام اور ادب بجالانے اور معقول لقب وغیرہ حاصل کرنے کو منع نہین کرتا +

(۹) کسیکو اپنا باپ مت کہو - یہ تو محض نادانی ہے اگر ہم حقیقی اور لفظی طور پر اس لفظ کے معنی سمجہ لین کیا لڑکے کا یہ حق نہین ہے کہ اپنے والد کو باپ کہے۔ خداوند مسیح سلامون اور اون خطابون کو جو کہ دلی محبت اور تعظیم و تکریم سے ہون ادا کرنے کو منع نہین کرتا ہے کیونکہ ایسا نہ کرنا انجیل کی تعلیم کے خلاف ہے۔ مگر باپ اوستاد اور ربی کے خطاب کہلانے سے اور ایسا ادب بجالانے سے جو خدا کی فرمانبرداری مین کسی نوع سے خلل انداز ہون اوسکو ادا کرنے سے منع کرتا ہے کیونکہ خدا ہمارا باپ ہے مسیح ہمارا اوستاد اور روح القدس جو ہمارے دل مین تاثیر کرتا ہے وہ ہمارا ربی ہے +

(۱۲) جو آپ کو بڑا جانے گا - اپنے کو کسی طور سے بڑا بنانا اسکو مسیح نے منع کیا ہے +

چہوٹا کیا جائیگا - خدا کے حکم سے +

بڑا کیا جائیگا - یعنی خدا کی طرف سے اور یہ جاے غور ہے کہ اکثر مسیح یہی بات کہا کرتا تہا +

(۱۳) آسمان کی بادشاہت کو لوگون کے آگے بند کرتے ہو - وے نجات کی راہ کو جہوٹہی تفسیر کرنے اور اپنی بُری تعلیم دینے کے باعث بند کرتے تہے اور یہود کو مسیح پر ایمان لانے سے بعض۔ کہتے تہے۔ کے

نہ تو خود آپ بچتے تھے اور نہ اور ونکو بچنے دیتے تھے۔ اس سبب سے مسیح نے اونپر افسوس کیا ٭

(۱۴) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تمپر افسوس کہ بیواؤن کے گھر نگلجاتے اور مکر سے لمبی چوڑی نماز پڑھتے ہو اس سبب سے تم زیادہ تر سزا پاؤگے (۱۵) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تمپر افسوس کہ تم تری اور خشکی کا دورا اسلیئے کرتے ہو کہ ایک کو اپنے دین مین لاؤ اور جب وہ آچکا تو اپنے سے دونا اوسے جہنم کا فرزند بناتے ہو (۱۶) اے اندھے راہ دکھلانیوالو تمپر افسوس کہ کہتے ہو۔ اگر کوئی ہیکل کی قسم کھاوے تو کچھ مضائقہ نہین[۱۴] پر اگر ہیکل کے سونے کی قسم کھاوے تو اوسکو پورا کرنا ضرور ہے۔ (۱۷) اے نادانو اور اے اندھو کون بڑا ہے سونا یا ہیکل جو سونے کو پاک کرتی[۱۵] (۱۸) پھر تم کہتے ہو اگر کوئی قربانگاہ کی قسم کھاوے تو کچھ مضائقہ نہین پر اگر نذر کی جو اوسپر چڑھتی قسم کھاوے تو اوسکو پورا کرنا فرض ہے

[illegible]

(۱۴) بیواؤن کے گھر نگلجاتے۔ بعض اوقات یہ اون کے لڑکون کو ترغیب دلاتے تھے کہ اپنی بیوہ ماؤنکو مال و اسباب کے استحقاق سے الگ کرو اور بعض اوقات وے خود بیواؤن کو رغبت دلاتے تھے کہ اگر تم اپنی ملک وغیرہ خدا پر نثار کر دو تو تمکو برکت اور نعمت حاصل ہوگی اور اوسکی روح سے سیر ہوگی لیکن اونکا مطلب تھا کہ آپ اوسکو لیوین اس سبب سے مسیح نے اونپر افسوس کیا ٭

لمبی چوڑی نماز۔ لمبی دعا کرنے مین اونکا کچھ قصور نہ تہا لیکن یہ کہ حقیقت مین وے مکر سے کرتے تہے۔ یہ لمبی نمازین گویا اونکے لالچ چھپانے کے واسطے ایک پوشش تہی۔ سب سے متقی اور دیندار ربی دن بہر مین نو گھنٹے دعا کیا کرتے **زیادہ تر سزا پاؤگے** جسقدر وے لمبی دعا مانگا کرتے تہے اوسیقدر وے زیادہ گناہ بہی کرتے تہے کیونکہ وے خدا کے ساتھ بالکل مکر سے نماز کیا کرتے تہے +

(١٥) ایک کو اپنے دین مین لاؤ۔ مسیح افسوس اونکی اس بات پر ظاہر کیا ہے کہ وے ہمیشہ اپنی ناقص حکومت کے پہیلانے کی کوشش کیا کرتے تہے۔ یہودی مرید بنانے کو تو نہایت ہی سرگرم تہے۔ خداوند یسوع مسیح کے زمانہ مین اکثر اونکا یہ مطلب بر آتا تہا +

دونا اوسے جہنم کا فرزند بناتے ہو۔ یعنی وے اوس نومرید کو اپنی پرانی بدچلنی ... بازرہنے کو تو منع نکرتے تہے بلکہ اپنی تعلیم کی نئی خرابی کی باتین اوسکو سکہلاتے تہے۔ عیب ... قوم مین سے مذہب یہود کو بعض آدمی قبول کرتے تہے اور اونمین دو درجے تہے۔ ایک تو وے تہے جو کہ خدا کی پرستش کرتے تہے اور وے باتین جو اکثر لوگون کو اچھی معلوم ہوتی تہین مانتے تہے اور دوسرے جو کہ ختنہ کرانے اور موسیٰ کی کل رسم ... ماننے سے یہودی کلیسیا مین داخل ہوجاتے تہے +

(١٦) اے اندہے راہ دکھلانیوالو۔ یہ تمام افسوس قسم کہانے کے بارے مین ہوا کیونکہ یہودی انمین ناقص تعلیم دیتے تہے متی ٥ باب ٣٣ و ٣٥ کی شرح دیکھو +

ہیکل کے سونے کی قسم کہاوے۔ اس جا پر اوس سونے سے غرض نہین ہے جس سے ہیکل ملمع چڑہایا جاتا تہا بلکہ اوس سے جو خزانے مین رہتا تہا +

(١٧) ہیکل جو سونے کو پاک کرتی۔ کیونکہ خزانہ کے سونے مین جو خصوصیت آجاتی تہی سو وہ ہیکل کے قدوسی کے باعث تہی یعنی وہ اوسکے باعث پاک ہوجاتا تہا +

---

(١٩) اے نادانو اور اے اندہو بڑا کون ہے نذر یا قربانگاہ جو نذر کو پاک کرتی (٢٠) پس جو قربانگاہ کی قسم کہاتا ہے اوسکی اور اون سب چیزون کی جو اوسپر چڑہین قسم کہاتا (٢١) اور جو ہیکل کی قسم کہاتا ہے

اوسکی اور جو اوسمین رہنے والا ہے اوسکی بھی قسم کھاتا ہی (۲۲) اور
جو آسمان کی قسم کھاتا ہے خدا کے تخت اور اوسپر جو بیٹھنے والا ہے
اوسکی بھی قسم کھاتا ہے (۲۳) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تمپر افسوس
کیونکہ پودینہ اور انیسون اور زیرہ کی دہیکی لگاتے ہو پر شریعت کی
بھاری باتون یعنی انصاف اور رحم اور ایمان کو چھوڑ دیا لازم تھا کہ تم
اونہین اختیار کرتے اور انہین بھی نہ چھوڑتے (۲۴) اے اندھے
راہ دکھلانے والو کہ مچھڑ چھانتے اور اونٹ کو نگل جاتے ہو (۲۵) اے
ریاکار فقیہو اور فریسیو تمپر افسوس کہ تم پیالہ اور رکابی کو اوپر سے صاف
کرتے پر وے اندر لوٹ اور بدی سے بھرے ہین (۲۶) اے
اندھے فریسی تو پہلے پیالہ اور رکابی اندر سے صاف کر کہ وے
باہر سے بھی صاف ہون (۲۷) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر
افسوس کہ تم سفیدی پھری ہوئی قبرون کی مانند ہو جو باہر سے بہت
اچھی معلوم ہوتی ہین پر بھیتر مردون کی ہڈیون اور ہر طرح کی ناپاکی سے
بھری ہین

خروج ۲۹-۳۰ احبار ۲۷-۳۰ ... متی ۵-۳۲ اعمال ۷-۴۹ لوقا ۱۱-۴۲
اسموئیل ۱۵-۲۲ ہوسیع ۶-۶ میکاہ ۶-۸ متی ۹-۱۳ و ۱۲-۷ ... لوقا ۱۱-۳۹ ... ۱۱-۴۴ اعمال ۲۳-۳

(۲۳) دہ یکی لگاتے ہو - دہ یکی کسی چیز کے دسوین حصّہ کو کہتے ہین - اسرائیلیون کے زمانہ کی حاصلات سے جو سال مین اول پیدا ہوتا تھا وے اوسمین سے کچہ لیتے تہے اور باقی سے دسوان حصّہ لاویون کے واسطے جمع کیا جاتا تہا گنتی ۱۸- ۲۱ +

انیسون اور زیرہ - اِس قسم کے پودے ہین یعنی پودینہ انیسون زیرہ وہان بکثرت سے ہوتا تہا اسیوجہ سے کم قیمت چیزین تہین +

(۲۴) مچہر چہانٹتے - مسیح مجازی طور پر اِس کہاوت کو لاتا ہے جس سے یہ ثابت کرتا ہے کہ گویا بعض آدمی پانی پیتے وقت مچہر چہان ڈالتے ہین لیکن اونٹ کو نگل جاتے ہین - حقیقتاً کون اونٹ کو نگل سکتا ہے لیکن اسکے معنی مذہب اور دینداری کے رسمون کے ماننے اور ادا کرنے مین ٹہیک صادق آسکتے ہین یعنی چہوٹی باتون کی بڑی حفاظت کرنا اور بڑی باتون مین غفلت کرنا +

(۲۵) لوٹ اور بُرائی سے بہرے ہین - یہ افسوس ریاکاری پر ہے بعض آدمی ظاہر مین تو اپنے چال چلن نہایت نیک دکہلاتے ہین لیکن باطن مین کثرت سے گناہ کرتے ہین - اسجا پر مسیح دو قسم کی شرارت لوٹ اور بُرائی کا ذکر کرتا ہے یعنی لین دین مین بے ایمانی اور اوباشی - اِس یونانی مین یہی معنی ہین -

(۲۶) پیالے اور رکابی میسے صاف کر - یہ پانی اور مٹہائی رکہنے کے برتن تہے - خداوند مسیح ان لوگون کو ایسے برتن سے تشبیہ دیتا ہے جو کہ باہر سے صاف مگر بہیتر سے میلے تہے +

---

(۲۸) اسیطرح تم بہی ظاہر مین لوگون کو راستباز دکہائی دیتے پر باطن مین ریاکار اور شرارت سے بہرے ہو (۲۹) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تمپر افسوس کیونکہ نبیون کی قبرین[۲۳] بناتے[۱۳] اور راستبازون کی گورین سنوارتے ہو (۳۰) اور کہتے اگر ہم اپنے باپ دادون کے دنون مین ہوتے تو نبیون کے خون مین اونکے شریک نہوتے

(۳۱) اسیطرح تم اپنے پر گواہی دیتے ہو کہ تم نبیون کے قاتلون کی فرزند ہو (۳۲) پس اپنے باپ دادون کا پیمانہ بھرو (۳۳) اے سانپو اور اے سانپ کے بچو تم جہنم کے عذاب سے کیونکر بچو گے (۳۴) اسلیئے دیکھو مین نبیون اور داناؤن اور فقیہون کو تمہارے پاس بھیجتا ہون تم اونمین سے بعضون کو قتل کروگے اور صلیب پر کھینچوگے اور بعضون کو اپنے عبادتخانون مین کوڑے مارو نگے اور شہر بہ شہر ستاؤگے

لوق ۱۱-۴۷ + اعم ۷-۵۱ و ۵۲ + انس ۲-۱۵ + عبرانیون ۱۵-۱۹ + اتو ۲-۱۶ + متی ۳-۷ + ۱۲-۳۴ + متی ۱۰-۱۶ + متی ۱-۴ و ۳۵ + لوق ۱۱-۴۹ + اعم ۵-۴۰ و ۹-۲۲-۱۹ + متی ۱۰-۱۷ + ۲ قرا ۱۱-۲۴-۲۵ +

(۲۸) لوگون کو راستباز دکھائی دیتے پر باطن مین وغیرہ - یہ افسوس اون لوگون پر ہے جو مذہب مین ریاکاری کرتے تھے - اور متی اس بات کو اون چیزون سے جو یہ ہے کہ یہودیہ و سلم مین پائی جاتی تھین اور جن سے لوگ بخوبی واقفیت رکھتے تھے ثابت کرتا ہے +

(۲۹) راستبازون کی گورین سنوارتے ہو - اسبات پر متی نے افسوس کیا کہ وہ اپنے عالیخاندان ہونے کے باعث فخر کرتے تھے - جب اسرائیلی لوگ اپنی تواریخ کو پڑھتے تھے تو اون لوگون کو جنہون نے اگلے دیندارون کو جنکی قبرین یروسلم کے گرد و پیش تھین قتل کیا یاد کرتے تھے اونہون نے شہیدون اور نبیون کی تعریف کی اور اونکو نیک سمجھتے تھے اس ہی باعث آپ کو اون مقدسون اور شہیدونکے موافق نیک دیندار سمجھتے تھے +

(۳۱ و ۳۲) اپنے باپ دادون کا پیمانہ بھرو وغیرہ - ان آیتون کا خلاصہ مطلب یہ ہے یعنی جبکہ تم اپنے باپ دادون کا ذکر کرتے ہو کہ اونہین ملزم ٹھہراؤ تو تم اس بات کے قائل ہو کہ تم اونہین کی اولاد ہو پس تم جو اونکے نالائق فرزند ہو جو برائیان اونہون نے پوری نہ کین تم اون کو پورا کرو کیونکہ تم ہی مثل اونکے خراب ہو -

(۳۳) اے سانپو اور اے سانپ کے بچو - خداوند مسیح کی سختی اس بات مین ہمارے واسطے کوئی نمونہ نہین ہے کہ ہم بھی اسطرح کی سختی سے عوام الناس کے ساتھ پیش آوین - وہ بسبب اپنی الوہیت کے

اونکے اصلی حال سے واقف تھا اور اسیطرح کی سزا اونکو تجویز ٹھہرانا اوسی کا کام تھا لیکن انسان کو اسطور سے ملامت کرنا اکثر جایز نہین ہے ✦

جہنّم کے عذاب سے کیونکر بچوگے - خداوند یسوع مسیح ایسے سوال سے یہ دعوی کرتا ہے کہ تم جہنّم سے نہین بچ سکتے ہو ✦

(۳۴) اسلیئے - یعنی تم بسبب اپنی کُل خرابیون کے مردود ہوئے - ذیل کی تفسیر سے بخوبی حال مفہوم ہوجایگا یعنی قاصد تمہارے پاس بھیجے جاینگے لیکن تم اونکے ساتھ اسطور سے پیش آؤگے اور سلوک کروگے کہ خدا کا غضب تمپر نازل ہوگا

بھیجتا ہون - اِس جاپر یسوع اپنا الہی اختیار ظاہر کرتا ہے یہ وہی ہے جو نبیون داناؤن اور کلام الٰہی کے عمدہ مضمون کے لکھنے والون کو بھیجتا ہے ✦

نبیون - یعنی منّاد کیونکہ کلام الٰہی مین ایسے سکھلانیوالے بھی نبی کہلاتے ہین ✦

داناؤن - جو کہ مذہب اور دین کے علم مین نہایت ذیہوش اور فکر کرنے والے ہین ✦

فقیہون - جو کہ عمدہ لکھنے والے ہین - جسوقت سے کہ خداوند مسیح نے یہ باتین فرمائین مسیحی مصنفون نے کتنی بہت مفید تصنیفات کی ہین - اول نئے عہدنامے کے لکھنے والے تب کلیسیا کے اگلے بزرگ اور بعد اوسکے مسیحی مورخ شاعر اور مختلف کتاب لکھنے والے ✦

بعضون کو قتل کروگے - اگلے زمانہ مین بہت سے منّاد اور دینی کتابون کے عمدہ مصنف شہید ہوئے ✦

صلیب پر کھینچینگے - صلیبی موت سے مارے جانے کی کوئی لکھی ہوئی مثال سوا یسوع مسیح کے اور پطرس کے جسنے اولٹا صلیب پائی کسی کتاب مین نہین ملتی ہے تاہم ہمارے خداوند کے اگلے پیرون مین سے بہت لوگ بری طرحسے قتل ہوئے ہین پر اونکے بیان کم لکھے گئے ہین اور یقین ہے کہ مصلوب بھی ہوتے تھے ✦

(۳۵) تاکہ سب راستبازون کا خون جو زمین پر بہایا گیا تمپر آوے ہابل راستباز کے خون سے برخیاہ کے بیٹے ذکریاہ کے خون تک جسے تمنے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان قتل کیا (۳۶) مین تم سے سچ کہتا ہون کہ یہ سب کچھ اِس زمانہ کے لوگونپر آویگا ۱۰-۳۴-۱۸ + پیدا ۴-۸ + ا یوح ۳-۱۲ + ۲ تو ۲۴-۲۰ و ۲۱

(۳۵) تاکہ - یہ لفظ قتل کرنے صلیب دینے کوڑے مارنے اور ستانے پر اشارہ کرتا ہے - تم اونکو گویا اِس مقصد سے ستاوگے کہ یہ غضب تمپر نازل ہووے - ایسا ذکر ہے گویا وہ بات جو ہونے کو تہی اونکے قصد و خواہش سے بر آویگی ✦

سب راستبازونکا خون - یعنی جو کچہ کہ یہودیون کے خاندان کے سلسلے مین ہوا مسیح اون راستبازون کا جو غیر قومون مین پائے جاتے تہے تذکرہ نہین کرتاہے کیونکہ وہ فقط اون لوگون کا ذکر کرتا ہے جو پُرانے عہدنامہ مین ہابل سے ذکریاہ تک پائے جاتے ہین ✦

ہابل راستباز کے خون سے جو کہ اول شہید تہا ✦

ذکریاہ کے خون تک - یہ پچہلا نبی تہا جسکے شہید ہونے کا حال یہودیون کی کتابون مین اور پُرانے عہدنامہ مین مندرج ہے - اِس ذکریاہ کے بارے مین شبہ ہے کہ وہ کون تہا کیونکہ وہ جو شہید ہوا جسکا ذکر ۲ تو ۲۴-۲۱ مین ہے - معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہویدع کا بیٹا تہا لیکن جاننا چاہیے کہ یہویدع اور برخیاہ لفظ ایک ہی معنی کے ہین - اِس ذکریاہ کے بارے مین بہت سی روایتین یہودیون مین تہین اور اغلب ہے کہ یسوع مسیح کے زمانے مین یہ دو نام اوس ایک آدمی کے واسطے استعمال کیے جاتے تہے - اکثر ایک ہی شخص کے دو نام ہوتے تہے ✦

تمنے قتل کیا اِس "تمنے" سے خداوند مسیح اونکو اون بُرے لوگون مین شامل کرتا ہے جو کہ ہر زمانہ مین قوم اسرائیل مین سرکش اور بدذات تہے ✦

(۳۶) سب کچہ اِس زمانہ کے لوگونپر آویگا - اگر وہ توبہ کرتے اور کُل قوم مسیح کیطرف پہرتی تو ہر شخص نجات یہ بات ذیل کی آیت سے ثابت ہے ✦

---

(۳۷) اے یروسلم اے یروسلم جو نبیون کو مار ڈالتی[۱] اور اونہین جو تجہہ پاس بہیجے گئے پتہراو کرتی[۲] ہے مینے کتنی بار چاہا کہ تیرے لڑکونکو جسطرح مرغی اپنے بچّون کو[۳] پرون تلے اکٹہے کرتی[۴] ہے جمع کرون پر تمنے نہ چاہا (۳۸) دیکہو تمہارا گہر تمہارے لیئے ویران چہوڑا جاتا ہے (۳۹) کیونکہ مین تم سے کہتا ہون کہ اب سے تم مجہے پہر

نہ دیکھو گے جب تک کہ کہو گے مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔ لوقا ۱۳-۳۴-۳۵ + ۲ تو ۲۴-۲۰-۲۱ + است ۳۲-۱۱-۱۲ + زبور ۱۷-۸ + ۹۱-۴ + زبور ۱۱۸-۲۶ + متی ۲۱-۹

(۳۷) **کتنی بار چاہا**۔ ہمین بڑی دلسوزی اور محبت سے وہ ثابت کرتا ہے کہ ماقبل کی آیت کی عبارت مین کچھ انسان کی طرح غصہ ثابت نہین ہے۔ حاکم اگرچہ مجرم پر خون یا اور کسی بھاری قصور کے لیئے پھانسی یا موت کا فتویٰ دیوے تاہم یہ ہو سکتا ہے کہ اوسکے دل مین اوس قصوروار کے لیئے نہایت محبت اور افسوس ہو ❊

جسطرح مرغی۔ یہ ایک عمدہ مثال ہے اور ایسے موقع پر بولتے مین جب کوئی کسیکی کمال الفت سے خبرداری کرتا ہے مثلاً جبکہ قوم یہود پر نہایت ہی سخت تکلیفین اور آفتین آنیوالی تھین اگر وے اوسکی حمایت و پناہ چاہتے تو مسیح اونکی محافظت کرنے کو اسطور سے تیار تھا جیسے کہ مرغی اپنے بچّون کو اپنے پرون کے سایہ مین چھپاتی ہے ❊

(۳۸) **تمہارے لیئے ویران چھوڑا جاتا ہے**۔ مسیح نے یروسلم کو ایسے آدمی سے تشبیہ دی ہے جسکا گھر تباہ یا غارت ہو گیا ہو۔ اور اس لفظ گھر سے ہیکل مراد ہے جس جا پر اوسنے یہ باتین کہین۔ اب مسیح اوسکو خدا کا گھر نہین بلکہ اونکی [illegible] کہتا ہے کہ تمہارا گھر ہے یعنی خدا نے اسکو ترک کیا ❊

(۳۹) **تم مجھے پھر نہ دیکھو گے**۔ اس لفظ "تم" سے [illegible] ایک ایسے آدمی سے تشبیہ دیتا ہے جو کہ دنیا مین پشت در پشت [illegible] رہے گا اور مسیح کا انتظار کرتا رہیگا اور آخرکار اوسے پہچانیگا ❊

جبتک کہ کہو گے۔ یعنی تمہاری اولاد جو آیندہ زمانہ مین ہو گی ❊

مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔ بعینہ ایسے الفاظ ۱۱۸ زبور اور ۲۶ وین آیت مین مذکور مین۔ بچّون نے بھی ایسا کہا باب ۲۱۔ آیت ۹ ❊ اس کل بیان کا مطلب یہ ہے کہ قوم یہود مسیح پر کسی زمانہ مین ایمان لاویگی اور شہر یروسلم اوسکی دوسری آمد کے قبل شاید بحال ہو جایگا۔ مسیح کا کام ختم ہو چکا تھا اب وہ ہیکل کے دالان سے جہان سے اوسنے یہ محبت آمیز اور خوفناک کلام سنائے تھے۔ روانہ ہو کر اپنے شاگردون کے ساتھ الگ جاتا ہے تاکہ آپ کو قربان ہونے کے واسطے تیار کرے۔ قدیم زمانہ مین جس جا پر ہیکل تعمیر ہوئی تھی اب اوس جگہہ کے چوگرد ایک دیوار بنی ہوئی ہے اور اس دیوار کے باہر وار ایک جگہہ ہے جو یہودون کے ماتم کی جگہہ کہلاتی ہے۔ ہر جمعہ کو کل باشندگان جمع ہو اپنی قوم کی تباہ حالی اور ہیکل کی بربادی کے باعث اوس جا پر ماتم کرنے کو جایا کرتے ہین اور اوس جگہہ کے واسطے ہمیشہ گریہ کیا کرتے ہین۔ اس کل کیفیت سے اونکی تباہ حالی خوب ثابت ہے۔ درحقیقت اونکا گھر ویران چھوڑا گیا

تاہم اِس آیت سے ایک طرح کی امید پیدا ہوتی ہے کہ خدا ایک نہ ایک دن اِس قوم اسرائیل کو پھر بحال کریگا بموجب اون
پیشین گوئیون کے جو اوسکے حق مین کہی گئی ہین ❊

چوبیسوان باب

اور یسوع ہیکل سے نکلکے چلا گیا اور اوسکے شاگرد اوس پاس آئے
کہ اوسے ہیکل کی عمارتین دکھاوین (۲) یسوع نے اونسے کہا تم یہ
سب چیزین دیکھتے ہو مین تم سے سچ کہتا ہون کہ یہان ایک پتھر پتھر پر
نہ چھوٹیگا جو گرایا نجائیگا (۳) اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا
اوسکے شاگردون نے خلوت مین اوس پاس آکے کہا ہمسے کہہ
کہ یہ کب ہوگا اور تیرے آنے کا اور زمانہ کے آخر ہونے کا نشان
کیا ہے ۔ مرقس ۱۳-۱ + لوق ۲۱-۵ + اعمال ۷-۹ + یرمیاہ ۲۶-۱۸ + میکاہ ۳-۱۲ + لوق ۱۹-۴۴ + مرقس ۱۳-۳ + اتھس ۵-۱

چوبیسوان باب

اِس باب مین مسیح یروشلم کی بربادی کی خبر دیتا ہے اور اوسکے برباد ہونے کی مصیبت اور قیامت کے برپا ہونے کی
حالت مین فرق بتلاتا ہے ۱- باب ۱۵ + ۲۵ + ۱ - ۴۳

(۱) **یسوع ہیکل سے نکلکے چلا گیا**۔ اغلب ہے کہ دن قریب اختتام کے تھا جبکہ دلسوزی اور رنج کے ساتھ
یروشلم کی بربادی کا حال جس کا ذکر ۲۳ باب کے آخر مین آیا ہے بیان کرکے جانب بیت عنیا کوہ زیتون کی راہ ہوکر روانہ ہوا
اوسکے شاگرد اوس پاس آئے۔ جب وہ جاتے وقت راہ مین ذرا ٹھہر گیا تو اسی عرصہ مین اوسکے
شاگردون نے ہیکل کی عمارت مسیح کو دکھلائی اس غرض سے کہ مسیح خوب دیکھہ لیوے کہ یہ کیسی عالیشان عمارت بنی ہوئی ہے

مرقس کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اونہون نے واہ واہ کر کے یہ کہا کہ "اے اوستاد دیکھہ کتنا بڑا یہ پتھر اور کتنی بڑی عمارتین ہین" اور لوقا بیان کرتا ہے کہ وہ نفیس پتھرون اور ہدیون سے آراستہ ہے ♦

(۲) پتھر پتھر پر نہ چھوٹیگا۔ ہر ایک پتھر اوس عمارت کا جو دوسری ہیکل مین لگے تھے جسے ہیرودیس نے تعمیر کیا بالکل نکال پھینکے گئے تھے۔ ططس سپہ سالار نے اول حملہ مین اوسکے بچانے کی نہایت جستجو کی لیکن خدا کا ارادہ اوسکے حق مین غالب آیا۔ کچہ عرصہ بعد ترنتیوس رفس نے اوس جگہہ پر ہل چلوایا۔ اسطرح پر مسیح کی پیشینگوئی اوسکے حق مین حرف بحرف پوری ہوئی تاہم گویا کہ یہ نشان یہودیون کے واسطے رہا کہ اونپر رحم ہوگا۔ کچہ پتھر اوس ہیکل کے جسے سلیمان نے بنایا نیومین چہوٹ گئے تھے جسکا شاید یہ مطلب ہے کہ اب بہی اونکے واسطے رحم کا موقع ہے یہ ایک عجیب طرح کی پیشینگوئی ہے کیونکہ آدمی خبر نہین دے سکتا کہ ایسی بڑی عمارت جیسے وہ تہی بالکل برباد ہو جائیگی یہان تک کہ ایک پتھر بہی باقی نہ رہیگا۔ ایسا کہنا کہ کوئی عمارت موہوم اوسکی نسبت پیشینگوئی کر سکتے ہین کہ کسی زمانہ مین بالکل نہ رہے گی برباد ہو جائیگی یہان بیجا ہے اور اسکو مسیح کیطرف پیشینگوئی نہ سمجہنا سراسر نا زیبا ہے کہ بیخبری کر طور پر مسیح نے اسکی خبر دی تہی اور دیکہیئے کیسی عجیب طور پر وہ خبر حرف بحرف پوری ہوئی

(۳) زیتون کے پہاڑ پر بیٹہا تہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس ہفتہ مین مسیح مصلوب ہوا اوسکے منگل کی شام کو وہ یروسلم سے نکلتا تہا کوہ زیتون پر ذرا ٹھہرا اور افسوس کے ساتہ اوس شہر کو دیکھنے لگا۔ اوسکے شاگرد بباعث اوس کی نزدیکی کے اوس سے کچہ فاصلے پر ٹھہرے۔ وہ کسی جا پر جہان سے شہر اور ہیکل کی عالیشان عمارت بخوبی نظر آتی تہی اکیلا بیٹھہ گیا ♦

اوسکے شاگردون نے سب نہین۔ اوسکے تین خاص شاگرد پطرس یعقوب یوحنا اور اندریاس بہی جیسا مرقس ذکر کرتا ہے ♦

خلوت مین اوس پاس آکے کہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اون ۴ شاگردون نے اوس سے اکیلے مین پوچہا تاہم یقین ہے کہ پیشتر اس سے کہ وہ گفتگو شروع ہوئی کل شاگرد اوسکی مفید باتون کے سننے کے واسطے جمع ہوئے ہماری رائے ہے کہ اون تین انجیل نویسون مین سے جنھون نے اسکا ذکر کیا صرف متی اوس جا پر حاضر تہا اسی لیئے اوسکا بیان سب سے مشرح اور مفصل پایا جاتا ہے کیونکہ اوسنے جو کچہ لکہا اپنی آنکہہ سے دیکہا ♦

ہم سے کہہ یہانپر یہ سوال لازم آتا ہے آیا شاگردون نے یروسلم کی بربادی کے بارے مین پوچہا یا قیامت کے بارے مین یا دونون کے بارے مین تاکہ یہ جواب مسیح کا جو ۲۴ وین اور ۲۵ وین باب مین ہے بخوبی سمجہہ مین آجاوے ہمین اون شاگردونکا اس سوال کو خوب سمجہہ لینا واجب ہے کیونکہ یہ بیان اس سوال کا جواب ہے۔ متی اور انجیل نویسونسے اس سوال کو صاف

بیان کرتا ہے۔ غور کرنا چاہیئے کہ اسمین دو باتین ہین اول بات مین ایک سوال ہے اور دوسری بات مین دو سوال ہین
اول سوال یہ ہے کہ "یہ کب ہوگا" اور دوسرا سوال جسمین دو باتین ہین یہ ہے کہ "تیرے آنے کا اور زمانہ کے آخر ہونے کا
نشان کیا ہے۔ اس جا پر ہمین تین امر کا دریافت کرنا ہے یعنی "یہ کب ہوگا" "تیرے آنے" اور "زمانے کے آخر ہونے" کا +
اس مشہور پیشینگوئی کے معنی خوب سمجھ لینے کے واسطے ہمکو ذیل کی باتون پر لحاظ کرنا چاہیئے +

ا۔ ہمکو چاہیئے کہ جو بات ایک انجیل نویس سے لکھی دوسرے سے دریافت کرین پس اول کی بات جو مشکل معدوم ہو دوسرے کی بات سے سمجھ لینا یعنی اوسکو اول کا ضمیمہ گردانا چاہیئے +

۲۔ دوسرے اس امر کا لحاظ ضرور ہے کہ مشکوک معنی جو خود اختلاف رکھتے ہین مسیح کے قول سے نہ نکالین۔ اوسنے اکثر بہاری دہشتناک باتین جنکو اہل نظم تصرف مین لاتے ہین بیان کین اور اوسنے ایسے ماجرون کا بیان کیا ہے جسکے سننے سے طبیعت کو جوش پیدا ہوتا ہے تاہم اوسنے حقیقی باتون کا بیان کیا ہے +

۳۔ تیسرے ان باتون کی شرح کرنے مین یاد رکھنا چاہیئے کہ مسیح کا بیان شاگردون کے سوال کا جواب ہے پس جو کچھ انہون نے پوچھا اوسیکا جواب ہونا چاہیئے۔ نہ چاہیئے کہ ہماری شرح سے "سوال دیگر جواب دیگر" ہو جاوے جیسا اکثر ہوا ہے۔ در حقیقت بیان پر شاگردون کے تین سوال ہین +

اول۔ شاگردون نے مسیح سے دریافت کیا کہ "یہ کب ہوگا" صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس سوال کا جواب یروشلم کی بربادی کے بیان مین ہے جسکا وہ ابہی ذکر کر چکا تہا۔ اوسنے اونہین ابہی صاف صاف بتایا کہ ہیکل بالکل غارت ہو جائیگا۔ اس معاملہ کے بارے مین اونہون نے سوال کیا کہ "یہ کب ہوگا" اسیکا ذکر ۲۴ وین باب کی ۳۴ وین آیت مین مرقوم ہے جہان کہ مسیح نے یہ بیان کیا تہا کہ "مین تمسے سچ کہتا ہون کہ یہ سب کچہ اس زمانہ کے لوگون پر آویگا" اور اسی باب کی ۳۴ وین آیت اس سوال کے جواب مین ہے یعنی کہ "مین تمسے سچ کہتا ہون کہ جبتک یہ سب کچہ ہو نہ لے اس زمانہ کے لوگ گذر نہ جائینگے" اور لوقا بہی ۲۱ وین باب کی ۹ وین آیت مین اسکا ذکر اسطور پر بیان کرتا ہے "کیونکہ پہلے انکا واقع ہونا ضرور ہے پر اب تک آخر نہین"

دوم وے مسیح کی آمد کے بارے مین بہی دریافت کرتے تہے یعنی کہ وہ اس دنیا مین پہر کب آویگا۔ اسمین کسیطرح کا شبہ نہین ہو سکتا کہ وے اسکو بہی پوچہتے تہے پس جو مطلب سوال مین تہا وہی جواب سے بہی آنا چاہیئے۔ بعض مفسرین مسیح کا پہر آنا مجازی سمجہتے ہین یعنی خدا کا غضب یروشلم پر نازل ہونا اور اوس شہر کی بربادی جسکا ذکر مسیح نے کیا اسکو اوسکا آمد سمجہتے ہین لیکن بہ نظر غور اگر کوئی دیکہے تو معلوم ہوگا کہ وہ شاگرد یہ دریافت کرتے تہے کہ تو حقیقی طور پر پہر کب آویگا پس اگر خداوند مسیح کے جواب مین ذکر ہوگا نہ تہا تو سوال اپنے حقیقی آنے کے اور کچہ ذکر نہ کیا۔ غور کرنا چاہیئے کہ یونانی لفظ پروسیا (حاضر ہونا آمد

جسکا استعمال مسیح کے شاگردون نے اوس سوال میں کیا کل انجیل مین اس معنی کے سوا کسی جگہہ مذکور ہوا یعنی جسم مین آنا یا حاضر ہونا۔ یہ لفظ یروشلم کی بربادی پر کہین دلالت نہین کرتا اور نہ یہ بربادی کہین مسیح کا آنا کہلایا گیا۔ بہرحال جہان مسیح کے آنے کا ذکر پایا جاتا ہے عقل سلیم اس بات کو تسلیم کرلیتی ہے کہ اوسکے یہی معنی ہونگے یعنی جسم مین آنا۔ ۲۶ وین آیت کی شرح دیکھو +

سوم "آخر" شاگردون نے اسکے بارے مین صاف صاف پوچھا کہ "زمانے کا آخر کب ہوگا" اور مسیح نے اونکو صریحاً بتلایا کہ یہ مسیح کی دوسری آمد کے وقت قیامت کے روز وقوع مین آویگا پس وہی مراد سوال مین وہی جواب مین آور عقل یہ چاہتی ہے کہ جہان جس مطلب سے یہ لفظ سوال مین آیا مطابق اوسکے وہی مطلب جواب مین آوے۔ اِن باتون پر غور کرنے سے ہمکو یقین ہے کہ جو کچھ ظاہراً اِس بیان مین مشکل معلوم ہوتی ہین بالکل رفع ہوجاینگی +

(۴) تب یسوع نے جواب مین اون سے کہا خبردار کوئی تمھین گمراہ نہ کرے۔ افس ۵-۶ + تل ۲-۹ و ۱۰ + ۲ تس ۲-۳ + ۱- یوح ۴-۱ +

(۴) تب یسوع نے جواب مین اونسے کہا۔ یہ بیان تین حصّون پر منقسم ہے +

اوّل۔ اوس سوال کا جواب کہ "یہ کب ہوگا" یعنی یروشلم کا برباد ہونا اور اسکے جواب دینے مین مسیح نے اونکو یہ بھی بتلایا کہ یروشلم کی تباہی کی حالت اور اوسکی دوسری آمد کے نشانون مین کیا کیا فرق ہے تاکہ وے اِن دونون مین امتیاز کرین اور دھوکھا نہ کہاوین آیت ۴-۲۴ تک +

دوم۔ چند تمثیلات اور تشبیہات جوکہ اوسکی دوسری آمد سے علاقہ رکھتی ہین اِس باب کی ۳۲ وین آیت سے ۲۵ وین باب کی ۳۰ وین آیت تک +

سوم قیامت کے دن کا بیان جوکہ مسیح کی دوسری آمد کے وقت وقوع مین آویگا۔ ۲۵ وان باب آیت ۳۱-۴۶ +

اِن تین حصّون مین سے اوّل مین کچھ مشکلات پیدا ہوتی ہین۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلے حصّہ مین پانچ طرح کے ذکر یعنی مضمون ہین۔ ایسا کہ ہر ایک ذکر مین یروشلم کی بربادی کا کچھ بیان ہے اور مسیح کی دوسری آمد کا بھی کچھ ذکر ہے۔ تاکہ اِن دو معاملون مین امتیاز ہو یہ پانچ مضمون ذیل مین ہین یعنی +

۱- اِس امر کی تاکید کی گئی ہے کہ دھوکھے سے یروشلم کی بربادی دنیا کا آخر نہ سمجھی جاوے ۴-۶- آیت تک +

۲- وہ ایذا رسانی اور ابتری جو قبل از یروسلم کی بربادی کے آنیوالی تھی اوسکا ذکر اور تمام دنیا کے لوگون مین منادی کرنا قبل آخر ہونے جہان کے اسکا بیان اور دونو واقعات کا آپسمین مقابلہ ہونا تاکہ امتیاز رہے ۶-۱۴ تک

۳- یروسلم شہر کے محاصرے کی تکلیفات کا بیان اور قبل مسیح کے آنے کے جھوٹھے مسیح کے آنے کا ذکر اس غرض سے کہ انکے درمیان امتیاز رہے ۱۵-۲۰ تک ◆

۴- وہ دیری جو یروسلم کی تباہی مین کشت و خون اور اسیری سے ہوگی اوسمین اس جلدی مین جو دنیا کے خاتمہ پر ہوگی فرق بیان کیا ہے ۲۸-۳۱ + لوق ۲۱-۲۴ ◆

۵- بیان اس بات کا کہ یروسلم کی تباہی اور ہے اور دنیا کی بربادی یعنی قیامت اور ہے - اول معاملہ رفتہ رفتہ واقع ہوگا اور امر دوم اچانک ظہور مین آویگا ۳۲-۴۱ ◆

پر ذرا غور سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پانچ بیان مذکورہ بالا مین یروسلم کی تباہی کا بیان ہے اور وہ واقعات جو اوسوقت ظہور مین آوینگے کسی بات سے جو دنیا کے آخر ہونے سے متعلق ہے مقابلہ کیئے گئے - اگر ہم یون اس بیان کو جو آیت ۴ سے لیکر ۴۱ تک ہے پانچ حصّون پر منقسم کرین تو وہ بخوبی سمجھہ مین آجاتا ہے - ان پانچ حصّون مین یہودیون کے مذہب کے تنزل کا ذکر ہے - لیکن ہر حصّے کے آخر مین کوئی بات ایسی آئی ہے جو بربادی یروسلم اور روز قیامت کے درمیان فرق کردیتی ہے - اب تفصیلوار ان پانچ باتون کا بیان ہوگا ◆

ا- مسیح تاکیداً سمجھاتا ہے کہ وے لوگ دہوکھا نہ کھاوین بلکہ یروسلم کے برباد ہونے اور دنیا کے آخر ہونے کے درمیان تمیز کرین آیت ۴ سے ۹ تک ◆

(۴) خبردار کوئی تمھین گمراہ نہ کرے - شاگرد کچھ ایسا سمجھتے تھے کہ جسوقت یروسلم تباہ ہوجائیگا اوسیوقت دنیا کا بھی آخر ہوگا لیکن تو بھی انکو اس بات کا ٹھیک یقین نہ تھا کیونکہ اونھون نے مسیح سے دونون معاملون کے بارہ مین سوال کیئے مسیح نے اس بات سے اونکو خوب مطلع کیا اور آگے کے واسطے ہوشیار کیا کہ کوئی جھوٹا مسیح تمکو فریب نہ دیوے کہ اوسکی آمد کا وقت آپہونچا ہے اور کسیطرح کے ہنگامے اور ابتری سے فریب نہ کھانا کہ اب زمانہ کا آخر آگیا ہے ◆

---

(۵) کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آوینگے اور کہینگے کہ مین مسیح ہون اور بہتون کو گمراہ کرینگے (۶) اور تم لڑائیون اور لڑائیونکی افواہونکی

خبر سنوگے خبردار مت گھبرائیو کیونکہ اون سب باتون کا ہونا ضرور ہے پر اب تک آخر نہین ہے - یرم ۱۴-۱۴+۲۳-۲۱ و ۲۵+ آیت ۲۴+ یوح ۵-۴۳+

(۵) **مین مسیح ہون** - جھوٹے مسیح کا ظاہر ہونا جوکہ تواریخ سے ثابت ہے وہ بالتفصیل مرقس کی ۱۳-۶ کی تفسیر مین درج ہے پس اس پانچوین آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا آنا مجازی نہین بلکہ حقیقی ہے - یہ مضمون ۲۴-۲۷ آیت سے صاف کھل جاتا ہے - غور کرنا چاہیئے کہ ۵ و ۱۶ اور ۲۴-۲۷ آیات مین ایکہی بات کا ذکر دونو مقام مین ہے اور جو لفظ آخر کا ۶ آیت مین موجود ہے وہ ۲۷ آیت مین ابن آدم یعنی مسیح کی دوسری آمد پر دلالت کرتا ہے *

(۶) **لڑائیون اور لڑائیون کی افواہون کی خبر سنوگے** لڑائیان حقیقت مین ہونگی اور اونکی افواہ سب جگہہ پھیل جایگی *

سب باتون کا ہونا - یہ فقرہ اور لفظ "آخر" بالکل مختلف معاملون سے اشارے کرتے ہین - ہم ذکر کر آئے ہین کہ چاہیئے کہ لفظ آخر کے معنی اس جواب مین وہی ہو جوکہ ابہی تیسری آیت کے سوال مین درپیش تہی - اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ تکلیفین وہ نہین ہین جوکہ زمانے کے آخر ہونے کے قبل وقوع مین آوینگی مسیح نے اس آیت مین صاف کہا کہ یہ تکلیفین آخر کی نہین ہین - یہود کا یہ عقیدہ تہا اور اسیطرح کتب مقدسہ مین مرقوم ہے کہ مسیح کی دوبارہ آمد کے پیشتر بڑی آفتین اور تکلیفین برپا ہونگی - مسیح اپنے شاگردون سے تاکیداً فرماتا ہے کہ یہ تکلیف جنکی آگے سے خبر دی گئی ہے گو ضرور بالضرور ہونگی تاہم یہ وہی تکلیفین نہین ہین جوکہ اوسکی دوسری آمد کے قبل ہونگی *

۲ - وہ ایذا اور ابتری جو یروسلم کی بربادی کے قبل ہونے والی تہی اور قبل دنیا کی آخر تمام جہان مین منادی کرنا - ان دونون کے باہم دگر مقابلہ کیا ہے ، ۳ - مسیح تاکیداً شاگردون کو خبر دیتا ہے کہ یہ تکلیفین جو ہونے والی ہین وے نہین ہین جو "زمانے کے آخر ہونے" کے قبل ہونگی - جہان کے آخر ہونے کے پیشتر انجیل کی بادشاہت کل جہان مین پہیل جایگی - مسیح کا اس دنیا مین آنا اس مطلب کیواسطے تہا - انجیل اور مسیح کی تعلیم و تلقین اور اوسکا کفارہ یہ سب باتین کل دنیا کے واسطے ہوئی ہین اور جیساکہ اوسنے اپنی جان سب کے واسطے دی ہے اسیطرح سے یہ خوشخبری بہی سب کے واسطے ہے لیکن شاگردون نے اسی خیال سے کہ قیامت بہت قریب ہے یروسلم کے برباد ہونے کے بیان کو اون واقعات سے جو "زمانہ کے آخر ہونے" کے قبل ہونے والے تہے اس طور پر ملا دیا کہ مسیحی مذہب کی اصل درازی کے عرصہ مین فرق آیا جاتا تہا یعنی یہ کہ لکہا ہے کہ جب تک یہ مذہب کل دنیا مین پہیل نہ جاوے

آثار قیامت نہین آنے کے اب اگر بربادی یروسلم اور آثار قیامت الکہی تصور کیے جاوین تو کیا کچہ فرق یا بشارت مین لازم آیگا کیونکہ اتنے عرصے مین انجیل کی خوشخبری کل دنیا مین نہین پہیل سکتی تہی +

(۷) کہ قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑہ آویگی اور کال اور مری پڑیگی اور جگہہ جگہہ بہونچال آوینگے (۸) یہ سب کچہ مصیبتون کا شروع ہے (۹) تب وے تمہین اذیت مین ڈالدینگے اور تمہین مار ڈالینگے اور میرے نام کے سبب سب قوم تمسے کینہ رکھینگی (۱۰) اوسوقت بہتیرے ٹہوکر کہائینگے اور ایک دوسرے کو پکڑوائیگا اور ایک دوسرے سے کینہ رکھیگا (۱۱) اور بہت جہوٹے نبی اوٹھینگے جو بہتونکو گمراہ کرینگے (۱۲) اور بدینی کے بڑہجانے سے بہتونکی محبت ٹھنڈی ہوجائیگی

۲۔ تو ۱۵-۶ + یس ۱۹-۲ + حج ۲-۲۲ + زک ۱۴-۱۳ + متی ۱۰-۱۷ + مرق ۱۳-۹ + لوق ۱۲-۱۲ + یوح ۱۵-۲۰ و ۱۶-۲ + اعم ۴-۲ و ۷-۵۹ + ۱۲-۱ وغیرہ + الطپ ۴-۱۶ + مک ۲-۱۰ و ۱۳ + متی ۱۱-۶ و ۱۳-۵۰ + ۲ تم ۱-۱۵ و ۴-۱۰-۱۶ + متی ۷-۱۵ + اعم ۲۰-۲۹ + ۲ پطر ۲-۱ + ۱ تم ۴-۱ + ۱ یوح ۴-۱ + ۲ تم ۳-۱ تین +

(۷) کہ قوم قوم پر وغیرہ۔ مسیح اب اونکو بتلاتا ہے کہ اسکا کیا مطلب ہے کہ جیسا چہٹوین آیت مین ہے " اون سب باتون کا ہونا ضرور ہے " یعنی کہ اوس زمانہ کے درمیان طرح طرح کی خرابیان برپا ہونگی اور ملکی انتظام مین ہرطرح کے فساد واقع ہونگے +

(۸) مصیبتون کا شروع۔ اگرچہ یہ مصیبتین اور تکلیفین " زمانہ کے آخر ہونے کی نہین تہین تاہم وہ اوس مصیبت کی جو کہ اسرائیل اور اونکے ملک پر آنیوالی تہی شروع تہین +

(۹) وے تمہین اذیت مین ڈالدینگے۔ مسیح اپنے شاگردون کو اس بات سے اب آگاہ کرتا ہے کہ پیشتر اس سے کہ یہود کی سلطنت کا زوال ہو تم پر اس انجیل کی بشارت دینے مین ہرطرح کی آفتین پڑینگی +

سب قوم یعنی جنسے تمہارا ربط ضبط ہو گا ❖

تمسے کینہ رکھینگی - یہودی عیسائیون کی نہایت سخت بدنامی کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ یہ دہریئے ہین اور لڑکون کے کہاجانیوالے ہین - رومی مورخ تسیطس نے اونپر یہ الزام لگایا ہے کہ یہ لوگ انسان کے دشمن ہین ❖

(۱۰) **بہتیرے** - جو صرف نام کے عیسائی ہونگے اور جنکے سبب سے کلیسیا مین طرح طرح کی خرابیان اور فساد برپا ہون گے ❖

---

(۱۳) پر جو آخر تک سہیگا وہی نجات پاویگا[۱۳] (۱۴) اور بادشاہت کی اِس خوشخبری[۱۴] کی منادی تمام دنیا مین ہوگی[۱۵] تاکہ سب قومون گواہی ہو تب آخر ہوگا (۱۵) پس جب تم اوس ویران کرنے والی مکروہ چیز کو[۱۶] جسکی خبر دانیال نبی نے دی[۱۷] پاک جگہہ مین کھڑے دیکھوگے - (جو پڑھے سو سمجھ لے[۱۸]) (۱۶) تب جو یہودیا مین ہون پہاڑونپر بھاگ جائین (۱۷) اور جو کوٹھے پر ہو نہ اوترے کہ اپنے گھر سے کچھ نکالے (۱۸) اور جو کھیت مین ہو پیچھے نہ پھرے کہ اپنے کپڑے لے - (۱۹) پر اونپر افسوس جو اون دِنون پیٹ والیان اور دودھ پلانے والیان ہون[۱۹] -

متی ۱۰-۲۲ + مرق ۱۳-۱۳ + عبر ۳-۶ و ۱۴ + مک ۲-۱۰ + متی ۴-۲۳ + ۹-۳۵ رومی ۱۰-۱۸ + قل ۱-۶-۲۳ + مرق ۱۳-۱۴ + لوق ۲۱-۲۰ + دانی ۹-۲۷ + ۱۲-۱۱ + دانی ۹-۲۳ + لوق ۲۳-۲۹

---

(۱۳) **آخر تک سہیگا** - یہ حقیقت مین اوسی آخر سے مراد ہے جسکو شاگردون نے دریافت کیا تھا

یعنی ”زمانہ کا آخر“ کیونکہ وہ جو اپنی زندگی بھر برداشت کرتا ہے گویا قیامت تک صبر کرتا ہے۔
نجات پاویگا۔ یروسلم کی آفت سے نہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ قیامت کے عذاب سے رہائی پاویگا۔ ان باتوں کا ٹھیک وہی مطلب ہے جسکا ذکر ۱۰ وین باب کی ۲۲ وین آیت مین آیا ہے اوس آیت کی تفسیر پر لحاظ کرو۔ لوقا اپنی انجیل مین یہ ذکر کرتا ہے کہ ”تمہارے سر کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوگا“ اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم مین سے کوئی بھی قتل نہ ہوگا کیونکہ ۱۶ وین آیت مین صاف لکھا ہے کہ وہ ”تمکو قتل کرینگے“ پس اسکا مطلب یہ ہے کہ اوس شہید پر خدا کی رحمت ہوگی +

(۱۴) بادشاہت کی خوشخبری۔ یعنی انجیل سب جہان مین پھیل جائیگی +
منادی تمام دنیا مین ہوگی۔ یعنی سب قومون مین انجیل کی خوشخبری سنائی جائیگی اور سب لوگ اوسکا اقرار کرینگے۔ مرقس کہتا ہے کہ ”پہلے سب قومون کے آگے انجیل کی منادی ہو“ مرقس ۱۳-۱۰ + جب ہم ان مقامون پر یعنے مرقس ۱۳-۱۰ + متی ۲۴-۱۴ جنمین مسیحی مذہب کے پھیل جانے کا ذکر ہے غور کرین تب صاف معلوم ہوگا کہ مسیح کا مذہب تمام دنیا مین پھیلنے والا ضرور ہے۔
سب قومون پر گواہی ہو۔ یہ نہین ہوتا کہ سب ایمان لاوین یا نہ لاوین ہمارے خداوند کا اس سے یہ مطلب نہین ہے جیسا کہ بعض اوسکی تاویل کرتے ہین کہ انجیل صرف اس وجہ سے سنائی جاتی ہے کہ کل قومون کے واسطے باعث سزا کا ہو لیکن ہان بطور خوشخبری کے سب قومون کو سنائی جاتی ہے۔ یہ خیال اونکا غلط ہے۔ خدا نے انجیل اس غرض سے نہین دی ہے کہ لوگون کو قصوروار ٹھہراوے۔ اگر ایسا ہو تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اوسنے بالعوض زندگی کی روٹی عطا کرنے کے دیدہ و دانستہ زہر دیا ہے +
تب آخر ہوگا۔ کونسا آخر۔ مسیح کا صاف یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی آخر ہے جسکے بارے مین وے تیسری آیت مین دریافت کرتے تھے یعنی ”زمانے کا آخر“ وہ اس ”آخر“ کا ذکر یہانپر اسواسطے کرتا ہے تاکہ اپنے شاگردونکو اس راز سے مطلع کرے کہ وے مصیبتین اور تباہیان جو کہ یروسلم پر آنے والی تہین اون مصیبتون سے جو کہ ”زمانے کے آخر مین“ آوینگی کچھ علاقہ نہین رکھتین کیونکہ انجیل ان دونون زمانون کے درمیان سب جگہہ پھیل جاویگی جیسا کہ مقرر ہوا + فی الجملہ اس آیت سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ طرح طرح کی بدعتین اور تکلیفین ضرور بالضرور ہونگی لیکن یہ ”زمانے کا آخر“ نہین۔ مسیح نے اپنے شاگردون سے کہا کہ تم ان تکلیفون سے [illegible] ن دامان مین رہوگے تاکہ تم تمام جہان مین یہ خوشخبری پہیلاو جو کہ دنیا کے آخر اور یروسلم کی تباہی کے درمیان پھیلنی رہیگی +
۳۔ یروسلم شہر کے محاصرے کی تکلیفات کا بیان اور قبل مسیح کے آنے کے جھوٹے مسیح کے آنے کا ذکر اس

غرض سے کہ اِن کے درمیان امتیاز رہے آیت ۱۵-۲۷ +

(۱۵) ویران کرنے والی مکروہ چیز کو - رومیون کی فوج غیر قوم ہونے کے باعث یہودیون کے نزدیک مکروہ تھی کیونکہ رومی فتح کرنے والے اور تباہ اور برباد کرنے والے تھے +

پاک جگہہ مین کھڑے دیکھوگے - لوقا بیان کرتا ہے کہ "جب تم یروشلم کو فوجون سے گھرا دیکھو" مرقس مین مرقوم ہے "جسوقت تم اوس خراب کرنے والی مکروہ چیز کو جسکا دانیال نبی نے ذکر کیا اُسجگہ مین جہان اوسکا کھڑا ہونا روا نہین دیکھو" پس اس کل کا اصل مطلب یہ ہے کہ جسوقت رومی فوج اونکے مقابل آوے تو فوراً پہچان لیوین کہ یہ تمہارے بھاگنے کا اور جان بچانے کا اشارہ ہے اور ایکدم کے واسطے بھی اس فاسد خیال کو اپنے دل مین جگہہ دو کہ یہود کی فتح ہوگی "پاک جگہہ" سے ہیکل یا اوسکے چوگرد کی جگہہ جو مقدس کہلاتی تھی مراد ہے - مسیح اس بات کی سند دیتا ہے کہ وہ مشہور پیشینگوئی جو کہ دانیال نبی کے ۹ وین باب کی ۲۷ وین آیت مین مرقوم ہے اس ہی وقت سے اشارہ کرتی ہے

جو پڑھے سو سمجھہ لے انجیل نویس خود مسیحیون کو تاکید کرتا ہے کہ اس بچنے کے موقع کو خوب یاد رکھین +

(۱۶) تب جو یہودیا مین ہون - ملک یہودیا اور اوسکے گردنواح یعنی شہرون اور قصبون مین ہون جب وے رومی سپاہ کو مع اپنے جھنڈون کے جنپر مکروہات کی تصویر جیسے عقاب (اعمال ۱۱ اور ۱۳) کھینچی ہوئی تھی ہیکل کے مقابل کھڑے ہوئے دیکھین تو فوراً پہچان لیوین کہ وہ ویران کرنیوالی مکروہ چیز جلد اونکے ملک پر غالب آویگی - اور اونکو قتل کریگی اسلیئے وے پہاڑون پر بھاگ جاوین جہان دشمن کا گذر نہ ہوسکے - کلیسیا کی تواریخ سے مفہوم ہوتا ہے کہ اس محاصرے مین ایک بھی عیسائی نہ مرا کیونکہ رومی سپہ سالار سیستیس گالس اول شہر کے مقابل اپنی فوج لایا پھر پیچھے لوٹا لیگیا تو عیسائیون کو یہ نشان ملا کہ وے بھاگ جاوین گویا اسمین خدا کی عین حکمت تھی کہ اونکو جان بچانے کے عمدہ موقع ملے +

(۱۷) اور جو کوٹھے پر ہو - اس مقام پر خداوند بتلاتا ہے کہ شہر کے گھرے ہونے کے بعد فوراً بھاگ جاوین ۱۷ اور ۱۸ وین آیت کی مراد نہایت جلدی کرنے سے ہے - بہتر یہ ہے کہ باہر والی سیڑہی سے بھاگ جاوین اور کچھ بھی لینے کو بھیتر نہ جاوین - سیڑہیان اکثر اندر ہوتی تھین لیکن دہلیز کے پاس اسطور سے بنی ہوتی تھین کہ بھاگنے والا بغیر مکان مین داخل ہوئے بھاگ جاسکتا تھا یا اپنے پڑوسی کے مکان کی چھت پر ہو کر فرار ہوسکتا تھا -

(۱۸) اور جو کھیت مین ہون + + + اپنے کپڑے لے - جسوقت مزدور اپنے کھیت مین کام کرتے ہون اور ناگہان دشمن اونپر چڑھ آوے تو وہی پوشاک پہنے ہوئے جو پہنے ہون بھاگ جاوین +

(۱۹) پیٹ والیان اور دودہ پلانے والیان ہون - یعنی یہودا اور عیسائی عورتین - دودہ پلانیوالیان پر بسبب اونکی اولاد کے دونی تکلیف ہوگی اور وے جو حاملہ ہونگی بسبب حمل کے بھاگنے مین اونکو دوچند ایذا ہوگی ◆

(۲۰) سو تم دعا مانگو کہ تمھارا بھاگنا جاڑے مین یا سبت کے دِن نہو (۲۱) کیونکہ اوسوقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے اب تک نہوئی بلکہ نہ کبھی ہوگی (۲۲) اور اگر وے دن گھٹائے نجاتے تو ایک تن نجات نہ پاتا پر برگزیدون کی خاطر وے دِن گھٹائے جاینگے (۲۳) تب اگر کوئی تمسے کہے کہ دیکھو مسیح یہان یا وہان ہے تو اوسے نہ مانتا لو ۱۹ ۲۲-۲۹ ◆ دان ۹-۲۶ ◆ ۱۲-۱ ◆ یو ۱۲ ۲
یس ۵ ۶-۹ و ۹ ◆ زک ۱۴-۲ و ۳ ◆ مرقس ۱۳-۲۱ ◆ لوق ۱۰-۲۳-۲۱-۸ ◆

(۲۰) جاڑے مین یعنی موسم سرما کی سختی کی وجہسے تم اور تمہارا خاندان ہلاک ہو جاوے ◆
سبت کے دِن - یہودی شہرون کے دروازے سبت کے روز بند رہینگے جیسا اونکا معمول ہے اس سبب سے تم بھاگ نہ سکوگے (نحمیاہ ۱۳-۱۹-۲۲) یہود تمکو سبت کے روز آدہ کوس سے زیادہ بھاگنے کی ممانعت کرینگے - سبت کے روز اتنا سفر کرنا اون لوگون کا دستور تھا ◆
(۲۱) بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے ابتک نہ ہوئی - یوسیفس مورخ نے اس بارے مین جو لکھا ہے اوس سے اس مصیبت کا خوب حال کھلتا ہے - اوسنے لکھا ہے کہ "ہمارا شہر کل ملکون مین جو کہ رومیون کی تحت مین تھے زیادہ تر اقبالمند اور بارونق تھا پر بعد اوسکے نہایت ہی درجہ بدبختی اور تباہ حالت کو پہنچ گیا یہانتک کہ جتنی مصیبتین دنیا کے شروع سے وقوع مین آئی ہین بمقابلہ اوس ایذا اور تباہی کے جو قوم یہود پر آئی نہایت ہی کمتر اور ہلکی ہین" یہ بات غور کی ہے کہ یہ لفظ مصیبت کا اس آیت مین صرف اون مصیبتون کے شروع ہی کو نہین بلکہ اونکی ساری سختی اور انتہا کو بھی شامل کرتا ہے - پس غرض یہ ہے کہ یہ لفظ "مصیبت" یروسلم کی

ساری تباہی اور بربادی پر جو اول سے آخر تک گذری دلالت کرتا ہے +

(۲۲) اگر وے گھٹائے نہ جاتے - یعنی اوس مصیبت کا زمانہ گھٹایا نہ جاتا +

ایک تن نجات نہ پاتا - یعنی کل قوم یہود کی برباد ہو جاتی +

برگزیدون کی خاطر - یعنی اون عیسائیون کی خاطر جو کہ قوم یہود مین سے تھے - یہ برگزیدہ قوم محفوظ رہیگی تاکہ آگے کو انجیل پھیلا وے +

(۲۳) دیکھو مسیح یہان یا وہان ہے - ہمارا خداوند مسیح یہ تاکید اسلیئے کرتا ہے کہ مسیحی لوگ جھوٹے مسیحیان کے فریب سے محفوظ رہین جو کہ اوس زمانے مین ہونے والے تھے اونکا ظہور تو زمین پر ہوگا لیکن مسیح کا نمود دوسری آمد کے بڑے جلال کے ساتھہ آسمان پر اچانک ہوگا جیسا کہ بجلی چمکتی ہے - یہود خاصکر یروشلم کی تباہی کے وقت مسیح کے آنے کا انتظار کرتے تھے اوس گمان کی وجہ سے وے جھوٹے رہنماؤن کے فریب مین مبتلا ہو جاتے تھے - چنانچہ تواریخ سے معلوم ہے کہ اوس زمانے مین اونھون نے بارہا فریب کھایا - وے جھوٹے مسیحیون کے پیرو ہو کر طرح طرح کے فساد اور لڑائیون مین پھنس گئے اور کثرت سے مقتول بھی ہوئے +

(۲۴) کیونکہ جھوٹھے مسیح اور جھوٹھے نبی اوٹھینگے اور ایسے بڑے نشان اور کراماتین دکھاوینگے[۲۳] کہ اگر ہو سکتا تو وے برگزیدون کو بھی گمراہ کرتے (۲۵) دیکھو مین تمھین آگے ہی کہہ چکا (۲۶) پس اگر وے تمھین کہین کہ دیکھو وہ بیابان مین ہے تو باہر نجائیو یا کہ دیکھو وہ کوٹھری مین ہے تو نہ مانیو (۲۷) کیونکہ جیسی بجلی پورب سے کوندھ کے پچھم تک چمکتی ویسا ہی ابن آدم کا آنا بھی ہوگا (۲۸) کیونکہ جہان مردار ہو وہان گدھ بھی جمع ہونگے[۳]

[۲۳] استث ۱۳ - ۱ + ۵ و ۱۱ - آیتین - ۲ تس ۲ - ۹ و ۱۰ و ۱۱ + مک ۱۳ - ۱۳ + یوحنا ۶ - ۳۷ و ۱۰ - ۲۸ و ۲۹ + روم ۸ - ۹

۲۸ و ۲۹ و ۳۰ + ۲ تم ۳- ۱۹ + لوق ۱۷- ۲۴ + ۱ ی ۳ و ۳- ۳۰- لوق ۱۷ ۳۰-

(۲۴) **بڑے نشان اور کراماتین دکھاوینگے** مسیح اس مقام پر یہ نہین بیان کرتا ہے کہ درحقیقت وے "نشان اور کراماتین" معجزے ہونگے۔

اگر ہو سکتا وے ایسا کرتے اگر اونہین ایسا کرنے کی طاقت اور لیاقت ہوتی +

برگزیدونکو بہی گمراہ کرتے مسیح نے اونکو آگے ہی سے آگاہ کیا تہا تاکہ وہ جہوٹے مسیحون کے فریب مین نہ پہنسین ۔ وے برگزیدے اِس جہت سے قرار دیئے گئے تہے کہ اونکا ایمان مسیح پر تہا اور قوم یہود سے چن لیئے گئے تاکہ اوس تباہی سے محفوظ رہین ۔ اور ... اسلیئے جہوٹے مسیح اونکو گمراہ نہین کر سکتے تہے +

(۲۵) **دیکھو مین تمہین آگے کہہ چکا** "اے میرے برگزیدے آگے سے تمہین کہدیا اسلیئے اونکو دشوار ہے کہ تمکو گمراہ کرین" +

(۲۶) **تو نہ مانیو** "میرا آنا اسمان پر سے ہوگا نہ کہ زمین سے ۔ ... ہونا رومیون کی فوج یا طیطس سپہ سالار کی بربادی یا کسی اور معاملے سے جو کہ مجازی طور پر اوسمین ... تہا کہ مسیح کی آمد مین ... کہا کہا ہے لیکن مسیح نے اپنی آمد کو بجلی کی چمک سے تشبیہ دی ہے جسمین ... اس مقام پر جہوٹے مسیح اور سچے مسیح کے دوبارہ آنے کے درمیان امتیاز کرنا لازم ہے ۔ جہوٹے مسیح کی آمد ... ہوگی ... لیکن سچے مسیح کی آمد آسمان سے یکبارگی مثل برق درخشان کے مشرق سے مغرب تک ظاہر ہوگی جو تفاوت درمیان جہوٹے مسیحون اور سچے مسیح کے ہے ۔ اوس تفاوت سے غرض حسب رائے ... کے اوس تفاوت سے ہے جو جہوٹے مسیحون اور رومیون کی فوج کے درمیان تہا ۔ اس صورت مین بموجب اونکی رائے کے جہوٹے مسیحون کی آمد مخفی اور رومیونکی فوج کی آمد ناگہان مثل برق کی تیزی کے ہونا چاہیئے تہی +

(۲۷) **جیسے بجلی پورب سے کوندہ کے پچہم تک چمکتی** ۔ اِس آیت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابن آدم کی آمد اوس شاہانہ جلال سے اون علامتون اور نشانیون کے ساتہ جسکا ذکر ۲۹ وین آیت مین مندرج ہے ہوگی جسکے بیان مین زبان قاصر ہے ۔ وہ ایک دن رات معلق رہے گا اسواسطے کہ دو قومین جو اوسکی مشتاق ہین اور نیز وے بہی جو اوس سے ترسان ہونگی اِس عرصہ مین دیکہہ لین ۔ جسطرح سے کہ زمین اپنے محور پر گہومتی ہے اور چوبیس گہنٹے کے عرصہ مین اپنا دور تمام کرتی ہے جسکے سبب سے کُل دنیا پر سورج کی روشنی پہنچ جاتی ہے اسیطرح اِس دور کے

ساتھ مسیح کا جلوہ بھی سبکو بخوبی نظر آویگا - پس ایک اور فرق درمیان اِن باتون کے جنکے بارے مین شاگردون نے سوال کیا یعنی "یہ کب ہوگا" اور زمانے کے آخر ہونے" کے بیان پر نکلتا ہے - اون لوگون نے تین سوال پوچھے یعنی "یہ کب ہوگا" "تیرے آنے" اور زمانے کے آخر ہونے" کا کیا نشان ہے"

۴- فرق درمیان یہودیون کی تباہی کے جو دیر مین تمام ہوجاتی اور ناگہان دنیا کے تباہ ہوجانے کے ۸ سے اس تک بیان ہوا ہے *

(۲۸) کیونکہ جہان مُردار ہو وہان گدھ بھی جمع ہونگے - یہ آیت کسی اور آیت سے کچھ علاقہ اس مقام پر نہین رکہتی ہے یعنی نہ تو اپنے مابعد کی آیت سے اور نہ ماقبل کی آیت سے یہ آیت ظاہرا کچھ نسبت رکہتی ہے اسواسطے کہ لفظ "کیونکہ" کا ۲۷ آیت سے بالکل واسطہ نہین رکہتا - اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوقا کا بیان متی کی نسبت زیادہ مشرح ہے - یہ بیان لوقا کے بیان کا ایک جُز معلوم ہوتا ہے - وہ متواتر مصیبت اور تباہی جو یروشلم کی بربادی کے بعد آنیوالی تہی اسکا حال لوقا نے اسواسطے لکہا تاکہ دنیا کے اچانک آخر ہوجانے کے درمیان فرق معلوم ہوجاے - اگر ہم اِن دونون بیان یعنی متی اور لوقا کا ایک ساتھ ملادین تو اسطور سے ہوگا کہ "اس ملک پر بڑی تنگی اور اس قوم پر غضب ہوگا اور وے تلوار کی دہار سے گر جائینگے کیونکہ جہان مُردار ہے وہان گدھ بھی جمع ہونگے اور لوگ اونہین بند ہوا کے سب قومون مین لیجائینگے اور جب تک کہ غیر قومون کا وقت پورا نہو یروشلم قومون سے روندا جاے گا" اِن مندرجہ ذیل کی چند باتون پر لحاظ کرو -

۱- شاگردون نے مسیح سے تین سوال کیئے- اول یہ کہ **یہ باتین کب ہونگی** - یہ ۲۰ وین آیت اون تکالیف کی طرف اشارہ کرتی ہے جو کہ بعد اون باتون کے جو شاگردون کے اول سوال مین ہے وقوع مین آنیوالی تہین اوسمین یہ اشارہ ہے کہ خونریزیان اور قتل وقتاً فوقتاً ظہور مین آوینگی - جہان کہین رومی فوج کے جھنڈے کو جنپر گدہ یا عقاب کا نشان تہا لیئے پہرتے ہون اور یہودی ملین تو جسطرح گدہ لاش پر گرتا ہے اسی طرح یہ بھی اون پر حملہ کرینگے *

۲- یہ لفظ گدہ کسیقدر اون گدہون سے جو کہ رومی فوج کے جھنڈون پر بنے ہوئے تہے اشارہ کرتا ہے - ننا- رومی سپاہ نے گدہ کی تصویر اپنے نشانون پر اسوجہ سے بنائی تہی کہ معلوم ہو کہ ہم زبردست اور بیرحم ہین مسیح نے اِس جا پر لفظ گدہ کا شاید اس غرض سے بیان کیا ہے کہ جسطرح گدہ لاش پر گرتے ہین یہ معلوم ہوجاوے کہ اسیطرح بیرحم رومی اپنے مغلوب یہودیون پر حملہ کرینگے - پس اِن دونون باتون کا ایک ہی مطلب ہے - یہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہے

کہ مسیح نے اونہین گدون کا نام جو کہ روم کے جھنڈون پر بنے تھے لیا +

۳۔ "یروشلم قومونسے روندی جاٰئیگی" لوقا ۲۱-۲۴ + یہ ایک محاورہ ہی جس سے نہایت ہی درجہ کی متابعت ثابت ہوتی ہے لیکن تواریخ مین اوسکے پوری ہونیکا کامل ثبوت ملتاہی "غیر قومونکا وقت" سے وہ زمانہ مراد ہی جب غیر قوم خدا کی بادشاہت مین فضیلت حاصل کرینگی یہود کے خارج ہونیکے وقت سے اونکے بحال ہونیکے زمانہ تک نہ صرف غیر قومین فضیلت حاصل کرینگی بلکہ کلیسیا زیادہ تر اونہین سے ترقی پایگی

۴۔ جسوقت مین کہ مسیح کی بادشاہت سب مین پھیل جائیگی۔ تب اسرائیل بھی بحال ہونگے اور سب قومین مسیح کی فرمانبرداری قبول کرینگی۔ آخر مصیبت کے شروع ہونے پر دنیا ختم ہوجائیگی اور اوسکے بعد عدالت ہوگی جسکا ذکر ۲۹ وین آیت مین آیا ہے۔ مسیح نے یہ خبر دی کہ یروسلم کی تباہی کے بعد بہت سی مصیبت ہوگی مگر پھر بحالی آویگی لیکن وہ مصیبت جو دنیا کے آخر مین ہوگی اوسکے بعد دنیا نیست ہوگی +

(۲۹) اون دنون کی مصیبت کے بعد تُرت سورج اندھیرا ہوجائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گر پڑینگے اور آسمان کی قوتین ہلجائینگی۔ دانی ۷-۱۱ و ۱۲ + یسعیاہ ۱۳-۱۰ + حزقی ۳۲-۷ + یوئیل ۲-۱۰ + ۳۱-۳-۱۵ عاموس ۵-۲۰ + ۸-۹ + مرق ۱۳-۲۴ + لوق ۲۱-۲۵ + اعم ۲-۲۰ + مک ۶-۱۲ +

(۲۹) اون دنون کی مصیبت کے بعد" اون دنون سے یہان مراد پچھلے دنون سے ہے جسکا ذکر آیات منقولہ بالا لوقا مین ہے لوق ۲۱ و ۲۴ + اوس آیت کا ایک جزو متی نے لیا ہے۔ پس اسصورت مین اس آیت مین جو فقرہ "اون دنون" آیا ہے وہ اوس بڑی مدت کے دنون سے مراد ہے جسکے مردار اور گدہ مذکورہ آیات بالا صرف اوس کی علامت ہین۔ یہان بحث اوس مدت کے آہستہ آہستہ بڑھنے اور مسیح کے دفعةً آنے پر ہے "ترت" یعنی دفعةً بعد "مصیبت" کے یروسلم کی تباہی کے دنون اور غیر قومون کے وقت پورا ہونے کے بعد آویگی وہ آمد ہوگی۔ روز عدالت سے پہلے مصیبت کا آنا یہودیون کے مسلہ کے موافق تھا اور یہ بات کتب مقدسہ مین بھی پائی جاتی ہے دیکھو مک ۲۰-۷-۱۰ + ۲ پطر ۳-۳ وغیرہ پس یروسلم کی تباہی کے ساتھ جو مصیبت ہے وہ اور ہے اور روز عدالت کے ساتھ جو مصیبت ہے وہ اور ہے۔ یہ رای مرقس کی آیت میں جواسی مضمون کی پائی جاتی ہے

مرقس ۱۳-۲۴-۲۷ کی شرح دیکھو - اور الفاظ اوس آیت کے یہ ہین کہ اون دنون مین اوس تکلیف کے بعد" پس یہ عبارت اوس امر سے کہا روز عدالت "ترت" بعد مصیبت تباہی یروشلم کے آویگا۔ دلالت نہین کرتی ہے - روز عدالت کا گول طور پر بیان ہوا کہ ان دنون مین بعد یروشلم کی مصیبت کے دیگا - پس مرقس کے "اون دنون" سے کل وہ دن جو لوقا کے تفصیلوار بیان مین مذکور ہین مراد ہو سکتے ہین - ہنگل اور ویسلی صاحبان نے مرقس کی عبارت سے بھی مراد لی ہے لیکن واضح ہو کہ یہ تشریح عام جس سے متی ۲۴-۲۹ مجازی قرار پایا ہے ویسلی صاحب کے نزدیک بے بنیاد ہے - صاحب موصوف الصدر نے مرقس ۱۳-۲۴ پر اسطرح شرح کی ہے" اور" اون دنون مین یعنی جو ٹھیک دنیا کے خاتمہ سے قبل ہونگے - **اوس تکلیف کے بعد** یعنی جسکا ذکر اوپر ہوا" مرقس اور متی دونو کی عبارت کو ملانے سے یہ صورت ہوگی یعنی" اور اون دنون مین اوس تکلیف کے بعد (ملکہ) اون دنون کی مصیبت کے بعد ترت سورج اندھیرا ہوجائیگا" وغیرہ - غرض کل بیان اسطرح پر ہوگا کہ ملک مین بڑی تباہی اور لوگون پر بڑا قہر نازل ہوگا - اور تلوار سے قتل ہونگے کیونکہ جہان مردار ہو وہان گدھ بھی جمع ہونگے - وے اسیر ہو کے سب قومون کے درمیان پہونچائے جاوینگے اور جب تک غیر قومون کا وقت پورا نہووے یروشلم غیر قومون سے روندی جائیگی اور اون دنون مین اوس تکلیف کے بعد اور اون دنون کی مصیبت کے بعد ترت سورج اندھیرا ہوجاویگا اور چاند وغیرہ پس یہ ترتیب متی اور مرقس کی عبارت کو لانکہ ظاہر ہے کہ درست ہے کچھ ضرور نہین ہے کہ اسی طور پر ہوئین جسطرح پر ہو ہمارا مطلب نکلے گا - جو لوگ اس بات مین مشکل پاتے ہین کہ مسیح کی گفتگو مین صدہا برس کا فصل ہے یعنی کہ ایک بیان ہو رہا ہے کہ اوسکے ساتھ ہی صدہا سال بیچ کا بیان چھوڑکر ہے آگے کا بیان چلا ہے یہ مشکل بیان مندرجۂ ذیل سے رفع ہوجاوے گی -

۱ - ہمنے ۵ وین باب کی آخر شرح مین بتلایا ہے کہ اس قسم کا فصل چند اور آیت مین بھی پایا جاتا ہے اور یہ بھی اوس شرح سے معلوم ہوگا کہ ایسا فصل یعنی ایک بات کو چھوڑکر دور دراز مدت کی بات ذکر کرنی کس سبب سے ہوا ہے شرح مذکورہ کو بنظر غور دیکھو*

۲ - خداوند مسیح نے قصداً ایسی عبارت مین وہ بیان کیا ہے کہ وقت اور زمانے صاف معلوم نہین ہین - سبب اقرار بیان کرنے کا یہ تھا کہ ٹھیک وقت قیامت کے آنے کا خود مسیح کو بتلانا غرض نہ تھا مسیح نے صرف حالات بیان کیئے ہین کچھ یہ نہین کہ مدت بیان کی ہو کہ اتنی مدت مین فلانی بات ہوگی - اوسنے یہ نہین لکھا ہے کہ اتنی مدت بعد تلوار سے قتل ہونا یا مقید ہو کر تمام قوم مین جانا یا غیر قومون کے وقت کا پورا ہونا پچھلی مصیبت اون دنون کی وقوع مین آوے گی یا اتنے عرصے مین آخری تکلیف اور مصیبت سے پہلے انجیل کی منادی تمام دنیا مین ہوجاوے گی - یہ کچھ نہین کہا ہے "ترت بعد اِن معاملات کے گذر جانے کے مسیح دنیا مین آوے گا لیکن یہ نہین بتلایا گیا ہے کہ کتنی مدت مین

یہ باتین گذر جاوینگی کیونکہ ۳۲ وین آیت مین مسیح نے خود کہا کہ مدت ان حالات کے واقع ہونے کی سوا باپ کے کسی کو معلوم نہین ہے آیات ۲۴-۳۱ تک کُل صورتِ حال واقعاتِ سماوی کی درج ہے کہ جب مسیح کا ظہور عدالت کے واسطے دنیا مین ہوگا تو اوسوقت یہ سب باتین مذکورہ حقیقت مین ظہور مین آوینگی لیکن چونکہ بعض عالمون نے اسکو مجازی بیان قرار دیا ہے اسواسطے ذیل کا بیان لکھتے ہین یعنی ـ

اول ـ کُل بیان آیات ۲۴-۳۱ تک جزاول ایک ہی مضمون کا ہے اور ۲۵ باب ۳۱-۴۶ تک پچھلا حصہ اوسی مضمون کا ہے اون دونون کو ملایا جاوے تو ایک ہی بیان رہتا ہے اور دونون ایک ہی مضمون کے جزو ہین ـ غرض دونون جز ایک ہی صورتِ حال بیان کرتے ہین ـ اگر ایک مجازی ہے تو دوسرا بھی مجازی ہوگا اور اگر ایک حقیقی ہے تو دوسرا بھی جز حقیقی ہے (شرح ۲۵-۳۱-۴۶ بغور ملاحظہ کرو)

دوسرے ـ آیات ۲۴-۳۱ مین چھہ خاص باتون کا بیان ہے (۱) یہ کہ درحقیقت آسمان کا لوٹ پوٹ ہونا (۲) مسیح کے آنے کا نشان (۳) اوس عادل کا ظہور (۴) اقوامِ زمین کا واویلا کرنا (۵) فرشتون کا نرسنگھا پھونکنا (۶) برگزیدون کا جمع کرنا ـ یروشلم کی تباہی کے وقت ان باتون مین سے کسی کا بھی ظہور نہین ہوا نہ کوئی عجیب بات ظہور مین آئی جو ایسی عبارت مین بیان کیجاتی ٭

تیسرے ـ جو دعوی کرتے ہین کہ یہ بیان مجازی ہے وہ اسی طرح کی آیت جنکو وے مجازی سمجھتے ہین جیسا یسعیاہ ۱۳-۹ ـ اور حزقی ۳۲-۷ ، عہدِ عتیق سے انتخاب کرکے اپنی راے کی تائید کے واسطے لاتے ہین لیکن جاننا چاہیے کہ ان آیات مین برائے نام مشابہت ہے ان آیات مین فقط آسمان کے دھندلے ہونے کا ذکر ہی جیسے بخارات کے اوٹھنے سے کبھی زلزلے کے وقت یا جب کسی بڑے شہر مین آگ لگتی ہے تو اوسوقت حال ہوجاتا ہے ـ پس ان آیات مین چھہ خاص باتون مذکورہ مین سے فقط پہلی بات سے کسی قدر مشابہت ہوسکتی ہے اس سے زیادہ ان مین اور کچھ نہین پایا جاتا ہے ـ یشعیاہ اور حزقیل کی آیات مین صرف آسمان کے دھندلا ہونے کا بیان ہے اور ان آیات مباحثت طلبیہ مین لکھا ہے کہ آسمان اور زمین لوٹ پوٹ ہوجاوینگے اور چند خاص باتین وقوع مین آوینگی ـ چھہ خاص باتون سے جنکا ذکر ہوا پانچ آخری جو ہین اونکے مطلب کو کوئی دیکھے اور پھر بتلادے کہ آیات انبیا کی کچھ بھی اون باتون سے مشابہت رکھتی ہین توہم جانین ـ یہ پانچون باتین باب ۲۵ آیات ۳۱-۴۶ کے متعلق ہین یہانتک کہ اونکو ۳۱ سے ۴۶ کا جز سمجھنا چاہیئے ٭

چوتھے ـ جس معاملے کے "ترت" واقع ہونے کا ذکر اس آیت مین ہوا ہے اوسی کی تشریح ۳۶-۵۱

آیات مین ہے - اور عہد جدید مین اکثر روز عدالت کے دفعتاً آنے کا ذکر ہی ہے لیکن یروسلم کی تباہی دفعتاً نہین وقوع مین آئی بلکہ رفتہ رفتہ جسکے حال سے لوگ مدت سے واقف تھے کہ آنے والی ہے - کوئی بات دفعتاً یروسلم کی تباہی کی نسبت ظہور مین نہین آئی رفتہ رفتہ لڑائی کی نوبت یروسلم پر آئی - آہستہ آہستہ سپاہ کی نوبت محاصرہ اوس شہر پر آئی - نوبت بہ نوبت مضافات اوس شہر کے رومیون کے قبضہ مین آئے - پس کسی خاص دن پر یروسلم کی تباہی ظہور مین نہین آئی -

پانچوین - بعض مفسرین جو مجازی معنی لیتے ہین اپنی تائید مطلب کے واسطے دعوی کرتے ہین کہ اس بیان سے دونون معنی یعنی یروسلم کی تباہی اور روز قیامت کا آنا مراد ہے - وے کہتے ہین کہ ان دونون واقعات کا ایک ہی عبارت مین بیان ہے - ہم خود قبول کرتے ہین کہ بعض پیشینگوئیان ایسی ہین کہ اون مین دو معنی ہین لیکن ہم کہتے ہین کہ اگر کوئی بیان مجازی بھی ہو اور اوسکے لفظی معنی بھی لیئے جاوین تو اوسوقت مین کچھ غلطی نہ رہیگی لیکن معلوم ہوا کہ وہ معاملہ لفظی طور پر بھی ہوا - برعکس اسکے اگر اس آیت مین یروسلم کی تباہی مراد لیجاوے تو تواریخ سے مخالفت ہو جائیگی کیونکہ اوس آیت مین یہ ذکر ہے کہ تباہی دفعتاً وقوع مین آئیگی - اور تواریخ مین بالکل اسکے خلاف ہے +

چھٹے - اگر یہ بیان مجازی ہے تو ہم پوچھتے ہین کہ حقیقی بیان قیامت کا کہان ہے - ایسی کونسی آیت ہے جسمین بیان قیامت اس طور پر مجازی نہو جائے گا - شاید یہ دلیل ہماری تصدیق مطلب کے واسطے کافی نہو مگر یہ طریقہ دلیل کا مفسرین کے واسطے جو باوجود یقین کرنے قیامت کے اوسکے اصل ثبوت کو ایک بھید بنا دیتے مین مفید ہے +

ساتوین - شرح آیت ۲۱ مین ہم لکھ چکے ہین کہ لفظ "مصیبت" یہودیون کے کل زمانے مین تباہی پر دلالت کرتا ہے لیکن واقعات ۲۹ آیت وغیرہ کے بعد اوس مصیبت کے ہونے والے تھے - اسواسطے اوس مصیبت سے کچھ علاقہ نہین رکھتے ہین - سوا اسکے کہ وے اسکے بعد آنے والے ہین کیونکہ مرقس نے کہا ہے کہ وہ واقعات "اُن دِنون مین اوس تکلیف کے بعد" ہونگے پس جبتک وہ مصیبت یروسلم کی گذر نجاوے وہ واقعات شروع نہین ہووینگے (دیکھو شرح مرق ۱۳ - ۲۴ - ۲۷) میرے نزدیک یہ امر مسلم ہے +

سورج اندھیرا ہو جائیگا - یہ واقعات آسمانی اس طور پر بیان ہوئے ہین جیسے حقیقتاً دیکھے جائینگے یہ واقعات مسیح کی علامت سے جسکا ذکر تیسویں آیت مین ہے قبل وقوع مین آوینگی اور چونکہ قیامت کیساتھ دنیا کا جلنا ہوگا تاکہ از سر نو بنجاوے (جیسا کہ ۲ پط ۳ - اور مکا ۲۱ باب مین ذکر ہے) اس سبب سے اوسکے لوٹ پوٹ ہونے

اور بخارات کے اوٹھنے سے آسمان پر اندھیرا چھا جائیگا دیکھنے والے کی نظر مین جو زمین کے ہلنے کے وقت اسیر ہونگے ستارے آسمان سے گرتے دکھلائی دینگے اور آسمان کی قوتین ہلائی جاوینگی حقیقت مین زمین ہلتی ہوگی اور ظاہر مین ایسا معلوم ہوگا کہ آسمان بھی ہلتا ہے ٭

(۳۰) تب ابن آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اوسوقت زمین کے سارے گھرانے چھاتی پیٹین گے اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کی بدلیون پر آتے دیکھینگے (۳۱) اور وہ نرسنگھے کی بڑے شور کے ساتھ اپنے فرشتونکو بھیجیگا۔ اور وے اوسکے برگزیدون کو چارونطرف سے آسمان کی اس حد سے اوس حد تک جمع کرین گے (۳۲) اب انجیر کے درخت سے ایک تمثیل سیکھو کہ جب اوسکی ڈالی نرم ہوتی اور پتے نکلتے تم جانتے ہو کہ گرمی نزدیک ہے دانی ۷-۱۳ لوک ۲۱-۲۹ + لوق ۲۱-۲۹ +

۱۲-۱۲ + متی ۱۶-۲۷ + مرق ۱۳-۲۶ + ملک ۱-۷ + متی ۱۳-۴۱ + اقر ۱۵-۵۲ + اتس ۴-۱۶ + لوق ۲۱-۲۹ +

(۳۰) **نشان** یعنی وہ علامت یا جلال جو قبل از ظہور ابن آدم کے ظاہر ہوگا مسیح کی صورت دکھلائی دینے سے پہلے اوسکا جلال نظر آویگا تو قومین اوسکو دیکھکر چھاتی پیٹین گی کیونکہ جسوقت اوسکا جلال نظر آویگا اوسوقت اوسکی صورت بھی دکھلائی دیگی۔

(۳۱) **فرشتون کو بھیجیگا**۔ کہ سب قومون کو اوسکی عدالت کے تخت کے سامنے لاحاضر کرین کچھ دائین کچھ بائین طرف کھڑے ہونگے باب ۲۵ و ۳۲ + مکاشفہ مین بیان آیا ہے کہ فرشتے ہی اوسکی عدالت

مین موجود ہون گے متی ۱۳- ۴۹ + مک ۱- ۲۷ + اتس ۴- ۱۶ +

برگزیدونکو - ترتب وار مُردے اور زندے جو اچھے ہونگے مسیح کے دہنے ہاتھ کہڑے کیئے جاینگے بعد اسکے اسی طور پر بُرے لوگونکو فرشتے مسیح کے بائین طرف کہڑا کرینگے اور یہ علٰحدگی برے اچہون کی اچانک وقوع مین آوے گی - آیات ۴۰-۴۱ دیکھو +

چارون طرف سے جمع کرینگے - یہان پر قیامت کا جلسہ چلا ہے اور باب ۲۵-۳۱-۴۶ پر ختم ہو جائیگا - لیکن قبل اس سے کہ بیان تمامی پر پھونچے مسیح نے اس باب کی باقی آیات مین اپنے بیان کی چند تمثیلون سے تشریح کی ہے اور اپنے آنے کا ذکر کیا ہے کہ دنیا عیش و آرام مین ہوگی کہ مین اچانک طوفان کی طرح آؤنگا اور پھر بیہوش نوکر کی تمثیل بیان کی ہے تاکہ لوگونکو آگے سے معلوم ہو کہ یہ باتین اچانک وقوع مین آئینگی + پھر دوسرے باب مین بھی کنواریون کی تمثیل سے اوسوقت کے دفعتاً آنے کا بیان کیا ہے اور ہر واحد کے انصاف کرنے کا ذکر توڑون کی تمثیل سے سمجھایا ہے اور پھر اوس باب کو ختم کرکے دنیا کے آخر کا حال بیان کیا ہے -

۵ - بیان اس بات کا کہ یروشلم کی تباہی اور ہے اور دنیا کی بربادی یعنی قیامت اور ہے -
امر اول رفتہ رفتہ واقع ہوگا اور امر دوم اچانک ظہور مین آویگا +

یہ بیان دو حصون پر منقسم ہوسکتا ہے یعنی ۲۲-۳۵ تک ایک حصہ اور ۳۶-۴۱ تک دوسرا حصہ دونون بیان الگ الگ اور مختلف ہین - ایک طرف تو یروشلم کی بربادی اور دوسری طرف قیامت کا آنا - ایک وقوع رفتہ رفتہ ہوگا اس طور پر آگے سے حال اوسکی بربادی کا معلوم ہوتا جاویگا دوسری کا ظہور ایسی اچانک بیخبری مین ہوگا کہ کسی کو جبتک وہ آنہ لے گی معلوم نہ ہوگا - ایک کی تمثیل انجیر کے درخت سے کہ آہستہ آہستہ پکتا ہے دی ہے اور دوسرے کا ذکر اسطرح پر ہے کہ طوفان کی مانند محض بے خبری مین لوگون کو دکھائی دیگی - پس ایک حصہ یروشلم کے تباہی کے بیان مین بہ اعتبار تواریخ کے درست ہے یعنی یہ کہ آہستہ آہستہ وقوع مین آیا اسطور پر کہ کوئی وقت خاص اوسکے واسطے مقرر نہین کیا جاسکتا - دوسرا حصہ ایسا بیان ہے کہ وہ صاف قیامت پر دلالت کرتا ہے یہانتک کہ کچھ اس کہنے کی ضرورت نہین کہ یہ مثال چور کے رات کے آنے کی خاص قیامت کی علامت اچانک آنے کی ہے کیونکہ سب جانتے ہین کہ یہ مثال قیامت ہی لی ہے اور اسی طرح یہ بھی ظاہر ہے کہ انجیر کے درخت کی مثال صاف دلالت کرتی ہے کہ وہ امر یعنی یروشلم کی تباہی آہستہ آہستہ وقوع مین آوے گی +

(۳۲) انجیر کے درخت سے ایک تمثیل - مسیح نے یہ بات زیتون کے پہاڑ پر جہان انجیر کے

درخت بکثرت کھڑے تھے کہ - او مارچ کا آخر تھا اور اگرچہ انجیروں کا موسم نہ تھا مگر اس مین شک نہین کہ انجیر کے درختون کی کلیان جو علامت گرمی کے نزدیک آنے کی تھی نکل چلی تھین ◆

جب اوسکی ڈالی نرم ہوتی - جڑون سے نیا عرق پہونچنے کے باعث وہ شاخین نرم ہوتی تھین ◆
اور پتے نکلتے - اس درخت کا پھول نکلتے نہین دکھلائی دیتا پتے کے ساتھ ہی پھل ہرا ہوتا ہے ◆

(۳۳) اسی طرح جب یہ سب دیکھو تو جانو کہ وہ نزدیک بلکہ دروازے ہی پر ہے (۳۴) مین تم سے سچ کہتا ہون کہ جب تک یہ سب کچھ ہو نہ لے اس زمانہ کے لوگ گذر نہ جائینگے (۳۵) آسمان اور زمین ٹلجائینگے پر میری باتین ہرگز نہ ٹلینگی (۳۶) لیکن اوس دن اور اوس گھڑی کو میرے باپ کے سوا آسمان کے فرشتون تک کوئی نہین جانتا

یعق ۵-۹ + متی ۱۶-۲۸ + ۲۳-۳۶ + مرق ۱۳-۳۰ + لوق ۲۱-۳۲ + زب ۱۰۲-۲۶ + یس ۵۱-۶ + یرا ۳۱-۳۵ و ۳۶ + متی ۵-۱۸ + مرق ۱۳-۳۱ + لوق ۲۱-۳۳ + عبرا-۱۱ + زک ۱۴-۷ + مرق ۱۳-۳۲ + اعما ۱-۷ + اتس ۵-۲ + ۲پط ۳-۱۰

(۳۳) جب یہ سب دیکھو تو جانو کہ وہ نزدیک ہے "وہ" کا جواب یعنی مسند بیان نہین کیا گر معنی صاف ہین یعنی جب تم پے در پے مصیبت اور آفت دیکھو تو تم جان لینا کہ تباہی نزدیک ہے ◆

(۳۴) جب تک یہ سب کچھ ہو نہ لے اس زمانے کے لوگ گذر نہ جائینگے
اس آیت کو بہت مفسرین نے بلکہ فی الواقع زمانے کے حال کے اکثر شارحین نے براے ثبوت اس امر کے کہ جو باتین اس گفتگو مین بیانتک مذکور ہین اوسی زمانے کے لوگون کے روبرو وقوع مین آئین نقل کیا ہے - لیکن ہم کہتے ہین کہ یہ دعوے لوقا کا ۲۱-۲۴ پر صادق نہین آتا ہے اسواسطے کہ جو باتین اوس آیت مین مندرج ہین وہ اوس زمانے مین گذرین جنمنے خوب ظاہر کرد کہا یا ہے کہ "یہ سب کچھ" جو اس آیت مین ہے در جواب "یہ کب ہوگا" کے آیا ہے جسکی نسبت

شاگردون نے تیسری آیت مین پوچھا ہے یعنی اونہون نے پوچھا ہے کہ "یہ سب باتین کب ہونگی - اوسکا جواب مسیح نے اسطرح دیا ہے "کہ جب تک یہ سب کچھہ ہو نہ لے اس زمانے کے لوگ گذر نہ جاوین گے" لیکن یہ کلمہ "سب کچھ" جو اس آیت مین مذکور ہے صرف یہودی قوم کی اور یروسلم کی تباہی پر دلالت کرتا ہے - اور یہ "سب کچھ" آیت ۲۳ کی "سب کچھ" سے ملتا ہے - باب ۲۳ - ۳۶ ٹھیک اس آیت کے ہم معنی ہے اور وہ آیت ۳۶ یہ ہے کہ "مین تم سے کہتا ہون کہ یہ سب کچھ اس زمانہ کے لوگون پر آویگا" اور ظاہر ہے کہ اوس آیت کے "سب کچھ" سے یروسلم شہر اور کل یہودی قوم کی تباہی مقصود تھی چنانچہ ہیکل کی تباہی کی نسبت جب شاگردون نے پوچھا کہ "یہ کب ہوگا تو اوسکے جواب مین مسیح نے اوس واقع کا پورا بیان کرکے یہ فرمایا کہ "جب تک کہ یہ سب کچھ ہو نہ لے اس زمانے کے لوگ گذر نہ جائین گے +

(۳۵) میری باتین ہرگز نہ ٹلین گی - یعنی یہ پیشین گوئی کہ اس زمانے کے لوگون پر تباہی آویگی ٹلیگی نہین چاہے آسمان و زمین ٹل جاوے مگر یہ پیشین گوئی کسی طرح نہین ٹلے گی +

(۳۶) لیکن - یہ کلمہ استثنائی منفصل کا ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اوپر کے بیان سے نیچے کا بیان جُدا ہے - یہان سے قیامت کا ذکر شروع ہے +

اوس دن اور اوس گھڑی کو - یعنی شرح وار بیان ہے کہ دن تک بتلایا ہے اور گھڑی دن سے بھی زیادہ خاص ہے +

کوئی نہین جانتا - یہان پر مسیح بتلاتا ہے کہ سوا باپ کے کوئی اوس دن سے واقف نہین ہے پھر بھلا اگر شاگرد بھی اوس دن کی بابت نہ جانے کہ کب آویگا تو کیا تعجب کی بات ہے -

دیکھو اخیر شرح باب ۲۵ - اودن صاحب کہتے ہین کہ "جیسا مسیح روز قیامت سے خبردار نہ تھا کہ کب آویگا اسی طرح مگر نہ تھا کہ یروسلم کی تباہی کے دن اور گھڑی سے بھی خبردار نہ ہوتا" لیکن یروسلم کی تباہی و بربادی کا کوئی دن اور گھڑی خاص نہ تھا جو ہم کہہ سکتے کہ مسیح اوس سے خبردار نہ تھا - کیونکہ وہ تباہی تو بہت عرصے مین رفتہ رفتہ ہوپائی - کسی خاص دن اور گھڑی مین نہ ہوئی - اس آیت کا صاف مطلب یہی ہے کہ قیامت کے دن کی خبر سوا خدائے قادر مطلق کے اور کسی کو نہین ہے - جو دلیل عدم الوہیت مسیح کی اس آیت سے استخراج کرتے ہین اوسکے جواب کے واسطے متی ۱۲ - ۱۹ ملاحظہ کرو +

---

(۳۷) جیسا نوح کے دنون مین ہوا ویسا ہی ابن آدم کا آنا ہے

ہوگا (۳۸) کیونکہ جس طرح اون دنون مین طوفان کے آگے
کہاتے پیتے بیاہ کرتے بیاہے جاتے تہے اوس دن تک
کہ نوح کشتی پر چڑہا (۳۹) اور نہ جانتے تہے جب تک کہ طوفان
آیا اور اون سب کو لیگیا اسیطرح ابن آدم کا آنا بہی ہوگا
(۴۰) دو آدمی کہیت مین ہونگے ایک پکڑا دوسرا
چہوڑا جائے گا (۴۱) دو عورتین چکی پیستیان ہونگی ایک پکڑی
دوسری چہوڑی جائیگی - پید ۶-۳ و ۴ و ۵ - ۷ - ۵ + لوق ۱۷-۲۶ + ۱ پطر ۳-۲۰
اور لوق ۱۷-۳۴ +

---

(۳۷) نوح کے دنون - یہ تشبیہ ۲ پطر ۳-۵-۶ مین بہی آئی ہے اور اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فقط روز قیامت کے بیان سے مقصود ہے -

ابن آدم کا آنا بہی - لفظ "آنا" کی جگہہ یونانی مین "پروسیا" ہے جسکے ٹہیک معنی ہم ہرطرح سے یقین مانتے ہین کہ انجیل مین جسم مین آنا ہے یعنی یہ کہ مسیح بصورت جسمی آویگا جلدی طوفان کی طرح آنا یہان بمقابلہ آہستگی سے نکلنے انجیر کے ہے اور یہ سمجہہ مین نہین آتا کہ کس سبب سے بعض مفسرین ابن آدم کے اس آنے کو جسکا ذکر آیات ۳۰-۳۰ مین ہے اوس آمد سے ابن آدم کی جسکا ذکر آیات ۲۷ اور ۴۲ و ۴۴ اور باب ۲۵-۱۳ و ۳۱ مین ہے جدا سمجہتے ہین - میرے نزدیک ان سب آیات مین ایک ہی آنے کا ذکر ہے +

(۳۸) کہاتے پیتے - یعنی معمولی طور پر اپنی امن و آسایش مین ہونگے +

بیاہ کرتے بیاہے جاتے - اِس خیال سے کہ جیسے سب لوگ جیتے بستے چلے آے ہین ہم بہی

رہین گے۔ یہ خبر نہ ہوگی کہ وہ زمانہ قریب ہے۔ اس سے یہ سمجھنا ضرور نہین ہے کہ خواہ مخواہ برائی اور عیش وعشرت ہی مین مشغول ہون گے۔ بلکہ مطلب اس سے یہ ہے کہ اونکو کچھ آنے والی آفت کی خبر نہ ہوگی۔ اپنے عیش وآرام مین بدستور مشغول ہون گے۔

اوس دن تک یعنی ایک خاص دن تک۔ یروسلم پر یا یہودیون کے ملک پر کوئی ایسے خاص وقت یعنی دن پر آفت نہ آئی جس سے وے لوگ بے خبر ہون بلکہ جیسے رفتہ رفتہ اوس شہر پر اور یہودیون پر تباہی آئی تھی اوس سے زیادہ اور کہین رفتہ رفتہ نہوئی ہوگی پس کوئی خاص دن زوال کا نہوا نہ کوئی گھڑی اچانک اون پر آئی الغرض یہان تک قیامت کا بیان بالعموم تھا یعنی کل آدمزاد پر کیا حالت گذری اب دو تمثیلون مین جو نیچے کی دو آیت مین ہین فرداً فرداً بیان ہوتا ہے یعنی ہر ہر واحد پر کیا حال گذرے گا +

(۴۰) **دو آدمی کھیت مین ہونگے**۔ دیکھو تفسیر آیت ۳۱۔ عجیب طور سے یہان پر یہ بیان کیا ہے دفعتاً برے اور اچھون مین علیحدگی ہوجائیگی +

دو۔ یعنی ایک تو عیسائی ایماندار اور دوسرے گنہگار۔ ایک کو پاک فرشتے جھٹ پٹ آکر مسیح کے دہنے کھڑا کردین گے دوسرے کو فرشتے بائین طرف سزا پانے کو لاکر چھوڑ دین گے +

(۴۱) **دو عورتین**۔ یعنی اوسی طرح ایک تمثیل عورتون کی بھی آئی ہے اسواسطے کہ مرد عورت دونون پر یکسان حال گذرے گا +

(۴۲) اسلیئے جاگتے رہو کیونکہ تمھین معلوم نہین کہ کس گھڑی تمھارا خداوند آویگا (۴۳) پر یہ تم جانتے ہو کہ اگر گھر کے مالک کو معلوم ہوتا کہ چور کس گھڑی آویگا تو وہ جاگتا رہتا اور اپنے گھر مین سیندھ مارنے نہ دیتا (۴۴) اسلیئے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تمھین گمان نہ ہو ابن آدم آویگا۔

متی ۲۵: ۱۳+ مرقس ۱۳: ۳۳+ وغیرہ لوقا ۲۱: ۳۶+ لوقا ۱۲: ۳۹+ ۱ تسلنیکیوں ۵: ۲+ ۲ پطرس ۳: ۱۰+ مکاشفہ ۳: ۳+ ۱۶: ۱۵+ متی ۲۵: ۱۳+ ۱ تسلنیکیوں ۵: ۶+

(۴۲) **اسلیئے جاگتے رہو۔۔۔ خداوند آویگا** - یہ وہی بات ہے جسکا ذکر آیت ۳۶ مین ہے یعنی تم شاگردون کو چاہیئے کہ نہ ایسے لوگون کی طرح طوفان کے وقت خوابِ غفلت مین پڑے ہو اور عیش و عشرت مین نہ مصروف ہو بلکہ "جاگتے رہو" خبردار رہو وہ وقت اچانک آجاے گا - جیسے طوفان کی تمثیل سے ظاہر ہوتا ہے دوسری آمدِ مسیح کی غافل دنیا پر اچانک ہوگی اسی طرح گھر کے مالک سے اور انتظام کرنے والے نوکر کی تمثیل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر شخص پر اچانک یہ واقعہ گذریگا - ڈاکٹر الفورڈ صاحب لکھتے ہین "یہانپر یروشلم کی تباہی کے بیان سے قیامت کا بیان جدا ہوگیا ہے" اسمین شک نہین کہ اس امر کے ثابت کرنے مین جسکو اونسے ثابت نکیا وقت پڑیگی یعنی یہ کہ جس آنے کا ذکر آیت ۴۲ مین ہے اوس آنے کا ذکر آیت ۳۶ مین نہین ہے یا یہ کہ یہ دونو آیات آیات ۳۵-۴۲-۴۳-۴۲ ایک ہی امر پر دال نہین ہین - بیشک اس بات کے ثابت کرنے مین دقت پڑیگی کہ خداوند مسیح کا جواب جو ہے وہ اوسکے آنے کے بیان مین ہے اور جس آنے کا حال شاگردون نے پوچھا تھا وہ آنا تھا

(۴۳) **چور کس گھڑی آویگا** - یعنی اگر گھر کے مالک کو خبر ہوتی جیسے تمکو خبر ہے کہ چور رات مین آنیوالا ہے تو وہ تمام رات جاگتا رہتا - پس یہ تمام عمر زمانہ ہوشیار اور جاگتے رہنے کا ہے - یہی زمانہ ابن آدم کے آنے کے انتظار مین جاگتے رہنے کا ہے +

(۴۴) **اسلیئے تم بھی تیار رہو** - یعنی گھر کے مالک کیطرح تم بھی نہین جانتے کہ کس گھڑی اور کس پہر رات کے چور آویگا اسواسطے تمام رات کو وہ تعبیر عرصہ سے جاگنا چاہیئے" تم بھی "گھر کے مالک کی طرح ہر وقت تیار رہو کیونکہ موت آدمی کیواسطے گویا ابن آدم کا آنا ہے یہ نہین سمجھنا کہ یہان پر مراد ابن آدم کے آنے سے موت ہے یا حقیقتاً ابن آدم کا آنا اور موت یکسان ہو سکتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ قیامت کیواسطے منتظر رہنے کے بجاے موت کے واسطے رہنے کے زور دیا گیا ہے کیونکہ موت درحقیقت بہزار کے قیامت کیواسطے ایک راہ ہے اور کچھ نہین اگر آدمی قیامت کے واسطے تیار ہے تو وہ عین موت کے لیئے تیار ہے - موت صرف دار الجزا مین انتقال کر جانے کو کہتے ہین جہان مسیح کی عدالت کا تخت ہے +

(۴۵) پس کون ہے وہ دیانتدار اور ہوشیار خادم جسے اوسکے خاوند نے اپنے نوکر چاکرون پہ مقرر کیا کہ وقت پر اونہین کھانا دے

(۴۶) مبارک ہے وہ خادم جسے اوسکا خاوند آکر ایسا ہی کرتے پاوے (۴۷) مین تمسے سچ کہتا ہون کہ وہ اوسے اپنے سب مال پر مختار کرے گا (۴۸) پر اگر وہ بد خادم اپنے دل مین کہے کہ میرا خاوند آنے مین دیر کرتا ہے (۴۹) اور اپنے ہمخدمتون کو مارنے اور متوالون کے ساتھہ کھانے پینے لگے (۵۰) اوس نوکر کا خاوند اوسی دن آوے گا کہ وہ اوسکی راہ نہ تکے اور اوس گھڑی کی وہ نہ جانے (۵۱) اور اوسے دو ٹکڑے کرکے اوسکا حصہ ریاکارون کے ساتھہ مقرر کرے گا وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ لوقا ۱۲-۴۲ + ۱ کر ۴-۲ + ۱ قر ۴-۲ + عبر ۳-۵ + مک ۱۳-۱۵-۱۶ متی ۲۵-۲۱و۲۳ لوق ۲۲-۲۹ + متی ۸-۱۲ + ۲۵-۳۰ +

(۴۵) خادم یہان خداوند مسیح نے تمثیل کو ذرا بدلا ہے وہان گھر کا مالک چور سے نگہبانی کر رہا تہا یہان خادم اپنے مالک کا منتظر ہے۔ گھرانا یہان خدا کی کلیسیا ہے جو ہر زمانہ مین مسیح کی منتظر رہتی ہے۔ یہ وہی کلیسیا ہے جسکے حق مین عشاء ربانی کے بارے مین یہ لکھا ہے "جب تم یہ روٹی کھاتے اور مے پیتے ہو تو تم خداوند کی موت کو جبتک کہ وہ نہ آوے جتاتے رہتے ہو" اور اس خادم سے مراد خاصکر وہ لوگ ہین جو خداوند مسیح کے کام مین ہین جنکی نسبت مسیح نے فرمایا ہے کہ "اور دیکھو مین زمانے کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہون"۔

(۴۶) خداوند آکر۔ یعنی عدالت کے واسطے آکر۔ وہی ذکر ہے جو آیت ۳۰ و ۲۷ و ۲۹ و ۳۰ وغیرہ مین آیا ہے +

(۴۷) اپنے سب مال پر مختار کرے گا۔ یہ صرف آقا کی مہربانی کی مثال ہے جیسا کہ دستور

کہ کوئی خادم لایق اور عزیز ہوتا ہے تو آقا اپنے کاموں کا مختار کر دیتا ہے جیسا یوسف فوطیفار کے گھر کا مختار ہوا۔

(۴۸) **میرا خاوند آنے میں دیر کرتا ہے**۔ یہ مسیح کے آنے کی طرف اشارہ ہے کہ عدالت کرنے کو آویگا۔ درحقیقت اوسکے آنے میں شاید عرصہ ہے۔

(۴۹) **مارنے اور پینے لگے**۔ یہ عبارت محاورے کے طور پر آئی ہے جیسے نوکروں کی عادت ہوتی ہے کہ جب جوابدہی کا خیال نہیں رہتا ہے تو انہیں اپنے آقا کے پیچھے اپنے ہمنوں لگتے ہیں اور مطلق لہنان ہو جاتے ہیں ✦

اوسے دو ٹکڑے کرے گے۔ شاید سر کو جسم سے جدا کرکے۔ یا پرانے دستور کے موافق یہ معنی لیے جاویں کہ آرے سے چیر کر۔

حصے۔ یعنی جگہہ اوسکی۔

ریاکاروں کے ساتھہ۔ اسواسطے کہ وہ اپنے مالک کا ایماندار خادم نہ تھا ریاکار تھا ✦

پچیسواں باب

اوسوقت آسمانکی بادشاہت دس کنواریوں کی مانند ہوگی جو اپنی مشعلیں لیکر دولہ کے استقبال کے واسطے نکلیں (۲) اُنمیں پانچ ہوشیار اور پانچ نادان تہیں (۳) جو نادان تہیں اونہوں نے اپنی مشعلیں لیں مگر تیل ساتھہ نہ لیا (۴) پر ہوشیاروں نے مشعلوں کے ساتھہ برتنوں میں تیل لیا۔ افس ۵۔ ۲۹ و ۲۷ مکا ۱۹۔ ۷ و ۹۔ ۲۱ و ۹ + متی ۳۔ ۷ و ۳۲ اور ۳۲۔ ۱۰ ✦

پچیسوان باب

دس کنواریون کی تمثیل - ۱ - ۱۳ - اوپر کے باب مین جو ایک تمثیل خادم کی ہے جسنے حالت انتظار مین کہا ہے کہ "میرا خاوند آنے مین دیر کرتا ہے" اوسمین مسیح نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ٹھیک وقت میرے آنے کا ہے چنانچہ ایسے الفاظ مین بیان ہوا ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ وہ وقت بہت قریب ہے لیکن یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ وقت بہت دور ہو۔ اس تمثیل سے مسیح کے اوس اشارہ کا مطلب اور بھی زیادہ صاف ہوجاتا ہے۔ وہ کنواریان جنکی نسبت آیا ہے کہ جب دولہ نے دیر لگائی وہ سوگئین اونسے مراد آدمیون سے ہے جو موت کی خواب مین پڑے گویا منتظر ہین کہ کب عدالت کا روز آوے۔ آدمی موت کیواسطے ایسا آمادہ نہین ہے جیسا روز قیامت کے واسطے لیکن قیامت کی تیاری عین موت کیواسطے آمادہ ہونا ہے شاید ابن آدم آدمیون کے جیتے جی آوے لیکن تاہم جبتک ہم مدتون دراز موت کی نیند مین نہ سوئے ہون شاید وہ نہ آوے۔ اگر ہمارے شمع دل مین خداوند کے فضل کا روغن نہو تو آخرت کے روز کچہ ہمارا علاج نہوگا کف افسوس ملنا اور دانت پیسنا ہوگا۔ پس مدعا یہ ہے کہ قیامت کی طیاری قبل مرنے کے کرنی چاہیئے۔ جو قیامت کی تیاری ہے وہی موت کی ہے اور جو موت کی ہے وہی قیامت کی طیاری ہے +

(۱) **اوسوقت** - یعنی قیامت کے روز +

دس کنواریون - یعنی ایسی دس عورتین جنکی شادی نہ ہوئی ہو۔ کنواری کہنے سے کچہ اونکا تقدس مقصود نہین ہے مطلب صرف اوس سے باکرہ ہے یعنی جنکی شادی نہ ہوئی اور ذکر اونکا اسواسطے یہان آیا ہے کہ شادی کی رسمیات مین یہ ایک مشہور رسم تہی کہ دس کنواری عورتین منتخب کیجاتی تہین اسی سبب سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کل آدمزاد سے مراد ہے کہ امتحان مین ہین اون سب کے واسطے لفظ **کنواریون** کا آیا ہے۔ عدد دس کی تخصیص غالبًا اسی سبب سے ہوگی کہ دولہ کے ہمجلیس شادی مین اکثر اسی قدر ہوا کرتی تہین جیساکہ معلوم ہوتا ہے کہ دس ہی مشعلین بہی اکثر ہوا کرتی تہین +

دولہ کے استقبال کے واسطے نکلین - اسوقت مین دولہ اپنی دولہن کو اوسکے گہر سے لیکر اپنے گہر کو آتا ہے جہان شادی کی رسمیات ادا ہوتی ہین اور یہ دس کنواریان یا اوس دولہے کے گہر یا کسی اور جگہہ راستے مین اوسکا استقبال کرتی ہین +

(۲) پانچ ہوشیار اور پانچ نادان - اِس سے اشارہ اون کے چلن ور ویئے کی طرف ہے کہ وہ کیسی کیسی تھین - کوئی اِس سے یہ نہ سمجھے کہ انسان مین سے آدہے نجات پاوینگے اور آدہے عذاب مین پڑینگے یہان غرض تعداد سے نہین ہے صرف غرض اِتنی ہی ہے کہ بعض بُرے ہونگے اور بعض اچھے ❖

(۳) مشعلین - ڈسٹین صاحب نے ربی سلمون سے اسطرح پر نقل کی ہے کہ "اسمعیلیون کے ملک مین یہ دستور تھا کہ جب رات کے وقت دولہن کو اوسکے باپ کے گھر سے دولہے کے گھر لاتے تھے تو اوسکے ساتھ دس جھاڑ بھی ہوتے تھے - ہر جھاڑ کے اوپر ایک پیالی سی لگی ہوتی تھی جسمین چیتھڑے اور روغن اور رال رکھی جاتی تھی جسکو جلا کر دولہے کے آگے آگے لے چلتے تھے" ❖

(۴) برتنون مین تیل لیا - اور یہ بھی دستور تھا کہ ہر کنواری ایک ہاتھ مین کپی تیل کی بھی رکھتی تھی تاکہ جسوقت مشعل دُہندلی پڑے اوسیوقت اوسپر تیل ڈالدیوے ❖

(۵) جب دولہا نے دیر کی سب اونگھنے لگین اور سو گئین[۳] (۶) آدہی رات کو دہوم مچی کہ دیکھو دولہا آتا ہے اوسکا استقبال کیواسطے نکلو (۷) تب اون سب کنواریون نے اوٹھکے اپنی مشعلین درست کین (۸) اور نادانون نے ہوشیارون سے کہا اپنے تیل مین سے ہمین بھی دو کہ ہماری مشعلین بجھی جاتی ہین - ۱ - تس ۵ - ۶ - متی ۲۴ - ۱ - ۴۲ ❖ ۱ تس ۴ - ۱۶ ❖ لوق ۱۲ - ۳۵ ❖

(۵) جب دولہا نے دیر کی - یعنی جبکہ قیامت کے آنے مین عرصہ ہے - اِس بات پر کہ قیامت کا روز نزدیک ہے جلد آیا چاہتا ہے اور جلد اوسکے متوقع ہونا اور منتظر رہنا چاہیئے عہد جدید مین بہت زور دیا گیا ہے لیکن آج کل کے غلط تفسیر کرنے والون نے اِسکو بالکل معلق کر دیا ہے جسکے سبب سے بہت آدمی ان باتون پر جیسا چاہیئے غور نہین کرتے ❖

سب اونگھنے لگین اور سو گئین - یعنی جو زندہ ہین وہ زندگی مین اور مُردے حالتِ موت مین ابنِ آدم کے منتظر ہین -

(۶) آدہی رات کو - یعنی جب عرصہ دنیا کا بہت تنگ ہو جاوے گا اور زمانہ فنا کا بہت قریب ہوگا اونگھنے سے مُراد یہ کسی طرح نہین ہے کہ مُردون کی ارواح ایسی غفلت مین پڑی ہونگی کہ کچھ خبر نہوگی - مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ ان امتحان کا بالکل گذر گیا ہے جنکے دلون کی شمع مین روغنِ فضل ہوگا وہ خوش رہین گے " مبارک وے مُردے ہین جو خداوند مین ہوکے اب سے مرتے ہین - - روح کہتی ہے کہ ہان تاکہ وے اپنی محنتون سے آرام پاوین اور اونکے اعمال اون کے ساتھہ پیچھے چلے آتے ہین (مک ۱۴-۱۳) ایسے لوگون کو عدالت کا روز کچھہ دور معلوم ہوگا اور گو اوس دن کے آنے تک اون لوگونکو پوری برکت حاصل نہوئی ہوگی مگر اوسکا انتظار اون پر گران نہین گذرے گا - مدتین اونکو گویا یان سی کٹ جاوین جیسے جب آسمان صاف ہوتا ہو اور کچھہ گرد وغبار نہین ہوتا - تو دور دور کی چیزین نزدیک معلوم ہوتی ہین اسی طرح ہوا سے برکت اثر بہشت مین پاک لوگون کو مسیح کی آمد کو مدتہا سالہا دور ہو لیکن مقدس کے الفاظ سے جو اس موقع پر آئے ہین صاف صاف پایا جاتا ہے کہ بہت قریب معلوم ہوگی ہان البتہ گنہگارونکی ارواح حالتِ اضطراب مین ہون گی - جب یاد کرینگی کہ ہمکو تکلیف اور بیقراری قیامت تک سہنی پڑے گی تو اونکو یہ بہت بڑا معلوم ہوگی لیکن پھر جب اونکو خاص اوس روز کی سختیون اور عذاب کا خیال آویگا تو اونکو بھی ہیبت کے مارے وہ وقت بہت قریب معلوم ہوگا +

دہوم مچی - یعنی یا تو یہ کہ دولہا کی طرف والون نے آکر خود سوتے ہوؤن کو جگایا اس سبب سے دہوم مچی یا تماشائیون نے جو برات کے منتظر تھے یا اون کنواریون نے ایک دوسرے کو جگاتے وقت دہوم مچائی کہ اوٹھو برات آتی ہے - اور یہ بیان اوسکا کالحیدا اس بات کے کہ ابنِ آدم اچانک بیخبری مین آجاویگا مخالف نہین ہے مگر درست یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان نرسنگے کے متعلق ہے کہ جب آخری نرسنگہا پھونکا جائیگا تو اوسوقت دروازہ رحمت اور توبہ کا دفعتاً بند ہو جائیگا اور قیامت آجاوے گی - لیکن اوس سے بھی زیادہ درست یہ معلوم ہوتا ہے کہ دہوم مچنے سے مُراد یہ ہے کہ لوگ اوسوقت کو دیکھکر اقرار کرین گے اور ناامیدی تمام دنیا مین پکارے گی کہ مسیح آتا ہے اب ہر شخص پنے کئے کو پہونچے گا +

(۷) کنواریون نے اوٹھکر - یعنے قیامت کے روز سب مُردے جی اوٹھین گے -

اپنی مشعلین درست کین - اسواسطے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ وے ابدی جلال مین چمکین +

(۸) اپنے تیل مین سے ہمین بہی دو - جو روح پریشان حالی مین خدا کے فضل اور رحمت سے محروم ادٹھے گی اوسکا یہ ذکر ہے کہ اپنے آپکو تباہ حال دیکھکر اور دن سے مدد کی متوقع ہوگی مگر افسوس اوسوقت کچہ کسی کی مدد کام نہ آوے گی جو عقلمند ہوگا سو اپنے واسطے اور اور جو نادان ہوگا سو اپنے واسطے جیسا جسنے کیا ہوگا ویسا بھگتے گا -

اس مقام سے رومن کیتھلکون کے اونکے اور ون کے جو اسطرح کا دعوی کرتے مین سنانہ اندالغرض کی ایک عجب تردید نکلتی ہے - حال یہ ہے کہ راستبازی تشیل سے بچ جاوینگے - جب ہم ”سب کچھ کر چکے تو بھی ہم نکمے بندے مین“ (لوقا ۱۷ - ۱۰) ہمنے کچھ اچھے کامون کے سبب نجات نہین پائی ہے بلکہ مسیح کی راستبازی ہماری نجات کا باعث ہے

(۹) پر ہوشیارون نے جواب مین کہا ایسا نہ ہو کہ ہمارے اور تمہارے واسطے کفایت نہ کرے بہتر ہے کہ بیچنے والونکے پاس جاو اور اپنے واسطے مول لو (۱۰) جب وے خریدنے گئین دولہا آپہونچا اور وے جو طیار تھین اوسکے ساتھ شادی کے گھر مین گئین اور دروازہ بند ہوا (۱۱) پیچھے وے دوسری کنواریان بہی آئین اور کہنے لگین - اے خداوند اے خداوند ہمارے لئے دروازہ کھول (۱۲) تب اوسنے جواب مین کہا مین تمسے سچ کہتا ہون کہ تمہین نہین پہچانتا (۱۳) اسلئے جاگتے رہو کیونکہ تم نہ دن جانتے کہ کونسی دن یا کونسی گھڑی ابن آدم آویگا (۱۴) کہ وہ اوس آدمی کی مانند ہے جسنے دور ملک مین سفر کرتے وقت اپنے نوکرون کو بلا کر اونہین اپنا مال سپرد کیا - لوقا ۱۹ - ۱۲، مرقس ۱۳ - ۳۴، متی ۷ - ۲۱ و ۲۲ و ۲۳

زب ۵-۵ + حب ۱-۱۳ + یوح ۵-۱۳ + متی ۴۴-۲۴ و ۴۴ + مرق ۱۳-۳۳ و ۳۵ + لوق ۱۲-۳۶ + اقر ۱۶-۱۳ + اتس ۵-۶ + ۱-پط ۵-۹ + مک ۱۶-۱۵ + لوق ۱۹-۱۲ + متی ۲۱-۳۳ +

(۹) بہتر ہے کہ بیچنے والون کے پاس جاؤ - معلوم ہو کہ اوسوقت سب کوشش لاحاصل ہوگی اور عقلمندون نے جو کچھ خیال مین آیا وہ جتلادیا لیکن اسوقت مین عدم امکان ایسے امر کا ظاہر تہا کیونکہ عدالت کا وقت [illegible]

(۱۱) [illegible] ہمارے لیے دروازہ کھول دے - کوئی اس سے نہ سمجھے کہ گمراہ درحقیقت بہشت کے دروازہ تک پہونچ جاوینگے [illegible] صرف اونکی نا امیدی کا حال بیان کرنا ہے گویا کہ وہ لوگ حالتِ ناامیدی مین [illegible] سے یہ باتین کرینگے مگر اسوقت یہ التجا اونکی محض بے سود ہوگی +

(۱۲) کہ تمہین نہین پہچانتا - یعنی تم مجھکو اپنا خداوند بتلاتے ہو گویا کہ تم میرے بندے ہو جس حال مین کہ مین تمکو پہچانتا نہین [illegible] ہوتے مجھسے کبھی درحقیقت مین پیدا کی مین تمکو کچھ نہین جانتا ہون جاؤ اے بدکارو ہمیشہ کو میرے یہان سے خارج ہو +

(۱۳) اس لیے جاگتے رہو - یعنی حالت زندگی مین خبرداری کرو اور غافل مت رہو +

دس توڑونکی تمثیل

جیسے کنواریون کی تمثیل سے روزِ عدالت کا انتظار خواہ جیتے جی ہو یا حالت موت مین ہو پایا جاتا ہے اسیطرح اس تمثیل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب تک زندگی کا زمانہ ہے کوشش اور طیاری کرتے رہنا چاہیئے +

(۱۴) دور ملک مین سفر کرتے وقت یعنی خداوند مسیح آسمان پر گیا ہے اور زندون اور مردون کا انصاف کرنے پھر آویگا +

ہر ایک کو اوسکی لیاقت کے موافق "توڑے" توڑے سے مراد وہ امانت ہے کہ سپرد کی گئی ہے جسکی جواب دہی ہوگی - ہر شخص کو اس دارالامتحان مین کوئی امانت سپرد کی گئی ہے جو جیسی لیاقت رکھتا ہو اوسی لیاقت کے موافق خدا کے یہان اوسکی جوابدہی کرنی ہوگی +

(۱۵) ایک کو پانچ توڑے دوسرے کو دو تیسرے کو ایک ہر ایک کو

اوسکی لیاقت کے موافق دیا اور تُرت سفر کیا (۱۶) تب جسنے پانچ توڑے پائے تھے جاکر اور لین دین کرکے پانچ توڑے اور پیدا کیئے (۱۷) یون ہی اوسنے بھی جسے دو ملے تھے دو اور کمائے (۱۸) پر جسنے ایک پایا گیا اور زمین کھود کر اپنے خداوند کے روپے گاڑ دیئے (۱۹) مدت بعد اون نوکرون کا خاوند آیا اور اون سے حساب لینے لگا (۲۰) سو جسنے پانچ توڑے پائے تھے پانچ توڑے اور بھی لیکر آیا اور کہا ایخداوند تو نے مجھے پانچ توڑے سونپے دیکھ مینے اوسکے سوا پانچ توڑے اور بھی کمائے ۔ رومیوں ۱۲-۶ ۱ قر ۱۲-۷ و ۱۱-۲۹ و افس ۴-۱۱

(۱۶) پانچ توڑے اور پیدا کیئے - اِن پانچ توڑون سے مراد عمدہ کام کا انصرام کرنا ہے جسکو کسی نے اپنی لیاقت عالیہ کے موافق کیا ہو - پانچ اور توڑون سے مراد طرح طرح کی نیکی ہے جو اوس شخص نے اپنی زندگی مین کی ہے اور نیک کام اوس شخص کا شاید یہ ہو کہ خدا کی کلیسیا کا خادم رہا ہو اور ایمانداری کے ساتھ امورات متعلقہ اپنے کو بجا لایا ہو یا شاید کوئی دولتمند ہو اور اوسکے متعلق یہ کام ہے کہ آدمیون کی بھلائی مین مشغول ہونا اور خدا کا جلال ظاہر کرنا جسکو اوسنے خوب فیاضی سے ادا کیا ہو - غرض جیسی جسکی لیاقت ہے ویسی ہی اوسکی پرستش خدا کے بیان ہوگی - اگر کوئی حاکم ہے اور اوسنے اپنا کام یعنی لوگون کو برائی سے بچانا اور با ہمدگر نزاع و فساد نہونے دینا اچھی طرح کیا ہو تو اوسکا حساب اوسی طرح ہوگا ✦
(۱۸) جسنے ایک پایا - یعنی جسکے متعلق تھوڑا کام ہے اور اسقدر جو اہمیت نہین ہے جسقدر پانچ توڑے والونکو

تھی تسپر بھی اوسنے ایمانداری کے ساتھہ کام نکیا +

خداوندکے روپیئے گاڑ دیئے۔ یعنی جو جوابدہی اوسکے ذمّے خدا کے یہان دینا تھی اوسکا کچہ خیال نکیا سب خاک مین ملادی اور خودغرضی مین سب کوڈبو دیا +

(۱۹) **مدّت بعد**۔ یہانپر اشارہ اِس بات کی طرف ہے کہ روز عدالت کے آنے مین شاید بہت عرصہ ہے

خاوند آیا۔ یعنی ابن آدم انصاف کرنے کو آویگا +

(۲۰) **اور بھی کمائے**۔ یعنی جو صادق بندہ ہے خوش و خرّم ہوکر خوب جرأت سے اپنے خداوند کے سامنے آویگا متی نے یہا لکھا ہے کہ دیکھ مینے اور بھی کمائے اور لوقانے اسطرحپر لکھا ہے "تیری منانے دس منا پیدا کی" پس ان دونون عبارتون سے ملکر ایک نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آدمی کسطرحپر خدا سے ملکر نیک کام کو پورا کرتا ہے کیونکہ ایک مین پایا جاتا ہے کہ آدمی نے اپنی کوشش سے پیدا کیا اور دوسرے کے کلام سے خدا کی دی ہوئی چیز سے پیدا ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن فقط متی کے اس بیان سے بھی کہ "تونے مجھے پانچ توڑے سونپے" پایا جاتا ہے کہ بندہ نیک کام خدا ہی کے وسیلے کرتا ہے +

(۲۱) اوسکے خاوند نے اوس سے کہا اے اچھے اور دیانت دار نوکر شاباش تو تھوڑے مین دیانت دار نکلا مین تجھے بہت چیزون پر اختیار دونگا تو اپنے خاوند کی خوشی مین شامل ہو (۲۲) اور جسنے دو توڑے پائے تھے وہ بھی آکر کہنے لگا اے خداوند تونے مجھے دو توڑے سونپے دیکھہ اونکے سوا مینے دو توڑے اور بھی کمائے (۲۳) اوسکے خاوند نے اوس سے کہا اے اچھے اور دیانت دار نوکر شاباش

تو تھوڑے مین دیانتدار نکلا مین تجھے بہت چیزون پر مختار کرونگا اپنے خاوند کی خوشی مین شامل ہو متی ۲۴ - ۴۷ و ۳۴ و ۴۶ آیتین لوقا ۱۲ - ۴۴ اور ۲۲ - ۲۹ و ۳۰ + ۲ تم ۲ - ۱۲ + عبر ۱۲ - ۲ + ۱ پطر ۱ - ۸ + ۱۱ یونانی مین داخل ہو + ۲۱ آیت

(۲۱) **شاباش** - کیونکہ اگرچہ ہمنے اپنے نیک کامون کے سبب سے نجات نہین پائی ہے (اسواسطے کہ ہمارا گناہ ہماری نیکی سے ازحد زیادہ ہین) باوجود اسکے جب گناہ تو بالکل مسیح کے وسیلے بخشے گئے باقی رہے نیک کام جو ہمنے مسیح پر ایمان لانے کے سبب کئے ہین سو اوسکا اجر روز آخرت مین ملے گا اور خدا کی نظر مین ہمارے کام پسند ہون گے +

تو تھوڑے مین دیانتدار نکلا - یعنی تیرے کام اگرچہ نہایت پاسداری سے شمار کرین تھوڑے ہی ہین لیکن اجر اوس سے زیادہ ہی دیا جاویگا - تھوڑی سی ایمانداری بڑا کام کرجاتی ہے اور بڑے اجر کا موجب ہوتی ہے +

بہت چیزون پر اختیار دونگا - یا جیسا کہ لوقا کے باب ۱۹ - آیت ۱۷ مین آیا ہے کہ "اب تو دس شہر پر اختیار رکھ" جیسا کہ ہوا کرتا ہے کہ بادشاہ وفادار ملازم کو کسی صوبہ یا چند شہرون کی مالگذاری اور حکومت اختیار دے دیتا ہے —

تو اپنے خاوند کی خوشی مین شامل ہو یعنی وہی مقبول بندہ جسکو سب طرح کی حکومت اور اختیار صوبے کا ملے گا بڑی شادمانی کے ساتھ خدا کے ظل عاطفت مین رہے گا اور اوسکی حکومت کی خوشی مین شریک ہوگا +

(۲۴) **تب وہ بھی جسنے ایک توڑا پایا تھا آکے کہنے لگا اے خداوند مین تجھے ایک سخت مزاج آدمی جانتا تھا کہ جہان نہین بویا وہان تو کاٹتا اور جہان نہین چھترایا وہان جمع کرتا ہے**

(۲۵) سو مین ڈرا اور جا کے تیرا توڑا زمین مین چھپایا دیکھہ تیرا جو ہے موجود ہے (۲۶) اوسکے مالک نے جواب مین اوس سے کہا اے بد اور سست نوکر تو نے جانا کہ مین وہان کاٹتا ہون۔ جہان نہین بویا اور وہان جمع کرتا جہان نہین چھیٹا (۲۷) پس تجھے مناسب تھا کہ میرا روپیہ صرافون کو دیتا کہ مین آکے اپنا مال سود سمیت پاتا (۲۸) سو اِس سے یہ توڑا چھین کر جس پاس دس توڑے ہین اوسے دو۔

(۲۴) **ایک توڑا پایا تھا** - خداوند مسیح کا اِس سے یہ مطلب نہین ہے کہ جن آدمیون کے ذمے تھوڑی جوابدہی ہے وے بڑی جوابدہی والون سے کم ایماندار ہوا کرتے ہین - جن لوگون پر فہم عالیہ یا دولت کے سبب سے بار جوابدہی کا زیادہ ہوتا ہے وہ اکثر ایسا کرتے ہین کہ اوس عقل یا دولت کو نہ صرف بے ایمانی کا بلکہ سخت بدذاتی کا آلہ بنا لیتے ہین - یہان پر شاید جاننا چاہیے کہ تھوڑی نقدی کا سپرد کیا جانا بسبب اوس شخص کی کم لیاقتی کے ہوگا اور یہی کم لیاقتی اوسکی غفلت سے ظاہر ہوئی اوسکو ایک توڑا فقط اِس سبب سے ملا تھا کہ اوسکی لیاقت تھوڑی اور دل اور ارادہ سست تھا۔

سخت مزاج آدمی - ایسے آدمی بہت کم ہین جو اپنی خطاؤن کے عذر کرنے کے واسطے خدا پر سختی کا الزام لگا دین گویا وہ کہتے ہین کہ اوسنے بہت سخت مذہب بنایا ہے اور بہت مشکل قواعد مقرر کیے ہین اور بڑی خواہش نفسانی ہین ہمکو دی [illegible] نجات کچھ رکھا نہین مقرر کیا اور دین عیسوی کی صداقت کے واسطے کوئی واضح نشان نہین بتایا - حاصل یہ ہے کہ وہ آدمیون سے اونکی لیاقت سے زیادہ طلب

بوتا ہے اور وہ کاٹنا چاہتا ہے جو اوس نے بویا نہین ہے +

نہین چھترایا - یہ فقرہ گیہون سے بھوسا جدا کرنے کی ذکر کی طرف اشارہ کرتا ہے تو ایسا آدمی ہے جہان تو نے چھترایا نہین وہان سے صاف دانہ جمع کرتا ہے +

(۲۵) مین ڈرا - اسمین شک نہین کہ بہتیرے پست حوصلہ ہونے کے باعث جہنم مین ڈالے جائینگے "ڈرانے والے" بھی بداعتقادون کی طرح آگ اور گندھک کی جھیل مین پہونچینگے (مکاشفہ ۲۱ - ۸)

تیرا جو ہے موجود ہے - یعنی جو کچھ تو نے مجھے دیا تہا وہ مین تجھے واپس دیتا ہون - مینے کچھ تیرا نقصان نہین کیا مین تو محض بےقصور ہون مینے کچھ چیز ضائع نہین کی ہے یہ تیرا حساب برابر ہے -

(۲۶) اے بد اور سست نوکر بد اسواسطے کہا کہ اپنے خداوند پر الزام لگاکے اپنے آپ کو بچاتا ہے +

تو نے جانا یعنی مالک مجرم کے قول کو خود دہراتا ہے تاکہ اوسی کے قول پر اوسکی سرزنش کرے ان الفاظ کو اگر سوال کی صورت پر کہا جاوے تو اچھی طرح مطلب کہلتا ہے مثلاً "کیا تو نے مجھے سخت مزاج آدمی جانا" +

(۲۷) پس تجھے مناسب تہا - اگر فرض کیا جاوے کہ مین سخت مزاج تہا تو تجھے یہ چاہیئے تہا اور بعض یہ سمجھتے ہین کہ یہ دعوی کہ جہنم مین گنہگارون کے واسطے ہمیشہ عذاب ہے بہت سخت ہے اور قابل یقین کے نہین ہے اسی واسطے اوسکا انکار کرتے ہین اور توبہ نہین کرتے ہین - اونکے واسطے بہتر ہے کہ یہ کہتے اگر یہ عذاب ہمیشہ کا اسقدر سخت ہے تو مین نیکیان اسقدر کرونگا کہ مجھے اوسکا سہنا نہ پڑے -

صرافون کو - یعنی جو لوگ لین دین کرتے ہین اور روپیہ اورونکو دیتے ہین اور آپ بھی اورون سے قرض لیتے ہین اور سود دیتے ہین - غرض اس آیت مین خداوند مسیح اوس مجرم سے قطع حجت کرتا ہے کہ جیسا تو کہتا ہے اگر مین سخت مزاج ہون تو چاہیئے تہا کہ تو نے انصاف کیا ہوتا اگر تجھکو ضائع ہوجانے کا خوف تہا اسی سبب سے اس مال کو نہین بڑہایا تو خزانہ مین جمع کردیا ہوتا کہ مقرری سود تو ملتا اگر آدمی اپنی دسترسی اور لیاقت سے زیادہ فاکرکے نیکنامی نہ حاصل کرے اتنا تو ضرور ہو کہ اپنی لیاقت اور دسترسی سے کمتر مرتبے مین بھی نہ گرجاوے +

(۲۸) سو اوس سے یہ توڑا چہین کر - یعنی جو کچھ موقع خدمت کرنے کا اور امتحان کے واسطے

جو مہلت دی گئی تھی وہ سب اُس سے لیلو۔

(۲۹) کیونکہ جس پاس کچھ ہے اوسے دیا جائیگا اور اوسکی بڑہتی ہوگی اور جس پاس کچھ نہین اوس سے وہ بھی جو رکھتا ہو لے لیا جائیگا (۳۰) اور اِس نکمّے نوکر کو باہر اندھیرے مین ڈالدو وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ متی ۱۳-۱۲ + مرق ۴-۲۵ + لوق ۸-۱۸ + ۱۹-۲۶ + یوح ۱۵-۲ + متی ۸-۱۲ + اور ۲۴-۵۱ +

(۲۹) جس پاس کچھ ہے - یعنی جس نے ایمانداری کے ساتھ کوشش کرکے اوس مال کو بڑھایا ہے + **جس پاس کچھ نہین ہے** یعنی جسنے کچھ بڑھایا نہین اوس سے وہ بھی جو پہلے ملا تھا لے لیا جاویگا -
(۳۰) اور اِس نکمّے نوکر کو باہر اندھیرے مین ڈالدو - یہ انتہا انصاف کی ہے اور خدا کی مہربانی کے تمام وسائل کا جاتا رہنا اور حیات ابدی سے اور خدا کے حضور کے جلال سے محروم رہتا ہے -
(دیکھو شرح متی ۸-۱۲)

بیان عدالت آخری کا - ۳۱-۴۶ +

۱- باب ۲۴-۲۹-۴۱ تک ابتدائی حالات روز عدالت کے مذکور ہین اور چونکہ ذکر اون حالات کا ایک خاص مطلب کیواسطے وہان آیا ہے یعنی یہ کہ روز عدالت مین کہ دفعتاً وقوع اوسکا ہوگا - اور یروشلم کی ہلاکت مین کہ آہستہ آہستہ ہوگی تمیز ہوجاوے اسواسطے خداوند مسیح نے آخر بیان کو چھوڑکر چند اور باتین متعلق اوسکے اور ابن آدم کی آمد کی نسبت تمثیلی بیان مین بتلائی ہین لیکن یہان پہ موقع ہے کہ آخر بیان بھی جو رہگیا تھا تمام کیا جاوے - چنانچہ غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان بالکل اوپر کے بیان کے متعلق اور مناسب ہے اور یہ پچھلا بیان بالا کا پیوند ہے اور دونوں کو ملاکر پڑھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ ایک ہی بیان ہے -
۲- اسکی کوئی وجہ نہین کہ اِس بیان کو تمثیل کہا جاوے - جسقدر بیان تمثیلی اوپر آئے ہین اُنمین لفظ مانند یا اوسکے ہم معنی کوئی نہ کوئی لفظ ضرور آیا ہے جس سے اوس بیان کا تمثیلی ہونا صاف ظاہر ہے مثلاً آسمان کی بادشاہت

فاران جنیز کی مانند ہے۔ غرض کل الفاظ سیانیہ حقیقی ہین اور بیشک آیات ۲۹ لغایت ۴۶ تک جن چیزونکا بیان ہے وہ سب حقیقی ہین اور حقیقی نام اونکے واسطے آئے ہین مجازی کیطرح نہین ہین اور اِس آیت مین حقیقی ابن آدم کا ذکر ہے کہ حقیقی طور پر مجموعہ حقیقی عدالت کو حقیقی طور پر آئیگا جسکا ذکر کتب مقدسہ مین اکثر جگہہ آیا ہے +

۳۴ - بعض شارحین اِس بات کے مقر ہین کہ یہ آیت یروشلم کی تباہی کے بیان مین مجازاً آئی ہے لیکن ہمکو کچھ اِن لوگونکی ایسی شرح کی غلطی بتلانا ضرور نہین ہے اسواسطے کہ ہمارے کل بیان سے غلطی اُنکی صاف ظاہر ہے ہمنے اِس کل بیان کو جسکو شاگردوان نے اپنے دو سوالون مین تفصیل وار ذکر کیا ہے اسطور پر لکھا ہے کہ یسوع کی آمد اور یروشلم کی تباہی مین فرق ہوجاوے نہ یہ کہ دونو باتونکو ملا دیا ہو +

(۳۱) جب ابن آدم اپنے جلال سے آویگا اور سب پاک فرشتے اوسکے ساتھ تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھےگا (۳۲) اور سب قوم اوسکے آگے حاضر کی جائینگی اور جسطرح گڈریا بھیڑ دنکو بکریونسی جُدا کرتا ہے وہ ایک کو دوسرے سے جُدا کریگا

(۳۳) او بھیڑونکو دہنے اور بکریونکو بائین کھڑا کریگا زک ۱۴-۵ ۔ متی ۱۶-۲۷ + ۱۹-۲۸ + ۲۹ مرق ۸-۳۸ + اعما ۱-۱۱ + اتسی ۴-۱۶ + ۲ تس ۱-۷ + یہو ۱۴ + مکا ۱-۷ + روم ۱۴-۱۰ + ۲ قرہ ۵-۱۰ + مکا ۲۰-۱۲ + مرق ۸-۳۸ + ۳۴-۷ و ۱۰ + متی ۱۳-۴۹ +

(۳۱) ابن آدم۔ جہانکہین قیامت کا ذکر ہے وہان یہی لکھا ہے کہ بیٹا انصاف کریگا باپ کا کچھ ذکر نہین ہے اسواسطے مکاشفات باب ۲۰ - آیت ۱۲ مین خدا کا ذکر جو آیا ہے اوس سے خدا مجسم سمجھنا چاہیے اِس آیت مین ابن آدم کی الوہیت کا قطعی ثبوت ہے جو ایسا کلام آیا ہے اور جو ابن آدم کا لقب خداوند مسیح نے اختیار کیا ہے کچھ عاجزی کی غرض سے صرف اختیار نہین کیا ہے بلکہ اِس غرض سے کہ دانیال

نبی کی رویا مین ابن آدم کی نسبت پیشخبری ہوئی ہے اوس سے مطابقت ہوجاوے +

جلال کے تخت پر - یعنی ہمیشہ کی بادشاہت کے آخری تخت پر حاکمون کیطرح اوسکو سب طرح کا اختیار انصاف کرنے کا ہوگا اور اسی سبب سے آیت ۳۴ مین اوسکو بادشاہ لکھا ہے +

(**۳۲**) **اور سب قوم** - ہر ملک اور ہر زمانہ کی کل قومین اشور اور فارس اور یونان اور روم روس اور انگلستان ہندوستان اور امریکہ وغیرہ کل دنیا کی سب قومین مسیح کے سامنے حاضر ہونگی کیونکہ مکاشفات باب ۱ آیت ۷ مین لکھا ہے کہ "ہر آنکھ اوسے دیکھے گی" اور یہ ظاہر ہے کہ ہر شخص کا انصاف علیحدہ ہوگا کچہ یہ نہین ہوگا کہ قوم قوم کا انصاف کیا جاوے اسواسطے کہ لیاقت اور غیر لیاقت جسکے مطابق انصاف ہوگا ہر شخص کی جدا ہے (آیت ۳۵-۴۰ اور ۴۲-۴۵) اسیطرح باب ۲۸ آیت ۱۹ - مین رسولون کو حکم ہے کہ سب قومون کو جاکر سکھلاؤ اور بپتسمہ دو وغیرہ اور کل قوم کے بپتسمہ دینے سے غرض ہے کہ ہر شخص کو اوس قوم کے بپتسمہ دو - مرقس نے باب ۱۶ - آیت ۱۵ مین اسطرح اس بیان کو لکھا ہے کہ "تم تمام دنیا مین جاکے ہر ایک مخلوق کے سامنے انجیل کی منادی کرو" اسیواسطے ہم سبکو ضرور ہے کہ مسیح کی مسند عدالت کے آگے حاضر ہووین تاکہ ہر ایک جو کچہ اوسنے بدن مین ہوکے کیا کیا بھلا اور کیا برا موافق اوسکے پاوے" (۲ قرہ ۵-۱۰) کیونکہ "اوسنے ایکدن ٹھرایا ہے جسمین وہ راستی سے دنیا کی عدالت کریگا" (اعم ۱۷-۳۱)

جدا کریگا - اس جدائی کا وقوع انصاف کرنے سے پہلے ہی ہوگا اور یہ فقرہ اوس راے سے جو مقدس کتاب مین جابجا مضامین عبارت سے صاف ظاہر اور مفہوم ہوتی ہے کہ کل مردون کا جی اوٹھنا اگرچہ ایک ہی وقت مین ہوگا مگر دو حالت پر ہوگا عجیب طور سے مطابق ہوجاتی ہے - اعم ۲۴-۱۵ مین آیا ہے کہ "یہ قیامت راستون اور ناراستون کی ہوگی اور لوح ۵-۲۹ مین لکھا ہے کہ زندگی کی قیامت کیواسطے اور سزا کی قیامت کیواسطے جلائے جاوینگے وردان ۱۲-۲ مین ذکر ہے کہ بعض حیات ابدی کیواسطے اور بعض رسوائی اور ذلت ابدی کیلئے جاگ اوٹھینگے - پاک لوگ اچھی یعنی جلال کی قیامت چاہتے ہین اور پولوس نے عمدہ قیامت کا حاصل ہونا چاہا ہے (فلپ ۳-۱۱) اور ہر شخص اپنے اپنے درجہ پر ہوگا (ا قرہ ۱۵-۲۳) اور یہ جو یہان آیا ہے کہ مسیح انکو دہنی بائین کھڑا کریگا اس سے یہ مطلب ہے کہ قبل اس سے جزا یا سزا کا حکم ہو وہ جگہہ ہی اونکی حالت پر دلالت کریگی - یہان گڈریا کی تشبیہ ہے جسکے سبب سے بعض شارحین نے یہ غلطی کی ہے کہ کل بیان کو پوری ۴۶ - آیت کی "تمثیل بھیڑ اور بکری کی" نام رکھا گڈریئے کا ذکر بہت ہی مختصر طور پر ایک چھوٹی سی تشبیہ کے ساتہ آیا ہے اور فقط اس مطلب کیواسطے ہے کہ انصاف کرنے سے پہلے جدائی ہوگی - اسمین شک نہین کہ اسجگہہ سے اور نیز اور جگہون سے جہان کہین کتب مقدسہ مین اس قسم کے ذکر آئے ہین کچہ اشارہ ان دونو جانورون کی خاصیت اور عادت کا پایا جاتا ہے - بکرا ایک شریر جانور

ہوتا ہے اسواسطے بدذات خراب آدمیون کے واسطے خوب مناسب ہے۔ عبرانی مین ایک ہی لفظ ہے جس سے بکرا اور دیو دونون معنی لیئے جاتے ہین۔ اسیطرح شاید ہمیشہ داہنے ہاتھہ کو ترجیح ہی دیجاتی ہے اور داہنے ہاتھہ کی بیٹھک عزت کی جگہہ سمجھی جاتی ہے +

(۳۴) تب بادشاہ اونھین جو اوسکے دہنے ہین کہے گا۔ ای میرے باپ کے مبارک لوگو اوس بادشاہت کو[21] جو دنیا کی بنیاد ڈالتے ہی تمہارے لیئے طیار کی گئی میراث[22] مین لو۔ (۳۵) کیونکہ مین بھوکھا تھا تمنے مجھے کہانا کہلایا[23] مین پیاسا تھا تمنے مجھے پانی پلایا مین پردیسی تھا تمنے مجھے اپنے گھر مین اوتارا

[21] روم ۸-۱۷ + ایطا ۱-۴ و ۹ اور ۳-۹ + تک ۱-۲ + متی ۲۰-۲۳ + مرق ۱۰-۴۰ + اقر ۲-۹ + عبر ۱۱-۱۶ [23] یسعی ۵۸-۷ + حزق ۱۸-۷ + یعق ۱-۲۷ + عبر ۱۳-۲ + ۳ یوح ۵ +

(۳۴) اوس بادشاہت کو - خدانے ازل سے جلال کی بادشاہت جو ہمیشہ کے واسطے قائم ہے گی طیار کی ہے اور پہلے ہی سے اون لوگون کے واسطے جو مسیح پر ایمان لانے اور اطاعت کرنے سے اوسکے وارث ہونگے مقرر کی گئی ہے۔ مسیح کے وسیلے شفاعت پانے کا بند وبست ٹھیک اسی کے موافق اختیار کیا گیا ہے جو لوگ اسکی شریعت کو قبول کرینگے بیشک نجات کے مشتاق ہونگے۔ اگر اس آیت سے کوئی دعوی کرے بعض شخص کی قسمت مین پہلے ہی سے یہ بادشاہت مقرر ہے تو ہم دعوی کر سکتے ہین کہ برعکس اس قبلے کی آیت اہ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ نہین۔ بدذاتونکی آگ ہمیشہ سے اونکے لیئے مقرر کی گئی ہو بلکہ وہ آگ شیاطین کیواسطے مقرر ہی مگر باوجود اسکے کہ آگ ہمیشہ سے اون بدذاتون کے واسطے نہین ہے پہر بہی بدذات اوسمین ڈالے جادین گے +

(۳۵) کیونکہ اسکا کیا سبب ہے کہ یہی لوگ بادشاہت کے وارث ہونگے اور اور نہین ہونگے۔ اسکا سبب یہ ہے کہ رحمت اور محبت کے کام جو اونہون نے کیئے تھے اونکی طرف ہوکر اس بات کی گواہی دین گے کہ مسیح کا تعلق

اور اوسکا سامزاج اِن لوگون کے دلون مین ہے اور جو کچھ اِنھون نے کیا ہے سب مسیح کے نام سے اور اوسی کی خاطر کیا ہے۔ چونکہ بیان اِس طور کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال ہی پر اجر موقوف ہے اسواسطے بعض یہ کہتے ہین کہ اِس سے ایمان کے وسیلے راستباز ہونے کا جو مسئلہ ہے باطل ہوا جاتا ہے۔ ہم کہتے ہین کہ۔

(۱) ظاہر ہے کہ یہان اِس بات کی پوری شرح نہین مقصود ہے کہ اجر کس چیز پر موقوف ہے اور کون کون وسائل اجر کے ہین + ہان البتہ چند کام نکوئی کے مذکور ہین سو وہ بھی جب خاص مسیح کے اور اوسکے بھائیون مین سے کسی کے واسطے کیئے جاوین۔ اور حقیقت مین اِسی سے اصل مطلب کھلتا ہے اور اِسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی کے مقبول ہونے کا اصل وسیلہ مسیح پر ایمان لانا ہے جو اوسکے کام سے ظاہر ہے۔

(۲) یہ "بھائی" خداوند یسوع مسیح کے رسول ہین جنکی نسبت مسیح نے یہ فرمایا ہے کہ وہ جو تمھین قبول کرتا مجھے قبول کرتا ہے" اور ٹھیک اِسی کے ہم معنی آیت ۴۰ اور ۴۵ کا مطلب ہے اور اسی کا اطلاق ہر زمانے کے کل خادمانِ مسیح کے اوپر ہو سکتا ہے "جو کوئی ایک پیالہ پانی کا اِس سبب سے تمھین پینے کو دے کہ تم مسیح کے ہو مین سچ کہتا ہون کہ اوسکا یہ کام رایگان نہ جائیگا وہ ضرور اِس کا اجر پاویگا" پس یہ خاص ایمان ہی کے کام ہین (دیکھو شرح باب ۱۰-۴۰-۴۲)

رسولون کا ماننا یہ ہے کہ اونکی باتون کو اور خوشخبری کو جو اونھون نے دی ہے قبول کرین اور اسی کو ایمان کہتے ہین جسکے سبب وہ لوگ اچھے کام کر سکتے ہین +

(۳) بیانِ مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند مسیح نے وسائل اجر کی پوری شرح اِس آیت مین کیون نہین کی اوسنے وہی خاص باتین ذکر کی ہین جو رسولون موجودہ کے مناسب حال تہین اوسنے اِنہین انجیل کی منادی کرنے والون کی نسبت کہا ہے جو کوئی بسبب مجھپر ایمان لانے کے تمکو ماننے اور بھوک اور پیاس اور قید اور جلا وطنی کی حالت مین جو تمکو سہنا پڑے گی تمھاری مدد کرے وہ دیکھ لیگا کہ روز انصاف کے مین اوسکا اجر دینے والا ہونگا +

(۳۶) ننگا تھا تمنے مجھے کپڑا پہنایا بیمار تھا تمنے میری عیادت کی قید مین تھا تم میرے پاس آئے (۳۷) اوسوقت

راستباز اوسے جواب مین کہینگے ایخداوند کب ہمنے تجھے بھوکھا دیکھا او اور کھانا کھلایا یا پیاسا اور پانی پلایا (۳۸) کب ہمنے تجھے پردیسی دیکھا اور اپنے گھر مین اوتارا یا ننگا اور کپڑا پہنایا (۳۹) ہم کب تجھی بیمار یا قید مین دیکھکر تجھہ پاس آئے (۴۰) تب بادشاہ اونسے جواب مین کہیگا مین تمسے سچ کہتا ہون کہ جب تمنے میرے اون سب سے چھوٹے بھائیون مین سے ایک سے کے ساتھہ کیا تو میرے ساتھہ کیا (۴۱) تب وہ بائین طرف والون سے بہی کہیگا اے ملعونون میرے سامنے سے اوس ہمیشہ کی آگ مین جاؤ جو شیطان اور اوسکی فرشتون کے لیئے تیار کی گئی ہے۔ یعیٰ ۲-۵ او ۶ا؛ ۲تم ۱-۱۶؛ استث ۱۴-۱۴۱۳ اور ۱۹-۱۷؛ متی ۱۰-۴۲؛ مرق ۹-۴۱؛ عبر ۶-۱۰؛ زبور ۶-۸؛ متی ۷-۲۳؛ لوق ۱۳-۲۷؛ متی ۱۹-۴۰ و ۴۲؛ ۲پط ۲-۴؛ یہود ۶

(۳۷) اوسوقت راستباز اوسے جواب مین کہین گے۔ ایسے بڑے اجر کے واسطے اپنے بالکل نالایق ہونے کا اقرار خود پاک لوگ اپنی زبان سے کرینگے اور اونکی عاجزی اونکی زبان سے معلوم ہوگی ⁂

(۴۰) تو میرے ساتھہ کیا۔ یعنی خداوند نہایت پیار سے اونکی ذراسی نکوئی اور پسندیدہ کامون کا بڑا اجر دیگا اور کہیگا کہ یہ گویا میرے ہی لیئے کیا تہا اسواسطے مین اسکے شکریہ مین تمکو ہمیشہ کا جلال عطا کرتا ہون اور دیکھیے ایک ادنیٰ آدمی جو قابل خیرات کے ہے مسیح اپنے برابر کو بتا کر کہتا ہے کہ جو رحم ادنیٰ آدمی پر کیا جاوے وہ عین میرے ساتھہ رحم ہے اور جتنی نکوئیان کسیکے واسطے کیجا وین اون سبھونکا عوض مین دونگا ⁂

(۴۱) جو شیطان اور اوسکے فرشتون کے لیئے تیار کی گئی ہے۔ افسوس ان

لوگونکی گمراہی پر (دیکھو شرح آیت ۴۴) جب سے عالم کی بناہے تب سے ان لوگون کے واسطے جلال کی بادشاہت تیار اور مقرر کی گئی ہے لیکن افسوس انھون نے اپنی کم بختی سے اوسکو کہودیا اور ہمیشہ کی آگ مین جو اونکے واسطے نہین" بلکہ شیطان اور اوسکے فرشتون کے لیئے تیار کی گئی ہے" جاگرے" خدا نے آدمیون کے لیئے دوزخ نہین بنائی اوسنے تو ایک نجات دہندہ کافی قدرت والا بھیجا اور ایک بہشت آدمیون کے واسطے بنائی تہی اور کچہ سزا کا بند وبست نہین کیا تہا لیکن اوسکی رحمت کا بند وبست ان لوگون کے حق مین بیکار رہا اور اونہون نے کم بختی سے اپنے آپکو لائق بہشت کے نہین رکہا اسواسطے خدا اونکو بہی آگ کی جہیل مین جو شیطان کے لیئے ہے ہمیشہ کے لیئے ڈال دیگا +

(۴۱) کیونکہ مین بہوکہا تہا پر تمنے مجہے کہانیکو نہ دیا پیاسا تہا مجہے پانی نہ پلایا (۴۳) پردیسی تہا تمنے مجہے اپنے گہر مین نہ اوتارا ننگا تہا تمنے مجہے کپڑا نہ پہنایا بیمار اور قید مین تہا تمنے میری خبر نہ لی (۴۴) تب وے بہی جواب مین اوس سے کہینگے اے خداوند کب ہمنے تجہے بہوکہا یا پیاسا یا پردیسی یا ننگا یا بیمار یا قیدی دیکہا اور تیری خدمت نہ کی (۴۵) تب وہ انہین جواب مین کہیگا مین تمسے سچ کہتا ہون کہ جب تمنے میرے ان سب سے چہوٹے بہائیون مین سے ایک کے ساتھہ نہ کیا تو میرے ساتھہ بہی نہ کیا (۴۶) اور وے ہمیشہ کے عذاب مین جلینگے پر راستباز ہمیشہ کی زندگی مین۔ استث ۱۴-۳۱ اور ۱۴ + دان ۱۲-۲ + یوح ۵-۲۹ + روم ۲-۷ + ذک ۲-۸ + اشم ۹-۵ +

(۴۴) تب وے بھی جواب مین اوس سے کہینگے - اس قسم کا جواب خراب دل والون سے نکلیگا - یسوع خود اونکے منہ سے یہ بات کہواتا ہے تا معلوم ہو کہ جب مرتبان ٹیڑے تو اوسوقت یہ عذر پیش نہین جایگا - لیکن کوئی خراب آدمی یہ بھی یقین جانتا ہے کہ ہمیشہ کی آگ مین جلنے کی لایق ہون - وہ تو اپنے دل مین یہ کہیگا کہ مینے ایسا کیا بڑا نقصان کیا ہے جو ایسی سخت سزا کے لائق ہونگا - اونکی نظر مین یہ کیسی بڑی بیرحمی بلکہ غیر ممکن البقین معلوم ہوتا ہوگا کہ مین شیطان اور اوسکے فرشتون کے ساتھ ہمیشہ رہنے کے لائق ہون لیکن جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی اس بارے مین کیا راے ہوگی -

(۴۵) تو میرے ساتھہ بھی نہ کیا - یعنی مسیح اون سے کہیگا کہ تمہارے چلن رویے نہایت نالائق کے تھے اور جو گناہ تمنے امر و نہی کے کیئے وے سب میری ہی ذات خاص کے خلاف تھے - کیونکہ مجسم محبت غیر محدود خدا مین ہی ہون - مسیح اپنی شان کے موافق لوگون کے گناہونکا اندازہ کریگا اور چونکہ اوسکی شان غیر محدود ہے لوگون کے گناہونکا کچھ انتہا نہ ہوگا جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ صرف ہمیشہ کا عذاب اونکے اعمالون کا پورا بدلا ہوگا - ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم اوپر آیت ۳۵ - اور ۴۰ - کی شرح مین اسکا ذکر اچھی طرح کر چکے ہین کہ یہ کلمات "ان سب سے چھوٹے بھائیون مین سے" جو ہین مسیح کے رسول اور انجیل کے پہونچانیوالون کیطرف دلالت کرتے ہین پس جو کوئی بدذات آدمی رسولون وغیرہ کا انکار کرتا ہے وہ عین مسیح کا مطلق انکار کرتا ہے اس گفتگو مین کسی خاص جرم جیسے چوری یا زنا وغیرہ کا ذکر اون گنہگارون سے نہین آیا ہے اصل گناہ جو قابل لحاظ کے ہوگا وہ یہی ہے کہ مسیح کا انکار کرنا اور انجیل کی عمدہ تعلیم کو رد کرنا مسیح کو نہ ماننا ہے اور مسیح کو نہ ماننے سے کل گناہ جس طرح کے ہووین قائم رہین گے دیکھو شرح باب ۱۰ - ۳۲ -

(۴۶) اور وے ہمیشہ کے عذاب مین جائینگے - جن لوگونکا یہ عقیدہ ہے کہ گنہگارون کی قیامت سے ایکہزار برس پیشتر پہلی قیامت کو راستباز موت سے اوٹھائے جائینگے - وہی لوگ کسیطرح روز عدالت کے اس کل معاملہ کو نہین سمجھا سکتے ہین - دیکھیئے بیان سے صاف کہلتا ہے کہ جب خداوند مسیح دوسری اس دنیا مین آویگا جب وقت کی خبر دیگا نہین تو سب کے سب راستباز اور گنہگار ایک ہی وقت مین اوسکے سامنے حاضر ہونگے اور قبل پانے حکم اخیر کے سب برے اچھے ایک دوسرے کے مقدمے کو سنین گے - مگر اون لوگون نے بات بنانیکے واسطے ایک یہ باریکی نکالی ہے کہ وہ دن ایکہزار برس کے برابر ہوگا سو اسکا کچھ ثبوت اس آیت مین نہین پایا جاتا سوا اسکے اون لوگون کی راے کے مطابق یہ چاہیئے کہ گنہگارون کی روبکاری ہونے یا جی اوٹھنے سے پیشتر یہ راستباز

اوس روز کے کل ہماڑ دن سے خلاصی پاکر جلال کے ساتھ ایکہزار برس اس دنیا مین سلطنت کرلین مگر بخلاف اونکی رائے کے مسیح کے بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قبل اس سے کہ راستباز اپنا اجر پاوین بُرے لوگ اوٹھاکر ازمائے جاوینگے اور ذلیل کیئے جاوینگے ۔

پر راستباز ہمیشہ کی زندگی مین۔ اب دیکھیئے لفظ "ہمیشہ" کا جیسا راستبازون کیواسطے آیا ہے کہ ہمیشہ کو اجر پاوینگے ویسا ہی بدون کے واسطے آیا ہے کہ ہمیشہ کے عذاب مین مبتلا رہینگے ۔ دونون کی مدت مین کچھ فرق نہین ۔ جیسے بہشت کے سکون پایدار ہین ویسے ہی دوزخ کی بنیاد مضبوط ہے جیسا کہ پاک لوگون اور فرشتون کی عالی ذات تبدل پذیر نہین اسیطرح شیاطین اور گنہگارون کی بُری خصلتین بدلنے سے باہر ہین اور جیسا کہ یونانی زبان مین ترجمہ **ہمیشہ** ہوا ہے کمال وسعت اون معنون کے جنکے واسطے اس سے بڑھکر اور کوئی لفظ اوس زبان مین نہین ملتا ہے تبلاتا ہے اسیطرح ہمکو یقین ہے کہ اس عبارت مین اس سے بڑھکر اور کوئی کلمہ ادائے مطلب کیواسطے نہین آسکتا ہے اور چونکہ یہ لفظ "ہمیشہ" کا خاص خدا کی ذات کیواسطے بھی استعمال کیا جاتا ہے مثلاً کہتے مین کہ خدا ہمیشہ تک رہیگا تو بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ اطلاق سزا اور جزا کا بھی ہمیشہ تک خدا کی بادشاہت کیطرح قایم رہیگا ۔ بدلیگا نہین "بدلیان اور کالی گھٹا مین اوسکے آس پاس ہین ۔ صداقت اور عدالت اوسکے تخت کی بنیاد ہین" زب ۹۷ - ۲ ۔

مسیح کے دوبارہ آنے اور روز عدالت کے بارے مین۔ ہم کچھ بیان اس باب پر لکھتے ہین ۔ بعض نکتہ چین یہ گرفت کرتے ہین کہ عہد جدید کے اکثر مقامون سے ایسا پایا جاتا ہے کہ مسیح کا دوبارہ آنا اور روز عدالت رسولون کے زمانہ مین ہونے کو تھا اور نہین آیا ۔ وہ مقام یہ ہین یعق ۵ - ۷ "پس اے بھائیو خداوند کے آنے تک صبر کرو" ۱ پطر ۴ - ۷ "یہ سب چیزون کا آخر نزدیک ہے" فلپ ۴ - ۵ "خداوند نزدیک ہے" عبر ۱۰ - ۳۷ "کہ اب تھوڑی سی مدت ہے کہ آنے والا آویگا اور دیر نہ کریگا" غرض ایسی آیات کو دیکھکر بعض عیسائی مفسر بھی یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ رسولون نے درحقیقت دھوکا کھایا لیکن زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ یہ بھول اگر صحیح ہے تو خود خداوند مسیح کے کلام مین بھی خاصکر اس ۲۴ - اور ۲۵ وین باب کے بیان مین لازم آویگی حتیٰ کہ اگر وہ غلطی ٹھہرے تو ضرور لازم آویگا کہ مسیح سے بھی وہ غلطی ایسی ہی سرزد ہوئی جیسا کہ اوسکے شاگردون سے ۔ مگر یہ مشکل ہمارے ذیل کے بیان سے انشاء اللہ دفع ہوجائیگی (۱) بارہا مسیح نے اور اوسکے رسولون نے یہ کہا ہے کہ روز عدالت کے خاص وقت کی کسیکو مطلق خبر نہین ہے چنانچہ اسی بارہ مین ہمارے منجی نے اپنے رسولون سے اعم ۱ - ۷ مین

فرمایا ہے کہ "تمہارا کام نہیں کہ اون وقتون اور موسمون کو جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار مین رکہا ہے جانو" پہر پولس رسول نے ۱ تسلنیکی ۵۔ ۱ و ۲ مین اسی قسم کے الفاظ سے اوس وقت کا حال اسطرح پر لکہا ہے کہ "پر اے بہائیو تمہین اوسکی حاجت نہیں کہ وقتون اور موسمون کی بابت کچہ لکہون اسواسطے کہ تم آپ خوب جانتے ہو کہ "خداوند کا دن اسطرح آویگا بسطرح رات کو چور آتا ہے"۔ پس یہ بات کہ تسلنیقی اسکو "خوب" جانتے تہے صاف ظاہر کرتی ہے کہ اوس زمانے کے تمام عیسائیون مین یہ امر مشہور تہا کہ اوس وقت کی کسیکو ٹہیک خبر نہین لیکن اس بیان مین جتنی اور آیات ہین اون سب سے زیادہ عجیب یہ آیت ہے جو خاص ہمارے مسیح کا فرمودہ ہے کہ "اوس دن اور اوس گہڑی کی بابت سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہین اور نہ بیٹا کوئی نہین جانتا ہے"۔ الحاصل اب دیکہئے کہ عدم واقفیت یا بہول ایسے معاملون مین جسکی نسبت کوئی آدمی خود صاف اقرار کرتا ہو کہ مین خبردار نہین نہ مجکو الہام ہوا اوس شخص کی اور باتون پر جو الہام سے ہوئی ہون کسی طرح موثر نہین ہوسکتی ہے +

(۲) علاوہ برین بہت سے اشارات عہدجدید مین ایسے ہین جنسے ثابت ہوتا ہو کہ اوسدن کے آنے کی مدت کا کچہ ٹہیک نہین تہا۔ ذیل کی آیات سے یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ مسیح کے دوبارہ آنے سے پیشتر لوگونکو موت آجاویگی ۱ قرنتی ۴۔ ۱۴ ۲ قرنتی ۴۔ ۱۴ ۵۔ ۱ فلپی ۱۔ ۲۱ وغیرہ ۳۔ ۱۰ و ۱۱ "میرا خداوند آنے مین دیر کرتا ہے" متی ۲۴۔ ۴۸ مین خادم کی یہ عبارت تمثیل مین آئی ہے۔ پہر متی ۲۵۔ ۵ مین لکہا ہے کہ "جب دولہا نے دیر کی" یہ بہی لکہا ہے کہ "آسمان کی بادشاہت اوس آدمی کی مانند ہے جسنے دور ملک مین سفر کرتے وقت وغیرہ" متی ۲۵۔ ۱۴ + یوحنا ۲۱ باب آیت ۲۲ و ۲۳ مین یسوع نے اپنے عزیز شاگرد کی نسبت جو فرمایا کہ "اگر مین چاہون کہ جبتک مین آؤن وہ یہین ٹہرے تو تجکو کیا" تو اس بات سے اون رسولون کے دلون مین یہ سمائی کہ وہ شاگرد مرے گا نہین لیکن یوحنا نے آگے چلکر لکہا ہے کہ یسوع کا یہ مطلب نہین تہا اور پہر بعینہ اونہین الفاظ کو جو یسوع کی زبان سے صادر ہوئی تہی اسطرح نقل کیا ہے کہ معلوم ہوجاوے کہ خود مین بہی اسکے اصل مطلب کو نہین پہونچا تہا۔ پہر پولس رسول نے ۲ تسلنیکی ۲ باب آیت ۱۔ ۱۰ تک جو لکہا ہے اوس سے ایسا پایا جاتا ہے کہ وہ دن جبتک کہ بڑے بڑے اچنبہون کی باتین نہولین نہین آویگا۔ رہی مکاشفات۔ سو اوسکی اگر ٹہیک تفسیر کیجاوے تو یہ معنی ہونگے کہ زمانہ قیامت سے پہلے کی دور دراز معاملات کی خبرین اوس کتاب مین ہین۔

(۳) کل بہید مقدمے کا ۲ پطرس ۳ باب آیت ۸ سے کہلتا ہے۔ پطرس نے ہمکو یاد دلایا ہے کہ "خداوند کے نزدیک ایک دن ہزار برس ہے"۔ مفتاح اس بہید کا اسمین بخوبی حاصل ہوتا ہے اور اسی رسول نے

یہ خبر ہمکو دی ہے کہ آخر زمانہ کے مسخرے اور ٹھٹھہ باز یہ اعتراض کرینگے کہ اب "اوس کے آنیکا وعدہ کہان" جسکے جواب مین پطرس نے فرمایا ہے کہ ایسے معاملات کا بعد اور مدت خدا کی ریاضی سے دریافت کرنا چاہیئے انسان کی ریاضی خدا کی باتون مین کام نہین کرتی ہے - ایک دن اوسکے نزدیک ایک ہزار برس کے برابر ہے اور وہ عبارت جس سے چند روز کا اشارہ پایا جاتا ہے کیا عجب ہے کہ اوس سے چند ہزار برس یا بیشمار سالین مقصود ہون -

فی الجملہ اگرچہ امر صحیح ہے کہ مسیح اور اوسکے شاگرد دونون ہمین اسبات کی خبر دے گئے ہین کہ دوسری آمد کا زمانہ ہمین معلوم نہین یا ادنہون نے جابجا بکثرت ایسے الفاظ استعمال کیئے ہین جس سے ٹھیک مدت نہین معلوم ہوتی ہے یا اگر خود انہون نے ایسی عبارت کا جہان یہ پایا جاتا ہو کہ وہ زمانہ بہت قریب ہے مطلب بتا دیا ہو تو کل اعتراض جو اونکی اور تورات پہ ہین جنکے الہامی ہونے کی الہام والے خود مقر ہون دفع ہو جاینگی -

الفرڈ صاحب اس بارے مین یون فرماتے ہین کہ روز عدالت کا ٹھیک وقت نہ جاننے سے کچہ اون رسولون کی اور الہامی باتون متعلق روز قیامت مین خواہ وہ باتین قبل از وقوع ہون یا قیامت کے ساتہ واقع ہونیوالی ہون خلل نہین آسکتا ہے - اوسدن اور اوس گھڑی کی بابت جاننا کچہ اون رسولون کے الہام کے متعلق نہ تہا بلکہ اوسدن گھڑی کی بابت جو جو باتین ہین اونکو اپنی الہام کی روسے بیان کیا ہے اور یہ بات یعنی ٹھیک ٹھیک جاننا اوسوقت کا سچ تو یون ہے کہ خدا کے فضل سے لوگون کے واسطے عجب طور پر موجب بہبودی کا ہو گیا ہے اور جس حالت مین کہ اوسوقت کی بابت خبر ہمارے آگاہ کرنے کو موجود ہے وہ امید اوس دن کے آنے کی جو رسولون کے زمانہ مین تہی تب ہی سے ایسی نیک دلی کی علامت رہی ہے کہ اوسیطور پر زمانہ کے لوگون کو خداوند کی آمد کا منتظر رہنا چاہیئے اور اسی معاملہ کے یقین لانے پر ہمارے ایمان کی پختگی موقوف ہے - اوسدن کا ٹھیک وقت نہ معلوم ہونے سے ہماری امید کو اشتعالک ہوتی ہے اور آدمی مستعد رہتے ہین *

چھبیسوان [26] باب

اور یون ہوا کہ جب یسوع یہ سب باتین کر چکا تو اوسنے اپنے شاگردون سے کہا (۲) تم جانتے ہو کہ دو روز بعد عید فسح ہوگی اور

ابن آدم حوالہ کیا جاوے گا کہ صلیب پر کھینچا جاوے (۳) تب سردار کاہن اور فقیہہ اور قوم کے بزرگ قیافا نامی سردار کاہن کے گھر مین اکٹھے ہوئے [۳] مرقس ۱۴ باب ا لوقا ۲۲ باب ۲ یوحنا ۱۳-۱۰ زبور ۲-۲ یوحنا ۱۱-۴۷ اعمال ۴-۲۵

چھبیسوان باب

(۱) **اور یون ہوا** - یعنی خداوند مسیح کے وعظ و نصائح کا زمانہ تمام ہوا - اب متی اوسکے خاتمہ یعنی مصلوب ہونے اور آسمان پر جانے کا حال قلمبند کرتا ہے - یہ ماجرا اخیر عید فسح کی بڑی ضیافت کے دو روز گذرا - اِس باب مین اول متی نے آیت ا و ۲ تک یہ لکھا ہے کہ خداوند یسوع نے خبر دی تہی کہ اِس عید فسح کو مین مصلوب ہونگا اور پہر آیت ۳-۵ تک یہودیون کی خفیہ صلاح کا ذکر کیا ہے اور آیت ۶-۱۶ تک بمقام بیت عنیا مین شام کا کہانا جو ہوا تہا جسمین یسوع قیمتی عطر سے معطر کیا گیا تہا اوسکا حال بیان کیا ہے اور پہر ۱۷-۲۹ آیت تک عید فسح کے کہانے اور باتین متعلق اوسکے تحریر کی ہین اور کہانے کے بعد اوس منجی کا زیتون کے پہاڑ پر جانا (۳۰-۳۵) اور پہر وہان سے گتسمنی کو جہان اوسکی گرفتاری ہوئی روانہ ہونا (۳۵-۵۶) اور آیت ۵۰-۵۷ تک اخیر ماجرا اوس مصیبت کی رات کا کہ قیافا سردار کے پاس جانا اور پطرس کا انکار کرنا کل حالات متی نے بالتفصیل رقم کئیے ہین -

جب یسوع یہ سب باتین کرچکا - یعنی جو باتین اوپر کے باب مین بیان ہوئی ہین روز عدالت اور جلال کا حال اوپر کی گفتگو مین بیان کرکے اب اپنی مصیبتون اور عجز کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور یہ کلمہ "سب باتین" جو ہے اسمین کل تعلیم اور منادی جو یسوع نے لوگون کے واسطے کی داخل ہے اور جبتک کہ یسوع اپنا کل پیغام جسکے واسطے اِس دنیا مین آیا لوگون کو نہ سنا دیتا کسی دشمن کی مجال نہ تہی کہ اوسپر قابو پا لیتا لیکن آخرکار جب اوسنے کل کار نبوت کو ختم کیا تو اب جو کچہ کار کہانت اپنی ذات کے قربان کرنے مین تہا شروع ہوا -

(۲) **کہ دو روز بعد** - غالباً یہ بات منگل کے روز بوقت غروب آفتاب ٹہیک دو روز قبل عید فسح کے کہانے سے جو شاگردون کے ساتہ جمعرات کی شام کو جسکے دوسرے روز یسوع مصلوب ہوا کہایا تہا کہی تہی +

عید فسح- یہودیون مین یہ ایک بڑی عید مصر سے کوچ کرنے کی یادگاری مین ہے- جب تباہی کا فرشتہ جسنے مصریون کے پہلوٹون کو کاٹ ڈالا تہا اور یہودیون کے مکانون سے بغیر نقصان کیے چلا گیا- اِس موقع پر یہودی خدا کے حکم سے ایک برّہ ذبح کرکے اپنے دروازون کی چوکہٹ پر داہین باہین اور اوپر خون کے چہاپے لگا دیتے تہے تاکہ ہلاکت کے فرشتہ کو پہچان رہے کہ یہ مکان کسی اسرائیلی کا ہے دیکہو خروج ۱۲باب ۱- ۳۲- اور جو دستور عید فسح کو اس سالانہ یادگاری مین مقرر تہے وہ یہ ہین کہ دسوین روز ماہ نسان کے ایک بچہ بے عیب خواہ بکری کی قسم سے ہو یا بہیڑ کی لیتے تہے اور اوسکو چار روز برابر گہر مین رکہتے تہے- چودہوین تاریخ ماہ نسان کی شام کے پہر تین بجے اور چہ بجے کے درمیان کاہن آکر اوسکو ذبح کرتا تہا اوسکو بڑی قربانگاہ کے نیچے ڈال دیتے تہے اور شام کیوقت ایک گہر کے لوگ جسمین کم سے کم دس آدمی ہون بیٹہکر اوس گوشت کو کہاتے تہے اور یہ کہانا اسطور سے کہایا جاتا تہا کہ معلوم ہو کہ نہایت بہاگنے کی جلدی مین ہین جوتا پہنے کمر باندہے لکڑی ہاتہہ مین کہڑے ہوکر اور بے خمیری روٹیون کے ساتہ کہائی جاتی تہی کڑوی ترکاری کہانے کے ساتہ کہاتے تہے تاکہ نشان رہے کہ مصر مین بڑی بڑی تکلیفین اوٹہانے پڑی تہین- سات روز برابر (خروج ۱۲- ۱۵) "بے خمیری روٹی" کہاتے تہے یہ بے خمیری روٹی کی عید تہی- پہلے روز اور آخر کے روز مجمع اکٹہا ہوتا تہا- پہلا روز اوس شام سے جسکو عید فسح کا برّہ کہایا جاتا تہا شروع ہوتا تہا اور وہ پہلا روز اِس ہفتہ کا جسمین مسیح مصلوب ہوا جمعہ آکر پڑا (دیکہو شرح آیت ۵) اب ہم یہانپر بیان کرتے ہین کہ مسیح دنیا کیواسطے اصلی کفارہ تہا مصر والون نے اپنے گناہون کے سبب یہ سزا پائی کہ اونکے پلوٹہے بیٹے مقتول ہوئے تہے- بنی اسرائیل بہی گنہگار تہے اسواسطے وے اپنے گناہون کے عوض "**ایک برّہ بے عیب**" قربان کرتے تہے- اِس برّہ عید فسح کو ذبح کرکے اسکا گوشت اور قربانیون کیطرح پانی مین ڈالکر نہین پکاتے تہے صرف بغیر پانی کے اوسکو بہون لیتے تہے تاکہ اوسکا آگ پر رکہا جانا اوسکی اشد مصیبتون کا نشان رہے اور سیخ کے اوپر رکہکر اوس قربانی کا جو اونکے گناہونکا کفارہ تہی بہوننا درحقیقت اوسکے مصلوب ہونے کا نشان تہا اور اوس قربانی کے خون کا بنی اسرائیل کے دروازون پر چہڑکا جانا عین اوس خون کا نشان ہے جو ہماری نجات کی خاطر چہڑکا گیا ہے جسکے سبب سے جب خدا خون کی "پرسش" کرتا ہے تو ہمین پہچان لیتا ہے کہ یہ میرے لوگ ہین اور اسطرح بچا لیتا ہے- دراصل مین عید فسح کا برّہ اوس خدا کے برّہ کا "جو جہان کے گناہ اوٹہا لیجاتا ہے" اور جسکے خون کے سبب ہمنے دوزخ سے نجات پائی اور روحانی قید سے آزاد ہوئے ہین ایک عجیب نشان ہے-
عید فسح کی رات کو ہمارے خداوند نے عشاء ربانی مقرر کی اور یہ دراصل وہی بات تہی جو یہودی کرتے تہے

صرف اتنا فرق ہوا کہ اِسمین خون بہانا پڑا اور وہ خاص مطلب یہودی کا یعنی مصر سے بچنے کا نشان ہر باسخود ہمارا
خداوند بہی اسی عید کو جو موسیٰ نے پہلے سے مسیح کی موت کی خبر دینے کو بہی مقرر کی تہی قربان ہوا پس اِس موقع پہ یہود
نے صرف نشان کی قربانی نہ کی بلکہ اصلی قربانی کو بہی جسکا نشان عید فسح کا برہ تہا ذبح کیا ❊

(۳) **تب سردار کاہن اور فقیہہ اور قوم کے بزرگ** — یہ تین قسم کے عہدہ دار جو اس آیت مین
مذکور ہوئے یہودیون کی صدر مجلس کہلاتے تہے جسمین ستر (۷۰) آدمی ہوتے تہے - یہودیون کی قوم مین جماعت اعلیٰ
خاصکر مذہبی معاملات مین یہی تہی - سردار کاہن کار کہانت مین سب کے افسر اور اِس جماعت مین بڑے
رتبہ والے ہوتے تہے - قوم کے بزرگ ، وہ کہلاتے تہے جو بالیاقت اور عقلمند ہوتے تہے - فقیہہ عالمون کی جماعت
کو کہتے تہے خواہ وہ لاوی خاندان مین ہون یا نہون اور یہ بات کہ اوس صدر مجلس کے شریک کس طریق پر
منتخب کیئے جاتے تہے کچہ صاف معلوم نہین - مگر میر مجلس اور جمع کرنے والا اس جماعت کا سردار کاہن ہوتا تہا
دائین ہاتھ پر نائب میر مجلس بیٹھتا تہا اور بائین پر ایک حکیم یعنی مشیر شرعی بامین بنانے کو ہوتا تہا باقی اور
شریک اِنکے سامنے حلقہ باندہ کر بیٹہہ جاتے تہے اور یہ قاعدہ تہا کہ اکثر گرمی کے سبب سے یہ مجلس تڑکے جمع
ہو جاتی تہی چنانچہ ہمارے منجی کی طلبی کیواسطے ایسے وقت یہ جماعت بیٹہی تہی ❊

سردار کاہن یہ سردار کاہن بندوبست مین سبکا افسر اور قوم کیطرف سے مختار عام ہوتا تہا - پہلا سردار
کاہن موسیٰ کا بہائی ہارون تہا پندرہ سو برس متواتر اوسی کے خاندان مین یہ عہدہ رہا غرض مذہبی معاملات
مین جو کوئی مشکل آ کر پڑتی تو اوسکا تصفیہ اور رسوم شرع کا ادا کرنا اسی سردار کاہن کے ذمّے ہوتا تہا -
ہیرودیس بادشاہ کے زمانہ تک یہ عہدہ نوبت بہ نوبت ہارون کے خاندان مین چلا آیا لیکن رومی اور ہیرودی کے
حاکمون کے وقت مین کچہ ترتیب نہ رہی جسکو چاہتے تہے مقرر کر دیتے تہے یہانتک کہ یہ عہدہ سال بسال تبدیل
ہونے لگا جسکے سبب سے انکے زمانہ مین بہت سے معزول شدہ سردار کاہن موجود تہے پس وہ سردار کاہن
جنکا ذکر اِس آیت مین آیا ہے اونکی جماعت مین معزول شدہ سردار بہی داخل تہے ❊

قیافا - یہ شخص شمعون بیٹے کا نیت کی جگہ شہنشاہ تبریس کی عملداری مین ۲۵ عیسوی مین سردار کاہن
مقرر ہوا - اسکی جورو اناس کی لڑکی تہی جو پہلے سردار کاہن تہا جسکی یہودی اب تک بڑی تعظیم کرتے تہے -
یوحنا کی انجیل بموجب اسی اناس کے سامنے یسوع پہلے حاضر کیا گیا تہا - قیافا ۳۶ عیسوی مین اپنے
عہدے سے معزول ہوا - پہر اسکے بعد اوسکا حال کچہ نہین معلوم —

(۳) سردار کاہن کے گہر مین۔ وہ لفظ یونانی جسکا ترجمہ گہر کیا گیا ہے اوسکے ٹہیک معنی صحن کے ہین جو گہر کے بیچ مین ہوتا ہے ✱

اکٹہے ہوئے۔ دیکہیے بیان انجیل نویس نے یسوع کے ذکر کو چہوڑکر اور ماجرا شروع کیا۔ جسوقت ادہر یسوع شاگردون کو اپنی موت کی خبر دیتا تہا اوسی وقت شریرون سیاہ باطن کا گروہ اوسکی خبر کے سچا کرنے کو جمع ہو رہا تہا

(۴) اور صلاح کی کہ یسوع کو فریب سے پکڑکے مار ڈالین (۵) تب اونہون نے کہا عید کو نہین تا نہو کہ لوگون مین فساد مچے (۶) جس وقت یسوع بیت عنیا مین شمعون کوڑہی کے گہر مین تہا متی ۲۱-۱۷ + مرقس ۱۴-۳ + یوحنا ۱۱-۱ و ۲ و ۱۲-۱

(۵) عید کو نہین۔ اونہون نے یہ ارادہ کیا تہا کہ یہ واردات عید کے روز یعنی جمعہ کے دن نہو لیکن خدا کی مرضی غالب تہی اسی روز یہ معاملہ گذرا۔ رومی حاکم اون دنون مین حقیقت یہ دستور تہا کہ مجرمون کے قتل کیواسطے عید فسح کے دن سب سے اچہا موقع جانتے تہے کیونکہ اوس روز انبوہ کثیر جمع ہوتا تہا اور سب لوگ اسکو دیکہکر عبرت پکڑتے تہے لیکن غالباً یسوع کے دوست گلیل سے اور اوس ملک سے اسقدر جمع ہوئے تہے کہ مسیح کے دشمنون کو اندیشہ ہوا مبادا اوسکو چہڑا نہیجا دین۔ پلاطوس کا حکم لوگ جانتے تہے ایسا سخت تہا کہ اگر کسیطرح کا فساد ہوجاتا تو البتہ رومیون کی سپاہ جو انتونیا کے قلعہ مین رہتی تہی دونون فریق پر چہوڑ دیجاتی پہر گلیلیون کی طرح جنکا خون قربانی کے ساتہ ملایا گیا تہا اون لوگون کا بہی حال ہوجاتا لیکن جب یہوداہ نے درخواست کی مین پکڑوا دونگا اور کچہ جہگڑا نہونے دونگا تو لوگ بے کہٹکے ہوگئے اور ارادہ بدل دیا۔ غرض یسوع نے عید فسح کے ہفتہ مین صلیب پائی۔ مسیح کی موت مین عید فسح کا نشان خوب اچہی طرح ادا ہوا اور اوسکے مصلوب ہونے کا حال قوم یہود مین بخوبی مشتہر کیا گیا ✱

(۶) شمعون کوڑہی۔ جسنے مسیح نے اچہا کیا تہا۔ یہ شخص بیت عنیا مین رہتا تہا اور لاذر اور مریم کے خاندان کا پڑوسی اور شاید رشتہ دار بہی تہا۔ یوحنا نے لکہا ہے کہ اس عید کو لاذر موجود تہا پس اغلب ہے کہ ہمارا خداوند اوس آدمی کے جسکو سب سے بڑی بیماری کوڑہ سے اچہا کر چکا تہا اور اوس آدمی کے جسکو

مردوے سے جلایا تہا درمیان بیٹھا تہا اور چونکہ لاذر موجود تہا (یوحنا ۱۲-۱-۹) اس سبب سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی بہن مرتہا بہی اوسکی خدمت کرتی تہی اور مریم وہی عورت تہی جسنے مسیح کے اوپر عطر ڈالا تہا۔ ان کل باتون سے یہ پایا جاتا ہے کہ یسوع کے دوستون نے ملکر شمعون کے گہر اوسکی دعوت کی اور اسمین شک نہین کہ یوحنا اور متی نے ایک ہی معاملہ کا حال لکہا ہے اور مرقس نے ان دونون کے بیانات کو اسطور سے ملا دکہایا ہے کہ کسیطرح کا اون کے ایک ہونے مین شک نہین رہتا ہے +

(۷) ایک عورت سنگ مرمر کے عطردان مین قیمتی عطر اوس پاس لائی اور جب وہ کہانے بیٹہا اوسکے سر پر ڈہالا (۸) اوسکے شاگرد یہ دیکہکر خفا ہوکے کہنے لگے کاہیکو یہ بیفائدہ خرچ ہوا (۹) کیونکہ یہ عطر بڑے دام پر بکتا اور وہ محتاجون کو دیا جاتا۔ یوحنا ۱۲-۴ +

(۷) **ایک عورت** ۔ یوحنا نے لکہا ہے کہ یہ عورت لاذر کی بہن مریم تہی اور انجیل نویسون نے اس بیان کی تفصیل اچہی طرح نہین کی ہے چنانچہ لاذر کے خاندان کا حال بہت ہی اختصار کے ساتہ لکہا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مریم اوس دعوت مین تہی پیچہے کر اتفاق سے آگئی تہی +

سنگ مرمر کے عطردان ۔ لوگ گمان کرتے تہے کہ یہ چیز عطر رکہنے کے واسطے اچہی ہوتی تہی۔ اول اس پتہر کی عطردانیان بنائی گئی تہین ۔ یوحنا لکہتا ہے کہ پیرون پر بہی ڈالا اور یہ بات وہ عورت بہ آسانی کرسکتی تہی کیونکہ آجکل کے زمانہ کے لوگون کی طرح مسیح کچہہ کرسی پر نہین بیٹہا تہا۔ جو مشکل پڑتی وہ کہانے وقت تخت پر لیٹا تہا +

(۸) **اوسکے شاگرد یہ دیکہکر**۔ اگرچہ عطر کی خوشبو نے تمام کمرے کو معطر کردیا تہا لیکن ہر کسیکو یہ خوشبو پسند نہین آئی تہی ۔ یوحنا کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ شاگرد اس بات سے خفا ہوئے یہوداہ نے اسکو شروع کیا اور یہ قاعدہ ہے کہ جب ایک آدمی الزام لگاتا ہے تو سب اوسکے ساتہہ والے بہی ویسا ہی کہنے لگتے ہین ۔

(۹) **بڑے دام پر بکتا** ۔ یہوداہ نے اسکا حساب لگایا تو معلوم ہوا کہ پورے ۳۰۰ دینار یعنی قریب سو روپے کو اتنا عطر آتا (یوحنا ۱۲-۵)

محتاجونکو دیا جاتا - یوحنا نے لکہا ہے کہ یہ خیرخواہی کا بول یہوداہ بولے تہے کچہ اِس سبب سے نہین کہ اوسکو محتاجون کا خیال تہا بلکہ فقط اِس سبب سے کہ اوسکے دلمین طمع اور چوری بہری تہی اور نقدی کا تہیلا اوسکے پاس رہتا تہا - مریم نے تو محبت کے سبب سے اوس منجی عالم پر عطر ڈالا تہا +

(۱۰) یسوع نے یہ جانکر اونہین کہا کیون اِس عورت کو تکلیف دیتے ہو اوسنے تو میرے ساتہہ نیک کام کیا (۱۱) کیونکہ محتاج ہمیشہ تمہارے ساتہہ ہین پر مین ہمیشہ تمہارے ساتہہ نہ رہونگا (۱۲) کہ اوسنے جو میرے بدن پر عطر ڈالا تو یہہ میرے کفن کے لیئے کیا ہے - (۱۳) مین تم سے سچ کہتا ہون کہ تمام دنیا مین جہان کہین اِس انجیل کی منادی ہوگی یہ بہی جو اوسنے کیا اسکی یادگاری کے لیئے کہا جاے گا - استثنا ۱۵-۱۱ + یوح ۱۲-۸ + متی ۱۸-۲۰ + ۲۸-۲۰ + یوح ۱۳-۳۳ + ۱۴-۱۹ + ۱۶-۵ و ۲۸ + ۱۷-۱۱ +

(۱۰) کیون اِس عورت کو تکلیف دیتے ہو - مسیح کے خود شاگردون کی یہ خفگی دیکہکر وہ عورت گہبرائی مگر خاموش رہی کچہ جواب نہ دیا لیکن یسوع نے اون ملامت کرنیوالون کو منع کیا اور اوسکے اِس کام کی تعریف کی - (۱۱) محتاج ہمیشہ تمہارے ساتہہ ہین - یعنی مسیح اونکے ساتہہ گویا صرف ایک لحظہ ہی تہا اونکی خیرات کرنے کو بہتیرے محتاج ہونگے +
(۱۲) میرے کفن کے لیئے کیا ہے - اِس مقام پر بعض یہ سمجہتے ہین کہ یا تو مسیح نے اوس عورت کو اپنے موت کی خبر دیدی تہی یا خود اوسکو الہام کے طور پر - خیال گذرا تہا جاننا چاہیئے کہ مسیح چونکہ مرد کی ذات سے تہا اسواسطے اوسنے اپنے شاگردون کا بہی مرد کی ذات سے ہونا مناسب سمجہا - کہ وے سیکہنے کیواسطے

رات دن اوسکے ساتھ رہین ورنہ انجیل سے ہمارے واسطے صاف خبر ہے کہ مسیح پر ایمان لانیوالون اور اوس سے محبت رکھنے والون مین فقط مرد ہی نہ تھے بلکہ عورتین بھی اوسپر اعتقاد رکھنے مین مردون سے پیشتر تھیں چنانچہ اونکی سب سے ایک عمدہ نظیر ایک مریم ہی ہے اور اس عجز وخاکساری کے ساتھ اپنے گوشۂ تنہائی سے کہ وہ شاید اوسکی عبادت کی جگہ ہو جہان اوسکو اِس ضیافت مین ہمارے خداوند کی دردناک حالت آیندہ کی خبر پہنچی ہوگی اوٹھکر آنا اور مسیح کے حادثہ پر درد وغم کی اس رسم کو ادا کرنا ایک خاص تمثیل اوس عورت کی صدق دلی کی ہے۔ یہ امر ممکن نہیں ہے کہ مسیح نے اپنے شاگردون کی نسبت اوس عورت سے اپنی موت کا حال اچھی طرح کہدیا ہوگا مگر اسکا ان قوی یہ ہے کہ اوس عورت نے فقط محبت سے یہ کام کیا تھا جسپر مسیح نے اپنی طرف سے پیشخبری کے طور پر بڑہائی یہ میرے کفن کے لیئے ہے۔ اگرچہ وہ عورت نادانستگی کرتی تھی۔ جیسا کہ سردار کاہن نے (یوح ۱۱- ۴۹-۵۳) ایک بات ایسی کہی کہ اوسمین پیشخبری نکلی مگر وہ خود نہین جانتا تھا کہ اوسمین کچھ پیشخبری ہے۔

(۱۳) **جہان کہین اس انجیل کی منادی ہوگی**۔ یعنی یہ انجیل جسکی منادی کیئے جانے کا تمام دنیا اور تمام مخلوق مین (مرق ۱۶-۱۵) آخر کو مسیح نے اپنے شاگردون کو حکم دیا۔ اس مقام کی عبارت سے پایا جاتا ہے کہ مسیح کو تمام دنیا مین اس انجیل کے پھیلانے کی توقع تھی اور اس امر کا ذکر کرنا مریم کا یہ کام یاد کیا جائیگا صریح دلالت کرتا ہے کہ مسیح کا یہ مطلب جیسا کہ بعض کہتے مین کہ دنیا جلدی تمام ہوجاویگی نہ تھا بلکہ وہ جانتا تھا کہ انجیل کی منادی زمانہ آیندہ مین پشتون تک کیجاویگی اور دور دراز زمانون آیندہ کا حال مسیح کو ایسا معلوم تھا کہ اوسنے صاف خبر دی کہ جسحالت مین بڑے بڑے کام اور باتین اہل دنیا کے لوگ بھول جاتے ہین یہ چھوٹا سا کام اس عورت کا جو اوسنے محبت سے کیا ہے تمام دنیا مین پہنچے گا اور جبتک یہ دنیا قائم ہے مشہور رہیگا۔ انجیل مین بہتیرے نام بُرے آدمیون کے ہین جنسے لوگ نفرت کرتے ہین مگر مریم کا نام اس کام کے باعث ہمیشہ یاد رہیگا اور بنی آدم کے کانون مین اس نام کی صدا شیرین معلوم ہوگی ؀

(۱۴) تب اون بارہ مین سے ایک نے جسکا نام یہوداہ اسقریوطی تھا سردار کاہنون کے پاس جاکر کہا (۱۵) جو مین اوسے تمہین پکڑوا دون تو مجھے کیا دوگے تب اونھون نے اوس سے

تیس روپیہ کا اقرار کیا (۱۶) اور وہ اوسوقت سے اوسکے پکڑوانے
کے لیئے قابو ڈہونڈہتا تھا (۱۷) سو بے خمیری روٹیون کی عید کے
پہلے دن شاگردون نے یسوع پاس آکر اوس سے کہا تو کہان
چاہتا ہے کہ ہم تیرے لیئے فسح تیار کرین کہ تو اوسے کہاے

مرق ۱۴-۱۰ + لوق ۲۲-۳ + یوح ۱۳-۲ و ۲۷ + متی ۱۰-۴ + ذک ۱۱-۱۲ + متی ۲-۳ + خر ۱۲-۶ و ۱۸ + مرق ۱۴-۱۲
لوق ۲۲-۷ +

(۱۴) اون بارہ مین سے - یعنی انہین برج سعادت کے بارہ ستارون مین ایک کا قدم راہ حق
سے ایسا دگا کہ ابن آدم کو پکڑوادیا - مسیح کی یہ گفتگو سنکر یہوداہ سٹہیا گیا اسواسطے کہ سارا الزام اوسی پر تہا -
(۱۵) مجھے کیا دوگے - یہ ایسی بات ہے جیسے کوئی خرید و فروخت کرنیوالا کرتا ہے اگر اوسکو کچہ اجرت ملے
تو اپنے مالک کے پکڑوانے کو مستعد ہو - ابن آدم کو بیچا چاہتا ہے اور قیمت کی بات چیت کرتا ہے - لوقا باب ۲۲ - آیت
۳ مین لکھا ہے کہ "شیطان یہوداہ مین سمایا" کینہ کی آگ سے مشتعل ہوکر اور طمع زر مین آکر اوسنے اپنی بیوفائی
کے عوض رشوت لینا چاہا اور راہ حق سے قدم نکالکر اون لوگون کو جو بغیر بہکائے شرارت کرنے کو کافی تہے
اغوا کرنے لگا پس اسیطرح آدمی کار شیطانی ایک دوسرے کے ساتھہ کیا کرتے ہین *
تیس روپیہ کا اقرار - معمولی قیمت ایک غلام کی قریب تیس روپیہ کی تہی پس ذکریا نبی نے ۱۱ باب
۱۲ آیت مین جو کہا ہے "کہ اونہون نے میرے مول کی بابت تیس روپیہ تول کے دیئے" پورا ہوا اگر خیال
کیا جاوے تو بمقابلہ اون برے نتائج کے جو اس پکڑوانے سے ہوئے یہ تیس روپے جو ملے محض بے حقیقت
تہے مگر یہوداہ نے کل اتنا کیا تہا کہ یسوع کے دشمنون کو جاکر خبر دیدی کہ وہ فلانی جگہہ ملیگا اور بغیر فساد مچے
ہاتہہ آجاویگا اور وہ جگہہ اون دشمنون کو بتلادی *
اقرار کیا - لوقا نے لکہا ہے کہ وے لوگ یہ بات سنکر خوش ہوئے" اور جانا کہ اب بغیر "فساد مچے" جسکا ذکر
آیت ۵ مین ہوا ہے یسوع کو پکڑ لینگے -

(۱۶) اوسکے پکڑوانے کیلئے قابو ڈہونڈہتا تھا۔ لوقا نے لکھا ہے کہ موقع وہ یہ ڈہونڈہتا تھا کہ بہت سے لوگ نہ ہون کیونکہ یسوع کیطرف لوگ اسقدر کھنچتے تھے یہودی لوگون کی یہ جرأت نہ تھی کہ سب کے سامنے یسوع کو گرفتار کرین۔ وہ اس طریق پر جانتے تھے کہ چپکے سے پکڑکے یہ الزام لگا دین تو لوگ اوسکے مخالف ہوجاوینگے

(۱۷) بے خمیری روٹیون کی عید کے پہلے دن۔ یعنی جمعرات کے روز مسیح کے مصلوب ہونے سے ایک دن پہلے اسی روز شام کو ہمارے منجی نے عید فسح کا برّہ کھایا تہا۔ ہم پیشتر ذکر کر چکے ہین کہ اگر صحیح طور پر کہا جاوے تو عید فسح مین اور بے خمیری روٹیون کی عید مین فرق ہے (دیکھو شرح آیت ۲) یہ پہلی عید عید فسح کی بعد سات روز تہی تہی اور عید فسح کا کہانا جو شام کو ہوتا تہا اوسکے دوسرے روز سے بے خمیری روٹیون کی عید شروع ہوتی تہی لیکن چونکہ اس عید کی تیاری کیواسطے عید فسح کے کہانے سے پہلے ہی خمیری روٹی اوس روز اپنے اپنے گہرون سے دور کرتے تہے اسیواسطے بے خمیری روٹی کی عید کا پہلا دن اسیدن کو کہتے تہے جیسا کہ اس مقام پر آیا ہے موسیٰ نے (خروج ۱۲-۱۸) بے خمیری روٹی کی عید کے واسطے یہ حکم دیا ہے کہ "پہلے مہینے کی چودہوین تاریخ سے شام کو ۲۱وین تاریخ تک بے خمیری روٹی کہاو"

(۱۸) اوسنے کہا شہر مین فلانے شخص پاس جاکر اوس سے کہو کہ اوستاد فرماتا ہے میرا وقت نزدیک پہنچا مین اپنے شاگردون سمیت تیرے یہان عید فسح کرونگا۔

(۱۸) شہر مین۔ یعنی شہر یروشلم مین کہ سوا اوسکے عید فسح کا برّہ اور کسی جگہ نہین کہا سکتے تہے۔ زمانۂ حال کے یہود نے عید فسح کا برّہ کہانا ترک کیا ہے اب فقط بیان سے خمیری روٹی کی عید جسکا ذکر ہم کرچکے ہین کہ عید فسح کے بعد آتی تہی ہوا کرتی ہے۔

فلانے شخص پاس جاکر۔ شاید ٹہیک پتا بتلایا گیا۔ مرقس نے اس بیان کو خوب واضح کرکے لکہا (مرقس ۱۴-۱۳) یہ خلاصہ متی نے بیان کیا ہے مسیح نے کہدیا تہا کہ جسوقت تم شہر مین داخل ہوئے تو ایک شخص پانی کا گہڑا اوٹہائے ہوئے تمہین ملیگا تم اوسکے پیچہے ہو لینا وہ تمکو مالک مکان تک پہنچائیگا اور وہ مالک مکان

تمہارے واسطے ایک مکان مہیا کردیگا" فلانے شخص پاس " جو مسیح نے کہا ہو اس سے غرض اوسکی یہ تہی کہ مین اوسکا نام تمہین نہ بتلاؤنگا۔ اتفاق سے وہ شخص ملگیا لیکن مسیح اپنی غیب دانی سے جانتا تہا کہ وہ شخص وہان پر ملجایگا۔ آدمی جو کچہ کرتا ہے خدا اوسکو خوب جانتا ہے۔ چونکہ خدا غیب دان ہے وہ دیکہتا ہے کہ آدمی فلانا کام کیا چاہتا ہے تو اوسکے ساتہہ اپنا مطلب نکال لیتا ہے۔ الغرض خدا اپنے بڑے بڑے ارادون کو انسان ہی کے ہاتہہ اور اوسی ہی کے فعل سے پورا کرالیتا ہے۔ مسیح کی یہ غیب دانی اکثر ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے ایک مرتبہ شاگردون سے فرمایا تہا کہ تم جاؤ ایک گدہی پاؤگے جسپر سوار ہوکے یروشلم کو جاؤن یا جیسے بطریق معجزہ کہا تہا کہ مچہلی کے مُنہ مین سکّہ پاؤگے۔ اگر ہم بعض مفسّرین کیطرح یہ بہی فرض کرین کہ خداوند مسیح آگے ہی سے کسی دولتمند دوست سے جیسے یوسف اور نیقودیمس تہے کہہ چکا تہا کہ مین تمہارے مکان پر اگر دنیا مین آخری کہانا عید فسح کا کہاؤنگا تاہم گہر لیجانیوالے کا پانا یہ اتفاق خالی از کرامات نہ تہا۔ اور یہ امر کہ یہ باتین مسیح نے کیون کین اسکا سبب جسکے دریافت کرنے مین بعض مفسّرین بہت اولجہتے ہین صاف ظاہر ہے یعنی مسیح کا مقصود اس سے یہ تہا کہ سب لوگ جان جاوین کہ مین غیب دان ہون جو باتین آیندہ کو ہوونگی اور جو تکلیفین مجہپر گذرینگی وہ سب مین آگے ہی سے جانتا ہون۔ یعنی جو کچہہ ہونے کو تہا وہ سب اوسکو پیشتر سے معلوم تہا اور یہ تکلیفین جو اوسنے اوٹہائین یہ سب اپنی مرضی سے اوٹہائین اگر وہ منظور نہ کرتا تو اوسپر کچہہ نہین ہوسکتا تہا (یوحنا ۱۰-۱۸)

اوستاد فرماتا ہے۔ لفظ اوستاد بمقابلہ شاگرد کے آتا ہے اور اس سے صاف یہ مطلب نکلتا ہے کہ اوس گہر کا مالک یسوع کا پیرو تہا۔ واقعی جب ہم اس بات کو یاد کرتے ہین کہ حاکم گروہ کثیر سے جو یسوع کا دوست تہا ڈرتے تہے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایسے آدمیون کا شمار جو اوسے "اوستاد" کہتے تہے تہوڑا نہ تہا۔

میرا وقت نزدیک پہنچا۔ یعنی میری تکلیفون کا وقت جس سے پہلے مینے تمہارے گہر پر عید فسح کا برّہ کہانے کا اقرار کیا ہے قریب پہنچا۔ اس عبارت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شخص ہمارے خداوند کا شاگرد تہا اور جو کچہ مطلب مسیح کا اس کلام سے تہا کہ "میرا وقت نزدیک پہنچا" اوسکو وہ خوب سمجہتا تہا اور اوسکی خاطر مکان مہیا کرنے کو خوب مستعد تہا۔ اور یہ دستور تہا کہ عید فسح کے ہفتہ مین جو کوئی ملک فلستین کے مختلف اضلاع سے عید کرنے کے واسطے یروشلم کو آتا تو اوسکے ساتہہ یروشلم والے نہایت مہمان نوازی سے پیش آتے تہے۔

(۱۹) سو جیسا یسوع نے شاگردون کو حکم کیا تہا وے بجالائے

اور فسح تیار کیا (۲۰) جب شام ہوئی وہ اون بارہون کے ساتھ کھانے بیٹھا مرق ۱۴-۱۷-۲۱ + لوق ۲۲-۱۴ + یوح ۱۳-۲۱ +

(۱۹) **سو جیسا یسوع نے شاگردونکو حکم کیا تہا وے بجالائے** - یہ کام جسپر شاگرد جاتے تہے بے ٹھکانے معلوم ہوتا تہا مگر اونہون نے اعتقاد کامل سے اس کام کو اپنے ذمہ لیا اور یقین جانتے تھے کہ اسمین کچھ نہ کچھ بہتری ہے اور غرض اِس سے اِس امر کا سکہانا تہا کہ وے اِس سے بہی بڑے بڑے کام پر بہیجے جاوینگے مثلاً انجیل کو تمام دنیا مین پہیلانا -

اور فسح تیار کیا - یعنی صرف مکان ہی مقرر کرنے کو نہین گئے تھے بلکہ اسلیے کہ ایک برہ جسکو کاہنون نے دیکھ لیا کہ قربانی کے لایق ہے تلاش کرین اور اوسکو ذبح کرکے قربانگاہ کے نیچے اوسکا خون بہاکے اپنے گہر لے آوین اور روٹی اور مَے اور کڑوی ترکاری بہی مہیا کرلین - پطرس اور یوحنا دو شاگرد گئے اور اسمین شک نہین کہ دے تعجب آمیز غم کے ساتھہ کام کو گئے -

(۲۰) **جب شام ہوئی** یعنی عید فسح کی شام - تین بجے اور چھہ بجے کے درمیان یہ برّہ ذبح کیا جاتا تہا اور نہ دس آدمیون سے کم نہ بیس آدمیون سے زیادہ ایک جلسہ مین شریک ہوکر یہ کہانا کہاتے تھے - اور جیسا کہ یہودی عالم میمندیس نے بیان کیا ہے اگر ہمارے خداوند نے یہودیونکی معمولی رسم کے مطابق کیا تو یہ باتین ہوئین یعنی مسیح چونکہ اون لوگون مین جو اوس دعوت مین شریک تہے سب کا سردار تہا اسواسطے جب وے لوگ اپنے اپنے کہانے کے تختو پر لیٹے تھے تو اوس مَے کا پیالہ دہنے ہاتھہ مین لیکر یہ دعا پڑہی کہ "ایخداوند خدا تمام خلقت کے بادشاہ جسنے یہ پہل انگور کا پیدا کیا ہے تیرا نام مبارک ہو" یہ پڑہکر پہلا پیالہ پیا اوسکے بعد اورون نے پیا - ابتدا مین یہ رسم کہڑے ہوکر ادا کیجاتی تہی مگر جب سے یہودی کنعان مین آباد ہوے تب سے لیٹ کر کہانا اختیار کیا تاکہ نشان اوس آرام کا جو خدا نے دیا تہا رہے - غرض اِس مَے کے بعد ایک کہانا آیا جسمین کڑوی ترکاری اور بے خمیری روٹی اور ایک طرح کی نکیا پہلونکی تہی جو اسطرح بنتی تہی کہ منقہ اور انجیر اور خرما وغیرہ کو ملاکر خوب زور سے دبا دیتے تہے اور یہ بات اوس چکنی مٹی کی یادگاری کیواسطے کیجاتی تہی جسکی اسرائیلیون نے مصر مین اینٹین بنائی تہین اور اِس کہانے کے علاوہ عید فسح کا برّہ تہا - پہلے سردار نے اور پہر اور لوگون نے کڑوی ترکاری اول کہائی اور زمین کے پہل کا شکریہ ادا کیا اسپر ایک شاگرد نے

کہ وہ بہی اون لوگونمین تہا مطابق خروج ۱۲-۲۶ پوچہا "تم اسمین تسے کیا مقصود رکہتے ہو" اسکے جوابمین خداوند مسیح نے تواریخی مطلب عید فسح کی یادگاری کا ہمیں بتایا۔ اسکے بعد زبور ۱۱۳-۱۱۴ گائی اور پہر دوسرا پیالہ پیا گیا۔ دوسرے پیالہ کے بعد باقی رسم جو رہی اسکے انہ مطلب کو بدلکے مسیح نے اوسے نئے زمانہ کیواسطے ایک نشان مقرر کیا۔ اکثر اوسنے جو اوس جماعت کا مہتمم تہا معمولی طور پر ٹکیا ہاتھہ مین لی اور اوسکو دعا کے ساتھہ توڑ کر ہر ایک کے ہاتھہ مین ایک ایک ٹکڑا دیا اور یہ کہتا گیا کہ "یہ مصیبت کی روٹی ہے جو ہمارے باپ دادون نے مصر مین کہائی تہی" ہمارے خداوند نے اس مطلب کو بدلکر اسطرحپر کہا کہ "یہ میرا بدن ہے" لینے یہ میرے بدن کا نشان ہے اسکے بعد پوری کہانیکے ساتھ عید فسح کا برہ کہایا گیا۔ بعد اسکے تیسرا پیالہ جسکو ہمارے خداوند نے نئے زمانہ کے ایک اعلیٰ مقصد کے واسطے مقرر کیا تہا پیا گیا اور پرانا دستور اسکے پینے کا یہ تہا کہ اول سردار اپنے ہاتہہ مین لیکر برکت کا کلمہ پڑہکے پی لیتا اور پہر اور لوگ بہی ایسا ہی کرتے یہ "برکت کا پیالہ" کہلاتا تہا جسکا ذکر پولوس رسول نے کیا ہے جہان پر عشاء ربانی کا بیان کیا ہے (۱ قرنت ۱۰-۱۶) اسکے بعد پرانے دستور کے مطابق چوتہا پیالہ ہوتا تہا جسکے بعد ایک گیت جسکو ہلیل کہتے تہے گایا جاتا تہا (دیکہو شرح آیت ۳۰)

(۲۱) جب وے کہارہے تہے اوسنے کہا مین تمسے سچ کہتا ہون کہ تم مین سے ایک مجہے پکڑوا ئیگا (۲۲) تب وے نہایت دلگیر ہوئے اور ہر ایک اونمین سے اوسکو کہنے لگا ای خداوند کیا مین ہون

(۲۱) جب وے کہارہے تہے۔ اس کہانے سے قبل اور درمیان مین کچہ باتین ہوئی تہین جنکو متی نے چہوڑ دیا ہے مگر اور انجیل نویسون نے اسکا ذکر کیا ہے۔ جس خواہش سے مسیح نے یہ دعوت کہانی چاہی تہی وہ خواہش اوسنے کہاتے وقت ظاہر کی (لوقا ۲۲-۱۴-۱۵) اور قبل اسکے کہ کہانا اچہی طرح شروع ہوا ہو لوقا ۲۲-۱۴ تا ۱۸ اسے معلوم ہوتا ہے کہ شاگردون کے درمیان اس بات کا جہگڑا ہوا کہ ہم مین کون افضل ہے جسپر ہمارے خداوند نے ایک تعلیم عجز و خاکساری کی دی اور اوسکی توضیح اسطرحپر کی کہ اپنے شاگردون کے پانون دہوئے (یوحنا ۱۳-۱-۲۰) اغلب ہے کہ یہ کام مسیح نے اوسوقت کیا جب وے کہانے کے تختون پر لیٹے تہے اور یہ جہگڑا جگہہ کی افضلیت کا جسکا شرقی ملکون کے لوگ نہایت لحاظ کرتے ہین اور انحصار عزت کا اسی پر جانتے ہین

ایسے نامناسب وقت پر غالباً کہا تھا وقت جب میز پر بیٹھے تھے شروع ہوا اوسکے بعد پکڑنے والے کا ذکر ہوا جس کو متی نے بیان لکھا ہے کہ۔

مجھے پکڑوا ویگا - اس گفتگو کا حال جس گفتگو مین یسوع نے یہوداہ کو اپنا پکڑوانے والا کہا ہے اگر کوئی ترتیب وار صحیح طور پر دیکھنا چاہے تو اول متی ۲۶-۲۱-۲۲ تک دیکھیے اور پھر یوحنا ۱۳-۲۱-۲۶ تک اوسکے بعد متی ۲۶-۲۴ و ۲۵ اور آخر مین یوحنا ۱۳-۲۷-۳۰ مطالعہ کرے اس سے خوب اچھی طرح حال کھل جائیگا - اس گفتگو کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اول مسیح نے عام طور پر پکڑوانے والے کا ذکر کیا پھر اوسکے بعد اوس بات کا حصر ایک جماعت پر کیا یعنی اس جماعت مین سے ایک شخص پکڑوائیگا اور پھر آخر کو خاص اوس شخص کا نام ایک شاگرد کو بتلایا کہ یہ مجھے پکڑوانے والا ہے اور آخر کار اوس پکڑوانے والے سے کہدیا کہ تو مجھے پکڑوائے گا - اس آیت مین اول گفتگو مسیح نے ایسے مجمل طور پر کی ہر کہ وہ الزام سب پر عائد ہوتا تھا اور ہر ایک شاگرد کے دل مین شبہ ہوجاتا ہوگا کہ شاید وہ پکڑوانے والا مین ہی ہون - غرض یہ مسیح کی غیب دانی کی یہ صاف دلیل ہے اسواسطے کہ بغیر غیب دانی کے پوشیدہ بات یہوداہ کے دل کی [illegible]

(۲۲) اے خداوند کیا مین ہون - یہ عجب مقام ہے کہ ہر شخص کو اپنا ہی خیال اوسوقت مین جاتا ہے کہ شاید وہ پکڑوانے والا مین ہی ہون کوئی دوسرے کو نہین کہتا - شاید مسیح کے اس کہنے سے اور اس رنج سے کہ ہمارے خداوند کی محبت عقیدت والی ہے اگر کمبخت جانتے تو سر پکڑ تا دیتے کہ فلان آدمی ایسا کرے گا - یہوداہ آگے ہی سے مسیح کے پکڑوانے کی بات چیت کر چکا تھا اور اپنے گناہ کے سبب جانتا تھا کہ وہ مین ہی ہون مگر اور رسول اس بات کے سننے سے کہ ہمارے ہی درمیان مین ایک شخص مسیح کا پکڑوانے والا ہے نہایت حیرت مین ہورہے تھے ÷

(۲۳) اوسنے جواب مین کہا جو میرے ساتھ طباق مین ہاتھ ڈالتا ہے وہی مجھے پکڑوا دیگا (۲۴) ابن آدم جسطرح اوس کے حق مین لکھا ہے جاتا ہے لیکن اوس شخص پر افسوس جس سے

ابن آدم گرفتار کروایا جاتا اگر وہ شخص پیدا نہوتا اوسکے لیئے بہتر تہا

زب۳۱ ۱۴-۹ + لوق ۲۲-۲۱ + یوح ۱۳-۱۸ + زب۴۱ ۲۲ + یس ۵۳ + دان ۹-۲۶ + مرق ۹-۱۲ + لوق ۲۴-۲۵ و ۲۶ و ۴۶ + اعم ۱۷-۲ و ۳ + ۲۶-۲۲ و ۲۳ + اقر ۱۵-۳ + یوح ۱۵ ۱۷-۱۲ +

(۲۳) **جو میرے ساتھہ طباق مین ہاتھہ ڈالتا ہے** یعنی جو میرے قریب لیٹا ہے بلکہ جسنے میرے ساتھہ ایکہی رکابی مین کہانا کہایا ہے - دیکہیئے بیان مسیح دوبارہ اوس مطلب کو ذرہ اخاص طور پر کہولتا ہے اور اوسکے ساتھہ ہی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خداوند مسیح نے جو زب ۴۱ و ۹ کے الفاظ کہ "جو میرے ساتہ کہاتا تہا مجہپر لات اوٹہائی" فرمائے ہین اس سے اوسکا مطلب یہ تہا کہ اس جرم کو بتلاتا کہ کتنا سخت ہے لیکن آخر مین مسیح نے بغیر صاف بتلائے نہ چہوڑا خوب کہولکر کہدیا کہ فلانا شخص ایسا کریگا - یوح ۱۳-۲۳-۲۶ مین لکہا ہے کہ پطرس نے ایک شاگرد سے جسے یسوع پیار کرتا تہا اشارہ کیا کہ دریافت کرے کہ وہ جسکی بابت اوسنے کہا کون ہے - تب اوسنے جونکہ یسوع کی چہاتی کے سب سے زیادہ قریب لیٹا تہا اوسکے سے پوچہا کہ "خداوند وہ کون ہے" مسیح نے دبیسے ہی چپکے سے جواب دیا کہ "جسے مین نوالے کو تر کرکے دیتا ہون وہی ہے" پہر اوسنے نوالہ تر کرکے یہوداہ کو دیا جس سے دونو شاگردونکو یقین ہوگیا کہ وہ شخص یہوداہ ہے - یہوداہ نے کچہ اشارہ سے پہچان گیا کہ مجکو بتلاتے مین تو آخر کو خود پوچہنے لگا کہ کیا وہ مین ہی ہون (متی ۲۶-۲۵) جسکا جواب جیسا کہ یوحنا نے لکہا ہے یہ پایا کہ ہان تو ہی ہے - اس کہنے سے گیارہ شاگردون نے جان لیا اور اوسوقت یہوداہ کو سوجہ آیا کہ اب یہان سے چل دینا چاہیئے -

(۲۴) **ابن آدم جسطرح اوسکے حق مین لکہا ہے جاتا ہے** - یعنی مسیح استقلال سے بیخوف موت کی جگہہ کو جاتا ہے جیسا کہ پیشخبری سے معلوم ہوا تہا لیکن اس سے یہ نہین ہوسکتا ہے کہ بانی اوسکی موت کے خطاکار نہ ٹھہرین +

لیکن اوس شخص پر افسوس - یعنی جب ایسا سخت کلمہ یہوداہ کی نسبت کہا گیا تو کچہ عذر اوسکے واسطے چل نہین سکتا - یہ کلمہ دلالت کرتا ہے کہ بنی آدم کے درمیان وہ شخص نہایت سیاہ رو اور کور باطن ہوا اور جب کبہی سخت سے سخت گناہ اور بیوفائی کا ذکر آتا ہے تو اوسکا نام لیا جاتا ہے - اور اس بات سے کہ یہوداہ کا یہ فریب اپنی مرضی سے کرنا خدا کو آگے سے معلوم تہا کچہ اس سے کسی کی مرضی مین خدا کی مداخلت نہین پائی جاتی ہے اور اسی سبب سے یہ نہین ہوسکتا کہ وہ کم قصوروار ٹھہرے - چنانچہ کرسیستم بزرگ کہتے

ہین کہ "یہوداہ کچہ اس سبب سے کہ خدا آگے سے جانتا تہا دغا باز نہ کہلایا بلکہ اس سبب سے کہ وہ ایسا تہا "خدا آگے سے جانتا تہا" پس خدا کی عالم الغیبی کسی شخص کو فعل کے کرنے پر مجبور نہین کرتی ہے نہ فاعل کی مرضی مین کچہ مداخلت کرتی ہے بلکہ جیسا کہ بغیر عالم الغیبی کے حال ہوتا ہے ویسا ہی اوسوقت مین بہی ہوتا ہے ۔

اگر وہ شخص پیدا نہوتا ۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ شخص ایک طرح سے تو جب رحمت الٰہی نہین سکتا ہو ہے کیونکہ اگر بہ فرض محال لکہوکہا برس بعد بہی اس عذاب سے رہا ہوتا تو بہی پوری نجات کہنی چاہیے اسواسطے کہ یہ لکہوکہا سال بہی ہمیشگی کے سامنے کچہ حقیقت نہین رکہتے ۔ یہ کہنا کہ یہ فقرہ "اگر وہ شخص پیدا نہ ہوتا اوسکے لیئے بہتر ہوتا" صرف بطور ضرب المثل کے آیا ہے کسی صورت سے درست نہین ہے +

(۲۵) تب یہوداہ نے جو اوسکا پکڑوانیوالا تہا جواب مین کہا اے ربی کیا مین ہون اوسنے کہا تونے آپ ہی کہا (۲۶) اون کے کہاتے وقت [ن] یسوع نے روٹی لی اور [اا] برکت مانگ کے توڑی پہر شاگردون کو دیکر کہا لو کہاؤ یہ میرا بدن ہے [ب] مرقس ۱۴-۲۲+

اوس ۲۲-۱۹+ [ت] قرنا ۱ ب ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ + [اا] کئی ایک نسخون مین شکر کرکے مندرج ہے ۔ مرقس ۶-۴۱ + [ا] قرنا ۱۰-۱۶+

(۲۵) اے ربی کیا مین ہون ۔ جب یسوع یہوداہ کو نوالہ دیچکا جس سے اشارہ اوسکے قصور کیطرف تہا تو اوسوقت یہوداہ کا یہ سوال کرنا بے موقع تہا اور محض اسلیئے تہا کہ جیسا اورون نے پوچہا ہے لاؤ مین بہی پوچہ لون +

تونے آپ ہی کہا ۔ یہ جواب اقراری ہے اور اسکا مطلب یہی ہے کہ ہان تو ہی میرا پکڑوانیوالا ہے ۔ دیکہیئے آخیر مین مسیح نے صاف صاف کہولدیا کہ وہ یہی شخص ہے ۔ یوحنا نے لکہا ہے کہ اس بات کی سنتے ہی رات کو تاریکی مین کہ اوسکے مناسب تہی فی الفور چلدیا ۔

(۲۶) کہاتے وقت ۔ اب ہم اون الفاظ کیطرف رجوع کرتے ہین جو ہر زمانہ مین جب مسیح

اس جہان سے اوٹھہ گیا ہے کلیسیا کی بابت سے جاری ہے اور اوسکے اس جہان مین پھر آنے تک جاری رہینگے۔ جب ہم یاد کرتے ہین کہ یہ وہی رسم ہے پرانی عید فسح کی اصلاح کے ساتھہ ہے تو خداوند کے اس کہانے کا مطلب بخوبی سمجھہ مین آجاتا ہے جیسا کہ اصطباغ ختنہ کی جگہہ مین ہے اور جیسے خداوند کا دن پرانے سبت کی عوض مین ہے اسیطرح خداوند کا کہانا بھی پرانے زمانہ کی عید فسح کی جگہہ ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس رسم کی صورت اور ہوگئی ہے۔ اصل بات وہی ہے۔ اب ہم اول یہ بتلانا چاہتے ہین کہ مقصود عید فسح سے درحقیقت کفارہ تہا کیونکہ قربانی گنہگار کے عوض مین تہی اوس کے ذبح کرنے سے یہی مطلب تہا کہ اس گنہگار کو مارنا چاہیے تہا سو اوس کی جگہہ یہ قربانی ہوگئی۔ بنی اسرائیل بہی گنہگار تہے جیسے مصر والے اور جسطرح ہلاکت کے فرشتہ نے مصر والون کو کاٹ ڈالا اسیطرح بنی اسرائیل بہی اوسی لائق تہے مگر خدا نے بنی اسرائیل کے صرف اوس خون کو جو اونہون نے خدا کی نذر کیا اونکی خطاؤن کا عوض قبول کیا اور اوسکا مطلب اس امر کا قرار تہا کہ جس سزا کے ہم لائق تہے اس قربانی نے ہماری عوض اوسکو اوٹہایا ہے اور یہ خون دراصل مسیح کے خون کا نشان تہا اسیطرح یہ برہ بہی خدا کے برہ کا جسنے تمام جہان کے گناہ اوٹہائے نشان ہے لیکن جاننا چاہیے کہ خداوند نے اپنی [illegible] کہانا عید فسح کا وہی مطلب کے ظاہر کرنے کے واسطے مقرر کیا تہا جو خداوند کا کہانا یعنی عشاء ربانی کہلاتا ہے۔ دونو کہانے ایک ہی بات کا نشان ہین اور اسی سبب سے دونو ایک دوسرے سے متعلق ہین۔ پس دراصل خداوند کا کہانا وہی قربانی مسیح کے زمانہ کے واسطے ہے۔ اتنا فرق ہے کہ اسمین خون بہانا نہین پڑتا ہے اور یہ بات کہ جس رات عید فسح کا کہانا کہایا گیا اوسی رات مسیح نے اپنا کہانا مقرر کیا ہے۔ دلالت کرتی ہے کہ یہ کہانا اوس پہلی رسم کے عوض ہے کوئی نیا مطلب نہیں اسمین اتنا فرق ہے کہ خون بہانا نہین پڑتا ہے سو وہی ہے یہانتک کہ یہ کہا کہ یہ رسم عشاء ربانی کی جب سے بنی اسرائیل مصر سے نکالے گئے ہین اوس وقت سے ابتک جاری ہے اور جبتک کہ روحانی اسرائیل بڑے موسیٰ یعنی مسیح کے وسیلے آسمانی کنعان مین آباد نہ ہولین اور پوری نجات حاصل نہ کرلین جاری رہیگی درست ہوگا +

نقشہ مندرجہ ذیل کے جوڑون مین بیان ان مشابہات کا ہے۔

نجات یافتہ	قربانی	جہان سے نجات پائی	انجام
۱۔ اسرائیل	۱۔ عید فسح کا برہ	۱۔ مصر سے	۱۔ کنعان
۲۔ عشاء ربانی کا شریک	۲۔ روٹی جو توڑی گئی تہی	۲۔ روحانی قید سے	۲۔ روحانی آزادی
۳۔ ایمان لانے والا	۳۔ یسوع صاحب	۳۔ دوزخ سے	۳۔ بہشت

عہد عتیق مین اکثر خبرین یسوع کی نسبت اسطرح پر آئی ہین کہ جلال والا ہوگا اور فاتح ہوگا مگر قربانیان اس امر پر دلالت کرتی تہین کہ وہ صلیب پاویگا اور کفارہ ہوگا +

برکت مانگ کے توڑی۔ یعنی جیسا کہ اوپر ہم بیان کر چکے ہین کہ عید فسح کے کہانے مین وہ وقت خاص ہوا جسوقت روٹی توڑی جاتی ہے۔ روٹی ٹکیون کی صورت ہوتی تہی۔ یہودیون کے زمانہ مین اس توڑنے سے مراد وہ تکلیف اور شقت تہی جو بنی اسرائیل نے مصر مین اوٹہائی تہی۔ لیکن عیسائیون کے زمانہ مین اوس توڑنے سے مطلب بدلکر اون تکلیفون سے رکہا ہے جو مسیح نے اپنے بدن پر ہمارے گناہون اور تکلیفون کے عوض اوٹہائی ہین۔ پولوس نے ۱ قر ۱۱ باب آیت ۲۴ مین صاف اشارہ کیا ہے کہ توڑنا اوس صدمہ سے جو خداوند مسیح کے بدن پر صلیب پاتے وقت گذرا تہا مراد ہے۔

برکت مانگ کے۔ یعنی نہایت سنجیدگی کے ساتھہ خدا سے دعا کر کے کہ اپنے فضل سے اوس سودمند مقصد کو جو اس کہانے مین رکہا ہے پورا کرے یعنی کہ روٹی پر برکت مانگی۔ اسواسطے تہا کہ یہ روٹی شریک ہونیوالے کو برکت کا اثر پیدا کرے +

یہ میرا بدن ہے۔ کتب مقدسہ مین اکثر جگہہ اور نیز عام محاورے کے مطابق بہی یہ دستور ہے کہ نشان بجا اصل یعنی مجاز بجاے حقیقت کے استعمال کیا جاتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مشبہ کو مشبہ بہ کہدیا کرتے ہین۔ کچہہ ایسا کہنا خلاف عقل نہیں ہے۔ مجازی بیان مین اکثر ایسا ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ یوسف نے ایک خواب کا مطلب اسطرح بیان کیا ہے کہ "یے تین ڈالیان تین دن ہین" (پیدا ۴۰-۱۲)

اسیطرح ہمارے خداوند نے اس کہانے کے وقت یہ کہا ہے کہ "یہ پیالہ وہ نیا عہد ہے" (۱ قر ۱۱-۲۵) اگر اس فقرہ کے کہ "یہ (روٹی) میرا بدن ہے" دراصل یہ معنی ہین کہ وہ روٹی حقیقت مین مسیح کا بدن ہے تو اس فقرہ کی کہ "یہ پیالہ وہ نیا عہد ہے" ضرور یہ معنی ہونگے کہ فقط وہ پیالہ یہ نہین کہ جو اوسمین ہے حقیقت مین نیا عہد ہے۔ عقل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خداوند مسیح اسوقت چند نشانون کی تشریح کرتا ہے اور جہان کہین اوسنے ایسی تشریح کی ہے وہان ایسا ہی کیا ہے کہ مشبہ کو بجاے مشبہ بہ کہا ہے۔ ناظرین کو یہ دیکہنا چاہیئے کہ ہم بیان پر رومن کیتہلکون کے مسئلے کی تردید کرتے ہین۔ اونکا دعوی یہ ہے کہ یہ روٹی بدل کر ہی بدن مسیح کا ہو جاتی ہے مگر ہم اس کو تین طرح سے باطل کرتے ہین یعنی۔

۱۔ اس مسئلے کی رو سے یہ لازم آتا ہے کہ عین مسیح کا بدن خادم الدین کے ہاتہ مین ہوتا ہے اور نجات آدمی

کی گویا کہ اوس خادم دین کے اختیار مین ہے کہ اگر وہ مسیح کا بدن اوس آدمی کے دینے کو راضی ہو تو نجات ہو ورنہ نہین - پس اس مسئلہ کی رو سے آدمی کی نجات ہر طرح سے خادم الدین کے قبضۂ قدرت مین ہوتی ہے اور اسی سبب سے یہ مسئلہ آدمی کو روسن کیتھلکون کے خادم الدینون کے بس مین لانے کی ایک بنا ہے -

۲- یہ بڑی جہالت کا مسئلہ ہے - اس سے لازم آتا ہے کہ مسیح نے اپنے بدن کو اپنے ہی ہاتھ مین تھا بنا اور جب اوسکا بدن تحت پر لیٹا تھا شاگرد اپنے ہاتھون مین تھامے تھے اور دانتون سے چبا رہے تھے اور اپنے معدون مین ہضم کر رہے تھے - پس گویا وہ شاگرد مردم خور تھے کہ آدمی کا گوشت کھاتے تھے - غرض وے لوگ زبردستی یہ مطلب اوس عبارت سے نکالتے ہین اگر محاورے کی رو سے دیکھا جاوے تو اوسکا مطلب کچھ اور ہے -

۳- اس مسئلے سے اصل مطلب کفارہ کا باطل ہوتا ہے - جیسے عید فسح کے برّہ کی رسم جاری ہے اوس وقت سے آجتک جو قربانی ذبح کیجاتی تھی اوس سے مطلب یہی تھا کہ اس جانور کا بدن اوس اصل قربانی کا نشان ہے اور بجاے اصل بدن کے اس قربانی کے بدن کو ہم پیش کرتے ہین - جو برّہ ذبح ہوتا تھا جبتک مسیح نہ آیا اوسی اصل بدن کا نشان کہلاتا تھا - اسیطرح یہ روٹی بھی جبتک مسیح اس دنیا مین پھر نہ آجاوے اوسکے بدن کا نشان رہے گی - سوا اسکے مطلب اس کلام کا ایک بات سے کھلتا ہے یعنی یہودیون کے زمانہ مین عید فسح کو مالک گھر کا روٹی ہاتھ مین لیکے یہ کہتا تھا کہ "یہ روٹی مصیبت کی ہے جو ہمارے باپ دادون نے ملک مصر مین کھائی تھی" جسکی جگہ پر مسیح نے یہ کلمات مقرر کیئے کہ "یہ میرا بدن ہے" اور چونکہ مسیح اسرائیلیونکی تکلیفونکا نمونہ تھا اسیطرح مسیح کی جسنے گنہگارونکے عوض تکلیفین اوٹھائین تکلیفونکا نمونہ وہ روٹی ہے - پس اوس روٹی کو نشان نہ کہنا وہی اصل بدن بتانا اوس مناسبت کو جو مجازاً و حقیقتاً پائی جاتی ہے توڑنا ہے ٭

(۲۷) پھر پیالہ لیکر شکر کیا اور اونہین دیکر کہا تم سب اسمین سے پیو

(۲۸) کیونکہ یہ میرا لہو ہے یعنی نئے عہد کا لہو جو بہتون کے گناہونکی معافی کے لیئے بہایا جاتا مرقس ۱۴-۲۴ + خر ۲۴-۸ + احب ۱۷-۱۱ + یر ۳۱-۳۱ + متی ۲۰-۲۸ + روم ۵-۱۵ + عبر ۹-۲۲ +

(۲۷) پیالہ لیکر شکر کیا - یعنی چونکہ مسیح کے بڑے کام کی جو گنہگارون کو نجات کے واسطے ہوا یادگاری

مین یہ پیالہ پیا جاتا ہے اسواسطے یہ درحقیقت شکر کا پیالہ ہوا —

تم سب اسمین سے پیو — اور مرقس نے یون لکھا ہے کہ اون سب نے اوسکو پیا۔ پس کیہنیکر رومن کیتہولکون کی کلیسیا جو سوا پادریون کے اور کسی کو یہ پیالہ نہین دیتی ہے صریح مُنجی کے حکم کی نافرمانی کرتی ہے چونکہ یہ وہ لہو ہے جسکی بدولت نجات ہوئی ہے اسواسطے اسمین شریک ہونے سے عام لوگونکو منع کرنا نہ چاہیئے۔

(۲۸) **یہ میرا لہو ہے** — جیسا بدن مین خون ہے ویسا ہی نباتات مین رس ہے پس نباتات کی جان وہ رس ہے انگور کے پہل کا رس جب تازہ ہو یا دستی سے بنا ہو پینے مین مفید ہوتا ہے۔ یقین ہے کہ وہ بُری شئے جسے شراب کہتے ہین وہ نہین ہے جسے مسیح اور اوسکے شاگرد پیتے تھے۔ اِس رس مین ایک طرحکی مناسبت پائی جاتی ہے کہ وہ مسیح کے لہو کا نشان مقرر ہو۔ اوسکو کہانے کے ساتھہ کہاتے تھے اور اس رس کی سُرخ رنگت کو دیکھکر وہی لہو جو انسان کی زندگی اور پرورش کیواسطے خلقت مین پیدا ہوتا ہے یاد آتا ہے اور اوس حقیقی لہو کی جو یسوع کے جسم سے بہایا گیا ایک عجب تصویر دلپر منقش ہوجاتی ہے اوسکو دیکھکر مسیح کی موت کا اور اپنی نجات پانے کا خیال آتا ہے اور یہی سبب ہے کہ یسوع کا رس کو اونڈیلنا اوس خونبہا کو (جو یسوع کی موت کے جسنے سبکی خاطر جان دی علامت یقینی ہے) ہمیشہ تک یاد دلاتا رہیگا ❊

نئے عہد کا لہو — جیسے عید فسح کے برّے کا لہو پرانے عہد کا لہو تہا۔ لفظ "عہد" کے معنی اقرار کے ہین جو خدا نے آدمیون سے باندہا ہے جسمین قول کا سون اور شرائط کا جو خدا نے انسان کیواسطے مقرر کیئے ہین اور برکتون کا جنکا وعدہ کیا ہین مذکور ہے۔ موسیٰ کے زمانہ مین پرانا عہد تہا اور مسیح کے زمانہ مین نیا عہد مقرر ہوا دیکھو یہانپر کہ جسطرح برّے عہد کا لہو عید فسح کا برّہ تہا اسیطرح نئے عہد کا لہو درحقیقت مُنجی کا لہو لکہی عشاء ربانی کی ہے جیساکہ اسمین بطریق مجاز کہا اسیطرح اسکو بہی رکہا ہے ❊

جو بہتون کی — یعنی جتنے بہت سے آدم کی اولاد سے ہین اون سب کے واسطے لفظ "بہتون" پر کچہہ خیال اسواسطے کہ تمیز ہو جاوے کہ سب سے مراد نہین یہ بیان پر نہ چاہیئے کیونکہ لفظ بمقابلہ سب کے نہین واقع ہوا ہے بلکہ ایک کے مقابل آیا ہے یعنی یہ ایک نے بہتون کے گناہون کی خاطر ایسا کیا —

گناہون کی معافی کے لیئے بہایا جاتا — یعنی چونکہ بغیر خون کے بدن مُردہ ہوجاتا ہے اسواسطے موسیٰ کی شریعت مین خون پر جان کا اطلاق کیا ہے اور خون کا جاری ہونا درحقیقت قربانی کی جان کا نکلنا ہے — چنانچہ رسول نے عبرانیون کے ۹ باب ۲۲ آیت مین ہمکو خبر دی ہے کہ شریعت کے مطابق "بغیر لہو بہانے معافی نہین ہوتی

سیطرح مسیح کے خون کا ہاتھون اور پسلیون سے جاری ہونا اوسکی موت کی ظاہری علامت تھی اور وقوع موت کا دو امرون کے واسطے ضرور ہوا ایک یہ کہ نجات کے کام کو پورا کرے دوسرے یہ کہ آدمیون کی روح کی موت کا نشان ہو جسکے سبب آدمی نجات پاوین۔

(۲۹) مین تمسے کہتا ہون کہ انگور کے پھل کا رس پھر نہ پیونگا[۲۳] اوس دن تک تمہارے ساتھہ اپنے باپ کی بادشاہت مین نیا نہ پیون[۲۴] مرقس ۱۴

۲۳ - لوقا ۲۲ - ۱۸ - ۲۴ اعمال ۱۰ - ۴۱ +

(۲۹) نہ پیونگا - البتہ اوسکو اپنا مین آپ پینا نہ تھا - اوسکو اپنی کفارے سے اپنی نجات کرنا اور جان بچانا تھوڑا ہی تھا جو ایسا کرتا خداوند مسیح کا مطلب یہ تھا کہ مین اس مجازی مے کو پیکر کیا کرونگا بلکہ مین حقیقی مے کو جسکا یہ نشان ہے آسمانکی بادشاہت مین پیونگا - ناست صاحب اس بارے مین اسطرح لکھتے ہین کہ اس حالت مین مسیح کے ان الفاظ کا مطلب بخوبی ظاہر ہے - عید فسح مصر سے رہائی پانے کی یادگاری کیواسطے ہے لیکن یہ امر یعنی یہودیون کا مصر سے رہائی پانا عیسائیون کی نجات کا جسکی تکمیل آسمان کی بادشاہت مین ہوگی ایک نشان تھا اور یہی سبب ہے کہ خداوند مسیح نے یہ فرمایا کہ عید فسح کا کھانا جبتک خدائی بادشاہت مین وہ وعدہ تکمیل کو نہ پہنچ جاوے اور پورا نہ ہو جاوے نہ کھایا جاویگا یعنی وہ نشان آیندہ کو نہ کیا جاویگا بلکہ مسیح اور اوسکے شاگرد آسمان کی بادشاہت مین ملینگے اور وہان پر شاگرد مسیح کے ساتھہ مقدس لوگون کی نجات کی پوری خوشی ادا کرینگے اسیطرح پیالہ پر یعنی اس پینے کے بارے مین بہی سمجھہ لینا چاہیئے کہ جبتک آسمان کی بادشاہت نہ آجاوے وہ اوس انگور کے رس کو نہین پیئیگا جسطرح متی نے لکھا ہے کہ "اوس دن تک کہ تمہارے ساتھہ اپنی باپ کی بادشاہت مین نیا نہ پیون" اوسطرح پر سمجھنا چاہیئے - یہودیون کے درمیان اس قسم کا محاورہ بہت رائج تھا اور وہ اکثر مجازی زبان مین اسطرح کہا کرتے کہ "آنیوالی دنیا کی مے" یا جیسے تیوہارون مین جنکو بہشت کی خوشیون اور برکتون کا نشان جانتے تھے یون بولا کرتے تھے کہ "ابراہام اور اضحاق اور یعقوب کے ساتھہ بیٹھکر کھانا کھائینگے" غرض اسیطرح پر مسیح نے دنیاوی چیزون کیواسطے نشان کے طور مقرر کیا ہے اور اپنے شاگردون کے خیالات کو اس خوشی سے کہ مین آنے والی دنیا مین پھر ملونگا کھینچا ہے

اور اس معنی کو مرقس نے اس عبارت کی کہ اوس دن تک کہ تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہت مین نیا نہ پیؤن بہت آسانی سے شروع ہوسکتی ہے یعنی نیا مے اوس معنی مین سمجھا جاوے جس معنی مین نیا آسمان نئی انسانیت وغیرہ کہتے ہین یعنی نئے قسم کا رس جس سے روحانی تازگی اور خوشی حاصل ہوگی جسکو پیکے مسیح خوش ہوگا اور اوسکے شاگرد بھی اوسکے ساتھ ہمیشہ کے واسطے شریک رہینگے۔

(۳۰) پھر وے [۱] گیت گاکے زیتون کے پہاڑ کو گئے (۳۱) تب یسوع نے اونسے کہا تم سب [۳] اسی رات میرے سبب ٹھوکر کھاؤگے [۴] کیونکہ لکھا ہے کہ مین گڈریے کو مارونگا اور گلّے کی بھیڑین تتر بتر ہوجاینگی [۵] (۳۲) لیکن مین اپنے جی اوٹھنے کے بعد [۶] تم سے آگے جلیل کو جاؤنگا [۱] یا زبور - مرقس ۱۴-۲۶ + مرقس ۱۴-۲۷ - یوحنا ۱۶-۳۲ + متی ۱۱-۶ + زکریاہ ۱۳-۷ - متی ۲۸-۷ + ۱۰-۱۶ + مرقس ۱۴-۲۸ + ۱۶-۷

(۳۰) **پھر وے گیت گاکے** - یہودیون کے دستور کے مطابق عید فسح گیت پر جسکو ہلیل کہتے ہین ختم ہوتی تھی اور یہ گیت زبور ۱۱۳ و ۱۱۸ کا تھا یہ جاننا چاہیئے کہ ایک مرتبہ خداوند مسیح نے گیت گایا ہے جس سے ہم لوگون نے نتیجہ نکالا ہے کہ گیت گانا روا ہے - اس گیت گانے سے پہلے مسیح نے جو کچھ باتین کین اور دعا پڑہی یوحنا ۱۴ سے ۱۷ باب تک ظاہر ہے۔

زیتون کے پہاڑ کو گئے یاد رکھنا چاہیئے کہ خداوند مسیح ۹ یا ۱۰ بجے شام کے کہانے سے فراغت ہوکے اپنے شاگردون کے ساتھ ایک وادی مین ہوکے قدرون ندی کے پار اوتر کر گتسمنی نام ایک مقام مین آیا آیت ۳۶۔

(۳۱) **ٹھوکر کھاؤگے** یعنی غلطی کے دام مین پھنس جاؤگے اور میری وفاداری سے پھر جاؤگے -

مین گڈریے کو مارونگا - یہانپر خداوند مسیح نے زکریاہ سے بطور شرح کے نقل کرکے فرمایا ہے یا جیسا کہ بعض مفسرین کی راے ہے کہ یہ ٹھیک ٹھیک پیشینگوئی اس بات کی ہے کہ شاگرد مسیح کو مصیبت کے وقت مین

دعا کرون میرے ساتھ رہیں - پہلے یہ تینون شاگرد اوس پہاڑ پر جہان مسیح کی صورت بدل گئی تہی مسیح کا جلال دیکہنے کو چنے گئے تہے اور اب موت کی تکلیفین جو باغ مین اوسپہ گذری تہین اونکے دیکہنے کے واسطے منتخب ہوئے

دلگیر ہونے لگا - یعنی اوس خوفناک گہڑی کی تکلیفین اوسوقت سے شروع ہوگئین اور سکرات موت کے اوس دن سے گے عوض مین غیب سے طاری ہونے لگے - جسوقت سے اوسنے آٹہون شاگردون کو چہوڑا تہا اوسی گہڑی سے تکلیفین آزمایش کی شروع ہوگئی تہین - یہ کل حالت جو بمقام گتسمنی مین مسیح پر گذری کچہ اس سبب سے نہ تہی کہ اوسکو آزمایش کے قریب آنے کا خوف تہا بلکہ اون سکرات کی جو کفارہ ہونے کا باعث تہین - یہ پہلی گہڑی اور شاید سب سے زیادہ سخت گہڑی تہی - ہم سمجہتے ہین کہ صلیب کے وقت کی تکلیفین دنیا کی طرف سے آدمیون کے ہاتہ سے تہین اور تلخ پیالہ اور پسینے کا خون ہوجانا یہ تکلیفین غیبی جہنم سے تہین اسلیئے صلیب ظاہری تکلیفون کی جگہ تہی جسکے مرتکب آدمی تہے ویسے ہی وہ باغ تکلیفین غیبی کی جگہ تہا جو خدا کی طرف سے تہین ٭

(۳۸) میرا دل نہایت غمگین ہے - یہ بات یسوع پر باعتبار انسانیت کے تہی - اور یہ دعوی بعض لوگونکا کہ اوسکا بدن انسانی تہا اور باعتبار دل کے خدا تہا غلط ہے - لوقا نے خبر دی ہے کہ اوسکا انسانی دل یعنی روح "حالت طفلی مین حکمت مین اور خدا اور انسان کے نزدیک مقبولیت مین ترقی کرتا تہا" (لوقا ۲-۵۲) پس اس اعتبار سے وہ کامل انسان تہا - باعتبار انسانیت کے اوسکا دل محدود تہا - بہتیری باتین ایسی تہین کہ اونکو انسانیت کی راہ سے مطلق نہین جانتا تہا حالانکہ اسمین شک نہین کہ اوسکا دل خدا کی طرف سے ایسا روشن تہا کہ خطا اور غلطی کا امکان مطلق نہ تہا پس حاصل یہ ہے کہ یسوع کے دو دل تہے - ایک انسانی دل دوسرا خدا تہا -

نہایت غمگین ہے - دیکہیئے بیان منجی نے خوف کا ذکر مطلق نہ کیا یعنی صلیب پر کہینچے جانے کا خوف اوسکو مطلق نہ تہا بلکہ صرف غم کا ذکر کیا ہے - صلیب پر کہینچے جانے سے پیشتر ہی یسوع کو غیب سے غم نے اسقدر گہیر لیا تہا کہ اوسکے مرنے مین کچہ ہی کسر رہگئی تہی اور یہ بات کہ اوسکا یہ حال اس خوف سے ہوا تہا کہ مین عنقریب بیعزتی کی موت مارا جاؤنگا خود بخود باطل ہوجاتی ہے اسواسطے کہ اگر واقعی ایسا ہوتا تو اس سے نہ صرف اوسکی الوہیت مین جسکے سبب سے یہ اعتراض کیا ہے خلل پڑتا بلکہ اوسکی انسانیت پر بہی داغ آتا اور لازم آتا کہ اوسمین کسیطرحکی نیکی نہ تہی - سوا اسکے جب اوسکو معلوم تہا کہ تین روز سے کم مین جی اوٹہونگا

اور ہمیشہ کی برکت مین شامل ہونگا تو پہر کاہیکو اسقدر تکلیف اور رنج ہوتا پس اس تکلیف اور رنج کا سوا اسکے اور کوئی سبب نہین ہے کہ اوس راستباز نے ناراستون کی خاطر یہ تکلیف اوٹھائی تاکہ ہمکو خدا کی طرف پہر لاوے۔ سبحان اللہ کیا اچھا کیا ہے مسیح نے کیا کیا تکلیفین بیشمار ہماری خاطر اوٹھائی ہین اور قربان اوس محبت کے جسکے سبب سے ایسی سخت مصیبتین ہم گنہگارون کی خاطر مسیح نے سہین۔

بلکہ میری موت کی سی حالت ہے یعنی موت کے خیال سے یہ حالت نہ تہی بلکہ یہ غم اور دکھ عوض تہا جسنے ایسی سختی سے اوسکو دبایا کہ اگر خدا کی مدد کا سہارا اوسکی انسانیت پر نہوتا تو زندگی کا چراغ بجھ ہی چکا تہا۔ ہم پوچھتے ہین کہ یہ کسطرح کی تکلیف اور غم تہا۔ اسمین شک نہین کہ یسعیاہ - ۵۳ باب ۴- آیت مین اسکا جواب ٹہیک لکہا ہے کہ "یقیناً اوسنے ہماری مشقتین اوٹہالین اور ہمارے غمون کا بوجہہ اپنے اوپر چڑہایا" پس اس سے یہ نتیجہ ہم کسطرح نہین نکال سکتے کہ خدا باپ قادر مطلق نے اپنے بیٹے پر اپنا قہر نازل کیا بلکہ جیسے مسیح نے اپنی مرضی سے گنہگار دنیا کی عوض مین تکلیفین سہین ویسی ہی اپنی مرضی سے تکالیف ارضی اور سماوی کا سامنا کیا اور ساتہہ اوسنے اپنے عالی رتبے کے طفیل خدا کی ابدی اور ازلی عدالت کے قانون کو قایم رکہا اور اپنی ذات سے اوسکی عدالت کو پورا کر کے بہشت اون لوگون کو جو فرمانبرداری سے اپنا عوض اور شفیع اوسے جانتے ہین دیگا۔

ٹہہرو ۔۔۔ جاگتے رہو- یعنی اونکو جاگنے کا حکم ہوا گو ذرا فاصلے پر ادب کے ساتہہ چونکہ آفت غیبی نے منجی کے دلکو گہیر لیا تہا اس سبب سے تسکین کیواسطے آدمیون کا قرب چاہتا تہا +

---

(۳۹) اور کچہ آگے بڑہکے منہ کے بل گرا اور دعا مانگتے[11] ہوئے کہا کہ ای میرے باپ اگر ہو سکے[12] تو یہ پیالہ[13] مجہسے گذر جاوے تو بہی میری خواہش نہین بلکہ تیری خواہش کے مطابق ہو[14]- مرقس ۱۴-۳۶-لوق ۲۲-۴۲+ عبر ۵-۷+ یوحنا[12] ۱۲-۲۷+ متی[13] ۲۰-۲۲+ یوحنا[14] ۵-۳۰+ ۶-۳۸+ فلپ ۲-۸+

---

(۳۹) **اور کچہ آگے بڑہکے**- لوقا نے اسطرح پر لکہا ہے کہ "تیر کے ایک ٹپے پر بڑہکے" غرض اس تہوڑی سی جماعت کے تین حصے تہے یعنی آٹہہ شاگرد ایک طرف اور تین شاگرد دوسرے حصہ مین اور تیسرے

مین اکیلا مسیح ایک تیر کے ٹپّے پر جسوقت مسیح تکلیف کی حالت مین تہا وے سب سو رہے تہے ✦

دعا مانگتے ہوئے - شاگردونکو خداوند مسیح کے ساتھ جاگنے کا حکم تہا لیکن اوسکے ساتھ یا اوسکے واسطے دعا مانگنے کا اونکو حکم نہ تہا - یہ کام اکیلے مسیح ہی نے کیا کسیکی شرکت نہ چاہی - شاگرد وہ دعا نہین مانگ سکتے تھے جو مسیح مانگنے کو تہا مسیح شاگردونکے واسطے سفارش کرسکتا تہا وہ کچھ اوسکی سفارش نہین کرسکتے تہے - اور یہ اعتراض کرنا کہ اگر مسیح خدا کی مرضی معلوم ہوتی تو کاہیکو دعا کرتا تہا بیجا ہے کیونکہ مسیح مین انسانیت بہی تہی اور سوا گناہ کے اور کل باتین انسان کی اوسمین موجود تہین پس لازم تہا کہ وہ انسان کی طرح دعا بہی کرتا ✦

کہا - شاگرد اوسکی دعا کو نہ سن سکے کیونکہ وہ مسیح سے کچھ فاصلے پر تہے اور سوا اسکے جاگ بہی نہ سکتے تہے مگر یقین ہے کہ اونہون نے یہ حال دعا مانگنے وغیرہ کا مسیح کی زبانی بعد جی اوٹھنے کے ضرور سنا ہوگا (لوقا ۲۴ باب ۲۷ و ۳۲)

اے میرے باپ - اس دعا کے لکہنے سے بڑا مقصد تہا یعنی اس سے بہت عمدہ تعلیم نکلتی ہے کہ دُکھ درد تکلیف مین مصیبت والے کو تا شغف اپنے حال پر کرنا اور اوس مصیبت سے رہائی چاہنی جسقدر کہ خدا کی مرضی کے مطابق ہو روا ہے جسقدر خدا کی مرضی ہو کہ یہ شخص تکلیف اوٹھاوے اوسیقدر گو وہ کیسے ہی اشد تکلیف کیون نہو ضرور اوٹھانی چاہیئے ــــ

باپ یعنی گو ہم کو خدا سے اتنی قریب نسبت ہے کہ وہ ہمارا باپ ہے مگر اسپر بہی اوسکو اختیار ہے جسطرح چاہتے اور جس سبب سے چاہے سخت سے سخت تکلیف ہمپر ڈالدے - جو سچّے ایماندار ہین وہ ہر حال مین یہانتک کہ اگر خدا اکا غضب ہی اونپر کیون نہو اوسیطرح اوسپر بہروسا رکہتے ہین جیسا کہ بیٹے کو باپ پر چاہئے

اگر ہو سکے - اس ہو سکنے سے یہان مطلب یہ ہے کہ نجات کے بندوبست مین اگر کسی طرح کا فرق نہ پڑے - اگر بغیر ترک ہونے اون باتون کے جو نجات کیواسطے چاہئین "ہو سکے"

یہ پیالہ - یہ پیالہ کس شئے کا تہا - پیالہ صلیب پر کہینچے جانے کا نہ تہا بلکہ یہ پیالہ تکلیف غیبی کا تہا جو باغ مین اوسپر گذرین - چونکہ یہ تکلیفین اوسپر طاقت سے زیادہ تہین اسواسطے اوسکو یہ اندیشہ کچھ بیجا نہ تہا گذرا کہ مبادا کہین نجات کے بندوبست مین یہ تکلیفین موجب بربادی کمال کا نہون - یہ خوفناک نتائج اوس پیالہ مین بطور تلچھٹ کے نظر آتے تہے اور جیسا پولوس نے عبرہ باب ۵ آیت مین لکہا ہے کہ "تحمل کے سبب اوسکی آواز سنی گئی" اوس اندیشہ ناک بربادی سے جو اور کسیطرح دور نہین ہوسکتی تہی اور جسکا اندیشہ حق بجانب

تہا اور جس سے بچنے کی بغیر خدا سے التجا کرنے کے اور کوئی تدبیر نہ تہی بچگیا - لیکن ہم پوچھتے ہین کیا یہ بربادی درحقیقت ہوسکتی تہی - ہان ہوسکتا کیا معنی یقینی تہی - اگر یہ دعا صدق دل سے نہ کرتا اور استقلال کو کام مین نہ لاتا سبحان اللہ کیا تنگ خطرے کی راہ مین ہمارے یسوع نے اپنی اور ہماری نجات کیواسطے قدم مارا ہے ✢

مجھسے گذر جاوے - پولوس نے حق لکہا ہے کہ تحمل کے سبب اوسکی سُنی گئی" اسیطرح خدا ہمیری اگر دل سے التجا کیجاوے اور اوسکی اطاعت بدرجہ ملحوظ رہے ہماری طاقت کے موافق بار آزمایش کا ڈالیگا اور جسقدر اوسکی آزمایش ہوگی ویسی ہی طاقت عطا کردیگا ✢

توبہی میری خواہش نہین - ہماری ہی خواہش ہی اگر خدا کی مرضی کے مطابق ہے تو بیجا نہوگی جبتک ہماری خواہشین خدا کی مرضی سے باہر نہین ہین اوسوقت تک کچہ نقص نہین ہے - جو خواہشین ہماری خدا کی مرضی سے باہر ہون اونکا ترک کرنا اِس غرض سے کہ خدا کی مرضی کے موافق ہوجاوین عین اطاعت ہے ✢

---

(۴۰) تب شاگردون کے پاس آیا اور اونہین سوتے پاکر پطرس سے کہا کیا تم میرے ساتھ ایک گہنٹہ نہین جاگ سکتے (۴۱) جاگو اور دعا مانگو تاکہ امتحان مین نہ پڑو روح تو مستعد ہے پر جسم سست ہے (۴۲) پہر اوسنے دوبارہ جاکر دعا مانگی اور کہا کہ اے میرے باپ اگر میرے پینے کے بغیر یہ پیالہ مجھسے نہین گذر سکتا تو تیری مرضی ہو (۴۳) اوسنے آکے پہر اونہین سوتے پایا کیونکہ اونکی آنکہین نیند سے بہری تہین (۴۴) اور اونہین چہوڑکر پہر گیا اور وہی بات کہکر تیسری بار دعا مانگی - مرقس ۱۴ - ۳۳ - اور ۱۴ - ۴۰ - لوقا ۲۲ - ۴۵ و ۴۶ - فس ۶ - ۱۸ ✢

(۴۰) اونھین سوتے پاکر - لوقا نے لکھا ہے کہ وہ رنج کے مارے سوگئے تھے - معلوم ہوتا ہے کہ اوس رات کی ہوا خوفناک تاثیرات غیبی سے پُرتھی جسنے بڑی مدہوشی کے ساتھ اونکو مغلوب کردیا تھا گویا کہ وہ تاثیرات اونکے دماغون مین بھر رہی تھین اور اونکی طبیعتون کو سست کردیا تھا +

ایک گھنٹہ نہین جاگ سکتے - اسمین شک نہین کہ اس کہنے سے مسیح کی غرض تنبیہ تھی لیکن زیادہ تر مقصود اس سے اس امر کا جتانا تھا کہ جو صدمہ مجھپر ہے وہی قرب کے باعث اون شاگردون پر بھی بہت ہے۔

جاگو - اسکے معنی صرف جاگنا ہی نہین ہین بلکہ اوسکے ساتھ تکلیف سے خبردار رہنا مطلوب ہے -

دعا مانگو یعنی جب تکلیف کا سامنا ہو خدا سے بھی مدد مانگنا چاہیے -

تاکہ امتحان مین نہ پڑو - یعنی جیسی چھوٹی سی ہلکی ڈونگی کو چٹانون وغیرہ سے بچاتے ہین اسیطرح کمزور عیسائی کو خطرات امتحان سے اسلیئے کہ اوسکی بربادی کا باعث نہون بچنا چاہیئے -

روح یعنی شاگردون کی کہ ایماندار تو تھے مگر ڈرتے تھے +

مستعد ہے یعنی چاہتے ہین کہ جاگتے رہین اور شیطان کو مغلوب کرین -

پر جسم یعنی شاگردون کا -

سست ہے یعنی شیطان نے اوسکو دبالیا ہے اور تکلیف کے عالم مین اوسپر غلبہ کرلیا ہے پس دیکھیئے مسیح نے شاگردونکی نسبت کیا سچ کہا تھا مثلاً پطرس کا حال دیکھیئے کیا ہوا کہ اوسکی روح تو چاہتی تھی مگر جسم کے اعتبار سے شیطان نے اوسکو دبالیا اوسکی روح تو اپنے آقا کی وفاداری مین ثابت قدم تھی لیکن اوسکے خوف جسمی نے شیطان کو اوسپر غالب کردیا - لیکن ہم پوچھتے ہین کیا اس کہنے سے خداوند مسیح کا مقصود پطرس کے واسطے عذر کرنا اور اوسکو اس جرم سے بری کرنا تھا - نہین مسیح نے جاگتے رہنے اور دعا مانگنے کی نصیحت جو کی تھی جسمین غفلت کرنے سے شیطان نے اوسکے جسم پر قابو پالیا تھا اوس نصیحت کی وجہ بتلانا زیادہ تر اس سے مقصود تھی +

(۴۲) پھر اوسنے دوبارہ جاکر - یعنی جب اوسنے دیکھا کہ انسان کی مدد سے کچھ حاصل نہین ہے اسوقت مین مسیح بالکل تنہا تھا اور آدمی سے پھر کر خدا کیطرف متوجہ ہوا +

اگر + + یہ پیالہ مجھسے نہین گذر سکتا - یعنی راضی برضاے الٰہی ہوگیا اور یہ دعا اب نہین کرتا کہ گذر جاوے بلکہ یہ دعا کرتا ہے کہ اگر نہین گذر سکتا ہے تو -

تیری مرضی ہو - اس کلمہ کے ساتھ ہی نہ صرف شکایت کا خاتمہ تھا بلکہ کل دعا موقوف کی +

(۴۴) **تیسری بار**۔ یعنی تیسری مرتبہ کمال اضطراب مین کہ مطلق ذرا نہتا تینون شاگردون کو چھوڑ کر تنہا دُکھہ دلہانے اور دعا مانگنے گیا۔ سبحان اللہ وہ کیا تنہائی تھی۔ تاریکی کے عالم مین جب اوس مسیح نے کل گنہگار دنیا کی خاطر تکلیفین اوٹھائین اور آسمان اور زمین کے درمیان صلح کی وہ گھڑی کل زمانون کا مرکز تھی اور سب سے زیادہ کہ مسیح بھی عجب منظر اوسوقت ہوگا کہ شاید کسی آنکھہ نے آدمی کی نہ فرشتے کی ایسی کیفیت دیکھی ہوگی ✦

(۴۴) **وہی بات کہکر**۔ لوقا نے اتنا اور بڑھایا ہے کہ" اور آسمان سے فرشتہ اوسکو دکھائی دیا جو اوسے قوت دیتا تھا اور" وہ جانکنی مین پھنسکے بہت گڑگڑا کے دعا مانگتا تھا اور اوسکا پسینا لہو کی بوند کی مانند ہوکر زمین پر گرتا تھا" (لوق ۲۲-۴۳ و ۴۴) پس یہ آخر انجام اوسکے پیالہ کا تھا۔ کوئی خاص دلیل ضعف کی یہان نہین پائی جاتی ہے۔ انسانیت کے اعتبار سے یسوع محتاج مدد ہوسکتا تھا لیکن دیکھئے کہ فرشتے کیسے اوسکی مدد او خدمت کو آمادہ تھے۔ اوسکی پیدایش کیوقت فرشتون نے بشارت آدمیون کو دی اور اوسکی حمد گائی۔ بیابان مین جب یسوع آزمایش کو گیا" فرشتون نے آکر اوسکی خدمت کی" (متی ۴-۱۱) چند عرصہ بعد واقعہ مندرجہ آیت ہذا کے یسوع نے پطرس سے کہا کہ تو اپنی تلوار رکھہ دے۔ اگر مجھے ایسی مدد کی حاجت ہوتی تو بارہ تمن فرشتون کے (آیت ۵۳) آسکتے تھے پس یسوع کی حمایت اور مدد کیواسطے درحالیکہ اوسکی انسانیت کو احتیاج مدد کی ہو ہر وقت فرشتے موجود تھے ✦

(۴۵) تب اپنے شاگردون کے پاس آکر اونسے کہا اب سوتے رہو اور آرام کرو دیکھو وہ گھڑی آپہونچی کہ ابن آدم گنہگارون کے ہاتھ حوالہ کیا جاتا ہے (۴۶) اوٹھو چلین دیکھو جو مجھے پکڑواتا ہے نزدیک ہے (۴۷) وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ دیکھو یہوداہ جو اون بارہون مین سے ایک تھا آیا اور اوسکے ساتھ ایک بڑی بھیڑ تلوارین اور لاٹھیان لیئے سردار کاہنون اور قوم کے بزرگون کی طرف سے

آ پہونچی - مرقس ۱۴-۴۳ + لوق ۲۲- ۴۷ + یوح ۱۸- ۳ + اعم ۱- ۱۶ + —

(۴۵) **اپنے شاگردون کے پاس آکر** - یہ آخرانا تہا اسواسطے کہ پکڑوانیوالا آپہونچا تہا اور تکلیف غیبی جو جہنم سے تہین ہوگئین اور اب تکلیف ظاہری آدمیون کے ہاتھہ سے اوٹہانا رہگیا تہا -

اب سوتے رہو اور آرام کرو - لیکن ہم پوچھتے ہین کہ جب سپاہیون کی آہٹ اونکے کانون مین پہنچی تو اوسوقت اون شاگردونکو ایسا حکم کرنے کا کیا موقع تہا - ہمارے نزدیک جتنی تفسیرین اِس آیت پر ہوئی ہین اون سب سے عمدہ یہ ہے کہ اوسکی آخر علامت کو بدلکر سوال کی صورت مین کردینے سے ٹہیک مطلب نکل آتا ہی اور علامت کے بدلنے مین کچہ نقصان بہی نہین ہے کیونکہ علامت کچہ منزل من اللہ تو ہین ہی نہین پہر کیا ہرج ہے یعنی اسطرحپر لکہنا کہ آپ سوتے ہو اور آرام کرتے ہو - اب سونے کا وقت ہی جب پکڑوانیوالا قریب آپہونچا - دوسری تفسیر اسکی اسطرحپر ہے کہ اب جو کچہ ہونا تہا سو ہوچکا اب تم سوتے رہو اور آرام کرو تمہارے جاگنے کی کچہ ضرورت نہین ہے —

وہ گھڑی یعنی صلیب پانے کا وقت -

حوالہ کیا جاتا ہے یعنی اسوقت خداوند مسیح صلیب کی تکلیفون کی طرف متوجہ ہوا اور اون تکلیفون سے جو ابہی اوٹہاچکا تہا مضبوط اور بردبار ہوگیا اور ایسے رعب کے ساتھہ پکڑوانیوالے کا اور دشمنون کا اور حاکمون کا سامنا کیا کہ معلوم ہوتا تہا ان لوگونکا خداوند بہی یہی ہے - یوحنا نے خوب ذرا ذرا حال اوسکے جلال کا لکہا ہی کہ اِس تکلیف کیوقت بہی نمایان تہا ✤

(۴۶) **دیکہو + + نزدیک ہے** - کچہ بعید نہین کہ مسیح نے جو اِسی خیال مین لگا تہا یہوداہ کو اور اوسکے ہمراہیون کو جب وہ پورب کے کسی دروازہ سے نکلے ہونگے یا اوس چاردیواری کے شمال یا جنوبی گوشے کو اوس وادی مین اوترنے کے واسطے پہرے ہونگے تو اوسوقت دیکہا ہوگا اور ہرچند کہ رات تہی مگر مشعلونکے سبب سے جو اونکے ہاتھہ مین تہین معلوم کرلیا ہوگا اور یقین ہوگیا ہوگا کہ ایسے بیوقت آنے کا سوا پکڑنے کے اور کوئی سبب نہین ہے —

(۴۷) **کہ دیکہو یہوداہ** - یعنی وہ کام جسکے سبب سے یہوداہ کا نام ہمیشہ بدنام رہیگا اب تمام کو پہونچا حالانکہ چودہوین رات تہی اور چاندنی خوب کہلی تہی پہر بہی یوحنا نے لکہا ہی کہ وے لوگ مشعلین اور چراغ

لیکر آئے تھے یہودا اون سب کے آگے راہ بتلاتا جاتا تھا (لوق ۲۲-۴۷)

اور اوسکے ساتھ ایک بڑی بھیڑ ـ کسکے اختیار سے مسیح گرفتار کیا گیا تھا اور کون کون اور کس کس قسم کے آدمی بھیڑ مین شامل تھے ـ پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ یہودیا مین ایک جماعت اونی یہودیون کی رومی حاکم کے ماتحت تھی جسمین سردار کاہن سب کا افسر تھا ـ یہ جماعت یہودیون کی صدر مجلس کہلاتی تھی ـ اسی جماعت کے اختیار سے یا اِس جماعت کے لوگون نے حاکم بالا کے یہان فریاد کی ہوگی اِس سبب سے خداوند مسیح گرفتار ہوکے سردار کے سامنے حاضر لایا گیا تاکہ یہودیون کی شریعت کے خلاف جو راہ نکالی تھی اوسکی جوابدہی کرے ـ بھیڑ مین چار قسم کے آدمی تھے ـ

۱ ـ **ایک غول** (یوح ۱۸-۳) یعنی پانچ سو رومی سپاہیون کا رسالہ جو انتونیا کے قلعہ مین یہودیون کو ڈرانے کیواسطے رہتا تھا چند آدمی اوس رسالہ مین سے تھے ـ ایک دستہ ہر وقت آمادہ رہتا تھا کہ جسوقت رسالہ کے افسر کو خبر پہونچتی کہ فلانی جگہ صورت فساد کی ہے تو اوسیوقت وہ دستہ بہیجدیا جاتا کہ جو بانی فساد ہو اوسکو گرفتار کرلاوے ـ پس اسطرح پر رومی سپاہیون کا ایک دستہ یہودیون نے یسوع کی گرفتاری کیواسطے منگوا بہیجا تھا

۲ "دہیکل کے سردار" (لوق ۲۲-۵۲) جنکے ساتہ اون لوگون کا گارد بہی تھا جو ہیکل پر تعینات رہتے تھے ـ

۳ ـ چند یہودی معزز لوگ یعنی سردار کاہن اور متعصب فریسی اور قوم کے بزرگ اسلیئے گئے تھے کہ دیکھین یہ لوگ حکم بجالادین یا نہین ❖

۴ ـ ان معزز لوگون کے نوکر (یوح ۱۸-۱۰) خانگی اور درباری بہی جنمین ایک ملکس تھا حاضر تھے ـ غرض خداوند یسوع اِس طرح پر یہودیون کے اختیار سے جسمین کچھ مدد رومیون کی بہی تھی گرفتار کیا گیا ❖

(۴۸) اوسکے پکڑوانے والے نے اونہین یہ کہکے پتادیا تھا کہ جسکو مین چومون وہی ہے اوسے پکڑ لینا (۴۹) اور سنے وہین یسوع پاس آکر کہا اے ربی سلام اور اوسے چوم لیا (۵۰) یسوع نے اوسے کہا اے میان تو کاہیکو آیا تب اونھون نے پاس آکر یسوع

ہاتھ ڈالے اور اوسے پکڑ لیا (۵۱) اور دیکھو یسوع کے ساتھیوں مین سے ایک نے[19] ہاتھ بڑھا کر اپنی تلوار کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اوسکا کان اوڑا دیا [۲] سم ۲- ۹+ زب ۱۴۱- ۹+ ۵۵- ۱۴+ یوحنا[19] ۱۸- ۱۰+

(۴۹) اوسنے وو ہین یسوع پاس آ کر کہا اے ربی سلام اور اوسے چوم لیا

جیسے آیت ۴۶ مین یسوع نے فرمایا تہا کہ "اوٹھو چلین" اس کہنے کے ساتہ ہی بڑی استقلال سے دشمنون کیطرف متوجہ ہوا حالانکہ اسوقت تک کسینے اوسے دکہایا بہی نہتا اور اونکا سامنا کرنے کو قدم بڑہایا شاگرد بہی اول تین اوسکے بعد آٹھون شاگرد بہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ خواب سے بیدار ہو کر یسوع کے ساتہ آگے پیچہے چلنے لگے۔ پس جس طرح یسوع کے ساتہہ چہوٹی سی جماعت ایماندار شاگردون کی تہی اسیطرح یہوداہ کے ساتہ ایک بہیڑ فتنہ انگیز حملہ آورون کی تہی۔ خداوند یسوع کا اور یہوداہ دغاباز کا دونو کا تنہائی مین مقابلہ ہوا۔ اوس دغاباز نے اپنی شرارت سے محبت کی ایک علامت کو برے مطلب یعنی مسیح کی موت کیواسطے ادا کر کے سب سے بڑی بیوفائی کا کام جو تمام جہان مین نہوا ہوگا کیا مسیح نے اوسکے بوسہ کو چپکے سے قبول کر لیا۔ اسمین شک نہین جتنی بیجا باتین یسوع نے برداشت کین اونمین سب سے زیادہ سخت یہ بوسہ تہا۔ جرمنی عالم فننگر صاحب سے اس مقام پر سٹیر صاحب نے نقل کر کے کیا اچہا لکہا ہے کہ آیا تو جانتا ہے کہ شیطان کیا کیا حرکتین کر سکتا ہے اور خدا اسقدر برداشت کرتا ہے۔ بڑے آدمی سے کیا کیا بری باتین عمل مین آسکتی ہین اور سب سے اچہا آدمی اوسکو سہہ لیتا ہے تو یہوداہ جو بوسہ لیتا ہے اوسکے منہ کو دیکھیئے اور یسوع کے رخسارے کو جنسے بوسہ دینا منظور کیا ملاحظہ کیجیئے"۔ یوحنا نے اس بوسہ کا کچہ ذکر نہین کیا مگر فقط اتنا ہی ذکر کیا ہے کہ یسوع خود سپاہیون کے سامنے گیا لیکن یہ امر فی الواقع بعد بوسہ لینے کے جب یہوداہ سپاہیون کو یسوع کی نشاندہی کرا چکا وقوع مین آیا تہا غرضکہ انجیل نویس کے بیان مین تہوڑا سا فرق ہے لیکن ایک کے بیان سے مخالفت نہین پائی جاتی ہے۔

اے ربی سلام۔ یعنی وہی یہوداہ جسنے بوسہ لیا تہا اسکے ساتہ ہی ٹھٹھا سلام بہی کرنے لگا۔ یقین ہے کہ یہ سلام بآواز بلند اوسنے کہا تہا کہ سپاہی جان جاوین کہ جسکو مین پکڑوانے کو آیا ہون وہ مل گیا ✤

(۵۰) تو کاہیکو آیا خداوند مسیح کا مطلب اس سوال سے یہوداہ خوب جانتا تھا کہ کچھ دریافت کرنا تھا بلکہ یہوداہ کو جتانا تھا - وہ کیا کام ہے جسکے واسطے تم شاگرد اپنے خداوند کے پاس اسوقت آئے ہو - اور پھر اسکے کہنے کر بعد مسیح نے ایک سوال مین جسکا مضمون مرق ۱۴ باب ۴۸ مین مندرج ہے ظاہر کیا ہے کہ مجکو اس کل معاملے سے واقفیت ہے - اور وہ سوال یہ ہے کہ تو ابن آدم کو بوسہ لیکر پکڑواتا ہے - فریب دینا اور پکڑوانا ویسے ہی برا ہوتا ہے مگر ابن آدم کو فریب دینا بدتر ہوا اور اوسکے ساتھہ بوسہ لیکر فریب دینا از حد بدتر ہوا - مسیح نے حلم آمیز رعب سے جسکے ساتھہ اوسوقت مین بہی شان خداوندی عیان تہی آدمی کے ہاتھہ سے ان ابتدائی ذلتون کو سہا لیکن جیسے یوحنا ۱۸ باب ۴-۹ مین مندرج ہے اول مسیح نے قبل گرفتاری قبول کرنے سے تہوڑی دیر تک مخالفونکو اپنی قدرت سے روکا تاکہ لوگون کو معلوم ہو جاوے کہ اپنی مرضی سے اوسنے جان دی اور اسی وجہ سے اوسنے وہ بات جو آیت ۵۳ مین ہے کہی +

اوسے پکڑ لیا - یعنی جب ہی مسیح نے اپنی الوہیت کے ظاہر کرنے کے سبب سے وہ خوف جو کہ رہا تہا اونپر سے ہٹا لیا تب ہی اونھون نے پکڑنے کو ہاتھہ بڑہایا +

(۵۱) اپنی تلوار کہینچی - لوق ۲۲ - ۳۸ سے معلوم ہوتا ہے کہ دو تلوارین شاگردون کے پاس تہین جس سے وہ شاگردون نے اون مخالفون کو روکنا چاہا جیسا کہ لوق ۲۲ - ۴۹ آیت سے غالبا ظاہر ہوتا ہے - خداوند مسیح اسوقت مین باندہا جاتا تہا اور بالکل خاموش تھا کچہ کسیطرح کا جواب نہین دیتا تھا - پطرس نے یہ حال دیکھکر بغیر حکم مسیح کے تلوار کہینچی - لفظ یونانی جسکا ترجمہ یہان تلوار ہوا ہے اوسکے معنی چہری کے ہین - اس چہری کو تلوار کی جگہہ بہی استعمال کرتے تھے اور اسی سے جانور یا قربانیان بہی ذبح کیا کرتے تہے - وہ چہریان جو عید فسح کا برہ ذبح کرنے کے واسطے استعمال مین لائے تھے غالبا یہی تلوارین تہین جو اسوقت مین مخالفون پر کہینچنا چاہا -

سردار کاہن کے نوکر - یوحنا نے لکھا ہے کہ اس نوکر کا نام ملکس تہا - یسوع نے مخالف سپاہیون سے کہا ہوگا کہ جبتک اسکو مین اچہا نہ کرون میری گرفتاری مین توقف کرو یہ کہکے اوسکے کان کو درست کیا اور پھر وہ باتین جو آیت ۵۲ مین ہین فرمائین - جبتک اوس شخص کے تندرست کرنے مین مسیح مشغول رہا اوسوقت سپاہ کا غول ٹھہرا رہا - کسیکی تاب نہ تہی کہ ایک قدم بڑہا سکے - اور دیکھو یہ لوگ اپنے خداوند کا حکم مانتے تھے لیکن وہکی عظمت سے واقف نہین ہین نہ اس بہید کو جانتے ہین کہ کسواسطے یہ حکم ہمنے مانا - اسکا کیا سبب ہے کہ ان لوگون نے معجزات بہی دیکھکر گرفتار کرنا نہ چھوڑا - اوسکا جواب یہ ہے کہ اون لوگون نے دیکھا کہ ہم مین اسقدر

قابو ہے کہ گرفتار کر سکتے ہین اس سبب سے ایسا کرنے کی اونکے دل مین ایسی ترغیب ہوئی - اسمین شک نہین کہ اول مسیح کے اس کام کو دیکھتے ہی متعجب ہوکر وے ادگ ٹھہر رہے تے مگر جب اونہون نے دیکھا کہ اسمین اتنی قدرت نہین معلوم ہوتی ہے کہ اپنے آپ کو ہمارے قابو سے نکال لے تو اونہون نے جانا کہ یہ خدا نہین ہے بلکہ کوئی ریاکار آدمی ہے - وہ یہ کہتے تھے کہ اگر یہ شخص کوئی فوقیت رکھتا ہے تو چاہیئے کہ ہمارے غول کو شکست دیکر اپنے سامنے سے بھگا دے اور آپ بادشاہ بن بیٹھے - مسیح نے نیچے کی آیت مین اسکا جواب دیا ہے کہ اگر ایسا ہو تو کتب مقدس کی پیشینگوئیان کیونکر پوری ہون —

اوسکا کان اوڑا دیا - کچھ عجب نہین کہ پطرس کا ارادہ سر اوڑانے کا ہو لیکن شاید جس قدرت سے مسیح نے اوس شخص کو درست کیا اوسی قدرت سے پطرس کو اوس ارادہ سے روک دیا +

(۵۲) تب یسوع نے اوس سے کہا اپنی تلوار میان مین کر کیونکہ سب جو تلوار کھینچتے ہین تلوار ہی سے مارے جائینگے[۱] (۵۳) کیا تو نہین جانتا کہ مین ابھی اپنے باپ سے مانگ سکتا ہون اور فرشتون کے بارہ تمن سے زیادہ میرے لیئے حاضر کر دیگا[۲۱] (۵۴) پر نوشتون کی بات کہ یون نہین ہونا ضرور ہے[۲۲] تب کیونکر پوری ہوگی - پیدا ۹ - ۶ + مک ۱۳ - ۱۰ + ۲ سل ۶ - ۱۷ + دان ۷ - ۱۰ + یسعیٰ ۵۳ - ۰ وغیرہ - ۲۴ - آیت - لوقا ۲۴ - ۲۵ و ۴۴ و ۴۶ +

(۵۲) اپنی تلوار میان مین کر - تلوار کا کام ہے لیکن رسول کے ہاتھ تلوار کی جگہہ نہین تھی - خداوند مسیح نے تلوار چلانے کو یہ نہین کہا کہ کسی حالت مین مت چلا دکیونکہ حکومت کی جگہہ تلوار ضروریات مین سے ہے اوسکے زور سے ضوابط سلطنت مین اور خلایق کے امن و آرام مین خلل نہین پڑنے پاتا ہے پس تلوار کی جگہہ حکومت مین ہے +

جو تلوار کھینچتے ہین تلوار ہی سے مارے جاوینگے - ظاہر ہے کہ اس سے اسوقت اتنذ

شاگردون کی طرف تھا کہ اگر ایسا کرینگے تو اوسکا نتیجہ اوٹھاوینگے اور قاعدہ کلیہ کے طور پر بھی ہو سکتا ہے کیونکہ اکثر اتفاق ہوتا ہے کہ جو لڑائی کا پیشہ اختیار کرتا ہے وہ لڑائی مین مارا جاتا ہے اور جو "پیرنا جانتا وہی ڈوبتا ہے"۔

(۵۳) **کیا تو نہین جانتا ہے** یعنی پطرس سے مخاطب ہو کر بتلاتا ہے کہ یہان تلوار کھینچنے کا نہ کچھ موقع ہے نہ ضرورت ہے یہ کیسی تیری ناسمجھی ہے کہ جسکی دعا سے فرشتون کے تمن آسمان سے اوتر سکتے ہین وہ تیری تلوار کا محتاج ہو ✦

بارہ تمن - یعنی ہر شاگرد پیچھے ایک تمن حالانکہ یہوداہ اِس جماعت سے خارج ہو گیا تھا ۔ رومیون کے یہان ایک تمن تین ہزار سے تا بہ پانچہزار سپاہی تک کہلاتا تھا ۔

(۵۴) **نوشتونکی بات کیونہین ہونا ضرور ہے** مسیح کچھ انسان کے سبب لاچار نہین تھا اوسنے اپنی خوشی سے جان دی لیکن ہان ایک بڑا بھاری کام تھا جسکی بجاآوری اوسے ضرور تھی - خدا کی مصلحت مین یہ بات آئی کہ مسیح سے کام بہ اختیار خود وقوع مین آوین جنکی خبر آگے سے کتب مقدسہ مین آگئی ہے پس ضرور تھا کہ خدا کے بند وبست کی تعمیل ہو اور کتب مقدسہ جھوٹھی نہ ٹھہرین پس ہم یہ دعوی کر سکتے ہین کہ مسیح کو اختیار تھا کہ نوشتے کے بموجب نہ چلتا لیکن دانائی مطلق یہوداہ نے ایسے مسیح کو کہ باوجود کامل اختیار فرمانی کے اوسکی مرضی کو بخوبی بجالاوے منتخب کیا (دیکھو شرح متی ۱-۲۲)

---

(۵۵) اوسی گھڑی یسوع لوگون سے کہنے لگا کہ تم جیسے چور کے لیئے تلوارین اور لاٹھیان لیکر میرے پکڑنے کو نکلے ہو مین ہر روز ہیکل مین تمہارے ساتھ بیٹھکے تعلیم دیتا تھا پر تمنے مجھے نہ پکڑا (۵۶) لیکن یہ سب اسلیئے ہوا تا کہ نبیون کے نوشتے پورے ہون [۲۳] تب سب شاگرد اوسے چھوڑ کے بھاگ گئے - [۲۳]یوحنا ۱۸-۲۰-۵۴ آیت ۱۰ یوحنا ۱۵-۱۰+

---

(۵۵) **اوسی گھڑی** - یعنی جسوقت غول اوسے باندھ لیچلا ✦

لوگون سے کہنے لگا - اور لوقا نے اسطرح لکھا ہے کہ "سردار کاہنوں اور ہیکل کے سردارون اور بزرگون سے" اسمین شک نہین کہ مسیح کا کہنا سبھون نے سُنا ہوگا لیکن غرض اوسکی بڑے بڑون کا سُنانا تھا -

نکلے ہو - اصل محرک اس کام کے اور اصل مجرم بڑے ہی لوگ تھے - ان لوگون کو اس بات کا کہ کسیطرح یہ کام ہو چکے اسقدر تردد تھا کہ ایسے بیوقت اس حیثیت کے ساتھ جانے مین اتنا بھی خیال نہ کیا کہ ہماری عزت مین فرق آتا ہے *

جیسے چور کے لئے - یعنی حالانکہ وہ لوگ اوسکی پاکبازی اور تقدس اور قدرت سے واقف تھے پھر بھی بطور بدمعاش کے اوسکو قتل کرنا چاہتے تھے -

میرے پکڑنے کو - یعنی فقط ایک شخص کی گرفتاری کو اسقدر جم غفیر کس واسطے آیا ہے اسمین شک نہین کہ وہ لوگ اوسکی قدرت اعجازی سے ڈرتے تھے اور یہ اونکو اندیشہ تھا جو اسقدر سپاہ کا بھیجنا اوسکے مغلوب کرنے کے واسطے ضروری جانا - جب اونھون نے اوسکی قدرت اعجازی مین لوگون کے روک دینے کی تاثیر دیکھی اور دیکھا کہ ایک شخص کو اچھا کر دیا تو بہت گھبرائے لیکن جب اونھون نے دیکھا کہ باوجود اسقدر قدرت کے ہمارے قبضہ مین آگیا تو جانا کہ ہم بمقابلہ اوسکے بہت زبردست ہین -

ہر روز یعنی مین ہر روز دن کو تعلیم دیا کرتا تھا اور تم رات کو پکڑنے آئے ہو - لوقا نے اسکے ساتھ باب ۲۲ آیت ۵۳ مین اتنا اور بڑھایا ہے "لیکن یہ تمہاری گھڑی اور ظلمت کا اختیار ہے" سوا اسکے ان لفظون سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ خداوند مسیح اونکے قبضے مین اس سبب سے اور بھی آگیا کہ اب اوسکا کام ختم ہو گیا تھا اور گنہگارون کے ہاتھ سے تکلیف اوٹھانا شروع ہوا *

(۵۶) لیکن یہ سب اسلئے ہوا - مرقس نے اس قسم کے الفاظ اس مقام پر اسیطور پر لکھے ہین جنسے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے فرمودہ ہین لیکن ظاہر ہے کہ درحقیقت وہ اسی انجیل نویس کے الفاظ ہین اسمین شک نہین کہ جو مطلب مرقس کی اوس عبارت سے نکلتا ہے وہی مسیح کا تھا مگر وہ الفاظ مسیح کے فرمائے نہین ہین

تب سب شاگرد اوسے چھوڑکے بھاگ گئے - لڑنے کی اونکو تو ممانعت ہو گئی تھی اور کچھ کسیطرح کی مدد اپنے آقا کو دے نہین سکتے تھے اسواسطے بجز بھاگنے کے اور کوئی صورت ظاہر اونکو نظر نہ آئی - ایسے درد و مصیبت کے وقت مین یہ اونکو نہ سوجھی کہ اوسکے ساتھ چلتے اور اگر ضرورت ہوتی تو اوسکے ساتھ ہی ذلت کی موت مرجاتے - الغرض یہ سارا غول مقام گتسمنی سے شہر کو پھر لوٹا *

متی نے یہ نہیں بیان کیا ہے کہ لوگ قیافا پاس جانے سے پیشتر مسیح کو اناس یعنی حنانیاہ پاس جو قیافا کا خسر تہا لیگئے تھے۔ یوحنا نے جوکچہ واردات حنانیاہ کے سامنے گذری خوب تفصیل کے ساتھ لکھی ہے۔ حنانیاہ کے پاس سے پہر مسیح قیافا پاس جو اون روزون سردار کاہن تہا اور جسکا مکان بہی حنانیاہ کے قریب ہی تہا بہیجا گیا۔ جسوقت مسیح حنانیاہ کے پاس تہا اوسوقت صدر مجلس قیافا سردار کے محل پر مقدمہ کی صورت بنانے کے واسطے جمع ہو رہی تہی +

(۵۷) سو جنہون نے یسوع کو پکڑا اوسے قیافا نام سردار کاہن پاس لیگئے[1] جہان فقیہ اور بزرگ جمع تھے (۵۸) پطرس دور دور اوسکے پیچھے سردار کاہن کے گہر تک چلا گیا اور اندر جا کے نوکرون کے ساتھ بیٹھا کہ دیکھے کہ آخر کیا ہوتا ہے (۵۹) تب سردار کاہن اور بزرگ اور ساری مجلس یسوع پر جہوٹھی گواہی ڈہونڈہنے لگے تاکہ اوسے مار ڈالین (۶۰) پر نہ پائی اور اگرچہ بہت جہوٹھے گواہ آئے[2] پر کوئی بات نہ ٹھہری آخر دو[3] جہوٹھے گواہون نے آکر۔ [1] مرق ۱۴-۵۳+ لوق ۲۲-۵۴+ یوح ۱۸-۱۲ و ۱۳ و ۲۴ + [2] زبو ۲۷-۱۲ و ۳۵-۱۱+ مرق ۱۴-۵۵ + [3] اعم ۶-۱۳ + استث ۱۹-۱۵+

(۵۷) جہان فقیہ اور بزرگ جمع تہے۔ معمولی جگہہ صدر مجلس کے جمع ہونے کی ایک مکان ہیکل کے متعلق تہا۔ لیکن چونکہ یہ جماعت نئی طرح کی تہی اور شاید پوری جماعت بہی نہ تہی اسواسطے قیافا سردار کے محل پر جمع ہوئی تہی +

(۵۸) دور دور اوسکے پیچھے۔ پہر جبکہ اور دن کے ساتھ پطرس بہی بہاگ گیا تہا مگر اوسکو

پین نہین پڑتا تھا کہ اپنے آقا کو بغیر اوسکا حال جاننے بوجہے چہوڑ دے۔ اسواسطے دور دور اوسکے پیچہے چلا جاتا تھا اور اوسکو یہ اُمید تہی کہ کسی کسی طرح مسیح خود اون لوگون سے بچ آویگا چنانچہ پطرس اوسکے پیچہے پیچہے سردار کاہن کے مکان تک اِس غرض سے گیا کہ دیکھون انجام اِس واردات کا کیا ہوتا ہے ❖

(۵۹) جہوٹی گواہی ڈہونڈہنے لگے۔ اون دغابازون کی جلدی کے برے نتائج نے اونکو گھبرا دیا چونکہ یہوداہ کے پکڑوا دینے کے سبب جلدی کر بیٹھے تھے اب دیکھا کہ یسوع گرفتار بہی ہوگیا اور ابہی تک گواہون کی کچہہ ترتیب نہین ہوئی اور مقدمہ گانٹھا نہین گیا حیران تھے کہ بیجرم کے مجرم یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ جبتک ثبوت قطعی نہ کر لیتے موت کا فتویٰ دے نہین سکتے تھے اسواسطے اونکو تردد ہورہا تھا کہ کیا الزام لگاوین اور کیا گواہ بناوین (۶۰) پر نہ پائے۔ یعنی جہوٹے گواہ تو بہتیرے مل گئے مگر ایسا ثبوت قطعی نہ ملا جو رومیون کی عدالت مین مسیح کے مارڈالنے کے واسطے کافی شہادت ہو۔

(۶۱) کہا کہ اسنے کہا ہے کہ مین خدا کی ہیکل کو ڈہا سکتا اور پھر تین دن مین اوسے بنا سکتا ہون (۶۲) تب سردار کاہن نے اوٹھکر اوس سے کہا تو کچہہ جواب نہین دیتا یہ تجہپر کیا گواہی دیتے ہین (۶۳) پر یسوع چپ رہا تب سردار کاہن نے اوس سے کہا مین تجہے زندہ خدا کی قسم دیتا ہون کہ اگر تو مسیح خدا کا بیٹا ہے تو ہم سے کہہ (۶۴) یسوع نے اوس سے کہا ہان وہ جو تو کہتا ہے بلکہ مین تم سے کہتا ہون کہ اسکے بعد تم ابن آدم کو قادر مطلق کی دہنی طرف بیٹہے اور آسمان کے بادلون پر آتے دیکہوگے۔ ۲۶-۲۰+ یوح ۲-۱۹+ مرق ۱۴-۶۰+ یسعیاہ ۵۳-۷ متی ۲۷-۱۲و۱۴+ احب ۵ باب ۱سم ۱۴-۲۴ و ۲۶+ دانی ۷-۱۳+ متی ۷-۲۴+ ۲۵-۳۱+ لوق ۲۱-۲۷+ یوح ۱-۵۱+ رو

۱۴--۱۰+ اتس ۴-۱۱+ مک ۱-۷+ زنب ۱-۱۰-۱-۱عم ۷-۵۵+

(۶۱) اسنے۔ لفظ "اس" نے سے جو تحقیر نکلتی ہے وہی یونانی مین اوس لفظ سے جسکا ترجمہ یہ لفظ "اس" ہوا مقصود ہے **مین خدا کی ہیکل کو ڈہا سکتا اور پھر اوسے تین دن مین بنا سکتا ہون**۔ اگر اسکا مطلب خیال کیا جاوے تو ان لوگون کی گواہی محض جہوٹی تہی مگر باعتبار ظاہر کے کہ ایسے الفاظ مسیح نے فرمائے تہے دیکہا جاوے تو اس سے بڑہکر اون کو اور کوئی بات نہین مل سکتی تہی۔ یوحنا کے باب ۲۔ آیت ۱۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے خداوند نے یہ کہا تہا کہ "اس ہیکل کو ڈہا دو اور مین اوسے تین دن مین کہڑا کرونگا" اگر دیکہا جاوے تو اسمین کچہ ہیکل کے ڈہا دینے سے بحث نہ تہی کیونکہ وہ بدن کا ذکر کرتا تہا۔ علاوہ اسکے مسیح نے نہین کہا کہ مین ڈہا دونگا بلکہ یہ کہا کہ اگر تم لوگ ڈہا دو تو پہر مین بنا دونگا۔

(۶۲) **تو کچہ جواب نہین دیتا**۔ مسیح نہایت دانائی کے ساتہہ خاموش رہا کیونکہ اس بات کا جو ایسی بنا کر بطور گواہی پیش کی گئی جواب کیا تہا اور سردار کاہن حالانکہ انہین واقف تہا پر لوگون کی گواہی کو ترجیح دیتا اور بنانا چاہتا تہا اور کوشش کرتا تہا کہ کسی طرح مقدمے کی صورت بنجاوے۔

(۶۳) **چپ رہا**۔ یعنے اوس منصف حاکم کا مطلب پورا نہوا اور وہ بات جو یسعیاہ نبی کی پیشینگوئی کہ "وہ برہ جسے ذبح کرنے لیجاتے اور جیسے بہیڑ اپنے بال کترنے والون کے آگے بے زبان ہے اسیطرح اوسنے اپنا منہ نہ کہولا" صادق آئی۔

قسم دیتا ہون۔ اب سردار کاہن نئی چال چلتا ہے گواہی مین ہیکل کے بنانے کا ذکر تہا اور یہ بات یہودیون مین مشہور تہی کہ جب مسیح پیدا ہوگا تو پہر ہیکل کو بنا دیگا جب یہ بات سردار کاہن نے سنی تو جی مین کہنے لگا کہ یہ شخص دعوی مسیحائی کرتا ہے اور مسیح کو قسم دیکر جسکا سچ سچ جواب دینا ہر ایک کے ذمے واجب تہا کہنے لگا کہ۔

اگر تو مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ سردار کاہن جانتا تہا کہ بموجب نبوت کے یہ دو لقب ایک ہی شخص پر دلالت کرتے ہین اسواسطے وہ ان دونون کو مسیح کی نسبت اپنے سوال مین لاتا ہے تاکہ لوگ جان جاوین کہ یہ بڑا بہاری دعوی ہے +

(۶۴) **وہ جو تو کہتا ہی** - مرقس نے یہی لکہا ہی کہ "ہان مین ہون" یہ وقت بہت نازک تہا ایک تو نام کے سردار کاہن یہودکا اور ایک اصلی اور ابدی سردار کاہن یعنی یسوع دونوکا اسوقت مقابلہ تہا - اصلی نقلی کی عدالت کے سامنے حلفہ تہا - ایک تو قوم یہود کیطرفسے مختار کل تھا اور دوسرا اوس قوم کا اصلی بادشاہ اور مسیح تہا اور مختار کل لے قوم یہود کی طرف سے سوال کیا کہ "کیا تم وہ مسیح ہو" مسیح نے کہا کہ ہان وہ "مین ہون" اوسوقت لوگ اوسکے منکر ہوئے اور بڑا بہاری معاملہ لئذا اسردار کاہن نے کیا خوب اپنے کپڑے پہاڑے اس سبب سے نہین کہ مسیح نے کفر بکا بلکہ اس سبب سے کہ اوسنے اپنے منجی کا انکار کیا +

اسکے بعد - یعنی باوجود ان تمام ذلتون کے مسیح آگے سے دیکہتا تہا کہ ایک زمانہ آویگا کہ میرا نام بلند ہوگا -

ابن آدم کو - اسطرح نہین کہتا ہے کہ "مجہکو" بلکہ جو نام مسیح کی نسبت عہد عتیق مین آیا ہی اوس نام سے اپنے آپکو اسوقت تبلاتا ہے -

قادر مطلق کی دہنی طرف اور آسمان کے بادلون پر آتے - یہ الفاظ دانیال باب ۷ ۱۳ کے مین - نبی نے ذکر کیا ہے کہ مسیح اپنے باپ پاس سب طرح کی قدرت حاصل کرنے جاویگا چنانچہ پیشینگوئی کی تکمل مسیح کے جی اوٹہنے کیوقت ہوئی (دیکہو شرح متی ۲۸-۱۸) لیکن چونکہ عدالت کے روز بہی اسی جلال کے سات خداوند مسیح آویگا اسواسطے یہ الفاظ مسیح کی نسبت اوسوقت کیواسطے بہی ہر چند کہ وہ معاملہ اور ہوگا ٹھیک لگتے ہین - جس جلال کے سات مسیح قبر سے جی اوٹہا ہی گو کہ بہت آدمیون نے دیکہا نہین ہے اوسی جلال سے دوسری دفعہ جب آویگا سب کو دکہلائی دیگا +

دیکہوگے - یعنی تم جو اسوقت مجہے اپنے قبضے مین گرفتار دیکہتے ہو اوسوقت دیکہوگے کہ مین ہی تمہارا انصاف کرونگا

---

(۶۵) تب سردار کاہن نے اپنی کپڑے پہاڑ کر کہا کہ یہ کفر کہہ چکا ہی اب ہمین اور گواہ کیا ضرور تمنے آپ اوسکا کفر سُنا (۶۶) اب تمہاری کیا صلاح - اونہون نے جواب مین کہا وہ قتل کے لایق ہے (۶۷) تب اونہون نے اوسکے مُنہ پر تہوکا اور اوسے گہونسا

مارا اور دوسرون نے اوسے طمانچہ مارکے کہا کہ۔ یسع ۱۸-۲۰ + ۱۹-۳۰ + ۱-۲۱ احبار ۲۴-۱۶ + یوح ۱۹-۷ + یسع ۵۰-۶ + ۵۳-۳ + متی ۲۷-۳۰ + لوق ۲۲-۶۳ + یوح ۱۹-۳ + لوق ۲۲-۶۴ +

(۶۵) سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑکر یہ بات کہی احبار ۲۱-۱۰ اکے خلاف نہ تھی کیونکہ اوسمین صرف یہ ممانعت ہے کہ قربانی کے وقت جو کپڑے پہنے جاتے تھے اونکو مت پھاڑو اور مُردے کے واسطے روتے وقت کپڑے مت پھاڑو +

کفر کہہ چکا۔ اس سبب سے کہ آپکو خدا کا بیٹا اور ہی آدم کا منصف بتلاتا ہے۔ سردار کاہن کی یہ چالاکی خوب کام آگئی یعنی اوسکو مسیح پر الزام لگانے کا موقع خوب ہاتھ آیا مگر کام کا یہ موقع کہ اپنی خرابی لگائی یعنی دین و دنیا کے منصف کا مقابلہ کیا۔ یسوع مسیح نے قوم یہود کے سامنے اقرار کیا کہ مین وہی مسیح ہوں۔ انہون نے اس دعوی کے سبب سے اوسکو قابل مار ڈالنے کے بنایا لیکن ساری خرابیان جو کہ یہود پر گذرین وہی سب اس فعل بد کا نتیجہ ہے ۔

(۶۶) اب تمہاری کیا صلاح۔ یعنی اپنی کہی بات پر لوگون سے رائے طلب کرتا ہی +

قتل کے لایق ہے۔ یعنی اسنے کفر بکا ہے سو اسواسطے اسکی سزا یہی ہے کہ قتل کیا جاوے سب کی رائے اسی پر متفق تھی لیکن کیا سبب ہے کہ جس حال مین سب کی رائے متفق تھی پھر بھی اوسیوقت اوسکو قتل نکیا اسکا سبب یہ تھا کہ ایک بڑی سد حایل تھی اور وہ یہ تھی کہ یہودی۔ رومیون کے تابع تھے۔ رومیون نے ان لوگون سے مار ڈالنے اور رہا کرنے کا اختیار چھین لیا تھا اور سوا اسکے نوشتون کے مطابق ضرور تھا کہ غیر قوم کے ہاتھ سے موت کی تکلیف اوٹھاوے لیکن اس بات سے یہود خبردار نہ تھے +

(۶۷) تب اونھون نے اوسکے مُنہ پر تھوکا۔ جب سردار کاہن وہان سے چلے گئے ہونگے تو اوسوقت اور لوگون نے جو یسوع کو گرفتار کرکے لائے تھے یہ ذلتین دینا شروع کی ہونگی (لوق ۲۲-۶۳) دیکھیئے جسنے اوّل مرتبہ پکڑتے وقت مخالفون کو اپنی عجیب قدرت جتائی تھی اسوقت سر جھکا دیا کہ جو کچھ دِلت اونکے دل مین آوے دیوین +

(۶۸) اے مسیح ہمین نبوّت سے بتا کہ کسنے تجھے مارا[۱۵] (۶۹) جب

پطرس باہر دالان مین بیٹھا تھا[۶۹] ایک لونڈی نے اوس پاس آکے کہا تو بہی یسوع جلیلی کے ساتھ تھا (۷۰) پر اوسنے سب کے سامنے انکار کر کے کہا مین نہین جانتا کہ تو کیا کہتی ہے (۷۱) پہر جب وہ اُساری کیطرف باہر چلا ایک دوسرے نے اوسے دیکہکر اونسے جو وہان تھے کہا کہ یہ بہی یسوع ناصری کے ساتھ تھا (۷۲) تب اوسنے قسم کہا کے پہر انکار کیا کہ مین اوس شخص کو نہین جانتا۔ مرقس ۱۴: ۶۵ + لوق ۲۲

۶۴۔ مرقس ۱۴: ۶۶ + لوق ۲۲: ۵۵ + یوحنا ۱۸: ۱۶ و ۱۷ و ۲۵ +

(۶۸) ہمین نبوت سے بتا۔ یعنی یہ جو اپنے آپکو نبیون کا سردار بتلاتا ہے اب اپنی قدرت نبوی کا کچہ نمونہ دکہلا دے۔ متی نے یہ نہین لکہا ہے کہ اوسکی آنکہون پر پٹی باندہی تہی جس وجہ سے لوگ اوسکی غیب دانی کو ٹہٹہے کے ساتھہ آزماتے تہے۔ اب اون ذلتون کو جو یسوع نے یہودیون سے بہ سبب دعوی مسیحائی اوٹہائی تہین اون ذلتون سے جو رومیون نے حکومت کے دعوی کے سبب سے دی تہین مقابلہ کرو (دیکہو شرح ۲۷: ۲۹-۳۰)

(۶۹) جب پطرس باہر دالان مین بیٹھا تھا۔ اب متی یہان سے یسوع کے سلسلہ وار بیان کو چہوڑ کر پطرس کا کچہ حال لکہتا ہے۔ جسوقت بہیڑ یسوع کو قیافا کے پاس لیئے جاتی تہی اوسوقت بہی پطرس دور دور اوسکے پیچہے پیچہے چلا اور یوحنا سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ بہیڑ راستے مین حنانیاہ کے مکان پر ٹہہری جسوقت صدر مجلس قیافا کے مکان پر جمع ہو رہی تہی اوسوقت پطرس یوحنا کی سفارش سے جسکی سردار کاہن سے جان پہچان تہی دروازے پر دربان کی اجازت سے گیا۔ جسوقت مسیح حنانیاہ کے مکان کے اندر روبکاری مین تہا اوسوقت وہ معاملہ تین مرتبہ انکار کرنے کا باہر گذرا +

پطرس باہر دالان مین بیٹھا تھا۔ یعنی باہر صحن مکان مین۔ جس کمرے مین یسوع کی روبکاری ہوتی تہی

اوس کمرے کے باہر پطرس بیٹھا تھا جس لفظ یونانی کا ترجمہ یہان پر دالان ہوا ہے اوسکے معنی صحن مکان یعنی آنگن کے ہین جو مکان کے اندر ہوتا ہے۔ مرقس نے آگ جلانے کا ذکر نہین کیا ہے گر اوسکے اس لکھنے سے کہ جب لونڈی پطرس سے مخاطب ہوئی وہ اوسوقت تاپ رہا تھا پایا جاتا ہے کہ وہ اس آگ جلانے کا حال جانتا تھا مرق ۱۴۔ ۶۷

تو بھی۔ یعنی لفظ "بھی" دلالت کرتا ہے کہ اور لوگ بھی سوا پطرس کے تھے۔ متی نے اسکا کچھ ذکر نہین کیا ہے جس سے اسکا مطلب اچھی طرح کھول سکین۔ نہین معلوم "بھی" کا لفظ کسواسطے آیا ہے لیکن یوحنا نے یہ لکھا ہے کہ جینے لونڈی سے جو وہان کی دربان تھی سعی کرکے پطرس کے اندر جانے کی اجازت لی تھی تو اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ "بھی" سے اوسکا مطلب یہ تھا کہ یوحنا بھی اوسکے ساتھ تھا۔ یوحنا کے بخطر اندر چلے جانے سے معلوم ہوتا ہے کہ پطرس کو بھی ان محل خطر نہ رہا ہوگا شاید اوسکو اندیشہ فقط اس بات کا ہوگا کہ جینے تلوار چلائی تھی اور سردار کاہن کے نوکر کا کان کاٹ ڈالا تھا۔ اوسوقت مین اوسکا زیادہ جرأت کر بیٹھنا اسوقت موجب زیادہ بزدلی کا ہوا ✦

(۷۰) مین نہین جانتا کہ تو کیا کہتی ہے۔ یعنی تیرے اس الزام کا ملزم ہونا تو درکنار۔ ہا مین تو یہ بھی نہین جانتا کہ تو کہتی کیا ہے ✦

(۷۱) اوسارے کیطرف باہر چلا۔ یعنی جیسی جلدی اوس سے ہوسکا خوف کے مارے الزام کی جگہہ سے باہر چلا گیا لیکن وہان بھی مشکل پیش آئی ✦

مرقس اور لوقا دونو کے بیانات کو مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دو عورتین اور ایک مرد تھا جنہے فوراً پطرس کو اوسجگہہ پر پہچان لیا۔ ان تینون کے سامنے پطرس نے قسم کہا کر صاف انکار کیا کہ مین یسوع کا شاگرد نہین ہون۔ غالباً صحن مکان مین دوسرے انکار سے تھوڑی دیر بعد تیسری مرتبہ پطرس نے انکار کیا مگر کسی طرح صاف نہین معلوم ہوتا کہ کسوقت یہ معاملہ وقوع مین آیا اتنا پایا جاتا ہے کہ صبح کا وقت قریب آپہونچا تھا کیونکہ وہی تھوڑی دیر بعد مرغ نے بانگ دی ✦

(۷۳) تھوڑی دیر بعد اونھون نے جو وہان کھڑے تھے پطرس پاس آکے کہا۔ بیشک تو بھی اونمین سے ہے کہ تیری بولی تجھے ظاہر کرتی ہے (۷۴) تب اوسنے لعنت بھیجکر اور قسم کہاکر کہا مین اس شخص کو

نہین جانتا وہین مرغ نے بانگ دی (۷۵) تب پطرس کو یسوع کی بات یاد آئی جو اوسنے اوس سے کہی تہی کہ مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا انکار کریگا۔ وہ باہر جاکے زار زار رویا

لوق ۲۲-۵۹ + مرق ۱۴-۷۰ + ۷۴ آیت + مرق ۱۴-۳۰ + لوق ۲۲-۶۱ و ۶۲ + یوح ۱۳-۳۸ +

(۷۳) تہوڑی دیر بعد۔ یوحنا نے لکہا ہے کہ ایک گہڑی کے بعد +

تیری بولی تجہے ظاہر کرتی۔ یعنی پطرس جرات کرکے کچہ باتین کرنے لگا جس سے اوسکا لہجہ جلیلی کہل گیا اور پاس والے دیکہنے لگے +

(۷۴) لعنت بہیجکر اور قسم کہاکر۔ واقع مین پطرس نے پہلے پہل قسم اسلیئے کہائی تہی کہ لوگ جانجاوین کہ مین مسیح کے ساتہیون مین سے نہین ہون اور اسوقت مین درحقیقت پطرس پر سخت قہر نازل ہوا چاہتا تہا اور شیطان اوسکو گیہون کی طرح اوسکو پہٹک رہا تہا (لوق ۲۲-۳۱) مگر بڑا فضل ہوا کہ اس سخت تاریکی کے عالم مین صدائے رحمت پہنچگئی۔ یعنی پطرس کی تنبیہ کیواسطے مرغ کے بانگ دینے کا یہی وقت تہا سو اوسنے بانگ دی۔ اسوقت مین قطعی انکار کرنے اور کفر بکنے سے ایسے بڑے گناہ کا مرتکب ہوا تہا کہ قابل جہنم اور عذاب عظیم کے ہوگیا تہا۔ فضل کا سایہ اوسپر سے اوٹھہ گیا تہا اور ہلاکت گویا بلاے لاعلاج مین چہوٹہی چلی تہی۔ لوقا نے باب ۲۲ و ۶۱ مین اسطرحپر خبر دی ہے کہ "خداوند نے پہرکے پطرس پر نگاہ کی۔ اسپر اوسی خداوند مسیح کا کہنا یاد آیا۔ غالب ہے کہ جب حنانیاہ کے یہان سے مسیح قیافا کے پاس کو جاتا تہا اوسوقت اوسنے پطرس کو آنکہہ کا اشارہ کیا ہوگا یا شاید تیسری مرتبہ انکار کرتے وقت جس کمرے مین مسیح اور حنانیاہ تہے اوس کمرے کا دروازہ کہل گیا ہوگا جہان سے مسیح کا سامنا ہوتا ہوگا اوسوقت پطرس نے اپنے دل مین نادم ہوکر یہ خیال کیا ہوگا کہ خداوند مسیح کے سامنے جہوٹہی قسم کہاتا ہون اور انکار کرتا ہون۔ بلاشک مسیح نے جو نگاہ پہیرکے اوسکی طرف دیکہا تو اوسکو وہ باتین یاد آئین۔ یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ پطرس رد نکارکی کے کمرے مین آیا تہا اور اپنے خداوند کے ساتہہ موجود رہا تہا

(۷۵) زار زار رویا - جب رونے سے آدمی اپنے فرائض کیطرف رجوع نہ کرے اور برائی سے باز نہ آوے تو وہ رونا کس کام کا ہے - شاید یہوداہ بھی رویا مگر چونکہ اپنی حرکت سے باز نہ آیا اسواسطے وہ رونا کچھ سودمند نہوا - پطرس رویا اور پھر یسوع کیطرف رجوع کیا اور ایماندار رسول ہوگیا - پس یہ اوسنے اچھا کیا - مسلمان یہان پر یہ اعتراض کرتے ہین کہ پطرس کے انکار کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس لائق نہ تھا کہ رسول گردانا جاتا یعنی قابل اعتبار کے نہ تھا لیکن ہم کہتے ہین کہ جس خیال پر یہ اعتراض مبنی ہے یعنی یہ کہ آدمی کا دل کبھی بدلتا نہیں وہ خیال ہی غلط ہے ٭

ستائیسوان باب

(۱) جب صبح ہوئی سب سردار کاہنون اور قوم کے بزرگون نے یسوع کی بابت صلاح کی کہ اوسے کیونکر قتل کرین (۲) پھر اوسے باندھکر یا لیگئے اور پنطوس پلاطوس حاکم کے حوالہ کیا - زبور ۲ - ۲ - مرقس ۱۵ - ۱ + لوقا ۲۲ - ۶۶ + ۲۳ - ۱ + یوحنا ۱۸ - ۲۸ + متی ۲۰ - ۱۹ + اعمال ۳ - ۱۳ +

ستائیسوان باب

(۱) جب صبح ہوئی یعنی جمعہ کی صبح صلیب پانے کے دن -

سب سردار کاہنون اور قوم کے بزرگون نے یعنی صدر مجلس نے - دیکھو شرح باب ۲۶ - ۳ -

(۲) پھر اوسے باندھکر مسیح کے گرفتار کرنیوالون نے جب دیکھا کہ صبح ہونے مین دیر ہے تو مسیح کے بندھن ڈھیلے کر دیئے تھے اب جب صبح ہوئی تو پھر باندھ کر لیچلے - ساری صدر مجلس جو اسوقت موجود تھی سب گروہ مسیح کے ہمراہ پلاطس کے مکان پر پہنچی

اور پنطوس پلاطس حاکم کے - پلاطس اس زمانہ مین یہودیاہ کا حاکم تھا - ہر چند کہ یہ عہدہ خاص کر متعلق مال کے تھا مگر بوقت ضرورت اس عہدہ دار کو سب طرح کا اختیار سپرد ہوجاتا تھا - جب سے بادشاہی موقوف ہوئی تھی تب سے ملک فلسطین پر یہ شخص چھٹا حاکم تھا - پلاطس سختی اور بیرحمی اور ظلم اور

اپنی مرضی پر چلنے مین مشہور تہا- ایک مرتبہ اوسنے خلاف عادت رومی حاکمون کے جو ہر طرح سے اپنی رعیت کے امورات
مذہبی کا بہت کچھ پاس و لحاظ کرتے تھے - رومی جھنڈے جنپر بادشاہ کی مورت بنی تھی شہر کے اندر منگوائی جسے یہودیون
نے بت پرستی سمجھا اور جب یہودیون نے اس امر کی شکایت کی تو اوسنے قتل کی دہمکی دی - اوسپر یہودی اوسکے
قدمون پر گر پڑے اور کہنے لگے کہ اس کفر سے ہمین مرجانا بہتر ہے تو آخر کو لاچار ہو کر یہ امر موقوف کیا گیا - اور ایک دفعہ
ایسا ہوا کہ یہودیون کا کچھ روپیہ مذہبی کامون کے واسطے جمع تہا اوسنے اوس روپیہ کو شہر کی نہرین بنانے کے واسطے کام مین
لانا چاہا اوسکو یہودیون نے ازراہ بغاوت منع کیا تو اوسنے ایک گروہ سپاہیون کا در پردہ ہتیار بند یہودیون پر چڑہائی
کرنے کو بہیجا جنہون نے ایسی خونریزی کی کہ اوسکے ارادے سے بہی زیادہ تہی - لوقا نے بہی ایک قتل کا ذکر اوسکی نسبت
لکہا ہے کہ عید فسح کے روز ایسا قتل ہوا کہ گلیلین کا جو قربانی کر رہے تھے اور قربانیون کا خون ایک ہوگیا تہا-
اوسی طرح کی بے رحمی سے سامریون کے قتل کرنے مین باوجودیکہ انہون نے اطاعت اختیار کر لی تہی اوس
حاکم سے وقوع مین آئی تہی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اوسپر ادبار آیا - صورت اوسکی یہ ہوئی کہ ایک سامری عہدہ دار
نے وطلس حاکم سوریا کو پلاطوس کی بے رحمی کی عرضی کر بہیجی جسپر پلاطوس کو حکم ہوا کہ روم مین جاکر شہنشاہ طبریوس کے
حضور اپنی جوابدہی کرے لیکن اوسکے روم مین پہونچنے کے قبل شہنشاہ طبریوس کا انتقال ہوگیا اور اوسکے جانشین
کالیگلا نے اوسکو جلاوطن ایک فرانس مین بہیجدیا جہان پلاطوس نے رنج اور ذلت کے مارے اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالا-

مسیح کی گرفتاری کے وقت جسطرح پر پلاطوس پیش آیا ہے اوس سے پایا جاتا ہے کہ وہ بڑا ہوشیار تہا طبیعت
اوسکی انصاف کیطرف مائل - حق کو خوب پہچانتا تہا اور سارے عمل درآمد اوسکا جہانتک کہ اپنی غرض متعلق نہ ہوتی
صحیح اور اچہی ہوتا تہا - کوئی نہ کوئی بات وہ ایسی نکال لیتا کہ یسوع کو اس ناحق کی موت سے رہائی ہوجاتی مگر یہودیون
نے جتایا کہ یہ شخص آپ کے حق مین مفسد اور قیصر کی خیرخواہی مین رخنہ انداز ہوگا - اوسنے یسوع کی تحقیقات
کی اور بے جرم ٹہرایا بلکہ یہودیون سے یہ شکایت کی کہ اسے ناحق پہانستے ہو - اور یہ چاہا کہ برباس کی عوض اسکی
کسی طرح رہائی ہوجاوے - غرضکہ ہیرودیس کے پاس اوسے روانہ کیا تاکہ یہودی اوسکے حال زار پر رحم کہا کر اپنی
حرکت سے باز آوین اور یہ ارادہ کیا کہ کچھ سزا دیکر رہا ہوجاوے اور آخر کو جب کچھ تدبیر نہ چلی تو اوسنے ہاتہ دہوئے
تا ظاہر ہو کہ مین کسیطرح کی موت کا جوابدہ نہین ہون اور صرف اس خیال سے کہ میرے اوپر قیصر کا الزام بے خبری
کارگذاری کا جسکے سبب آخر کو اوسکے اوپر آفت آئی تہی نہ آنے پاوے مجبور ہو کر اس امر کو منظور کیا لیکن
اپنی جان بچانے یا کسی اور اپنی نفع کیواسطے ایک آدمی تو درکنار کتنی ہی آدمی ہوتے اوسکے نزدیک مروا ڈالنا سہل تہا

(۳) تب یہوداہ جسنے اوسے پکڑوادیا تھا دیکھکر کہ اوسکے قتل کا حکم ہوا پچھتایا اور وہ تیس روپے سردارکاہنون اور بزرگون پاس پھیر لایا (۴) اور کہا مینے گناہ کیا کہ بیگناہ کو قتل کے لیئے پکڑوایا۔ وی بولے ہمین کیا (۵) تب وہ روپے ہیکل مین پھینک کر چلا گیا اور جاکے آپکو پھانسی دی۔ متی ۲۶-۱۴-۱۵-۱۶ + مرقس ۱۴-۱۰-۱۱ + لوقا ۲۲-۳-۶ + اعمال ۱-۱۸ +

(۳) دیکھکر کہ اوسکے قتل کا حکم ہوا۔ یعنی جب یہوداہ نے انجام کار کو سوچا اور دیکھا کہ مجھسے بڑا بھاری جرم ہوا ہے تو اوسکا دل اولٹ گیا اور جانا کہ اپنے حد سے زیادہ گناہ کیا ہے اور یہ بے حقیقت روپے جو پکڑوانے کے ملے ہین کسی مصرف کے نہین اور نہایت مایوسی کے عالم مین یہ ارادہ کرلیا کہ دیکھین کیسا خراب حال میرا ہوتا ہے موت کے دروازے پر خدا کے سامنے پہونچا +

پچھتایا۔ ایسے پچھتانے سے کیا فائدہ ہوتا ہے۔ یہ گناہ اوسکی گردن پہ سوار تھا جسنے اون کو یہ ان کا نتیجہ دکھلایا۔ دوزخ مین بھی اس قسم کا پچھتانا اور کف افسوس ملنا بہت ہوتا ہے لیکن اس سے کیا ہوتا ہے +

(۴) ہمین کیا۔ یعنی شیطان اور اوسکی ذریات ایسی بیرحم ہے کہ اپنا کام کالا پھر شریک حال نہ ہوئے۔ شاید سردار کاہن اپنے مکانپر عید فسح کی تیاری کر رہے تھے جو یہوداہ نے جا فرش پہ اون کے پاؤن پاس وہ روپیہ ڈالدیا

(۵) آپ کو پھانسی دی۔ اعمال باب ۱۔ آیت ۱۸ مین جو بیان ہے وہ اس بیان سے مختلف نہین ہے۔ یہوداہ نے جا کر اب کوہ کسی ایسے مقام پہ جسکے نیچے بڑا کھڈ ہو قصداً اپنے آپ کو لٹکایا کہ رسی کے ٹوٹتے ہی کھڈ مین جا گرا اور جسم کے پاش پاش اوڑ گئے۔ یروسلم کے گردنوات مین اسی قسم کے غار بکثرت ہین چنانچہ ہیکٹ صاحب نے اس بارے مین لکھا ہے کہ "مینے ان کھڈون کو کہ اکثر سیدھے عمیق دیکھنے مین آئے مین ناپا تو دیکھا کہ کوئی بہ اونچی ۲۶ کوئی ۳۳ کوئی ۳۰ کوئی ۲۵ فٹ گہرا ہوتا ہے جسکے کنارے کنارے ابتک زیتون کے درخت جما ہے لگتے ہین اور اوس زمانہ مین توکچہ شک نہین کہ بہت ہی کثرت سے ایسی جگہون پر تھے

دیباچے سے جو یرمیاہ نبی کی باب مین ہے یہ انتخاب کیا ہے کہ یرمیاہ کا کہنا چونکہ بنام اوس حصے کے جس سے انجیل نویس نے انتخاب کیا ہے سرے پر آیا ہے بالکل صحیح ہے +

(۱۰) اور اونھون نے وہ روپے کمہار کے کھیت کیواسطے دیئے جیسا خداوند نے مجھے فرمایا (۱۱) پھر یسوع حاکم کے روبرو کھڑا تھا اور حاکم نے اوس سے پوچھا کیا تو یہودیون کا بادشاہ ہے یسوع نے اوس سے کہا ہان تو ٹھیک کہتا ہے مرقس ۱۵-۲ + لوقا ۲۳-۳ + یسعیاہ ۱۸-۳۳ + یوحنا ۱۸-۳۷ + ۱ تمطاؤس ۶-۱۳ +

(۱۱) یسوع حاکم کے روبرو کھڑا تھا- صدر مجلس جسکے پیچھے پیچھے اور لوگ اونکے ساتھ غول باندھکر مسیح کو اپنے ہمراہ لیکر قیافا کے محل سے پلاطوس کے مکان پر جو قلعہ انتونیا کے قریب ہیکل کے شمال مین تہا پہنچے اس قلعہ کو مکابیون نے جو یہودیون کے نامور شاہزادون مین سے گذرے ہین سردار کاہن کی پوشاک رکھنے کے واسطے بنایا تہا- بعد اسکے ہیرودیس نے بڑی رونق کے ساتھ پھر اوسکی تعمیر کرائی تھی اسواسطے یہ قلعہ بھی تھا اور عظیم الشان محل بھی تہا- یہودی اپنی شریعت کے مطابق اس خیال سے کہ ناپاک ہوجاوینگے اوس محل کے اندر نہ گئے تہے پس ہمکو یہ تصور کرنا چاہیئے کہ یہودیون کا غول وسیع میدان مین محل کے سامنے کھڑا رہا اور یسوع اوسوقت خواہ اوسی محل کے اندر یا کسی اور مکان متعلقہ محل مین تہا چنانچہ اسی سبب سے یوحنا کے ۱۸ باب ۲۹ آیت اس بیان مین لکھی ہے کہ پلاطوس اوس پاس نکل آیا اور پھر دیوانخانہ مین یسوع پاس داخل ہوا- یہودیون سے جو سامنے میدان مین کھڑے تہے پلاطوس نے سنا کہ کیسا الزام مسیح پر لگاتے ہین اور اوسکو اپنے سامنے طلب کیا اسواسطے کہ یہودیون کو اختیار قتل کا نہ تہا- پلاطوس پہر اوس محل مین داخل ہوا اور یسوع سے سنا کہ وہ روحانی بادشاہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے دنیاوی نہین تو اوسنے باہر جاکر یہودیون سے کہا کہ وہ بےقصور ہے اسپر بھیڑ خوب شور و غل کے ساتھ اوسپر تہمتین لگانے لگی اور یسوع اوسوقت اسقدر سنجیدگی اور استقلال کے ساتھ چپکا کھڑا سنتا تہا کہ حاکم نے بہت تعجب کیا +

کیا تو یہودیون کا بادشاہ ہے- یوحنا نے خداوند مسیح اور پلاطوس کے درمیان جو گفتگو اوسوقت

آئی اور اوسکا خوب مفصل حال عجب تفصیل کے ساتھہ درج کیا ہے چنانچہ اوسکی پوری شرح وہان ہی پڑہے جہان وہ بیان ہے۔ یوحنا کی انجیل ۱۸ باب —

ہان تو ٹھیک کہتا ہے — یعنی مسیح نے اقرار کیا کہ ہان تیرا کہنا درست ہے ٭

(۱۲) اور اوسوقت سردار کاہن اور بزرگ اوسپر فریاد کر رہے تہے پر وہ کچہہ جواب نہ دیتا تہا (۱۳) تب پلاطوس نے اوسے کہا کیا تو نہین سنتا کہ یے تجہپر کتنی گواہیان دیتے ہین (۱۴) پر اوسنے اوسکی ایک بات کا بہی جواب نہ دیا چنانچہ حاکم نے بہت تعجب کیا (۱۵) حاکم کا دستور تہا کہ ہر عید کو لوگون کی خاطر ایک بند ہوا جسے وے چاہتے چہوڑ دیتا تہا (۱۶) اوسوقت اونکا براباس نامے ایک مشہور بندہوا تہا (۱۷) سو جب وے اکٹھے ہوئے پلاطوس نے اونسے کہا تم کسے چاہتے ہو کہ مین تمہارے لیئے چہوڑ دون براباس یا یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے (۱۸) کیونکہ وہ سمجہہ گیا کہ اونہون نے اوسے ڈاہسے حوالہ کیا — متی ۲۶ - ۶۳ + یوح ۱۹ - ۹ + متی ۲۱ - ۶۲ + یوح ۱۹ - ۱۰ + مرقس ۱۵ - ۶ + لوق ۲۳ - ۱۷ + یوح ۱۸ - ۳۹ ٭

(۱۴) **حاکم نے بہت تعجب کیا** — کچہ اس سبب سے تعجب اوسکو ہوا کہ یسوع اپنے بچنے کی کچہ فکر نہین کرتا بلکہ اس سبب سے کہ بہت باتین اسرار کی ایسی تہین جنکے بتلانے سے یسوع نے انکار کیا —

(۱۵) **دستور تہا** — یہودی زیر حکومت رومیون کے تہے اور اکثر ایسے لوگ بہی قید مین ہوتے تہے جنہون نے بغاوت کی اور نے یہودیون کے رومیون کے قبضہ سے کوشش کی تہی یا کسی اور طرحکا نقصان رومیون کا کرتے

چھوڑا جاتا تھا پس جب حاکم قیصر کیطرف سے یروسلم کو آیا تو دستور کے مطابق سب جانتے تھے کہ ایک قیدی کو رہائی ہوجائیگی۔

(۱۶) مشہور بند ہوا ۔ مرقس نے لکھا ہے کہ اس شخص نے فساد اوٹھایا تھا اور وہ لوگ جو اسکے ساتھ فسادمین شریک تھے وہ بھی مع اسکے مقید تھے۔ چونکہ غالباً یہ لوگ لوٹ مار سے بسر کرتے تھے اسواسطے برابا س کو لٹیرا کہتے تھے۔ چونکہ یہ شخص خوب تیز وطرار بہادر اور یہودیون کا خیرخواہ تھا اسواسطے تمام مین مشہور ہوگیا تھا۔

(۱۸) سمجھ گیا کہ اونھون نے اوسے ڈاہ سے حوالہ کیا ۔ پلاطوس خوب سمجھ گیا کہ یہ الزام یہودیونکا یسوع پر کہ وہ قیصر کے برابر ہونا چاہتا ہے محض بناوٹ سے۔ وہ جان گیا کہ یسوع بقصور ہے مگر بعض کہتے ہین کہ جب اوسنے یسوع کو گرفتار کیا تو وہ بھی اوسکے بقصور خون کا ماخوذ ہوا کچھ ہاتھ دہوڈالنے سے وہ بری نہین ہوسکتا ہے نہ یہ کہ اس بدنامی سے بچ جاوے۔

چند باتین ایسی ہین کہ اور انجیل نویسون نے اونکا ذکر کیا ہے اور متی نے چھوڑ دیا ہے چنانچہ ایک یہ ذکر ہے کہ جب پلاطوس کو معلوم ہوا کہ یسوع گلیل کا باشندہ ہے تو اوسنے ہیرودیس حاکم گلیل کے پاس کہ وہ اوسوقت یروسلم مین موجود تھا بہ امید انفصال اس مقدمہ کے اوسکو بھیجا لیکن ہیرودیس نے اوسکے ٹھٹھے کر کے پلاطوس پاس اوسے واپس کردیا۔ پلاطوس یہودیون کو یہ سمجھاتا تھا کہ اگر ویسے نہین مانتے ہو تو کچھ کوڑے لگاکر اوس کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ وہی لوگ شور وغل مچاتے تھے کہ یہ نہین ہونیکا بعد اسکے جب یہ بھی کہہ چکا کہ اچھا برابا س کی عوض اوسکو چھوڑ دالوا اور اونھون نے اسکو بھی نامنظور کیا اور کہنے لگے کہ برابا س کا چھوڑ دینا ہم مقدم جانتے ہین تو اوسنے لاچار ہوکر ہاتھ دہوئے تاکہ معلوم ہو کہ میرے اوپر اسکے خون کا کچھ مواخذہ نہین ہین ہر چند چھڑایا چاہتا ہون لیکن یہ لوگ نہین مانتے پھر یہودی خوب چلاکر کہنے لگے کہ تمہارے اوپر کچھ مواخذہ نہین ہماپنے اور اپنی اولاد کے سر و نپر اسکا عذاب لیتے ہین۔ اوسوقت پلاطوس نے یسوع کو سپاہیون کے حوالہ کردیا۔ وے ٹھٹھے کرنے اور کوڑے مارنے لگے اور پھر پلاطوس اوسے باہر لایا اور کہنے لگا کہ دیکھو یہ آدمی تاکہ لوگ اسکے حال پر رحم کہادین مگر لوگونکا رحم کہانا تو درکنار وہ اور چلانے لگے کہ اسکو صلیب دینا چاہیئے پلاطوس نے پوچھا کس علت مین اوسکو صلیب دینی چاہیئے اونھون نے کہا اس سبب سے کہ یہ اپنے آپکو خدا کا بیٹا کہتا ہے پلاطوس نے جب یہ اور نئی بات سنی تو متحیر ہوکر پھر یسوع کے پاس دریافت کرنے کو لوٹا اور اوسکے استقلال کو دیکھکر ایسا متعجب ہوا کہ ایک دفعہ اور کوشش اسکے چھڑانے کی کی آخر کو جب وہ لوگ یہ چلانے لگے کہ اگر تم اس آدمی کو چھوڑ دوگے تو جان لو کہ تم قیصر کے خیرخواہ نہین ہو تو وہ چپکا ہو رہا اور سب معاملہ طے ہوگیا۔ اوسنے نہ چاہا کہ شہنشاہ کے روبرو میری بدخواہی ثابت ہو اسی ڈر کے مارے کہ اپنے اوپر الزام نہ آوے یسوع کو قتل کا حکم دیا

اور اسی سبب سے وہ بہی اس جرم مین اون لوگون کے ساتھ شریک ہوا اور اپنے تخت پر جو اوسکے محل کے سامنے تہا بیٹھکر جب یہ آخری انکار یہودکا یسوع کے چہوڑنے مین سُنا تو اونسے اوسوقت کہ نو کا عمل اور جمعہ کا دن تہا جبکہ اوسنے صلیب پائی ہے - یہودیون کے حوالہ کردیا کہ اچہا تمہین اختیار ہے کہ مار ڈالو -

(۱۹) اور جب وہ مسند پر بیٹھا اوسکی جورو نے اوسے کہلا بہیجا کہ تو اس راستباز سے کچہ کام نہ رکھہ کیونکہ مینے آج خواب مین اوسکے سبب بہت تصدیع پائی -

(۱۹) مسند پر بیٹھا - اسلیئے کہ یسوع کو یا اور کسی کو چہوڑنے کا حکم دے - وہ ہر طرح سے چاہتا تہا کہ یہودی یسوع کی رہائی چاہین لیکن اون لوگون نے اوس لٹیرے برابّاس کو اس راستباز اور پاک پر ترجیح دی

مسند - ایک جگہ حاکم کے بیٹھنے کی صحن مکان مین محل کے سامنے جسکے روبرو لوگ کہڑے ہوتے تہے بنی تہی -

اوسکی جورو - جسکا نام کلاڈیا پروکلا تہا - ایک روایت ہے کہ یہ عورت یہ خواب دیکھکر عیسائی ہوگئی تہی -

اس راستباز سے - یعنی مسیح سے کہ بیقصور تہا -

آج خواب مین - شاید وہ خواب صبح کی تہی جو جب پلاطوس اپنے کام پر جسمین اسوقت مشغول تہا آیا تو اوسوقت دکہلائی دی - صبح کی خواب کو جیسا اس ملک کے مسلمان جانتے ہین وہ لوگ صحیح سمجہتے تہے - پلاطوس حالانکہ بہت سخت دل تہا لیکن یہ ظاہر ہے کہ اوسکو یسوع کی موت اور ان حالات سے جور و بیکاری کے وقت وقوع مین آئی کچہ تہوڑا صدمہ نہین ہوا تہا اور کچہ تعجب نہین کہ اوسی قدرت الٰہی نے جسنے یوسف کو یسوع کی پیدائش کی خبر دی تہی پلاطوس کو بہی اوسی طور پر اس بات سے متنبہ کیا ہو کہ تو اسکی موت مین شریک نہ ہو -

(۲۰) لیکن سردار کاہنون اور بزرگون نے لوگونکو اوبہارا کہ برابّاس کو مانگ لین اور یسوع کو قتل کرین - (۲۱) حاکم نے پہر اون سے

کہا تم اِن دونون مین سے کسے چاہتے ہو کہ مین تمہارے لیئے
چھوڑ دون وے بولے براباس کو (۲۲) پلاطس نے اوسے کہا پہر
یسوع کو مسیح کہلاتا ہے مین کیا کرون اون سبھون نے اوس سے
کہا اوسے صلیب دے (۲۳) حاکم نے کہا کیون اوسنے کیا بدی کی
پر اونھون نے اور بھی چلّا کے کہا کہ اوسے صلیب دے مرقس ۱۵-۱۱+لوقا
۲۳-۱۸+یوحنا ۱۸-۴۰+اعمال ۳-۱۴+

(۲۰) سردار کاہنون اور بزرگون نے اوبھارا- اول لوگ یسوع کے گرفتار ہوگئے تھے اور بڑی شادمانی سے یروشلم مین اوسے لائے تھے اور حاکمون کو یہ امر ناگوار گذرا تھا- اسواسطے سردار کاہنون وغیرہ کو لوگون کے ڈر کے مارے یہ جرأت نہین پڑتی تھی کہ یسوع کو گرفتار کرلین- لیکن جب خفیہ پکڑ کے خوب طرح سے مقدمہ کی صورت بنالی اور یسوع کو ملزم بنالیا تو لوگ بھی اوسے فریبی دغاباز کافر جاننے لگے صرف اسی حال کو دیکھکر کہ زنجیرون مین جکڑا ہوا بے اختیار ہے- لوگون نے جانا ہوگا کہ یہ مرد خدا نہین ہے اور سبھون نے سمجھا ہوگا کہ یہ شخص جو خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرتا تھا سو دغاباز ہے- تاہم جب اِس بات پر نوبت آئی ہوگی کہ یہودی حاکم اوسکو رہا کرانا نہین چاہتے بلکہ اوس بڑے لٹیرے کو ترجیح دیتے ہین تو اوسوقت سردار کاہنون اور بزرگون وغیرہ کو اون لوگون کو از سر نو اوبھارنے کی جو یسوع اول طرفدار تھے ضرور احتیاج پڑی ہوگی- اسمین کچھ شک نہین کہ یسوع کے بہتیرے دوست یہ لوٹ پوٹ دیکھکر ڈر کے مارے حاضر نہ ہوئے تھے-

(۲۱) براباس کو- یہ اون لوگون کی بڑی ذلت اور بدنامی کی بات تھی کہ ایک بدمعاش لٹیرے کو یسوع پر مقدم جانا- یسوع کو براباس سے کہ بدمعاشون کا بدمعاش اور کمترون مین سب سے کمتر تھا کمتر جانتے تھے

(۲۲) اوسے صلیب دے- یہی اونکا قول فیصل تھا-

(۲۴) جب پلاطس نے دیکھا کہ کچھ بن نہین پڑتا بلکہ اور بھی بلڑ ہوتا ہے

تو پانی لیکے بھیڑ کے آگے اپنے ہاتھ دہوئے اور کہا مین اس راستباز کے خون سے پاک ہون تم جانو (۲۵) تب سب لوگون نے جواب مین کہا اوسکا خون ہمپر اور ہماری اولاد پر ہو۔ استثنا ۲۱-۶+ استثنا ۱۹-۱۰+ یس ۲-۱۹+ ۲ سم ۱-۱۶+ ۱ سل ۲-۳۲+ اعم ۵-۲۸+

(۲۴) ہاتھ دہوئے - یعنی لوگ جانین کہ میرے اوپر اس خون کا کچہ مواخذہ نہین۔
(۲۵) اوسکا خون ہمپر - یعنی جو کچہ عذاب اسکا ہو ہمپر اور ہماری اولاد پر - چالیس برس اس بات کو گذرنے نہ ہوئے کہ رومی آئے اور اونھون نے یہودا کو اس کثرت سے صلیب دی کہ اور زیادہ صلیبون کی جگہ نہ تھی - بعض انہین یہودیون مین سے اور اونکی اولاد بھی ایسی موت سے اور شاید اوسی جگہ پر مرے ۶-۲۱

(۲۶) تب اوسنے براباس کو اونکے لیئے چھوڑ دیا اور یسوع کو کوڑے مار کر حوالہ کیا کہ صلیب پر کھینچا جاوے[15] (۲۷) تب حاکم کے سپاہیون نے یسوع کو دیوانخانے مین لیجا کر[16] اپنی تمام گروہ اوسکے گرد جمع کی (۲۸) اور اوسکے کپڑے اوتار کر اوسے قرمزی پیراہن پہنایا[17]۔ (۲۹) اور کانٹونکا تاج بنا کر اوسکے سر پر رکہا اور ایک سرکنڈہ اوسکے دہنے ہاتھ مین دیا[18] اور اوسکے آگے گھٹنے ٹیک کر اوسپر ٹھٹھا مار کرکے کہا اے یہودیون کے بادشاہ سلام - یس ۵۳-۵+ مرق ۱۵-۱۵+ لوق ۲۳-۱۶ و ۲۴ و ۲۵+ یوح ۱۹-۱+ مرق ۱۵-۱۶+ یوح ۱۹-۲+ مرق ۱۵-۱۷+ لوق ۲۳-۱۱+ زبور ۶۹-۱۹+ یس ۵۳-۳+

(۲۶) یسوع کو کوڑے مار کے - غرض اس کل حالت سے ٹھٹھے کی راہ سے اوسے بادشاہ بنانا تھا اور اوسکے دعوی کو نسیون مین اُڑانا تھا جو کانٹون کا تاج سر پر رکھا گیا اور سرکنڈے کا عصا ہاتھ مین دیا گیا - پرانی اوترن قبا پہنائی گئی یا وہ دست بستہ اوسکے سامنے لوگ کہڑے ہوے اور اوسکے ساتھ طرح طرح کی ذلت اور اذیت دیتے جاتے تھے - غرض یہ سارا تماشا تھا - جس لفظ کا ترجمہ کوڑا اس آیت مین کیا گیا ہے وہ لفظ رومی زبان کا ہے اور یون معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوڑا کیسا تھا - غلامون کو صلیب پر کہینچنے سے قبل اونکو کوڑون سے مارا کرتے تھے - بیل کے پٹھون سے یہ کوڑا بنایا جاتا تھا جسکی [illegible]ن مین بھیڑ کی ہڈی رکھی جاتی تہی تا کہ گوشت اوپر کا اوکھڑتا چلا آوے ॰

(۲۷) دیوانخانے مین - جو کچہری کرنے کی جگہ تہی - دیکھو شرح ۱۱وین آیت -

تمام گروہ - پانچ گروہ سپاہیون کے اور ہر گروہ مین ۶۰۰ آدمی اوسی حاکم کیطرف سے قیصریہ مین متعین تھے اور ایک گروہ یروشلم مین رہتا تہا - یہ ایک گروہ سارا رومیونکا اوسوقت اس قتل کے دیکھنے کو موجود تہا -

(۲۸) قرمزی پیراہن - یہ ایک طرحکا چغہ تھا جو دہنے کندھے پر بندون سے باندہ دیا جاتا تھا جس سے بائین طرف کا جسم ڈہک جاتا تہا - فوج کے افسر اسطرحکا چغہ پہنا کرتے تھے - یہ چغہ جسکو متی نے قرمزی لکھا ہے مرقس نے ارغوانی لکھا ہے - دونون رنگ ایکہی سے ہوتے ہین اسواسطے چاہے قرمزی کہا جاوے یا ارغوانی کہا جاوے دونون طرح درست ہے - قرمزی رنگ ایک درخت سے پیدا ہوتا تہا اور ارغوانی گھونگھے کے کیڑے سے نکلتے تھے ॰

(۲۹) کانٹون کا تاج بنا کر - یہان پر یہ سوال ہے کہ آیا وہ تاج کانٹون کا ٹھٹھے کی غرض سے یا تکلیف دینے کے واسطے بنایا گیا تہا -

اسمین شک نہین کہ اصل مطلب اون کا تمسخر ہی تہا اور تمسخر اچھی طرح جب ہی ہوا جب اوسکے ساتھ کچھ اذیت دی گئی تہی - نری گہاس کا تاج تمسخر کے واسطے کافی تہا مگر کانٹے دار مین یہ بات تہی کہ تمسخر اور اذیت دونون تہین -

ایک سرکنڈا - یعنی اس جہوٹھ موٹھ کے بادشاہ کے واسطے ایک عصا سرکنڈہ کا جسکو شاہی عصا سمجھنا چاہیئے از راہ تمسخر ہاتھ مین دیا - ترائی کی زمین مین یہ سرکنڈہ یعنے نیزہ پیدا ہوتا ہے - کبھی کبھی اسکو لوگ اوس زمانہ کے بید کی جگہ ہاتھ مین رکھا کرتے تھے اور کچھ تعجب نہین کہ اوسی بھیڑ مین سے کسی کے ہاتھ مین سے لے لیا ہوگا ॰

گھٹنے ٹیک کر کہا سلام یعنی ٹھٹھے کی راہ سے بادشاہ بناکر آداب مجرا بجا لائے۔ پھر اسکے بعد تکلیف اور ایذائین دینی شروع کین +

(۳۰) اور اوسپر تھوکا اور وہ سرکنڈہ لیکر اوسکے سر پر مارا[۱۹] (۳۱) اور جب وے اوس سے ٹھٹھا کر چکے تو اوس پیراہن کو اوسپر سے اوتار کر پھر اوسیکے کپڑے اوسے پہنائے اور صلیب پر کھینچنے کو اوسے لیچلے[۲۰]۔ ۱۹ یس ۵۰-۶ + متی ۲۶-۶۷ + ۲۰ یس ۵۳-۷ +

(۳۰) مارا۔ سرکنڈے کے مارنے سے خواہ سر پر یا کسی اور جگہہ بدن پر چندان ضرب نہین آتی اسواسطے کہ وہ بہت ہلکی چیز تھی مگر چونکہ کانٹون کا تاج سر پر رکہا تھا اس سبب سے وہ سرکنڈا سر پر لگانے سے کانٹے چبھے ہونگے اور اذیت زیادہ ہوئی ہوگی۔ آجکل کے زمانہ مین عیسائیون کی عملداری مین مجرم کو سوا پھانسی دینے کے اور کچھہ تکلیف زاید جیسی مسیح کو دی گئی تہین جنسے اون دینے والون کی بے عزتی اور بد ذاتی ظاہر ہے نہین دیجاتی ہین۔ الغرض جب یسوع کو اندر کوڑے لگ چکے اور لوگ ٹھٹھے کر چکے تو اوسوقت پلاطوس اوسے محل کے باہر لایا اور بھیڑ کے سامنے اس امید پر کہ لوگ رحم کہا کر چھڑوالین پیش کیا اور کہا کہ یہ بیقصور ہے۔ اسکے جواب مین لوگون نے کہا کہ یہودیون کی شرع کی مطابق یہ شخص واجب القتل ہے کیونکہ اسنے کلمات الکفر کہے ہین یعنی اپنے آپ کو خدا کا بیٹا بتلاتا ہے۔ یہ بات سنکر پلاطوس تعجب مین ہو رہا اور پھر اوسے اندر لیجا کر اس بات کی حقیقت پوچھی مگر یسوع نے کچہ ظاہر نہ کیا خاموش رہا۔ پھر پلاطوس باہر آکر کہنے لگا کہ یسوع بیقصور ہے۔ اسپر یہودیون نے ایسا جواب دیا کہ وہ چپکا ہو رہا یعنی وہ یہ کہنے لگے کہ اگر تم اِسے چھوڑ دوگے تو تم قیصر کے دوست نہین ہو یہ کہنا سنکر پلاطوس خاموش ہو رہا پھر کچہہ نہ کہہ سکا۔ دیکھو یوحنا ۱۹-۱۲-۱۳+

رومی بادشاہون کا یہ دستور تھا کہ جو کوئی کسی صوبے کی حاکم کی شکایت کرتا تو اوسکو بگوش دل سنتے تھے اور عمل کرتے تھے چنانچہ اگستس قیصر نے ہیرودیس حاکم کے حق مین ایسا ہی کیا تھا اسیطرح یہودیون کی شکایت کیوجہ سے ارخلاؤس بادشاہ نہونے پایا اور آخر کو بالکل خارج کر دیا گیا تھا۔ پلاطوس بہی سازرون

کی شکایت کی وجہ سے اسیطرح معرض زوال مین آچکا تہا جیسا کہ ہمنے اوپر دوسری آیت مین بیان کیا ہے پس دس ڈر کے مارے کہ میرے اوپر کچہ بات نہ آجاوے پلاطوس نے یسوع کو صلیب پر کہینچنے کا حکم دیا دیکہو شرح آیت ۲-

(۳۱) اور صلیب پر کہینچنے کو اوسے لیچلے - یعنی انٹونیا کے قلعہ مین جہان پلاطوس کی کچہری ہوتی تہی وہان سے یسوع کو صلیب کے واسطے باہر لیچلے اور یہ بات کہ شہر کے دروازون کے باہر کسی مقام پر اوسے لیگئے عبر ۱۳-۱۱ و ۱۲ اسے بالیقین معلوم ہوتی ہے لیکن یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ کس طرف کو پورب یا پچہم کو لے گئے نہ انجیل مین اس بات کا ذکر ہے نہ کسی معتبر روایت سے نہ کسی اور طرح سے معلوم ہوتا ہے - البتہ روایت ہے - پچہلے زمانہ کی ایک گرجا گہر کی جگہہ پر جو بطور یادگار اس معاملہ کے بنایا گیا ہے جانا گذر اگر وہ روایت صحیح نہین ہے اسواسطے کہ وہ گرجا ایسا ثابت ہوتا ہے کہ پرانے شہر کی دیوارون کے باہر نہین ہے +

جسوقت خداوند مسیح کو لیچلے تو بہت بہیڑ خاصکر عورتین بہت روتی جاتی تہین - مسیح نے اوسوقت پیشینگوئی کی کہ کیسا برا حال تمہارے ملک کے لوگون کے گناہون کے سبب سے ہونے والا ہے -
لوق ۲۳-۲۷-۳۱ +

---

(۳۲) جب باہر جاتے تہے[۲۱] اونہون نے ایک قورینی آدمی شمعون نامے کو پایا اوسے بیگار پکڑا کہ اوسکی صلیب اوٹہا لیچلے[۲۲] (۳۳) اور ایک مقام گلگتا نامے یعنی کہوپری کی جگہہ پر پہنچکے[۲۳] (۳۴) پت ملا ہوا سرکہ اوسے پینے کو دیا اوسنے چکہہ کے نچاہا کہ پئے (۳۵) اونہون نے اوسے صلیب پر کہینچا اور اوسکے کپڑون پر چٹہی ڈالکر اونہین بانٹ لیا تاکہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہو کہ اونہون نے میرے کپڑے آپسمین بانٹ لیئے

اور میرے لباس پر چٹھی ڈالی گئی ۱۵-۳۵ + ۱۳-۲۱ پل + ۱۳-۷-۸ اعم + ۱۳-۱۲ عبر -
مرق ۱۵-۲۱ + لوق ۲۳-۲۶ + مرق ۱۵-۲۲ + لوق ۲۳-۳۳ + یوح ۱۹-۱۷ + زب ۶۹-۲۱ - ۴۸ آیت + مرق
۱۵-۲۲ + لوق ۲۳-۳۴ + یوح ۱۹-۲۴ + زب ۲۲-۱۸ +

(۳۳) **ایک مقام گلگتا نام**۔ یہ لفظ عبرانی ہے اسکے معنی کھوپری کی جگہ ہین۔ لاطانی مین اسکو کالواریعنی کھوپری کہتے ہین اور اسیطرح لوقا نے اسکو یونانی مین کلواری لکھا ہے۔ بعضون کی رائے ہے کہ یہ نام اسی سبب سے رکھا گیا کہ وہان کھوپریان بہت پڑی رہتی تھین۔ مجرمون کی لاشین وہان دبائی جایا کرتی تھین اس سبب سے کھوپریان کبھی زمین سے نکل آیا کرتی تہین لیکن اغلب یہ ہے کہ یہ نام اوس ٹیلے کا بوجہ شباہت آدمی کی کھوپری سے رکھا گیا ہے۔ کلوری کوئی پہاڑی یا بہت اونچا ٹیلہ نہین تھا کیونکہ ایسی کوئی جگہ وہان پر نہین ہے۔ ڈاکٹر بر کلی صاحب کہتے ہین کہ گلگتا وہی جگہ ہے جسکو جراتہ کہتے ہین (یرا ۳۱-۳۹) اور جو پورب کی جانب عین وسط دیوار شہر اور قدرون کے گتسمنی سے ذرا اوتر کو واقع ہے۔ اگر صلیب اوسی جگہ پر ہوئی تو وہان وہ باغ بھی تھا جسمین یوسف کی نئی قبر تھی یوح ۱۹-۴۱ + اور اسصورت مین وہ جگہ جہان مسیح کا پسینا خون ہو لیا وہی جگہ تھی جہان مصلوب ہوا اور مدفون ہوا یعنی یہ سب باتین ایک ہی مقام پر گذرین +

(۳۴) **سرکا اوسے پینے کو**۔ جسوقت یسوع کو صلیب کی جگہ لائے اور صلیب لانے والے کے ہاتھ سے لیکر یسوع کے اعضا مین کیلین ٹھوکنے کو رکھی گئین۔ اوسوقت دستور کے مطابق ایک عرق بیہوشی کا دیا گیا مسیح نے اوسے چکھکر چھوڑ دیا پیا نہین کیونکہ اوسکے پینے سے حواس مین خلل پڑتا۔ یہ سرکہ پت ملا ہوا اور مر ملی ہوئی جسکا مرق ۱۵-۲۳ مین ذکر ہے ایک ہی ہے کیونکہ دونے واقع مین ایسی کھٹی تھی جیسا سرکہ ہوتا ہے اور لفظ "پت" کا جو چیز مُر کی مانند کڑوی ہووے اوسکے واسطے مستعمل ہوسکتا ہے +

(۳۵) **اور اونھون نے اوسے صلیب پر کھینچا**۔ اوسکے ہاتھ پانون صلیب کی چوبون مین کیل دیئے گئے اور جب صلیب کو زمین مین گاڑنے کے لیئے کھڑا کیا تو جھٹکا لگنے سے مسیح کو سخت اذیت پہونچی خود بخود تو موت آتی نہین جب جسم پر تکلیف ہو لیتی خون نکلتا اور ہر طرح سے اذیت پہونچتی تو موت آتی صلیب رومیون کے یہان طریقہ تعزیر غلامون اور اراذل قوم کے واسطے مخصوص تھا۔ ہر چند یہودیون کے واسطے سزاے صلیب نہ تھی لیکن یہودیون نے اوسے ذلت کی سزا جانکر یسوع کے واسطے تجویز کی تھی۔

پہانسی مین بہی وہ ذلت نہین ہے جو اِس صلیب مین جانتے تہے۔ اِس سبب سے یہ صلیب پاک نوشتون مین نہ صرف علامت کفارہ کی ہے بلکہ جس ذلت وحقارت سے یہودی اور غیر مذہب والے عیسائیون کو دیکہتے ہین اوسکا بہی نشان ہوگئی ہے۔ سوا اِسکے وہ مصیبت آمیز وفاداری جسکے سبب عیسائی اپنے مذہب پر قائم رہے اوسکا بہی وہ صلیب نشان ہے عیسائی قومون مین آجتک صلیب بطور جہنڈے کے جانتے ہین اور عیسائی اسکو اپنی عزت کا تمغہ سمجہتے ہین۔ رومن کیتہولک صلیب کی صورت کی تعظیم بیجا طور پر کرتے ہین لیکن چونکہ یہ صلیب عیسوی مذہب کی علامت ظاہری ہے اسواسطے اگر معقول طور پر استعمال مین لائی جاوے توکچہ بیجا نہین ہے۔ حد سے زیادہ تعظیم کرنا بہی وہم ہے اور کہل استعمال نکرنا بلکہ مطلق انکار کرنا یہ بہی وہم ہے جو جو باتین صلیب کیوقت گذرین علے سبیل الترتیب لکہی جاتی ہین۔ اول دو چور مسیح کے برابر لٹکائے گئے پہر اوسکے بعد پلاطوس نے چند کلمات لکہکر صلیب پر چپکائے پہر جلاّدون نے اوسکے پیراہن کو آپمین تقسیم کیا۔ اوسکے بعد راہگیرون اور دیگر اشخاص نے یسوع کو ذلت دی۔ اسوقت مین یسوع کی ماں مریم اور یوحنا اور اور عورتین دور سے اس حال کو دیکہتی اور رنج کرہی تہین۔ صلیب پر کہینچنے وقت سوائے ستر ضروری کے اور سب کپڑے اوتار لیئے جاتے تہے اور جلاّد آپسمین اوسے بانٹ لیتے تہے۔ یوحنا کے لکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چار جلاّد تہے۔ جو جو کپڑے بغیر سلے تہے وہ نہین پہاڑے اوسپر اون جلاّدون نے قرعہ ڈالا تاکہ جو جسکے حصہ مین آوے وہ لیوے +

چٹہی ڈالکے۔ یعنی ہر آدمی کا نام ایک چیز پر لکہکر کسی برتن مین ڈالتے تہے اور پہر اوس برتن کو خوب ہلاتے تہے جسکا نام ہلانے مین باہر نکل پڑتا تہا وہی اوس چیز کا مالک ہوتا تہا۔

بانٹ لیا۔ یوحنا نے اِس بانٹنے کا حال بتفصیل لکہا ہے۔

---

(۳۶) پہر وہان بیٹہکے اوسکی نگہبانی کرنے لگے (۳۷) اور اوسکے قتل کا سبب لکہکر اوسکے سر سے اونچا ٹانگ دیا کہ یہ یسوع یہودیون کا بادشاہ ہے (۳۸) اور اوسکے ساتھ دو چور بہی صلیب پر

کھینچے گئے ایک دہنے دوسرا بائین ۴۴ آیت ۔ مرقس ۱۵-۲۶ + لوقا ۲۳-۳۸ + یوحنا ۱۶-۱۹ + یسعیاہ ۵۳-۱۲ + مرقس ۱۵-۲۷ + لوقا ۲۳-۳۲ و ۳۳ + یوحنا ۱۹-۱۸ +

(۳۶) **بیٹھکے اوسکی نگہبانی کرنے لگے** ۔ چار رومی سپاہی جو در اصل جلاد تھے نگہبانی کرنے بیٹھے تھے تاکہ مجرم کسیطرح چھڑا نہ بہا لے ۔ لوگون کا ملامت کرنا دستون کا پیچ کرنا تاریکی کا چھا جانا چور کا ایمان لانا عرق بیہوشی کا پینے کیواسطے دیا جانا اور مرتے وقت مسیح کی باتین یہ سب ادن جلادون کے سامنے گذرا +

(۳۷) **قتل کا سبب** ۔ یعنی جس جرم پر یہ تعزیر اوسپر ہوئی تہی وہ جرم ایک کاغذ پر لکھکر ٹانگ دیا گیا تہا اور یہ بہی دستور تہا کہ نقیب بہ آواز بلند اکثر اعلان کر دیتا تہا ۔ غالب ہے کہ اسوقت مین بہی ایسا ہوا ہو

(۳۸) **دو چور بہی** ۔ متی کی نسبت لوقا نے ان چوروں کا حال زیادہ تفصیل کے ساتھ لکہا ہے ۔ بڑی سی بڑی اذیت اور سخت سے سخت تکلیف وحقارت جو آدمی خیال کر سکتا ہو اور دے سکتا ہو وہ ابن آدم کے جسم پر ضرور ہوئی ۔ اتفاقیہ آنے والے یعنی عوام الناس اور سردار کاہن اور عمایدِ قوم اور بزرگ اوسوقت سب موجود تہے ۔ قدرت والے جہان تک اونہین قدرت تہی اور بڑے لوگ جہان تک اونکی بڑائی کا مقتضا تہا اذیت دیتے تہے اور مسیح کی باتون کو اولٹ کر اونپر طعنے دیتے تہے ۔ اوسکی پرہیزگاری اور اوسکے بادشاہ ہونے کے دعوے پر ٹھٹھا کرتے تہے اور اوسکی کمزوری پر خوش ہوتے تہے +

(۳۹) اور جو ادہر اودہر سے جاتے تہے سر ہلا کر اوسے ملامت کرتے تہے (۴۰) اور کہتے تہے واہ تو جو ہیکل کا ڈہانے والا اور تین دن مین بنانیوالا ہے آپ کو بچا اگر تو خدا کا بیٹا ہے صلیب پر سے اوتر آ (۴۱) یونہین سردار کاہنون نے بہی فقیہون اور بزرگون کے ساتھ ٹھٹھا مار کے کہا (۴۲) اسنے اورون کو بچایا

پر آپ کو نہین بچا سکتا اگر اسرائیل کا بادشاہ ہے تو اب صلیب پر سے اوتر آوے تو ہم اوسپر ایمان لاوینگے (۴۳) اوسنے خدا پر بہروسا کہا اگر وہ اوسکو چاہتا ہے تو وہ اب اوسکو چھڑاوے کیونکہ وہ کہتا تھا کہ مین خدا کا بیٹا ہون ۔ زب ۲۲-۷-۱۹۰۷ -۲۵ + مرق ۱۵-۲۹ + لوق ۲۳-۳۵ + متی ۲۶-۱۱ + یوح ۲-۱۹ + متی ۲۶-۶۳-۴۳ + زب ۲۲-۸ +

(۳۹) سر ہلا کر - یعنی جسوقت ملامت کا کلمہ زبان سے نکالتے تہے تو اوسکے ساتھ سر ہلاتے جاتے تہے +

(۴۰) تو جو ہیکل کا ڈہانے والا - خداوند مسیح کا مطلب ڈہانے سے نہ تہا بلکہ یہ مطلب تہا اگر تم لوگ برباد کرو تو مین اوسے پہر بنا دونگا - دراصل یہ کلمات بہت عمدہ تہے جسکو مخالفون نے عیب لگانے کی غرض سے بدل ڈالا دیکہو شرح ۲۶-۶۱ +

آپ کو بچا - یہ دلیل اونکی اپنی واقفیت مین پکی تہی جو لوگ ایک یا دو روز قبل ایسا کہتے تہے کہ ''ابن داؤد ہوشعنا'' اب اونھون نے جانا کہ ہم غلطی پر تہے ''اگر یہ شخص مسیح اور خدا کا بیٹا ہوتا تو کاہیکو اسطرح گرفتار ہوجاتا اور مصلوب ہوتا - درحقیقت سردار کاہن سچ کہتے تہے ''واقعی یہ آدمی جعلساز تہا'' دیکہو شرح ۲۶-۶۵ اسکا مصلوب ہونا عین دلیل اس بات کی ہے کہ یہ اسی لایق تہا غرض اس قسم کی باتین لوگ کرتے تہے جیسا دنیا دارون کا قاعدہ ہے +

صلیب پر سے اوتر آ - یعنی اوسکی کل معجزات اور تعلیم اور کل کلمات اور اوسکی صفات گویا اون لوگون کے نزدیک بغیر اس معجزہ دکھلانے کے بیکار ہوئی جاتی تہین وہ یہ کہتے تہے کہ کچہ اپنی فضیلت دکھلا دے اور قدرت ظاہر کرے اور جان بچالے تو ہم جانین کہ وہ سچا ہے اور یہ اگر اوس سے نہین ہوسکتا ہے تو مسیح نہیں اور مکار ہے اسی لایق ہے کہ صلیب پر کہینچا جاوے +

(۴۱) سردار کاہنون نے بہی فقیہون اور بزرگون کے ساتھ - یعنی بسبب ذات کے جو اونچے تہے اوسپر ہنسی اور ٹھٹھا یسوع کا کرتے تہے +

(۴۲) اور ونکو بچایا پر آپ کو نہین بچا سکتا - واہ یہ خوب نجات دہندہ ہے جو آپکو نہین بچا سکتا لیکن وہی لوگ جو عالم تہے وہ جانتے تھے اور اگر نہین جانتے تھے تو جاننا چاہیئے تھا کہ عہد عتیق مین صاف خبر ہے کہ مسیح جلال والا اور تکلیف اوٹھانیوالا بہی ہے - اسکو یاد رکہنا چاہیئے تھا کہ مسیح بچانیوالا اسکا منہ تمین تھا کہ آپ تکلیف اوٹھاوے +

صلیب پر سے اوتر آ - مین کہتا ہون کہ اگر وہ صلیب پر سے اوتر بہی آتا تو پہر کیا تھا اوسکے مخالفون کو کیا توقع رحم کی تہی اون لوگون کا کیا حال ہوتا جو کہتے تھے کہ تمہاری مسیحائی جب جانین جب تم ہمارے اختیار سے نکل جاؤ - سب سے بڑہکر خرابی یہ ہوتی کہ اگر وہ صلیب پر سے اوترآتا اور کفارہ کیلیے بڑے کام کو ناتمام چھوڑ دیتا کیونکہ کمبخت گنہگاردن کی کسطرح نجات ہوتی +

(۴۳) اب اوسکو چھڑاوے - یہ دوسری حجت نکلی تہی - اگر خدا اس آدمی کی طرف ہے تو وہ اسکو قتل نہین ہونے دیگا +

(۴۴) اسیطرح وے چور بہی جو اوسکے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے اوسے طعنہ مارتے تھے[۱۱] (۴۵) تب چھٹوین گھنٹے سے لیکے نوین گھنٹے تک ساری سرزمین پر اندھیرا چھا گیا[۱۲] (۴۶) نوین گھنٹے کے قریب یسوع نے بڑے شور سے چلاکر کہا[۱۳] ایلی ایلی لما سبقتانی یعنی ای میرے خدا اے میری خدا تو نے کیون مجھے چھوڑ دیا[۱۴]

[۱۱] مرق ۱۵-۳۲ + لوق ۲۳ - ۳۹ + [۱۲] عموس ۸ - ۹ + مرق ۱۵ - ۳۳ + لوق ۲۳ - ۴۴ + [۱۳] عبر ۵ - ۷ + [۱۴] زبور ۲۲ - ۱

(۴۴) وے چور بہی - یسوع کے مقابلے مین براباس کو ترجیح دی گئی اوسکو لوگون نے سب سے بڑے مجرم چالون مین قرار دیا - اب یسوع کو جلادون نے خاص مجرمون کے درمیان جگہہ دی - دنیا کے لوگون کی ایسی عقل و رائے تہی - خود مجرمون کا یہ قول تھا کہ ہماری بہ نسبت یہ زیادہ جرم والا اور ذلت کے لایق ہے دیکھو...

(۴۵) چہٹوین گہنٹے - بارہ بجے سے تین تک عجیب تاریکی اوس زمین پر چہا گئی تہی - آدمیون کے دلون پر غم نے احاطہ کیا یہ بہی خدا کی ناخوشی کی علامت تہی - جو جو مسیح کی بے تعظیمی کر چکے تھے اونہین مین سے ایک نے توبہ کی اور اوسکی مسیحائی کا اقرار کیا - جسوقت یسوع کو پیاس لگی اوسیوقت اوسے کچہ پینے کو ملا بیشتر اس بات کی منتظر کہڑی تہی کہ دیکہین خدا اسکو بچاتا ہے یا نہین - صوبہ دار یا یان اوسیوقت لایا کہ یہ خدا کا بیٹا ہے - یہودی طلوع آفتاب سے غروب تک بارہ گہنٹے شمار کرتے ہین اسواسطے چہٹوان گہنٹہ دوپہر کا ہوتا تہا اور نوان گہنٹہ تین بجے ہوتا تہا متی ۴۴: ۵ - ۲ - کی شرح دیکہو +

ساری سرزمین پر اندہیرا چہا گیا - علم نجوم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وقت کچہ سورج گرہن کا نہین تہا جاننا چاہیئے کہ جیسا علم کے ذریعہ سے جتنی مدت کا چاہین آنے والے گرہنونکا حال معلوم ہو جاتا ہے اسیطرح گذشتہ زمانے کے جتنی مدت کے چاہین گرہن دریافت کر سکتے ہین کہ کب ہوا - غرض یہ اندہیرا گرچہ گرہن کے سبب سے نہ تہا بلکہ خدا کی ناخوشی کی علامت تہی تاکہ یہ خراب آدمی ڈرجائین اور اونکے دل مین اندیشہ پیدا ہو کہ ہمنے ایسی شخص کو صلیب پر کہینچا +

(۴۶) **نوین گہنٹے کے قریب** - جب تاریکی دور ہونے لگی +

ایلی - یہ الفاظ زبور ۲۲ کی پہلی آیت کے ہین جنکو مسیح نے سریانی زبان مین جو عوام کی زبان تہی فرمایا - انجیل نویس نے بجنسہ اونہین الفاظ کو جو اوسکی زبان سے صادر ہوئے تہے نقل کیا ہے یونانی مین نہین لکہا تاکہ اون لوگونکی غلطی جو سمجہتے تہے کہ الیاہ نبی کو پکارتا ہے ظاہر ہو جاوے - یاد رکہنا چاہیئے کہ انجیل نویسون نے سریانی مین جو زبان یہودیون کے بیان رائج تہی - اوسمین نہین لکہا ہے بلکہ زبان یونانی مین کہ لوگ بکثرت جانتے تہے انجیل لکہی تہی - وہ زبان جو یسوع بولتا تہا اوس زبان مین بہی انجیل نہ لکہی گئی تہی - خدا کی مرضی یہی کہ ایسی زبان مین انجیل لکہی جاوے جسکو کل سلطنت روم کے لوگ سمجہتے تہے +

ان لفظون سے ہم جانتے ہین کہ تاریکی کیطرف کچہ اشارہ نہین ہے - وہ وقت تو تاریکی کے موقوف ہونے کا تہا سوا اسکے وہ اندہیرا قاتلون کی تہدید کے واسطے تہا کچہ مسیح کے واسطے نہ تہا - مسیح نے زبور کے الفاظ اپنی نسبت فرمائے کہ گویا میری نسبت یہ پیشینگوئی ہوئی - ان الفاظ سے معلوم ہے کہ وہ وقت کفارے کی تکلیفون کا تہا مسیح نے اسغرض سے یہ الفاظ فرمائے ہین تا معلوم ہو کہ اسوقت مجہپر از حد تکلیف جسقدر تکلیفین ظاہری ہوتی ہین اونسے بہی زیادہ ہے - یہ کچہ ضرور نہین ہے کہ ہم اس محاورے کو مسیح کی نسبت حقیقی سمجہین

(۴۷) اونمین سے بعضون نے جو وہان کہڑے تھے سنکر کہا کہ وہ الیاس کو پُکارتا ہے (۴۸) وہ نہین اونمین سے ایک نے دوڑکر بادل لیا اور سرکہ مین بہگویا اور نرکٹ پر رکھکر اوسے چوسایا (۴۹) باقیون نے کہا رہجا ہم دیکھین الیاس اوسے چھڑانے آتا ہے کہ نہین

رٹ ۱۵؛ ۶۹-۲۱ + مرق ۱۵-۳۶ + لوق ۲۳-۳۶ + یوح ۱۹-۲۹

(۴۷) وہ الیاس کو پکارتا ہے۔ یعنی لوگون کو اِس لفظ سے الیاہ کا دہوکہا گذرا کہ شاید الیاہ ہی کو پکارتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات تمسخر کی راہ سے نہین کہی واقعی اونکو یہی شبہ تہا +

(۴۸) ایک نے دوڑکر۔ اِس سبب سے کہ خداوند مسیح نے اوسوقت کہا تہا کہ مین پیاسا ہون تین مرتبہ مسیح کو کچہ پینے کے واسطے دیا گیا اول مرتبہ جب وہ صلیب پر کیلا گیا تو اوسوقت کچہ تلخ ایک پیالے میں واسطے تخفیف اذیت کے دیا گیا پہر (لوق ۲۳-۳۶) ترش کے ذلت کی راہ سے دی گئی اور اب تیسری مرتبہ مہربانی کی راہ سے پیاس بجہانے کو شربت دیا۔

بادل لیا۔ اسلیئے کہ مسیح اوسمین سے عرق کو چوس لے۔

نرکٹ پر رکہکے۔ تاکہ اوسکے منہ تک وہ بادل پہنچ جاوے

(۴۹) رہجا۔ یہ اوس سپاہی سے جو بادل سے پیاس بجہا رہا تھا نہین کہا گیا ہے۔ سپاہی تو خود بہی کچہ کہہ رہا تھا جیسا کہ مرقس کے لکہنے سے معلوم ہوتا ہے۔ مطلب اسکا یہ ہے کہ ٹہرو دیکہین الیاس اِسے چہڑانے آتا ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ کچہ ٹہٹھے کی راہ سے کسینے نہین کہا تہا۔ واقعی اونکے دل میں شک گیا تہا اور اوس دہشتناک تاریکی سے اور بہی اونکا شبہ قوی ہو گیا تہا کہ شاید خدا اسکی رد کرے۔ بعد اسکے معلوم ہوتا ہے کہ ایک چور نے دعا مانگی جسکا ذکر لوق ۲۳-۴۲ و ۴۳ مین ہے۔ متی نے آیت ۴۴ مین صاف لکہا ہے کہ چورون نے یسوع کو ملامت کی۔ اب اگر یہ بات تہی کہ ایک چور چپکا سنتا رہا اور دوسرے کو جو اوسوقت ملامت کر رہا تہا منع تک بہی نہ کیا تو اوس صورت مین۔ کہنا جیسا بعض کہتے ہین کہ متی نے بیان واحد کو بصیغہ

جمع استعمال کیا ہے بجا ہوتا لیکن جس حال مین کہ ایک مطلق خبر نہ ہو ملامت سے بلکہ ملامت کرنیوالے کو برا کہے اور یسوع سے التجا کرے اوسوقت مین متی کی عبارت سے کہ اوسنے بصیغۂ جمع اسطرحپر لکہا ہے کہ وے ملامت کرتے تھے یہ مطلب سمجہنا درست نہوگا پس ان دونو بیانات کے درست رہنے کے لیئے سوا تسلیم کرنے اسکے کہ متی نے اورا اور لوقا نے اور وقت کا حال لکہا ہے اور کوئی صورت نہین ہے۔ اسطرحپر سمجہنے سے کہ بعد چہانے تاریکی کے اوس چور کا دل نرم ہوگیا کل مطلب بنجاتا ہے اورا اور ثبوت جو ہین کہ اوسوقت اور لوگون کے دل بہی نرم ہوگئے تھے تو اس سے اور بہی یقین ہوتا ہے کہ اوس چور کا دل بہی نرم ہوگیا تہا۔ یہ کچہ تعجب کی بات نہین ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معاً آدمیون کے دل بدل گئے ہین سے بچشم خود ایک آدمی کو دیکہا کہ جو مذہب کی باتون کو ٹہٹہون مین اوڑاتا تہا یکایک اوسکے دلپر ایسی چوٹ لگی کہ برائی سے پہر گیا اور خدا کے فضل کا خواستگار ہوا +

(۵۰) اور یسوع نے پہر بڑے شور سے چلاکر جان دی (۵۱) اور دیکہو ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پہٹ گیا اور زمین کانپی اور پتہر تڑک گئے (۵۲) اور قبرین کہل گئین اور بہت لاشین پاک لوگون کی جو آرام مین تہے اوٹہین۔ مرق ۱۵۔ ۳۷ + لوق ۲۳-۴۶ + خر ۲۶-۳۱ + ۲ تو ۳-۱۴ + مرق ۱۵-۳۸ + لوق ۲۳-۴۵ +

(۵۰) پہر بڑے شور سے چلاکر۔ یوحنا نے بیان اسطرح لکہا ہے کہ "پورا ہوا" مطلب اوسکا یہ ہے کہ کفارہ پورا ہوا۔ بڑا کام تکلیفین اوٹہانیکا گنہگارون کی عوض مین جو تہا انجام کو پہونچا۔ اذیت آخری آگئے بخوبی سہلی۔ اب اوسکے روح پرپہر کبہی غم نہ آویگا۔ اب اوسکا جسم قبرمین آرام کریگا اور روح فردوس مین ہوگی اب اوسنے ہمیشہ کا جلال حاصل کیا" اور اوس خوشی کے لیئے جو اوسکے سامنے تہی شرمندگی کو ناچیز جانکے صلیب کو سہا اور خدا کے دہنے جا بیٹہا"۔

(۵۱) ہیکل کا پردہ۔ ہیکل کے اندر ایک لمبا کمرہ تہا اور اوس لمبے کمرے مین ایک پردہ پڑا تہا

جسکے سبب سے اوسکے گویا دو کمرے ہوگئے تھے جنہین سامنے والے کو جائے مقدس کہتے تھے اور دوسرا وہ جسمین ایک اور پردہ ہوتا تھا قدوس الاقدس کہتے تھے۔ قدوس الاقدس مین سوا سردار کاہن کے کوہ بہی سال بہر مین صرف ایک ہی مرتبہ سالیانہ کفارہ کے روز جاتا تہا اور کسیکو اندر جانے کا مجاز نہ تہا۔ وے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ خدا کا جلوہ اِس مقام مین رہتا ہے۔ جب ہیکل کا پردہ نیچے سے اوپر تک پہٹ گیا تو اِس سے معلوم ہوا کہ آب آگے کو خدا کی خصوصیت کچہ اوسی مقام پر نہین رہی۔ اب وہان کوئی چیز نہین رہی جسکو چہپاوے اب وہ کمرہ بہی ایسا ہی ہوگیا جیسے کہ اور کمرے ہوتے ہین۔ پردہ اوسکا سوا اسکے کہ پہٹا کپڑا رہگیا تہا اور کچہ بہی نہ تہا۔ اِس سے اِس امر کا بہی اظہار تہا کہ اب آیندہ کو غیر قومون سے علیحدگی جاتی رہی یعنی غیر قومون سے اب جُدا نہ رہنا چاہیئے۔ یہودی اور غیر قومین دو نہین ہین بلکہ مذہب عیسوی مین سب ایک ہین۔ انجیل مین کچہ کسی خاص کی طرفداری اور لحاظ نہین ہے اب یہودی مذہب جاتا رہا +

اوپر سے نیچے تک - یہ پردہ قریب ساٹھہ فٹ لمبا تہا اور جیسا کہ بعض کا گمان ہے کہ زلزلے کے سبب سے پہٹ گیا تہا یہ غیر ممکن ہے۔

زمین کانپی اور پتھر تڑک گئے - جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہین کہ یہ زلزلہ جیسا ہوا کرتا تہا ویسی تہا کچہ معجزہ نہ تہا تو اونکو چاہیئے کہ یہ بہی دعویٰ کرین کہ لوگون کا جی اوٹھنا جو اوس زلزلے کے بعد ہوا یہ بہی معجزہ نہ ہوا حق یہ ہے کہ تاریکی کا چہانا اور پردے کا پہٹنا اور زلزلے کا آنا اور مسیح کا جی اوٹھنا یہ سب معجزات تھے۔ انکو فطرت بتلانا سراسر خلاف قیاس ہے۔ انجیل نویس نے صاف صاف انکو واقعات اعجازی لکہا ہے +

(۵۲) **اور قبرین کہل گئین** - اوس ملک مین چونکہ قبرین چٹانون مین ہوتی تہین اِس سبب سے زلزلے کے صدمہ سے اکثر کہل جایا کرتی تہین لیکن اِس مرتبہ یہ امر زلزلے سے نہوا بلکہ خدا کی طرف سے ہوا۔

اور بہت لاشین پاک لوگون کی جو آرام مین تہین اوٹھین - یہ تیسری بات مسیح کی موت کے باعث ہوئی۔ دیکھیئے عالم ارواح تک اسکا صدمہ ہوا۔ چند پاک لوگ جو مسیح کے عزیز تھے پہر زندہ ہوگئے اور یون گویا آگے سے قیامت کی علامت دکہلائی گئی۔ جاننا چاہیئے کہ پاک لوگون کی لاشین تا وقتیکہ مسیح جی نہ اوٹھا نہ اوٹھین نہ شہر مین داخل ہوئین۔ یسوع کی موت نے اونکی قبرین کہولدین اور اوسکے جی اوٹھنے سے اونکی لاشین جو آرام مین تہین اوٹھین۔ ذیل کی آیت دیکھو۔

لاشین - یہ نہین کہ فقط روحین اونکی عالم ارواح سے طلب ہوآئی ہون بلکہ اونکے جسمون مین

روح لوٹ آئی جسکے سبب سے وے جی اوٹھے

پاک لوگون۔ بعض کا گمان ہے کہان مقدسون نے حال مین دنیا سے انتقال کیا تھا ورنہ لوگون کو کیسے معلوم ہوتا کہ یہ کون تھے لیکن یہ امر کچھ تحقیق نہین کہ حال ہی مین یہ لوگ مرے تھے (دیکھو شرح متی ۱۷-۳)

آرام مین تھے۔ یہ محاورہ مجازاً موت کے مناسب کہا ہے۔ کتب مقدسہ مین ایسی عبارت اچھی موت کے واسطے آتی ہے +

(۵۳) اور اوسکے اوٹھنے کے بعد قبرون سے نکلکر اور مقدس شہر مین جاکر بہتون کو نظر آئین (۵۴) جب صوبہ دار نے اور جو اوسکے ساتھ یسوع کی نگہبانی کرتے تھے بھونچال اور سارا ماجرا دیکھا تو نہایت ڈر گئے اور کہنے لگے یہ بیشک خدا کا بیٹا تھا (۵۵) اور وہان بہت سی عورتین جو جلیل سے یسوع کے پیچھے پیچھے اوسکی خدمت کرتی آئی تہین دور سے دیکھ رہین (۵۶) اونمین مریم مگدلینی اور یعقوب اور یوسیس کی ما مریم اور زبدی کے بیٹون کی ما تہین۔ ۳۶-۱۸ آیت + مرق ۱۵-۳۹ + لوق ۲۳-۴۷ + لوق ۸-۲ و ۳ + مرق ۱۵-۴

(۵۳) **اور اوسکے اوٹھنے کے بعد**۔ اسکا جاننا ضرور ہے کہ یہ پاک لوگ بعد مسیح کے اوٹھنے کے ظاہر ہوئے اور اس بات سے کہ اور انجیلون مین ان لوگون کے جی اوٹھنے کا ذکر نہین آیا ہے بعض مفسرین کو یہ گمان ہوا ہے کہ کچھ بات ان دونون آیت میں پوشیدہ ہے لیکن واضح ہو کہ ان بزرگون کی صورت اوس ہنگامہ مین کہ بہت لوگ عید فسح کے وقت مین موجود تھے اور ہزارہا آدمی مختلف اضلاع سے وہان تھے نظر پڑے مگر یہ لوگ دیکھنے والے بہت جلدی اوس شہر سے ادہر ادہر اپنے مکانون کو چلدیے

پہلوگرم بازاری خبر کی ہو گئی - پس صورت مین اگر اکیلے متی نے اِس بات کا ذکر کیا اور اوسی نے فقط اون حالات کو جو مسیح کی موت کے اور جی اوٹھنے کے وقت ہوئے تھے اونکا حال ظاہر کرنے کو لکھا ہے تو کچھ تعجب کی بات نہین +

مقدس شہر - یہ نام یروسلم کا اسی سبب سے ہوا کہ وہان بڑے بڑے انبیا اور نیک لوگ گذر گئے تھے دیکھو شرح متی ۴-۵ + اِس سبب سے ہمین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پاک لوگ جو جی اوٹھے تھے انکے قدیم وقتون کے تھے جنکے نزدیک یہ شہر باعتبار اگلے زمانہ کے واقعی مقدس تھا +

بہتون کو نظر آئین - متی نے یہ باتین یروسلم ہی مین جہان کہ سب وقوع مین آئین بیٹھکر لکھیں اور غالب ہے کہ وہان ایسے لوگ بہی ہون جو ان باتون کی تصدیق کر سکتے تھے -

(۵۴) صوبہ دار نے - جو سو آدمیون پر افسر تھا - جو چار سپاہی یسوع کی موت کے وقت نگہبانی کیواسطے متعین تھے اونکا بہی یہ شخص افسر تھا + پلاطوس تو جرم لکھکر اور اوسکو صلیب پر چپکا کر چلدیا تھا اور سردار کاہن ہنسی ٹھٹھا کر کے شاید جبوقت اندھیرا چھایا اپنے اپنے مکان کو چلدیئے -

اور جو اوسکے ساتھہ یعنی جو سپاہی اوسکے ماتحت تھے -

نہایت ڈر گئے - یعنی ایک سخت حالت اِس خیال سے اونپر طاری ہوئی کہ ہم ایسے اچھے بلکہ باخدا آدمی کے قتل مین شریک ہوئے " اور سب لوگ جو یہ تماشا دیکھنے آئے تھے جب یہ واقعات دیکھے چھاتی پیٹتے پھرے لوق ۲۳-۴۸ +

خدا کا بیٹا تھا - اِسمین شک نہین کہ صوبہ دار سنچکا تھا کہ یسوع نے روبکاری کیوقت ایسا دعوی کیا اور کیا عجب ہے کہ روبکاری کے وقت خود موجود ہوا اور یہودیون کا یہ کہنا کہ ہم اِس کا قتل اِس سبب سے چاہتے ہین کہ یہ شخص اپنے کو "خدا کا بیٹا" بتلاتا ہے سنا ہوگا یوح ۱۹- ۷ اور سوا اسکے ذیل کی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع کے اِس دعوی مین کچھہ بات تہی جسکے سنتے ہی پلاطوس چونک پڑا تھا اِس سبب سے اوسے بہی یقین ہوتا ہے کہ پلاطوس کے صوبہ دار کے دل پر بہی یہ بات بہت جلدی بیٹھہ گئی ہوگی + غرض صوبہ دار جانتا تھا کہ بسبب دعوے خدا کا بیٹا ہونے کے یسوع مصلوب ہوا ہے اور اب اوسنے بچشم خود دیکھا کہ جو کچہ یسوع کی غرض اِس دعوی سے تہی اوسکی تصدیق واقعات اعجازی سے خدا کی طرف سے بہی ہو گئی یسوع واقعی خدا کا بیٹا تہا کیونکہ جیسا اوسنے دعوی کیا اوسکی تصدیق خدا کی طرف سے پہونچی + لوق ۲۳-

ہم سے معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ دار ایسا من اجرے کو دیکھکے حیرت مین ہو رہا اور کہنے لگا کہ "بیشک یہ آدمی راستباز تھا"
یعنی جو دعوی یہ شخص کرتا تھا اور جسکے سبب سے صلیب پائی وہ دعوی درست تھا۔ اپنے دعوے مین یہ شخص
راستباز تھا کہ خدا سے ہی اوسکی راستبازی کی تصدیق پہونچی۔ غرضکہ پلاطوس ہیرودیاہ اور پطرس حتی کہ سپاہی
جو مسیح کے قابل تھے وہ بہی اوسکی بے تقصیری کے مقبل تھے سوا یہودی حاکمون کے کسی نے اوسکو قصوروار
نہین بتلایا۔ پلاطوس تو اول ہی یسوع کے پاس سے چلدیا تھا۔ سردار کاہن جب اندھیرا چہایا اور زلزلہ آیا
تو اوسوقت ڈر کے مارے بھاگے۔ ملامت کرنے والے سب اوسوقت چپکے ہو رہے تھے کہ سپاہیون کو بھی یسوع کا
یقین ہوا۔ یسوع کے دوست اوسوقت صلیب کے آس پاس گہر آئے اور اوسکے شاگرد دور سے نظر آنے لگے
گویا اوسکی موت نے سب کو مغلوب کردیا اور اپنی طرف والون کے واسطے اب جگہہ کردی۔ مخالفون کا فخر کرنا اور
ہنسی ٹھٹھا سب حیرت سے بدل گیا۔ ملامت کی جگہہ اوسکی الوہیت کے اقرار ہونے لگے۔ خدا کی قدرت
اور ناخوشی کا ظہور دیکھکر اندیشہ ہوا کہ مبادا الیاہ اوسکے چھڑانے کو آوے یا یسوع خود اوتر آوے اور قاتلون
پر خدا کا قہر نازل ہو۔ افسوس اگرچہ جس بات کا اون کو خوف تھا اوس بات کی تکمیل ملتوی رہی
پر موقوف نہ ہوئی یعنے چند مدت بعد ان لوگون نے رومیون کی بیرحمی سے سخت درد دکھہ
اوٹھائے ✦

(۵۵) اور وہان بہت سی عورتین۔ اوسکے رشتہ دار اور پیرو۔ یہ عورتین شاگردونکی نسبت
زیادہ استقلال کے ساتھہ یسوع کی صلیب کے قریب موجود تھین۔ واقعی اونکے استقلال کی وجہہ تھی کہ وہ
جانتی تہین کہ ہمکو کوئی یسوع کا خیرخواہ جانکر گرفتار نہین کرے گا۔ مردون کو یہ اندیشہ تھا کہ اگر لوگ سن پاوینگے
یہ یسوع کا خیرخواہ ہے تو ہمکو تکلیف پہنچاوینگے اس ڈر کے مارے وے دور سے پاس نہ آئے۔ ذرا فاصلے پر
سودون سے الگ جب یسوع کے مخالف جا لی چلدیئے تو یہ عورتین آکر کہڑی ہوگئین مرقس ۱۵۔۴۰، ۴۱ لوقا ۲۳۔۴۹
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی عورتین اپنے مال و اسباب سے جب یسوع جلیل مین تھا اوسکی خدمت کرتی تھین
اور یروسلم کو بھی اسی غرض سے آئی تھین کہ کچھہ خدمت اوسکی کرین۔ اسوقت مین معلوم ہوتا ہے کہ یسوع کی
ماں مریم جو آگے سے صلیب کے پاس کہڑی تھی اوسکو یسوع نے یوحنا کے سپرد کیا تھا چلی گئی تھی۔ یوحنا ۱۹
۲۵-۲۷

(۵۶) مریم مگدلینی۔ یعنی قصبہ مگدلا کی رہنے والی۔ مگدلینی اس سبب سے کہتے تھے کہ اور عورتون سے

جو اِس نام کی تہین پہچان رہے دیکہو شرح ۱۵: ۳۹ مسیح نے اِس عورت کو کئی دیوؤن کے پنجے سے کہ اوسکی بڑی بدبختی تہی چہڑایا تھا مگر یہ نہین تہا کہ کسی اور خرابی مین مبتلا تہی جس سے بچایا تہا- یہ جو لوگ کہتے ہین کہ وہ خراب عورت تہی درست نہین ہے -

یعقوب اور یوسس کی ما مریم - یہ یسوع کی ما مریم کی بہن اور کلیوپس کی جورو تہی- یعقوب اور یوسس اِسی سبب سے مسیح کی خالہ زاد بہائی تہے - اِس یعقوب کو کبہی چہوٹا یعقوب بہی کہتے تہے -

اور زبدی کے بیٹون کی ما - یعنی سلومی بیت صیدا کی رہنے والی دیکہو شرح متی ۲۰: ۲۰

اسوقت یسوع کو صلیب ہوچکی تہی مگر اوسکی لاش ابتک دشمنونکے قبضہ مین صلیب پر تہی لیکن موافق شرع یہود کے حکم تہا کہ غروب آفتاب تک کوئی لاش کسی مُردے کی بے دفن نرہجاوے قبل از غروب آفتاب دفن ہوجاوے اِسواسطے تینون مصلوبون کو اوتارا اور دونو چورونکی ٹانگین توڑدی گئین تاکہ موت مین شبہ نرہے لیکن مسیح چونکہ علانیہ مرچکا تہا اسواسطے اوسکی ٹانگین نہین توڑی گئین صرف ایک سپاہی نے اوسکے پہلو مین برچہا چہیدا- یہ سب باتین اور اوسکی موتکا یقین ہونا یوحنا گواہی دیتا ہے کہ مینے بچشم خود دیکہا ٭

(۵۷) جب شام ہوئی یوسف نامے ارمتیا کا ایک دولتمند جو یسوع کا بہی شاگرد تہا آیا (۵۸) اوسنے پلاطوس پاس جاکے یسوع کی لاش مانگی تب پلاطوس نے حکم دیا کہ لاش اوسے دین (۵۹) یوسف نے لاش لیکر سوتی صاف چادر مین لپیٹی مرقس ۱۵: ۴۲- ٭ لوق ۲۳: ۵۰- ٭ یوح ۱۹: ۳۸ ٭

(۵۷) ارمتیا - یہ مقام چند میل غرب یروسلم کے واقع ہے- یوسف یسوع کا معتقد تہا مگر دل کا کمزور تہا- اِس وقت اوسکی کمزوری سب نکل گئی کچہ خوف نہ کیا بہادرانہ آیا اور یسوع کی لاش مانگی چونکہ "نامور مشیر" یعنے صدر مجلس کا شریک تہا اسواسطے اوسکی درخواست پلاطوس کے نزدیک ایسی ویسی نہ تہی اور سوا اسکے وہ "دولتمند" بہی تہا اِس سبب سے مسیح کو بہت نفیس عمدہ قبر مین رکہا چنانچہ یس ۵۳: ۹ کی پیشینگوئی کے مطابق ایسا ہی ہوا یعنی کہ "اوس کی قبر بہی شریرون کے درمیان ٹھہرائی گئی تہی پر اپنے مرنے کے بعد دولتمندون کے ساتہ وہ ہوا"

(۵۸) تب پلاطوس نے حکم دیا کہ لاش اوسے دین - یہ بہی دستور تہا کہ مجرم کی لاشین

حسب درخواست دوستون کے حوالے کردی جاتی تہین اگرچہ کبہی کبہی بے ایمان حاکم کچھ روپیہ لیکر لاشین دیتے تھے مگر دیتے ضرور ہی تھے۔

(۵۹) **صاف چادر مین**۔ یہ بڑی چوڑی چادر تہی۔ نیقودیمس بہی اوسوقت آیا جیسا کہ یوحنا ۱۹-۳۹ سے معلوم ہوتا ہے اور بڑی فیاضی سے پچاس سیر خوشبودار مصالح یسوع کی لاش کے واسطے لایا سو وہ خوشبو لگائی گئی اور سوتی صاف چادر مین لپیٹی گئی۔ اولشوسن صاحب نے خوب لکھا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی نگہبانی اوسکی پاک مبارک لاش پر تہی۔ عیسائی مذہب مین لاش کو کہ وہ روح کا گھر تہی حقیر نہین جانتے ہین اور بے تعظیمی سے نہین پیش آتے ہین۔ یسوع کی لاش کی نسبت ایک پیشینگوئی بہی ہے کہ اوسکی کوئی ہڈی نہ توڑی جاویگی اور یہودیون کے زمانہ مین قربانیان جو یسوع کے جسم کا نشان تہین یہ ضرور تہا کہ بے داغ و بے عیب ہودین +

---

(۶۰) اور اپنی نئی قبر مین جو چٹان مین کھودی تہی رکھی[۲۲] اور ایک بہاری پتھر قبر کے منہ پر ڈھلکا کے چلا گیا (۶۱) اور مریم مگدلینی اور دوسری مریم وہان قبر کے سامنے بیٹھی تھین (۶۲) دوسرے روز جو تیاری کے دن کے بعد ہے سردار کاہنون اور فریسیون نے ملکر پلاطوس کے پاس جمع ہوکے کہا کہ (۶۳) ایخداوند ہمین یاد ہے کہ وہ دغاباز اپنے جیتے جی کہتا تہا کہ مین تین دن بعد جی اوٹھونگا[۲۳]

۲۱-۴۱ + ۲۲ یسعیاہ ۵۳-۹ + ۲۳ متی ۱۶-۲۱ + ۱۷-۲۳ + ۲۰-۱۹ + ۲۶-۶۱ + مرقس ۸-۳۱ + ۱۰-۳۴ + لوقا ۹-۲۲ + ۱۸-۳۳ + ۲۴-۶ و ۷ + یوحنا ۲-۱۹ +

---

(۶۰) **اپنی نئی قبر مین**۔ یعنی جو نئی جگہہ اپنے خاندان کے واسطے بنائی تہی لیکن اول خداوند مسیح کے واسطے یہ کام آئی اور وہ اول اوسمین مدفون ہوا۔ یوحنا نے لکہا ہے کہ یسوع کا مقبرہ باغ مین تہا۔ غالباً وہ بہی اوسی یوسف کا باغ تہا۔ اوس قبر مین جو خاندان کے واسطے بنی تہی یسوع کی لاش کو سبت کی جلدی

جلدی کے مارے چند روز کیواسطے ارادہ کرکے یوسف نے رکہا ہوگا مگر اوسکو اوسکی لاش کی اور جگہہ لیجانے کی ضرورت
نپڑی کیونکہ وہ آپ ہی وہان سے چلدیا۔ یہ مرتبہ یوسف کو ملا کہ اوسنے اپنے خداوند کیواسطے قبر کی جگہہ دی۔ پس اوسکی عزت
عزت رہی کہ مسیح کو جگہہ دی اور کچہ حرج بہی اوسکا نہوا کیونکہ یسوع کا جسم مبارک صرف دو رات رہا اور پہر جی کر آسمان پر
چلا گیا۔ اسکی عوض مین مسیح دنیا کے آخر مین یوسف کو بہی خوابگاہ سے اوٹہاکر آسمان پر لیجاویگا۔

جو چٹان مین کہودی تہی ۔ اسکی صورت اسطرح پر ذہن نشین کرلینا چاہیئے کہ وہ گویا ایک کمرہ آڑا آڑا
(کہڑا نہین) چٹان مین کہودا گیا تہا۔ اس کمرے مین ایک دروازے سے داخل ہوتے تہے۔ اوسکے اندر کئی کوٹہریان
چہوٹی چہوٹی سی یعنی کئی طاق لاشون کے واسطے بنے تہے یعنی اسطرح پر سمجہنا چاہیئے کہ اوس بڑے کمرے کے اندر
کئی چہوٹے چہوٹے کمرے بنے تہے (دیکہو شرح ۲۸-۶)

بہاری پتہر ۔۔ ڈہلکاکے ۔ یہ پتہر تختے کے طور پر چپٹا تہا جسکو کئی دفعہ پلٹا دیکے اوسکے منہ پر لگا
چلا گیا ۔ یا ارمتیا کو یا اپنے مکان کو یروسلم مین گیا۔

(۶۱) مریم مگدلینی اور دوسری مریم ۔۔ بیٹہی تہین ۔ بعد یوسف کے اور اور لوگون کے چلے جانے
کے یہ دونو بیٹہی نظر آئی ہونگی۔ اونکے سر غم کے مارے جہکے تہے اور آنکہین قبر پر لگی تہین۔ تا بہ غروب آفتاب سر اوٹہائے
ہوئے بے حس و حرکت جیسے پتہر کسینے رکہدیئے ہین یا جیسے وہ قبر جسکی نگہبانی وہ کر رہی تہین بیٹہی رہین۔

(۶۲) دوسرے روز ۔ جسوقت سے آفتاب غروب ہوا اوسیوقت سے دوسرا روز شروع ہوا جسکی صبح کو یہودیون کا
سبت تہا جو سنیچر کو ہوتا تہا۔

تیاری کے دن ۔ چونکہ یہودیون کا سبت سنیچر کو ہوتا تہا اسواسطے جمعہ کو جس روز صلیب ہوئی تہی سبت کی
تیاری کا دن کہتے تہے۔ تیاری سبت یہودیون کے یہان تین بجے بعد دوپہر کے شروع ہوتی تہی اور اوس سارے دن کو
تیاری کا دن کہتے تہے ۔ یہ جو بعض مفسرین کہتے ہین کہ صبح تک کوئی پہرہ والا نہین بیٹہا تہا یہ صحیح غلط ہے۔
اگر ایسا تہا تو اتنے وقت مین بخوبی لاش کی چوری ہوسکتی تہی۔ یہودیون کے نزدیک غروب آفتاب ہی سے دوسرا
دن شروع ہوجاتا تہا اسواسطے دونو عورتون کے جاتے ہی سپاہیونکا پہرہ بیٹہہ گیا تہا ۔

سردار کاہنون اور فریسیون ۔ غالباً یہ جی صدر مجلس کے شریک تہے ۔

(۶۳) ہمین یاد ہے ۔ تعجب معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگون کو خداوند مسیح کی پیشینگوئی یاد رہی اور اوس کے
شاگرد بہول گئے لیکن شاگرد بہی اس پیشینگوئی کو نہین بہولے تہے اوسکے اصل مطلب کو نہین سمجہتے تہے

اِس سبب سے اونھون نے کچھ خیال نہ کیا۔ شاگردونکا اسپر اعتقاد رکہنا کہ وہ تیسرے روز جی اوٹھیگا مشکل تہا۔ کچھ اوس قول کا یاد رکہنا مشکل نہ تہا اور لوگونکو کچھ یقین نہ تہا کہ ایسا ہوگا لیکن اونکو گمان گذرا کہ مبادا شاگرد اوسکی نعش فریب سے نکال لیجاوین اور کہین کہ وہ پیشینگوئی پوری ہوگئی۔

دغاباز۔ یعنی فریبی۔

(۶۴) اسلیئے حکم کر کہ تیسرے دن تک قبر کی نگہبانی کرین نہو کہ اوسکے شاگرد رات کو آکر اوسے چورا لیجائین اور لوگون سے کہین کہ وہ مُردون مین سے جی اوٹھا تو یہ پچھلا فریب پہلے سے بدتر ہوگا (۶۵) پلاطوس نے اونسے کہا تمہارے پاس پہرے والے ہین جا کے مقدور بہر اوسکی نگہبانی کرو (۶۶) اونھون نے جا کر اوس پتھر پر مُہر کر دی اور پہرے بٹھا کر قبر کی نگہبانی کی۔ دان ۶-۱۷+

(۶۴) پچھلا فریب۔ یعنی اونکی کامیابی لوگون کو اِس امر کا اعتقاد دلانے مین کہ وہ جی اوٹھا۔ پہلے سے۔ یعنی پہلے کے معجزات اور تعلیم سے عوام الناس کے دل مین جو اعتقاد پیدا ہوگیا تہا کہ یہ مسیح ہے یہودی یہ سمجھے کہ ہمنے کچھ روک ٹوک نہ کی لاپرواہی مین پڑے رہے اِس سبب سے یسوع نے اپنی زندگی مین کچھ کامیابی حاصل کر لی۔ اب اونکو یہ اندیشہ تہا کہ اگر ہمنے کچھ خیال نہ کیا اور اوسکے جی اوٹھنے کی افواہ اوڑ گئی تو پہلے سے بہی بدتر معاملہ ہو جاویگا۔ پہلے ہی کا فریب کیسا خرابی کا باعث ہوا اب اگرچہ غفلت ہوئی تو اوّل سے بہی معاملہ بدتر ہو جایگا۔

(۶۵) تمہارے پاس پہرے والے ہین۔ یہودی چاہتے تہے کہ ایک پہرا رومی سپاہیون کا لاش کی حفاظت کے واسطے بٹہا دیا جاوے۔ پلاطوس نے اس امر کو منظور کر کے یاد دلایا کہ تمہارے پاس آگے سے ایک پہرہ موجود ہے یعنی وہ چار سپاہی جو صلیب کی نگہبانی کرتے تہے اعم ۱۲-۴ اور یوح ۱۹-۲۳ کا مقابلہ کرو۔

یہودیوں کا اس بند و بست سے یہ مطلب تھا کہ پھر کوئی ثبوت مسیح کی الوہیت کا باقی نہ رہے چنانچہ اونہوں نے اس سبب سے دوراندیشی کر کے بڑا استحکام کیا تھا۔ پلاطوس نے اسوقت مین بھی بطور ہوشیاری کے یہ کہا کہ مین اس کل معاملہ سے دست بردار ہون تمہین اختیار ہے جسطرح سے مناسب جانو کرو۔

(۶۶) پتھر پر مُہر کر دی۔ یعنی قبر کے دروازے کے کونون سر دن پر آڑے بند چپکائے اور جہان پردہ بند چپکے تھے اوسجگہ پر پلاطوس کی یا کسی سردار کے نام کی مہر لگا دی۔ پس اسصورت مین دروازہ بغیر مُہر توڑے نہین کُھل سکتا تھا اور مُہر کا توڑنا اوس شخص کے ذمے جسکی تحویل مین مُہر تھی سخت جرم تھا۔ پس پہرا اسیواسطے کھڑا کیا گیا تھا کہ شاگرد تحویلدار مُہر سے کچھ آمیزش نہ کرنے پاوین اور مُہر اسواسطے لگا دی تھی کہ پہرے والے کہین نہ ملجاوین چنانچہ دان ۶-۱۷ مین اسطرحپر لکھا ہے کہ "اور ایک پتھر لایا گیا اور اوس ماند کے مُنہ پر رکھا گیا اور بادشاہ نے اپنی اور اپنے امیرون کی مُہر اوسپر کر دی"

پہرے۔ غالباً چار سپاہیون کا ایک پہرا بیٹھا تھا اور صلیب کے وقت بھی یقیناً اسیقدر آدمیون کا پہرا بیٹھا تھا یوح ۱۹-۲۳ دیکھو۔

اٹھائیسوان باب

سبت کے بعد جب ہفتہ کے پہلے دِن پو پھٹنے لگی مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئین۔ مرق ۱۶-۱+ لوق ۲۴-۱+ یوح ۲۰-۱+ متی ۲۷-۵۶+

اٹھائیسوان باب

اس باب مین متی نے مسیح کے قبر سے جی اوٹھنے کا حال بہت مختصر لکھا ہے۔ اس بات کی وجوہات معقول ہین کہ بعد جی اوٹھنے کے مسیح صرف اپنے شاگردون ہی کو نمودار ہوا۔ شاید کوئی سمجھے کہ ایسا ہونے سے اوس زمانہ کے لوگون کے نزدیک مسیح کے جی اوٹھنے کے ثبوت مین کچھ کمی ہوئی مگر سوچنا چاہیے کہ وہ ایسے لوگ تھے کہ غالباً مسیح کا عام طور پر نمودار ہونا اون کو بہت کم فائدہ بخشتا مگر تاہم اس معاملہ کا انجیل مین اسطور پر بیان ہے کہ مسیح کے

جی اوٹھنے کا ثبوت ہر زمانہ کے لوگون کے لیئے صاف صاف ظاہر ہے۔ اگر ہم مسیح کے جی اوٹھنے کی بابت چار دن
انجیل نویسون کے بیانون کو ملا دین تو اول سراسری نگاہ ڈالنے سے اونکے بیانون مین ظاہرا بہت اختلاف اور ابتری
معلوم ہوتی ہے مگر یہ اختلاف اس بات کا کامل ثبوت ہے کہ انجیل نویسون نے آپسمین ایک دوسرے سے نقل
نہین کی بلکہ ہر ایک نے اپنا جدا جدا بیان کیا اگر ہم اونکے بیانون کو غور سے پڑہین اور خوب ہوشیار منصف کی طرح
ہر ایک گواہ کی گواہی کو جانچین اور اس ایکہی معاملہ کے مختلف حصون کو جو کہ جُدی جُدی غرضون سے بیان کیئے گیئے
سمجھین تو اونکے بیانون مین مطابقت معلوم ہوگی۔ پہر جُدا جُدا بیانون پر قیاس دوڑانے سے کہ منصف ہی کا نہین
بلکہ ہر ایک ذیہوش آدمی کا کام ہے ہمکو معلوم ہوگا کہ یہ ایک ہی اور صحیح ہین۔ اس طور سے ہم کو وہ ثبوت حاصل ہوتا
ہے جو کہ گواہون کے متفق ہونے سے ہوتا ہے جبکہ اون سے الگ الگ پوچہا جاے اور اونکو خبر نہو کہ گواہی دینا پڑیگا
دو باتین بیانون مین کسیقدر اختلاف ہونے سے اوس معاملہ کی صداقت کا ثبوت بجاے کم ہونے کے بڑہجاتا ہے
کیونکہ اس سے متفق ہوکر لکہنے کا الزام بالکل رد ہوتا ہے۔ یہ ممکن نہین ہے کہ انجیلون کے بیانات آپسمین اسقدر
ملتے اگر یہ دراصل سچے نہوتے۔ ان بیانون مین اگرچہ بہت فرق ہے مگر خلاف نہین ہے۔ مسیح کے جی اوٹھنے
کے معاملہ مین چند باتون کا قیاس کرنا واجب ہے یعنی۔

۱۔ الہام سے یہ غرض نہین ہے کہ صاحب الہام عالم الغیب ہوجاوے۔ الہام سے آدمی کے جی مین یہ خواہش
پیدا ہوسکتی ہے کہ کسی معاملہ کی کیفیت دریافت کرے اور اوسکو الہام کی مدد سے صحیح صحیح لکہے اور صرف اوتنا ہی بیان
کرے جتنا وہ جانتا ہے اور زیادہ نہین۔ اور اگر وہ بقدر اپنی معلومات کے بیان کرے اور زیادہ نہ لکہے تو اس سے
یہ ثبوت نہین ہوتا ہے کہ جو کچہ وہ جانتا ہے یا بیان کرتا ہے وہ الہام سے نہین ہے۔

۲۔ جب کئی ایک گواہ کسی معاملے کے جُدے جُدے واقعات کو بیان کرتے ہین تو یہ ممکن ہے
کہ ایک دوسرے سے زیادہ بیان کرے۔ اگر ایک گواہ کسی بات کو چہوڑ جاوے اور دوسرا
اوس کو بیان کرے تو اسمین کچہ تردید نہین ہے۔ ہر ایک گواہ کی گواہی کو سچا سمجہنا چاہیئے اور اگر ایک کچہ
زیادہ بیان کرے تو جان لینا چاہیئے کہ دوسرے نے اسکو چہوڑ دیا ہوگا مثلاً مسیح کے جی اوٹھنے
کے بیان مین ایک شخص لکہے کہ ایک فرشتہ تہا اور دوسرا کہے کہ دو تہے۔ یا ایک بیان کرے
کہ ایک عورت مریم مگدلینی تہی اور دوسرا کہے دو عورتین تہین اور تیسرا اور بہی زیادہ بتلاوے
پس اگر ایک گواہ کم کا ہونا بیان کرے تو اس سے یہ ثبوت نہین ہوسکتا ہے کہ وہان زیادہ عورتین

۲- جیسے جیسے بیان کرنے والون نے ایک ہی بات کو مختلف وقتون مین دیکھا ہوگا مثلاً ایک نے فرشتے کو کھڑا اور دوسرے نے بیٹھا ہوا پایا ہوگا پس دونون شخص جیسا اونہون نے اوسوقت دیکھا صحیح بیان کرتے ہین - مثلاً دو چور پہلے مسیح کو ملامت کرتے ہونگے پس وہ انجیل نویس جو ایسا بیان کرتا ہے صحیح بیان کرتا ہے - اغلب ہے کہ اونمین سے ایک نے جب اون معجزانہ معاملون کو جو مسیح کے مصلوب ہونے پر ہوئے دیکھا تو مسیح کا اقرار کیا ہوگا پس دوسرا انجیل نویس بھی جو یون بیان کرتا ہے ٹھیک لکھتا ہے - متی اور مرقس مسیح کے جی اوٹھنے کے بیان مین ایک ہی واقعات کا بیان کرتے ہین یعنی دو عورتین مسماۃ مریم اور سلومی کے قبر پر جانے کا ذکر کرتے ہین جنہون نے فرشتے کو پہلے دیکھا اور بعد اوسکے راہ مین مسیح کو بھی -

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرقس نے بھی متی کی طرح مختصر لکھا ہوگا - اگرچہ مرقس متی کی بہ نسبت تھوڑے واقعات کا حال لکھتا ہے مگر جن جن واقعات کو لکھتا ہے اونکو طوالت کے ساتھ ذرا اوزرا بیان کرتا ہے - لوقا نے زیادہ عورتون کا ذکر کیا ہے اور شاید اونمین سے کسی سے سنکر اون کے بیان کے مطابق اپنی انجیل مین درج کیا ہے - اون عورتون نے اوس فرشتے کو بھی دیکھا جسکا ذکر اور انجیلون مین ہے اور جو اونسے مخاطب ہوا اور ایک اور فرشتے کو دیکھا جو چپ چاپ پاس کھڑا تھا -

یوحنا صرف مریم مگدلینی کا ذکر کرتا ہے - شاید اسکا باعث یہ ہے کہ اس معاملہ مین اسکی کچھ غرض اور کسی سے نہ تھی بایہ کہ اس معاملہ کیفیت مین مریم یوحنا کو ملی اور اوس سے باتین کین - اگر اوسوقت وہان اور عورتین جنکی موجودگی سے وہ واقف تھا تو بیان پر اونکا ذکر کرنے سے اوسکی کچھ غرض نہ تھی -

۱- سبت کے بعد - یعنی ہفتہ کا دن گذر جانے کے بعد جو کہ یہودیون کا سبت تھا - یہ دن غروب کے وقت ختم ہوا -

پو پھٹنے لگی - اس مقام پر یوحنا لکھتا ہے کہ "ہنوز اندھیرا تھا" اور لوقا کہتا ہے "بڑے تڑکے" اور مرقس کہتا ہے "بہت سویرے سورج نکلتے ہوئے" ان بیانون پر پہلے سرسری نگاہ ڈالنے سے ٹھیک وقت مین اختلاف معلوم ہوتا ہے لیکن ہمیین انجیل کی صداقت پائی جاتی ہے - قصہ گو جو کہ ملکر ایک کہانی گڑھ لیتے ہین ایسا فرق ہونے دیتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنفون نے آپسمین صلاح و مشورت کر کے کہین لکھا بلکہ ہر ایک نے اپنی طبیعت سے جدا جدا لکھا - یہ بات قرین قیاس ہے کہ جب سے مریم وغیرہ مسیح کی قبر دیکھنے کو گھر سے روانہ ہوئین اور جبتک وے وہان سے لوٹین اس عرصہ مین کئی گھنٹے لگے ہونگے - ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ تو مریم

گھر سے چار بجے روانہ ہوئی ہونگی اور راستہ مین اور عورتون کو ساتھ لیتی ہوئی گئی ہونگی - کسی نامعلوم سبب سے شاید شہر کے پھاٹک کھولنے مین دیر ہونے سے وے سورج کی کرن پھوٹنے کے وقت قبر پر پہونچین - مگر یہ بات ظاہر ہے کہ سورج نکلتے ہوئے سے یہ غرض نہین ہے کہ آفتاب دکھلائی دینے لگا تھا بلکہ یہ کہ روشنی ہو گئی تہی آفتاب نیچے تہا اور ہنوز نظر نہین پڑتا تہا +

مریم مگدلینی اور دوسری مریم - دوسری مریم خداوند یسوع مسیح کی ملکی بہن تہی - متی نے اپنے بیان مین ان دونو کو قبر پر بیٹہا چھوڑا تہا ۲۷-۶۱ + مرقس بیان کرتا ہے کہ سلومی یعقوب اور یوحنا کی ماں بھی دونو مریمون کے ساتھ تہی - وے اس امید سے نہین آئی تہین کہ مسیح جی اوٹہا ہوگا بلکہ خوشبودار چیزین اوسپر ملنے کو لائی تہین - اونکو یہ نہین معلوم تہا کہ قبر پر پہرے بیٹہے ہین اور پتہر پر مہر کردی ہے مگر جی مین اندیشہ کرتی تہین کہ ہمارے واسطے پتہر کون ہٹاویگا - اونہون نے یہ خواب مین بھی خیال نہین کیا کہ مسیح کی لاش زندہ ہوکر لازوال ہو گئی ہے اور فرشتے نے قبر کا دروازہ کھولدیا ہے +

(۲) اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا تھا کیونکہ خداوند کا فرشتہ[۲] آسمان سے اوتر کے آیا اور پتھر کو قبر سے ڈھلکا کے اوسپر بیٹھ گیا (۳) اوسکا چہرہ بجلی کا سا اور اوسکی پوشاک سفید برف کی سی تھی (۴) اور اوسکے ڈر سے نگہبان کانپ اوٹھے اور مردے سے ہو گئے (۵) پر فرشتے نے[۱] مخاطب ہوکر اون عورتون سے کہا تم مت ڈرو مین جانتا ہون کہ تم یسوع کو جو صلیب پر کھینچا گیا ڈھونڈھتی ہو - مرقس[۲] ۱۶-۵ + لوق ۲۴-۴ + یوح ۲۱-۱۲ + دانی[ہ] ۱۰-۶ +

[۱] یونانی مین جواب دیکے

(۲) بھونچال - مسیح کے مرتے وقت تو بھونچال آیا اور اندھیرا ہوا اور اوسکے جی اوٹھنے پر بھی زلزلہ آیا لیکن روشنی ہوئی - دونون واقعے کسی غرض سے نمودار ہوئے یعنی انسانون پر ظاہر کرنیکو کہ کیسا بڑا معاملہ ہو رہا ہے

بھونچال اور جی اوٹھنا ان عورتون کے پہونچنے سے پہلے ہوا۔

فرشتہ۔ فرشتہ لاش کو جگانے یا زندہ کرنے کو نہین آیا تھا کیونکہ لاش مین جان اوس وقت پڑی جب مسیح عالم ارواح سے لوٹکر آیا۔ کسینے نہین دیکھا کہ اوسکے جسم مین جان کب پڑی اور کب اعضا مین نرمی اور گرمی آئی اگر کوئی اعتراض کرے کہ لوقا دو فرشتون کا ذکر کرتا ہے تو اسمین کچھ خلاف نہ سمجھنا چاہیئے یہ وہی کمی و بیشی کی بات ہے جو اکثر انجیلون مین پائی جاتی ہے اس باب کی پہلی شرح دیکھو (دفعہ ۲)

پتھر کو قبر سے ڈھلکا کے۔ پتھر ڈھلکانے مین فرشتے کی مدد اسلیئے نہین درکار تھی کہ مسیح اوسکو ہٹا نہین سکتا تھا۔ بلکہ یہ ظاہر کرنے کو کہ اوسکی خدمت مین فرشتے تھے +

اوسپر بیٹھ گیا۔ گویا کہ ثابت کرتا ہے کہ مین اس پتھر پر غالب آیا اور یون اوسکو اپنی فتح و نصرت کا تخت بناکر اوسپر بیٹھ گیا +

(۳) اوسکا چہرہ۔ یعنی اوسکی تمام صورت +

اوسکی پوشاک سفید برف کی سی تھی۔ اوسکا جسم جاہ و جلال سے پر تھا اور اوسکے کپڑون مین سے چمکتا تھا +

(۴) مُردے سے ہو گئے۔ ایسے بدن کے دیکھنے سے جو جلال کے ساتھ جی اوٹھتا ہے آدمی کو غش آجاتا ہے اور بیتاب ہو جاتا ہے یہی حال مسیح کے شاگردون کا ہوا جبکہ اونھون نے مسیح کا جلال پہاڑ پر موسیٰ اور الیاہ کے ساتھ دیکھا (دان ۸۔ ۱۷ مک ۱۔ ۷ اہی دیکھو) پس ان پہرے والون نے مسیح کا جی اوٹھنا اپنی آنکھ سے نہین دیکھا کیونکہ بیہوش ہو گئے تھے +

(۵) فرشتون نے مخاطب ہو کر اون عورتون سے۔ مرقس کی انجیل کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتہ جو پہرے والون کو ڈرانے اور بیہوش کرنے کو پتھر پر بیٹھا تھا عورتون کو آتے دیکھکر قبر کے اندر چلا گیا تاکہ وے پاس آنے مین نہ ڈرین۔ یہ عورتین قبر مین داخل ہوئین اور وہان فرشتہ اون سے مخاطب ہوا۔ ان عورتون کے قبر مین داخل ہونے اور وہان فرشتے کی آواز سُننے کا امر کہ اس باب کی ۶ وین آیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ مرقس ۱۶۔ ۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان عورتون نے پہلے ہی پہل ایک فرشتہ دیکھا جو کہ بیٹھا تھا اور جسکے دیکھنے سے وہ ڈر گئین۔ لوقا بیان کرتا ہے کہ اونھون نے تھوڑی دیر بعد دو فرشتے اپنے سامنے کھڑے ہوئے دیکھے۔ اوس پہلے فرشتے کے پاس ایک اور آگیا تھا اس غرض سے کہ دو گواہون کی گواہی اور بھی زیادہ معتبر

سمجھی جاوے - اول فرشتہ کھڑا ہوکر اونسے ہمکلام ہوا اسطرح سے تینون انجیل نویس فرشتون کی ہئیت اور اونکی تعداد کے بارے مین متفق ہوگئے +

مت ڈرو - اوس فرشتہ کی غرض یہ تہی کہ پہرے والون کو ڈرا اسے اور بیہوش کرے مگر مسیح کی دوستونکو جوکہ وہان ماتم کرنے گئے تھے تسلی دے - جسطرح سے لوقا نے متی کی بہ نسبت ایک زیادہ فرشتہ کا بیان کیا ہے اوسیطرح سے اوسنے فرشتہ کی اور بہی گفتگو کا بیان کیا ہے +

(۶) وہ یہان نہین ہے کیونکہ جیسا اوسنے کہا تہا وہ اوٹھا ہے آؤ یہ جگہہ جہان خداوند پڑا تہا دیکہو (۷) اور جلد جاکے اوسکے شاگردون سے کہو کہ وہ مردون مین سے جی اوٹھا ہے اور دیکہو وہ تمہارے آگے جلیل کو جاتا ہے وہان تم اوسے دیکہو گے دیکہو مینے تمہین جتا دیا (۸) وے جلد قبر پر سے بڑے خوف اور بڑی خوشی کے ساتھہ روانہ ہوکر اوسکے شاگردون کو خبر دینے دوڑین - متی ۱۲- ۴۰ + ۱۶ - ۲۱ + ۱۷ - ۲۳ + ۲۰ - ۱۹ + متی ۲۶ - ۳۲ + مرق ۱۶ - ۷

(۶) آؤ یہ جگہہ جہان خداوند پڑا تہا دیکہو - اگلے زمانہ مین اوس ملک مین یہ دستور تہا کہ پہاڑون کی چٹانون مین کاٹکر مقبرہ بنایا کرتے تھے - مسیح کا مقبرہ بہی اسیطور کا بنا تہا - فرشتے نے دیوار کی کوٹھری کیطرف اشارہ کرکے جہان مسیح دفن ہوا تہا کہا "دیکہو" مرقس کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرشتہ مقبرے کے اندر تہا وہ جگہ جہان مسیح دفن ہوا تہا ایک کوٹھری یا طاق تہی جوکہ اکثر دیوار مین لمبی لمبی کاٹی جایا کرتی تہین جسمین لاش کو اسطور پر رکہتے تھے کہ پہلے سر ڈالتے تھے اور پانون باہر کیطرف رہتے تھے - بعض اوقات لاش رکہنے کے لئے دیوار مین ایک الماری کا ساخانہ کاٹکر بناتے تھے جسمین لاش کو آڑا آڑا رکہتے تھے اور وہ بالکل دکھائی دیتی رہتی تہی چنانچہ مریم مگدلینی نے دو فرشتون کو "ایک کو سرہانے اور دوسرے کو پائینانے کھڑا دیکہا تہا" (یوحنا ۲۰ - ۱۲)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح اسی پچھلے طور سے دفن ہوا ہوگا ✢

(۷) **تمہارے آگے جلیل کو جاتا ہے** ۔ موافق اپنے وعدہ کے جو کہ مسیح نے ۲۶-۳۲ مین کیا تہا وہ اپنے شاگردونکو وہان ملا اور اونکو اپنا پچھلا حکم دیا مگر اوسوقت کے قبل بہی وہ اپنے شاگردون کا اعتقاد مضبوط کرنے کو کئی بار نمودار ہوا۔

(۸) **بڑے خوف سے** باوجودیکہ فرشتہ نے اونکی دلجمعی کی مگر تب بہی وے اوسکے دیکہنے سے ڈرتی تہین **خوشی کے ساتھہ** ۔ باوجود ڈر کے مسیح کے جی اوٹھنے کی اونکو اسقدر خوشی ہوئی کہ اونکا دل اور جسم باغ باغ ہوگیا ✢

(۹) جب وے اوسکے شاگردون کو خبر دینے جاتی تہین دیکھو یسوع اونھین ملا اور کہا سلام اونھون نے پاس آکر اوسکے قدم پکڑے اور اوسے سجدہ کیا (۱۰) تب یسوع نے اونھین کہا مت ڈرو پر جا کے میرے بھائیون سے کہو کہ جلیل کو جاوین وہان مجھے دیکھینگے (۱۱) جب وے چلی جاتی تہین دیکھو پہرے والون مین سے کتنون نے شہر مین آکر سب کچھ جو ہوا تھا سردار کاہنون سے بیان کیا (۱۲) تب اونھون نے بزرگون کے ساتھہ اکٹھے ہوکر صلاح کی اور اون پہرے والون کو بہت روپئے دیئے۔ (۱۳) اور کہا تم کہو کہ رات کو جب ہم سوتے تھے اوسکے شاگرد آکر اوسے چرا لیگئے (۱۴) اور اگر یہ حاکم کے کان تک پہونچے

ہم اوسے سمجھا کر تمہین خطرے سے بچا لینگے (۱۵) چنانچہ اونھون نے روپے لیکر سکھلانے کے موافق کیا اور یہ بات آجتک یہودیون مین مشہور ہے ۔ مرقس ۱۶-۹ + یوحنا ۲۰-۱۴ + یوحنا ۲۰-۱۷ + روم ۶-۹ + عبرانی ۲-۱۱ +

(۹) یسوع اونہین ملا ۔ یوحنا کی انجیل کے مطابق مریم مگدلینی اون عورتون کو چھوڑکر یوحنا اور پطرس کو بلانے گئی اور اثنائے راہ مین اوسنے خداوند کو دیکھا مگر یہ ملاقات پہلے ان عورتون سے ہوئی ہوگی اور بعدہٗ مریم مگدلینی سے کیونکہ اسقدر جلدی وہ اونکو خبر دیکر لوٹ نہین سکتی تھی ۔ پس اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسیح سب سے پہلے انہین کو ملا ہوگا ۔ پھر اگر مسیح پہلے اونکو ملا تو مرقس یہ کیونکر کہتا ہے کہ وہ پہلے مریم مگدلینی کو ملا (۱۶-۹) اوس آیت کی تفسیر دیکھو +

پہرے والون مین سے ۔ ہم جانتے ہین کہ چار سپاہیون کا گارد تھا ۔ جب عورتین مسیح کے شاگردون کو خبر دینے گئین اوسیوقت پہرے والے یہودیون کو خبر دینے گئے کہ لاش غائب ہوگئی اونھون نے سنہڈرین کے ڈرسے حاکم کو کچھ اطلاع نہ دی ۔ وے مدد اور حفاظت کے لیئے اون شخصون کے پاس گئے جنکے لیے وہی پہرا دیتے تھے سب کچھ جو کہا تھا ۔ یہ لوگ کسقدر گھبرائے ہونگے جب اونکو معلوم ہوا کہ باوجود ہماری تمام کوششون کے مسیح کو مصلوب کرنے سے اوسکا معاملہ طے نہین ہوا اور وہ بات جس سے وہ ڈرتے تھے وقوع مین آئی یعنی مسیح غائب ہوگیا ۔

سردار کاہن ۔ انناس اور قیافا تھے +

(۱۲) بہت روپے دیئے ۔ یعنی اونکو اسقدر روپے دیئے کہ وہ یہودیون کی مرضی کے موافق کہنے مین دریغ اور عذر نہ کرین اور پہرے والون سے ایسا کہلانے مین اونکو کچھ دشواری نہوئی ہوگی کیونکہ پہرے والون کی رہائی یہودیون پر منحصر تھی یعنی یہودیون کو اختیار تھا کہ چاہے اس معاملہ کی خبر حاکم کو کرین یا نہ کرین اور اگر خبر کرین تو حاکم سے اونکے قصور کو معاف کرالین +

(۱۳) جب سوتے تھے ۔ واہ ۔ کیا ایسے معاملہ مین سوتے ہوے آدمیون کی گواہی کا اعتبار ہوسکتا ہے ۔

(۱۴) اگر یہ حاکم کے کان تک پہونچے ۔ چونکہ حاکم صرف تھوڑے دنون کے لیئے عید فسح کا بندوبست

کرنے آیا تھا اور جلد قیصریہ کو واپس جانے والا تھا اسلیئے اغلب تھا کہ یہ بات اوسکے کان تک نہ پہونچے +

(۱۵) یہ بات - کہ مسیح کے شاگرد اوسکی لاش کو چرا لیگئے +

مشہور ہے - آجکل بھی بعض شخص جو دین کے قایل نہیں ہیں ایسا کہتے ہین +

آجتک - یعنی اوسوقت تک جب متی نے اپنی انجیل لکھی - اغلب ہے کہ متی کی انجیل خداوند مسیح کے جی اوٹھنے سے کوئی آٹھ برس بعد لکھی گئی تھی - جسدن مسیح قبر مین سے جی اوٹھا اوسیدن سے اوسکے شاگرد اِس امر کی منادی برابر یروسلم مین کرتے رہے اور اغلب ہے کہ لوگ اونسے حجت کرتے تھے کہ نہیں اوسکی لاش کو تم لوگ چرا لیگئے -

متی خداوند کے جی اوٹھنے کے اور حالات کو چھوڑکر یہ بیان کرتا ہے کہ وہ موافق وعدے کے اپنے شاگردونکو جلیل مین ملا اور وہان اوسنے اپنی نئی بادشاہت مین جسکا اوسکو پورا اختیار حاصل تھا اپنے شاگردونکو حکم دیا کہ میری بادشاہت کو تمام دنیا مین پھیلاؤ +

---

(۱۶) پھر وے گیارہ شاگرد جلیل کے اوس پہاڑ کو جہان یسوع نے اونھین فرمایا تھا گئے (۱۷) اور اوسے دیکھکر اونھون نے اوسکو سجدہ کیا پر بعضے دبدہے مین رہے (۱۸) اور یسوع نے پاس آکر اونسے کہا کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا - متی ۲۹-۳۲+۷ آیت

دانی ۷-۱۳ و ۱۴ + متی ۱۱-۲۷ + ۱۶-۲۸ + لوق ۱-۳۲ + ۱۰-۲۲ + یوح ۳-۳۵ + ۵-۲۲ + ۱۳-۳ + ۱۷-۲ + اعم ۲-۳۶
روم ۱۴-۹ + اقر ۱۵-۲۷ + افس ۱-۱۰ و ۲۱ + فلپ ۲-۹ و ۱۰ + عبرا-۲ + ۲-۸ + اپطر ۳-۲۲ + مک ۱۷-۱۴ +

---

(۱۶) **گیارہ** - یعنی صرف ایک شاگرد "ہلاکت کا فرزند" اونکے ساتھ نہیں تھا - وہ مانند ستارے کے آسمان سے گرا اور اوسکی جگہ خالی ہے +

(۱۷) **اور اوسے دیکھکر** - دور سے دیکھکر - پھر وہ پاس آیا جیسا ۱۸ وین آیت مین لکھا ہے +

اونھون نے اوسے سجدہ کیا۔ یعنی اونمین سے بعضون نے اوسکو ایمان سے پہچان لیا اور بطور خدا کے اوسکو سجدہ کیا +

بعض دُبدہے مین رہے۔ اور بعضون نے جبتک وہ نزدیک نہین آیا شک کیا کہ آیا مسیح ہی ہے

(۱۸) **اور یسوع نے پاس آکر اونسے کہا**۔ اوسنے پاس آکر اپنی قدرت ظاہر کرکے کل اختیار کا دعویٰ کیا تو ہر ایک شخص کے دل کا شک دفع ہوگیا +

سارا اختیار مجھے دیا گیا۔ اوسکے مرنے پر یہودیون کا زمانہ ختم ہوگیا اور نیا زمانہ شروع ہوا۔ اوسکے جی اوٹھنے پر "خدا کی بادشاہت قدرت سے" آئی تھی مرقس ۹-۱+ یسوع جب بہشت سے لوٹ کر آیا یعنی جب جی اوٹھا تو اپنی بادشاہت کے جلال کے ساتھ آیا۔ اوسے "سارا اختیار دیا گیا تھا" گیارہ شاگردون نے موت کا مزا نہین چکھا تھا جبتک اونہون نے مسیح کو کل اختیار کے ساتھ اپنی بادشاہت مین آتے نہ دیکھا متی ۱۶-۲۸ کی شرح دیکھو۔ یہ مسیح کا پہلا آنا پورا ہوا مسیح کا دوبارہ آنا تب ہوگا جب وہ دنیا کا انصاف کرنے کو آوے گا متی ۱۰-۲۳-۱۶-۲۷ کی شرح دیکھو۔ مگر مسیح کے بارے مین جو رویا دانیال نبی نے دیکھا دان ۷باب وہ معاملہ اس بات کا ہے کہ مسیح کو سارا اختیار اوسکے باپ سے آسمان مین ملا۔ مسیح کے آسمان پر جانے کے بعد اوسکو اس بادشاہت کا پورا اختیار ملا۔ پس دانیال کا رویا اوس وقت کیطرف اشارہ کرتا ہے کہ جب مسیح جی اوٹھا اور اوسکو سارا اختیار زمین اور آسمان کا ملا جیسا پولوس رسول کہتا ہے "جب اوسے مُردون مین سے جلایا اور اپنے دہنے آسمانی مکانون پر بٹھایا اور ساری حکومت اور اختیار اور ریاست اور خداوندی پر اور ہر ایک نام پر جو نہ صرف اس جہان مین بلکہ آنے والے جہان مین بھی لیا جاتا ہے بلند کیا" افس ۱-۲۰ و ۲۱+ پھر لکھا ہے "اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا۔ اسواسطے خدا ہی نے اوسے بہت سرفراز کیا اور اوسکو ایسا نام جو سب نامون سے بزرگ ہے بخشا وغیرہ" فلپ ۲-۸-۹+ "تب پطرس نے گیارہ کے ساتھ کھڑے ہوکے ... کہا ... پس اسرائیل کا سارا گھرانا یقیناً جانے کہ خدا نے اسی یسوع کو جسے تمنے صلیب دی خداوند اور مسیح کیا" اعم ۲-۱۴ اور ۳۶+ "کہ مسیح اسی لیئے مُوا اور اوٹھا اور جیا کہ مردون اور زندون کا بھی خداوند ہو" روم ۱۴-۹+ ان آیات اور نیز اور آیتون سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کا جی اوٹھنا اور اوسکا آسمان پر جانا اپنی بادشاہت مین کمال کے ساتھ آنا تھا۔ خدا کے کلام کی یہ صاف تعلیم معلوم ہوتی ہے کہ جب مسیح جی اوٹھا تب یہودیون کا زمانہ ختم ہوا اور مسیح کی بادشاہت آئی (دیکھو ۱۶-۲۸) ۔

(۱۹) اسلیئے تم جاکر سب قومون کو شاگرد کرو اور اونہین باپ اور بیٹے اور روح قدس کے نام سے بپتسما دو مرقس ۱۶-۱۵-۱۶ لوقا ۲۴-۴۷ یوحنا ۴-۲۰-۲۳ اعمال ۲-۳۸ و ۳۹ - رومیون ۱۰-۱۸ - افسیون ۱-۲۳ +

(۱۹) اسلیئے تم جاکر - اسلیئے کیونکہ سارا اختیار مجھے دیا گیا ہے - اب چونکہ سارا اختیار مجھے حاصل ہے اور مین سلطنت کا حقیقی تاجور ہوں اسلیئے تم جاؤ اور خدا کے فضل سے "سب قومون" کو فتح کرو کہ وے دل سے میری اطاعت کرین **سب قومون کو** - ہر ایک قوم اور ہر ایک شخص کو شاگرد کرو اور مسیح بتاتا ہے کہ کسطرح یہ شاگرد کرو یعنی پہلے اونہین بپتسما دیکر میرے دین مین لاؤ اور پھر اگر وے بالغ ہون تو اونکو سکھلاؤ تاکہ وے رضامندی اور دل سے میری اطاعت کرین اور سچا بپتسمہ اوسی صورت مین ہوتا ہے جبکہ بپتسما پانیوالا خدا کا مقبول ہو یعنی مسیح پر ایمان لانے سے جب کہ بالغ ہے اور بدون ایمان لانے جبکہ بچہ ہے - چونکہ سب قومون مین بچے کثرت سے ہوتے ہین اسلیئے پہلے انکو بپتسمہ سے شاگرد کرنا چاہیئے اور جب ہی وے سمجھنے کے لایق ہون تو اونکو سکھلانا چاہیئے -

اس بپتسمے کے بارے مین ہم چند باتیں لکھتے ہین -

(۱) یہ کہ جسطرح سے ہمارے خداوند نے عشاء ربانی کا رسم مقرر کیا تھا اوسیطرح سے بپتسمہ دینے کا رسم بھی کلیسیا مین ہر زمانہ کے لیئے مقرر کیا - اوسنے اپنے رسولون کو حکم دیا کہ سب قومون مین منادی کرو اور اس حکم کے ساتھ ایک وعدہ کیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ منادی کرنے کا اختیار اونکو زمانہ کے تمام ہونے تک ہے اور اسی حکم کے ساتھ بپتسمہ دینے کا حکم بھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دین اسلام کا دعوی کہ محمد صاحب کے آنے سے دین عیسوی منسوخ ہوا باطل ہے +

(۲) بپتسمہ بھی رسم ہے جسکے ذریعہ سے لوگ دین عیسوی میں شامل ہوتے ہین - جسطرح عید فسح کے بدلے عشاء ربانی مقرر ہوئی +

اوسیطرح سے ختنہ کے عوض مین بپتسمہ کی رسم ہے یعنی ایک دشوار رسم کے عوض ایک سہاتر رسم اسکی مقصد ظاہر کرانے کو مقرر ہے +

(۳) چونکہ بپتسمہ لینا اور عشاء ربانی کے رسم کا ادا کرنا ہر ایک عیسائی کا فرض ہے اسلیئے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک عیسائی پر فرض ہے کہ ظاہرا کلیسیا مین شامل ہو - بعض شخص خیال کرتے ہین کہ ہم کلیسیا مین بدون شامل ہوئے

بھی عیسائی ہوسکتے ہین - ایسے شخص بڑے دہوکے مین ہین وے اپنے لیئے ایسا مذہب ٹھہراتے ہین جو مسیح کے صاف احکام کے مطابق نہین ہے - اگر لوگ ایسے اشخاص کی مانتے تو مسیح کے قانون اور رسوم سب جاتے رہتے اور مسیح کی موت کی یادگاری کبھی نہ ہوتی +

سب قومون کو - اسکا مطلب یہ ہے جیساکہ انجیل مین اور جگہہ بھی لکھا ہے کہ ہر قوم اور ہر شخص کو شاگرد کرو اور بپتسمہ دو اور سکھلاؤ - چونکہ مسیح کل دنیا کا نجات دہندہ ہے پس اوسکی تعلیم اور اوسکا دین بھی کل دنیا کے لیئے ہے - اوسکے دین مین قوم و ملک اور رنگ کی قید نہین ہے - اس کہنے سے غرض یہ ہے کہ کل انسان ایکہی ذات ہین اور یہ انجیل سب کے واسطے ہے اور اس دین مین دعوی یہ ہے کہ اس مین سب کی بہتری ہے +

(۲۰) اور اونہین سکھلاؤ کہ اون سب باتون پر جنکا مینے تمکو حکم دیا ہے[۱۳] عمل کرین اور دیکھو مین زمانہ کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہون - آمین۔ اعم[۱۳] ۲ - ۴۲ +

(۲۰) زمانہ کے تمام ہونے تک - یعنی قیامت کے دن تک مسیح اونکے ساتھ ہے +

تمہارے ساتھ ہون - یعنی منادی کرنے والون کے ساتھ اور اس سے ہم تین نتیجے نکالتے ہین (۱) یہ کہ انجیل کی منادی ایک کام ہے جسکے واسطے خاص لوگ زمانہ بہ زمانہ دنیا کے آخر تک بلائے جاوینگے (۲) ایک کسوٹی ہے جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ آیا فلان منادبلایا گیا ہے یا نہین اور وہ کسوٹی یہ ہے کہ آیا مسیح اوسکے ساتھ ہے - چاہے جیسا ہوشیار ہنرمند یافتہ مناد کیون نہو اور چاہے جسنے اوسکے سر پر ہاتھ رکھا ہو اگر اوسکے ساتھ مسیح نہین ہے تو وہ مسیح سے نہین بلایا گیا ہے - ہاتھ رکھنے والون کے دست مین قدرت نہین ہے کہ جسکے سر کو چہوئین مسیح اوسکے ساتھ ہوجاوے - اس بات کے امتحان کے لیئے کہ آیا مسیح اونکے ساتھ ہے یا نہین خود خداوند مسیح نے ایک قاعدہ بتلایا ہے کہ "اونکے پہلون سے تم اونکو جانوگے" پس نالائق مناد مسیح کا بلایا ہوا نہین ہے (۳) جو مناد کہ درحقیقت مسیح سے بلایا گیا ہے اوسکے لیئے کیا ہی مبارک وعدہ ہے کہ مسیح اوسکے ساتھ ہے اور تمام پاک منادون کے ساتھ جو کہ کل دنیا کو عیسائی کرنا اپنا فرض سمجھتے ہین - مسیح ہر وقت اور ہر زمانہ مین اور ہر

تک مین اون کے ساتہ ہے +

بعض مسلمان اِس آیت کی شہادت الوہیت مسیح کو باطل کیا چاہتے ہین لیکن ہم کہتے ہین کہ جو آیتین مسیح کی الوہیت کی شان مین آئی ہین اونکی طرف لحاظ رکہکر اِس آیت کے معنی اگر درستی سے لئے جاوین تو مسیح کی الوہیت کی ایک عجیب تصدیق اِس سے نکلتی ہے اسواسطے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ جو ذات ہزارہا برس تک کروڑون آدمیون کے ساتہ جتنے اِس دنیا مین پیدا ہوتے ہین اور مرتے ہین دنیا کے آخر ہونے تک ساتہ رہے اور پہر بہی خدا نہو۔ اور آیات مین بہی مسیح نے فرمایا ہے کہ مین اپنے شاگردون کے ساتہ رہونگا یوح ۱۴ - ۱۸ و ۱۹ - ۲۱ - ۲۳ مرق ۳-۱۴ وغیرہ

مصنف استفسار نے بغیر سمجہنے معنی اِس آیت کے یہ بحث کی ہے کہ یہ قول غلط ہے کیونکہ مسیح تو آگے ہی آسمان پر چلا گیا اور شاگرد اوسکے دنیا مین رہگئے پہر کیسے مسیح نے شاگردون کا ساتہ دیا۔ اور پہر مصنف موصوف نے یہ دلیل پیش کی ہے کہ جو چیز کسی چیز کے ساتہ ہمیشہ تک رہے تو چاہیئے کہ وہ چیز بہی جسکا ساتہ دیا جاوے ہمیشہ تک رہے یعنی فانی نہو حالانکہ یہ بات غلط ہے کیونکہ سب شاگرد مر کر گذر بہی گئے پہر آگے چلکر مصنف مذکور نے لکہا ہے کہ اگر باعتبار روحانیت کے شریک ہونا مراد ہو تو اِس آیت مین کیا خصوصیت ہے سب روحین غیر فانی ہین اور سب وقت مین ایک دوسرے کے شریک رہ سکتی ہین۔ لیکن ہم کہتے ہین کہ یہ سب اعتراض مصنف کے بسبب عدم واقفیت معنی اصلی اوس آیت کے پیدا ہوتے ہین۔ مسیح کا مطلب یہ نہ تہا کہ ہیئت جسمانی سے دنیا کے آخر تک شاگردون کے ساتہ رہونگا۔ اوسنے صاف صاف آگے ہی اپنی موت کی پیشخبری کی اور زمین سے اوٹہہ جانے کی خبر دیدی پس بیشک اوسکا مطلب شاگردون کے ساتہ رہنے سے باطنی تہا اور یہ کہنا کہ اِس آیت کی صداقت کے واسطے لازم تہا کہ شاگرد اِس دنیا مین آخر زمانہ تک رہتے غلطی ہے۔ ظاہر ہے کہ مسیح کا مقصود اِس کہنے سے یہی تہا کہ جب شاگرد اِس دنیا مین موجود ہین اور بعد اونکے جو جو آخر زمانہ تک رہینگے اونکے ساتہ رہونگا۔ کیا یسوع اتنا نہین جانتا تہا کہ شاگرد مرنے والے ہین پہر کیونکر اور مطلب اوسکا اس آیت سے ہوتا باقی رہا یہ قول مصنف مذکور کا کہ روحین دنیا مین جو لوگ ہین اونکے ساتہ رہ سکتی ہین اور مدد کر سکتی ہین اسکا کچہ ثبوت نہین اور اگر ثابت بہی ہو جاوے تو ہم پوچہتے ہین یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایکہی روح کروڑون آدمیون کے ساتہ ہر وقت زمانہ کے آخر تک رہے۔ درحقیقت ایسی روح مین الوہیت ضرور ہوگی اور ٹہیک مسیح ایسا ہے جسکا ثبوت اِس آیت مین ہے +

مرقس کی انجیل کا دیباچہ

یوحنا مریم کا بیٹا تھا - مریم ایک دیندار عورت یروشلم کی رہنے والی تھی جسکے گہر پہلے پہل اکثر عیسائی جمع ہوا کرتے تھے ایک دستور کے بموجب جو یہودیون مین تہا کہ غیر قوم والون کا نام اپنے یہودی نام کے ساتھ لگاتے تھے اسکا رسول کا نام مرقس بہی تہا - اسکو پطرس رسول نے عیسائی کیا - مرقس برنباس کا بہانجا تہا - جب پولوس اور برنباس غیر قومون مین منادی کرنے گئے تب مرقس اونکے ساتھ ہولیا اعم ۱۲-۲۸ لیکن پنفلیا مین وہ انکو چہوڑکر یروشلم کو لوٹ آیا - اسکے لوٹ جانے کے سبب سے پولوس رسول نے پہر اوسکو سفر مین لیجانا مناسب نسمجہا جسکے باعث سے اوسمین اور مرقس کے ماموں برنباس مین مخالفت ہوئی اور دونون علٰحدہ ہوگئے - برنباس مرقس کو اپنے ساتہ کپرس کو لے گیا - پولوس کو مرقس کا پہر اعتبار ہوگیا اور اوسکے ساتہ روم مین قید رہا - وہ بابل مین پطرس رسول کے ساتہ بہی رہا ۱ پطر ۵-۱۳ روایت ہے کہ مرقس نے مصر مین انجیل سنائی اور کاپٹک یعنی مصری کلیسیا والے آجتک دعوی کرتے ہین کہ وہ ہماری کلیسیا کا بانی تہا - کہتے ہین کہ نیرو بادشاہ کے عہد کے آٹہوین برس سنہ ۶۲ء یا ۶۳ مین اوسنے مصر مین رہکر وفات پائی - مرقس کی انجیل مختصر ہے لیکن کسی اور انجیل کا خلاصہ نہین ہے - اسمین بہت باتون کا بیان چہوٹ گیا ہے مگر بعض بیان اور انجیل کے بیان سے زیادہ ہے یہودیون کے طرح طرح کے محاورات جو اونہین مین رائج تہے اونکا مشرح بیان مرقس نے اکثر کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے اس انجیل کو غیر قومون کے لیئے تصنیف کیا - کہتے ہین کہ پطرس رسول بتلاتا گیا اور وہ لکہتا گیا - لیکن مرقس ایسی مفصل شرح کے ساتہ لکہتا ہے گویا دیکہی ہوئی باتین لکہتا ہے - پس ظاہر ہے کہ اوسنے اپنی طرف سے لکہا - اغلب ہے کہ ہمارے نجات دہندہ کے زمانہ مین مرقس کو یروشلم مین اپنی عیسائی ماکے گہر پر ہمارے نجات دہندہ کی کل سرگذشت سے واقفیت ہوئی - بلاشبہ مین یہ رائے دیتا ہون کہ یہ مرقس وہی جوان تہا جو یسوع کے پیچہے ہولیا جسکا بیان اس انجیل مین ہے (۱۴-۵۱) اور جو بمشکل سپاہیون کے ہاتہ سے بچا جب اونہون نے اوسے مسیح کا دوست سمجہکر پکڑنا چاہا (اعم ۱۲-۱۲ قل ۴-۱۰ اعم ۱۲-۲۵ و ۱۳-۱۳ و ۱۵-۳۷-۳۹ فلیمن ۲۴ و ۲ تم ۴-۱۱ و ۱ پطر ۵-۱۳)

مرقس کی انجیل

معہ تفسیر

۱- باب

خدا کے بیٹے یسوع مسیح کی انجیل کا شروع (۲) جیسا نبیونکی کتابون مین لکھا ہے کہ دیکھہ مین اپنے رسول کو تیرے آگے بھیجتا ہون وہ تیری راہ کو تیرے سامنے تیار کریگا (۳) بیابان مین ایک پکارنیوالے کی آواز ہے کہ خداوند کی راہ کو بناؤ اور اوسکے راستون کو سیدھا کرو (۴) یوحنا بیابان ہی مین بپتسمہ دیتا تھا اور گناہون کی معافی کے لیئے توبہ کے بپتسمہ کی منادی کرتا تھا - متی ۱۴-۳۳+ لوق ۱- ۳۵+ یوح ۱-۳۴+ مل ۳-۱+ متی ۱۱-۱۰+ لوق ۷-۲۷+ یسعی ۴۰- ۳+ متی ۳-۳+ لوق ۳-۴+ یوح ۱-۱۵ و ۲۳+ متی ۳-۱+ لوق ۳-۳+ یوح ۳-۲۳+

پہلا باب

(۱) یسوع - مرقس بہت باتون کو چھوڑکر بیچ انجیل کے بیچ سے شروع کرتا ہے اور یسوع اور یوحنا کے نام ایسے آئے ہین کہ گویا پڑھنے والون کو معلوم تھے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے پڑھنیوالونکو پچھلی باتین کچھ معلوم نہین ◆

خدا کے بیٹے - اگرچہ مرقس یسوع کی معجزانہ پیدائش کا حال نہین لکہتا ہے جسطرح متی نے لکہا ہے تو بہی وہی "خدا کا بیٹا" جسکو وہ جانتا اور مانتا تہا لکہا۔ بہت مثالون سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ ہر ایک انجیل نویس نے اپنی اپنی انجیل کے واسطے بہت سی باتون مین سے جو ہر ایک کو معلوم تہین تہوڑی سی منتخب کرلی ہین - اگر کوئی بات ہو جسے انجیل نویس نے چہوڑدیا ہو اوس سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ اوسکو وہ بات معلوم نہین تہی مثلاً مرقس نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی پیدایش کا اور یسوع کی معجزانہ حمل اور پیدایش کا اور مجوسیون اور گڈریون کا حال اور بچون کے مارے جانے کا اور مصر کے بہاگ جانے اور یسوع کے حسب ونسب اور بچپن کا حال نہین لکہا ہے۔ مرقس نے صرف مسیح کی گفتگو مین سے تہوڑا بیان لکہا ہے اور اوسکی تعلیم کا بیان کم لکہا - جو کچہ اوسنے لکہا - مسیح کی مختصر سرگذشت ہے -

(۴) **توبہ کے بپتسمہ** - اس سے غرض اوس ایمان کے بپتسمہ سے جو ہمارے نجات دہندہ کے نام پر ہوتا ہے نہین ہے بلکہ یہ توبہ کا اور چال وچلن درست کرنے کا بپتسمہ تہا جو مسیح کے آنے کی تیاری کے لیئے تہا

گناہون کی معافی کے لیئے - یہ معافی توبہ پر موقوف ہے یعنی بپتسمہ گناہون کی معافی کے لیئے نہین ہے بلکہ "توبہ" ایسے گناہون کی معافی کے لیئے ہے -

---

(۵) اور ساری سرزمین یہودیا کے اور یروسلم کے رہنیوالے اوس پاس نکل آئے اور سبھون نے اپنے گناہون کا اقرار کرکے یردن کے دریا مین اوس سے بپتسمہ پایا (۶) اور یوحنا اونٹ کے بالون کی پوشاک پہنے اور چمڑے کا کمربند اپنی کمر مین باندہے تہا اور ٹڈی اور جنگلی شہد کہاتا تہا (۷) اور منادی کرتا تہا کہ میرے پیچہے ایک مجہسے زور آور آتا ہے اور مین اس لائق نہین کہ جہک کے اوسکی جوتیون کا تسمہ کہولون (۸) مینے تو تمہین پانی

سے بپتسمہ دیا پر وہ تمھین روح قدس سے بپتسمہ دیگا (۹) اور اُنھین
دنون مین ایسا ہوا کہ یسوع نے ناصرت جلیل سے آکر یردن مین
یوحنّا کے ہاتھہ سے بپتسمہ پایا[۱۰] (۱۰) اور جونہین وہ پانی سے باہر آیا
اوسنے آسمان کو کہلا اور روح کو کبوتر کی مانند اپنے اوپر اوترتے دیکھا[۱۱]

متی ۳-۵ + متی ۳-۴ + احب ۱۱-۳۲ + متی ۳-۱۱ + یوح ۱-۲۷ + اعم ۱۳-۲۵ + اعم ۱-۵ + ۱۱-۱۶ + ۱۹-۴ + یس ۴۴-۳ + یوایل ۲-۲۸ + اعم ۲-۴ + ۱۰-۴۵ + ۱۱-۱۵ و ۱۶ + اقر ۱۲-۱۳ + متی ۳-۱۳ + لوق ۳-۲۱ + متی ۳-۱۶ + یوح ۱-۳۲ +

(۷) **تسمہ کھولون** - متی کی انجیل مین یہ جملہ یون ہے کہ " مین اوسکی جوتیان اوٹھانے کے لایق نہین ہون " اغلب ہے کہ یوحنا مختلف وقت پر دونون محاورے کہے ہون -

(۹) **اونھین دِنون مین** - یعنی جن دِنون مین یوحنّا بپتسمہ دیتا تھا +

(۱۰) **کبوتر کی مانند** - دنیا کی پیدایش کے وقت خدا کی روح نے پانی پر جنبش کی پیدا - ۲ جسکی شرح ربی افرایم نے اسطرح کی ہے کہ " روح کبوتر کی مانند اوڑتی تہی جسطرح کہ وہ اپنے گھونسلے کا پرنا واکا تا ہے "

(۱۱) اور آسمان سے ایک آواز آئی کہ تو میرا عزیز بیٹا[۱۲] ہے جس سے
مین راضی ہون (۱۲) اور روح اوسے فی الفور بیابان مین لے گئی[۱۴]
(۱۳) اور وہ وہان بیابان مین چالیس دن تک رہکے شیطان
سے آزمایا گیا اور جنگل کے جانورون کے ساتھہ رہتا تھا اور فرشتے
اوسکی خدمت کرتے تھے[۱۵] (۱۴) پھر یوحنّا کی گرفتاری کے

بعد یسوع نے جلیل مین آکے خدا[14] کی بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کی[15] (۱۵) اور کہا کہ وقت پورا ہوا[16] اور خدا کی بادشاہت نزدیک آئی[19] توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ (۱۶) اور جلیل کے دریا کے کنارے پھرتے ہوئے اوسنے شمعون اور اوسکے بھائی اندریاس کو دریا مین جال ڈالتے دیکھا[2] کہ وے مچھوئے تھے

زب[13] ۲-۷+متی ۳-۱۷+مرق ۹-۷+متی[14] ۴-۱+ لوق ۴-۱+متی[15] ۴-۱۱+متی[16] ۴-۱۲+متی[17] ۴-۱۲+ دان[18] ۹-۲۵+گل ۴-۴+ افس ۱-۱۰+متی ۳-۲-۴-۱۷+متی[20] ۴-۱۸+لوق ۸-۴+

(۱۳) چالیس دن تک . . . آزمایا گیا- اس سے یہ غرض نہین ہے کہ پورے چالیس روز تک آزمائش رہی جسطرح پہلے جملے سے یہ نہین نکلتا ہے کہ فرشتون نے خدمت پورے چالیس روز تک کی

(۱۷) یسوع نے اونہین کہا تم میرے پیچھے چلے آؤ اور مین تمہین آدمیون کے مچھوے بناؤنگا (۱۸) اور وے وہین اپنی جالونکو چھوڑکر اوسکے پیچھے ہولئے[21] (۱۹) اور وہان سے تھوڑی دور بڑھکے اوسنے زبدی کے بیٹے یعقوب اور اوسکے بھائی یوحنا کو بھی کشتی پر اپنے جالون کی مرمت کرتے دیکھا[22] (۲۰) اور فی الفور اونہین بلایا اور وے اپنے باپ زبدی کو کشتی مین مزدورون کے ساتھہ چھوڑکے

اوسکے پیچھے ہو لیئے متی ۴ - ۱۸ - ۲۲ • لوقا ۵ - ۱ - ۱۱ • یوحنا ۱ - ۳۵ - ۴۲ •

(۱۹) اپنے جالون کی مرمت کرتے دیکھا۔ مرقس کی انجیل مین کیون آیا ہے کہ وے اپنے جالون کی مرمت کرتے تھے۔ پھر ۱۶ آیت مین لکھا ہے کہ پطرس اور اندریاس اپنے جال سمندر مین ڈالتے تھے۔ یہ ذکر بالکل سمجھ مین نہ آویگا جبتک ہم دوسرے انجیل نویس یعنی لوقا کا بیان نہ دیکھین جو کہ لکھتا ہے کہ معجزانہ طور پر مچھلیون کے غول اسقدر آ گئے جس سے دونون کشتیون کے جال ٹوٹ گئے گو یہ چھوٹا سا جملہ کسی خاص مطلب کے لیئے یہان نہین آیا ہے تاہم اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونون بیان درست ہین۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرقس انجیل نویس کو بہت سی باتین معلوم تھین جنہین نے کسیقدر اختصار کے ساتھ لکھی ہین پہلی آیت کی شرح دیکھو •

(۲۱) تب وے کفرناحوم مین داخل ہوئے اور وہ فی الفور سبت کے دن کو عبادتخانہ مین جاکے تعلیم دینے لگا (۲۲) اور وے اوسکی تعلیم سے حیران ہوئے کہ وہ اونکو اختیار والے کی طرح نہ فقیہون کی مانند تعلیم دیتا تھا (۲۳) وہان اونکے عبادتخانہ مین ایک شخص تھا جسمین ایک ناپاک روح تھی وہ یون کہکے چلایا کہ (۲۴) اے یسوع ناصری اچھوڑ دے ہمین تجھسے کیا کام تو ہمین ہلاک کرنے آیا ہے مین تجھے جانتا ہون کہ تو کون ہے خدا کا قدوس متی ۴ - ۱۳ • لوقا ۴ - ۳۱ • متی ۷ - ۲۸ • لوقا ۴ - ۳۳ • متی ۸ - ۲۹ •

(۲۱) کفرناحوم مین داخل ہوئے۔ یعنی جب وے اوس دریا سے گئے جہان کہ معجزانہ طور پر مچھلیون کا غول پکڑا •

(۲۲) اختیار والے کیطرح - متی ۷-۲۹ + لوق ۴-۳۲ +

(۲۴) تو ہمین ہلاک کرنے آیا ہے - اسیطرح گرگسینی دیوبہی کہتے تہے کیا تو یہان اسلیئے آیا کہ وقت سے پہلے ہمین تکلیف دے" اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ دیواون دن سے پہلے جبکہ وے تکلیف مین مبتلا ہوکر ہلاک ہونگے ڈرتے رہتے ہین - وقت آتا ہے کہ وے آگ اور گندہک کی جہیل مین ڈالے جاینگے مک ۲۰-۱۰ وے قیامت کے دن تک تاریکی کی زنجیرونمین جکڑے ہوئے ہین -

مین تجہے جانتا ہون کہ تو کون ہے - اسیطرح متی کی ۸-۲۹ مین ہے کہ دو دیوانون نے اوسکی ماہیت اور حکومت کو پہچانا اعم ۱۶-۱۶-۱۸ مین بہی آیا ہے کہ ایک چہوکری نے جسمین غیب دانی کی روح تہی بتایا کہ رسول خدا تعالے کے بندے ہین - اغلب ہے کہ رسول نے بہی نجات دہندے کیطرح ایسی گواہی قبول نہ کی جسکا سبب ۲۵ وین آیت کی شرح مین لکہا ہے -

(۲۵) یسوع نے اوسے ڈانٹا اور کہا کہ چپ اور اوس مین سے نکل جا (۲۶) تب ناپاک روح اوسے مروڑ کے اور بڑی آواز سے چلا کے اوسمین سے نکل گئی (۲۷) اور وے سب حیران ہوکے آپسمین یہ کہتے ہوئے بحث کرتے تہے کہ یہ کیا ہے - یہ کیسی نئی تعلیم ہے کہ وہ ناپاک روحون کوبہی اقتدار سے حکم کرتا ہے اور وے اوسکو مانتی ہین (۲۸) وونہین اوسکی شہرت جلیل کی چارونطرف پہیل گئی (۲۹) اور وے فی الفور عبادتخانہ سے نکل کے یعقوب اور یوحنا کے ساتھہ شمعون اور اندریاس کے گہرمین گئے (۳۰) اور شمعون کی ساس تپ سے پڑی تہی تب اونہون نے فی الفور اوسکی

خبر اوسے دی (۳۱) اوسنے آ کے اور اوسکا ہاتھہ پکڑ کے اوسے اوٹھایا اور فی الفور اوسکی تپ جاتی رہی اور اوسنے اونکی خدمت کی ۔ ۳۴ آیت ۔ مرقس ۹-۲۰ ۔ متی ۸-۱۴ ۔ لوقا ۴-۳۸ ۔

(۲۵) چپ یسوع اس امر مین بڑی خبرداری کرتا ہے کہ میرے اور شیطان کے بیچ مین کچہ میل و موافقت کا نشان نہ پایا جاوے ۔ اوسنے صاف صاف ظاہر کیا کہ میرے اور دیوٗون کے درمیان دشمنی ہے ۔ اوسنے اسلئے ایسا کیا کہ یہودیون کو کہنے کا موقع نہ ملے کہ وہ شیطان سے کچہ میل رکہتا ہے یا شیطان کی مدد سے دیوٗون کو نکالتا ہے تاہم مسیح نے اپنے تئین دیوٗون سے اسقدر نہ چہپایا کہ دے اوسکو بالکل نہ پہچانین یا اوس سے مخاطب ہون اوسنے اتنا دیوٗون کو کہنے دیا کہ جس سے ظاہر ہوا کہ دیو اوس سے ڈرتے ہین ۔

(۲۶) اوسے مروڑ کے ۔ لوقا نے لکہا ہے کہ دیوٗون نے اوس آدمی کو بغیر کچہ نقصان پہونچانیکے چہوڑ دیا ۔ بڑی آواز سے چلائی ۔ اس بات سے یہ نہین ظاہر ہوتا کہ مسیح کا حکم چپ رہنے کا تہا نہ مانا کیونکہ وہ کچہ نہ بولی نہ یسوع کی نسبت الوہیت کی گواہی دی بلکہ چلا کے غصے اور خوف مین ہوکے جگہہ چہوڑ کر چلی گئی ۔

(۲۷) یہ کیسی نئی تعلیم ہے ۔ نئی نئی باتین اور نئی قدرت ظہور مین آتی تہی ۔ جب ایک آدمی اسطرح ربکا اور شیطان کا مقابلہ کرنے والا دنیا مین آیا تب آدمیون کو نئی باتین اور نئی تعلیمین ضرور معلوم ہوئین ۔ درحقیقت اوسکے معجزات جو آدمیون کے کل برائیون کے رفع کرنے کے واسطے تہے ۔ یسوع کے آسمان سے آنے کی شہادت تہی ۔ یہ معجزہ بہی ضرور اس سے ہونا چاہیئے تہا کہ وہ آدمیون مین سے بدروحین نکالے تاکہ اوسمین اور شیطان مین مخالفت معلوم ہو ۔ وہ آدمیون کا دوست اور گناہ اور دوزخ کا دشمن ہوا ۔ اسلئے اوسکے دشمنون کو یہ کہنے کی ضرورت معلوم ہوئی کہ شیطان کی قدرت سے دیوٗون کو نکالتا ہے ۔

(۲۸) اوسکی شہرت جلیل کے چارونطرف پہیل گئی ۔ ہمارا خداوند جلیل سے چلا نہین گیا بلکہ اوسنے اوسمین دورہ کیا ۔ یہ خبر چارونطرف پہیل گئی کہ ایک عجیب شخص آیا ہے جسکے چہونے اور حکم سے بیماری آرام اور کوڑہ اور دیو دور ہوجاتے ہین ۔ نجات دہندہ کے شاگردون کو کئی صدیون تک لوگون نے جلیلی کہا ۔ ایک ملکہ نے جونیر بادشاہ کے عہد سلطنت مین زندہ تہا پوچہا کہ کوئی حکیم جلیلون کیطرح جس سے عیسائیون سے

مراد ہے ذلت اور تکلیف سے لاپرواہ ہوسکتا ہے" اور بادشاہ جولین جسکا لقب "مرتد" ہوا جو تیسری صدی مین مذہب عیسوی کے برباد کرنے کی کوشش مین مرگیا مرتے وقت اوس آواز سے مسیح کی طرف مخاطب ہوکر چلایا کہ "اے جلیلی تو ہی نے فتح پائی ہے"

(۳۲) شام کو جب سورج ڈوب گیا سارے بیمارون اور اون سب کو جنپر دیو چڑہے تھے اوس پاس لائے (۳۳) اور سارا شہر دروازے پر جمع ہوا تہا (۳۴) اوسنے بہتون کو جو طرح طرح کی بیماریون مین گرفتار تھے چنگا کیا اور بہت سے دیوونکو نکالا اور دیوونکو بولنے نہ دیا کیونکہ انھون نے اوسے پہچانا تھا (۳۵) اور بڑے تڑکے کچہ رات رہتے وہ اوٹھکے نکلا اور ایک ویران جگہہ مین جا کے وہان دعا مانگی (۳۶) اور شمعون اور اوسکے ساتھی اوسکے پیچھے چلے (۳۷) جب اونھون نے اوسے پایا تو اوس سے کہا کہ تجھے سب ڈہونڈہتے ہین (۳۸) اوسنے اونہین کہا آؤ آس پاس کے شہرون مین جاوین تاکہ مین وہان بہی منادی کرون کیونکہ مین اسی لیئے نکلا ہون (۳۹) اور وہ ساری جلیل کے عبادتخانون مین منادی کرتا اور دیوون کو دور کرتا تہا (۴۰) تب ایک کوڑہی نے آکے اوسکی منت کی اور اوسکے سامنے گھٹنے ٹیک کر اوس سے بولا کہ اگر تو چاہے تو مجھے

پاک کرسکتا ہے (۴۱) یسوع نے اوسپر رحم کرکے ہاتھ بڑہایا اور اوسے چھُوا اور اوس سے کہا کہ مین چاہتا ہون تو پاک ہو (۴۲) یہ بات کہتے ہی اوسکا کوڑہ جاتا رہا اور وہ پاک ہوا (۴۳) اور اوسنے اوسے تاکید کرکے جلد رخصت کیا (۴۴) اور اوس سے یہ کہا کہ دیکھ کسی سے کچہہ مت کہ بلکہ جا اور اپنے تئین کاہن کو دکہا اور اپنے پاک ہونے کی بابت اون چیزون کو جنکا حکم موسے نے دیا گذران تاکہ وے اونپر گواہی ہون (۴۵) پر اوسنے باہر جاکے بہت باتین کہین اور خاص کرکے اِس بات کو ایسا مشہور کیا کہ یسوع ظاہرا شہر مین داخل نہ ہوسکا پر باہر ویران جگہون مین رہا اور لوگ چارونطرف سے اوس پاس آیا کیئے۔

متی ۸ - ۲ لوق ۵ - ۱۲ مرق ۲ - ۱۲ لوق ۴ - ۴۱ + اعم ۱۶ - ۱۷ و ۱۸ + لوق ۴ - ۴۲ + لوق ۴ - ۴۳ + یشع ۶۱ - ۱ + یوح ۱۶ - ۲۸ + ۱۸ - ۳۷ + متی ۴ - ۲۳ + لوق ۴ - ۴۴ - متی ۸ - ۲ + لوق ۵ - ۱۲ + احبار ۱۴ - ۳ و ۴ و ۱۰ + لوق ۵ - ۱۴ + لوق ۵ - ۱۵ + مرق ۲ - ۱۳ +

(۳۴) دیوونکو بولنے نہ دیا۔ ۲۵ وین آیت کی شرح دیکھو۔ بعض اچھے مترجم اِس جملے کا یون ترجمہ کرتے ہین کہ "دیوون کو یہ کہنے نہ دیا۔ کہ ہم تمہین پہچانتے ہین" اوسکا مطلب یہ ہے تاکہ ان دیوون پر اپنے خدا کا اور کی بڑی خباثت سے اوسکی نفرت ظاہر ہو۔

(۴۵) بڑے تڑکے بہت سویرے دوسرے روز وہ بیابان کو چھوڑ کر گیا کہ دعا مانگنے کو کہین جگہ پاوے

یہ اسلیئے تھا کہ اپنی روحانی طاقت جو معجزات دکھلانے اور منادی اور مباحثہ کرنے مین صرف ہوئی تھی خدا کے ملنے سے بحال کرے +

(۳۷) **سب تجھے ڈہونڈہتے ہین** - کل کی ساری بھیڑ اوس عجیب نیا مرشخص کو ڈہونڈہتی ہوئی لوٹ آئی لیکن شہرت سے خطرہ ہونے لگا - معجزہ جو اوسنے کیئے اسلیئے کیے کہ بغیر شہرت ہوئے لوگون پر روحانی تاثیر کرین جسطرح اوس آہستہ گرتی ہی اور حق کے پہچاننے کے لیئے لوگون کو طیار کرین مگر معجزون سے یہ ڈر ہونے لگا کہ لوگون مین شہرت پس مسیح آدمیون سے پھر کر خدا کی طرف متوجہ ہوا اور پہر اون آدمیون کو جو برکت سے آسودہ ہو چکے تھے چھوڑ کر اون کی طرف جو برکت کے بھوکہے تھے متوجہ ہوا -

(۴۵) **مشہور کیا** - اس سے کامل دانائی یسوع کی معلوم ہوتی ہی کہ اوسکیون اوس آدمی کو منع کیا کہ کسی سے کچہ نت کہنا بھیڑ اور ہنگامہ برپا ہوا لیکن یسوع کا مطلب تہا کہ بغیر شہرت کے روحانی تاثیر لوگون کو ملے +

دوسرا باب

اور کئی دن بعد وہ کفر ناحوم مین پہر آیا اور اسنا گیا کہ وہ گہر مین ہے (۲) تب فی الفور وہان اِتنے آدمی جمع ہوئے کہ دروازے کی دہلیز تک بہی اون کی سمائی نہ ہوئی اور اوسنے اونھین کلام کہہ سنایا (۳) اور ایک مفلوج کو چار آدمیون سے اوٹھوا کے اوس پاس لے آئے (۴) جب وے بھیڑ کے سبب اوسکے نزدیک نہ آسکے تو اونھون نے اوس چہت کو جہان وہ تھا کھولدیا اور جب کہود کے اوتار اتھا تو اوس کھٹولے کو جسپر

مفلوج لیٹا تھا لٹکا دیا (۵) یسوع نے اونکا اعتقاد دیکھکر اوس مفلوج کو کہا اے بیٹے تیرے گناہ معاف ہوئے (۶) پر بعضے فقیہ جو وہان بیٹھے تھے اپنے دلون مین خیال کرنے لگے کہ (۷) یہ کیون ایسا کفر بکتا ہے خدا کے سوا کون گناہ معاف کر سکتا ہے (۸) اور فی الفور یسوع نے اپنی روح سے معلوم کرکے کہ وے اپنے دلون مین ایسے خیال کرتے ہین اونہین کہا کہ تم کیون اپنے دلون مین ایسے خیال کرتے ہین یونانی مین نسخے مین آیا - متی ۹ - ۱ + لوق ۵ - ۱۸ + ۲ - آمی ۱۴ - ۴ + بس ۴۴ - ۲۵

متی ۹ - ۴ - آیت +

دوسرا باب

(۱) وہ کفرناحوم مین پھر آیا - وہ بسبب بھیڑ کے کفرناحوم سے چلا گیا تھا اور پھر جیسا کہ اس باب مین مذکور ہوا وہان پھر آیا -

(۸) اپنی روح سے معلوم کرکے - نہ روح القدس سے بلکہ "اپنی روح سے" معجزانہ طور پر دریافت کیا -

(۱۴) حلفا کے بیٹے لوی کو - متی کی انجیل سے جہان اسکا بیان ہے معلوم ہوتا ہے کہ لوی خود متی تھا - اگر حلفا جسکا بیان یہان ہے وہی حلفا ہے جسکا ذکر متی ۱۰ - ۳ مین ہے تو متی چچا زاد بھائی یسوع کا اور یعقوب کا سگا بھائی تھا - متی باب ۱۰ مین رسولون کا حال بیان ہے -

(۹) اوس مفلوج کو کیا کہنا آسان تر ہے یہ کہ تیرے گناہ معاف

ہوئے یا یہ کہ اوٹھہ اور اپنا کھٹولا لیچل (۱۰) لیکن تاکہ تم جانو کہ ابن آدم زمین پر گناہون کے معاف کرنے کا اختیار رکھتا ہے اوسنے اوس مفلوج کو کہا (۱۱) مین تجھے کہتا ہون اوٹھہ اور اپنا کھٹولا اوٹھاکے اپنے گھر کو جا (۱۲) اور وہ فی الفور اوٹھا اور اپنا کھٹولا اوٹھاکر اون سب کے سامنے نکل گیا اور سب دنگ ہوگئے اور خدا کی تعریف کرکے بولے کہ ہمنے اسطرح کا کبھی نہ دیکھا تھا (۱۳) اور وہ پھر باہر دریا کے کنارے گیا اور ساری بھیڑ اوس پاس آئی اوسنے اونھین تعلیم دی (۱۴) اور جاتے ہوئے حلفائی کے بیٹے لوی کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اوس سے کہا میرے پیچھے ہولے وہ اوٹھکر اوسکے پیچھے ہو لیا (۱۵) اور جب وہ اوسکے گھر مین کھانے بیٹھا تھا یون ہوا کہ بہت سے محصول لینیوالے اور گنہگار یسوع اور اوسکے شاگردون کے ساتھ بیٹھے کیونکہ وے بہت تھے اور اوسکے پیچھے ہو لیئے متی ۹-۵، متی ۹-۹، متی ۹-۱۴، لوقا ۵-۲۷، متی ۹-۱۰

(۱۵) اوسکے گھر مین۔ یعنی متی کے گھر مین۔ متی کی سرگذشت جسکا ذکر اوسکی انجیل کے دیباچہ مین ہے دیکھو۔

(۱۶) اور جب فقیہون اور فریسیون نے اوسے محصول لینیوالون

اور گنہگارون کے ساتھ کہاتے دیکہا تب اوسکے شاگردون سے کہا
یہ کیا ہے کہ وہ محصول لینیوالون اور گنہگارون کے ساتہ کہاتا پیتا ہی
(۱۷) یسوع نے سُنکر اونہین کہا اونکے لیئے جو تندرست ہین حکیم کچھ
ضرور نہین بلکہ اونکے لیئے جو بیمار ہین مین راستبازون کو نہین بلکہ
گنہگارون کو بُلانے آیا ہون کہ وے توبہ کرین (۱۸) اور یوحنّا اور
فریسیون کے شاگرد روزہ رکھتے تھے اونہون نے آکے اوس سے
کہا کہ یوحنّا اور فریسیون کے شاگرد کیون روزہ رکھتے ہین اور تیرے شاگرد
روزہ نہین رکھتے (۱۹) یسوع نے اونہین کہا کہ کیا براتی جبتک کہ دولہا
اونکے ساتہ ہے روزہ رکھ سکتے ہین وے جبتک کہ دولہا اونکے ساتہ ہی روزہ
رکھ نہین سکتے (۲۰) لیکن وے دن آوینگے جب دولہا اونسے جُدا کیا جائیگا
تب اونہین دنونمین وے روزہ رکھینگے (۲۱) کورے تہان کے ٹکڑے سے پُرانی
پوشاک مین کوئی پیوند نہین کرتا نہین تو وہ نیا ٹکڑا جو اُسمین لگایا ہے پُرانے کو
کھینچتا ہے اور وہ چیر بڑہ جاتی ہے (۲۲) اور نئی مے کو پُرانی
مشکون مین کوئی نہین بھرتا ہے نہین تو مشکین نئی مے سے پھٹ
جاتی ہین اور مے بہ جاتی ہے اور مشکین برباد ہوتی ہین بلکہ نئی مے کو

نئی مشکون مین رکہنا چاہیئے (۲۳) اور یون ہوا کہ وہ سبت کے دن کہیتون مین ہوکے جاتا تھا اور اوسکے شاگرد راہ مین چلتے ہوئے بالین توڑنے لگے (۲۴) اور فریسیون نے اوس سے کہا دیکھہ کس لیئے وے سبت کے دن وہ کام کرتے جو روا نہین ہے (۲۵) اوسنے اونہین کہا کیا تمنے کبہی نہین پڑہا کہ داؤد نے جب وہ اور اوسکے ساتہی محتاج اور بہوکھے تھے کیا کیا (۲۶) وہ کیونکر سردار کاہن ابیاتر کے وقت مین خدا کے گہر مین گیا اور نذر کی روٹیان جنکا کہانا کاہنون کے سوا کسیکو روا نہ تھا کہائین اور اپنے ساتھیون کو بہی دین

متی ۹-۱۲ اور ۱۳-۱۸-۱۱ + لوق ۵-۳۱ و ۳۲ + ۱۹-۱۰ + اتم ۱-۱۵ + متی ۹-۱۴ + لوق ۵-۳۳ + متی ۱۲-۱ + لوق ۶-۱ + استث ۲۳-۲۵ + اسم ۲۱-۶ + خر ۲۹-۳۲ و ۳۳ + احب ۲۴-۹ +

(۲۶) سردار کاہن ابیاتر کے وقت مین۔ اوس بیان سے جسکا حوالہ ۱ سم ۲۱-۱ مین ہے معلوم ہوتا ہے کہ اخیملک ابیاتر کا باپ سردار کاہن تہا جسنے داؤد کو نذر کی روٹی دی۔ اوسکا بیٹا ابیاتر اوسوقت مین کاہن تہا پہر سردار کاہن ہوا اور اوسکی شہرت داؤد کے وقت مین یہود کی تواریخ مین ہے پس اس شہرت کے سبب یسوع اس معاملہ کا جو کہ ابیاتر کی زندگی مین ہوا بیان کرتا ہے کہ گویا اس ہی سے ہوا۔ علاوہ اسکے اگرچہ اور کوئی ثبوت سوا اس جگہہ کے نہین ہے تاہم یہ ممکن ہے کہ ابیاتر اپنے باپ کے سات سردار کاہن ہوا ہو جسطرح کہ اوسکا باپ اپنے باپ زدوک کے سات سردار کاہن رہا۔

(۲۷) اوسنے اونہین کہا سبت کا دن انسان کے واسطے ہوا

نہ انسان سبت کے دن کے واسطے (۲۸) پس ابن آدم سبت کے دن کا بھی خداوند ہے۔ متی ۱۲-۸

(۲۷) انسان کے واسطے ہوا۔ پہلے آدمی پیدا ہوا اور پھر سبت کا دن اوسکی جسمانی و روحانی و عقلی اور دماغی بہتری کے لیئے بنایا گیا۔ وہ طریقہ سبت کے ماننے کا جس سے یہی فوائد نکلتے ہین سچا طریقہ ہے۔ ان فوائد کے لیئے جو کوئی سبت کا دن مانے تو وہ دن کیسی برکت کا باعث ہے۔ وہ جو اس دن کو نہین مانتا ہے اور اور دن کو بھی ایسی ہی تعلیم کرتا ہے وہ آدمی انسان کا دشمن ہے۔ پس ہمارے خداوند کا کتنا بڑا اصول سبت کے دن کی نسبت انسان کے حق مین ہے۔ یہ ان عجیب و غریب تعلیمات مین سے ہے جو انجیل مین انسان کی خیر خواہی کے لیئے پائی جاتی ہین۔ اگر "سبت کا دن انسان کے لیئے ہوا" تو یہ نہین کہ صرف یہودیون ہی کے لیئے ہو۔ یہ انسان کی ذاتی ضرورتون کے لیئے مقرر ہوا۔ پس یہ کل انسان کے لیئے ہے۔ اگر سبت کا دن انسانکے لیئے بنایا گیا ہے تو یہ نہین کہ صرف ایک زمانہ یا ایک پشت یا ایک عملداری کے لیئے ہو بلکہ انسان کے سارے زمانے اور ہر ایک عملداری کے لیئے ہے۔ پس سبت کا دن دوام کے لیئے ہے۔ اس نظر کر کچھ ضرور نہین چاہیے یہ وہی ہفتے کا دن ہو یا نہو اور کوئی دن ہو۔ دین عیسوی مین بھی حقیقی طور پر سبت کا دن مانا جاتا ہے مکاشفات ۱-۱۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ "خداوند کا دن" اس روز کے لیئے مقرر ہوا

تیسرا باب

وہ عبادتخانہ مین پھر داخل ہوا وہان ایک شخص تھا جسکا ایک ہاتھ سوکھہ گیا تھا (۲) اور وے اوسکی گھات مین لگے کہ اگر وہ اوسے سبت کے دن چنگا کرے تو اوسپر نالش کرین (۳) اوسنے اوس شخص کو جسکا ہاتھہ سوکھہ گیا تھا کہا کہ بیچ مین کھڑا ہو (۴) اور اوسنے

اونھین کہاکہ سبت کے دن نیکی کرنی روا ہے یا بدی کرنی جان بچانا یا جان سے مارنا وے چپ ہو رہے متی ۱۲-۹ + لوق ۶-۶ +

تیسرا باب

(۲) اوسکی گھات مین لگے۔ اونھون نے اپنی نگاہ اوسپر رکھی تاکہ کوئی بات پکڑین جسکو برے مقصد پر لوٹ دین۔ اسیطرحپر اِس زمانہ مین ہے کہ بعض لوگ جب وے مذہبی گفتگو پر آتے ہین ایسا کرتے ہین۔ اونکا یہ مطلب نہین کہ خدا کی مرضی جانچین بلکہ یہ دیکھتے رہتے ہین کہ اگر کوئی بات ملے تو اوسکو اولٹا کرین۔

(۳) کھڑا ہو۔ چونکہ وے یسوع کو دیکھتے رہتے تھے کہ کسی بات کو پکڑین اوسنے آنا تو اونپر ظاہر کیا کہ مین پوشیدہ ہونا نہین چاہتا ہون اور نہ جادو کا کام کرتا ہون۔

(۴) نیکی کرنا۔ جیسا کہ مین اِس آدمی کے ساتہ کرنا چاہتا ہون۔
یا بدی کرنا۔ جیسا کہ تم میرے ساتہ کرنا چاہتے ہو۔ اوسنے سوکھے ہوئے ہاتھہ کو چنگا کرنا چاہا بلکہ جان بچانا چاہا وے جان سے مار ڈالنے کی تاک مین تھے۔ وہ نیکی اور رحم کیطرف تھا اور وے لوگ اسکے برعکس تھے۔ ہمارے خداوند کا مقصد یہ تھا کہ اونپر ظاہر کرے کہ تمہاری کینے کے سبب سے حقیقت مین سبت کے توڑنیوالے تم ہی ہو۔
وے چپ ہو رہے۔ الزام کے سبب سے خاموشی اختیار کی تھی۔

(۵) تب اوسنے اونکی سخت دلی کے سبب غمگین ہو کے غصہ سے اون سبکی طرف دیکھا اور اوس شخص کو کہا کہ اپنا ہاتھہ بڑھا اوسنے بڑھایا اور اوسکا ہاتھہ جیسا دوسرا تھا ویسا چنگا ہو گیا (۶) تب فریسیون نے فی الفور باہر جاکے ہیرودیون کے ساتھہ اوسکی ضد مین مشورت کی کہ اوسے

کیونکہ قتل کریں (۷) اور یسوع اپنے شاگردون کے ساتہ دریا کی طرف
پہرا اور ایک بڑی بھیڑ جلیل اور یہوذیا (۸) اور یروشلم اور عدوم اور یردن
کے پار سے اوسکے پیچھے ہولی اور صور اور صیدا کے آس پاس سے
بہی ایک بڑی بھیڑ یہ خبر سُنکے کہ کیسے بڑے کام اوسنے کیئے اوس
پاس آئی (۹) اوسنے اپنے شاگردون کو کہا کہ بھیڑ کے سبب ایک
چھوٹی سی کشتی اوسکے لئے تیار کر رکہین کہ وے اوسے دبا نہ ڈالین

متی ۱۲-۱۶-۲۲ + متی ۱۲-۱۴ + لوق ۶-۱۰ + مرقس ۱-۲۳ و ۲۴ + لوق ۴-۴۱ +

اونکی سخت دلی - یہ اونکا مصمم ارادہ تہا کہ کسیطرح سے قائل نہ ہونگے اور نرمی سے نرم ہوگے -
غمگین ہوکے - اسطرح خدا کی روح ایسے لوگون سے رنجیدہ اور دق ہو جاتی ہے اور اونہین چھوڑ دیتی
ہے - افسوس اور ترس اونکی تباہی پر ہے تاہم وہ لوگ سزا اور تباہی کے لایق ہین -
غصہ سے اون سب کی طرف دیکہا - معجزہ کرنے سے پہلے وہ ورالہرا - وے چُپ چاپ اوسکے
سامنے حلقہ باندہکے کہڑے ہوگئے + اوسوقت وہ اونکا منصف تہا جیسا کہ قیامت کے دن بہی وہ سبہون کا ہوگا
بعض تعجب کرتے ہین کہ خداوند مسیح نے غصہ کیا لیکن شرارت پر واجبی غصہ کرنا بیجا نہین ہے "خدا صادق کا انصاف
کرتا ہے اور حق تعالی ہر روز بدکارون پر جہنجہلاتا ہے" زبور ۷-۱۱ + سب حاکم جب مسند پر بیٹہتے ہین
ایسا واجبی غصہ کرتے ہین - ہمارے خداوند نے ان کینہ ور آدمیون کو دیکہا کہ وے شیطان کا کام کرتے ہین اور اوسنے
دیکہا کہ یہ گنہگار سزا کے مستحق ہین +
اپنا ہاتہ بڑہا - جسمانی علاج جو ہمارے خداوند نے کیا اوس روحانی علاج کا ایک نشان ہے جسکو وہ روحانی
بیماری یعنی گناہ کے لیئے کرتا ہے - بگڑا ہوا انسان اپنی بُری خصلت کے سبب سے کمزور اور لاچار ہے - توبہی
جیسا کہ اِس آدمی کا سوکہا ہاتہ بڑہا اور اچہا ہوگیا اسیطرح کمزور اور بگڑا ہوا آدمی بالکل اچہا ہوجاتا ہے -

جیسا دوسرا تھا ویسا چنگا ہوگیا - لوگون نے اِس معجزے کا اِنکار نہین کیا مگر کہا کہ شیطان کی قوت سے ہوا ہے ٭

(۸) عدوم - یہ ملک فلسطین کے جنوب مین واقع ہے -

(۹) ایک چھوٹی کشتی - یعنی مچھلی کے شکار کھیلنے کی کشتی -

تیار کر رکھین - یہ کشتی اسلیئے تیار کروائی تھی کہ درصورت بھیڑ کی کثرت کے وہ اوسمین چلا جاوے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کام مین نہین آئی - اِس کشتی مین اور اوس مین جسکا ذکر باب ۴ اور پہلی آیت مین ہے کچھ مناسبت نہین معلوم ہوتی ہے -

دبا ڈالین - اوسکے چارونطرف اِس کثرت سے گھر نہ جائین کہ اوسکو تکلیف ہو جیسا اونہون نے پیشتر کیا تھا اور اوسکو بیابان مین جانا پڑا - ۱ - ۴۵ ٭

(۱۰) کیونکہ اوسنے بہتون کو چنگا کیا تھا یہانتک کہ وے جو سخت بیماریون مین گرفتار تھے اوسپر گرے پڑتے تھے کہ اوسے چھو لین (۱۱) اور ناپاک روحین جب اوسے دیکھتین اوسکے آگے گر پڑتی تھین اور چلا کے کہتین کہ تو خدا کا بیٹا ہے (۱۲) تب اوسنے اونہین بڑی تاکید کی کہ اوسے مشہور نہ کرین (۱۳) پھر ایک پہاڑ پر گیا اور جنکو آپ چاہتا تھا اونہین پاس بلایا اور وے اوس پاس آئے (۱۴) اور اوسنے بارہ کو مقرر کیا کہ وے اوسکے ساتھ رہین اور کہ وہ اونکو منادی کرنیکو بھیجے

متی ۴ - ۲۳ - مرقس ۱ - ۱ - متی ۱۲ - ۱۶ - مرقس ۱ - ۲۵ و ۳۴ - متی ۱۰ - ۱ - لوقا ۶ - ۱۲ - ۹ - ۱ ٭

(۱۱) تو خدا کا بیٹا ہے - پہلے باب کی ۲۴ - ۲۶ - آیت تک کی شرح دیکھو - ہمارے خداوند نے منظور نکیا

کہ شیطان اوسکی خبر دینے والا ہو۔ جو کوئی شیاطین کی سنیگا گمراہ ہو جائیگا۔ مسیح نے اونسے صرف اسقدر گواہی لی کہ معلوم ہو کہ وے موجود ہین پر وے اوسکے حکم سے دور ہوئے ◆

(۱۳) جسکو آپ چاہتا تھا اونہین پاس بُلایا۔ پہاڑ پر اوس گروہ مین سے جو اوسکے سامنے تہا جسکو وہ چاہتا تہا پسند کیا۔ اونہون نے اوسے نہین بلکہ اوسنے اونہین پسند کیا۔ اوسنے تمیز کے ساتھ اونکے دل کا حال اور چال و چلن جانکر چُن لیا ◆

(۱۴) اور اوسنے بارہ کو مقرر کیا۔ لوق ۶-۱۲-۱۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے پہاڑ پر منادی کرنے سے پہلے اپنے شاگردون کو چُنا اور مقرر کیا۔ کئی ایک کو اس سے پیشتر بُلایا۔ اوسکی کامل تیاری پنتیکست کے دن ہوئی ◆ اعم ۲ باب۔ شاگردونکی فہرست دیکھو آیت ۱۶-۱۹ ◆ متی ۱۰-۲-۴ ◆ لوق ۱-۱۴ و ۱۶ ◆

(۱۵) اور کہ وے سب بیماریون کو چنگا کرنے اور دیوؤن کو نکالنے کی قدرت رکھین (۱۶) یعنی شمعون کو جسکا نام پطرس رکھا (۱۷) اور زبدی کے بیٹے یعقوب کو اور یعقوب کے بھائی یوحنا کو جنھین بونرجس نام رکھا یعنی بنی رعد (۱۸) اور اندریاس اور فیلبوس اور برتھولما اور متی کو اور توما اور حلفا کے بیٹے یعقوب کو اور تہدی اور شمعون کنعانی کو۔ (۱۹) اور یہوداہ اسقریوطی کو جو اوسکا پکڑوانیوالا بھی تہا اور وے گھر مین آئے (۲۰) اور اتنے لوگ پھر جمع ہوئے کہ وے روٹی بھی نہ کھا سکے (۲۱) جب اوسکے ناتے دارون نے یہ سُنا تو وے اوسے پکڑنے کو نکلے کیونکہ اونھون نے کہا وہ بیخود ہے (۲۲) تب فقیہون نے

جو یروسلم سے آئے تھے کہا کہ بعلزبول اوسکے ساتھ ہے اور وہ دیوؤن کے سردار کی مدد سے دیوؤن کو نکالتا ہے[12] (۲۳) تب اوسنے اونہین پاس بلا کر تمثیلون مین کہا کیونکر ہو سکتا ہے کہ شیطان شیطان کو نکالے[13] (۲۴) اور اگر کسی بادشاہت مین پھوٹ پڑے تو وہ بادشاہت قائم رہ نہین سکتی۔ یوحنا ۱۰-۲۰+ یوحنا ۷-۲۰ + ۸-۴۸ و ۵۲ + ۱۰-۲۰ + متی ۹-۳۴ + ۱۰-۲۵ + لوقا ۱۱-۱۵ + یوحنا ۷-۲۰ + ۸-۴۸ و ۵۲ + ۱۰-۲۰ + متی ۱۲-۲۵+

(۱۶) شمعون کو جسکا نام پطرس رکھا۔ جسکے معنی چٹان ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرقس نے رسولون کے نام جوڑی جوڑی رکھے۔ متی ۱۰-۲ کی شرح دیکھو +

(۲۰) روٹی بھی نہ کھا سکے۔ باب ۱-۴۵ اور اس باب کی آیات ۷-۹ سے اور اور جگہون کے ملانے سے معلوم ہوگا کہ اوس وقت ہمارے خداوند کو بہت سی بھیڑ نے کیسے گھیر لیا۔ مرقس کی انجیل سے بہ نسبت اور انجیلون کے خوب معلوم ہوتا ہے کہ کیسے شوق ذوق سے لوگ مسیح کیطرف رجوع ہوتے تھے +

(۲۱) جب اوسکے ناتے دارون نے۔ ناصرت کے خراب لوگ ان معجزون کی خراب افواہین اڑاتے تھے۔ اغلب ہے کہ اون ناتہ دارون نے مسیح کے مجنون ہونے کی نسبت کچھ سنا +

یہ سُنا۔ یہ سُنا کہ بہت سی بھیڑ اوسکے پیچھے لگی آتی ہے اور بڑے معجزے ہوتے ہین۔

وے نکلے۔ وہ اپنے گھرون سے اوسکو خطرے سے بچانے کے لیئے نکلے کیونکہ بڑے کے سبب سے اونہین اندیشہ معلوم تہا +

پکڑو۔ یہ اونکے پکڑنے کا سبب تہا۔ وہ یہ سوچتے تھے کہ مسیح نہین جانتا ہے کہ مجھپر کیا خطرہ اس بھیڑ کے سبب سے آویگا جسکا مین بانی ہون۔ متی ۱۲-۲۳ سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ سوچنے لگے کہ مسیح داؤد کا بیٹا ہے اس سبب سے بغاوت کا اندیشہ تہا کیونکہ وے اوسکو بادشاہ بنانا چاہتے ایات ۲۲-۳۰ + متی ۱۲-۲۴-۳۲ سے ملاؤ۔

وہیبی صاحب لفظ "یجود" کا یون ترجمہ کرتے ہین کہ وہ بہیڑ کے دبانے سے "ناتوان" یعنی تہک گیا تہا ٭

(۲۴) وہ بادشاہت قائم نہین رہ سکتی ۔ شیطان اتنا بیوقوف نہ تہا کہ اپنی بادشاہت کو مسیح سے صلح کرکے خطرے مین ڈالتا کیونکہ مسیح شیطان کو لوگون سے نکالتا تہا ٭

(۲۵) اور اگر کسی گہرانے مین پہوٹ پڑے تو وہ گہرانا قائم رہ نہین سکتا (۲۶) اور اگر شیطان اپنا ہی مخالف ہو کے آپ سے پہوٹ کری تو وہ قائم رہ نہین سکتا بلکہ اوسکا آخر ہو جاویگا (۲۷) کسی زور آور کے گہر مین گہسکے اوسکے اسباب کو کوئی لوٹ نہین سکتا جبتک کہ وہ پہلے اوس زور آور کو نہ باندہے تب اوسکے گہر کو لوٹیگا (۲۸) مین تمسے سچ کہتا ہون کہ بنی آدم کے سب گناہ اور کفر جو وے بکتے ہین معاف کئے جائینگے (۲۹) لیکن وہ جو روح قدس کے حق مین کفر بکے اوسکی معافی ہرگز نہین ہوتی بلکہ وہ ہمیشہ کے عذاب کا سزاوار ہو چکا (۳۰) کیونکہ اونہون نے کہا تہا کہ اوسکے ساتہ ایک ناپاک روح ہے (۳۱) اوسوقت اوسکے بہائی اور اوسکی ما آئی اور باہر کہڑے رہکے اوسے بلوا بہیجا (۳۲) اور جماعت اوسکے آس پاس بیٹہی تہی اور اونہون نے اوس سے کہا کہ دیکہ تیری ما اور تیرے بہائی باہر

ستجھے طلب کرتے ہین (۳۳) اوسنے اونھین جوابدیا کون ہی میری ما یا میرے بہائی (۳۴) اور اونپر جو اوسکے آس پاس بیٹھے تھے نگاہ کرکے کہا دیکھو میری ما اور میرے بہائی (۳۵) اسلیئے کہ جو کوئی خدا کی مرضی پر چلتا ہے میرا بہائی اور میری بہن اور ما وہی ہے۔

یوحنا ۹-۳۴ ۔ ۳۴ متی ۱۲-۴۹ ۔ ۲ متی ۱۲-۴۶ لوقا ۱۳-۱۰ ۔ ۱ یوحنا ۵-۱۲ ۔ متی ۱۲-۴۶ ۔ لوقا ۸-۲۱

(۳۱) اوسوقت اوسکے بہائی اور اوسکی ما آئی۔ یعنی پکڑنے کو جیسا کہ ۲۱ آیت مین لکہا ہوا ہے لیکن جب وی ناصرت مین سے وہان پہونچے اونہون نے اوسکو ایسا گہرا پایا کہ وی اوس تک پہنچ نہ سکے۔ یہ تو صاف ظاہر ہے کہ مسیح کے بہائی اوسپر اعتبار نہین رکھتے تھے کہ نجات دینے والا یہی ہے مگر اسکا کوئی ثبوت نہین ہے کہ اوسکے معجزانہ طور پر پیٹ مین آنے یا اوسکی الوہیت پر کبہی کچھ شک کیا۔ پہلا معجزہ جو جلیل کے قانا مین ہوا اوسوقت مریم کا ایمان مسیح کی قدرت کی نسبت معلوم ہوا ٭

(۳۲) ستجھے طلب کرتے ہین۔ متی کے ۱۳-۵۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ناصرت کو چلا گیا۔ اغلب ہے کہ وہان کے لیجانے سے اوسکے رشتہ دارون کی یہ مراد تہی کہ وہ اپنے گہر مین ٹھہر جاوے۔ وہ ناصرت کو گیا مگر اوسکے جانے کا انجام اونکی امید سے مختلف ہوا۔ ناصرت والون نے اوس سے کہا کہ وہ معجزہ جو تُونے کفرناحوم مین کیا تھا یہان بہی کر ولیکن اون لوگون کی درخواست بیجا طور پر تہی کہ اوسنے اونکا کہنا نہ مانا ست ۱۳-۴۶-۵۰ کی شرح دیکھو

چوتھا باب

وہ پھر دریا کے کنارے پر تعلیم کرنے لگا اور ایک بڑی بھیڑ اوس پاس جمع ہوئی ایسی کہ وہ دریا مین ایک کشتی پر چڑھ بیٹھا اور ساری

بھیڑ خشکی مین دریا کے کنارے پر رہی (۲) تب اوس نے
اونھین تمثیلون مین بہت کچھ سکھلایا اور اپنی تعلیم مین اونسے
کہا (۳) سنو دیکھیئے ایک کسان بونے کو گیا (۴) اور بوتے وقت یون
ہوا کہ کچھ راہ کے کنارے گرا اور ہوا کے پرندے آکے اوسے چگ
گئے (۵) اور کچھ سنگین زمین پر گرا جہان اوسے بہت مٹی نہ ملی اور وہ
جلد اوگا کیونکہ اوسنے دلدار زمین نہ پائی (۶) اور جب سورج نکلا وہ
جل گیا اور جڑ نہ رکھنے کے سبب سوکھ گیا (۷) اور کچھ کانٹون مین گرا
اور کانٹون نے بڑہکے اوسے دبا دیا اور وہ پھل نہ لایا (۸) اور
کچھ اچھی زمین مین گرا وہ اوگا اور بڑھ کے پھلا بعضے تیس گنا
بعضے ساٹھ اور بعضے سو گنا (۹) پھر اوس نے اونھین کہا
کہ جس کو سننے کے کان ہون سُنے (۱۰) اور جب وہ اکیلا ہوا
اونھون نے جو اوسکے ساتھ تھے اون بارہ سے ملکے اوس سے
اوس تمثیل کے معنی پوچھے (۱۱) اوس نے اونھین کہا کہ خدا کی
بادشاہت کے بھید کو جاننا تمھین دیا گیا ہی پر اونکے لیئے جو باہر

ہین سب باتین تمثیلون مین ہوتی ہین (۱۲) تاکہ وے دیکہنے مین دیکہین
مگر بوجہین نہین اور کان سے سُنین پر سمجہین نہین نہ ہووے کہ وے
کبہی پہرین اور اونکے گناہ بخشے جائین (۱۳) پہر اوسنے اونہین کہا
کیا تم یہ تمثیل نہین سمجہتے تو سب تمثیلون کو کیونکر سمجہوگے۔ متی ۱۳-۱+لوق ۸-۴+
مرق ۲۴-۱+۳۰-یوحنا ۱۵-۵+فل ۱-۶+متی ۱۳-۱۰+لوق ۸-۹ وغیرہ اقر ۵-۱۲+قل ۴-۵+انس ۴-۱۲+اتم ۳-۷+
یس ۶-۹+متی ۱۳-۱۴+لوق ۸-۱۰+یوحنا ۱۲-۴۰+اعم ۲۸-۲۶+روم ۱۱-۸+

چوتھا باب

(۱) دریا مین ایک کشتی پر چڑہ بیٹھا۔ یہان خداوند مسیح نے اون تمثیلون کا بیان کیا جنکا ذکر متی کے ۱۳ وین باب مین ہی۔

(۳) ایک کسان بونے کو گیا۔ یہان کسان سے مراد منادی کرنے والا ہے اور کسان یعنی اصلی منادی کرنے والا خود خداوند مسیح تہا۔ اغلب ہے کہ ہمارے خداوند کو جب وہ جلیل مین منادی کرتا تہا طرح طرح کے سُننے والون سے سابقہ پڑا جنکا وہ اِس تمثیل مین بیان کرتا ہے۔

(۱۱) اونکے لیئے جو باہر ہین۔ قدیمی حکماکا "اندروالون" اور "باہر والون" کے درمیان تمیز کرنے کا دستور تہا۔ وہ لوگ اندر والے سمجہے جاتے تہے جو اونکی حکمت کے سُننے اور حاصل کرتے اور عالم ہو جاتے تہے اور باہر والون مین عوام الناس داخل تہے جو اوس حکمت کو نہین حاصل کرتے تہے۔ مذہب عیسوی مین باہر والے نہین ہین جو سیکہہ نہین سکتے کیونکہ انجیل حکمت کیطرح دقیق و مشکل نہین ہے بلکہ اوسمین وے لوگ ہین جو عقلمند ہونا نہین چاہتے۔ انجیل کی تعلیم اتنی سہل ہے کہ بچہ بہی سمجہ سکتا ہے اور انجیل تمام اور علمون سے انسان کو زیادہ عقلمند کرسکتی ہے۔

(۱۲) تاکہ۔ اکثر عالم لوگ اِس لفظ کے معنی "ایساکہ" سمجہتے ہین اور بعض لوگ اسکا ترجمہ کرتے "اسلیئے کہ" بجاے

معنی سے معلوم ہوتا ہے کہ تمثیلون کے بیان کرنے سے یہ نتیجہ یعنی کہ سننے والے نہ سمجھے وغیرہ نکلا لیکن یہ نہیں کہ وہ خدا کی طرف سے ہوا۔ دوسرے معنی سے مراد ہی کہ تمثیلین اِس ارادے اور مقصد سے کہی گئین کہ یہ نتیجہ نکلے۔ دوسرے معنی رائج عام ہین۔ جس یونانی لفظ سے لفظ "تاکہ" ترجمہ کیا گیا اوس سے اگرچہ یہ ضرور نہین کہ فقط یہی معنی سمجھے جاتے ہون لیکن اوسکے عام معنی یہی ہین۔ اِس لفظ سے مراد بیان یہ ہے کہ تمثیلین اِس مقصد سے کہی گئین کہ جو نہین جاننا چاہتے وہ نہ جانین یہ نہین کہ خدا کا یہ مقصود تھا کہ وے لوگ حقیقت مین ناواقف رہین بلکہ یہ کہ جو بیوقوف ہے اور سمجھنا نہین چاہتا ہے سو بیوقوف رہے اور قصور اوسی کا ہو۔ متی ۱۳-۱۳- کی شرح لغور دیکھو۔

بوجھے نہین" اور "سمجھے نہین" سے یہ مراد ہے کہ قصداً نہ جاننا۔ یہ ایسے آدمی نہین کہ سمجھ نہ سکتے ہون بلکہ جان بوجھ کر نہین سمجھتے۔

نہ ہووے ۔ یہ لفظ "نہ ہووے" کا اونکے نہ جاننے پر موقوف ہے۔ وے نہین جانتے اسلیے کہ "نہ ہووے" کہ وے پھر جاوین کبھی کبھی سخت گنہگار ڈرتے ہین کہ ہم پھر جاوینگے۔ وے ڈرتے ہین کہ حق ہمپہ ایسا غالب آویگا کہ ہمکو قبول کرنا پڑیگا۔ مسیح نے اون کو تمثیلون سے سمجھایا تاکہ وے حق کو جان بوجھکر رد نہ کرین اور اگر حق کو سمجھنا نہین چاہتے تھے نہ سمجھے۔ جاننے والے جانتے تھے۔

اور اونکے گناہ بخشے جاوین ایسے آدمی کیسے بیوقوف ہین جو راہِ راست کیطرف پھرنے سے ڈرتے ہین کیونکہ اونکے لیے صرف یہی بُرائی ہوسکتی ہے کہ اونکے گناہ معاف ہوجاوینگے اور وے چنگے ہوجائین گے۔

(۱۳) **سب تمثیلین** ۔ جنمین سے یہ پہلی تمثیل ہے اور گویا سب تمثیلون کے واسطے بڑی مفتاح یہی ہے

---

(۱۴) کسان کلام بوتا ہے (۱۵) اور وہ جو اوس راہ کے کنارے پڑا جہان کلام بویا جاتا ہے وے ہین کہ جب اونھون نے سُنا تو شیطان فی الفور آکے اوس کلام کو جو اونکے دلون مین بویا گیا تھا لیجاتا ہے (۱۶) اور اوسیطرح جو سنگین زمین مین بویا گیا وے ہین جو کلام کو سُنکے فی الفور خوشی سے قبول کر لیتے ہین (۱۷) اور

آپ مین جڑ نہین رکھتے بلکہ تھوڑی مُدّت کے ہین آخر جب اوس کلام کے واسطے تکلیف پاتے یا ستائے جاتے تو جلد ٹھوکر کھاتے ہین (۱۸) اور جو کانٹون کے درمیان بویا گیا وے ہین جو کلام سُنتے ہین (۱۹) اور دنیا کی فکرین اور دولت کی دغابازی اور اور چیزونکا لالچ داخل ہوکے کلام کو دبا دیتے ہین اور وہ بے پھل ہوتا ہے (۲۰) اور جو اچھی زمین مین بویا گیا وے ہین جو کلام کو سُنتے ہین اور قبول کرکے پھل لاتے ہین بعضے تیس گُنا بعضے ساٹھہ اور بعضے سو گُنا (۲۱) اور اوسنے اونھین کہا کیا چراغ اسلیئے ہے کہ پیمانہ یا پلنگ کے تلے رکھین اور چراغدان پر نہ رکھین (۲۲) کوئی چیز پوشیدہ نہین جو ظاہر نہ کیجاوے اور نہ چھپی ہے مگر اسلیئے کہ ظہور مین آوے (۲۳) جسکو سُننے کے کان ہون سُنے

متی ۱۳-۱۹ + اتم ۶-۹ و ۱۷ + متی ۵-۱۵ + لوق ۸-۱۶ + ۱۱-۳۳ + متی ۱۰-۲۶ + لوق ۱۲-۱۲ + متی ۱۱-۱۵ + ۹-آیا -

(۱۵) شیطان فی الفور آکے جسکا نشان پرند ہین۔ کتنی آسانی سے اچھی تعلیم کا بیج جاتا رہتا ہے مثلاً پیر کے دن لوگ اتوار کے وعظ بھولجاتے ہین پرندون نے آکے گویا اوسے چُگ لیا۔

(۲۴) پھر اوسنے اونھین کہا کہ غور کرو کہ تم کیا سُنتے ہو جس پیمانے سے تم ناپتے ہو اوسی سے تمھارے لیئے ناپا جائیگا اور تمھین جو سُنتے ہو زیادہ دیا جائیگا (۲۵) اسلیئے کہ جسکے پاس کچھہ ہے اوسے دیا جائیگا اور جسکے پاس کچھہ

نہین اوس سے وہ بہی جو اوسکے پاس ہے لے لیا جائیگا (۲۶) اور
اوسنے کہا خدا کی بادشاہت ایسی ہے جیسا ایک شخص جو زمین مین بیج
بووے (۲۷) اور رات و دن وہ سووے اوٹھے اور وہ بیج اسطرح
اوگے اور بڑہے کہ وہ نہ جانے (۲۸) اسلیئے کہ زمین آپ سے آپ
پہل لاتی ہے پہلے سبزی پہر بال بعد اوسکے بال مین تیار دانے۔
(۲۹) اور جب دانہ پک چکا تو وہ فی الفور ہنسوا بہجواتا ہے کیونکہ کاٹنے کا
وقت پہونچا ہے (۳۰) پہر اوسنے کہا کہ ہم خدا کی بادشاہت کو کس سے
نسبت کرین اور اوسکے لیئے کونسی مثال لاوین (۳۱) وہ خردل کے
دانہ کی مانند ہے کہ جب زمین مین بویا جاتا ہے زمین کے سب بیجون سے
چہوٹا ہے (۳۲) پر جب بویا گیا تو اوگتا ہے اور سب ترکاریون سے
بڑہجاتا اور بڑی ڈالیان نکالتا یہان تک کہ ہوا کے پرندے اوسکے
سایہ مین بسیرا کر سکتے ہین (۳۳) اور وہ اونسے ایسی بہتیری تمثیلون
مین اونکی سمجہ کے موافق کلام کہتا تہا (۳۴) اور بے تمثیل اون سے
باتین نہ کرتا لیکن خلوت مین اپنے شاگردون کو سب باتون کے
معنی تبلاتا تہا (۳۵) اوسیدن جب شام ہوئی اوسنے اونہین کہا

کہ آؤ ہم پار جاوین (۳۶) اور وے اوس جماعت کو رخصت کرکے اوسے جسطرح وسے کہ کشتی پر تہا لیچلے اور اوسکے ساتہ اور بھی چہوٹی کشتیان تہین متی ۸-۲۳ + لوق ۸-۲۲ + متی ۱۴-۲۲ + متی ۱۴-۱۵ + متی ۱۳-۲۴ + متی ۱۳-۱۹-۲۶ + ۱۸-۱۹ + لوق ۸-۲۹ + ۲۵-۲۹ + ۱۲-۱۳ + متی ۱۳-۳۸-۶ + لوق ۲-۷ + متی ۱۳-۱۸ + اعم ۲-۴۱ + ۴-۴ + ۱۴-۵ + ۱۹-۲۰ + متی ۱۳-۳۴ + یوح ۱۵-۱۲ + متی ۸-۱۸ + ۲۳ + لوق ۸-۲۲ +

(۲۴) اوسی سے تمہارے لیئے ناپا جایگا - یعنی جتنی سرگرمی و دل سے ہمکلام کو سُنتے ہین اوتنا خدا ہمارے لیئے فائدہ بخشتا ہے - بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ وعظ اچھا ہو - بیشک یہ ضرور ہے مگر یہ بھی ضرور ہے کہ اوسکا سُننا بھی اچھا ہو - اگر کوئی وعظ بہت عمدہ نہو لیکن ہم اوسکو بگوش دل سُنین تو اوس وعظ سے جو فصاحت و بلاغت سے کیا گیا ہو مگر اچھی طرح نہ سُنا گیا ہو بہتر ہے +

(۲۶-۲۹) یہان مرقس نے عمدہ تشبیہ ہمارے خداوند کی جو اور کسی انجیل نویس نے نہ لکھی تحریر کی ہے اوس تشبیہ کو اوس سے نسبت دیتا ہے کہ جسطرح بیج اوگتا اور بڑہتا اور پہل ہوجاتا ہے اوسیطرح دلمین بات اوگتی ہے -

(۲۷) اور رات و دن وہ سووے اوٹھے - یعنی جو رات کو سووے اور دن کو اوٹھے - وہ نہین جانتا کسطرح دانہ اوگتا ہے - وہ یہ جانتا ہے کہ مین کسطرح بوؤن لیکن اوسکو یہ نہین معلوم کہ کسطرح وہ اوگتا ہے - جب وہ سوتا بھی ہوتا ہے تو پودہا اوگتا رہتا ہے لیکن اگر وہ جاگتا بھی ہو اور خلقت کا قدرتی کام اوسکے سامنے ہوتا رہتا ہے تب بھی اوسکو نہین معلوم کہ کام کیسے ہوا -

(۳۷) تب بڑی آندہی چلی اور لہرین کشتی پر یہان تک لگین کہ وہ پانی سے بہر چلی تہین (۳۸) اور وہ پتوار کیطرف سر تلے تکیہ رکھکے سو رہا تہا تب اونھون نے اوسے جگاکے کہا ای اوستاد تجہے فکر نہین کہ ہم سب ہلاک ہوتے ہین (۳۹) تب اوسنے اوٹھکے ہوا کو

ڈانٹا اور دریا کو کہا ٹھہر جا تھم رہ تو ہوا ٹھہر گئی اور بڑا نیوا ہو گیا (۴۰) تب پھر اونھین کہا تم کیون ایسے خوفناک ہوئے اور کا ہیکو اعتقاد نہین رکھتے (۴۱) وے نہایت ڈرے اور آپسمین کہنے لگے یہ کسطرحکا ہے کہ ہوا اور دریا بہی اوسکے فرمانبردار ہین۔

(۳۷) تب بڑی آندہی چلی۔ بعض معترض یہ کہتے ہین کہ متی کی انجیل مین اس طوفان کا بیان بعد بیان وعظ پہاڑ کے آیا ہے لیکن اس جگہہ ایسا نہین ہے۔ اس قسم کے اعتراضات کے جواب مین متی ۹-۲۳ کی شرح دیکھو ٭

پانچوان باب

اور وے دریا کے پار گدرینیون کے ملک مین پہونچے (۲) اور جون وہ کشتی سے اوترا وونھین ایک آدمی جسمین ایک ناپاک روح تہی قبرون سے نکلتے ہوئے اوسے ملا ۔متی ۸-۲۸٭لوق ۸-۲۶٭

پانچوان باب

(۱) اور وے دریا کے پار گدرینیون کے ملک مین پہونچے۔ یعنی شرقی کنارے گنیسرت کی جہیل سے اوترکر پہونچے۔

گدرینیون کا ملک۔ انجیل نویس یہ نہین لکہتا ہے کہ دیوانون اور سورون کا معجزہ گدرینیا مین ہوا

بلکہ اوس مُلک یا اوس شہر کے علاقہ مین ہوا۔

(۲) ایک آدمی جسمین ناپاک روح تہی۔ انجیلون کے درمیان اس مقام پر فقط عدد کا فرق پایا جاتا ہے اسطرحپر کہ متی نے دو کا اور اون نے صرف ایک کا ذکر کیا ہے۔ اس سے کچہ خلاف نہین لازم آتا ہے مگر یان اختلاف یعنی فرق ہوا۔ جسنے دو کا ذکر کیا ہے ضرور اوس دو مین وہ ایک بہی داخل ہوگا اور جسنے فقط ایک ہی کا بیان کیا ہے اوسنے دوسرے کا کچہ انکار نہین کیا۔ لوقا اور مرقس نے البتہ فقط اوسی ایک کا ذکر کیا ہے جو قوی تر اور مشہور تہا اور دوسرے کو چہوڑ دیا ہے کچہ ذکر نہین کیا لیکن متی نے اوس دوسرے کا بہی ذکر کر دیا پس اس سے کچہ خلاف نہ لازم آیا۔

(۳) وہ قبرون کے درمیان رہا کرتا تہا اور کوئی اوسے زنجیرون سے بہی جکڑ نہ سکتا تہا (۴) کہ وہ بار بار بیڑیون اور زنجیرون سے جکڑا گیا تہا اور اوسنے زنجیرون کو توڑا اور بیڑیون کے ٹکڑے ٹکڑے کیئے اور کوئی اوسے تابع مین نہ لا سکا (۵) وہ ہمیشہ رات دن پہاڑون اور قبرون کے بیچ چلایا کرتا اور اپنے تئین پتہرون سے کاٹتا تہا (۶) پر جون اوسنے یسوع کو دور سے دیکہا دوڑا اور اوسے سجدہ کیا (۷) اور بڑی آواز سے چلا کے کہا اے خدا تعالیٰ کے بیٹے یسوع مجہے تجہسے کیا کام تجہے خدا کی قسم دیتا ہون مجہے نہ ستا (۸) کیونکہ اوسنے اوسے کہا تہا کہ ای ناپاک روح اوس آدمی مین سے نکل آ۔

(۳) وہ قبرون کے درمیان رہا کرتا تہا۔ مرقس طول طویل بیان اس دیوانے کے

زور شور کی نسبت لکھتا ہے۔ اکثر پاگل آدمی ایسی خوفناک جگہون مین رہنا پسند کرتے ہین یہودیون کے مقبرے بڑے تہے اور مردون کی ہڈیون کی غلاظت سے بہرے ہوئے تہے۔ اِس ویرانے ملک کے اِردگرد وطبریاس کے مشرقی کنارے کی طرف جہان لوگ کم تربیت یافتہ تھے اکثر ویرانے میدان پائے جاتے تھے۔

(۶) یسوع کو دور سے دیکہا دوڑا۔ ایک مسافر اوس ملک کا ایسی ہی ایک واردات جولنبان پہاڑ کے پاس ہوئی بیان کرتا ہے کہ "سنسان رات مین خوفناک چلّانے سے تہلکا پڑ گیا۔ مجھکو معلوم ہوا کہ وہ آواز ایک ننگے دیوانے کی ہے اور وہ دیوانہ کی ایک جنگلی کتّون سے ایک ہڈی کیلئے لڑتا تہا۔ جبھی کہ اوسنے مجھکو دیکھا اور کتّون کا ساتہ چھوڑکر لمبی ڈگون سے بڑہکر میرے گھوڑے کی لگام پکڑلی اور قریب تھا کہ اوسکو کنڈھے مین گرادے" اوسکو سجدہ کیا۔ اوس بدروح نے ہمارے خداوند کے اعلیٰ رتبے کو پہچان لیا اور اوسکی تعظیم کی۔

(۷) مجھے نہ ستا۔ متی کی انجیل مین لکہا ہے کہ وہ بدروحین چلّاتی تہین کہ "کیا تو ہمین یہان وقت سے پہلے ستانے کو آیا ہے۔"

اِس سے ہم اون دیون کا حال دریافت کرسکتے ہین کہ کس طور پہ کاربند ہوتے تھے ۱۔ دیو آدمی کے اعضا ایسے قابو مین کرلیتا تھا کہ اون مین بولتا تھا اور اسیطرح وہ اور لوگون سے مخاطب ہوتا تہا۔ ۲۔ ان بُری روحون کی ظاہرا یہ خواہش ہوتی تہی کہ انسان مین آوین شاید اسیطرح پھر اون کو کم تکلیف ہوتی تہی اور اسطرح پھر زیادہ تکلیف ہوتی تہی۔ ۳۔ یہ ناپاک روحین اپنی ناپاک جگہہ یعنے جہنم مین نکالدیئے جانے سے ڈرتی تہین کیونکہ وہان وے تاریکی کی زنجیرون مین جکڑی جائینگی اور قیامت کے دن سے جو آنے کو ہے ڈرتی رہین گی یہوداہ کا خط ۶۔ آیت ۲ پطر ۲۔ ۴۔ اسلیئے وے ڈرتی تہین کہ مسیح اونکو وقت سے پہلے ستاویگا۔ متی ۸۔ ۲۹۔

(۸) کیونکہ اوسنے اوسے کہا تہا۔ یعنی ہمارے خداوند نے کہا۔ دیو کو خداوند نے پہلے پہل یہ حکم کیا کہ اِس آدمی سے نکلجا اِس سبب سے وہ خوف مین ہو کر چلّایا۔

ناپاک روح۔ شاید بعض روحین خصوصًا ناپاک اور کینہ ور ہوتی ہین اور بعض زیادہ نقصانی ہوتی ہین

(۹) پھر اوسنے اوس سے پوچھا تیرا کیا نام ہے تب اوس نے جواب دیا کہ میرا نام تمن ہے اسلیئے کہ ہم بہت ہین (۱۰) پھر اوسنے

اوسکی بہت مِنَّت کی کہ ہمین اِس سرزمین سے مَت نکال (۱۱) اور وہان پہاڑ کے نزدیک سؤرون کا ایک بڑا غول چرتا تھا (۱۲) سو سب دیوؤن نے اوسکی مِنَّت کرکے کہا کہ ہمکو اون سورون کے درمیان بھیج تاکہ ہم اونمین بیٹھین (۱۳) یسوع نے فی الفور اونھین اجازت دی اور وے ناپاک روحین نِکل کے سورون مین پَیٹھ گئین اور وہ غول کرارے پر سے دریا مین کودا اور وے قریب دو ہزار کے تھے جو دریا مین ڈوب کے مرگئے۔

(۹) **پوچھا تیرا کیا نام** - یعنی مسیح نے اوس آدمی سے اوسکا نام پوچھا دیو سے نہین اسلیے کہ وہ اپنے آپ کو پہچانے اور معلوم کرے کہ مین آپے مین ہون۔

میرا نام تمن ہے - دیو نے گویا آدمی کی زبان ایسی قابو مین کرلی تھی کہ اپنا نام بتلاکر سوال کا جواب خود ہی دیتا تھا "تمن" رومی فوج مین ایک دستہ ہوا کرتا تھا جسمین خفیہ ہزار آدمی ہوتے تھے۔ اغلب ہے کہ دیو نے اپنے کو اتنون کا سردار قرار دیکر یہ نام "تمن" رکھہ لیا۔ تالمود سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نام "تمن" یہودیون مین اِسہ سالار کے لیئے تھا۔ اِس سے حقیقت مین یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ فرشتون یا دیون کے نام نادیدنی دنیا مین وہی ہین جنسے لوگ اونکو اِس دنیا مین پکارتے۔ چنانچہ اِسی جہت سے وہی دیو جسکا نام یونانیون مین اپالوس ہے عبرانیون مین بلی ایل اور کنعانیون مین بعلزبول ہے - یہ ایک ہی دیو ہے۔

(۱۰) **اوسنے اوسکی بہت مِنَّت کی** - یعنی دیوؤن نے خداوند مسیح کی منت کی - وہ اپنے مالک کو جانتا تھا یہ دیو کی التجا تھی اور مسیح نے اوسکی التجا کو قبول کیا اوسنے یہ درخواست نہ کی کہ میری شیطانی عادت بدلجاوے اوسنے صرف شیطانی عادت کے موافق درخواست کی - لوقا کے ۸ باب کی ۳۱ آیت مین لکھا ہے "اونھون نے اوسکی مِنَّت کی کہ ہمین اتھاہ گڑھے مین جانے کا حکم نہ کر" یعنی اتھاہ کوئین مین - مکـ ۲۰ - ۳ - دیکھو -

ہمین اِس سرزمین سے مت نکال۔ ہمارے خداوند نے دیوؤن کو اوس آدمی سے نکالدیا اور اونکو راہ نہ بتلائی کہ کہان جاوین۔ جو لوگ مسیح پر اِس اجازت دینے کا الزام لگاتے ہین اونکو اسٹیر صاحب خوب جواب دیتے ہین اول کہ "اسپر اعتراض کرنا چاہیئے کہ دیو آدمیون مین کیون پیٹھنے پایا۔ سورون مین پیٹھنے کا کم اعتراض ہوسکتا ہے" علاوہ اسکے ہم پوچھتے ہین کہ خدا نے بڑے آدمیون کو اِس دنیا مین جو نہایت ظلم اور خونریزی کرتے ہین حکومت کرنے کے لئے اجازت کیون دی ہے✤

(۱۲) **ہمکو سورون کے درمیان بھیج**۔ اِس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہین کہ ۱۔ دیو انسان مین سے نکلکر جانورون مین رہنا پسند کرتے تھے (۲) اوس زمانے مین اون ناپاک روحون کے لیئے جانورون مین جانا اور خاصکر ایسے غلیظ جانورون مین جانا ممکن تھا۔

(۱۳) **اونھین اجازت دی**۔ جیساکہ اوپر بیان ہوا جب ہی کہ وے آدمیون سے دور ہوئین مسیح نے اونکو کوئی راہ نہ بتلائی اگر وے اپنے ہمجنس دیون کی مانند ادر جگہہ جاسکین توجاوین یہ خداوند مسیح کا کام تہا اونکو رخصت کرنا یہی اوسکا کام تھا۔ کہین کیون نہ جاوین یہ بہتر تھا کہ آدمیون مین سے نکلجاوین۔ کیونکہ بہتون نے خداوند مسیح کو تہمت لگائی کہ اونکو سورون مین بھیجنے سے نقصان کیا یعنی جان و مال دونون برباد ہوئے اسلیئے ہم یہ کہتے ہین کہ جو کچہ ہمارے خداوند کو کرنا تھا وہ یہی تھا کہ اونکو آدمیون سے نکال دیوے۔ اونھون نے جو کچھ کیا آپ نقصان کیا وے ہی اوسکے جواب دہ ہین۔

غول کرارے پر سے دریا مین کودا۔ وہ سور دریا مین گر پڑے اور ناپاک روحین اپنی ہی جگہہ کو چلی گئین یہ اچہا طریقہ اونکو انسان مین سے نکالکر دوزخ مین بہیجنے کا تہا۔ اور وہ لوگ جو ناحق بیوقوفی سے نکتہ چینی کرتے ہین کہ بیان جو ہمارے خداوند نے سورون کے گلّے کو برباد کیا اونکے لیئے دوسرا کافی جواب یہ ہے کہ وہ بدروحین اسطرح جہنم کو گئین۔ خداوند یقیناً ناپاک روحون کے اِس کام کا جواب دہ نہین ہے کہ اونہون نے سورون کو برباد کیا✤

(۱۴) اور وے جو سورون کو چراتے تھے بھاگے اور شہر اور دیہات مین خبر پہونچائی تدوے اوس ماجرے کو دیکھنے کو نکلے (۱۵) اور یسوع پاس آئے اور اوس دیوانے کو جسمین دیوؤن کا تمن تھا بیٹھے اور

اور کپڑے پہنے اور ہوشیار دیکھا اور ڈر گئے (۱۶) اور جنھون نے یہ دیکھا تھا اُس دیوانے کا سارا احوال اور سورون کا تمام ماجرا اون سے بیان کیا (۱۷) تب وے اوسکی منّت کرنے لگے کہ اونکی سرحد سے نکلجائے (۱۸) جون وہ کشتی پر آیا اوسنے جسمین دیو تھا اوس سے منّت کی کہ اوسکے ساتھ رہے متی ۸-۳۴+ ۳ اعم ۱۶- ۳۹+ لوقا ۸- ۳۸+

(۱۵) **اور ہوشیار دیکھا** - یہ کیسا نشان رحمت کا تہا - اوسکا جنون جاتا رہا جب دیوؤن کے پنجہ سے اوسنے رہائی پائی - اوسکو کپڑے پہنائے گئے اور پہر اوسکی بیچین روح کو چین ہوگیا اور اب لوگ مسیح کو جو اوسپر مہربان تہا ملک سے نکالے دیتے ہین —

(۱۶) **اور سورون کا تمام ماجرا اونسے بیان کیا** - ہمارے خداوند نے آدمی کو بچایا اور ناپاک روحون نے سورون کو ہلاک کیا - گدرینی والے رحمت کی ناشکری کرتے ہین اور ہمارے خداوند کو سورون کے نقصان کا جوابدہ ٹہراتے ہین +

(۱۷) **تب وے اوسکی منّت کرنے لگے کہ اونکی سرحد سے نکلجائے** - اونہون نے آدمی کی نجات کو اپنے سورون کے نقصان کے سامنے کچہ حقیقت نہ سمجھا - وہ جسنے ناپاک روحون کو نکالدیا آپ ہی اوس ملک سے نکالدیا گیا - اسی طرح آدمی بیماری کو گلے لگاتے ہین اور حکیم سے نفرت کرتے ہین +

وے منّت کرنے لگے - یہان پر مختلف طور پر دعائین ہین - ناپاک روحون نے التجا کی سو اون کی التجا منظور ہوئی اور وے تباہ ہوئین - گدرینیون نے دعا کی اور اونکی دعا بھی اونکی مرضی کے موافق قبول ہوئی - کیونکہ خداوند مسیح اونسے رخصت ہوا - جس آدمی نے رہائی پائی تہی یہ التجا کی تہی کہ مین مسیح کے ساتہ رہون اوسکی نہ سنی گئی اوسکے لیئے بہتر بات یہ ٹہری کہ اپنے گہر جاوے اور مسیح کی گواہی دیوے اور اپنے گہر کا کام اچھی طرح کرے تاکہ آخرکار وہ خداوند مسیح کے ساتہ ہمیشہ کو رہے

(۱۸) اوس سے منت کی کہ اوسکے ساتھہ رہے - اب اِس شکرگذار آدمی کا حال پہلے کی نسبت کسقدر بدلا ہوا ہے ✦

(۱۹) لیکن یسوع نے اوسے اجازت نہ دی بلکہ اوس سے کہا کہ اپنے گھر جا اپنے لوگون پاس اور اونھین خبر دے کہ خداوند نے تجھپر رحم کرکے تجھسے کیا کام کیا (۲۰) تب وہ گیا اور دکاپولس کے ملک مین اون کامون کی جتنے یسوع نے اوسکے لیئے کیئے تھے منادی کرنے لگا اور سبھون نے تعجب کیا (۲۱) اور جب یسوع کشتی پر پھر پار آیا بڑی بھیڑ اوس پاس جمع ہوی اور وہ دریا کے نزدیک تھا (۲۲) اور دیکھو کہ عبادتخانے کے سردارون مین سے ایک شخص جسکا نام جایرس تھا آیا اور اوسے دیکھکر اوسکے قدمون پر گرا (۲۳) اور یہ کہکے کہ میری چھوٹی بیٹی مرنے پر ہے اوسکی بہت منت کی کہ وہ آوے اور اپنے ہاتھہ اوسپر رکھے کہ وہ چنگی ہو تو وہ جیئے گی (۲۴) تب وہ اوسکے ساتھ گیا اور بڑی بھیڑ اوسکے پیچھے چلی اور اوسے دبالیا (۲۵) اور ایک عورت جسکا بارہ برس سے لہو جاری تھا (۲۶) جسنے بہت سے حکیمون کی دوائین کہائین تھین اور اپنا سب مال خرچ کرکے

کچھہ فائدہ نہ پایا تھا بلکہ اوسکی بیماری اور بہی بڑہ گئی تہی (۲۷) یسوع کی خبر سُنکے اوس بھیڑ مین اوسکے پیچھے سے آئی اور اوسکے کپڑے کو چھو لیا (۲۸) کیونکہ اوسنے کہا کہ اگر مین صرف اوسکے کپڑے کو چھُو لون تو چنگی ہو جاؤنگی۔ (۲۹) اور فی الفور اوسکے لہو کا سوتا بند ہوا اور اوسنے اپنے بدن کے احوال سے جانا کہ مین اوس آفت سے چنگی ہوئی۔ متی ۹-۱ + لوق ۸-۴۰ + متی ۹-۱۹ + لوق ۸-۴۱ + احب ۱۵-۲۵ + متی ۹-۲۰

(۱۹) **اپنے گھر جا** - یہان جو ہمارے خداوند نے منع نہین کیا کہ میرے معجزے کی شہرت نہ پہیلا اسکا سبب یہ ہے کہ اور جگہون مین معجزون کی افواہ سے خداوند مسیح پر بہت سی بھیڑ ہو جاتی اور یہان وہ اندیشہ نہ تہا (متی ۸-۴ آیت دیکھو) کیونکہ وہ اوس ملک سے رخصت ہونے کو تہا - علاوہ اسکے وے آدمی جنکے سوُرون کا نقصان ہوا بڑی خبر پہیلا سکتے تہے اسی سبب سے اوسنے چاہا کہ وہ آدمی میرے ساتہ نجاوے بلکہ وہ اپنے گھر پر رہے اور میری رحمت کے معجزے کو ظاہر کرے پس گہر دوگنا مبارک ہوگا - اول تو مالک اپنے گھر پر پہونچیگا دوسری یہ کہ خدا سے اوسکو بڑی رحمت ملی - کیا ہی خوب اوس بیچارے آدمی کی شکرگذاری تہی - وہ ہمیشہ کے لیے اپنے مہربان کے ساتہ رہنا چاہتا تہا ✚

(۲۲) **ایک شخص جسکا نام جیرس تھا** - جیرس کی لڑکی کا جی اوٹھنا تینون انجیلون مین اوس بیمار عورت کے چنگے ہونے کے ساتہ ساتہ لکہا ہے -

(۲۳) **مرنے پر ہے** - اور یہی کہا ہوگا جسطرح متی اوسکی خبر لکہتا ہے "ابتک مرُوہ ہے" اغلب ہے کہ اوس لڑکی کی نسبت مطلق نا امیدی تہی ✚

(۲۵) **ایک عورت** - اوسنے اوسکو روک لیا جبکہ وہ جیرس کے گہر کو چلا جاتا تہا اور بھیڑ اوسکے پیچھے ہوئی - جو اعتراض اس عورت کے بارہ مین کرتے ہین اوسکا جواب متی ۹-۲۰ کی شرح مین ہے -

(۲۷) **اوسکے کپڑے کو چھُو لیا** - یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ سمجہی تہی کہ مسیح کے جسم مین قدرت اسطرح

کی سے کہ اگر مین اوسکی پوشاک ہی چھوؤن اوسمین سے وہ قوت نکل آوےگی اور مین اچھی ہوجاؤنگی۔

(۳۰) تب یسوع نے فی الفور اپنے مین جانا کہ مجھہ مین سے قوت نکلی۔
اوس بھیڑ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ میرے کپڑے کو کسنے چھوا (۳۱) اوسکے
شاگردون نے اوس سے کہا تو دیکھتا ہے کہ لوگ تجھپر گرے پڑتے ہین
پھر تو کہتا ہے مجھے کسنے چھوا (۳۲) تب اوسنے چارونطرف نگاہ کی تاکہ
اوسے جسنے یہ کام کیا تھا دیکھے (۳۳) اور وہ عورت سب کچھ جانکر جو
اوسپر واقع ہوا تھا ڈرتی اور کانپتی آئی اور اوسکے آگے گر پڑی اور
سب سچ سچ اوس سے کہا (۳۴) تب اوسنے اوسے کہا اے بیٹی
تیرے ایمان نے تجھے بچایا سلامت جا اور اپنی آفت سے بچی رہ۔
(۳۵) جب وہ یہی کہتا تھا عبادتخانے کے سردار کے یہان سے
لوگون نے آکے کہا کہ تیری بیٹی مر گئی اب کیون اوستاد کو زیادہ
تکلیف دیتا ہے (۳۶) یسوع نے اوس بات کو جو وے کہہ رہے
تھے سنتے ہی عبادتخانے کے سردار کو کہا مت ڈر فقط اعتقاد رکھہ۔
(۳۷) اور اوسنے سوا پطرس اور یعقوب کے بھائی یوحنا کے کسی کو
اپنے ساتھہ جانے نہ دیا (۳۸) اور عبادتخانے کے سردار کے گھر مین

آ کے شور و غل اور لوگون کو بہت روتے پیٹتے دیکھا (۳۹) اور بھیتر جا کے اونہین کہا تم کاہے کو غل کرتے اور روتے ہو لڑکی مر نہین گئی بلکہ سوتی ہے (۴۰) وے اوسپر ہنسے لیکن وہ سب کو باہر کر کے لڑکی کے مان باپ کو اور اپنے ساتھیون کو لیکے جہان وہ لڑکی پڑی تھی اندر آیا (۴۱) اور اوس لڑکی کا ہاتھہ پکڑ کر اوسے کہا تلیتھا قومی جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اے لڑکی مین تجھے کہتا ہون اوٹھہ۔ لوق ۶-۱۹ + ۸-۴۶

متی ۹-۲۲ + مرق ۱۰-۵۲ + اعم ۱۴-۹ + لوق ۸-۴۹ + یوح ۱۱-۱۱ + اعم ۹-۴۰ +

(۳۱) مجھے کسنے چھوا۔ حکم جو قیدی سے پوچھتا ہے آیا تم مجرم ہو یا نہین وہ شاید حقیقتاً جانتا ہے لیکن توبھی وہ اوسی سے جواب لینا چاہتا ہے۔ اسیطرح خداوند مسیح جانتا تھا کہ کسنے چھوا ہے توبھی وہ یہ چاہتا تھا کہ وہ عورت خود ظاہر کر دیوے +

(۳۵) تیری بیٹی مر گئی۔ سو لوگون نے خیال کیا کہ یہ بات یعنی جلانا مسیح کی طاقت سے باہر ہے۔

(۳۶) فقط اعتقاد رکھہ۔ یعنی مرنے کے بعد بھی بھروسا رکھو۔

(۳۷) کسی کو اپنے ساتھہ جانے نہ دیا۔ اِن بارہ چنے ہوئے شاگردون مین سے بھی اوسنے چند چن لیئے تھے۔ یہ ایک بھاری معاملے کی بات تھی اور خداوند مسیح نے صرف تین کو جو حاضر تھے اپنے ساتھہ چلنے کی اجازت دی۔

(۴۱) تالیتھا قومی۔ یہ سریانی کالدی زبان کا لفظ ہے جو ہمارا خداوند اکثر بولتا تھا مرقس یہ لفظ صرف یادگاری کے لیئے لکھتا ہے۔ دیکھو شرح باب ۷ آیت ۳۴ کی۔

(۴۲) وونہین وہ لڑکی اوٹھہ کے چلنے لگی کیونکہ وہ بارہ برس کی تھی۔ تب وے بہت ہی حیران ہوئے (۴۳) پھر اوسنے انھین

بہت تاکید سے حکم کیا کہ یہ کوئی نہ جانے اور فرمایا کہ اوسے کچہہ کہانے کو

دین || یونانی مین بڑی حیرانی سے حیران ہوئے + متی ۸-۴ + ۹-۳۰ + ۱۲-۱۶ + ۱۷-۹ + مرقس ۳-۱۲ لوقا ۵-۱۴

(۴۳) اوسے کچہہ کہانے کو دین - سو جبکسی آدمی کو روحانی یا جسمانی زندگی پہر حاصل ہوتی ہے تب باتین اوسکی پرورش کے واسطے ویسے ہی مہیا کرنا چاہیئے +

چھٹوان باب

پھر وہان سے روانہ ہوا اور اپنے وطن مین آیا اور اوسکے شاگرد اوسکے پیچھے ہو لیئے (۲) جب سبت کا دن ہوا وہ عبادتخانے مین تعلیم دینے لگا اور بہتون نے سنکے حیران ہوکر کہا کہ یہ باتین اوسنے کہان سے پائین اور یہ کیا حکمت ہے جو اوسے دی گئی ہے کہ ایسی کرامات اوسکے ہاتھہ سے ظاہر ہوتی ہین (۳) کیا یہ مریم کا بیٹا بڑہی نہین اور یعقوب اور یوسس اور یہوداہ و شمعون کا بھائی نہین اور کیا اوسکی بہنین ہمارے پاس یہان نہین ہین - اور اونھون نے اوس سے ٹھوکر کہائی (۴) تب یسوع نے اونہین کہا نبی بے عزت نہین ہے مگر اپنے وطن مین اور اپنے کنبے اور اپنے گہر مین (۵) اور وہ کوئی

معجزہ وہان نہ دکھلا سکا سواے اسکے کہ تھوڑے سے بیمارون پر
ہاتھ رکھہ کے اونھین چنگا کیا (۶) اور اوسنے اونکی بے ایمانی سے
تعجب کیا اور آسپاس کے گاؤن مین تعلیم دیتا پھرا (۷) اور اون
بارہ کو بلایا اور اون کو دو دو کرکے بھیجنا شروع کیا اور اونھین ناپاک
روحون پر اختیار دیا (۸) اور اونھین حکم کیا کہ سفر کے لیئے سوا
لاٹھی کے کچھہ نہ لو نہ جھولی نہ روٹی نہ اپنے کمربند مین پیسے متی ۱۳-۵۴ +
لوق ۴-۱۶ + یوحنا ۶-۲۴ + متی ۱۲-۲۴ + گل ۱-۱۹ + متی ۱۱-۶ + متی ۱۳-۵۷ + یوحنا ۴-۴۴ + پیدائش ۱۹-۲۲ + ۳۲-
۲۵ + متی ۱۳-۵۸ + مرقس ۹-۲۳ + یسعیاہ ۵۹-۱۶ + متی ۹-۳۵ + لوق ۱۳-۲۲ + متی ۱۰-۱ + مرقس ۳-۱۳ و ۱۴ +
لوق ۹-۱ +

چھٹوان باب

(۸) سوا لاٹھی کے۔ درمیان اِس آیت کے اور متی ۱۰-۱۰ اور لوق ۹ و ۳ کے کچھ اختلاف معلوم ہوتا ہے لیکن اسکی شرح بخوبی ہو سکتی ہے۔ سمجھنا چاہیئے کہ اکثر عمدہ یونانی نسخون کے بموجب متی کے بیان مین صیغہ جمع چاہیئے یعنی "لاٹھیان" اور اسطرح متی اور لوقا دونون کا بیان یکسان ہے اور اِن دونون کے بیان کی یہ غرض ہے کہ دو یا زیادہ لاٹھی نہ لینا چاہیئے جیسا کہ لکھا ہے کہ "دو کرتے نہ لینا" بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایک کرتا لینا۔ پس جب مرقس کے بیان سے اجازت ہے کہ وے ایک لاٹھی لیوین یہ وہی بات ہے جو متی اور لوقا کے بیان سے معلوم ہوتی ہے کہ وے "لاٹھیان" نہ لیوین فقط ایک جو ہاتھہ مین ہو لے لیوین۔ انجیل نویس اکثر فقط مسیح کے مطلب کو بیان کرتے ہین اسلیئے مختلف عبارت لکھتے ہین۔ متی ۱-۱۰ کی شرح دیکھو۔ بعض پڑھنے والے جو کہ اِس بات پر غور نہین کرتے ہین ناحق طرح طرح کے اختلاف نکالنے لگتے ہین۔

یہان پر غور کرنا چاہیئے کہ یہ حکم یعنی خالی ہاتہ جانا فقط اوسی وقت اور اوس موقع کے واسطے تھا نہ تمام زمانے اور ہر حالت کے واسطے کیونکہ لوقا کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے (لوق ۲۲-۲۴) کہ جب موقع آیا مسیح نے حکم دیا کہ اب محافظت اور حاجت کا سامان لیلو۔ پس کوئی نہ سمجھے کہ اگر واعظ مناسب طور پر وقت اور موقع خیال کرکے اپنی حاجت کا بندوبست کرے وہ خلاف حکم کرتا ہے +

(۹) مگر جوتیان پہنو پر دو کرتے مت پہنو (۱۰) اور اونھین کہا جہان تم کسی گھر مین داخل ہو تو جبتک تم اوس جگہہ سے جاؤ وہان رہو۔ (۱۱) اور جتنے تمہین قبول نہ کرین اور تمہاری نہ سنین تو جب تم وہان سے نکلو اپنے پاؤن کی گرد جہاڑ دینا تاکہ اونپر گواہی ہو مین تم سے سچ کہتا ہون کہ عدالت کے دن سدوم اور عمورہ کے لیئے اوس شہر کی بہ نسبت برداشت کرنی سہج ہوگی (۱۲) اور اونھون نے جا کے منادی کی کہ توبہ کرو (۱۳) اور بہت سے دیوؤن کو دور کیا اور بہتون کو جو بیمار تھے اونپر تیل ڈہال کے چنگا کیا (۱۴) اور جب ہیرودیس بادشاہ نے سنا (کیونکہ اوسکا نام مشہور ہوا تھا) تب اوسنے کہا کہ یوحنا بپتسمہ دینے والا مردون مین سے جی اوٹھا اسی لیئے اوس سے بڑی تاثیر بخش کرامتین ہوتی ہین

متی ۱۰-۱۱ + لوق ۹-۴ + ۱۰-۵ و ۱۰ + متی ۱۰-۱۴ + لوق ۱۰-۱۰ + اعم ۱۳-۵۱ + ۱۸-۶ + ۱۱ یا دیا + یعق ۵-۱۴ + متی ۱۴-۱ + لوق ۹-۷ +

(۱۰) **وہین رہو** - اِسکالوقا اسطرح بیان کرتاہے کہ "در بدر مت پھرو" اسپر ڈاکٹر طامس صاحب یون لکہتے ہین کہ "جو اون ملکون کے دستورون سے واقف ہے اوسکے لیئے اِس آیت کا مطلب صاف ظاہر ہے جب کوئی پردیسی کسی گاؤن یا بستی مین پہونچتا ہے تو ہمسائیے ایک کے بعد ایک اپنے ساتہ اوسکو کہانے کو بُلاتے ہین - اسکے واسطے بڑا تکلف اور بڑی دہوم دہام ہوتی ہے اور اگر یہ مہمان نوازی کا دستور عمل مین نہ آوے تو بہت برا مانتے ہین اور اکثر کینہ اور پہوٹ ہمسایون مین پڑجاتی ہے - اِسمین وقت بہی بہت ضائع ہوتاہے جسکے سبب سے دلمین گہبراہٹ اور خفت ہوتی اور ہر طرحپر کام مین ہرج ہوتاہے" -

(۱۳) **اور بہتون کو جو بیمار تھے اونپر تیل ڈہال کے چنگا کیا** - متی ۶ باب ۱۷ - آیت کی شرح دیکھو جسطرح بپتسمہ جسم اور روح کے صاف ہونے کا نشان ہے اوسیطرح جسم اور روح کے چنگا ہونے کا نشان تیل ڈالنا تہا چنانچہ یعقوب کی ۵ - ۱۴ - آیت مین لکہاہے کہ "کلیسیا کے بزرگ دعا کے ساتہ بیمارون پر تیل ڈال کے چنگا کرین" یہودیون مین یہ دستور تہا کہ کچہ منتر پڑہکر بیمارون پر تیل ڈالتے تہے -

(۱۴) **ہرودیس بادشاہ** - مرقس ہرودیس کو بیان پر بادشاہ حسب دستور عوام الناس کے لکہتاہے لیکن اوسکا اصل لقب "چوتہائی کا حاکم" جو ہے متی اور لوقا نے درست لکہاہے -

---

(۱۵) اور ون نے کہا کہ وہ الیاس ہے پہر اورون نے کہا یہ ایک نبی ہے یا نبیون مین سے کسی کی مانند ہے (۱۶) پر ہرودیس نے سُنکر کہا کہ یہ تو یوحنا ہے جسکا سر مینے کٹوایا ہے وہ مُردون مین سے جی اوٹہا ہے (۱۷) کیونکہ ہرودیس نے آپ ہرودیاس کے واسطے جو اوسکے بہائی فیلبوس کی جورو تہی لوگ بہیجکر یوحنا کو پکڑوا کے قیدخانے مین بند کیا کیونکہ اوسنے اوس سے بیاہ کیا تہا (۱۸) اور یوحنا نے ہیرودیس کو کہا تہا کہ اپنے بہائی کی جورو رکہنا تجہپر روا

نہیںؔ (١٩) اسلیئے ہیرودیاس اوسکا کینہ رکھتی اور چاہتی تھی کہ اوسے جان سے مارے پر وہ نہ کر سکی (٢٠) اسواسطے کہ ہیرودیس یوحنا کو مرد راستباز اور مقدس جانکر اوس سے ڈرتا[١٩] اور اوسکی پاسداری کرتا اور اوسکی سُنکر بہت سی باتوں پر عمل کرتا اور اوسکی باتیں خوشی سے سُنتا تھا (٢١) آخر قابو کا دن آیا کہ ہیرودیس نے اپنی سالگرہ میں[٢١] اپنے بزرگوں اور رسالداروں اور جلیل کے امیروں کی ضیافت کی (٢٢) تب ہیرودیاس کی بیٹی اندر آئی اور ناچ کے ہیرودیس اور اوسکے مہمانوں کو خوش کیا تب بادشاہ نے اوس لڑکی کو کہا جو تو چاہے سو تو مانگ کہ میں تجھے دونگا (٢٣) اور اوس سے قسم کھائی کہ میری آدھی بادشاہت تک جو کچھ تو مجھسے مانگے میں تجھے دونگا[٢٢] (٢٤) اور وہ چلی گئی اور اپنی ماسے پوچھا کہ میں کیا مانگوں وہ بولی کہ یوحنا بپتسما دینے والے کا سر (٢٥) تب وہ فی الفور بادشاہ کے پاس چالاکی سے آئی اور اوس سے عرض کر کے کہا میں چاہتی ہوں کہ تو یوحنا بپتسمہ دینے والے کا سر ایک ١١

تہالی مین ابھی مجھے دے (۲۶) بادشاہ بہت غمگین ہوا پر اپنی قسم اور ساتھ بیٹھنے والون کے سبب نہ چاہا کہ اوس سے انکار کرے (۲۷) تب بادشاہ نے فی الفور جلاد کو حکم کر کے بھیجا کہ اوسکا سر لاوے اونے جا کے اوسکا سر قیدخانہ مین کاٹا (۲۸) اور ایک تھالی مین رکھکے لایا اور اوس لڑکی نے اپنی مان کو دیا (۲۹) تب اوسکے شاگرد سنکر آئے اور اوسکی لاش کو اوٹھا کے قبر مین رکھا (۳۰) اور رسول یسوع کے پاس جمع ہوئے اور جو کچھ اونھون نے کیا اور جو کچھ سکھلایا تھا سب اوس سے بیان کیا۔

متی ۱۴-۱۶ - مرقس ۸-۲۸ + متی ۱۴-۲ + لوقا ۳-۱۹ + اعمال ۱۸-۱۶ + ۲۰ و ۲۱ + متی ۱۴-۵ + ۲۱-۲۶ + متی ۱۴-۶ + پیدایش ۴۰-۲۰ + استر ۵-۳ و ۶ + ۷-۲ + ایا تہالی مین - متی ۱۴-۶ + ایا تہالی مین

آیات ۲۱-۲۹ (متی ۱۴ باب کی ۶-۱۲ آیات کی شرح دیکھو)
آیات (۳۰ و ۳۱) متی ۱۴-۱۳ کی شرح دیکھو

(۳۱) تب اوسنے اونھین کہا الگ ویرانہ مین چلو اور ذرا ستاؤ اسلئے کہ وہان بہت لوگ آتے جاتے تھے اور اونھین کہانا کہانے کی بہی فرصت نہ تہی (۳۲) تب وے الگ کشتی پر چڑھ کے ایک ویرانے مین گئے (۳۳) پر لوگون نے اونھین جاتے دیکھا اور بہتون نے اوسے پہچانا اور سارے شہرون سے خشکی ادہر

دوڑے اور اونسے آگے جا پھونچے اور اکٹھے ہوکے اوس پاس
آئے (۳۴) اور یسوع نے نکل کے بڑی بھیڑ کو دیکھا اوسے اون پر
رحم آیا کیونکہ وے اون بھیڑون کی مانند تھے کہ جنکا گڈریا نہین اور
وہ اونھین بہت سی باتین سکھلانے لگا (۳۵) جب دن بہت ڈھلا
اوسکے شاگردون نے اوس پاس آکے کہا یہ جگھہ ویران ہے اور
بہت دیر ہوئی (۳۶) اونھین رخصت کر تاکہ وے چارونطرف کے گانون اور
بستیون مین جاکے اپنے لیئے روٹی مول لین کہ کہانیکو اون پاس کچھ نہین ۔
(۳۷) اوسنے انھین جوابمین کہا تم انھین کہانیکو دو تب وے بولے کیا ہم
جاکے دوسو دینار کی روٹیان مول لین اور اونھین کھلاوین (۳۸) اوسنے
اونھین کہا تمہارے پاس کتنی روٹیان ہین جاکے دیکھو۔ اونھون نے دریافت
کرکے کہا پانچ روٹیان اور دو مچھلیان (۳۹) تب اوسنے اونھین حکم کیا
کہ اون سب کو ہری گھاس پر پانت پانت کرکے بٹھلاؤ (۴۰) وے
سو سو اور پچاس پچاس پانت مین بیٹھے (۴۱) تب اوسنے وہ پانچ
روٹیان اور دو مچھلیان لیکے آسمان کی طرف دیکھکے برکت چاہی

اور روٹیان توڑین اور اپنے شاگردون کو دین کہ اون کے آگے رکھین اور اوسنے وے دو مچھلیان اون سب مین بانٹین۔ (۴۲) وے سب کھاکر سیر ہوئے (۴۳) اور اونھون نے ٹکڑون سے بارہ ٹوکریان بھرین اور کچھ مچھلیون سے بھی اوٹھائین (۴۴) اور وے جنھون نے روٹیان کھائین پانچہزار مرد کے قریب تھے لوق ۹-۱۰

متی ۱۴-۱۳+مرق ۳-۲-+متی ۱۴-۱۳ متی ۹-۶-۳۶ (۲ ۱۴-۱۴+لوق ۹-۱۱+متی ۱۴-۱۵-لوق ۹-۱۲+۱۱ رومی دینار کی قیمت پانچ آنہ تھی متی ۱۹-۲۸+نتی ۱۱-۱۰ و ۲۲+۲ سل ۲-۴۳+متی ۱۴-۱۷-لوق ۹-۱۳+یوح ۶-۹+متی ۲۵-۳۴+ مرق ۸-۵-ا سلم ۹-۱۳+متی ۲۶-۲۶+

(۳۳) اور اوس سے آگے جا پھونچے-یعنی لوگ جھیل کے شمالی کنارے پر دوڑتے گئے اور جب مسیح اوترا وے بھی آپھونچے+

(۴۱) اپنے شاگردون کو دین- کہ اونکے آگے رکھین- یہان پر سٹیر صاحب خوب لکھتے ہین کہ "اسیطرح خدا نے اپنے بیٹے کو آسمانی روٹی دی اور بیٹے سے رسولون کو ملی" +

(۴۵) اور فی الفور اوسنے اپنے شاگردون کو تاکید سے حکم کیا کہ جب تک مین لوگون کو رخصت کرون تم کشتی پر چڑھو اور اوس پار بیت صیدا کو آگے جاؤ (۴۶) اور آپ اونھین رخصت کرکے پہاڑ پر دعا مانگنے گیا (۴۷) اور جب شام ہوئی کشتی بیچ دریا مین تھی اور وہ اکیلا خشکی پر تھا (۴۸) اوسنے دیکھا کہ وے کھینے سے بہت تنگ مین

کیونکہ ہوا اون کے مخالف تہی تب پچہلے پہر رات کو وہ دریا پر
چلتا ہوا اون کے پاس آیا اور چاہا کہ اون سے آگے بڑہ جاے[13]
(۴۹) جب اونہون نے اوسے دریا پر چلتے دیکہا خیال کیا کہ بہوت
ہے اور چلا اوٹھے (۵۰) کیونکہ سب نے اوسے دیکہا اور گہبرگئے
پہر وہ فی الفور اونسے کلام کرکے اونہین کہنے لگا خاطر جمع رکہو
مین ہون مت ڈرو (۵۱) پہر وہ کشتی پر اون پاس چڑہا اور ہوا تہم
گئی تب اونہون نے اپنے دلون مین نہایت حیران ہوکے تعجب
کیا (۵۲) اسلیے کہ اونہون نے روٹیون کے معجزے کو نہ سمجہا تہا[14]
کیونکہ اون کے دل سخت تہے[15] (۵۳) اور وے پار گذر کے گنیسرت
کے ملک مین آئے[16] اور گہاٹ پر لگایا (۵۴) جب وے کشتی پر سے اوترے
فی الفور لوگ اوسے پہچان کے (۵۵) اوس ملک کی ہر طرف
سے دوڑے اور بیمارون کو چارپائیون پر رکہکے جہان اونہون
نے سنا تہا کہ وہ ہی لیجانے لگے (۵۶) اور وہ جہان کہین بستی

یا شہر یا گاؤن مین گیا اونھون نے بیمارون کو بازارون مین رکھا اور اوس کی مِنّت کی کہ صرف اوسکی پوشاک کے دامن کو چھُولین اور جتنون نے اوسے چھُوا اچھے ہوگئے۔متی ۱۴-۲۲-یوح ۶-۱۷ • متی ۱۴-۲۳ • یوح ۶-۲۱ • ۱۷، لوقا ۲۴-۳۶
مرقس ۸-۱ • لوقا ۱۵ • مرقس ۳-۵ • ۱۹-۵ • ۱۴-۳۴ • متی ۱۴-۳۳ • متی ۹-۲۰ • مرقس ۵-۲۷ و ۲۸ • اعمال ۱۹-۱۲

(۴۵) بیت صیدا کو آگے جاؤ۔ تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ بیت صیدا دریاے یردن کے کنارے پر واقع تہا جہان یردن دریاے گنیسرت کی جھیل مین گرتا ہے۔ خداوند مسیح کا مطلب یہ ہے کہ اوسکے شاگرد بیت صیدا مین ہوکر کفرناحوم کو جاوین بعض گمان کرتے ہین کہ دو بیت صیدا تھے جو دریاے یردن کے دونون کنارے پر تھے لیکن حقیقت مین ایک ہی شہر تہا۔ ڈاکٹر ٹامسن صاحب اس طوفان کی رات کا یون بیان کرتے ہین کہ "جب شام ہوتی آئی تہی مسیح نے شاگردون سے فرمایا کہ جبتک مین لوگون کو رخصت کرون تم کفرناحوم کو گہر لوٹ جاؤ۔ وے مسیح کو اوس بیابان مین اکیلا چھوڑ کر نہین جانا چاہتے تھے پس اونکی تسلّی کے لئے اوسنے کہا ہوگا کہ بیت صیدا کو آگے چلے جاؤ جب تک مین بھیڑ کو رخصت کرلون اور وعدہ کیا ہوگا کہ مین تمہین رات کو ملونگا۔ اس حالت اضطراب مین اونھون نے کوشش کی کہ کشتی کو درمیان اوس جگہہ کے جہان مسیح اوسوقت تھا اور بیت صیدا کے کنارے کنارے لیجاوین۔ لیکن تند ہوا نے کشتی کو راہ سے ہٹا دیا حتے کہ وے بیت صیدا نہ کفرناحوم مین پہونچ سکے بلکہ وہ لوگ نیچے نکل گئے اور جبکہ گنیسرت کے میدان کے پاس جو جھیل کے گوشہ شمال مغرب میں ہے پہونچے تب ہی مسیح سمندر پر چلکر اونکے پاس آگیا"

(۵۲) اون کے دل سخت تھے۔ اس جگہہ پر معلوم ہوتا ہے کہ کم عقلی اور کند ذہنی کو سختدلی کہا

ساتوان باب

تب فریسی اور بعضے فقیہ یروسلم سے آکے اوس پاس جمع ہوئے

(۲) جب اونھون نے اوسکے بعضے شاگردون کو ناپاک یعنی بن دہوئے ہاتھون سے روٹی کہاتے دیکھا تو عیب لگایا (۳) اسلیئے کہ فریسی بلکہ سب یہودی بزرگون کی روایت پر عمل کرکے جبتک کہ اپنے ہاتھ کہنی تک نہ دہولین نہ کہاتے (۴) اور بازار سے آکے جب تک غسل نہ کرلین نہین کہاتے اور بہت سی اور باتین ہین جنکو وے رواج کے سبب مانتے ہین جیسے پیالون اور لوٹون اور تانبے کے برتنون اور چارپائیون کا دہونا (۵) تب فریسیون اور فقیہون نے اوس سے پوچھا کہ تیرے شاگرد بزرگون کی روایتون پر کیون نہین چلتے پر روٹی بن دہوئے ہاتھہ سے کہاتے ہین متی ۱۵-۱-۱۱ ایلٹی مین سکس تاریس۔ اونمین سیر کے تین پاؤ سماتے تھے۔ متی ۱۵-۲

ساتوان باب

(۱) فقیہ یروسلم سے آئے۔ الشوسن صاحب لکھتے ہین کہ یہ صاف نہین معلوم ہوتا ہے کہ یہ فقیہ آیا یروسلم کے باشندے تھے جو یروسلم سے آئے یا شمال کے تھے جو عید فسح یروسلم مین کرکے لوٹے تھے جنکا مزاج یروسلم مین کچھہ مسیح کے بارے مین کہنے سننے سے بدل گیا اور جھگڑا کرنے کو دیر آمادہ ہوئے۔

(۲) بن دہوئے ہاتھون سے۔ یہ صرف ہاتھ کی صفائی کی بات نہین تھی بلکہ وہم اور مذہبی پاکیزگی کے واسطے تھی۔ آجتک کنعان کے یہودی کہانے کے بعد ہاتھہ دہو لیتے ہین اسلیئے کہ کہانا چھوکر ہاتھہ

کہانے سے بھر جاتے ہین لیکن وے نہ صفائی نہ مذہبی وہم کے سبب قبل کہانے کے ہاتھہ دہوتے ہین ۔ ڈاکٹر ٹامسن صاحب تحریر فرماتے ہین کہ "حال مین اپنے مہمانون کے منہ مین میلے ہاتھون سے کہانے کا لقمہ دیتے ہین جو بات اہل یورپ کو ناپسند ہے ۔ مشرقی دستور کے موافق وے اسکو ایک طرح کی تواضع سمجھتے ہین"
(۳) **جبتک اپنے ہاتھہ کہنی تک نہ دہولین** ۔ مرقس نے غیر قومون کے لئے لکھا ہے اور اسی سبب سے یہودیون کے دستور تفصیلاً سمجھاتا ہے ۔
(۴) **جبتک غسل نہ کرلین** ۔ یعنی یونانی انجیل کے بموجب بپتسمہ نہ لین ۔ اصل انجیل مین اس آیت کا وہ لفظ جسکا ترجمہ "غسل" ہوا وہ لفظ نہین ہے جسکا ترجمہ دوسری آیت مین "دہونا" ہوا ۔ اس آیت مین لکھا ہے کہ وے پیالون اور لوٹون اور تانبے کے برتنون اور چارپائیون کو دہوتے تہے یونانی انجیل مین لفظ دہونیکی جگہہ لفظ بپتسمہ ہے ۔ یہ وہی چارپائیان تہین جنپر وے کہانے وقت لیٹتے تہے ۔ اس سے ہم یہ نہین سمجھتے ہین کہ یہ چارپائیان بالکل پانی مین ڈبو دیتے تہے ۔ اگر ایسا کیا جاتا تو اکثر خراب ہو جاتین ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی "طرح طرح کے غسل" ہین جسکا ذکر پولس رسول نے کیا عبر ۹ - ۱۰ + سو یہ دعوی غلط ہے کہ بپتسمہ کے معنی فقط غوطہ دینا ہے کیونکہ یہ عقل سے بعید ہے کہ جب یہودی لوگ بازار سے آتے تہے تو غوطہ کہاتے تہے اور اپنی چارپائیون کو غوطہ دیتے تہے +

(۶) اوسنے اونہین جواب مین کہا کہ یشعیاہ نے تم ریاکارون کے حق مین کیا خوب نبوت کی ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ یہ لوگ ہونٹھون سے میری بزرگی کرتے ہین پر اونکے دل مجھہ سے دور ہین ۔ (۷) اور وے بیفائدہ میری پرستش کرتے ہین کیونکہ جو تعلیم وے سکھلاتے ہین انسان کے احکام ہین (۸) اسلئے تم خدا کے حکم کو ترک کرکے انسان کی روایت جیسے لوٹون اور پیالون کا دہونا مانتے ہو اور ایسے بہتیرے کام ہین جو تم کرتے ہو (۹) اور

اوسنے اونھین کہا تم خدا کے حکم کو بخوبی باطل کرتے ہو تاکہ اپنی روایت
کو قائم رکھو (۱۰) کیونکہ موسیٰ نے کہا کہ اپنے باپ اور اپنی ما کی تعظیم کر اور
جو کوئی باپ یا مان کو کوسے وہ جان سے مارا جائے (۱۱) پر تم کہتے ہو
اگر کوئی اپنے باپ یا مان کو کہے کہ جو فائدہ مجھے تجھکو پہونچانا تھا سو
قربان یعنی ہدیہ ہوا (۱۲) سو تم اوسے اوسکے باپ یا اوسکی ما کی کچھہ
مدد کرنے نہین دیتے (۱۳) یون تم خدا کے کلام کو اپنی روایت سے
جو تمنے جاری کی ہے باطل کرتے ہو اور ایسا بہت کچھہ کرتے ہو۔
(۱۴) پہر اوسنے سب لوگون کو پاس بلا کے کہا کہ تم سب کے سب
میری سنو اور سمجھو (۱۵) ایسی کوئی چیز آدمی کے باہر نہین ہے جو اوسمین
داخل ہو کے اوسے ناپاک کر سکے پر وہ چیزین جو اوسمین سے نکلتی
ہین وے ہی آدمی کو ناپاک کرتی ہین (۱۶) اگر کسی کے کان سننے کے
ہون تو سنے (۱۷) جب وہ بھیڑ کے پاس سے گھر مین گیا اوسکے
شاگردون نے اوس سے اوس تمثیل کی بابت پوچھا (۱۸) تب
اوسنے اونھین کہا کیا تم بہی ایسے ناسمجھہ ہو کیا تم نہین جانتے ہو

کہ جو چیز باہر سے آدمی کے بھیتر جاتی ہے اوسے ناپاک نہیں کرسکتی

یس ۹-۱۳+ متی ۱۵-۱۰+ مکہ ۷-۱۴-۲۱+ اسست ۵-۲۲+ متی ۱۵-۱۴+ عزرا ۲-۱۰+ احب ۲-۱۹+ امث ۲۰-۲۱+ متی ۱۵-۵+ ۲۲+ ۱۴+ متی ۱۵-۱۰+ متی ۱۱-۱۵+ متی ۱۵-۱۵+

(٦) یسعیاہ نے ۔ + + خوب نبوت کی ہے ۔ متی نے اسکو اور طور پر لکھا پس غور کرنا چاہیئے کہ مرقس فقط متی کی انجیل کا نقل نویس ہی نہین تہا بلکہ وہ یسوع کی اکثر باتون کو جو اور کسی انجیل نویس نے نہین لکہین لکھتا ہے اور یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ یسوع کے خاص طرز کلام کو زیادہ لکھتا ہے ۔
(۱۷) شاگردون نے اوس سے اوس تمثیل کی بابت پوچھا ۔ پطرس کی معرفت پوچھا

(۱۹) اسلیئے کہ وہ اوسکے دل مین نہین بلکہ پیٹ مین جاتی ہے اور پاخانے مین نکلتی ہے یون توسب کہانے کی نجاست چہٹ جاتی ہے ۔ (۲۰) پہر اوسنے کہا جو آدمی مین سے نکلتا ہے وہی آدمی کو ناپاک کرتا ہے (۲۱) کیونکہ اندر یعنی آدمی کے دل ہی سے بُرے اندیشہ زناکاریان حرامکاریان قتل (۲۲) چوریان لالچ بدی مکر مستی بدنظری خونریزی بدگوئی شیخی نادانی نکلتی ہین (۲۳) یہ سب بُری چیزین اندر سے نکلتی ہین اور آدمی کو ناپاک کرتی ہین (۲۴) پہر وہان سے اوٹھکے صور اور صیدا کی سرحدون مین گیا اور ایک گہر مین داخل ہوکے چاہا کہ کوئی نہ جانے لیکن پوشیدہ نہ رہ سکا (۲۵) کیونکہ ایک

عورت جسکی چہوٹی بیٹی مین ناپاک روح تہی اوسکی خبر سُنکے آئی اور اوسکے
پانون پر گری (۲۶) یہ عورت یونانی اور قوم صور فنکی کی تہی اوسنے مِنّت
کی کہ وہ اوس دیو کو اوسکی بیٹی پر سے اوتارے (۲۷) پر یسوع نے
اوسے کہا کہ پہلے فرزندون کو سیر ہونے دے کیونکہ فرزندون کی روٹی
لیکے کتّون کے آگے ڈالنا لائق نہین (۲۸) اوسنے جواب مین کہا ہان
ایخداوند لیکن کتّے میز کے تلے فرزندون کی روٹی کے ٹکڑون مین سے
کہاتے ہین (۲۹) تب اوسنے اوسے کہا اِس بات کے سبب سے
چلی جا وہ دیو تیری بیٹی پر سے اوتر گیا (۳۰) جب وہ گہر مین پہونچی تو
کیا دیکہا کہ دیو دور ہو گیا اور بیٹی بچہونے پر پڑی ہے (۳۱) اور پہر وہ
صور اور صیدا کی سرحدون سے روانہ ہوا اور دکاپولس کی
سرحدون مین ہو کر جلیل کے دریا کے پاس آیا (۳۲) اور اونہون نے
ایک بہرے کو جسکی زبان مین لکنت تہی اوس پاس لاکے اوسکی
مِنّت کی کہ اپنا ہاتھہ اوسپر رکہے (۳۳) وہ اوسکو بہیڑ مین سے کنارے
لیگیا اور اپنی اُنگلیان اوسکے کانون مین ڈالین اور اپنا تہوک
لیکے اوسکی زبان پر لگایا بابد ۶-۵+۸-۲۱+متی ۱۵-۱۹+متی ۱۵-۲۱+متی ۱۵-۲۹

اا یا کہ گونگے کو (متی ۱۲:۹-۳۴ + لوق ۱۱-۱۴ + مرق ۱۴:۸-۲۲ + یوح ۹-۶ +

(آیات ۲۴-۳۰) صور فنکی عورت کے بارے مین (متی ۱۵-۲۱-۲۸) کی شرح دیکھو

(۳۲) ایک بہرے کو ۔ جو اپنی پیدائش کے بعد جب اوسنے بولنا سیکھا بہرا ہوگیا تہا اوسکی زبان مین الکنت تہی ۔ بعض سمجھتے ہین کہ اوسکے بولنے مین جو نقص تہا بسبب نہ سننے کے تہا جیسے جب آدمی بہرے ہوجاتے ہین اکثر بولنا بھول جاتے ہین لیکن اغلب رائے یہ ہے کہ اوسکے بہرے ہونے کے ساتھ زبان مین گرہ پڑ گئی تہی ۔ اوسکی صحت کا ذکر جو ۳۵ آیت مین ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی زبان مین گرہ پڑ گئی تہی ۔

(۳۳) اونکو بھیڑ مین سے کنارے لیگیا ۔ ہمارا خداوند طرح طرح کے اشارے کرتا تہا جب معجزے دکھلاتا تہا کیونکہ یہ قدرت ہمارے دیکھنے مین نہین آسکتی اسواسطے بیشک کچھ اشارہ ہمارے دکھلانے کے لیئے ضرور تہا جس سے معلوم ہو کہ یہ قدرت مسیح سے نکلی اور اوسی کے سبب سے یہ بات ہوئی ۔ کبھی اوسنے نرا حکم دیا کہ کوئی بات ہوجاوے اور وہ ہوگیا اور کبھی اوس نے اپنے ہاتھہ کو بڑھایا ۔ اوس نے ایک نابینا آدمی کی آنکھہ پہ گیلی مٹی لگائی اور اوسکو سلوام کو بھیجا ۔ ان طرح طرح کے اشارون مین کچھہ قدرت نہین تہی بلکہ یہہ اس لیئے کیئے کہ معلوم ہو کہ مجھہ ہی مین یہ قدرت ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرقس نے بہت سے معجزون مین یہ معجزہ اسلیئے لکھا ہے کہ اسمین بہت سی باتین پائی جاتی ہین جیسے ذیل کے بیان سے معلوم ہوگا ۔ ہمارا خداوند اوسکو علیحدہ لیگیا کیونکہ اسی آدمی پہ معجزہ ہونے کو تہا ۔ اوسنے اوسکے کان مین اونگلیان ۔ کان کا پردہ درست کرنے کے لیئے ڈالین ۔ اوسنے اپنا تھوک اوسکی زبان پر لگایا تا کہ معلوم ہو کہ اوسکی سخت نسین جو ہین چکنی ہوکر ملائم ہونی چاہیئے ۔ اوسنے آسمان کیطرف اسلیئے دیکھا کہ قدرت خدا ہی سے ہے ۔ اوسنے حکم کہنے کا اسلیئے دیا کہ معلوم ہو کہ جو کچھہ مین کہتا ہون وہی ہوجاتا ہے ۔ مرقس کل معاملہ کا اچھی طرح تفصیل کرتا ہے اور لفظ افتح وہی سریانی کلدی زبان کا لفظ ہوگا جو ہمارا خداوند اوسوقت بولا ۔ ۵-۴۱ آیت کی شرح دیکھو ۔

(۳۴) اور آسمان کیطرف نظر کرکے[۱۵] ایک آہ کی[۱۶] اور اوسے کہا افتح یعنی

کھل جا (۳۵) و وہین اوسکے کان کھل گئے اور اوسکی زبان کی گرہ بھی کھل گئی اور وہ خوب بولنے لگا (۳۶) اور اوسنے اونھین حکم دیا کہ کسی سے نہ کہین لیکن جتنا اوسنے منع کیا تھا وے اوتنا زیادہ مشہور کرتے تھے (۳۷) اور اونھون نے نہایت حیران ہوکے کہا اوسنے سب کچھ اچھا کیا کہ بہرون کو سننے کی اور گونگون کو بولنے کی طاقت دیتا ہے۔ مرقس ۶-۱۴ + یوحنا ۱۱-۴۱ + ۱۷-۱ + یوحنا ۱۱-۳۳ و ۳۸ + یسعیاہ ۳۵-۵ و ۶ + متی ۱۱-۵ + متی ۵-۳۳ +

---

(۳۴) آسمان کی طرف نظر کرکے۔ وہ اِس سے ظاہر کرتا ہے کہ وہ یہ بات دنیاوی یا شیطانی طاقت سے نہین کرتا تہا بلکہ اوس یکتائی کے سبب سے جو اوسمین اور خدا باپ مین ہے کرتا تہا۔ آہ کی سیا تو کمال اشتیاق خدا کی طرف تہا یا یہ آہ وہ ہمدردی کی آہ تہی جو لوگون کی تکلیف کے سبب سے اوس سے نکلتی تہی۔ افتح یہ لفظ جیسا "تالیتہا قومی" جو مُردے لڑکے کے کان مین پڑا وہی لفظ بلا ترجمہ ہے جو مسیح کی زبان سے اِس وقت صادر ہوا۔ مرقس یہانپر وہی لفظ اور وہی زبان جو بولا لکھتا ہے۔ وہ سمجھتا تہا کہ یہ لفظ جسمین ایسی تاثیر تہی جو بہرے کانون مین پہنچ سکتی تہی یاد کے لایق لفظ ہے۔ وہ ہر زمانہ کی کلیسیا مین اِن لفظون کو رکہنے کے لایق سمجھتا تہا کیونکہ ہمکو ان سے خیال آتا ہے کہ مسیح کی آواز قیامت کے دن مُردون کے کان مین پڑیگی اور وے جی اوٹھینگے۔

(۳۵) اوسکی زبان کی گرہ بھی کھل گئی۔ یہ مجازی بات نہین ہے اور اِس سے صاف صاف ظاہر ہے کہ یہ عارضہ زبان پر جھلّی ہونے کے سبب سے تہا

(۳۶) کسی سے نہ کہین۔ ہیرودیس بادشاہ کا محل قیصریہ فلپی مین کچھ دور نہ تہا ایسا نہو کہ وہ کسی بات کا ملزم ہو اسلیئے اوسنے منع کیا کہ کسی سے نہ کہین +

اٹھوان باب

اون دنون جب بڑی بھیڑ جمع تھی اور اون پاس کچھ کھانے کو نہ تھا یسوع نے اپنے شاگردون کو پاس بلا کے اونھین کہا (۲) مجھے اس بھیڑ پر رحم آتا ہے کہ اب تین دن گذرے کہ یے لوگ میرے ساتھ ہین اور اون کے پاس کچھ کھانے کو نہین (۳) اگر مین اونھین بھوکے گھر جانے کو رخصت کرون تو وے راہ مین ماندے پڑینگے کیونکہ بعضے اونمین ہین جو دور سے آئے ہین (۴) اوسکے شاگردون نے اوسے جواب دیا کہ اس ویرانے مین کہان سے کوئی آدمی روٹی پاوے کہ انھین سیر کرے (۵) تب اوسنے اونسے پوچھا کہ تمھارے پاس کتنی روٹیان ہین وے بولے سات (۶) پھر اوسنے لوگون کو حکم کیا کہ زمین پر بیٹھ جائین اور اوسنے وہی سات روٹیان لین اور شکر کر کے توڑین اور اپنی شاگردونکو دین کہ اونکے آگے رکھین اور اونھون نے لوگونکے آگے رکھدین (۷) اور اونکے پاس کئی ایک چھوٹی مچھلیان تھین سو اونپر برکت مانگ کے حکم کیا کہ انھین بھی آگے دھرین (۸) چنانچہ اونھون نے کھایا اور سیر ہوئے

اور اون ٹکڑون کی جو بچ رہے تھے سات ٹوکریان اوٹھائین (۹) اور
کھانے والے چار ہزار کے قریب تھے پھر اوسنے اونھین رخصت
کیا (۱۰) اور وہ اپنے شاگردون کے ساتھ فوراً کشتی پر چڑھ کے
دلمنوتا کی طرف مین آیا (۱۱) تب فریسی نکلے اور اوس سے حجت کرکے
اوسکے امتحان کے لیئے آسمان سے کوئی نشان چاہا (۱۲) اوسنے اپنے
دل سے آہ کھینچکے کہا اِس زمانہ کے لوگ کیون نشان چاہتے ہین
مین تمسے سچ کہتا ہون کہ اِس زمانہ کے لوگون کو کوئی نشان دیا نہ جائیگا
(۱۳) اور وہ اونسے جدا ہوکے پھر کشتی پر چڑھکے پار گیا (۱۴) اور
وے روٹی لینے کو بھول گئے تھے اور کشتی پر سوا ایک روٹی
کے اون پاس کچھ نہ تھا (۱۵) اور اوسنے اونھین یون فرمایا خبردار
فریسیون کے خمیر اور ہیرودیس کے خمیر سے پرہیز کرو۔

متی ۱۵-۳۲+ متی ۱۵-۳۴+ مرق ۶-۳۸+ متی ۱۴-۱۹+ مرق ۶-۴۱+ متی ۱۵-۳۹+ متی ۱۲-۳۸+ ۱۶-۱+ یوحنا ۶-۳۰+
متی ۱۶-۴+ متی ۱۶-۶+ لوق ۱۲-۱+

آٹھوان باب

چار ہزار آدمیونکا کھلانا (۱-۹) (متی ۱۵-۳۲-۳۹ آیت کی شرح دیکھو)
(۱۰) دلمنوتا ــ یہ جگہ آجتک نہین معلوم ہے لیکن مفسرین اسکا پتہ گنیسرت کی جھیل کی مغرب طرف مگدلا کے قصبے کے پاس

جسکا ذکر متی ۱۵-۳۹ مین ہے بتاتے ہین لیکن ڈاکٹر ٹامسن صاحب نے دریاے یردن پر ایک چہوٹا قصبہ دالمنیا جو جھیل کے جنوب مین ہے دیکہا جسکو وہ سمجھتے ہین کہ یہ وہی دلمنوتہا ہے۔ جب دالمنیا وہی ہے تو مرقس اور متی کے درمیان اختلاف نہ ہوگا مسیح اول دالمنیا کو گیا پہر وہان سے کشتی مین سوار ہو کر مگڈالا کو گیا پس مرقس ٹہیک لکہتے ہین کہ مسیح دالمنوتہا کی طرف مین آیا" اور معلوم ہوتا ہے کہ وہان سے مگڈالا کو گیا جیسا متی بیان کرتا ہے۔ اوس صورت مین متی صرف اوس جگہہ کا بیان کرتا ہے جہان ہمارا خداوند قبل کشتی سے اوترنے کے گیا۔

بعض مخالفین انجیل اِس مقام پر مخالفت ثابت کرنا چاہتے ہین لیکن اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وے انجیل کے بیانات کو اچھی طرح نہین سمجھتے ہین۔ ایسے اختلافات سے صرف اِتنا پایا جاتا ہے کہ انجیل نویسون نے جو کچھ لکہا ہے اپنے اپنے طور پر بغیر مشورے کسی دوسرے کے لکہا ہے۔ سب نے ایکہی سفر کا احوال اپنے طرز پر قلمبند کیا ہے جس سے عبارت مین فرق ہو گیا ہے لیکن مطلب سب کا واحد نہایت صحیح ہے۔

(۱۳) پار گیا۔ یعنی وہ دلمنوتا یا مگڈالا سے شمال و مشرق کیطرف گیا۔ متی ۱۶-۵ کی شرح دیکہو

نابینا آدمی کا چنگا ہونا۔ ۲۲-۲۶ آیت۔ یہ معجزہ صرف مرقس ہی نے لکہا ہے۔

(۱۶) تب وے آپسمین گفتگو کر کے کہنے لگے یہ اسلیئے ہے کہ ہمارے ساتھہ روٹی نہین (۱۷) یسوع نے یہ دریافت کر کے اونہین فرمایا تم کیون خیال کرتے ہو کہ یہ اسلیئے ہے کہ ہمارے ساتہ روٹی نہین کیا تم اب تک نہین جانتے اور نہین سمجھتے کیا تمہارا دل ابتک سخت ہے۔ (۱۸) آنکھین ہوتے ہوئے نہین دیکھتے اور کان ہوتے ہوئے نہین سنتے اور کیا تمہین یاد نہین (۱۹) جسوقت مینے وہ پانچ روٹیان پانچہزار کے لیئے توڑین تمنے ٹکڑون سے کتنی ٹوکریان

بھرین اوٹھائین اونھون نے اوس سے کہا بارہ[۱] (۲۰) اور جب وقت سات چار ہزار کے لیئے توڑین تمنے ٹکڑون سے کتنی ٹوکریان بھری اوٹھائین اونھون نے کہا سات[۱] (۲۱) تب اوس نے اونھین کہا پہر تم کیون نہین سمجھتے[۱۲] (۲۲) پھر وہ بیت صیدا مین آیا اور وے ایک اندہے کو اوس پاس لائے اور اوسکی منّت کی کہ وہ اوسے چھوئے (۲۳) وہ اوس اندہے کا ہاتھ پکڑ کے اوسے بستی کے باہر لیگیا اور اوسکی آنکھون مین تھوک کے[۱۳] اپنے ہاتھ اوسپر رکھے اور اوس سے پوچھا کیا تو کچہ دیکھتا ہے۔

متی ۱۶- ۷، مرقس[۹] ۶- ۴۲ ۵ متی ۱۴- ۲۰ مرقس ۶- ۴۳ لوق ۹- ۱۷ یوحنا ۶- ۱۳ متی[۱۱] ۱۵- ۳۷ ۸- آیت مرقس[۲] ۶- ۵۲ و ۱۷- آیت مرقس[۱۳] ۷- ۳۳

(۲۲) اندہے کو۔ ۲۴- آیت سے یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ اندہا پیدایشی نہین تہا۔
اوسکی منّت کی کہ وہ اوسے چھوئے۔ اسمین کچہ شبہ نہین کہ وے سمجھتے تہے کہ خداوند مسیح کے چھونے سے وہ اچھا ہوجائیگا ؛
(۲۳) اوسکی آنکھون مین تھوک کے (۷ باب کی ۳۳ آیت کی شرح دیکھو)
کیا تو کچہ دیکھتا ہے۔ ہمارے خداوند کا یہ سارا معاملہ یعنے اوّل کسیقدر چنگا کرنا اور پہر بالکل چنگا کردینا ایسی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحت بالکل اوس ہی کے حکم پر موقوف تہی۔ بعض وقت وہ بدون بات یا اشارے کے جھٹ پٹ چنگا کردیتا تہا اور کبھی بات اور اشارے سے کام کرتا تہا اور کبھی جیسا یہانپر حالت یا اشارے سے جب

وہ چاہتا تہا تتم تہم کے چنگا کرتا تہا گویا اوسی ہی کے اختیار مین تہا جیسا وہ چاہتا تھا یا تو جلد یا دیر مین بیماری دور ہوتی تہی

(۲۴) اوسنے نظر اوٹھا کے کہا مین درختون سے آدمیون کو چلتے دیکھتا ہون (۲۵) تب اوسنے پہر اوسکی آنکھون پر اپنے ہاتھہ رکھے اور پھر اوپر دیکھنے کو فرمایا اور وہ چنگا ہوا اور سب کو اچھی طرح دیکھا (۲۶) اور اوسنے اوسے یہ کہکے گھر بھیجا کہ بستی مین نہ جا اور بستی مین کسی سے مت کہہ (۲۷) تب یسوع اور اوسکے شاگرد قیصریہ فلپی کی بستیون مین گئے اور راہ مین اوسنے اپنے شاگردون سے پوچھا اور اونھین کہا کہ لوگ کیا کہتے ہین کہ مین کون ہون (۲۸) اُنھون نے جواب دیا کہ یوحنا بتپسمہ دینے والا اور بعضے الیاس اور بعضے تینون مین سے ایک (۲۹) پھر اوسنے اونھین کہا تم کیا کہتے ہو کہ مین کون ہون۔ پطرس نے جواب مین اوس سے کہا تو تو مسیح ہے (۳۰) تب اوسنے تاکید کی کہ میری بابت کسی سے یہ مت کہو (۳۱) پھر وہ اونھین سکھلانے لگا کہ ضرور ہے کہ ابن آدم بہت سا دکھہ اوٹھاوے اور وہ بزرگون اور سردار کاہنون اور

فقیہوں سے رد کیا جاے اور مارا جاے اور تین روز کے پیچھے جی اوٹھے[19] (۳۲) اور اوسنے یہ بات صاف کہی - تب پطرس اوسے الگ لیجا کے اوسپر جھنجھلانے لگا (۳۳) پر اوس نے پھر کے اور اپنے شاگردون پر نگاہ کر کے پطرس پر جھنجھلایا اور کہا اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو کیونکہ تو خدا کی چیزون کی نہین بلکہ انسان کی فکر کرتا ہے (۳۴) تب اوسنے ادن لوگون کو اپنے شاگردون کے ساتھ بلا کے اونسے کہا جو کوی میرے پیچھے آیا چاہے چاہیے کہ وہ اپنے سے انکار کرے اور اپنی صلیب کو اُٹھا کے میری پیروی کرے

متی ۱۶ - ۲۱ + مرقس ۹ - ۳۱ + متی ۱۷ - ۲۲ + لوق ۹ - ۲۲ + متی ۲۰ - ۱۷ + مرقس ۱۰ - ۳۲ + لوق ۱۸ - ۳۱ + متی ۲۶ - ۲۴ + متی ۱۰ - ۳۸ + ۱۶ - ۲۴ + لوق ۹ - ۲۳ + ۱۴ - ۲۷ + یوحنا ۱۲ - ۲۵

(۲۴) مین درختون سے آدمیون کو چلتے دیکھتا ہون - اگر وہ آندہا پیدا ہوتا تو اسطرح درخت یا آدمیون کو نہین پہچانتا - کوئی شخص جو پہلی مرتبہ بینا ہوا ہو ایسا نہین ہے جو دایرے اور مربع کے درمیان فرق جانتا ہو کوئی چیز اگر اوسنے کبھی دیکھی نہو تو کیسے اوسکو کسی اور چیز سے نسبت دیسکتا ہے -

(۲۶) اور بستی مین کسی سے مت کہو - یعنی کسی آدمی سے جو بستی مین رہتا ہو مت کہو - اغلب ہے کہ اوسوقت حاکمون کے دل مین مسیح کے حاکم ہونیکا شبہ تہا - ہیرودیس فیلپوس کا محل قیصریا فلپی کے نزدیک شاید کہ بیت صیدا مین تہا - اگر درحقیقت ایسا ہی تہا تو یہ سبب ہوگا کہ یسوع اوس آدمی کو بستی سے باہر لیگیا

اور منع کیا کہ وہ بستی مین کسی آدمی سے نہ کہے ۔

(۲۷) تب یسوع ۔ ۔ ۔ گئے۔ یعنی بیت صیدا سے قیصریہ شہر کے نزدیک گاؤن مین گئے۔ یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ خداوند مسیح خاص شہر مین گیا ۔

(۳۵) اسلیئے کہ جو کوئی چاہتا کہ اپنی جان بچاوے اوسے گنوایگا[۲۱] پر جو کوئی میرے اور انجیل کے لیئے اپنی جان گنواویگا وہی اوسے بچاویگا (۳۶) کیونکہ اگر کوئی آدمی ساری دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اوٹھاوے تو اوسے کیا فائدہ ہوگا (۳۷) اور آدمی اپنی جان کے بدلے مین کیا دیگا (۳۸) کیونکہ جو کوئی اس زناکار اور خطاکار زمانے مین مجھسے اور میری باتون سے شرمائیگا[۲۲] ابن آدم بھی جب اپنی باپ کی حشمت سے پاک فرشتون کے ساتھ آویگا اوس سے شرمائیگا۔[۲۳]

[۲۱] یوحنا ۱۲-۲۵ + [۲۲] رومیون ۱-۱۶ + ۲ تمطاؤس ۱-۸ + ۲-۱۲ - متی ۱۰-۳۳ + لوقا ۹-۲۶ + ۱۲-۹ +

(۳۸) ابن آدم جب اپنے باپ کی حشمت سے۔ پاک فرشتون کے ساتھ آویگا آدم کی اولاد اور ابن آدم دونون عدالت کے دن موجود ہونگے - وہ تخت پر بیٹھیگا اور وے اوسکے سامنے کھڑے ہوونگے ۔

نوان باب

اوسنے اونھین کہا مین تمسے سچ کہتا ہون کہ اونمین سے جو یہان

کھڑے ہین بعضے ہین کہ جبتک خدا کی بادشاہت قدرت سے آتی نہ
دیکھین موت کا مزانہ چکھین گے (۲) اور چھہ دن بعد یسوع نے
پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو ساتہ لیا اور اونھین ایک اونچے
پہاڑ پر الگ لیگیا اور اونکے آگے اوسکی صورت بدل گئی (۳) اور
اوسکی پوشاک چمکتی اور بہت سفید اور برف کیطرح ہوگئی کہ ویسی
دنیا مین کوئی دہوبی سفید نہ کرسکے (۴) تب الیاس موسیٰ کے
ساتہ اونھین دکھائی دیا اور وے یسوع سے گفتگو کرتے تھے
(۵) پطرس نے مخاطب ہوکر یسوع سے کہا کہ اے ربی ہمارے
لیئے بہتر ہے کہ یہان رہین اور تین ڈیرے بناوین ایک تیرے
اور ایک موسیٰ کے اور ایک الیاس کے لیئے (۶) کیونکہ وہ
نہ جانتا تھا کہ کیا کہتا اسلیئے کہ وے بہت ڈر گئے تھے (۷) تب ایک
بادل نے اونپر سایہ کیا اور اوس بادل مین سے ایک آواز آئی
اور یہ کہتی تہی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے اوسکی سنو (۸) اور یکایک
اونھون نے ادھر ادھر نظر کرکے یسوع کے سوا کسی کو اپنے
ساتہ نہ دیکھا (۹) جب وے پہاڑ سے اوترتے تھے اوس نے

اونھین حکم کیا کہ جو کچھ تمنے دیکھا ہے جبتک ابن آدم مُردون مین سے جی نہ اوٹھے کسی سے نہ کہنا (۱۰) اور وے اوس کلام کو آپس ہی مین رکھکے چرچا کرتے تھے کہ مُردون سے جی اوٹھنے کے کیا معنی ہین - متی ۱۶-۲۸ + لوق ۹-۲۷ + متی ۲۴-۲۴-۳۱-۲۵-۳۱ - لوق ۲۲-۱۸ + متی ۷-۱ لوق ۹-۲۸ + دانی ۷-۹ + متی ۲۸-۳ + ۱۱ یونانی مین - جواب دیکے - متی ۱۰-۱۹ +

نوان باب

(۱۰) مُردون مین سے جی اوٹھنے کے کیا معنی ہین - وہ شاگرد آپسمین یون پوچھتے ہونگے کہ وہ حقیقت مین مریگا یا یہ بات مجازی ہے - اور اگر مجازی ہے تو اِس سے کیا مطلب ہے - اگر وہ حقیقت مین مریگا تو یہ بات کیونکر ہوگی اور اوسوقت ہمارا کیا حال ہو جاے گا - کیا وہ حقیقت مین پھر جی اوٹھیگا - اگر وہ جی نہ اوٹھے تو وہ معجزہ کیونکر کرتا تھا اور اوسکی تعلیم کہان گئی اور اوسکی صورت جو پہاڑ پر بدل گئی یہ کیا معاملہ تھا - یہ تعجب کی بات ہے کہ مسیح کے مصلوب ہونے سے اوسکے شاگرد اوسکے جی اوٹھنے سے بالکل نا اُمید ہو گئے حتی کہ جب وہ جی اوٹھا اونے مشکل سے مانتے تھے کہ وہ درحقیقت جی اوٹھا ہے - ۱۶ باب کی ۱۰ و ۱۱ - آیت کی شرح دیکھو +

(۱۱) پھر اونھون نے اوس سے کہا اور پوچھا کہ فقیہ کیون کہتے ہین کہ پہلے الیاس کا آنا ضرور ہے (۱۲) اوسنے جواب مین اونھین کہا کہ الیاس تو پہلے آتا ہے اور سب کچھ بحال کرتا ہے اور ابن آدم کے حق مین بھی کیونکر لکھا ہے کہ وہ بہت سا رنج اوٹھائیگا اور حقیر کیا جائیگا

لیکن مین تمسے کہتا ہون کہ الیاس آچکا ہے اور جیسا اوسکے حق مین لکھا گیا تھا اونھون نے جو کچہ چاہا اوسکے ساتھہ کیا (۱۴) اور جب وہ اپنے شاگردون کے پاس آیا اونکے چارونطرف بڑی بھیڑ اور فقیہونکو اونسے بحث کرتے دیکھا (۱۵) اور فی الفور ساری بھیڑ اوسے دیکھکر نہایت حیران ہوئی اور اوس پاس دوڑکے اوسے سلام کیا۔ (۱۶) تب اوسنے فقیہون سے پوچھا تم اونسے کیا بحث کرتے ہو۔ (۱۷) ایک نے اوس بھیڑ مین سے جواب دیا اور کہا اے اوستاد مین اپنے بیٹے کو جسمین گونگی روح ہے تیرے پاس لایا ہون۔ (۱۸) وہ جہان کہین اوسے پکڑتی پٹک دیتی ہے اور وہ کف بھر لاتا ہے اور اپنے دانت پیستا ہے اور وہ سوکھہ جاتا ہے مینے تیرے شاگردون سے کہا تھا کہ وی اوسے باہر کردین پر وے نہ کر سکے (۱۹) اوسنے اُسکے جواب مین کہا اے بے ایمان قوم مین کب تک تمہارے ساتھہ رہون مین کب تک تمہاری برداشت کرون اُسے میرے پاس لاؤ (۲۰) وے اوسے اوس پاس لائے اور جب

اوسنے اوسے دیکھا فی الفور روح نے اوسے اینٹھایا[۱۲] اور وہ زمین پر گرا اور کف بھر لاکے لوٹنے لگا (۲۱) تب اوسنے اوسکے باپ سے پوچھا کتنی مدت سے یہ اوسکو ہوا وہ بولا بچپن سے[۱۰]

ق ۴-۵+متی ۱۷-۱۰+مرقس ۹-۲۲+یس ۳۵-۲+دان ۹-۲۶+لوق ۲۳-۱۱+فلپ ۴-۷+متی[۹] ۱۱-۱۴+۱۷-۱۲+لوق ۱-۱۰+متی[۱۰] ۱۷-۱۴+لوق ۹-۳۷+متی[۱۱] ۱۷-۱۴+لوق ۹-۳۸+مرقس[۱۲] ۱-۲۶+لوق ۹-۴۲+

آیات ۱۴-۲۱) متی ۱۷ باب کی ۱۴-۲۱ آیت کی شرح دیکھو+

(۲۲) اور بہت بار اوسے آگ مین اور پانی مین ڈالتی تہی تاکہ اوسے جان سے مارے پر اگر تو کچھہ کر سکتا ہے تو ہمپر رحم کرکے ہماری مدد کر (۲۳) یسوع نے اوسی کہا اگر تو ایمان لا سکے تو ایماندار کے لئے سب کچھہ ہو سکتا ہے[۱۳] (۲۴) تب فی الفور اوس لڑکے کا باپ چلایا اور آنسو بہاکے کہا ایخداوند مین ایمان لاتا ہون تو میری بے ایمانی کا چارہ کر (۲۵) جب یسوع نے دیکھا کہ لوگ دوڑکے جمع ہوتے ہین تو اوس ناپاک روح کو ملامت کرکے اوس سے کہا اے گونگی بہری روح مین تجھے حکم کرتا ہون اس سے باہر نکل اور اسمین پھر کبھی مت داخل ہو (۲۶) وہ چلاکر اور اوسے

بہت اینٹھا کر اوس سے نکل گئی اور وہ مُردہ سا ہو گیا ایسا کہ بہتون نے کہا کہ وہ مر گیا۔ متی ۱۷: ۱-۲۰ + مرقس ۱۱-۲۳ + لوقا ۲-۴۰ + یوحنا ۱۱-۴۴ +

(۲۲) **اگر تو کچھ کر سکتا ہے** سباپ کو امید تھی لیکن قوی امید نہ تھی وہ اپنے بیٹے کا حال بہت مشکل جانتا تھا اوسنے یسوع کی قدرت کی نسبت سُنا اور شاید اوسنے اوسکا کوئی معجزہ دیکھا ہو لیکن شاید اوسکو گمان تہا کہ جب مسیح کے شاگرد چنگے نہین کر سکتے ہین تو پہر کوئی نہین کر سکتا ہے۔

(۲۳) **اگر تو ایمان لا سکے** - خدا پہلے پہل ہمکو بغیر ثبوت دیئے ہوئے نہین چاہتا کہ ہم کسی بات کا یقین کرین اسی طرح خداوند مسیح نے پہلے پہل اپنی الوہیت کا ثبوت دیا اسلیئے کہ لوگون کو یقین ہو۔ اور جب ایسا ثبوت مل چکا تو چاہیئے تہا کہ وہ آدمی یقین کرتا او مسیح نے مناسب جانا کہ اوس شخص کے بیٹے کا چنگا ہونا ایمان کی شرط پر موقوف ہو۔

تو ایماندار کے لئے سب کچھ ہو سکتا ہے - سمجھنا کہ "سب کچھ" سے یہان کس قسم کی چیزین مراد ہین یہ شرط "ایماندار کے لئے" ہے ہر شخص کے لئے جو بیفکری اور گستاخی سے ایمان لاتا ہے نہین ہے۔ خدا صرف اوس ہی کی دعا قبول کرتا ہے جو اوسکی مرضی کے مطابق ایمان کے ساتھ مانگتا ہے چنانچہ مسیح ایسے ایمان کا ذکر کرتا ہے۔ "سب کچھ" مراد وہ چیزین ہین جو ایماندار کے مناسب حال ہین۔

(۲۴) **ایخداوند مین ایمان لاتا ہون تو میری بے ایمانی کا چارہ کر** - یعنی مین اپنی ساری طاقت سے ایمان لاتا ہون مجھے زیادہ طاقت بخش تا کہ میرا ایمان زیادہ کامل ہو۔ اوس شخص کا ایمان جتنا چاہیئے تھا اوتنا قوی ہو گیا اسلیئے مسیح اوسکی درخواست پوری کر سکتا تہا۔

(۲۵) **جب یسوع نے دیکھا کہ لوگ دوڑ کے جمع ہوتے ہین تو اوس ناپاک روح کو ملامت کر کے اوس سے کہا** - دیکھیئے مسیح نے نہ تو اوس لڑکے سے اور نہ اوسکی بیماری سے کہا بلکہ اوس ناپاک روح سے جو اوس لڑکے مین تھی اور جسکے سبب سے وہ بیمار تہا +

گونگی اور بہری - وہ روح گونگی اور بہری نہین تھی کیونکہ یہ صاف ظاہر ہے کہ اوسنے یسوع کی بات سُنی اور وہ اس لڑکے سے نکلی تو چلائی +

(۲۷) تب یسوع نے اوسکا ہاتھ پکڑ کے اوسے اوٹھایا اور وہ

اوٹھکر کھڑا ہوا (۲۸) اور جب وہ گھر مین آیا اوسکے شاگردون نے خلوت مین اوس سے پوچھا کہ ہم اوسے کیون نہ نکال سکے (۲۹) اوسنے اونھین کہا کہ یہ جنس سوا دعا اور روزہ کے کسی اور طرح سے نکل نہین سکتی (۳۰) پھر وے وہان سے روانہ ہوئے اور جلیل مین ہو کے گذر گئے اور اوسنے چاہا کہ کوئی نہ جانے (۳۱) اسلیئے کہ اوسنے اپنے شاگردون کو سکھلایا اور اونھین کہا کہ ابن آدم لوگون کے ہاتھ مین گرفتار کروایا جاتا ہے اور وے اوسے قتل کرینگے اور وہ مارا جا کے تیسرے دن پھر جی اوٹھیگا (۳۲) لیکن اونھون نے یہ بات نہ سمجھی اور اوس سے پوچھنے مین ڈرے (۳۳) پھر وہ کفرناحوم مین آیا اور گھر مین پہونچکے اونسے پوچھا کہ تم راستے مین باہم کیا بحث کرتے تھے (۳۴) پر وے چپ رہے اسلیئے کہ وے راہ مین ایک دوسرے سے بحث کرتے تھے کہ ہم مین سے بڑا کون ہے (۳۵) پھر اوسنے بیٹھکے اون بارہ کو بلایا اور اونھین کہا کہ اگر کوئی چاہے کہ پہلے درجہ کا ہو وہ سب مین پچھلا اور سب کا خادم ہوگا۔

(۳۶) اور ایک چھوٹے لڑکے کو لیکے اونکے بیچ مین کھڑا کیا اور جب اوسے گودی مین لیا تھا اونسے کہا (۳۷) جو کوئی میرے نام کے لئیے ایسے لڑکون مین سے ایک کو قبول کرے مجھی قبول کرتا ہے اور جو کوئی مجھے قبول کرتا ہے نہ مجھے بلکہ اوسے جسنے مجھے بھیجا ہے قبول کرتا ہے (۳۸) تب یوحنا نے اوسے جواب دیکے کہا اے اوستاد ہمنے ایک کو تیرے نام سے دیوؤن کو نکالتے دیکھا اور وہ ہمارا پیرو نہین اور ہمنے اوسے منع کیا کیونکہ وہ ہماری پیروی نہین کرتا۔ متی ۱۸-۱۰۔۱۹+متی ۱۶-۲۲+لوق ۹-۴۴+متی ۱۸-۱+لوق ۹-۴۶+۲۲-۲۴+متی ۱۰-۴۲ و ۲۷+مرق ۱۰-۴۴+متی ۱۹-۲+مرق ۱۰-۱۶+متی ۱۰-۴۰+لوق ۹-۴۸+

آیات (۳۰-۳۲) پیشینگوئی مسیح سے درباب اپنی موت اور جی اوٹھنے کے (متی ۲۲ کی شرح دیکھو)

(۳۲) اوس سے پوچھنے مین ڈرے۔ ہمارے خداوند نے اس معاملے کے بارے مین اونکو پوچھنے کی ہمت نہ دی۔ وہ ہر معاملہ کو اپنے ہی طور پر رفتہ رفتہ کھول دیتا تھا۔ جیسا کہ وہ دیکھتا تھا کہ اونکی سمجھہ اس لایق ہو گئی اوس پچھلے عیدفسح کے کھانے تک اون کو بھی خوب یقین نہ ہوا کہ مسیح مر جاویگا در کنار رہا یہ اعتقاد کہ وہ پھر جی اوٹھیگا

(آیت ۱۰ کی شرح دیکھو)

(۳۸) ہمنے ایک کو تیرے نام سے دیوؤن کو نکالتے دیکھا یہ معلوم ہوتا ہے کہ بہت آدمیون سے جو ہمارے خداوند کی باتین سنتے تھے ایک یہ بھی تھا جو اسقدر اوسپر اعتقاد رکھتا تھا اگرچہ وہ حواری نہین تھا مگر معجزہ کرسکتا تھا+

ہمارا پیرو نہین ۔ اغلب ہے کہ اوسکو مسیح نے کوئی خاص حکم جیسا رسولون کو دیا تہا منادی کرنے یا معجزہ دکھانیکا نہین دیا تہا ۔

(۳۹) تب یسوع نے کہا اوسے منع نکرو کیونکہ ایسا کوئی نہین جو میرا نام لیکے کوئی کرامات کرے اور مجھے فی الفور برا کہہ سکے[21] (۴۰) وہ جو ہمارا مخالف نہین ہماری طرف ہے[22] (۴۱) اسلیئے کہ جو کوئی میرے نام پر ایک پیالہ پانی تمہین اسواسطے کہ تم مسیح کے ہو پینیکو دے مین تم سے سچ کہتا ہون کہ وہ اپنا اجر کبھی نہ کہویگا[23] (۴۲) اور جو کوئی ان چھوٹون مین سے جو مجھپر ایمان لاتے ہین ایک کو ٹھوکر کھلاوے اوسکے لیئے یہ بہتر تہا کہ چکی کا پاٹ اوسکے گلے مین باندہا جاوے اور وہ سمندر مین ڈالا جاوے (۴۳) اور اگر تیرا ہاتھ تجھے ٹھوکر کھلاوے تو اوسے کاٹ ڈال کہ زندگی مین ٹنڈا داخل ہونا تیرے لیئے اوس سے بہتر ہے کہ دو ہاتھ رکھتے ہوئے جہنم کے بیچ اوس آگ مین جو کبھی نہین بجھتی ہے ڈالا جاے[2] (۴۴) جہان اونکا کیڑا نہین مرتا اور آگ نہین بجھتی[3] (۴۵) اور اگر تیرا پاؤن تجھے ٹھوکر

کہلاوے اوسے کاٹ ڈال کیونکہ زندگی مین لنگڑا داخل ہونا تیرے
لیئے اوس سے بہتر ہے کہ دو پاؤن رکہتے ہوئے جہنم کے بیچ اوس
آگ مین جو کبہی نہین بجہتی ڈہالا جاوے + گن ۱۱-۲۰+ لوق ۹-۴۹+ ۱- قرنتھ ۱۲-۳-متی ۱۲-
۲۴+ متی ۱۰-۴۲+ متی ۱۸-۶+ لوق ۱۷-۱+ ۱ اسٹ ۱۳-۱۲-۶-متی ۵-۲۹+۱۸-۸ و ۵۲ و ۴۸ آیتین + یسعیاہ ۶۶-۲۴+

(۳۹) اور مجہے فی الفور برا کہ سکے۔ اگر وہ میرا نام لیتا ہے تو وہ ضرور یقین کریگا کہ مین خدا کی طرف سے ہون۔ اگر وہ میرے نام سے کرامتین دکہا سکتا تہا تو اوسکا اعتقاد بھی بڑا اچہا ہوگا۔ اگر اوسکو خدا نے معجزے کرنے کی طاقت دی تو اوسپر فرض ہے کہ وہ معجزے کرے۔ میرے نام کے اعتقاد سے اگر وہ رحمت کے معجزے دکہلاتا ہے تو وہ میرے نام کو حقارت سے نہین لے سکتا ہے۔ وہ مجہکو دغا باز کبہی نہین کہے گا۔ یا فقیہون سے ملکر یہ نہ کہیگا کہ مین ناپاک روحین شیطان کی مدد سے نکالتا ہون۔ اگرچہ ہم اپنے خاص فرقہ کی تعلیم و بندوبست پسند کرین اور انکو جاری کرنے کے لیئے خوب ستعد رہین تاہم ہمین اون خوبیون اور نیکیون کو اور وہ سرگرمی جو کہ اور عیسائیون مین ہے تعصب سے حقیر نہ سمجہنا چاہیئے۔

(۴۰) وہ جو ہمارا مخالف نہین۔ یعنی ہر ایک دیوؤن کا نکالنے والا جو ہمسے علحدہ کام کرتا ہے اگر وہ ہمارا مخالف نہین ہے تو ہماری طرف ہوگا + وہ جو نیک کام کرتا ہے اور ہمارے خلاف نہین بولتا ہے نہ حجت اوٹہاتا ہماری طرف ضرور ہے۔

(۴۱) ایک پیالہ پانی تمہین اسواسطے کہ تم مسیح کے ہو پینیکو دے۔ متی ۱۰-۴۲ کی شرح دیکہو۔

آیات (۴۲ و ۴۳) (متی کی ۱۸-۶ کی شرح سے ملاؤ)

(۴۳) اوس آگ مین جو کبہی نہین بجہتی ہے۔ مسیح نے بڑی سنجیدگی سے تین دفعہ اِس محاورے کو کہا تاکہ معلوم ہو کہ اِس بات مین بہاری معنی ہین۔

(۴۴) جہان اونکا کیڑا نہین مرتا اور آگ نہین بجہتی (۴۷) اور اگر تیری

آنکھہ تجھے ٹھوکر کھلاوے اوسے نکال ڈال کہ خدا کی بادشاہت مین
کانا داخل ہونا تیرے لیئے اوس سے بہتر ہے کہ دو آنکھین رکھتے ہوئے
جہنم کی آگ مین ڈالا جاوے (۴۸) جہان اونکا کیڑا نہین مرتا اور آگ
نہین بجھتی (۴۹) کیونکہ ہر ایک شخص آگ سے نمکین کیا جایگا اور
ہر ایک قربانی نمک سے نمکین کیجاے گی (۵۰) نمک اچھی چیز ہے لیکن
اگر نمک بے مزہ ہوجاوے تو کس سے اوسے مزہ دار کروگے
پس آپ مین نمک رکھو اور آپسمین ملاپ کرو۔ احبٰ ۲-۱۳+ خرق ۴۳-۲۴+ متی ۵
۱۳+ لوق ۱۴-۳۴+ افس ۴-۲۹+ قل ۴-۶+ رؤم ۱۲-۱۸+ ۱۴-۱۹+ ۲ قر ۱۳-۱۱+ عبر ۱۲-۱۴+

(۴۹) آگ سے نمکین کیا جایگا - جیسا کہ نمک اپنی سڑنے کی دفع کرنے والی خاصیت کے سبب سے پاکیزگی کا ایک نشان قدیم سے ہے ویسا ہی یہانپر فقرہ "نمکین کیا جایگا" آگ سے پاک کیا جایگا کے معنی ہے اب ہر ایک جو کہ پاک کیا گیا حقیقت مین خدا کی روح کی آگ سے پاک کیا گیا ہے۔ متی ۳-۱۱ کی شرح دیکھو۔ اور وہ ہی خدا کی پاکیزگی کی آگ جو مقدسون کو پاک کرتی ہے گنہگارون کے لیئے سزا دینے والی آگ ہے جو اونہین گویا بھسم کرتی ہے۔ اصل مین ایک ہی آگ کا ذکر ۴۸ - ۴۹ آیت مین ہے۔ لفظ "کیونکہ" جو ہے ۴۹ - آیت کو ۴۸ سے ملاتا ہے پس بیان یون ہے - اوس پاکیزگی کی سختی کو جو کاٹ ڈالنے اور سب گناہ کے اعضا نکال ڈالنے سے تشبیہ دی گئی ہے برداشت کرو "کیونکہ" اِس سخت اور آتشی ترکیب سے انسان پاک ہوجاتے ہین جیسے قربانی نمک سے پاک ہوجاتی ہے +

اور ہر ایک قربانی نمک سے نمکین کیجاویگی - یونانی لفظ جسکا ترجمہ یہانپر "اور" ہوا جب

بھی ہو سکتا ہے پس اس طرح پر ایک مناسبت نکلتی ہے یعنی انسان آگ سے پاک ہو جاتا ہے جیسے ہر ایک قربانی نمک سے پاک کیجاتی ہے احب ۲-۱۳-

(۵۰) نمک اچھی چیز ہے - خواہ وہ حقیقی نمک ہو یا مجازی یعنی کوئی روحانی نعمت خدا نے اچھی چیز بنائی -
اگر نمک بے مزہ ہو جاوے - متی ۵-۱۳ کی شرح دیکھو
آپ مین نمک رکھو - پاکیزگی کا نشان جو نمک سے نسبت دیا گیا ہے تم مین ہو -
اور تم آپسمین ملاپ کرو - تمہاری پاکیزگی اور تمہاری پاک کرنیوالی عادت محبت کے ساتھ پائی جاوے - نمک محبت اور دوستی کا نشان ہے - اگر کوئی آدمی کسیکا نمک کھاوے اور پھر اوسکا دشمن ہو جاوے تو یہ بڑی نمکحرامی ہے وہ نمک جو پاکیزگی کا نشان ہے وہی صلح کا بھی نشان ہے ؞

دسوان باب

پھر وہ وہان سے اوٹھکر یردن کے پار یہودیہ کی سرحدون مین آیا اور لوگ اوس پاس پھر جمع ہوئے اور وہ اپنے دستور کے موافق پھر اونھین تعلیم کرنے لگا (۲) اور فریسیون نے اوس پاس آکے امتحان کی راہ سے اوس سے پوچھا کیا روا ہے کہ مرد جورو کو طلاق دے (۳) اوسنے اونھین جواب مین کہا کہ موسیٰ نے تمھین کیا حکم دیا (۴) وے بولے موسیٰ نے تو اجازت دی ہے کہ طلاق نامہ لکھکر طلاق دین (۵) تب یسوع نے جواب دیا اور اونھین کہا اوسنے

تمہاری سخت دلی کے سبب سے تمہارے لیئے یہ حکم لکھا (۶) لیکن خلقت
کی ابتدا سے تو خدا نے اونھین ایک نر اور ایک مادہ بنایا (۷) اِس
سبب سے مرد اپنے ماباپ کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے مِلا رہیگا
(۸) اور وے دونون ایک تن ہونگے سو وے اب دو تن نہین بلکہ
ایک تن ہین (۹) پس جسے خدا نے جوڑا ہے آدمی جُدا نہ کری (۱۰) اور
گھر مین پھر کے اوسکے شاگردون نے اوس سے اِس بات کی بابت
پوچھا (۱۱) اوسنے اونھین کہا جو کوئی جورو کو چھوڑے اور دوسری
سے بیاہ کرے تو اوسکی نسبت زِنا کرتا ہے (۱۲) اور اگر جورو اپنے
شوہر کو چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہی جاے تو وہ بھی زِنا
کرتی ہے (۱۳) پھر وے چھوٹے لڑکون کو اوس پاس لائے تا کہ وہ
اونھین چھوئے پر شاگردون نے اون لانیوالون کو ڈانٹا (۱۴) یسوع
یہ دیکھ کے ناخوش ہوا اور اونھین کہا چھوٹے لڑکون کو میرے
پاس آنے دو اور اونھین منع نہ کرو کیونکہ خدا کی بادشاہت اُنہون

ہی کی ہے (۱۵) مین تمسے سچ کہتا ہون جو کوئی خدا کی بادشاہت کو چھوٹے لڑکے کیطرح قبول نکرے وہ اوسمین داخل نہوگا (۱۶) پھر اوسنے اونھین اپنی گود مین لیا اور اونپر ہاتھہ رکھکے اونھین برکت دی۔ (۱۷) اور جب وہ راہ مین چلا جاتا تھا ایک شخص اوس پاس دوڑتا آیا اور اوسکے آگے گھٹنے ٹیک کے اوس سے پوچھا ای نیک اوستاد مین کیا کرون تاکہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہون (۱۸) یسوع نے اوس سے کہا تو مجھے نیک کیون کہتا ہے کہ نیک کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا۔

متی ۱۹-۱+ یوح ۱۰-۴۰+ ۱۱-۷+ متی ۱۹-۳+ است ۲۴-۱+ ۵-۳۱+ ۱۹-۶+ پیدا ۲-۲۴+ ۵-۲+ پیدا ۲-۲۴+ اقر ۷-۱۶+ افس ۵-۳۱+ متی ۵-۳۲+ ۱۹-۹+ لوق ۱۶-۱۸+ روم ۷-۳+ اقر ۷-۱۰ و ۱۱+ متی ۱۹-۱۳+ لوق ۱۸-۱۵+ اقر ۱۴-۲۰+ اپط ۲-۲+ متی ۱۸-۳+ متی ۱۹-۱۶+ لوق ۱۸-۱۸+

دسوان باب

آیات (۱-۱۱) (متی ۱۹-۱-۱۲ کی شرح دیکھو)

(۱۲) اگر جورو — یہ معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ کی شریعت مین عورت کے لیے کوئی قانون نتھا کہ وہ اپنے خاوند کو طلاق دے تو بھی کئی مثالین یہودی تواریخ مین اس بات کی ملتی ہین کہ عورت اپنے خاوند کی زندگی مین شادی کرتی تھی اور یہ نہین معلوم ہوتا کہ کوئی قانون ایسا تھا کہ اوس برے کام کے لئے سزا ملتی۔ مسیح حقیقت مین خاوند اور جورو دونون کو برابر اختیار طلاق دینے اور نالش کرنے کا دیتا ہے مگر فقط حرامکاری کے سبب سے اور اگر دونون مین سے کوئی حرامکاری کے سبب سے چھوڑا جاے تو پھر شادی کرنے کا حق نہین رہتا۔

آیات (۱۳-۱۶) چھوٹے بچّون کو برکت دینا (متی ۱۹-۱۳-۱۵ کی شرح دیکھو)
(۱۳) تاکہ وہ اونھین چھوٹے یہ عہد عتیق کے دستور کے موجب تہا پیدائش ۴۸-۱۴ مطابق اوس دستور کے اوسنے اونپر اپنا ہاتھ رکھکے اون کو برکت دی ◆

(۱۹) تو حکمون کو جانتا ہے زنا نہ کر خون نہ کر چوری نہ کر جھوٹھی گواہی نہ دے۔ فریب نہ دے۔ اپنے مان باپ کی عزت کر (۲۰) اوسنے جواب مین اوسے کہا ای اوستاد مینے جوانی سے ان سب کو مانا ہے (۲۱) تب یسوع نے اوسپر نگاہ کر کے اوسے پیار کیا اور اوس سے کہا ایک چیز تجھہ مین باقی ہے جا اور جو کچہ تیرا ہو بیچ ڈال اور غریبونکو دے تو تو آسمان پر خزانہ پاویگا[12] اور ادہر آ اور صلیب اوٹھا کے میرے پیچھے ہولے (۲۲) وہ اوس بات سے اوداس ہوا اور غم کھاتا ہوا چلا گیا کیونکہ بڑا مالدار تھا (۲۳) تب یسوع نے چارون طرف نظر کر کے اپنے شاگردون سے کہا خدا کی بادشاہت مین دولتمند کا داخل ہونا کیا ہی مشکل ہے[13] (۲۴) شاگرد اوسکی باتون سے حیران ہوئے تب یسوع نے پھر جواب مین اونھین کہا اے

انکو جو لوگ دولت پر بھروسا رکھتے ہین اونکے لئیے خدا کی بادشاہت مین داخل ہونا کیا ہی مشکل ہے (۲۵) کہ سوئی کے ناکے سے اونٹ کا جانا خدا کی بادشاہت مین دولتمند کے داخل ہونے سے آسان ہے۔ (۲۶) وے بہت ہی حیران ہوکے آپسمین کہنے لگے پھر کون نجات پاسکتا ہے (۲۷) یسوع نے اونکی طرف نگاہ کرکے کہا کہ انسان کے نزدیک ناممکن ہے پر خدا کے نزدیک نہین کیونکہ خدا کے نزدیک سب کچھ ہوسکتا ہے (۲۸) تب پطرس اوس سے کہنے لگا دیکھ ہمنے سب کچھ چھوڑا اور تیرے پیچھے ہو لئیے (۲۹) یسوع نے جواب مین کہا مین تمسے سچ کہتا ہون ایسا کوئی نہین جسنے گھر یا بھائیون یا بہنون یا باپ یا ما یا جورو یا لڑکے بالون یا کھیتون کو میرے اور انجیل کے لئیے چھوڑ دیا ہے (۳۰) جو بالفعل اس جہان مین سوگنا نہ پاوے گھر اور بھائی اور بہن اور ما اور لڑکے اور کھیت تصدیعون کے ساتھ اور آنیوالے جہان مین ہمیشہ کی زندگی پاویگا (۳۱) لیکن بہتیرے جو اگلے ہین پچھلے اور پچھلے اگلے ہونگے۔ خر ۲۰-۱۲-۱۷ + روم ۱۳-۹ + متی ۶-۱۹ و ۲۰ + ۱۹-۲۱ + لوق ۱۲-۳۳

متی ۱۹-۲۶ + لوق ۱-۳۷ + متی ۱۹-۲۶ + متی ۲۰-۱۷ + یرم ۳۲-۱۷ + اتم ۲-۳ + عبر ۱۱-۵ + زب ۲۲-۳۲ + اشع ۲-۱۲ + ایو ۴۲-۲ + لوق ۱۸-۲۳ + متی ۱۹-۲۹-۳۰ لوق ۱۸-۲۸-۳۰ + توج ۲-۹ + لوق ۱۸-۳۲-۳۴

آیات (۱۷-۳۱) دولتمند کی نجات کے بارے مین (متی ۱۹-۲۳-۲۴ کی شرح دیکھو)

(۳۲) اور جب وی راہ مین ہوکے یروسلم کو جاتے تھے یسوع اونسے آگے بڑہا تب وے حیران ہوئے اور پیچھے چلتے چلتے بہت ڈر گئے اور پھر بارہون کو لیکے جو کچہ اوسپر ہونیوالا تھا اونسے کہنے لگا کہ۔ (۳۳) دیکھو ہم یروسلم کو جاتے ہین اور ابن آدم سردار کاہنون اور فقیہون کے حوالہ کیا جایگا اور وے اوسکے قتل کا حکم دینگے اور اوسے غیر قومون کے حوالہ کرینگے (۳۴) اور وی اوس سے ہنسی کرینگے اور اوسے کوڑے مارینگے اور اوسپر تھوکینگے اور اوسے قتل کرینگے اور وہ تیسرے دن جی اوٹھیگا (۳۵) تب زبدی کے بیٹون یعقوب اور یوحنّا نے اوس پاس آکے کہا اے اوستاد ہم چاہتے ہین کہ جو کچہ ہم مانگین تو ہمارے لئے کر (۳۶) اوسنے اونسے کہا تم کیا

جاہتے ہو کہ مین تمہارے لیئے کرون (۳۷) اونھون نے اوس سے
کہا ہمکو بخش کہ تیرے جلال مین ہم ایک تیرے دہنے ہاتھ اور دوسرا
تیرے بائین ہاتھ بیٹھین (۳۸) تب یسوع نے اونھین کہا تم نہین
جانتے کہ کیا مانگتے ہو کیا وہ پیالہ جو مین پینے پر ہون تم پی سکتے ہو اور
وہ بپتسمہ جو مین پانے پر ہون تم پا سکتے ہو (۳۹) اونھون نے اوس سے
کہا کہ ہم سکتے ہین یسوع نے اونھین کہا تم وہ پیالہ جو مین پیتا ہون
پیوگے اور وہ بپتسمہ جو مین پانے پر ہون پاؤگے (۴۰) لیکن میرے
دہنے اور بائین ہاتھ کسیکو بیٹھنے دینا میرا کام نہین مگر اونکو جنکے
لیئے یہ تیار کیا گیا ہے (۴۱) جب اون دسون نے سُنا تو وے
یعقوب اور یوحنّا پر خفا ہونے لگے[۲۲] (۴۲) تب یسوع نے اُنھین
اپنے پاس بُلایا اور اونھین کہا تم جانتے ہو کہ وے جو غیر قومون
کے سرفراز کہلاتے ہین اونپر خاوندی کرتے ہین[۲۳] اور اونکے
بزرگ اونپر حکومت کرتے ہین - متی ۱۹ - ۳۰ + ۲۰ - ۱۶ + لوق ۱۳ - ۳۰ + متی ۲۰ - ۱۹ + لوق ۱۸ - ۳۱ +

مرقس ١٠-٤١ + ٩-٣١ + لوق ٩-٢٢ + ١٠-٣١ + متی ١٢-٢٠ + متی ٢٠-٢٢ || یا معلوم ہوتے - لوق ٢٢-٢٥ +

آیات (٣٢-٣٤) مسیح کی موت کی پیشخبری (متی ٢٠-١٧-١٩ کی شرح دیکھو)

(٣٢) اور جب وے راہ مین ہوکے یروسلیم کو جاتے تھے یسوع اونسے آگے بڑھا تب وے حیران ہوئے اور پیچھے چلتے ہوئے بہت ڈر گئے - یہ معاملہ بہت عجیب معلوم ہوتا ہے خداوند مسیح بلاخوف آگے چلنے کو آمادہ ہے لیکن اوسکے خوفزدہ شاگرد اسوقت یروسلم کو جاتے مین خوف کے مارسے تامل کرتے ہین - تب خداوند مسیح اونکے ساتہ ذرا ٹھہر کر راستہ مین بتلاتا ہے کہ پیشینگوئی جو میرے حق مین ہے اب پوری ہوگی اور وہ کام جسکے واسطے دنیا مین آیا اب تمام ہونا چاہتا ہے +

آیات (٣٥-٤٥) سلومی کی اپنے بیٹون کے لیئے درخواست (متی ٢٠-٢٠-٢٨ کی شرح دیکھو +

متی کے بیان کے بموجب یعقوب اور یوحنا کی ماںنے یہ درخواست کی لیکن اگر دونون بیٹون نے زبانی درخواست نہین کی تاہم اونھون نے اپنی ماں کے وسیلے سے درخواست تو کی بات وہی ہے +

(٤٣) پر تم مین ایسا نہ ہوگا بلکہ جو تم مین بڑا ہوا چاہے تمہارا خادم ہوگا (٤٤) اور تم مین سے جو کوئی سردار ہوا چاہے وہ سب کا بندہ ہوگا (٤٥) کیونکہ ابن آدم بہی نہین آیا کہ اوسکی خدمت کیجاوے بلکہ آپ خدمت کرے اور اپنی جان بہتون کے لیئے کفارہ مین دیوے

(٤٦) پہر وے یریحو مین آئے اور جب وہ اور اوسکے شاگرد اور ایک بڑی بہیڑ یریحو سے نکلتی تہی تمئی کا بیٹا برتمئی جو اندہا تہا راہ کے

کنارے بیٹھا ہوا بھیکھ مانگتا تھا (۴۷) اور یہ سُنکر کہ وہ یسوع ناصری ہے چلّانے اور کہنے لگا اَی داؤد کے بیٹے یسوع مجھپر رحم کر (۴۸) اور ہرچند بہتون نے اوسے ڈانٹا کہ چپ رہے پر وہ اور بھی زیادہ چلّایا کہ اَی داؤد کے بیٹے مجھپر رحم کر (۴۹) تب یسُوع نے کھڑے ہوکے حکم کیا کہ اوسے بُلاو اونھون نے اوس اندھے کو یہ کہکے بُلایا کہ خاطر جمع رکھ اوٹھ وہ تجھے بُلاتا ہے (۵۰) وہ اپنا کپڑا پھینک کے اوٹھا اور یسوع پاس آیا (۵۱) یسُوع نے مخاطب ہوکے اوس سے کہا تو کیا چاہتا ہے کہ مین تیرے لئے کرون اوس اندھے نے اوس سے کہا اے ا ربی یہ کہ مین اپنی آنکھین پاؤن (۵۲) یسوع نے اوس سے کہا جا تیرے ایمان نے تجھے بچایا وونہین اوسنے آنکھین پائین اور راہ مین یسُوع کے پیچھے چلا۔ متی ۲۰-۲۹ و ۳۰ + مرق ۹-۳۵ + لوق ۹-۴۸ + یوحنا ۱۳-۱۴ + فلپ ۲-۷ + متی ۲۰-۲۸ + اتم ۲-۶ + ططس ۲-۱۴ + متی ۲۰-۲۹ + لوق ۱۰-۳۵ + ا یونانی مین ربونی - متی ۹-۲۲ + مرق ۵-۳۴ +

آیات (۴۶-۵۲) نابینا برتمئی کا چنگا ہونا (متی ۲۰-۲۹-۳۴ کی شرح دیکھو)

(۴۶) برتمئی - لفظ "بر" کے معنی عبرانی مین بیٹے کے ہین مثلاً بریسوع یعنی یسوع کا بیٹا (اعم ۱۳-۶) بریونا برتھولما

برتمئی تمئی کا بیٹا تھا۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اوس علاقہ مین نابینا فقیر کر کے مشہور ہوا تھا اور اسی لیئے اوسکا نام بھی لکھا ہے۔ متی ۲۰ باب ۳۰ آیت کی شرح دیکھو +

گیارھوان باب

جب وے یروسلم کے نزدیک زیتون کے پہاڑ کے پاس بیت فگا اور بیت عنیا مین آئے اوسنے اپنے شاگردونمین سے دو کو بھیجا (۲) اور انسے کہا کہ اوس بستی مین جو تمہارے سامنے ہے جاؤ اور جب تم اُسمین داخل ہو گے ایک گدہی کے بندہے ہوئے بچّہ کو پاؤ گے جسپر کبھی کوئی سوار نہین ہوا اوسے کھولکے لے آؤ (۳) اور اگر کوئی شخص تمہین کہے کہ تم یہ کیون کرتے ہو تم کہیو خداوندکو اوسکی ضرورت ہے تو وہ فی الفور اوسے یہان بھیج دیگا (۴) وے گئے اور اوس بچّہ کو دروازہ کے نزدیک باہر بندہا ہوا جہان دوراہہ تھا پایا اور اوسے کھولا۔ (۵) بعضون نے اونمین سے جو وہان کھڑے تھے اونہین کہا یہ کیا کرتے ہو کہ گدہی کے بچّہ کو کھولتے ہو (۶) اونھون نے جیسا

یسوع نے فرمایا تھا کہا تب اونھون نے اونکو جانے دیا۔ (۷) وے اوس گدہی کے بچہ کو یسوع پاس لائے اور اپنے کپڑے اوسپر ڈال دیے اور وہ اوسپر سوار ہوا (۸) اور بہتون نے اپنی پوشاک کو راہ مین بچھایا اور اورون نے درختون کی ڈالیان کاٹ کے راہ مین بچھرائین (۹) اور وہ جو آگے پیچھے جاتے تھے پکار کے کہتے تھے کہ ہوشعنا مبارک وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے (۱۰) ہمارے باپ داؤد کی بادشاہت جو خداوند کے نام سے آتی ہے مبارک۔ عالم بالا مین ہوشعنا۔ متی ۲۱-۱-۱۱ + لوق ۱۹-۲۹ + یوح ۱۲-۱۴ + متی ۲۱-۸ (یعنی نجات بخشیے) زبٌ ۱۱۸-۲۶ + زبٌ ۱۴۸-۱

گیارہوان باب

(متی ۲۱-۱ کی شرح دیکھو)

(۲) ایک گدہی کے بندھے ہوئے بچہ کو پاؤگے۔ متی کی انجیل مین یہ ہے کہ "ایک گدہی اوسکے ساتھ ایک بچہ" دونون بیان کے درمیان فرق ہے لیکن خلاف نہین ہے۔ متی کا یہ مطلب ہے کہ خداوند مسیح کی سواری کا ذکر پیشینگوئی کے مطابق معلوم ہو جسمین گدہی اور اوسکے بچے کا بیان ہے یعنی "اے صیہون کی بیٹی تو نہایت خوشی کر۔ اے یروسلم کی بیٹی تو خوب للکار۔ دیکھ تیرا بادشاہ تجھہ پاس آتا ہے۔ وہ صادق ہے اور نجات دینے پر قادر ہے۔ وہ فروتن ہے اور گدہی پر بلکہ جوان گدہے یعنی گدہی کے بچہ پر سوار ہے" (زکر ۹-۹) مرقس کا مطلب صرف یہہ کہ بتلاوے کہ خداوند مسیح سواری پر یروسلم مین داخل ہوا لیکن اوسکا مطلب یہ نہ تہا کہ وہ خاص کر کیسی سواری تہی

(۹) دروازے کے نزدیک۔ اغلب ہے کہ مالک کے دروازے کے سامنے جو اپنے کام مین اوس گدہے کو لاچکا ہوگا اوسے کام مین لانیکو تہا وہ بندہا ہوا تہا *

(۱۰) ہمارے باپ داؤد کی بادشاہت جو خداوند کے نام سے آتی ہے مبارک وہ صرف بادشاہی کو مبارک نہین کہتے تھے بلکہ بادشاہت کو بہی مبارکبادی دیتے تھے۔ وے سمجھتے تھے کہ یہ بادشاہت ہمارے باپ داؤد کی اب پہر بڑی شان وشوکت کے ساتہ بحال ہوگی اور داؤد کے بیٹے مسیح کے سبب سے اوسکا بڑا جلال ہوگا جیسے کہ داؤد گرد نواح کی قوموں کا فتح کرنے والا تھا ایسا ہی اوسکا بزرگ جانشین مسیح بنی اسرائیل کو رہا کرے گا اور سلطنت روم کو مطیع کرے گا اور یروسلم کو دنیا کی دارالسلطنت بناویگا۔ پس وے ایسا چاہتے تھے کہ مسیح دنیوی بادشاہ ہو (متی ۲۴-۱ کی شرح دیکھو)

خداوند کے نام سے۔ یعنی یہوواہ قدیمی خدا اسرائیلیون کے نام سے *

(۱۱) یسوع یروسلم مین داخل ہوا اور ہیکل مین آیا اور جب چارونطرف سب چیزون پر ملاحظہ کیا وہ اون بارہون کے ساتھ بیت عنیا کو گیا کیونکہ شام کا وقت تھا (۱۲) دوسرے دن کو جب وے بیت عنیا سے باہر آئے اوسکو بھوکھ لگی (۱۳) اور دور سے انجیر کا ایک درخت پتّون سے لدا ہوا دیکھکے وہ گیا کہ شاید اوسمین کچھ پاوے جب وہ اوس پاس آیا تو پتّون کے سوا کچھہ نہ پایا کیونکہ انجیر کا موسم نہ تھا (۱۴) تب یسوع نے اوس سے خطاب کرکے کہا کوئی تجھسے پھل نہ کہاوے اور اوسکے شاگرد دن

سنے یہ سُنا (۱۵) وے یروسلم مین آئے اور یسوع ہیکل مین داخل ہو کے اونھین جو ہیکل مین بیچتے اور مول لیتے تھے باہر نکالنے لگا اور صرافون کے تختے اور کبوتر بیچنے والون کی چوکیان اولٹ دین (۱۶) اور کسیکو ہیکل مین ہو کے برتن لیجانے ندیا (۱۷) اور اونھین یہ کہکے سمجھایا کیا یہ نہین لکھا ہے کہ میرا گھر سب قومون کے لئے عبادتخانہ کہلایگا لیکن تمنے اوسے چورونکا غار بنایا ہے (۱۸) فقیہون اور سردار کاہنون نے یہ سُنا اور فکر مین تھے کہ اوسے کسی طرح جان سے مارین کیونکہ اوس سے ڈرتے تھے اسلیئے کہ سب لوگ اوسکی تعلیم سے دنگ ہو گئے تھے (۱۹) اور جب شام ہوئی وہ شہر سے باہر گیا (۲۰) اور صبحکو جب وے اودھر سے گذری تو دیکھا کہ وہ انجیر کا درخت جڑ سے سوکھ گیا۔

متی ۲۱-۱۲ + متی ۲۱-۱۸ + متی ۲۱-۱۹ + متی ۱۱-۱۲ + لوق ۱۹-۴۵ + یوح ۲-۱۴ + یسعیاہ ۵۶-۷ + یرمیاہ ۷-۱۱ + متی ۲۱-۴۵ و ۴۶ + لوق ۱۹-۴۷ + متی ۷-۲۸ + مرق ۱-۲۲ + لوق ۴-۳۲ + متی ۲۱-۱۹ +

---

(۱۱) چارونطرف سب چیزون پر ملاحظہ کیا۔ ہمارے نجات دہندہ نے یعنی ہیکل کے مالک نے خوب غور سے وہ برائی جو ہیکل مین ہو رہی تھی دیکھی +

بیت عینا کو گیا - یعنی اوسکی دونون بہنون کی جگہہ تہی -

(۱۴) کوئی تجہسے پہل کبہی نہ کہا وے - اسواسطے کہ یہ درخت پہل نہین لاتا تہا اوس سے ہمیشہ کے لیئے پہل دینے کا موقع لے لیا گیا - وہ آدمی جو کہ پہل نہین لاتا ہے اوس سے وہ موقع جو اوس کے پاس پہل لانے کا ہے لے لیا جاویگا (اِس درخت کے بارے مین متی ۲۱ - ۱۸ وغیرہ کی شرح دیکہو)

آیات (۱۵-۱۹) ہیکل کا صاف کرنا (متی ۲۱ - ۱۳ کی شرح دیکہو)

(۱۵) ہیکل مین داخل ہوکے - جسے اوسنے کل خوب ملاحظہ کیا تہا - ۱۱ - آیت کی شرح دیکہو

(۱۶) کسیکو ہیکل مین ہوکے برتن لیجانے نہ دیا - یہانپر برتن کے معنی کسی قسم کے اوزار یا ہتیار کے بہی ہین - یہودیون کے مؤرخون کے بموجب لاٹہی یا بوجہہ کا اوس مقدس جگہہ مین لیجانا ممنوع تہا -

(۱۹) شہر سے باہر گیا - یعنی اپنے دوستون کے پاس بیت عینا مین گیا -

(۲۰) اور صبحکو - یعنی منگل کے دن

انجیر کا درخت جڑ سے سوکہہ گیا تہوڑے عرصہ مین شاید ایک لمحہ مین وہ ایسا سوکہہ گیا کہ گویا برسون سے سوکہہ رہا ہے (متی ۲۱ - ۱۹ کی شرح دیکہو)

---

(۲۱) تب پطرس نے یاد کرکے اوس سے کہا اے ربی دیکہہ انجیر کا یہ درخت جسپر تو نے لعنت کی تہی سوکہہ گیا ہے (۲۲) یسوع نے جواب مین اونہین کہا خدا پر اعتقاد رکہو کہ (۲۳) مین تمسے سچ کہتا ہون جو کوئی اِس پہاڑ کو کہے اوٹہہ اور دریا مین گر پڑ اور اپنے دلمین شک نہ لاوے بلکہ یقین کرے کہ یہ باتین جو وہ کہتا ہے ہوجاینگی تو جو کچہہ وہ کہیگا سو ہوگا (۲۴) اسلیئے مین تم سے کہتا ہون کہ دعا مین جو کچہہ تم مانگتے ہو یقین لاؤ

کہ ملیگا تو تم پاؤ گے (۲۵) اور جبکہ تم دعا کے لیئے کھڑے ہوتے ہو اگر
تمھین کسی پر کچہ شکایت ہو تو اوسے معاف کرو تاکہ تمہارا باپ بہی
جو آسمان پر ہے تمہارے قصوروں کو معاف کرے (۲۶) اور اگر تم
معاف نہ کرو گے تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہے تمہارے قصور بہی
معاف نہ کریگا (۲۷) وے پہر یروسلم مین آئے۔ جب وہ ہیکل مین
پھرتا تھا سردار کاہن اور فقیہہ اور بزرگ اوسکے پاس آئے (۲۸) اور
اوس سے کہا کہ تو کس اختیار سے یہ کام کرتا ہے اور کسنے تجہے
اختیار دیا کہ یہ کام کرے (۲۹) تب یسوع نے جواب مین اونھین
کہا کہ مین بہی تمسے ایک بات پوچھتا ہون تم جواب دو تو مین تمھین بتاؤنگا
کہ مین کس اختیار سے یہ کام کرتا ہون (۳۰) یوحنا کا بپتسمہ آسمانسے تہا یا انسانسے مجھے
جواب دو (۳۱) تب وے آپسمین سوچکے کہنے لگے کہ اگر ہم کہین آسمانسے تو وہ کہیگا پھر
تم کیون اوسپر ایمان نہین لائے (۳۲) اور اگر ہم کہین انسانسے تو لوگونسے ڈرتے
اسلیئے کہ سب یوحنا کو نبی برحق جانتے تھے (۳۳) تب اونھون نے یسوع سے

جو مین کہا ہم نہین جانتے یسوع نے جوابمین اونھین کہا مین بھی تمسے نہین کہتا کہ مین کس اختیار سے یہ کام کرتا ہون متی ۱۴ ۷-۱۰۲۱ + ۲۱-۲۱ + لوقا ۱-۶ + متی ۱۵ ۷ + لوق ۱۱-۹ + یوح ۱۴-۱۳ + ۱۵-۱۵ + ۷-۱۶ + ۲۴ + یعق ۱-۵ و ۶ + متی ۱۶ ۶-۱۴ + قل ۳-۱۳ + متی ۱۸-۳۵ + متی ۱۵ ۲۱-۲۳ + لوق ۴-۱ + ۱۱ یونانی مین - ایک بات پوچھتا ہون متی ۱۹ ۴-۵ + ۱۴-۵ + مرق ۶-۲۰ +

(۲۴) مین تمسے کہتا ہون (متی ۲۱-۲۱ و ۲۲ کی شرح دیکھو)

(۲۵) معاف کرو - یعنی جبکہ تم دعا مانگتے ہو اورون کو معاف کرو - خدا سے معافی سب خطاؤن کی حاصل کرنی ضرور ہے نہین تو نہ ہمارا میل اوس سے ہوسکتا ہے اور نہ ہماری دعائین قبول ہونگی - اگر ہم اپنے ہمجنسون کو جنھون نے ہمارا تھوڑا سا قصور کیا معاف نہ کرین تو ہم خدا سے معافی کی جبکہ ہمنے اوسکا بڑا بھاری قصور کیا ہے کسطرح اُمید کرسکتے ہین - سو یہ کہ ہم اورون کو معاف کرین - ہمارے لئے یہ ضرور ہے تاکہ ہم مین پکّا ایمان ہو اور ایسا ایمان ہمین ضرور چاہیئے تاکہ ہمین خدا سے برکت ملے +

بارہوان باب

پھر وہ اونھین تمثیلون مین کہنے لگا کہ ایک شخص نے انگور کا باغ لگایا اور اوسکی چارونطرف گھیرا اور کولہو کی جگہہ کھودی اور ایک بُرج بنایا اور اُسے باغبانونکو سپرد کرکے پردیس گیا (۲) پھر موسم مین اوسنے ایک نوکر کو باغبانون کے پاس بھیجا تاکہ وہ باغبانون سے ۱۱ انگور کے باغ کے پھل مین سے کچھ لے (۳) اونھون نے اوسے پکڑ کے مارا اور خالی ہاتھہ بھیجا (۴) اوسنے دوبارہ ایک اور نوکر کو اون پاس بھیجا اُنھون نے

اوسپر پتھر پھینکے اوسکا سر پھوڑا اور بے حرمت کرکے پھیر بھیجا (۵) پھر ایک اور کو بھیجا اونھون نے اوسے قتل کیا پھر اور بہتیرونکو انھین سے بعضونکو پیٹا اور بعضونکو مارڈالا (۶ اب اوسکا ایک ہی بیٹا تھا جو اوس کا پیارا تھا آخر کو اوسنے اوسے بھی اون پاس یہ کہکے بھیجا کہ وی میرے بیٹے سے دبینگے (۷) لیکن اون باغبانون نے آپسمین کہا یہ وارث ہے آو ہم اوسے مارڈالین تو میراث ہماری ہوجائیگی (۸) اور اُنھون نے اوسے پکڑکے قتل کیا اور انگور کے باغ کے اور پھینک دیا (۹) پس باغ کا مالک کیا کریگا وہ آویگا اور اون باغبانون کو ہلاک کرکے انگور کا باغ اورون کو دیگا (۱۰) کیا تمنے یہ نوشتہ نہین پڑہا کہ وہ پتھر جسے معمارون نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا (۱۱) یہ خداوندکیطرف سے ہوا اور ہماری نظرون مین عجیب ہے (۱۲) تب اونھون نے چاہا کہ اوسے پکڑلین پر لوگون سے ڈرتے تھے کیونکہ وی سمجھ گئے تھے کہ اوسنے یہ تمثیل

اوسپر کہی اور وے اوسے چھوڑکے چلے گئے متی ۲۱-۴۳+لوق ۲۰-۱۹+ یا انگورستان کا- زبور ۱۱۸-۲۲+متی ۲۱-۴۵ و ۴۶+مرق ۱۱-۱۸+یوح ۷-۲۵ و ۳۰ و ۴۴+

بارہوان باب

آیات (۱-۱۲) (متی ۲۱-۳۳-۴۵ کی شرح دیکھو)

(۲) اوسنے ایک نوکرکو باغبانون پاس بھیجا- متی "نوکرون" بصیغہ جمع لکھتا ہے مگر مرقس فقط ایکا ذکر جا غلب ہے کہ بڑا نوکر تھا اور جسکے ساتھہ اور بھی تھے کرتا ہے اور اِس باب کی پانچوین آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ نوکر نہ بھیجے گئے تھے کیونکہ لکھا ہے کہ" اوسنے ایک اور کو بھیجا اونھون نے اوسے قتل کیا پھر اور بھتون کو اونمین سے بعضونکو مارڈالا" یہ سمجھنا چاہیئے کہ مرقس خوب تفصیل وار ہو بہو خداوند مسیح کی باتین لکھتا ہے-

(۳) اونھون نے اوسے پکڑکر مارا اور خالی ہاتھہ پھیردیا- مرقس اونکی شرارت کی نسبت جو نوبت بہ نوبت بڑہتی چلی گئی خوب بیان کرتا ہے- اِس نوکرکو صرف مارا اور اوسکو بغیر محصول دیئے ہوئے باہر نکالدیا- پہلے پہل اونکو پیداوری نہ دینے کے سوا اور کوئی زیادہ برائی کرنے کی جرأت نہ پڑی- دوسرے نوکرکے سرکو اسقدر پھوڑا اور اسقدر بیعزتی سے اوسکے ساتھہ پیش آئے کہ اسکے کہنے کی کچہ ضرورت نہ تھی کہ اوسکو بھی بغیر محصول دیئے ہوئے بھگادیا- تیسرے کو اور اوسکے ساتھیونکو پیٹ پیٹ کر مارڈالا+

(۱۳) پھر اونھون نے بعضے فریسیون اور ہیرودیون کو اوس پاس بھیجا کہ اوسے اوسکی باتون سے پھندے مین ڈالین (۱۴) اور جب وے آئے تو اوس سے کہا اے اوستاد ہم جانتے ہین کہ تو سچا ہے اور تجھکو کیسیکی پرواہ نہین کیونکہ تو لوگونکی طرفداری نہین کرتا بلکہ خدا کی راہ راستی سے بتاتا ہے قیصر کو جزیہ دینا رواہے یا نہین (۱۵) ہم

دیوین یا نہ دیوین۔ اوسنے اونکا مکر سمجھکے اونھین کہا تم مجھے کیون آزماتے ہو (۱۵) ایک دینار مجھہ پاس لاؤ کہ مین دیکھون (۱۶) وے لائے تب اوسنے اونسے پوچھا کہ یہ کسکی صورت اور کسکا سکہ ہے اونھون نے کہا قیصر کا (۱۷) یسوع نے جواب مین اونھین کہا جو چیزین قیصر کی ہین قیصر کو اور جو چیزین خدا کی ہین خدا کو دو تب وے اوس سے حیران ہوئے (۱۸) پھر صدوقی جو قیامت کا انکار کرتے ہین اوس پاس آئے اور اونھون نے اوس سے سوال کرکے کہا کہ (۱۹) اے اوستاد ہمارے لیئے موسیٰ نے لکھا ہے کہ اگر کسیکا بھائی مرجائے اور اوسکی جورو رہے اور فرزند نہ ہو تو اوسکا بھائی اوسکی جورو کو لیوے تاکہ اپنے بھائی کے لیئے اولاد پیدا کرے (۲۰) اب سات بھائی تھے پہلے نے جورو کی اور بے اولاد مرگیا (۲۱) تب دوسرے نے اوسے لیا اور مرگیا اوسکا بھی کوئی فرزند نہ رہا اور اوسیطرح سے تیسرے نے (۲۲) یونہین ساتون نے

اوسے لیا اور اولاد نہین چہوڑ گئے سب کے پیچہے وہ عورت بہی مرگئی (۲۳) قیامت مین جب وے اوٹہینگے وہ اونمین سے کسکی جورو ہوگی کیونکہ وہ ساتون کی جورو ہوئی تہی (۲۴) یسوع نے جواب مین اونہین کہا کہ کیا تم اس سبب سے بہول مین نہین پڑے ہو کہ تم نہ نوشتون کو نہ خدا کی قدرت کو جانتے ہو متی ۲۲-۱۵+ لوق ۲۰-۲۰+ ۱۱

اسکی قیمت پانچ آنہ تہی متی ۱۸-۲۸+ متی ۲۲-۲۳+ لوق ۲-۲۴+ عم ۲۳-۸+ ۱ست ۲۵-۵+

آیات (۱۳-۱۷) ہیرودیون کا یسوع کے ساتھہ مباحثہ (متی ۲۲-۱۵-۲۲ کی شرح دیکہو)
آیات (۱۸-۲۷) صدوقیون کا یسوع سے مباحثہ (متی ۲۲-۲۳-۳۳ کی شرح دیکہو)

(۲۵) کیونکہ جب مردے اوٹہینگے تو وے نہ بیاہ کرینگے نہ بیاہی جاینگی بلکہ جیسے فرشتے جو آسمان پر ہین ویسے ہونگے (۲۶) اور مردون کے جی اوٹہنے کی بابت کیا تمنے موسیٰ کی کتاب مین نہین پڑہا کہ خدا نے جہاڑی مین سے اوس سے کیونکر کہا کہ مین ابرہام کا خدا اور اضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہون (۲۷) وہ مردون کا خدا نہین بلکہ زندونکا خدا ہے پس تم بڑی غلطی کرتے ہو (۲۸) تب

فقیہون مین سے ایک جسنے اونکا سوال و جواب سنکے سمجھا کہ اوسنے اونھین خوب جواب دیا پاس آیا اور اوس سے پوچھا کہ سب حکمون مین اول کون سا ہے (۲۹) یسوع نے اوس سے جواب مین کہا کہ سب حکمون مین اوّل یہ ہے کہ ای اسرائیل سن وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے (۳۰) اور تو خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل سے اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری عقل سے اور اپنے سارے زور سے پیار کر اول حکم یہی ہی (۳۱) اور دوسرا جو اوسکی مانند ہے یہ ہے کہ تو اپنے پڑوسی کو اپنے برابر پیار کر انسے بڑا اور کوئی حکم نہین ہے (۳۲) تب اوس فقیہ نے اوس سے کہا کیا خوب ای اوستاد تو نے سچ کہا کیونکہ خدا ایک ہے اوسکے سوا اور کوئی نہین (۳۳) اور اوسکو سارے دل سے اور ساری عقل سے اور ساری جان سے اور سارے زور سے پیار کرنا اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھنا سب سوختنی

قربانیون اور ذبیحون سے بہتر ہے[۱۴] (۳۴) جب یسوع نے دیکھا
کہ اوسنے دانائی سے جواب دیا تو اوس سے کہا تو خدا کی بادشاہت
سے دور نہین اور بعد اوسکے کسینے جرات نہ کی کہ اوس سے سوال
کرے[۱۵] (۳۵) پھر یسوع ہیکل مین وعظ کرتے ہوئے کہنے لگا
کہ فقیہہ کیونکر کہتے ہین کہ مسیح داؤد کا بیٹا ہے[۱۶] (۳۶) کیونکہ داؤد
آپ ہی روح قدس کے بتانے سے[۱۷] کہتا ہے کہ خداوند
نے میرے خداوند کو کہا تو میرے دہنے ہاتھہ بیٹھہ جبتک مین
تیرے دشمنون کو تیرے پانون رکھنے کی چوکی کرون[۱۸]۔ اقر ۱۵-۲۲ و ۴۴ و

۵۱+ خر ۳-۶+ متی ۲۲-۳۵+ اسلا ۶-۳+ لوق ۱۰-۲۷+ احب ۱۹-۱۸+ متی ۲۲-۳۹+ روم ۱۳-۹+ گل ۵-۱۴+ یعق ۲-
۸+ استث ۴-۳۹+ یس ۴۵-۶ و ۱۴+ ۴۶- ۹+ اسم ۱۵-۲۲+ ہوس ۶-۶+ مک ۶-۶ و ۷ و ۸+ متی ۲۲-۴۶+
متی ۲۲-۴۱+ لوق ۲۰-۴۱+ ۲ سم ۲۳-۲+ زب ۱۱۰-۱+

(۲۵) بلکہ جیسے فرشتے جو آسمان پر ہین۔ خاکی جسم جاتے رہینگے اور نورانی جسم ہو جاوینگے جسطرح
بہشت مین کوئی پیدا نہین ہوتا اوسیطرح کسیکی شادی بہی نہین ہوتی۔ جسمانی خواہشین اور نفس نہ ہونگے شاید
بہشت مین محبت و پیار ویسے ہی ہو جیسے دنیا مین ہے مگر جسمانی نفسانیت نہ ہوگی۔ بہشت کی محبت پاک خوشی آمیز
ور جلال کے ساتہ ہوگی اور جبکہ پرانے دوست اور عزیز ملکر شادمانی کرین۔
(۲۶) جہاڑی مین (خروج ۳-۶ دیکھو)

آیات (۲۸-۳۴) ایک فقیہہ کا سوال (متی ۲۲-۳۴-۴۰ کی شرح دیکھو)

(۳۷) داؤد تو آپ ہی اوسے خداوند کہتا ہے پھر وہ اوسکا بیٹا کیونکر ہے اور عوام خوشی سے اوسکی سُنتے تھے (۳۸) اوسنے اپنی تعلیم مین[۲۰] اونھین کہا فقیہون سے ہوشیار رہو[۲۰] جو لمبے جامے پہنکے سیر کرنا اور بازارون مین سلامون کو[۲۱] (۳۹) اور عبادتخانون مین صدر کرسیون کو اور ضیافتون مین اونچی جگہون کو چاہتے مین (۴۰) وے بیوون کے گھرون کو نگلتے ہین اور مکر سے نماز کو طول دیتے ہین اونھین زیادہ سزا ہوگی[۲۲] (۴۱) پھر یسوع بیت المال کے سامنے بیٹھکر دیکھہ رہا تھا کہ لوگ بیت المال مین[۲۳] پیسے کسطرح ڈالتے ہین اور بہت دولتمندون نے بہت کچھہ ڈالا (۴۲) اور ایک غریب بیوہ نے آکے دو چھدام یعنے ایک ادہیلا اوسمین ڈالا (۴۳) تب اوسنے اپنے شاگردون کو بُلاکے اونھین کہا مین تمسے سچ کہتا ہون کہ اِس کنگال بیوہ نے

اون سب سے جو بیت المال مین ڈالتے ہین زیادہ ڈالا ہے (۴۴) کیونکہ سبھون نے اپنے بہت مال مین سے کچھ ڈالا پر اوسنے اپنی غریبی سے جو کر اوسکا تھا اپنی ساری پونجی ڈالدی

مرق ۴-۲ + متی ۲۳-۱ + لوق ۲۰-۴۶ + لوق ۱۱-۴۳ + متی ۲۳-۱۴ + لوق ۲۱-۱ + ۲ سل ۱۲-۹ + ۲ قر ۸-۱۲ + ۱ یوح ۳-۱۷

(۴۱) پر یسوع بیت المال کے سامنے بیٹھکر دیکھ رہا تھا کہ لوگ بیت المال مین پیسے کسطرح ڈالتے ہین۔ ہیرودیون فریسیون اور صدوقیو اور حاکمون سے جھگڑا اب ہو چکا اور شکست کھا کے اونکے دشمنون کا مزاج مثل آگ بگولے کے ہو رہا تھا مگر کوئی برا جوش مسیح کے دل مین نہ تھا اور نہ مثل اونکے خون کا ارادہ اوسکے دل مین تھا وہ ہیکل سے نہین بھاگا نہ کچھ گھبراتا تھا بلکہ آرام سے بیٹھا ہوا ہیکل کے بیت المال کا کام دیکھتا رہا۔

اور بہت دولتمندون نے بہت کچھ ڈالا۔ یہانپر یہ بات نہین ہے کہ دولت کے ہونے کر فیاضی کا ثواب نہین ہوتا ہے اس سبب سے کہ مالدار کا دینا کچھ مشکل نہین ہے مگر ہان یہ اکثر ہوتا ہے کہ دولتمند آدمیون کو لالچ بہت ہوتا ہے اور وہ دل کے تنگ اور بخیل ہوتے ہین۔ اسلیئے اگر دولتمند آدمی اپنی دولت سے بہت سا دے تو بہت عمدہ معلوم ہوتا ہے۔

(۴۲) اور ایک غریب بیوہ۔ ہمارا خداوند مغرورون کو جنھون نے بیوادن کو تباہ کیا ملامت کرچکا تھا (۴۰ وین آیت)

* شاید اسوقت کوئی ایسے بیواؤن مین سے جنکا گھر تباہ کیا تھا نظر آئی *

دو چھدام یعنے ایک ادہیلا ڈالا۔ یہ چھدام یہودیون کا سب سے چھوٹا سکہ تھا پس اس سے کم کوئی سکہ نہ تھا جو بیوہ دیتی۔ اوس بیوہ کے لیئے ایک چھدام ہی اچھی نذر ہوتی لیکن اوسنے خدا کے گھر مین اپنے شوق سے بہت دیا جب دو چھدام اوسمین ڈالے *

(۴۳) زیادہ ڈالا ہے۔ یعنی اوسنے کچھ حساب ہی سے زیادہ نہین ڈالا بلکہ اوسنے ایسے ایمان اور دل

سے دیا کہ گویا زیادہ سب سے دیا۔ خدا دینے والے کی فیاضی حسب اوسکی حیثیت کے سمجھتا ہے۔ اسیطرح مسیح جو اوسوقت بیٹھا ہوا دیکھتا تھا اور بیوہ کی نذر کی تعریف کرتا تھا اب بھی دیکھتا ہے اور ہر ایماندار اور فیاض آدمی کو جو اوسکے کام مین اپنا مال لگاتا ہے مبارک جانتا ہے ✦

تیرہوان باب

جب وہ ہیکل سے باہر جاتا تھا اوسکے شاگردون مین سے ایک نے اوس سے کہا اے اوستاد دیکھہ یہ کیسے بڑے پتھر اور کیسی بڑی عمارتین ہین (۲) یسوع نے جواب مین اوس سے کہا کہ تو ان بڑی عمارتون پر نگاہ کرتا ہے یہان پتھر پر پتھر نہ چھوٹیگا جو گرایا نہ جاے گا (۳) جب وہ زیتون کے پہاڑ پر ہیکل کے سامنے بیٹھا تھا پطرس اور یعقوب اور یوحنا اور اندریاس نے نرالے مین اوس سے پوچھا (۴) ہمسے کہہ کہ یہ کب ہوگا اور اوسوقت کا جب یہ سب کچھہ پورا ہوگا کیا نشان ہے (۵) یسوع نے جواب مین اونھین کہنا شروع کیا۔ ہوشیار رہو کہ تمھین کوئی گمراہ نہ کرے (۶) کیونکہ بہتیرے میرا نام لیکے آوینگے اور کہینگے کہ مین وہی ہون اور بہتون کو

گمراہ کرینگے (۷) اور جب تم لڑائیان اور لڑائیون کی افواہین سُنو مت گھبرائیو کیونکہ اون چیزون کا واقعہ ہونا ضرور ہے لیکن آخر ابھی نہین ہوگا۔ متی ۲۴-۱+ لوق ۲۱-۵+ لوق ۱۹-۴۴+ متی ۲۴-۳+ لوق ۲۱-۷+ یرم ۲۹-۸+ افس ۵-۶+ اتس ۲-۳+

تیرہوان باب

آیات ۱-۳۷-یسوع کی پیشینگوئی یروسلم کی تباہی کے اور قیامت کے دن کے بارے مین۔ متی ۲۴ باب اور ۲۵ باب ۳۰ وین آیت تک کی شرح دیکھو +

(۶) **بہتیرے میرا نام لیکے آوینگے اور کہینگے کہ مین وہی ہون**۔ یروسلم کی آنے والی تباہی کی پہلی نشانی یہی ہوگی کہ بہت سے جھوٹے مسیح آوینگے جو "بہتونکو گمراہ کرینگے" پیشینگوئی کے مطابق اوس زمانہ مین مسیح کے آنیکا انتظار تہا۔ اسی انتظار کے سبب سے مکارون کو خوب موقع ہاتھ آیا کہ بہتون گمراہ کرین گویا اوس قوم کی جسنے سچے مسیح کو نہ مانا یہ سزا ہوئی کہ اونھون نے دہوکہا کہایا اور گمراہ ہوئے اور یہ یہودی قوم کے زوال کا نشان بہی تہا۔ خداوند مسیح کی وفات کے بارہ برس بعد ایک جہوٹھے مصری نے نبی ہونیکا دعوی کیا اوسکے تیس ہزار پیرو ہوے۔ اوسیکا ذکر اعم ۲۱-۳۸ مین ہوا + تہوداس ایک جہوٹھے آدمی نے مسیح ہونیکا دعوی کیا جسکا ذکر یوسیفس مورخ نے اسطرح کیا ہے کہ یہودیون مین سے بہتون کو گمراہ کیا۔ فلیکس حاکم کے علاقہ مین شاہنشاہ نیرو کے عہد سلطنت مین ایسے مکارونکی اتنی کثرت ہوگئی کہ روز کوئی نہ کوئی پکڑا جاتا اور قتل ہوتا تہا۔ جہوٹھے مسیحون مین سے دوستہیس نے کہا کہ مین وہی نبی یعنے مسیح ہون جسکی موسی نے پیشینگوئی کی۔ شمعون جادوگر دعوی کرتا تہا کہ مین خدا کا بیٹا ہون۔ یوسیفس نے لکھا ہے کہ "اکثر لوگ جانتے تھے کہ مسیح کے آنیکا وقت آپہونچا ہے" اور ہگسپس نے لکھا ہے کہ "اکثر جہوٹھے مسیح آگئے"

(۷) **اور جب لڑائیان اور لڑائیون کی افواہین سُنو**۔ آنے والی تباہی کا دوسرا نشان یعنے لڑائیان اور لڑائیون کی افواہین بخوبی پوری ہوئین۔ ہمارے خداوند کی موت سے لیکے یروسلم کی تباہی

تک یہودی لوگون کو اچہی طرح چین و آرام نہ ملا۔ یہ ضرور نہین کہ اون لڑائیون کا بیان جو چالیس برس کے عرصے مین ہوئین کرین۔ اوس زمانہ کی تواریخ سے بخوبی معلوم ہوگا کہ یروسلم پر اوسکی تباہی کے قبل بڑے عرصہ تک گہبراہٹ اور لڑائیان رہین ✦

(۸) کیونکہ قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھے گی اور کتنی جگہون مین زلزلے ہونگے اور کال پڑینگے اور فساد اوٹھینگے یہ ۱۱ مصیبتون کا شروع ہے۔ ۱۱ اِس یونانی لفظ کے اصلی معنی درد زہ ہے۔ متی ۲۴-۸ ✦

(۸) کتنی جگہون مین زلزلے ہونگے۔ یہ تیسرا نشان تہا۔ اِس قسم کا واقعہ اوس زمانہ مین اون ملکون مین ضرور ہوا۔ تہزناکوس ملتس اور ساموس ایشیاے کوچک کے خوشنما شہر تہے اور گرٹیس صاحب نے لکہا ہے کہ اُنمین زلزلے آئے۔ لاودوقیا اور ہیراپلس اور قلسی شہر زلزلے سے بالکل غارت ہوگئے۔ اِس زمانہ مین شہر روم مین یہ خطرناک "نشان" یعنے زلزلہ دو مرتبہ آیا اور یروسلم مین بہی سخت زلزلے بڑے زور و شور سے بجلی اور گرج اور بہاری آندہی کے ساتہ آیا ✦

کال پڑینگے اور فساد اوٹھینگے (لوق ۲۱-۱۱) یہ چوتہا نشان تہا۔ یہ عام دستور ہے کہ جب لڑائیان بہرپا ہوتی ہین اور بہت لوگ قتل ہوتے ہین تو اوسوقت کال بہی پڑتا ہے۔ وجہ اِسکی یہ ہے کہ جب کسان جوتنا بونا چہوڑدیتے ہین تو گرانی ہوتی ہے اِس باعث سے کال پڑجاتا ہے۔ سختی او مصیبت کے سبب سے بہت لوگ کمزور ہوجاتے ہین اور لاشون کی بدبو کے سبب سے وبا پہیلتی ہے۔ یوسیفس لکہتا ہے کہ کلودیس قیصر کے وقت مین ایسا بڑا کال پڑا کہ یروشلم مین بہت سے آدمی بہوکہ کے مارے مرگئے۔ اعمـ ۱۱-۲۸ مین اگبس نے اسکی پیشخبری دی۔ علاوہ اِن باتون کے لوقا یہ بہی لکہتا ہے کہ "بہیانک چیزین اور بڑے بڑے نشان آسمان سے ظاہر ہونگے" اِس پانچوین نشان کی نسبت ڈاکٹر کلارک صاحب خلاصہ بیان ذیل کے طور پر لکہتے ہین یعنی "یوسیفس اپنی تواریخ کے دیباچے مین یہ باتین ذکر کرتا ہے کہ اوّل شہر یروشلم پر ایک ستارہ تلوار کیطرح لٹکا رہا اور ایک دمدار ستارہ سال بہر تک نظر آتا رہا دوسرے بہر رات گئے جب لوگ فطیری روٹی کی عید مین جمع ہونے تہے تب بڑی روشنی قربانگاہ اور ہیکل کے

اپر دگرد چمکی اور یہ روشنی آدہے گہنٹے تک رہی۔ **تیسرے** ادہی عید مین ایک گاے جو قربانی کو آئی ہیکل کے بیچ مین بہیڑ کا بچہ بیائی۔ **چوتہے** ہیکل کے پورب کیطرف کا دروازہ جو نرا پیتل کا تہا اور بہت بہاری تہا جسکو تیس آدمی مشکل سے بند کرسکتے تہے جسمین بڑے بہاری موسلے اور بلیان لگی تہین آدہی رات کو خود بخود کہل گیا **پانچوین** سورج غروب ہونے کے پہلے فوجین بادلون مین لڑتی اور شہرون پر محاصرہ کرتی ہوئی نظر آئین **چہٹوین** عید پنتکست کے وقت جب کاہن ہیکل کو ہیکل کے اندر عبادت کرنے جاتے تہے اونہون نے کچہ غل سا سنا اور پہر گروہ کی سی آواز یہ کہتی ہوئی کہ "ہم یہانسے چلے جاوین" سنی **ساتوین**۔ ان نشانون مین سے یوسیفس کے نزدیک سب سے زیادہ ہیبت ناک یہ تہا کہ ایک دیہاتی آدمی جسکا نام یسوع تہا یروسلم کی لڑائی سے چار برس قبل اورجب شہر مین امن اور چین تہا عید خیمہ مین آیا اور سڑکون مین مجذوبون کیطرح رات و دن چلّاتا پہرتا تہا کہ پورب سے ایک آواز پچہم سے ایک آواز چارون طرفسے ایک آواز اور ایک آواز یروسلم اور ہیکل کی تباہی کی اور ایک آواز دُلہنون اور دُولہون کی بربادی کی اور سب لوگون پر مصیبت آنے کی آواز" اگرچہ حاکمون نے کوڑے اور طرح طرح کی ایذا سے اوسکو روکنا چاہا توبہی وہ غمناک آواز کے ساتہ چلّاتا رہا "ہاے ہاے یروسلم پر" اوراسیطرح یہ وہ کئی برس تک برابر چلّاتا رہا اور شہر کی دیوارون پر جاکر بڑی آواز سے چلّاتا رہا" افسوس شہر اور لوگون اور ہیکل پر" اور ایسا ہوا کہ جب وہ کہتا تہا کہ "میرے اوپر بہی ہای ہاے" وہ کسیکی گوپہن سے چہٹ مارا گیا + یہ ذکر کے لایق ہے کہ یوسیفس اوراون کی گواہی کا جنہون نے یہ ہیبت ناک باتین دیکہین اور سنین حوالہ دیتا ہے تسیطس رومی مؤرخ بہی ایسا ہی بیان جیسا کہ یوسیفس نے کیا کرتا ہے) تسیطس کے تواریخ کی ۵ وین جلدم

یہ **مصیبتون کا شروع ہے**۔ یہ سب خوفناک نشانیان اون مصیبتون کے مقابلہ مین جو یروسلم کے محاصرہ اور زوال مین ہین بہت کمتر ہین +

---

(۹) پر تم آپ سے خبردار رہو کیونکہ وے تمہین مجلسون کے حوالے کرینگے اور عبادتخانون مین تم مار کہاوٴگے اور حاکمون اور بادشاہون کے آگے میرے واسطے حاضر کیئے جاوٴگے تاکہ اونپر گواہی ہو (۱۰) لیکن ضرور ہے کہ پہلے سب قومون کے آگے انجیل کی منادی ہو (۱۱) پر جب

تمہین لیجاکے حوالہ کرین آگے سے فکر نہ کرو کہ ہم کیا کہین گے اور نہ سوچو بلکہ جو کچھ اوس گھڑی تمہین بتایا جاوے وہی کہیو کیونکہ کہنے والے تم نہین ہو بلکہ روح قدس ہے (۱۲) بھائی بھائی کو اور باپ بیٹے کو قتل کیواسطے پکڑوائیگا اور لڑکے ماباپ کا سامنا کرکے اونھین مرواڈالینگے (۱۳) اور میرے نام کے سبب سے سب تمھارے دشمن ہونگے پر جو کوئی آخر تک صبر کرے گا وہی نجات پاویگا (۱۴) جسوقت تم اوس خراب کرنے والی مکروہ چیز کو جسکا دانیال نبی نے ذکر کیا اوس جگہہ مین جہان اوسکا کھڑا ہونا روا نہین دیکھو (جو پڑہتا ہے سو سمجھ لے) تب وے جو یہودیہ مین ہون پہاڑونپر بھاگین (۱۵) اور وہ جو کوٹھے پر ہو گھر مین نہ اوترے اور اپنے گھر سے کوئی چیز نکالنے کے لیئے نہ جاے (۱۶) اور جو کھیت مین ہے اپنی پوشاک اوٹھانے کے لئے پیچھے نہ پھرے (۱۷) اور اون پر جو اون دنون مین حاملہ ہون اور اونپر جو دودھ پلانے والیان ہون افسوس ہے

متی ۱۰-۱۷ و ۱۹ و ۲۰-۲۲ - ۹ - لوک ۲-۱۰۰ - متی ۲۴

متی ۱۰-۱۹ + لوق ۱۲-۱۱ + ۲۱ ۱۲-۱۴ + اعم ۴-۳۰ ۴-۱۰ و ۵-۱۰ + مکاشفہ ۷-۶ + متی ۱۰-۲۱ + ۲۴-۱۰ + لوق ۱۲-۲۱ + ۱۶ متی ۲۴-۹ + لوق ۱۲-۱۷ + دانی ۱۲-۱۲ + متی ۱۰-۲۲ + ۲۴ - ۱۳ + مک ۲-۱۰ + متی ۲۴-۱۵ + دانی ۹-۲۷ + لوق ۲۱-۲۱ + لوق ۲۱-۲۳ + ۲۳-۲۹ +

(۹) وے تمھین مجلسون کے حوالہ کرینگے یہودیون کی مصیبتون کو چھوڑکر خداوند مسیح اب عیسائیون کی مصیبتون کی طرف متوجہ ہوتا ہے (متی ۲۴-۹ کی شرح دیکھو) وہٹی صاحب نے عیسائیون کی مصیبتون کا یون بیان کیا اول - وے اپنے ہمقدم یہودیون سے ستائے گئے چنانچہ لکھا ہے "پر تم اگلے دنون کو یاد کرو جنمین تمنے روشن ہوکے دُکھون کی بڑی کشمکش کی برداشت کی" عبرانی ۱۰-۳۲ و ۳۳ + "کیونکہ تمنے بھی اپنے ہمقومون سے وہی دُکھ پائے جو اونھون نے یہودیون سے پائے" اتس ۲-۱۴ و ۱۵ + "اے پیارو تم اوس تانے والی آگ سے جو آزمانے کے لیئے تم پر پڑی ہے تعجب نہ کرو کہ گویا تمھارا عجیب حال ہوا ہے" اپطر ۴-۱۲ + "اونھون نے اونپر ہاتھہ ڈالے اور دوسرے دن تک حجرے مین رکھا کیونکہ شام ہوگئی تھی" اعم ۴-۳ + "مردون اور عورتون کو قید خانہ مین ڈالا" اعم ۲۲-۴ + پولوس رسول لکھتا ہے کہ "مین نے بہت سے مقدسون کو قیدخانہ مین کیا" اعم ۲۶-۱۰ + وے قیدخانہ مین مارے گئے مثلاً پولوس اور سیلاس اعم ۱۶-۲۳ و ۲ قر ۱۱-۲۳ - ۲۵ + پطرس اور یوحنا قیدخانہ عام مین ڈالے گئے اعم ۵-۱۸ + وہ حاکمون اور بادشاہون کے سامنے لائے گئے مثلاً پطرس اور یوحنا اعم ۴-۳ - ۷ + اور شاگرد بھی اعم ۸-۳ + یعقوب اور پطرس ہیرودیس کے سامنے اعم ۱۲-۱ و ۲ + پولوس اور پطرس نیر و شاہنشاہ کے سامنے + پولوس گلیو اور فلکس اور فسطس کے سامنے اعم ۱۸-۱۲ + ۲۳ - ۲۴ + ۲۵ - ۶ + وے مارے بھی گئے مثلاً استفنس صدر مجلس کی راے سے اعم ۷-۵۹ + یوحنا کے بھائی یعقوب کو ہیرودیس بادشاہ نے مار ڈالا اعم ۱۲-۱ + یعقوب خورد کو اناس سردار کاہن نے مار ڈالا + بہت عیسائی پولوس سے موت تک ستائے گئے اعم ۲۲-۴ + نیرو شاہنشاہ نے بہتون کو مار ڈالا جیسا کہ تسیطس مورخ لکھتے ہین - یہودیون نے اکثرون کو قتل کیا تسیطس کے نوشتون سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیون کو اونکے والدین بھائی رشتہ دارون اور دوستون نے حوالے کیا اور یوسیفس سے معلوم ہوتا ہے کہ اونھین کے گھرون مین جھگڑے اوٹھے - اونھون نے بہت سے اپنے ہی عیسائی رشتہ دارون کو قتل کیا + کتاب مقدس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیون نے اپنے ہموطنون کو ستایا اتس ۲-۱۵ + ان ایذاؤن کے سبب سے بہتون کی محبت گھٹ گئی اور بہت سے یہودی مذہب عیسائی سے پھر گئے + یوسیبیس لکھتا ہے کہ "خدا کی پروردگاری اپنے ایماندار بندون پر اِس خطرے کے وقت تھی اور لڑائی شروع ہونے سے پہلے سب ایماندارون کو یروشلم کی کلیسیا مین یہ حکم کسیطرح الہام ملا کہ شہر سے نکل جاوین اور یردن پار اوترین اور پیلا بستی مین چلے جائین" ڈاکٹر جہنڈ صاحب کہتے ہین کہ اون لوگون کا

ٹھیک موقع پر یروشلم سے چلا جانا ایک عجیب بات تھی کیونکہ سسٹس گالس سپہسالار نے اوسوقت شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا اور یوسیفس کہتا ہے کہ اگر وہ اوسوقت حملہ کرتا تو شہر کو بآسانی لے سکتا تھا اور لڑائی ختم ہو جاتی مگر اوسنے گویا بیدون کسی سبب کے محاصرہ چھوڑ دیا اور شہر سے چلا گیا۔ اوسوقت بہت سے اچھے یہودی شہر سے جسطرح کوئی آدمی ڈوبتے ہوئے جہاز سے جھٹ نکلجاتا ہے بھاگ گئے اور اونکے ساتھ بیشک وہ عیسائی تھے جو یروشلم کی تباہی سے بچ گئے۔

(۱۸) اور دعا مانگو کہ تمھارا بھاگنا جاڑے مین نہ ہو (۱۹) کیونکہ اون دنون مین ایسی تکلیف ہوگی کہ ابتداے خلقت سے جسے خدا نے خلق کیا ابتک نہ ہوئی اور نہ ہوگی" (۲۰) اور اگر خداوند اون دنون کو نہ گھٹاتا تو ایک آدمی نہ بچتا پر اون برگزیدون کے واسطے جنکو اوسنے چنا ہے اون دنون کو گھٹایا (۲۱) اوسوقت اگر کوئی تمھین کہے دیکھو مسیح یہان یا دیکھو وہان ہے تو یقین نہ لائیو (۲۲) کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اوٹھینگے اور نشانیان اور کرامات دکھلائینگے کہ اگر ہو سکتا تو برگزیدون کو بھی گمراہ کرتے (۲۳) پر تم خبردار رہو دیکھو مینے تمھین سب کچھ پہلے ہی کہدیا ہے (۲۴) اور اون دنون مین اوس تکلیف کے بعد سورج اندھیرا ہوگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا (۲۵) اور آسمان سے ستارے گرینگے اور آسمان کی قوتین ہلائی جائینگی (۲۶) اور اوسوقت ابن آدم کو بادلون پر بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آتے دیکھینگے

(۲۷) اور اوسوقت وہ اپنے فرشتون کو بھیجے گا اور اپنے برگزیدونکو زمین کی حد سے آسمان کی حد تک چارون طرف سے اکٹھے کریگا (۲۸) اب انجیر کے درخت سے تمثیل[۲۲] سیکھو جب اوسکی نرم ڈالی ہوگی اور پتّے نکلتے ہین تب تم جانتے ہو کہ گرمی نزدیک ہے (۲۹) اوسیطرح تم بھی جب دیکھو کہ یہ احوال ہونے لگے تو جانو کہ وہ نزدیک بلکہ دروازے ہی پر ہے (۳۰) مین تمسے سچ کہتا ہون کہ اِس زمانے کے لوگ گذر نہ جاینگے جب تک یہ سب کچھ واقع نہ ہووے (۳۱) آسمان اور زمین ٹل جاینگے پر میری باتین نہ ٹلین گی[۲۳] (۳۲) مگر اوس دن اور اوس گھڑی کی بابت سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہین اور نہ بیٹا کوئی نہین جانتا ہے۔

دانی[۱۷] ۹-۲۶+۱۲-۱+یوئیل ۲-۲+متی ۲۴-۲۱+متی[۱۵] ۲۴-۲۳+لوق ۱۷-۲۳+۲۱-۸+۲ پط[۱۹] ۳-۱۷+دانی ۷-۱۰+مکا ۱-۱۵+متی ۲۴-۲۹+لوق ۲۱-۲۵+دانی[۲۱] ۷-۱۳ و ۱۴+متی ۱۶-۲۷+۲۴ مرق ۱۴-۶۲+اعم ۱-۱۱+اتس ۴-۱۶+۲ تس ۱-۷ و ۱۰+مکا ۱-۷+متی[۲۲] ۲۴-۳۲+لوق ۲۱-۲۹+یس ۴-۸

آیات (۲۴-۲۷) اِس بیان مین دو تکلیفون کا ذکر ہے۔ ایک جو شہر یروسلم اور اہل یہود کی تباہی کے وقت مین ہوگی اور دوسری جو دنیا کے آخر مین مسیح کے آنے پر ہوگی۔ چاہیئے کہ پڑھنے والے اِنمین تمیز کرین+ تمام بیان ۲۴-آیت کے قبل سے شہر یروسلم اور اہل یہود کے حق مین ہے۔ اگرچہ درحقیقت اِن دو تکلیفون کے درمیان بڑا فاصلہ ہے لیکن اِس فاصلہ کا ذکر انجیل مین نہین ہے کیونکہ پیشینگوئی کا بیان اکثر مختصر ہے اور سمجھنے مین پیچیدہ ہے۔

یہ آنا مسیح کا کب ہوگا۔ مرقس کا جواب ہے کہ "اون دنون مین اوس تکلیف کے بعد" (۲۴ آیت) یعنی اوس زمانہ مین جو اوس پہلی تکلیف کے پیچھے ہوا لیکن ہمین اوسکی کچھ میعاد نہین معلوم ہو جاوے کہ کتنے عرصہ کے پیچھے مسیح کا دوسرا آنا ہوگا متی ۲۴ باب کی شرح دیکھو +

(۳۲) مگر اوس دن ۔۔ + کوئی نہین جانتا ہے۔ متی ۲۱ و ۱۹ + ۱ اور ۲۴ + ۳۶ کی شرح دیکھو

۳۳ تم خبردار ہو جاگتے رہو اور دعا مانگو کیونکہ تم نہین جانتے کہ وقت کب ہے (۳۴) یہ ایسا ہے جیسا ایک شخص جو اپنا گھر چھوڑ کے پردیس گیا اور اپنے نوکرون کو اختیار دیکے ہر ایک کو اوسکا کام دیا اور دربان کو حکم کیا کہ جاگتا رہے (۳۵) اسلیئے تم جاگتے رہو کیونکہ تم نہین جانتے کہ گھر کا مالک کب آویگا شام کو یا آدھی رات کو یا مرغ کے بانگ دیتے وقت یا صبح کو (۳۶) تا ایسا نہ ہو کہ اچانک آکے وہ تم کو سوتے پاوے (۳۷) اور جو کچھ مین تمسے کہتا ہون سب سے کہتا ہون جاگتے رہو۔ متی ۲۴-۴۲ + ۲۵-۱۳ + لوق ۱۲-۴۰ + ۲۱-۳۴ + روم ۱۳-۱۱ + اتس ۵-۶ + متی ۲۴-۴۵ + ۲۵-۱۴ + متی ۲۴-۴۲ و ۴۴ +

(۳۷) جو کچھ مین تمسے کہتا ہون یعنی تم تھوڑے شاگردون سے جو میری اسوقت سنتے ہو کہتا ہون۔ مین سب سے بعد والون سے بھی جو میری نہین سنتے ہین لیکن تمہارے وسیلے سنینگے + اوس ہمارے خداوند نے مخاطب ہوکر سارے دنیا کے کیواسطے کہا اوسکی باتین کل دنیا کی کلیسیا کے لیئے ہین۔ جاگو اے پڑھنیوالو یہ کلام ہمارے اور تمہارے لیے بھی ہے۔ اسبات سے یہ سمجھنا چاہیئے کہ خداوند مسیح نے اوس زمانہ مین قیامت کے انتظار کیواسطے حکم دیا۔ اسبات کا مفصل بیان متی ۲۴ باب کی شرح کے آخر مین ہے

چودھوان باب

دو دن کے بعد فسح اور فطیری روٹی کی عید تھی اور سردار کاہن اور فقیہہ تدبیر کر رہے تھے کہ اوسے کیونکر مکر سے پکڑ کے جان سے ماریں (٢) پر اونھون نے کہا کہ عید کے دن نہین ایسا نہو کہ لوگون مین بلوا ہووے (٣) اور جب وہ بیت عینا مین شمعون کوڑہی کے گھر کہانے بیٹھا ایک عورت جٹا ماسی کا بیش قیمت خالص عطر مرمر کے عطر دان مین لائی اور ڈبیا توڑ کے عطر کو اوسکے سر پر ڈہالا (٤) تب بعضے اپنے دل مین آزردہ ہو کے کہنے لگے عطر کی یہ خرابی کسیلئے ہوئی (٥) کیونکہ یہ عطر تین سو دینار کو بک سکتا اور غریبون کو دیا جاتا اور وے اوسے ملامت کرنے لگے (٦) تب یسوع نے کہا اوسے چھوڑ دو کیون اوسے ستاتے ہو اوسنے میرے ساتہ اچھا سلوک کیا ہے متی ٢٦-٢ + لوق ٢٢-١ + یوح ١١-٥٥ + ١٣-١ + متی ٢٦-٦ + یوح ١٢-١ اد ٣ + لوق ٧-٣٧ +

چودہوان باب

(۳) شمعون کوڑہی کے گھر مین - اِس معاملہ کے بارہ مین متی ۲۶-۱-۶ کی شرح دیکھو
بیش قیمت - تین سو دینار قریب نوّے روپیہ کے ہوتے ہین یہ سہ گونہ اوس قیمت کا تھا جس قیمت پر یہوداہ نے ہمارے خداوند کو بیچا تھا -

(۴) بعضے اپنے دلمین - متی ۲۶-۸ کی شرح دیکھو -

(۷) اسواسطے کہ غریب غربا ہمیشہ تمھارے ساتھ ہین اور جب تم چاہو اونسے نیکی کر سکتے ہو پر مین ہمیشہ تمھارے ساتھ نہ رہونگا ۔ (۸) جو کچھ وہ کر سکی سو کر چکی اوسنے سبقت کر کے میرے بدن کو کفن کے لیئے معطر کیا (۹) مین تم سے سچ کہتا ہون کہ تمام دنیا مین جہان کہین یہ انجیل منادی کیجاے گی یہ بھی جو اِسنے کیا ہے اسکی یادگاری کے لیئے بیان کیا جائگا (۱۰) تب یہوداہ اسقریوطی جو اون بارہون مین سے تھا سردار کاہنون پاس گیا تاکہ اوسے اونکے ہاتھہ پکڑوادیوے (۱۱) وے یہ سُنکے خوش ہوئے اور اوسکو روپیہ دینے کا اقرار کیا تب وہ فکر مین لگا کہ کسطرح قابو پاکے اوسے

پکڑوا دے (١٢) اور عید فطیر کے پہلے دن جب وہ فسح کو ذبح کرتے
تھے اوسکے شاگردون نے اوسے کہا تو کہان چاہتا ہے کہ ہم جائین
اور طیار کرین کہ تو فسح کو کھاوے (١٣) اوسنے اپنے شاگردون مین سے
دو کو بھیجا اور اونھین کہا شہر مین جاؤ وہان ایک شخص پانی کا گھڑا
اوٹھائے ہوئے تمھین ملیگا اوسکے پیچھے چلے جاؤ (١۴) اور وہ جس
گھر مین داخل ہووے تم اوس گھر کے مالک سے کہو اوستاد کہتا
ہے کہ وہ اوترنے کی جگہہ جہان مین اپنے شاگردون کے ساتھ
فسح کھاؤن کہان ہے (١۵) وہ ایک بڑا بالاخانہ فسح بچھا اور راستہ
تمھین دکھلاویگا وہان ہمارے لیے تیاری کرو (١٦) تب اوسکے
شاگرد چلے گئے اور شہر مین آکے جیسا اوسنے اونھین کہا تھا
ویسا ہی پایا اور فسح تیار کیا (١٧) جب شام ہوئی وہ اون بارہون
کے ساتھ آیا (١٨) جب وے بیٹھکے کھانے لگے یسوع نے کہا مین تمسے سچ کہتا ہون کہ ایک
تمسے جو میرے ساتھ کھاتا ہے مجھے پکڑوائیگا (١٩) تب وے غمگین

ہونے لگے اور اونمین سے ایک ایک کرکے اوس سے کہنے
لگے کیا مین ہون۔ اور دوسرا کیا مین ہون (۲۰) اوسنے جواب مین اونسے
کہا کہ بارہون مین سے ایک ہے جو میرے ساتھ باسن مین ہاتھ ڈالتا
ہے (۲۱) ابن آدم تو جیسا اوسکے حق مین لکھا ہے جاتا ہی لیکن افسوس
اوس شخص پر جسکے وسیلے ابن آدم پکڑوایا جاتا ہے۔ اوس آدمی کے
لیئے بہتر تھا کہ وہ پیدا نہ ہوتا (۲۲) جب وے کھاتے تھے یسوع
نے روٹی اوٹھائی اور شکر کرکے توڑی اور اونھین دیکر کہا لو
کہاؤ یہ میرا بدن ہے (۲۳) پھر اوسنے پیالہ لیکر شکر کیا اور اونھین دیا
اور اون سبھون نے اوس سے پیا (۲۴) اور اوسنے اونھین کہا
کہ یہ میرا نئے عہد کا لہو ہے جو بہتون کے لیئے بہایا جاتا ہے (۲۵) مین
تمسے سچ کہتا ہون کہ مین انگور کا رس جس دن تک خدا کی
بادشاہت مین اوسے نیا نہ پیون پھر نہ پیونگا (۲۶) تب وے ایک
زبور گاکے باہر نکلے اور زیتون کے پہاڑ پر گئے (۲۷) اور یسوع
نے اونسے کہا تم سب آج کی رات میرے حق مین ٹھوکر کہاؤگے

اسلیئے کہ یہ لکھا ہے مین گڈریے کو مارونگا اور بھیڑین پراگندہ ہوجاینگی

(۲۸) پر مین اپنے اوٹھنے کے بعد تمسے آگے جلیل کو جاؤنگا (۲۹) تب

پطرس نے اوس سے کہا اگرچہ سب ٹھوکر کھاوین پر مین نہ کھاونگا

(۳۰) یسوع نے اوس سے کہا مین تجھسے سچ کہتا ہون کہ آج اس ہی

رات کو مرغ کے دو بار بانگ دینے کے آگے تو تین بار میرا انکار

کریگا (۳۱) تب اوسنے بار بار کہا اگر تیرے ساتھ میرا مرنا ضرور ہو

تو بھی ہرگز تیرا انکار نہ کرونگا اور اون سبھون نے بھی ویسا ہی کہا

(۳۲) پھر وے ایک جگہہ مین جسکا نام گتسمنی تھا آئے اور اوس نے

اپنے شاگردون کو کہا جب تک کہ مین دعا مانگون تم یہان بیٹھے رہو

است ۵ ۱-۱۱ + متی ۲۶-۱۴ + لوق ۲۲ ۲-۳ و ۴ + متی ۲۶-۱۷ + لوق ۲۲-۷ + متی ۲۶-۲۰ + متی ۲۶-۲۴ + لوق ۲۲-۲۲ + ۱۱ یا برکت مانگ کے

متی ۲۶-۲۶ + لوق ۲۲-۱۹ + ۱ قر ۱۱-۲۳ - ۱۱ یا گیت + متی ۲۶-۳۰ + متی ۲۶-۳۱ + ذک ۱۳-۷ + متی ۱۶-۷ + متی ۲۶-۳۳

و ۳۴ + لوق ۲۲-۳۳ و ۳۴ + یوح ۱۳-۳۷ و ۳۸ + متی ۲۶-۳۶ + لوق ۲۲-۳۹ + یوح ۱۸-۱ +

آیات (۱۲-۳۲) متی ۲۶-۱۷-۴۶ کی شرح دیکھو

---

(۳۳) اور پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو اپنے ساتھ لیا اور وہ

گھبرانے اور بہت اوداس ہونے لگا (۳۴) اور اوسنے کہا میری

جان کا غم موت کا سا ہے تم یہان ٹھہرو اور جاگتے رہو (۳۵) اور وہ
تھوڑا آگے جا کر زمین پر گرا اور دعا مانگی کہ اگر ہو سکے تو یہ گھڑی مجھسے ٹل جاے
(۳۶) اور کہا اے ابا اے باپ سب کچھ تجھسے ہو سکتا ہے اس
پیالہ کو مجھسے ٹالدے لیکن نہ وہ جو مین چاہتا ہون بلکہ جو تو چاہتا ہے
(۳۷) پھر وہ آیا اور اونھین سوتے پایا اور پطرس کو کہا اے
شمعون تو سوتا ہے کیا تو ایک گھڑی جاگ نہ سکا (۳۸) جاگتے رہو اور
دعا مانگو تا ایسا نہ ہو کہ تم امتحان مین پڑو روح تو مستعد پر جسم سست
ہے (۳۹) وہ پھر گیا اور وہی بات دعا مین مانگی (۴۰) اور پھر آکے اونھین
سوتے پایا کیونکہ اونکی آنکھین بھاری تھین اور وے نہین جانتے
تھے کہ اوسے کیا جواب دیوین (۴۱) پھر تیسری بار آکے اونھین کہا
کہ اب سوتے رہو اور آرام کرو بس وقت آپہونچا دیکھو ابن آدم
گنہگارون کے ہاتھون مین حوالہ کیا جاتا ہے (۴۲) اوٹھو ہم چلین
دیکھو وہ جو مجھے پکڑواتا ہے نزدیک ہے (۴۳) وہ یہ کہتا ہی تھا کہ
فی الفور اون بارہ مین سے ایک یہوداہ نامے اور اوسکے ساتھ

سردار کاہنون اور فقیہون اور بزرگون کی طرف سے ایک بڑی بھیڑ تلوارین اور لاٹھیان لیکے آپہونچی[۲۲] (۴۴) اور پکڑوانیوالے نے اونھین یہ بتا دیا تھا کہ جسکا مین بوسہ لون وُہی ہے اوسے تم پکڑنے کے حفاظت سے لیجاؤ (۴۵) وہ آکے فی الفور اوس پاس گیا اور کہا اے ربی اے ربی اوسے چوما (۴۶) اور اونھون نے اوسپر ہاتھہ ڈالکے اوسے پکڑلیا (۴۷) ایک نے اونمین سے جو وہان حاضر تھے تلوار کھینچکر سردار کاہن کے نوکر کو لگائی اور اوسکا کان اوڑا دیا۔ (۴۸) تب یسوع اونسے مخاطب ہوکے کہنے لگا کیا تم تلوارین اور لاٹھیان لیکے مجھے چور کی مانند پکڑنے کو آئے ہو[۲۳] (۴۹) مین تو ہر روز تمھارے پاس ہیکل مین تعلیم دیتا تھا اور تمنے مجھے نہین پکڑا لیکن یہ ہوا کہ نوشتے پورے ہووین (۵۰) تب وے سب اوسے چھوڑکے بھاگ گئے[۲] (۵۱) مگر ایک جوان جو سوتی چادر اپنے بدن پر اوڑھے تھا اوسکے پیچھے ہو لیا اور جوانون نے اوسے پکڑا (۵۲) پر وہ سوتی چادر اونکے ہاتھون مین چھوڑکر ننگا بھاگا۔ یوحنا ۱۸ ۱۲-۲۷ + رومیون ۸ ۱۷

گل ۴-۶ + عمبر ۵-۷ + یوایل ۵-۱۲ + ۶-۲۸ + رومیوں ۷-۲۳ - گل ۵-۱۷ + یوح ۱۳-۱ + متی ۲۶-۲۹ + یوح ۱۲- ۱۰ + ۲۳ + متی ۲۶-۳۱
لوق ۲۲-۳۷ + یوح ۱۸ - ۳ + متی ۲۶-۵۵ + لوق ۲۲-۵۲ + زبور ۲۲ - ۶ + یس ۵۳ - ۷ + لوق ۲۲-۳۰ + ۲۲-۳۴ + زب
۸۸ - ۸ + ۲۷ آیت -

(۳۳) وہ گھبرانے اور بہت اوداس ہونے لگا - اوسوقت ایک نہایت بھاری اور مشکل معاملہ یا حیرت انگیز بات مسیح کو درپیش ہوئی - اور ہم نہین جانتے کہ آیا اوسکا گھبرانا انسان کے گناہ کی سختی اور بوجھ کے سبب سے ہوا یا دوزخ کے عذاب سے جو گناہ کا نتیجہ ہے ہوا -

(۳۶) اے آبا اے باپ لفظ آبا کے معنی سریانی زبان مین باپ کے ہین جو ہمارا خداوند اکثر بولتا تھا - سریانی اور عبرانی بہت ملتی ہین - اوس ملک مین جہان لوگ عبرانی یا سریانی اور یونانی دونون بولتے تھے بیان کرنے مین کبھی کبھی دونون عبرانی اور یونانی لفظ لکھتے تھے تاکہ ایک سے دوسرے کے معنی کھل جاوین - اسیطرح یہ بھی دستور تھا کہ ایک ہی شخص کے دو نام عبرانی اور یونانی رکھتے تھے -

آیات (۴۳-۵۲) یسوع کا گرفتار ہونا (متی ۲۶ - ۴۷ - ۵۰ کی شرح دیکھو)

(۵۱) اوسکے پیچھے ہولیا اور جوانون نے اوسے پکڑا - بعضون کا گمان یہ ہے کہ یہ جوان خود مرقس تھا - اگر کوئی پوچھے کہ اوسنے اپنا نام کیون نہین ظاہر کیا تو جواب یہ ہے کہ مصنف کبھی کبھی اپنے حق مین غائب کے طور پر لکھتے ہین مثلاً یوحنا نے اپنے حق مین لکھا " وہ شاگرد جسے یسوع پیار کرتا تھا " اسیطرح مرقس نے اپنے حق مین اگر لکھا " ایک جوان اوس ہی کے پیچھے ہولیا " تو کیا بعید - اس بیان سے گمان غالب ہے کہ مصنف خود وہی شخص تھا -

یسوع انّا اور قیافا کے سامنے - آیات ۵۳-۷۲ + متی ۲۶ و ۵۷ - ۷۵ کی شرح دیکھو -

(۵۳) تب وے یسوع کو سردار کاہن پاس لیگئے اوسکے یہان سب سردار کاہن اور بزرگ اور فقیہ اکٹھے آئے (۵۴) اور پطرس دور سے اوسکے پیچھے سردار کاہن کے دالان کے اندر تک ہولیا

اور نوکرون کے ساتھہ بیٹھکر آگ تاپنے لگا (۵۵) تب سردار کاہنون اور
ساری صدر مجلس نے یسوع پر گواہی ڈہونڈہی کہ اوسے جان سے
مارین پر نہ پائی (۵۶) اگرچہ بہتون نے اوسپر جھوٹھی گواہی دی پر اون کی
گواہیان موافق نہ تھین (۵۷) تب بعضون نے اوٹھکے اوسپر یہ جھوٹھی
گواہی دی اور کہا کہ (۵۸) ہمنے اوسے کہتے سُنا ہے کہ مین اس ہیکل
کو جو ہاتھہ سے بنی ہے ڈہا دونگا اور تین دن مین ایک دوسری کو جو
ہاتھہ سے نہ بنے بناؤنگا (۵۹) تسپر بھی اونکی گواہی موافق نہ تھی (۶۰) تب
سردار کاہن نے بیچ مین کھڑے ہو یسوع سے پوچھا کیا تو کچہ جواب
نہین دیتا یہ تجھپر کیا گواہی دیتے ہین (۶۱) پر وہ چُپ رہا اور کچہ
جواب نہ دیا۔ پھر سردار کاہن نے اوس سے پوچھا اور اوس سے
کہا کیا تو مسیح اوس مبارک کا بیٹا ہے (۶۲) یسوع نے اوس سے
کہا مین وہی ہون اور تم ابن آدم کو القادر کے دہنے ہاتھہ بیٹھے اور
آسمان کے بادلون پر آتے دیکھوگے (۶۳) تب سردار کاہن نے
اپنے کپڑے پھاڑکے کہا اب ہمین گواہ کیا درکار ہین (۶۴) تمنے یہ

کفر سنا تمکو کیا معلوم ہوتا ہے اون سبھون نے فتویٰ دیا کہ وہ قتل کے لائق ہے (۶۷) تب کتنے اوسپر تھوکنے اور اوسکا مُنہ ڈہانپنے اور اوسے گھونسے مارنے اور اوسے کہنے لگے نبوّت سے خبر دے اور نوکرون نے ہاتھہ سے اوسے تھپیڑ مارے۔ متی ۲۶-۵۰۔ لوق ۲۲-۵۴۔ یوح ۱۸-۱۳۔ متی ۲۶-۵۹۔ مرقس ۱۵-۱۹۔ یوح ۲-۱۹۔ متی ۲۶-۶۲۔ یسعیاہ ۵۳-۷۔ متی ۲۶-۶۳۔ متی ۲۲-۶۹۔ لوق ۲۲-۶۹۔

(۶۱) کیا تو مسیح۔ (متی ۱ باب کی ۱ آیت کی شرح دیکھو)

(۶۴) یسوع نے اوس سے کہا مین وہی ہون اپنی خدمت کے زمانہ مین اوسنے مسیح ہوکر کہا کہ مین مسیح ہون لیکن نہ آزمایش کے وقت گویا جب یہودی قوم نے اپنے سردار کاہنون کے وسیلے سے پوچھا "کیا تو مسیح ہے" تو یہودی قوم کیواسطے اوسنے صاف جواب دیا کہ ہان "مین وہی ہون"

(۶۸) اور اوس سے کہنے لگے نبوّت سے خبر دے۔ یہانپر ایک مثال اِس بات کی ملتی ہے کہ انجیلون مین بیان کمی وبیشی کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ چارون انجیل سے پورا معاملہ ملتا ہے مثلاً متی کی انجیل مین لکھا ہے متی ۲۶-۶۷، ۶۸ "تب اونھون نے اوسکے مُنہ پر تھوکا اور اوسے گھونسا مارا اور دوسرون نے اوسے طمانچہ مارکے کہا کہ اے مسیح ہمین نبوّت سے بتا کہ کسنے تجھے مارا؟" شاید کوئی متی کا بیان پڑھکر پوچھے کہ یہانپر نبوت یا غیب دانی کا کیا کام ہے۔ مسیح کے واسطے یہ بتانا کہ کسنے مارا کیا مشکل تھا لیکن مرقس کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اون لوگون نے مسیح کے مُنہ کو ڈہانپ لیا پس سوال کا جواب ملا۔ ایک بیان دوسرے کی مشکل حل کرتا ہے اور دیکھئے کمی وبیشی کی ایک اور مثال۔ مرقس کی انجیل مین اسی معاملہ کے بارے مین لکھا ہے کہ اون لوگون نے مسیح کا مُنہ ڈہانپ لیا لیکن اسکا ذکر متی کی انجیل مین نہین ہے۔ اور متی کی انجیل مین لکھا ہے کہ اونھون نے پوچھا "نبوت سے بتا کسنے تجھے مارا" لیکن مرقس کی انجیل مین نبوت کا ذکر تو ہے لیکن یہ نہین لکھا ہے کہ کس بات کی نبوت کرے دونون بیان سے کل حال ملتا ہے۔

(۶۹) جب پطرس نیچے دالان مین تہا سردار کاہن کی لونڈیون مین سے

ایک وہان آئی (۶۷) اور پطرس کو آگ تاپتے دیکھکر اوسکی طرف نظر کر کے کہنے لگی تو بہی یسوع ناصری کے ساتہ تھا (۶۸) اوسنے یہ کہکے انکار کیا کہ مین اوسے نہین جانتا اور نہین سمجہتا کہ تو کیا کہتی ہے اور باہر صحن مین گیا اور مرغ نے بانگ دی (۶۹) پہر وہ لونڈی اوسے دیکھکر اونسے جو وہان کہڑے تھے کہنے لگی۔ یہ اونھین مین سے ایک ہے (۷۰) اوسنے پہر انکار کیا اور تھوڑی دیر پیچہے پہر اونھون نے جو وہان کھڑے تھے پطرس کو کہا سچ تو اونھین مین سے ہے[۱۲] کیونکہ تو جلیلی اور تیری بولی ویسی ہی ہے[۱۳] (۷۱) پر وہ لعنت کرنے اور قسم کہانے لگا اور کہا کہ مین اوس شخص کو جسکا تم ذکر کرتے ہو نہین جانتا (۷۲) دوسری بار مرغ نے بانگ دی۔ تب پطرس کو وہی بات جو یسوع نے اوس سے کہی تہی یاد آئی کہ پیشتر اوس سے کہ مرغ دو بار بانگ دے تو تین بار میرا انکار کریگا۔ تب اسکا غور کرتے کرتے وہ رونے لگا[۱۴]۔

متی ۲۶-۵۸-۶۹+لوق ۲۲-۵۵ + یوح ۱۸-۱۵-۱۶+ متی ۲۶-۷۱+لوق ۲۲-۵۸+یوح ۱۸-۲۵-متی ۲۶-۷۳+لوق ۲۲-۵۹+ یوح ۱۸-۲۶+ اعم ۲-۷+متی ۲۶-۷۵

(۷۰) سچ تو اونہین مین سے ہے کیونکہ تو جلیلی اور تیری بولی ویسی ہی ہے۔ جلیلیون کی بولی گاؤن کی سی تھی۔ یروسلم کے لوگ صاف بولتے تھے۔

پندرہوان باب

جون صبح ہوئی سردار کاہنون نے بزرگون اور فقیہون اور ساری صدر مجلس کے ساتھہ مشورت کر کے یسوع کو باندہا اور اوسے لیجا کر پلاطوس کے حوالہ کیا (۲) پلاطس نے اوس سے پوچھا کیا تو یہودیون کا بادشاہ ہے۔ اوسنے جواب مین اوس سے کہا تو سچ کہتا ہے (۳) اور سردار کاہنون نے اوسپر بہت سی فریادین کین پر اوسنے کچہ جواب نہ دیا (۴) تب پلاطس نے اوس سے یہ کہکے پھر پوچھا کیا تو کچہ جواب نہین دیتا دیکہ وے تجہپر کتنی گواہیان دیتے ہین (۵) تو بھی یسوع نے کچہ اور جواب نہ دیا یہانتک کہ پلاطس نے تعجب کیا (۶) اور عید مین وہ ایک قیدی کو جسے وے چاہتے تھے اونکی خاطر چھوڑ دیتا تھا (۷) اور ایک شخص برابّاس نام اون لوگون کے ساتھہ قید تھا جو فساد مین اوسکے شریک ہوئے تھے اور کہ جنھون نے فساد ہی مین خون کیا تھا (۸) تب بھیڑ

چلاکے اوس سے عرض کرنے لگی کہ جیسا تیرا دستور ہے ویسا ہی ہمارے
واسطے کر (۹) پلاطُس نے اونھین جواب دیا اور کہا کیا تم چاہتے ہو کہ
مین تمھارے لیئے یھودیون کے بادشاہ کو چھوڑ دون (۱۰) کیونکہ وہ جانتا
تھا کہ سردار کاہنون نے حسد سے اوسکو حوالہ کیا تھا (۱۱) پر سردار
کاہنون نے لوگون کو اوبھارا کہ وہ برعکس اونکے لیئے براباس کو
چھوڑ دے (۱۲) تب پلاطس نے جواب دیکے پھر اونسے کہا اب
تُم کیا چاہتے ہو۔ مین اوسکو جسے تُم یھودیون کا بادشاہ کہتے ہو کیا
کرون (۱۳) وے پھر چلاّئے کہ اوسے صلیب دے (۱۴) پلاطس نے
پھر اونسے کہا کیون اسنے کیا بُرائی کی ہے تب وے اور بھی زیادہ
چلاّئے کہ اوسے صلیب دے (۱۵) تب پلاطُس نے لوگونکی رضامندی
چاہکر اونکے لیئے براباس کو چھوڑ دیا اور یسُوع کو کوڑے مار کر حوالہ
کیا کہ صلیب پر کھینچا جائے

زب ۲-۲ + متی ۲۷-۱ + لوق ۲۲-۶۶ + ۲۳-۱ + یوح ۱۸-۲۸ + اعم ۳-۱۳
۴-۲۶ + متی ۲۷-۱۱ + متی ۲۷-۱۳ + یسع ۵۳-۷ + یوح ۱۹-۹ + متی ۲۷-۱۵ + لوق ۲۳-۱۷ + یوح ۱۸-۳۹ + متی
۲۷-۲۰ + اعم ۳-۱۴ +

پندرہوان باب

اِس بات کے سمجھنے کے لیئے متی کے ۲۷ وین باب کی شرح دیکھو۔

(۶) م ایک قیدی جسے وے چاہتے تھے اونکی خاطر چھوڑ دیتا تھا۔ یوحنا لکھتا ہے کہ یہ دستور تھا اس دستور کا کوئی پتا یہودیون کی تواریخ مین نہین معلوم ہوتا ہے۔ شاید یہ دستور پلاطس حاکم نے خود مقرر کرلیا کہ جسے لوگ خوش رہین۔ لیکن یہ دستور ایسا قائم ہوگیا کہ اگرچہ قانون سے نہین مگر لوقا لکھتا ہے کہ "ہر عید مین ضرور تھا" یعنے ضروریات مین ہوگیا۔

(۷) براباس۔ یوحنا اسکو "بٹمار" لکھتا ہے اور مرقس لکھتا ہے کہ "فساد مین خون کیا"

(۱۳) کہ اوسے صلیب دے۔ صلیب جسکا ذکر ہمنے متی کے ۲۷-۲۶ کی شرح مین کیا وہ کچھ آدمی کی صورت سے جسکے دونون ہاتھ پھیلے ہوئے ہون مشابہ ہے۔ قدیم سے رومیوانی اور قومون نے انسان کی تکلیف و سزا سے موت کے لیئے صلیب کو مقرر کیا۔ یہ بات قابل غور ہے کہ اسطرح کی موت سے مسیح بچانیوالا ایسی لکڑی پر جو انسان کی شکل مین تھی چپکایا گیا تھا۔ جب اوسکے ہاتھ ایسے پھیلے ہوئے تھے کہ گویا یسوع کل انسان کو گلے لگانا چاہتا تھا۔

---

(۱۶) اور سپاہی اوسکو اوس دالان مین جہان حاکم کا محکمہ تھا لیگئے اور سارے رسالے کو اکٹھا کیا (۱۷) اونہون نے اوسے ارغوانی کپڑے پہنائے اور کانٹون کا تاج بنکے اوسکے سر پر رکھا (۱۸) اور اوسے سلام کرنے لگے کہ ای یہودیون کے بادشاہ سلام (۱۹) اور وے اوسکے سر پر نرکٹ سے مارتے تھے اور اوسپر تھوکتے تھے اور گھٹنے ٹیک کے اوسے سجدہ کرتے تھے (۲۰) اور جب اوس سے ہنسی کر چکے تو اوسپر

سے ارغوانی کپڑے اوتارے اور اوسیکا کپڑا اوسے پہناکے صلیب دینے کو لیچلے (۲۱) اور ایک شخص قورینی شمعون نامے جو سکندر اور روفس کا باپ تھا دیہات سے آتے ہوئے اودہر سے گذرا انھون نے اوسے بیگار پکڑا کہ اوسکی صلیب اوٹھا لیچلے (۲۲) اور وی اوسے مقام گلگتا مین جسکا ترجمہ کھوپری کی جگہہ ہے لائے (۲۳) اور مے مین مر ملاکے اوسے پینے کو دیا پر اوسنے نہ لیا (۲۴) اور اونھون نے اوسے صلیب پر کھینچکے اوسکے کپڑے بانٹے اور اونپر قرعہ ڈالا کہ ہر ایک شخص کیا کیا لے (۲۵) اور تیسرا گھنٹہ تھا کہ اونھون نے اوسکو صلیب دی (۲۶) اور نالش نامہ جو اوسپر لکھا تھا سو یہ تہا کہ یہ یہودیون کا بادشاہ ہے (۲۷) اور اونھون نے اوسکے ساتھ دو چورون کو ایک کو دہنے ہاتھ اور دوسرے کو بائین صلیب پر کھینچا (۲۸) تب وہ نوشتہ اس مضمون کا کہ وہ بدکارون مین گنا گیا پورا ہوا۔ متی ۲۷۔

۲۶ + یوحنا ۱۹-۱ و ۱۶ + متی ۲۷-۲۷ + متی ۲۷-۳۲ + لوق ۲۳-۲۶ + متی ۲۷-۳۳ + لوق ۲۳-۳۳ + یوحنا ۱۹-۱۷ + متی ۲۷-۳۴ + زبور ۲۲-۱۸ + لوق ۲۳-۳۴ + یوحنا ۱۹-۲۳ + متی ۲۷-۴۵ + لوق ۲۳-۴۴ + یوحنا ۱۹-۱۴ + متی ۲۷-۳۷ + یوحنا ۱۹-۱۹ + متی ۲۷-۳۸ + یسعیاہ ۵۳-۱۲ + لوق ۲۲-۳۷ +

(۲۱) اور ایک شخص قورینی شمعون نام — قورینی ایک مشہور شہر شمالی افریقہ مین تہا جنمین اگرچہ یونانی بہت رہتے تھے مگر یہودیونکی بہی بستی اوسمین تہی - چونکہ یروسلم مین اون یہودیونکی آمد و رفت بہت تہی اسلیئے اونہون نے یروسلم مین ایک عبادتخانہ اپنے واسطے بنایا۔ اسوقت معلوم ہوتا ہے کہ شمعون خواہ یروسلم مین وارد تہا یا اوسکے گرد و نواح کے دیہات مین رہتا تہا جیسا لکہا ہے کہ "وہ دیہات سے آتا تہا" جب اوسکو خداوند مسیح کے قاتل اوسے لیئے ہوئے ملے - گمان ہے کہ یہ لوگون کو معلوم تہا کہ شمعون یسوع کا پیارا ہے اِس سبب سے اوسکو اس بیگار مین پکڑا مرقس لکہتا ہے کہ وہ "سکندر اور روفس کا باپ تہا" گویا کہ وہ دو آدمی پڑہنے والون کو خوب معلوم تہے - بعدہٗ اون کو کیسا فخر ہوا کہ ہمارے ہی باپ نے یسوع نجات دہندہ کا صلیب اوٹھایا - اگر یہ روایت درست ہے کہ مرقس نے اپنی انجیل شہر روم مین لکہی تو یہ اغلب ہے کہ وہ روفس جسکا ذکر رومیون کے ۱۶ باب ۱۳ - آیت مین ہوا اونہین بیٹون مین سے ہے جسکا نام بیان ہے ہو۔

اوسکا صلیب اوٹھا لیچلے - اغلب ہے کہ مسیح صلیب کے بوجہ کے مارے دب گیا تو لوگون نے شمعون سے اوسکی عوض مین صلیب کو اوٹھوایا ہو یا اوس سے مدد لی ہو۔

درحقیقت جب ہم سوچتے ہین کہ اِتنی بڑی صلیب کی لکڑی ہوگی تو یہ بات مشکل معلوم ہوتی ہے کہ صلیب کو اکیلے آدمی نے اوٹھایا ہو۔ بیان مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس مقام مین اور یوحنا کی انجیل ۱۹ - ۱۰ مین کچہ خلاف نہین ہے ✤

(۲۹) اور وے جو ادہر سے جاتے تہے سر ہلاتے تہے اور یہ کہکے اوسے ملامت کرتے تہے کہ واہ تو جو ہیکل کو ڈہاتا اور تین دن مین بناتا تہا (۳۰) اپنے تئین بچا اور صلیب پر سے اوتر آ (۳۱) اسیطرح سردار کاہنون نے بہی آپسمین فقیہون کے ساتہ ٹہٹہے کرتے ہوئے کہا - اوسنے اورونکو بچایا اپنے تئین بچا نہین سکتا (۳۲) بنی اسرائیل

کا بادشاہ مسیح اب صلیب پر سے اوترآوے تاکہ ہم دیکھین اور ایمان لاوین اور اونھون نے بہی جو اوسکے ساتھہ صلیب پر کہینچے گئے اوسے ملامت کی (۳۳) اور جب چھٹا گھنٹہ ہوا اوس ساری سرزمین پر اندہیرا چہاگیا اور نوین گھنٹہ تک رہا (۳۴) اور نوین گھنٹے یسوع بڑی آواز سے چلّاکے بولا۔ ایلی ایلی لما سبقتنی جسکا ترجمہ یہ ہے۔ اے میرے خدا میرے خدا تو نے مجہے کیون چھوڑا (۳۵) بعضے اونمین جو وہان کہڑے تھے یہ سنکے بولے دیکہو وہ الیاس کو بلاتا ہے۔ (۳۶) اور ایک نے دوڑکے اسفنج کو سرکے مین بھگوکے اور ایک نرکٹ پر رکھکے اوسے چوسایا اور کہا۔ ہٹ جاؤ ہم دیکہین تو کہ الیاس اوسے اوتارنے آوے (۳۷) تب یسوع نے بڑی آواز سے چلّاکر دم چھوڑ دیا۔ (۳۸) اور ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ گیا (۳۹) اور اوس صوبہ دار نے جو اوسکے سامنے کہڑا تھا اوسے یون چلّاتے اور دم چھوڑتے دیکہکے کہا کہ یہ شخص سچ مچ خدا کا بیٹا تھا (۴۰) وہان کئی عورتین

دور سے دیکھ رہی تھین اونمین مریم مگدلینی اور مریم چہوٹے یعقوب اور یوسس کی ما اور سلومی تھین (۴۱) اونھون نے جب وہ جلیل مین تھا اوسکی پیروی کی اور اوسکی خدمت بہی کی تہی پھر اور بہی بہت سی عورتین تھین جو اوسکے ساتھ یروسلم مین آئی تھین۔ زبؑ ۲۲-۷ مرق ۱۴-۵۰ + یوح ۲-۱۹ + متی ۲۰-۴۰ + لوق ۲۳-۳۹ + متی ۲۷-۴۵ + لوق ۲۳-۴۴ + زبؑ ۲۲-۱ + متی ۲۷-۴۶ + متی ۲۷-۴۸ + یوح ۱۹-۲۹ + زبؑ ۶۹-۲۱ + متی ۲۷-۵۰ + لوق ۲۳-۴۶ + یوح ۱۹-۳۰ + متی ۲۷-۵۱ + لوق ۲۳-۴۵ + متی ۲۷-۵۴ + لوق ۲۳-۴۷ + زبؑ ۳۸-۱۱ + متی ۲۷-۵۵ + لوق ۲۳-۴۹ + لوق ۸-۲ و ۳

(۴۲) اور اونھون نے بہی جو اوسکے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے اوسے ملامت کی (متی ۲۷-۴۹ کی شرح دیکھو)

(۴۲) اور جبکہ شام ہوئی اسلیئے کہ تیاری کا دن تھا جو سبت سے پہلے ہوتا (۴۳) یوسف ارمتیا جو ناموَر مشیر اور وہ خود خدا کی بادشاہت کا منتظر تھا آیا اور دلیری سے پلاطس پاس جاکے یسوع کی لاش مانگی (۴۴) اور پلاطس نے متعجب ہوکر شبہ کیا کہ وہ ایسا جلد مر گیا اور صوبہ دار کو بلاکر اوس سے پوچھا کیا دیر ہوئی کہ وہ مر گیا (۴۵) اور جب صوبہ دار سے ایسا معلوم کیا تھا تو لاش یوسف کو دلا دی۔

کا بادشاہ مسیح اب صلیب پر سے اوتر آوے تاکہ ہم دیکھین اور ایمان لاوین اور اونھون نے بہی جو اوسکے ساتھہ صلیب پر کھینچے گئے اوسے ملامت کی[19] (۳۳) اور جب چھٹا گھنٹہ ہوا اوس ساری سرزمین پر اندہیرا چہا گیا اور نوین گھنٹہ تک رہا[20] (۳۴) اور نوین گھنٹے یسوع بڑی آواز سے چلاّ کے بولا۔ ایلی ایلی لما سبقتنی جسکا ترجمہ یہ ہے۔ اے میرے خدا میرے خدا تو نے مجھے کیون چھوڑا[21] (۳۵) بعضے اونمین جو وہان کھڑے تھے یہ سنکے بولے دیکھو وہ الیاس کو بلاتا ہے۔ (۳۶) اور ایک نے دوڑ کے اسفنج کو سرکے مین بھگو کے اور ایک نرکٹ پر رکھکے[22] اوسے چوسایا[23] اور کہا۔ ہٹ جاؤ ہم دیکھین تو کہ الیاس اوسے اوتارنے آوے (۳۷) تب یسوع نے بڑی آواز سے چلاّ کر دم چھوڑ دیا۔ (۳۸) اور ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ گیا (۳۹) اور اوس صوبہ دار نے جو اوسکے سامنے کھڑا تھا اوسے یون چلاّتے اور دم چھوڑتے دیکھکے کہا کہ یہ شخص سچ مچ خدا کا بیٹا تھا[24] (۴۰) وہان کئی عورتین

دور سے دیکھہ رہی تھیں اونمین مریم مگدلینی اور مریم چہوٹے یعقوب اور یوسس کی ما اور سلومی تھین (۴۱) اونہون نے جب وہ جلیل مین تھا اوسکی پیروی کی اور اوسکی خدمت بہی کی تہی پہر اور بہی بہت سی عورتین تھین جو اوسکے ساتھ یروسلم مین آئی تھین۔ زب ۲۲-۱۴

۱۴-۸-۵ + یوح ۳-۱۹ + متی ۲۷-۴۴ + لوق ۲۳-۳۹ + متی ۲۷-۴۵ + لوق ۲۳-۴۴ + زب ۲۲-۱ + متی ۲۷-۴۶ + متی ۲۱-۴۸ + یوح ۱۹-۲۹ + زب ۶۹-۲۱ + متی ۲۷-۵۰ + لوق ۲۳-۴۶ + یوح ۱۹-۳۰ + متی ۲۷-۵۱ + لوق ۲۳-۴۵ + متی ۲۴-۲ + لوق ۲۳-۴۷ + زب ۳۸-۱۱ + متی ۲۷-۵۵ + لوق ۲۳-۴۹ + لوق ۸-۲-۳

(۴۲) اور اونہون نے بہی جو اوسکے ساتھ صلیب پر کہینچے گئے اوسے ملامت کی (متی ۲۷-۴۹ کی شرح دیکہو)

(۴۲) اور جبکہ شام ہوئی اسلیئے کہ تیاری کا دن تھا جو سبت سے پہلے ہوتا (۴۳) یوسف ارمتیا جو نامور مشیر اور وہ خود خدا کی بادشاہت کا منتظر تھا آیا اور دلیری سے پلاطس پاس جاکے یسوع کی لاش مانگی (۴۴) اور پلاطس نے متعجب ہوکر شبہہ کیا کہ وہ ایسا جلد مر گیا اور صوبہ دار کو بلاکر اوس سے پوچہا کیا دیر ہوئی کہ وہ مر گیا (۴۵) اور جب صوبہ دار سے ایسا معلوم کیا تھا تو لاش یوسف کو دلا دی۔

(۴۶) اور اوسنے مہین سوتی کپڑا مول لیا تھا اور اوسے اوتار کے اوس کپڑے سے کفنایا اور ایک قبر مین جو چٹان سے بیچ کہودی گئی تھی اوسے رکہا اور اوس قبر کے دروازہ پر ایک پتہر ڈہلکا دیا (۴۷) مریم مگدلینی اور یوسس کی ماں مریم اوس جگہہ کو جہان وہ رکہا گیا دیکہہ رہی تہین۔ متی ۲۷۔ ۵۷+ لوق ۲۳۔ ۵۰+ یوح ۱۹۔ ۳۸+ لوق ۲۔ ۲۵ و ۳۸+ متی ۲۷۔ ۵۹ و ۶۰+ لوق ۲۳۔ ۵۳+ یوح ۱۹۔ ۴۰+

(۴۳) یوسف ارمتیانے یسوع کی لاش مانگی۔ رومیون کا بیرحمی کا قانون یہ تہا کہ مجرم کو صلیب پر رہنے دیتے تھے جبتک کہ شر گھر گل نہ جاوے یا اوسکو درندے اور پرندے پہاڑ کر نہ کہالین۔ لیکن موسی کی شریعت یہ تہی کہ مجرم کی لاش کو شام سے قبل اوتار لینا چاہیئے۔ رومی اکثر جسطرحپر لوگ اون ملکون مین جنکو اونہون نے فتح کیا کرتے تھے وہ ہی کرنے لگے۔ چنانچہ یہی لاشین اوتارین اور اسلیئے کہ وہ چور جلدی مرجاوین اور بہاگ نہ جاوین اونکی ٹانگین توڑ ڈالی گئین۔ لیکن خداوند مسیح کے واسطے ایک ایسا بندوبست الٰہی ہوا کہ اوسکی ٹانگین توڑی نہ گئین۔ موسیٰ کی شریعت سے عیدفسح مین برّہ قربان ہوتا تہا اور یہ حکم تہا کہ اوسکی کوئی ہڈی توڑی نہ جاوے۔ یہانپر وہ پیشینگوئی جو اسِ رسم مین تہی پوری ہوئی کیونکہ یسوع کی موت ایسی جلدی ہوئی کہ اوسکی بہی کوئی ہڈی نہ توڑی گئی۔ معلوم ہوا کہ وہ بالکل مرگیا تو اوسکو ویسے ہی اوتار لیا اور موقعہ پر یوسف ارمتیا والے نے اوسکی لاش مانگ لی نہین تو اوسکی تدفین وتکبیر مثل چورون کے بیحرمتی کے ساتھ ہوتی

سولہوان باب

جب سبت کا دن گذر گیا مریم مگدلینی اور یعقوب کی ماں مریم اور سلومی نے

خوشبو کی چیزین مول لین تاکہ آنکر اوسپر ملین (۲) اور ہفتے کے پہلے
دن بہت سویرے سورج نکلتے ہوئے قبر پر آئین (۳) اور آپسمین
کہنے لگین کہ ہمارے لیئے پتہر کو قبر کے دروازے پر سے کون
ڈہلکایگا (۴) جب اونہون نے نگاہ کی تو اوس پتہر کو ڈہلکایا ہوا
دیکہا کیونکہ وہ بہت بہاری تہا (۵) اور قبر مین جاکر اونہون نے
ایک جوان کو سفید جامہ پہنے دہنی طرف بیٹھے ہوئے دیکہا اور گہبرا
گئین متی ۲۸-۱ + لوق ۲۴-۱ + یوح ۲۰-۱ + لوق ۲۳-۵۶ + لوق ۲۴-۱ + یوح ۲۰-۱ + لوق ۲۴-۲ + یوح ۲۰-۱۱ و ۱۲

سولہوان باب

(۱) اور سلومی - اِن تین عورتون کے علاوہ جنکا ذکر بیان ہوا لوقا لکہتا ہے کہ چوتہی عورت یوانّا خوزا کی جورو تہی اور سا اور عورتین بہی تہین جو جلیل سے آئین - پس اسطرح کئی ایک عورتین تہین لوق ۲۴-۱۰ +
خوشبوئین یعنی جنین مُر اور سڑنے سے باز رکہنے والی چیزین تہین - یہ خوشبوئین جمعہ کی شام کو تیار ہوئی تہین قبل اسکے نیقودیمس نے مسیح کی لاش کو بہت سی خوشبویون سے جو تخمیناً پچاس سیر تہین کتان کے کپڑے مین جو سینہ کے لپٹا ہوا تہا بسایا - اِس کثرت سے خوشبوئین ہمارے خداوند کی لاش مین کیون لگائی گئین - قدیم مصریون نے یہ دستور اِس خیال سے اختیار کیا تہا کہ جسم سڑنے اور گلنے سے قیامت کے دن تک محفوظ رہے - شاید یسوع کے دوستون نے ایسے خیال سے بہت سی خوشبویان ڈالین کہ اوسکی لاش جی اوٹھنے تک کچہ نہ سڑے یا وہ شاید جیسے کہ مریم نے نادانستگی سے محبت کر کے اوسکے جسم پر اوسکے دفن کیلئے ہیطرح اوسکے شاگردون کی نادانستگی سے اوسکے جی اوٹھنے کیلئے خوشبویان ملین - یہ بات قرین قیاس نہین کہ اوسکے دلین سے یہ خیال بالکل جاتا رہا ہو

جو وہ بہی اوٹہے گا پس کیا بعید ہے کہ اسی غرض سے اونہون نے بہت سی خوشبویان مول لین ٭

(۲) اور ہفتہ کے پہلے دن - یعنی اتوار اسلیے کہ مسیح ہفتہ کے اس دن کو جی اوٹہا یوحنا نے مکـ ۱-۹ مین اسے "خداوند کا دن" لکہا ہے - اسلیے تمام سے عیسائیون کیواسطے یہ دن مقدس ٹہرا - خداکا دن یہودیون کے ہفتکا پہلا اور اوسوقت سے وہ حکم کے چوتہے حکم کے بموجب عیسائیون مین مانا جاتا ہے -

بہت سویرے سورج کے نکلتے ہوئے (متی ۲۸-۱-کی شرح دیکہو)

(۵) **قبر مین جاکر** - پرانے زمانے مین یہودیونکی قبرین اکثر پہاڑ کی چٹانون مین کہدی ہوتی تہین اور اونمین اکثر دو یا زیادہ کوٹہریان ہوتی تہین - سامنے دروازے مین جاکر پہلے ایک بڑے کئی فٹ مربع کمرے مین جانا ہوتا تہا اسکے اندر ایک چہوٹا دروازہ ہوتا تہا جسمین سے ہوکر دوسرے کمرے کی راہ ہوتی تہی - یہ خاص قبر یعنے وہ جگہہ جہان لاش رکہی جاتی تہی - لاش کیواسطے یا تو خانے دیوار کے عرض مین چہہ یا سات فٹ لمبی تہی ہوتے تہے یا دیوار کے طول مین لاش کے برابر ہوتے تہے - جہان کہ لاش نظر آتی تہی - یہ اغلب ہے کہ وہ قبر جسمین ہمارے خداوند کا بدن رکہا گیا تہا دیوار کے طول مین تہی کیونکہ مریم مگدلینی نے دو فرشتے اوس جگہہ جہان یسوع کی لاش رکہی تہی ایک سرہانے دوسرا پائینتے کہڑے دیکہا تہا یوحنا ۲۰-۱۲- پس ہم یہ سمجہین کہ اون عورتون نے پہلے کمرے مین جاکے اوس جوان آدمی کو دہنے ہاتہ نزدیک یا قبر کے اندر دیکہا ہو جسوقت اوسنے اونہین کہا کہ "دیکہو یہ جگہہ جسمین اونہون نے اوسے رکہا تہا" یہ معلوم نہین ہے کہ آیا وہ سب اندر گئی ہون یا نہین مگر اغلب ہے کہ مریم سلومی اور یوانا پہلے بڑے کمرے مین گئین اور یہ بہی معلوم نہین کہ آیا اونمین سے کوئی فرشتے کے کہنے کے بموجب قبر مین اوس جگہہ جہان مقدس لاش رکہی تہی گئے ہون ٭

ایک جوان کو - یعنی ایک جو صورت مین آدمی اور سیرت مین فرشتہ تہا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے طرح طرح کی صورتین اختیار کر سکتے ہین اور اپنی پوشش بدل سکتے ہین اور جب وے چاہتے ہین یا تو لوگون سے غائب ہوجاتے ہین یا ظاہر ہوجاتے ہین - اسیطرح خداوند مسیح اپنے شاگردون پر جی اوٹہنے کے بعد جیسا وہ چاہتا تہا یا تو چہپا یا اپنے آپکو ظاہر کر سکتا تہا - اور یہ بیوقوفی کا سوال ہے کہ بعض پوچہ بیٹہتے ہین کہ خداوند کو جی اوٹہنے کے بعد پوشاک کہانسے ملی ؟

دہنی طرف بیٹہے - یعنی اونکے دہنے ہاتہ جب وے قبر کے کمرے مین جاتے تہے بیٹہے -

(۶) اوسنے اونہین کہا مت گہبراؤ تم یسوع ناصری کو جو صلیب پر

کھینچا گیا ڈھونڈھتیان ہو وہ جی اوٹھا ہے وہ یہان نہین دیکھو یہ جگہہ جسمین اونھون نے اوسے رکھا تھا (۷) اب تم جاؤ اور اوسکے شاگردونکو اور پطرس کو کہو کہ وہ تمسے آگے جلیل کو جاتا ہے اور جیسا اوسنے تمہین کہا تھا تم اوسے وہان دیکھو گے (۸) اور وے جلد نکلکے قبر سے بھاگین اور لرزش اور ہیبت نے اونھین لیا اور وے کسی سے کچھہ نہ بولین کیونکہ ڈرتی تھین (۹) ہفتہ کے پہلے روز وہ سویرے اوٹھکر پہلے مریم مگدلینی کو جسمین سے اوسنے سات دیو نکالے تھے دکھائی دیا (۱۰) اوسنے جاکے اوسکے ساتھیون کو جو اوسکے لئے غمگین اور روتے تھے خبر دی متی ۲۸-۵ و ۶ و ۷ + متی ۲۶-۳۲ +

مرق ۱۴-۲۸ + متی ۲۸-۱۰ + لوق ۲۴-۹ + لوق ۸-۲ + یوح ۲۰-۱۴ + لوق ۲۴-۱۰ + یوح ۲۰-۱۸ +

---

(۷) اور پطرس — یونانی لفظ جسکا ترجمہ "اور" ہے اسکا بعض عالمون نے یون ترجمہ کیا ہے یعنی "خاصکر" وے سمجھتے ہین کہ پطرس جسکا بیان خاصکر ذکر ہوا اس سبب سے ہوا کہ وہ شاگردون مین سب سے نامور تھا اور بعض یہ سمجھتے ہین کہ چونکہ اوسنے خداوندکا انکار کیا اسوجہ سے اوسکا خاصکر ذکر ہوا — پہلی راے کے بموجب یہ ایک عزت کا نشان تھا اور دوسری راے کے بموجب یہ اوسکے اوپر رحمت اور خداوندکی مہربانی کا نشان ہوا کہ وہ پھر مقبول ہوا —

(۸) اور وے جلد قبر سے نکلکے بھاگین — شاید اون عورتون نے اوس خالی جگہہ کو جہان یسوع

دفن ہوا فرشتون کے کہنے سے جہانک لیا۔ قبر کو خالی دیکھکر اور فرشتے کو وہانپر موجود پاکر وے خوف سے بھر گئین۔ سو وے قبر سے بھاگین جیسے آدمی کسی ڈرونی صورت سے بھاگ جاتا ہے۔

اور وے کسی سے کچھ نہ بولین۔ یعنی کسی سے جو اونکو رستہ مین ملا کچھ نہ کہا بلکہ جو پیغام فرشتے کا شاگردون کو تہا اوسکو پورا کرنے کے لیئے جلدی بھاگتی گئین۔

(۹) پہلے مریم مگدلینی کو دکھائی دیا۔ یوحنا اور لوقا کی انجیل کے خوب مقابلہ کرنے سے شاید کوئی سمجھے کہ سب سے پہلے ہمارا خداوند مریم مگدلینی کو دکھائی نہ دیا لیکن ذیل کے بیان پر غور کرنا چاہیئے۔ شاگردون مین سے صرف پطرس اور یوحنا یسوع کے ساتھ صلیب تک پاس گئے۔ جب لاش قبر مین رکھی گئی تو یہ دونون اغلب ہے کہ رات کو کہین قریب ٹھہرے رہے۔ وے اتنے نزدیک تھے کہ ایک دفعہ مین دوڑکر پہنچ گئے۔ اور سب شاگرد بھاگ کر تتر بتر ہوگئے تھے شاید کہ بیت عنیا مین گئے کیونکہ اسی جگہہ پر مسیح پچھلے ہفتے ہر رات کو ٹھہرا کرتا تھا اور شاید مسیح اون عورتون کو کوہ زیتون پر یا سی اور جگہہ مریم مگدلینی کو دکھانے کے بعد دکھلائی دیا۔ لیکن شاید لفظ پہلے سے اسجگہہ یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ جتنے شخصون پر مسیح ظاہر ہوا اون سب سے پہلے مریم کو دکھلائی دیا بلکہ یا عتبار اون اشخاص کے جنکا ذکر باب ہذا مین ہے وہ اوسکو پہلے دکھلائی دیا جیسا کہ بیان ذیل سے واضح ہوگا۔ اس باب کے بقیہ حصہ مین لوقا نے تین دفعہ ہمارے خداوند کا ظاہر ہونا بیان کیا ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ رسول اوسکے جی اوٹھنے پر بڑی مشکل سے ایمان لائے۔ ان سب سے پہلے وہ مریم مگدلینی پر ظاہر ہوا جسکے بیان کو اونھون نے غیر معتبر سمجھا۔ اوسکے بعد وہ اون دو شخصون کو جو عماؤس کو جاتے تھے دکھائی دیا اور اونکے بیان پر بھی وے یقین نہ لائے۔ آخرش کو بموجب آیت ۱۴ اسکے وہ گیارہون کو دکھائی دیا مگر البتہ ان تین دفعون مین سب سے پہلے وہ اوسپر ظاہر ہوا۔ اسیطرح آیت ۱۴ مین جو لفظ آخر آیا ہے اوس سے بھی یہ مراد نہین ہے کہ دنیا مین ہمارے خداوند کا اخیر مرتبہ ظاہر ہونا یہی تھا۔ ان دونون الفاظ سے انھین تینون مثالون کے پہلے اور آخر سے مراد ہے اسلیئے ممکن ہے کہ ہمارا خداوند مریم سے بھی پہلے اور عورتون کو دکھائی دیا ہو۔

(۱۰) اوسکے ساتھیون کو۔ یعنی اوسکے شاگردون کو جنکو اوسنے اپنے ساتھ رکھنے کے لیئے چن لیا تھا اور قریب تین برس کے ساتھ رات دن رہے۔

جو اوسکے لیئے غمگین اور روتے تھے۔ یعنی جو اپنے پیارے ہادی کے علحدہ ہوجانے اور اپنے امیدون کے جاتے رہنے کے سبب سے روتے اور غمگین ہوتے تھے۔ اونکی ہمت اور استقلال صلیب کی آفت کے باعث جاتی رہی۔ اسمین کچھ شک نہین کہ اوسکی پیشینگوئی کہ "مین تیسرے دن جی اوٹھونگا" کچھ یاد تو رہی ہو لیکن اونکے دل

ایسے بڑے معاملہ کو اچھی طرح مان نہیں سکتے تھے کیونکہ اونکی عقل مین نہیں آتا تھا۔ شاید کوئی کہے کہ یہ بات عجب معلوم ہوتی ہے کہ وہ شاگرد یسوع کے کہنے کو اس امر مین نہیں مانتے تھے۔ لیکن ہر روز ہمپر بھی ایسی ہی باتین بیتتی ہوتی ہین کیونکہ ہم اپنے دوست و رشتہ دارون کے لیئے جو مر جاتے ہین حالانکہ اونکی روحین ابتک زندہ ہین اور اونکے بدن قیامت کے دن جی اوٹھینگے روتے اور غمگین ہوتے ہین۔ اگرچہ ہم خوب جانتے ہین کہ وے اس سے اندھ بہتر دنیا مین پہونچ گئے ہین مگر تب بھی ہمارا اعتقاد اس غم و رنج پر غالب نہین آتا ہے مرق ۹-۱۰ اور ۳۲ آیت کی شرح دیکھو۔

(۱۱) وے یہ سُنکے کہ وہ جیتا ہے اور اوسے دکھائی دیا یقین نہ لائے[ii]

(۱۲) اوسکے بعد وہ دوسری صورت مین اونمین سے دو کو جسوقت کہ وے پیدل چلتے تھے اور دیہات کی طرف جاتے تھے دکھائی دیا[۱۲]

(۱۳) اونھون نے بھی جاکے باقی لوگون کو خبر دی مگر اونپر بھی وے یقین نہ لائے لوقا ۲۴-۱۱ و لوقا ۲۴-۱۳

(۱۱) یقین نہ لائے۔ یہ نہیں کہ وے بالکل بھول گئے تھے یا حقیقتاً اپنے خداوند کی پیشینگوئی پر یقین نہ لائے تھے بلکہ اپنی شکستہ دلی کے سبب سے یہ بات بخوبی نہ مان سکے کہ وہ جی اوٹھا ہے۔ یہ قاعدہ عام ہے کہ جب آدمی شکستہ دل ہوجاتا ہے تو بے صبری کے مارے کوئی اچھی خبر نہیں مان لیتا ہے گویا کسیقدر اعتقاد مین فتور آجاتا ہے۔
علاوہ اسکے ایک بات یہ بھی تھی کہ وے گمان کرتے تھے کہ ہمارا خداوند جو پھر جی اوٹھیگا تو وہ شان و شوکت کے ساتھ بادلون پر آویگا مرق ۹-۱۰ و ۳۱۔ اسیوجہ سے ایک مرتبہ اونھون نے خداوند مسیح سے پوچھا بھی کہ اے خداوند کیا تو اسوقت اسرائیل کی بادشاہت کو پھر بحال کیا چاہتا ہے عم ۱-۶۔ شاید یہ بھی ایک وجہ اونہین معلوم ہوا کہ پہلے پہل عورتون نے ہمین اوسکے جی اوٹھنے کی خبر دی۔ غرض کل معاملہ ایسا عجیب تھا کہ اونکو جلد یقین نہیں ہوا۔
(۱۲) اوسکے بعد۔ یہانپر مرقس یسوع کی دوسری مرتبہ دکھلائی دینے کی نسبت جسکا لوقا کی ۲۴-۱۳ مین خوب بیان لکھا ہے لکھتا ہے۔ یہ ایک جگہ عماوس پر تھی جو آٹھ میل کے قریب یروشلم سے فاصلے پر تھی۔

دکھلائی آیت کی شرح مین بیان ہو چکا ہے کہ خداوند مسیح مین یہ قدرت تھی کہ مختلف صورتون مین دکھلائی دے سکتا تھا غالب ہے کہ پہلے پہل مسیح نے اپنے کو اپنی صورت بدلکر ان دو شاگردون سے چھپایا ہو لیکن آخر کار اپنے تئین اپنی پرانی صورت مین ظاہر کر دیا

(۱۳) اونھون نے۔ یعنی اون دو شاگردون نے جو عماؤس سے آئے۔

مگر اونپر بھی وے یقین نہ لائے۔ ان لوگون کے کہنے کا جلدی نہ ماننا کچھ غیر واجبی نہ تھا کیونکہ یہ کچھ ضرور نہ تھا کہ ہر ایک کا دعوی کہ ہمنے یسوع کو دیکھ لیا فوراً مان لین جانچ لینا واجب تھا۔ اس سے یہ کچھ سمجھنا ضرور نہیں ہے کہ اونکو بالکل اعتقاد نہ تھا کہ یسوع جی اوٹھیگا۔ مگر یہ بات ہے کہ جیسا ہوشیار آدمیونکا قاعدہ ہے کہ وہ کسیکا کہنا بلا جانچنے کے نہین مانتے تھے پس اونہین کی کم اعتقادی اور ہر ایک کے کہنے کو جانچنے سے ہمکو بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح ضرور جی اوٹھا نہین تو وے لوگ ایسے کم اعتقاد اور تحقیق کرنے والے تھے کہ وہ ہرگز دھوکھا نہ کہاتے

(۱۴) آخر وہ اون گیارہون کو[۱۳] جب وے کہانے بیٹھے تھے دکھائی دیا اور اونکی بے ایمانی اور سخت دلی پر ملامت کی کیونکہ وے اونکی باتونپر جنھون نے اوسکے جی اوٹھنے کے بعد اوسے دیکھا تھا یقین نہ لائے تھے (۱۵) اور اوسنے اونھین کہا کہ تم[۱۴] تمام دنیا مین جا کے ہر ایک مخلوق کے سامنے انجیل کی منادی کرو[۱۵]۔ لوق[۱۳] ۲۴-۳۶+ یوح ۲۰-۱۹+ ۱ قر ۱۵-۵+ متی[۱۴] ۲۸ب ۱۹ یوح ۱۵-۱۶+ قل[۱۵] ۱-۲۳+

(۱۴) آخر۔ یہانپر مرقس تیسری مرتبہ دکھلائی دینے کا ذکر کرتا ہے۔

اون گیارہون کو دکھلائی دیا۔ اصل مین بارہ شاگرد تھے تو بارہ کہلاتے تھے اون مین یہوداہ مر گیا سو گیارہ رہے تو بھی وہ گیارہ کہلائے پس محاورہ کے بموجب اونکو گیارہ یہانپر کہا کیونکہ اسوقت توما غیر حاضر تھا۔ اغلب ہے کہ یہ وہی دکھلائی دینا تھا جسکا پولوس نے ۱ قر ۱۵-۵ مین ذکر کیا ہے جہان کہ اونکو بارہ کہا ہے۔ متی ۲۸-۵ کی شرح دیکھو

اسی طرح یوحنا ۲۰-۱۹-۲۳ مین بیان ہے مگر لوقا ۲۴-۳۶-۴۹ مین اسکا خوب تفصیلوار بیان ہے اوسوقت یسوع نے اونکو سلام کیا اور اونکو اپنے ہاتھ پانون دکہلائے اور اونکے سامنے کچہ کہایا تاکہ یہ معلوم ہو کہ مین فقط روح ہی نہین ہون بلکہ میرا جسم بہی ہے اور اوسنے اونکی آنکھین پاک نوشتون کی پیشینگوئی کے سمجھنے کے واسطے کہولین تاکہ وہ جان لیوین کہ نوشتون مین اوسکی موت اور جی اوٹھنے اور انجیل کے تمام قومون مین پہیلنے کی پیشین گوئی ہے اور اوسنے کہا کہ مین تمکو شاگرد کرونگا لیکن اوسنے اونسے یہ بہی فرمایا کہ تم یروسلم مین جبتک تمکو عالم بالا سے قوت نہ ملے رہو۔

(۱۵) تم تمام دنیا مین جاکے۔ یہ باتین کچہ کچہ اوس آخر حکم کی مانند ہین جو کہ جلیل پر ہوا اور اسکا بیان متی ۲۸-۱۶-۲۰ مین لکھا ہے۔ مگر یہ باتین اوسوقت ہوئین یعنی جسوقت کہ وے کہانا کہانے بیٹھے تھے ہوئین۔ کیونکہ یہ باتین سب منادی کرنے والون کے واسطے ہین پس کلیسیا پر فرض ہے کہ دنیا کو مذہب عیسوی کی طرف پہیرین یا جو قومین فقط نام کی عیسائی ہین اونکو حقیقی عیسائی کرین اور غیر قومون کو بہی عیسائی کرین۔ یہ حکم سب زمانون کے لئے ہے کہ کلیسیا کی فوج تمام دنیا کو مسیح کے واسطے فتح کرے۔

انجیل کی منادی کرو۔ منادی کرنا اور منادی کرنے والا دونون خدا کیطرف سے مقرر ہین۔ اونکو مسیح نے مقرر کیا اور یہ دونون یعنی منادی کا کام اور منادی دنیا کے آخر تک رہینگے۔ یہ منادی انجیل کی خوشخبری کی ہے (متی ۱-۱ کی شرح دیکھو) مسیح کا مطلب یہ ہے کہ تم یہ بیان کرو کہ ایک نجات دہندہ ہے جو تمکو گناہ و موت اور دوزخ سے بچا سکتا ہے اور تمکو پاکیزگی اور خوشی اور بہشت عنایت کر سکتا ہے۔ انجیل کی خوشخبری دو کہ سب جو راستبازی کے بہوکے اور پیاسے ہین اور گناہ سے پاکیزگی کی طرف پہرنا چاہتے ہین اونکے لئے یہی راہ ہے۔

ہر ایک مخلوق کے سامنے یعنی کل دنیا مین جو کوئی گناہ سے نجات کا حاجتمند ہے اوسکے سامنے۔

---

(۱۶) جوکہ ایمان لاتا اور بپتسمہ پاتا ہے نجات پاویگا اور جو ایمان نہین لاتا اوسپر سزا کا حکم کیا جاویگا

یوحنا ۳-۱۵ و ۳۶ + اعمال ۲-۳۸ + ۱۶-۳۰-۳۱ و ۳۲ + رومیون ۱۰-۹ + ۱ پطرس ۳-۲۱ + عبرانیون ۱۲-۲۸ +

---

(۱۶) جوکہ ایمان لاتا ہے۔ یعنی جوکہ اس خوشخبری کو قبول کرتا اور اوسپر عمل کرتا ہے۔

بپتسمہ پاتا ہے۔ یعنی جوکوئی سچے روحانی طور پر بپتسمہ پاتا ہے کیونکہ لوگون کے سامنے بپتسمہ ... ظاہری

رسم ہے جسمین یہ اقرار ہے کہ روحانی بپتسمہ ہو گیا۔ یہ ظاہری طور پر عیسائی ہونا ہے اور ایک مخصوص ہونے کی علامت جس
سے یہ غرض ہے کہ باطنی طور پر روح اور جسم خدا کیواسطے مخصوص ہوا۔ یہ ایک نشان نئی پیدائش کا ہے یعنی کہ حقیقی اور
روحانی پیدائش ہو گئی۔ یہ آسمان کی ظاہری بادشاہت یعنی ظاہری کلیسیا مین داخل ہونے کی علامت ہے جسکی مراد
یہ ہے کہ نئی پیدائش کے وسیلے سے بپتسمہ پانیوالا آسمان کی روحانی بادشاہت مین داخل ہو گیا۔ بپتسمہ روح سے پیدا
ہونے کا نشان ہے چنانچہ وہ جو حقیقی اور سچے طور پر بپتسمہ پاتا ہے "نجات پاویگا"

نجات پاویگا۔ بلاشبہ مسیح کا سچا شاگرد ہونا اور ایمان مین قائم رہنا نجات کی شرط ہے۔ یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ
ہم اگر ایک مرتبہ مسیح پر ایمان لادین تو ہماری نجات ہوگی بلکہ جب ہم اوسی ایمان پر قائم رہین۔ وہ جو نجات پاتا ہے اون سب
برائیون سے جنسے ہر سچا آدمی بچنا چاہتا ہے رہائی پاتا ہے اور اپنے کل فرض ادا کرتا ہے۔ چونکہ مذہب عیسوی مین
نجات کی کافی اور شافی دلیلین ہین ہر ایک سچا آدمی جو پاکیزگی چاہتا ہے اور دل وجان سے سب گناہ سے بچنا چاہتا
ہے اِس مذہب کو قبول کریگا۔ اسلیئے یہ انجیل لوگون کے دلون کو پرکھنے کی ایک کسوٹی ہے کیونکہ صدق دل کا آدمی
اور حق کا طالب اسکو قبول کریگا +

جو ایمان نہین لاتا ہے اوسپر سزا کا حکم کیا جاویگا۔ انجیل کا رد کرنا اوس سچے طریقہ کا جس سے پاکیزگی
اور بہشت حاصل ہوتی ہے رد کرنا ہے چنانچہ وہی جو اسے رد کرتے ہین گناہ مین پھنسے رہتے ہین۔ نجات کی اور کوئی ر[اہ]
نہین ہے۔ وہ اپنے سب گناہون کی سزا پاوینگے اور خاص کرکے ایک سب سے بڑے گناہ کے سبب سے یعنی مسیح
[نجا]ت دہندہ کو رد کرنا سزا کے لائق ہین۔ وے لوگ جو کہ یہ کہتے ہین کہ اون آدمیون کو سزا دینا جنکا اعتقاد یہ ہے کہ مسیح ک[و]
[نہ] چاہیئے ناانصافی کی بات ہے تو اونکو یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ چور جو چوری کرنا اچھا سمجھتا ہے یا کوئی خونی جو خون کر[نا]
اچھا [سمجھت]ا ہے تو اوسکو بھی اگر سزا دیجاوے ناانصافی کی بات ہے۔ غرض مسیح کو نہ ماننا یہ بد اعتقادی برے دل سے نکلتی ہ[ے]
[سو] "سزا کا حکم کیا جاویگا" یہ فقرہ "سو نجات پاویگا" کے برعکس ہے۔ اگر نجات کے معنی یہ ہین کہ گ[ناہ]
اور اوسکے جہنم سے بچنا تو بیشک سزا کے حکم کیئے جانے کے معنی گناہ اور جہنم مین پڑنا ہے۔ شریعت کی لعن[ت]
جو کچھ ہو ا[بد]ی ہے ایمان کے وسیلے سے مسیح ہمین بچاتا ہے۔ جو کچھ شریعت کی لعنت ہو "سزا کے حکم سے بد اعت[قادی]
پر آتی ہے [ا]ور جیسے سمجھتے ہین اگر شریعت کی لعنت محدود ہو اور اوس سزا کو کوئی شخص آخر تک بھگت لیوے ت[و]
تو اوسکی نجات [مسیح] کے وسیلے سے نہین ہوئی۔ پس اگر سزا کے حکم کی میعاد ہو اور کوئی بھگت کر بہشت مین ج[اوے]
تو اوسکی نجات [مسی]ح کے ہوئی۔ اوسکی کوئی ایسی بہشت ہوگی جسمین نہ مسیح کی شکرگذاری نجات کے واسطے ضرو[ر]

اور نہ خدا کی تعریف اوسکے فضل کے لئے ہو لیکن ایسی بہشت کا کتاب مُقدّس مین ذکر نہین آیا ہے۔

(۱۷) اور وے جو ایمان لائینگے اونکے ساتہ یہ علامتین ہونگی کہ وے میرے نام سے دیوؤنکو نکالینگے اور نئی زبانین بولینگے (۱۸) سانپونکو اوٹہا لینگے اور اگر کوئی ہلاک کرنیوالی چیز پئین گے اونہین کچہ نقصان نہ ہوگا۔ وے بیمارون پر ہاتہ رکھینگے تو چنگے ہوجائینگے۔ لوق ۱۰۔ ۱۷+ اعم ۵۔ ۱۲+ ۸۔ ۷+ ۹۔ ۱۷۔ ۱۸+ ۱۹۔ ۱۲+ اعم ۲۔ ۴+ ۱۰۔ ۴۶+ ۱۹۔ ۶+ اقر ۱۲۔ ۱۰ و ۲۸+ لوق ۱۰۔ ۱۹+ اعم ۲۸۔ ۵+ اعم ۵۔ ۱۵ و ۱۶+ ۹۔ ۱۷+ ۲۸۔ ۸+ یعق ۵۔ ۱۴ و ۱۵+

(۱۷) وے جو ایمان لائینگے اونکے ساتہ یہ علامتین ہونگی۔ یہ وعدہ عام ہے لیکن کُلی نہین ہے۔ اِس سے یہ مطلب نہین ہے کہ سبکے ساتہ کُل زمانون مین یہ علامتین ہونگی۔ درحقیقت اگر ہر ایک علامت کسیکے ساتہ جو ایمان لایا دو چار مرتبہ ہوئی ہو تو یہ وعدہ بالکل پورا ہوگیا۔ پس وے جو اعتراض کرتے ہین کہ اِس آیت کے بموجب سب ایمان والون کے ساتہ یہ علامتین ہونی چاہیے اور جنکے ساتہ یہ علامتین نہین ہین سچے ایمان لانے والے نہین ہین اونکا اعتراض فضول ہے۔ یہانپر کُل جزکیواسطے آیا ہے۔ انجیل مین بہتیری جگہ ایسے محاورات آئے ہین مثلاً متی ۲۸۔ ۱۷ مین لکہا ہے کہ "اوسے دیکہکر اونہون نے یعنی شاگردون نے اوسکو سجدہ کیا" یہ لفظ "اونہون نے" اگرچہ عام طور پر کُل شاگردون پر دلالت کرتا ہے پہر بہی فقط جز یعنی بعضون کے واسطے آیا ہے کیونکہ لکہا ہے کہ "بعض نے شبہہ کیا" لہذا انہون نے سجدہ نہ کیا ہوگا۔ اعم ۲۔ ۵ مین لکہا ہے کہ "خدا ترس یہودی ہر ایک قوم مین سے جو آسمان کے تلے ہین یروشلم مین آ رہے تہے" اگرچہ یہانپر ہر ایک قوم لکہا ہے تاہم قرین قیاس نہین ہے کہ کوئی قوم رہ نگئی ہو۔ حاصل کلام یہ ہے کہ یعنی کُل جز کیواسطے عام ہے وہ علامتین جنکا یہان بیان ہوا اونمین مردونکا جلانا نہین ہے۔ یہ بڑی علامت یعنی مُردونکا جلانا جس سے مسیح درحقیقت عالم الٰہی سے بلائی جاتی تہی شاید جب سے خداوند مسیح جی اوٹہا کبہی نہین ہوئی +

میرے نام سے دیوؤنکو نکالینگے۔ یسوع اپنی ہی قدرت سے دیوؤن کو نکالتا تہا سو شاگرد بہی اوس کی

کی قدرت سے دیوونکو نکالتے تھے اونکے نام سے نہین نکلتے تھے۔ یہ دیوپہنچنے کی واردات سیونکو زمانے مین تھی اور ابتدائی کلیسیا کے بزرگ گواہی دیتے ہین کہ سچے ایمان لانے والے یسوع کے نام سے دیوونکو نکالتے تھے ۔

اور نئی زبانین بولینگے ۔ یعنی زبانین جو وے پیشتر نہین جانتے تھے ۔ اسکا اشارہ پنتکست کے معجزے کیطرف ہے ۔ یہ معجزہ ابتدائی کلیسیا کے ساتھ تھا گویا کہ ایک نشان دین عیسوی کا کل دنیا کے لوگون مین پھیلنے کے لیئے تھا ۔ اور دوسرا مطلب اس معجزہ کا اون لوگون کا قائل کرنا تھا جو مسیح کو نہین مانتے تھے اقر ۱۴ وان باب +

(۱۸) سانپون کو اوٹھا لینگے ۔ سب معجزے جنکا بیان ہوا اور ان سے زیادہ بھی بیشک ابتدائی کلیسیا مین ہوئے مگر اوس زمانہ کی کلیسیا کی تواریخ بہت مختصر ہے اسوجہ سے اوسمین تھوڑے معجزون کا ذکر ہے ۔ ایک ہی مثال سانپ اوٹھا لینے کی کتاب مقدس مین ہے اعم ۲۸-۵-۶ +

ہلاک کرنے والی چیز پیئین گے ۔ روایت ہے کہ یوحنا کے ساتھ یہ ہوا ۔

بیمارون پر ہاتھہ رکھینگے تو چنگے ہوجائینگے ۔ مثال اسکی اعم ۳-۱۶ اور ۵-۱۵ + اور یعق ۵-۱۴ + جسطرح عوارض جسمانی عوارض روحانی کی علامت ہین اوسیطرح ان عارضون کو معجزون سے شفا بخشنا روحانی معجزونکا نمونہ ہے جو مذہب عیسوی کے ذریعہ سے انسانون کی روحون کے ساتھ کیئے جاتے ہین ۔ زمانہ بزمانہ خدا کی پاک روح جو انسانون کو از سرنو پیدا کرتی ہے اونکی روحون مین سے خصائل شیطانی و خواہش ہاے بد کو نکال پھینکتی ہے پس وہ شخص جو مسیح مین از سرنو پیدا ہوتا ہے گویا نئی زبان بولتا ہے ۔ خدا کے قوت بخش فضل سے ایماندار عیسائی اس قابل ہوجاتا ہے کہ باوجود اس دنیا کی واہیات مین اپنا کاروبار کرنے کے وہ اون سے بیداغ بچ رہتا ہے اور جو شخص مسیح مین ایماندار ہے وہ آزمائش و امتحان کے اوس پیالے کو جو بے اعتقادون کی روح کو زہر آلودہ کردیتا ہے پی جاتا ہے اور ذرا بھی ضرر نہین پہونچتا اور جن تکلیفون سے انسان بیمار ہوکے مرجاتے ہین وے اوسسے قیامت کے روز بالکل شفا پاوینگے +

(۱۹) غرض خداوند اونھین ایسا فرمانے کے بعد[۲۲] آسمان پر اوٹھایا گیا[۲۳] اور خدا کے دہنے ہاتھہ بیٹھا (۲۰) پھر اونھون نے باہر جاکر ہر جگہہ منادی کی اور خداوند ساتھہ ہوکے کام انجام دیتا تھا اور کلام کو اون معجزونکی

وسیلے سے یسوع کے سنانے کے بعد ہوتے تھے ثابت کرتا رہا۔

آمین + اعم ۱۔ ۲۰ دق ۲۴۔ ۵۱ + زب ۱۱۰۔ ۱ + اعم۔ ۵۰۔ ۵ + عم ۲۔ ۴۔ ۱۲۔ ۳۔ ۲۔ اقر ۲۔ ۴ و ۵ + عبر ۲۔ ۴ +

(۱۹) خداوند آسمان پر اوٹھایا گیا۔ صعود کی نسبت جو بیان انجیلون مین ہے سب سے پورا بیان لوقا کی انجیل ۲۴ باب ۵۰ مین ہے۔ لیکن اس سے زیادہ مفصل بیان اعم ۱ باب ۲۔ ۱۲ مین ہے۔ یہ معاملہ کوہ زیتون پر بیت عنیاہ کے نزدیک۔ ہمارا خدا وند اونکو اوس جگہ پر لیگیا اور جب وہ اونسے باتین کرتا تھا اور اوسنے اپنے ہاتھ اوٹھاکے اونکو برکت اور برکت دیتے ہوئے چڑہنے لگا اور چڑہتے چڑہتے بادل کھل گئے اور پھر اوسکے پیرون تلے اکٹھے ہو گئے اور اونکی نظر سے غائب کرلیا۔

یسوع کا جسم کہان گیا۔ بہشت مین۔ بہشت کہان ہے۔ ہمکو اوسکی جگہ خدا کی بے انتہا خلقت مین نہین معلوم ہے البتہ نجومی کہتے ہین کہ شمسی کا ایک مرکز ہے اور وہ مرکز سورج ہے لیکن سورج اور یہ نظام شمسی بہی خود ایک بڑے ستارون کے نظام ہے اور اوسکا بہی کوئی مرکز یعنی سورج ہوگا اور وہ سورج اور کسی اوس سے بہی بڑے نظام ستارون کا جز ہوگا اپنے مرکز کے آس پاس گہومتا ہے۔ آخرکار ان ساری نظامون کا یعنی خلقت کا ایک بڑا مرکز ہے اوس مرکز مین قادر کا جو سب کا چلانیوالا ہے دار السلطنت ہے۔ شاید اوس جگہہ پر یسوع چلا گیا۔ بہرحال بہشت اس دنیا الگ ہے۔ جہان کہین بہشت ہو کتاب مقدس کی عبارت اور عوام الناس کے محاورے کے مطابق وہ اوپر ہے۔

(۲۰) پھر اونسے باہر جاکے ہر جگہہ منادی کی۔ وے نبیٹھے اور رنج والم کیا (۱۰۔ آیت) وے مثل بہادرون اوٹھے اور جوانمردون کی طرح اپنا کام بجالائے۔ وے کسی قسم کی خطرے یا موت سے نہین ڈرتے تھے پنتکست کے ایسی طاقت اونھین عالم بالا سے عنایت ہوئی +

اور خداوند ساتہ ہوکے کام انجام دیتا تھا۔ یعنی اونکے وسیلے سے کام انجام دیتا تھا +

اون معجزون کے وسیلے سے۔ معجزونکا وعدہ خوب پورا ہوا۔ رسولون کا ایمان اون معجزون کے سبب جو اونکے ساتہ تھے ہوگیا۔ اور انجیل ان سچی گواہیون کے وسیلے جو خدا کی طرف سے تھین پھیلی اور یہ نیا مذہب کیسے زور و شور سے پھیلا گیا +

تمام شد

75464
2/12/88

چرا نباشد۔ کبھی مذاق سے کبھی کسی بات پر طنز سے کہتے ہیں۔

اُدھن پُدھن۔ مذکر۔ کھانا کھا چکنے کے بعد برتنوں میں سے جو بچا ہوا نکالا جائے۔

اوخویشتن گم ست کرا رہبری کند۔ جو شخص خود کسی قابل نہیں ہے وہ دوسرے کے لئے کیا کر سکتا ہے۔ (فقرہ) میر صاحب پر خود ہی عتاب ہے وہ میری سفارش کیا کریں گے۔ او خویشتن گم الخ۔

اُودا۔ (ہ) صفت مذکر وہ رنگ جس کی سیاہی سرخی مائل ہوتی ہے اوداہٹ۔ کبودی مائل ہونا۔ اودی۔ صفت مونث۔

اُود بلاؤ۔ (ہ۔ س۔ اُدر۔ پانی والا۔ بڑال۔ بلاؤ) بلی سے مشابہ ایک جانور جو اکثر دریا کے کنارے رہتا ہے۔ اور مچھلی مینڈک کھاتا ہے۔

اودھم۔ دیکھو ادھم

اودھو کا لین نہ مادھو کا دین۔ مثل (اودھو۔ کنھیا کا دوست مادھو کنھیا) سب جھگڑوں سے الگ کمال بے فکر ہونے کی جگہ کہتے ہیں۔ کہ نہ کسی کے لینے میں نہ دینے میں)۔ (فقرہ) یہاں کی نوکری کا کیا ٹھکانا۔ نہ کہیں اور محنت مزدوری کریں گے چین سے تو رہیں گے۔ اودھو کا لین نہ مادھو کا دین۔ اپنی نیند سوئیں گے اپنی نیند جاگیں گے۔

اور (ہ۔ س۔ اَپر) (نمبر ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷) میں کبھی فاع اور فع کے وزن پر آتا ہے مگر نمبر ۳ میں فع ہی کے وزن پر خوبصورت اور زیادہ مستعمل ہے اور نمبر ۸ لغایت ۱۲ فاع ہی کے استعمال میں ہے ۱۔ حرفِ عطف (فقرہ) زندگی کے واسطے پانی اور ہوا دونوں کی اشد ضرورت ہے ۲۔ پھر (رشک)

غرق فرعون میں تھا مردم آبی کا کلام
اور دعوائے خدائی کرے بندہ ہو کر

۳۔ مگر کی جگہ۔ (امیر)

حذر ہے مسلم اور جو واعظ
ملے دستِ بتانِ نازنیں سے

۴۔ کسی امر خلاف قیاس پر حیرت اور استعجاب ظاہر کرنے کی جگہ جیسے یہ منہ اور مسالا۔ تم اور شاعری ؎

(جلال)

مجھ کے عشق میں ہو امتحانِ بخت جلال
تم اور حوصلہ تقدیر آزمائی کا

۵۔ بلکہ تسلی کے لئے (فقرہ) ہاں ہاں وہ تم سے اچھے ہیں اور نہایت اچھے۔ ۶۔ کیا نتیجہ ہوا آخر۔ (امیر)

چڑھ کے منبر پہ ہجو سے واعظ
اور جو حسن سے کوئی خفا باقی

۷۔ بیشک اور ضرور کی جگہ۔ (فقرہ) آج ہم کو کون روک سکتا ہے۔ جائیں تو ضرور جائیں۔ (شوق قدوائی)۔

یہ بھولا آفت سے آئی ہوئی
اندھیرا ہوا اور چڑھ آتی ہوئی

لازمی نتیجہ ظاہر کرنے کے لئے۔ (فقرہ) حکیم صاحب آئے اور میں اچھا ہوا۔ ۸۔ زیادہ (فقرہ) اتنی روشنائی کافی نہ ہوگی۔ اور عنایت کیجئے۔ (امیر)

بلائیں لیتے ہی وہ اور ہو گیا وحشی
ہم اپنے ہاتھ سے اپنا نسکار کھو بیٹھے

۹۔ دوسرا۔ (غالب)

جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملیں گے
کیا خوب قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور

(فقرہ) یہ ذکر جانے دو اور باتیں کرو۔ ۱۰۔ غیر بیگانہ (داغ)

لو اور ہیں آپ آپ ہیں کیا آپ سے نسبت
ہوں لاکھ زمانے میں اگر رشک قمر اور

۱۱۔ نیا۔ خلاف سابق متغیر ؎

گہ روتے ہو گہ ہنستے ہو گہ چپ گہے نالاں
حال آپ کا ہم دیکھتے ہیں آج ظفر اور

۱۲۔ آگے کہو۔ پھر اس کے بعد جیسے کوئی سلسلۂ سخن میں رک جائے تو اس سے کہتے ہیں (اور) ۱۳۔ خلاف برعکس (فقرہ) تم اور سمجھے ہو میرا مطلب اور ہے۔ (انیس)۔

رحلت کے دن گزر گئے اب فصل اور ہے
اب یوں بسر کرو جو ہمیں کا فور ہے

۱۴۔ طرفہ، نیا۔ جیسے لو اور سنو (امیر)

۳ مرتبہ، عروج، ترقی۔ (ناسخ)

ایک ساعت بھی زمانے میں ہوا ہم کو نہ اوج
آسماں پر کیا ہمارے بخت کا اختر ہمیں

مذکر۔ اوج، موج۔ شان و شوکت۔ بلند اقبالی۔ (جلال)۔

چشمِ دریا بار طوفاں ایک قطرہ کو منی
اوج موج اپنا دکھاتی تھی تجھے کیا گو منی

۲ ترقی۔ دھوم، دھام۔ (بحر)

اسکے ذات فیض کا کیا اوج موج ہے
ہے چرخ پر گمان تجھے آسیاب کا

اوجڑ نگری سونا دیس (عو) ویران مقام کی نسبت کہتی ہیں۔ (مراۃ العروس) یہ خاک ملا محلہ تو اوجڑ نگری سونا دیس ہے۔

اُوجھ (ھ) مذکر۔ پیٹ، آنتیں۔ (جان صاحب)۔

مردے ایک بلا نوش ہے تو
اوجھ کیوں اتنا ابھار رکھا ہے

اُوجھا (ھ) ایک قسم کے برہمن۔ ہندوؤں میں جو لوگ جھاڑ پھونک کرتے ہیں ان کو بھی کہتے ہیں۔

اوجھڑ (ھ) ۱ سادہ۔ اوپر۔ جھاڑنا۔ پھینکنا، مونث سنڈھال کی ضرب (سحر)

ابرو کی یہ جنبش ہے کہ تلوار کی لچک
پتلی کی یہ گردش ہے کہ اوجھڑ ہے سپر کی

دینا، کھانا، لگنا، مارنا کے ساتھ ۲ متعلق جھڑپ۔ (جادۂ تسخیر) ادھر اس دشمن جانی نے انگڑائی لے کر ایک ہاتھ مارا یہ شاہزادہ اوجھڑ کھا کر کھڑکی کے باہر جا گرا۔

اوجھڑی۔ (ھ) مونث۔ جانوروں کا معدہ۔

اوجھل (ھ) مونث۔ آڑ، پردہ، حجاب ۲ ملنے کی ضد۔

اوچھا (ھ) ۱ کم ظرف۔ (داغ)

کیا غیر چھپائے گا ترا رازِ محبت
اوچھے کو خدا اتنی سمائی نہیں دیتا

۲ احسان جتلانے والا۔ (خلیل)

حسرت ہی رہی ساغرِ لبریز کی مجھ کو
اوچھے کی طرح جام نہ ساقی کبھی چھلکا

۳۔ ادھورا۔ ہلکا۔ اچٹتا ہوا۔ جیسے اوچھا وار، اوچھا ہاتھ، اوچھی تلوار۔ اوچھی چھری (شرف)

اوچھی چھری پھری تو کیا ہے چھری حلال
گردن مروڑ ڈالی جو بسمل نہ ہو سکا

۴ چھوٹا۔ اٹنگا۔ (فقرہ) یہ درزی جو کپڑا سیتا ہے اوچھا کرتا ہے۔ ۵ کم گہرا۔ خفیف جیسے اوچھا زخم۔ اوچھا برتن اپھلاتا ہے مثل۔ کم ظرف تھوڑی پونجی میں اترا جاتا ہے۔ اوچھا پن۔ (ھ) کم ظرفی۔ (جلال)

سنے میری تڑپ پر خود مرا زخم
کوئی دیکھے یہ اوچھا پن کسی کا

اوچھا زخم۔ خفیف زخم۔ وہ زخم جو گہرا نہ ہو (آتش)

کچھ جو غیرت ہے تو او سفاک کر وار اور بھی
زخم اوچھے ہنستے ہیں منہ پر تری تلوار کے

اوچھا وار۔ اچٹتی ہوئی ضرب جو کاری نہ ہو۔ (نفیس)

نامرد تھے کچھ جنگ میں کد کر نہ سکے وہ
اوچھا سا مرا وار بھی رد کر نہ سکے وہ

وہ اوچھا ہاتھ پڑنا۔ ہلکا ہاتھ پڑنا جس سے چوٹ کم لگے۔ (فقرہ) خیریت ہوئی کہ ہاتھ اوچھا پڑا تھا ورنہ کام تمام ہو گیا ہوتا۔ اوچھی بات۔ ہلکی بات۔ نازیبا بات، نامناسب بات۔ اوچھی تلوار۔ تلوار کا اچٹتا ہوا وار۔ جو خوب کاٹ نہ کرے (اسیر)

اوچھی پڑتی ہے جب کوئی تلوار
دہنِ زخم مسکراتے ہیں

اوچھے کا احسان برا ہوتا ہے۔ کم ظرف کا احسان کبھی نہ لے۔ اوچھے کی پیت۔ اور بالو کی بھیت۔ مثل۔ کم ظرف کی دوستی اور بالو کی دیوار برابر ہے۔ یعنی نہ اس کو قیام نہ اس کو ثبات۔ اوچھے کے گھر کھانا جسم جسم کا طعنہ۔ مثل۔ کم ظرف تھوڑا سا احسان کرکے ہمیشہ طعنے دیا کرتا ہے۔

اُوچھا۔ اوچھا جی۔ اوچھے جی (ھ) واہ۔ اجوہو جیو خوش

چرا نباشد۔ کبھی مذاق سے کبھی کسی بات پر طنز سے کہتے ہیں۔

اُوچھن پوچھن۔ مذکر۔ کھانا کھا چکنے کے بعد برتنوں میں سے جو بچا ہوا نکالا جائے۔

اوخویشتن گم ست کرا رہبری کند جو شخص خود کسی قابل نہیں ہے وہ دوسرے کے لیے کیا کر سکتا ہے۔ (فقرہ) میر صاحب پر خود ہی غائب ہے وہ میری سفارش کیا کریں گے۔ او خویشتن گم الخ۔

اُودا۔ (ھ) صفت مذکر وہ رنگ جسکی سیاہی سرخی مائل ہوتی ہے

اوداہٹ۔ کبودی مائل ہونا۔ اودی۔ صفت مونث۔

اُود بلاؤ۔ (ھ۔ س۔ اُور۔ پانی والا۔ بڑال۔ بلاؤ) بلی سے مشابہ ایک جانور جو اکثر دریا کے کنارے رہتا ہے۔ اور مچھلی مینڈک کھاتا ہے۔

اودھم۔ دیکھو ادھم

اودھو کا لین نہ مادھو کا دین۔ مثل (اودھو۔ کنھیا کا دوست مادھو کنھیا) سب جھگڑوں سے الگ کمال بے فکر رہنے کی جگہ کہتے ہیں۔ کہ نہ کسی کے لینے میں نہ دینے میں)۔ (فقرہ) یہاں کی نوکری کا کیا انت۔ نہ شد کہیں اور محنت مزدوری کرینگے چین سے تو رہیں گے۔ اودھو کا لین نہ مادھو کا دین۔ اپنی نیند سوئیں گے اپنی نیند جاگیں گے۔

اور (ھ۔ س۔ اَپر) اتہرا۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷) میں کبھی فاع اور فعُ کے وزن پر آتا ہے مگر نمبر ۳ میں فعُ ہی کے وزن پر خوبصورت اور زیادہ مستعمل ہے اور نمبر ۸ لغایت ۱۲ فاع ہی کے وزن پر استعمال میں ہے ۱ حرفِ عطف (فقرہ) زندگی کے واسطے پانی اور ہوا دونوں کی اشد ضرورت ہے ۲ پھر (رشک)

غرقِ فرعون میں تھا مردم آبی کا کلام
اور دعوائے خدائی کرے بندہ ہوکر

۳ مگر کی جگہ۔ (امیر)

تذر ہے مسلم اور جو واعظ
ملے دستِ بتانِ نازنیں سے

۴ کسی امر خلاف قیاس پر حیرت اور استعجاب ظاہر کرنے کی جگہ جیسے یہ منہ اور مسالا۔ تم اور شاعری ؎

(جلال)
مجھ کے عشق میں سوا امتحانِ بختِ جلال
تم اور حوصلہ تقدیر آزمائی کا

۵ بلکہ ترقی کے لیے (فقرہ) ہاں ہاں وہ تم سے اچھے ہیں اور نہایت اچھے۔ ۶ کیا نتیجہ ہوا کر۔ (امیر)

چڑھ کے منبر پہ ہوئے واعظ
اور جو سن لے کوئی خطا باقی

۷ بیشک اور ضرور کی جگہ۔ (فقرہ) آج ہم کو کون روک سکتا ہے۔ جائیں اور ضرور جائیں۔ (شوق قدوائی)۔

یہ مجھ کو آفت ہے آئی ہوئی
اندھیرا ہوا اور چڑھائی ہوئی

۸ لازمی نتیجہ ظاہر کرنے کے لیے۔ (فقرہ) حکیم صاحب آئے اور میں اچھا ہوا۔ ۹ زیادہ (فقرہ) اتنی روشنائی کافی نہ ہوگی۔ اور عنایت کیجئے۔ (امیر)

بلائیں لیتے ہی وہ اور ہوگیا وحشی
ہم اپنے ہاتھ سے اپنا نشکار کھو بیٹھے

۱۰ دوسرا۔ (غالب)

جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملیں گے
کیا خوب قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور

(فقرہ) یہ ذکر جانے دو اور باتیں کرو۔ ۱۱ غیر بے بیگانہ (داغ)

لطاف ہیں آپ آپ میں کیا آپ سے نسبت
ہوں لاکھ زمانے میں اگر رشکِ قمر اور

۱۲ نیا۔ خلاف، سابق متغیر ؎

گہ رونے ہو گہ ہنستے ہو گہ چپ گئے نالاں
حال آپ کا ہم دیکھتے ہیں آج ظفر اور

۱۳ آگے کہو۔ پھر۔ اسکے بعد جیسے کوئی سلسلۂ سخن میں رک جائے تو اس سے کہتے ہیں: اور، ۱۴ خلاف برعکس (فقرہ) تم اور سمجھے ہو میرا مطلب اور ہے۔ (انیس)۔

راحت کے دن گزر گئے اب فصل اور ہے
اب یوں بسر کرو جو ہمیشوں کا طور ہے

۱۵ طرفہ، نیا جیسے لو اور سنو (امیر)

گالی بھی گر کیا میں نے تو وہ بُت بولا
قدرت اللہ کی تم اور شکایت میری

یا علاوہ اس کے۔ (جلال)

دل مرا کر کے وہ پامال چلے جاتے ہیں
اور بصد دستِ تاسّف بھی ملے جاتے ہیں

اور ارادے سے دیکھنا۔ ارادہ بدل کر دیکھنا۔ بدنیتی سے دیکھنا۔ (ناسخ)

میں نے دیکھا جو اور ارادے سے
ہنس کے بولے کہ دل نظر بدلی

اور اور۔ غیر۔ بیگانے لیسے دیسے۔ (سحر)

صحبت کا رنگ اور ہے کچھ طور اور ہیں
کوئی ندیموں میں نہیں اور اور ہیں

اور اور باتیں (عجیب عجیب باتیں ۲ کچھ کی کچھ باتیں ۳ مختلف باتیں الٹے بخلاف (آتش)

عرصۂ محشر میں جاتے ہی جہنّم میں پڑا
اور کُٹے یاں ارادہ تھا مجھے فریاد کا

اور بات ہے۔ جدا گانہ امر ہے۔ (غالب)

منہ کی ہے اور بات مگر خوبری نہیں
بھولے سے اس نے سیکڑوں وعدے وفا کیے

اور بھی۔ اور زیادہ۔ (ذوق)

خط پڑھ کے اور بھی وہ ہوا پیچ و تاب میں
کیا جانے لکھ دیا اسے کیا اضطراب میں

اور بھی تم نے سنا عجیب بات کی نسبت کہتے ہیں۔ (داغ)۔

اور بھی تم نے سنا غیر نے کیا کام کیا
اس کے پہلو میں نئی آج تو صورت دیکھی

اور تماشا دیکھو۔ اور تماشا سنو۔ کسی بات پر نہایت تعجب ظاہر کرنے کی جگہ کہتے ہیں۔ (رند)۔

نظر لطف و عنایت سے تو میں در گذرا
آنکھیں دکھلاتے ہیں لو اور تماشا دیکھو

انشا۔ ع میں نے جو کہا یہی ترا عاشق شیدا
اے کانِ ملاحت

فرمانے لگے ہنس کے سنو اور تماشا
تُو شکل یہ صورت

اور تو اور۔ حیرت کی بات یہ ہے۔ اوروں کو جانے دو (سحر) ع

آپ بگڑے ہوئے ہیں بال ہیں بکھرے ہم سے
اور تو اور کمر ہے کئی بل کھائے ہوئے

اور دیکھنا۔ تعجب اور حیرت کی جگہ۔ (شوق قدوائی)۔

غیروں کے ساتھ مجھ پہ بھی ہونے لگے ستم
آٹے کے ساتھ گھن بھی پسا اور دیکھنا

اور رنگ لائی گلہری۔ مثل۔ (ہم) ایسی جگہ حیرت اور استعجاب سے بولتے ہیں جب کوئی نئی بات کسی سے اس کے حوصلے اور طاقت سے بڑھ کے ہو۔ اور سنو۔ نئی سنو۔ اور تماشا دیکھو۔ (انشا) ع

یہ بھی انصاف ہے کچھ سوچو تو اپنے دل میں
تم تو سو کہہ لو مری کچھ نہ سنو اور سنو

اور سے اور ہو جانا۔ حالت پلٹ جانا۔ ترقی یا تنزّل سے۔ (امیر) ع

لُٹ گئے ایسے جفا کار ترے جور سے ہم
چار ہی روز میں کچھ اور ہوئے اور سے ہم

(داغ) ع

گھڑیوں بڑھتا ہے حسینوں کا جمال
اور سے اور ہوئے جاتے ہیں

اور عالم میں ہونا۔ اور رنگ میں ہونا۔ اور کیفیت میں ہونا۔ آپ میں نہ ہونا۔ دوسرے رنگ میں ڈوبا ہونا (ذوق)

تم یہ سب کچھ کہتے کس سے ہو وہ اپنے اور عالم میں ہیں

اور عالم ہو جانا۔ لازم۔ دوسری کیفیت پیدا ہو جانا۔ (اسیر)۔

وسعتِ عالم سے پایا وسعتِ دل کو سوا
بند آنکھیں کیں جو ہم نے اور عالم ہو گیا

اور کو نصیحت اپنے تئیں فضیحت۔ مقولہ۔ اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو اوروں کو نصیحت کرے مگر خود عمل نہ کرے اور کوئی دوسرا شخص۔ رشتہ دار۔ دوست۔ (عالم)۔

ہوکے برہم وہ اُس سے کہنے لگی
مجھوئی تم یا تمہاری اور کوئی

اور کیا۔ (۱) بیشک۔ کسی بات کی تصدیق کرنے اور مان لینے کی جگہ کہتے ہیں (۲) کلمۂ استفہام یعنی اس کے علاوہ۔ اور کیا چاہتے ہو۔ اور کے نام انڈے بچے ہمارے نام کڑک مثل۔ شکایت سے کہتے ہیں۔ یعنی اوروں کے واسطے سب کچھ ہے اور ہمارے لئے مجبوری ظاہر کی جاتی ہے۔ اور گھر دیکھو دوسری جگہ اپنی فکر کرو۔ (داغ) ؎

حضرتِ دل نہیں قرار نہیں
نکلو پہلو سے اور گھر دیکھو

بیشتر فقیر سائل سے کہا جاتا ہے (۲) انکار کی جگہ۔ (اسیر)۔

بن کے سائل گئے جو ہم در پر
ہنس کے بولے کہ اور گھر دیکھو

اور نہیں تو کیا یہی بات تو ہے۔ اور ہوا ہونا۔ لازم دوسری کیفیت ہونا۔ نیا رنگ ہونا۔ (گلزار نسیم)۔

بیماریٔ عشق لا دوا ہے
اس باغ کی اور ہی ہوا ہے

اور ہی۔ دوسرے ڈھنگ کا۔ (ناسخ)۔

یہ خجل ہو گلِ خورشید کہ شبنم ہو جائے
دیکھے عالم جو ترا اور ہی عالم ہو جائے

اور ہی بات ہے۔ تعریف کی جگہ کہتے ہیں۔ نرالی کیفیت ہے۔ عجیب وصف ہے۔ (فقرہ) یوں تو پوری غزل اچھی کہی ہے۔ مگر اس شعر میں اور ہی بات ہے۔ اور ی۔ اس کی چھل اور ہی ہے۔ (رشک)۔

کرے عاشق جو فرمائش تو اور ہی راگ گاتے ہیں
اپج کی لینے لگتے ہیں دوگانے ہیں بجاتے ہیں

اوراد۔ (ع) (ورد کی جمع)۔ مذکر۔ وظایف۔

اوراق۔ (ع)۔ ورق کی جمع۔ (۱) کاغذ کے پرت (۲) درخت کے پتے۔

اُور۔ (ہ) مونث۔ (عم) سمت۔ طرف۔ **اُور** چھور (ہ) مذکر

ابتدا۔ حد کنارہ۔ (فقرہ) بات کیا ہے ساہی کی آنت ہے جس کا اور چھور ہی نہیں۔ برسات میں گھاگرا کا اور چھور ہی نہیں ملتا۔

اوورکوٹ۔ (انگ) مذکر۔ پاؤں تک لمبا کوٹ جو اکثر جاڑوں میں انگریزی پوشاک پہننے والے پہنتے ہیں۔

اُورما۔ (ہ) مذکر۔ سیون کی ایک قسم ہے۔ کپڑے کے دونوں کنارے تلے اوپر رکھ کر اس طرح ڈوب نکالتے ہیں۔ کہ باہر سے پھندا پڑ جاتا ہے۔ (فقرہ) بخیہ کرنے میں دیر ہوگی۔ اُورما کر دو۔ اورما بنانا۔ اورما کرنا (عم) بہت پاؤں مارنے مارتے اُلو کر دینا۔

اورنگ۔ (ف)۔ بالفتح و فتح سوم) مذکر (۱) تخت شاہی۔ (ناسخ)۔

میں ہوں کیا خاک نشیں مور ضعیف
کر دیا موت نے اورنگِ سلیماں خالی

(۲) ایک پھول کا نام ہے اورنگ زیب۔ عالمگیر بادشاہ دہلی کا لقب ہے۔

اوڑھلی لونی تو کیا کرے گا کوئی۔ مثل بے حیا۔ بے شرم کی نسبت بولتے ہیں۔ پیشتر اس جگہ "منہ کی کھی لوئی تو کیا کرے گا کوئی" بولتے تھے۔

اُوڑھ لینا۔ گوارا کرنا۔ اپنے ذمے لے لینا۔ (اسیر)

عشق میں پاس کہاں ذلت و رسوائی کا
اوڑھ لیتا ہوں میں سب کچھ پہ رضائی کی طرح

اوڑھنا۔ (س)۔ اوڑنا۔ ڈھانکنا، متعدی (۱) بدن پر کپڑے ڈالنا۔ (فقرہ) اس طرح چادر نہ اوڑھو۔ (۲) مذکر اوڑھنے کی چیز۔ جیسے چادر، رلائی۔ لحاف وغیرہ بچھونے کے ساتھ مستعمل ہے۔ تنہا اوڑھنا نہیں بولتے ہیں (اسیر) ؎

تیرے وحشی سو رہے ہیں دامن کس دام سے
اوڑھنا ہے دامنِ صحرا بچھونا خاک ہے

اوڑھنا بچھونا کرنا۔ کنایتاً کسی چیز کو ہر وقت استعمال کرنا۔ (شرف)

پاک دامانی ہی کو اوڑھا بچھایا عمر بھر
تیرے کوچے میں کبھی بستر کبھی چادر کیا

اوڑھنا بچھونا بنا لینا۔ کسی چیز کو ہر وقت کام میں لانا۔ (فقرہ) کلکتے والوں نے انگریزی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا ہے۔ **اوڑھنی**۔ (ھ) مونث۔ چھوٹا دوپٹا جیسے لڑکیاں اوڑھتی ہیں۔ ۲ وہ سرخ کارچوبی مسالا ٹکا ہوا دوپٹا جو دلہن کے جوڑے میں لگایا جاتا ہے۔ **اوڑھوں بچھاؤں** اوڑھوں کہ بچھاؤں جہاں کسی بات کے صلے میں صرف تعریف ہی تعریف ہو اور کوئی نفع نہ ہو اس جگہ کہتے ہیں کہ میں صرف تعریف کو لے کر کیا کروں اوڑھوں کہ بچھاؤں (اشار) ؎

لے کے میں اوڑھوں بچھاؤں یا لپیٹوں کیا کروں
روکھی پھیکی ایسی سوکھی مہربانی آپ کی

اوزار۔ (ع بالفتح۔ وزر کی جمع) مذکر۔ آلات، ہتھیار۔ یہ لفظ واحد میں بھی بولا جاتا ہے۔ (فقرہ) اوزار خراب ہو گیا۔

اوس۔ (ھ۔ س۔ اوشیائی)۔ مونث۔ شبنم۔ **اوس پڑنا** لازم ۱ اوس گرنا ۲ افسردگی چھانا، رونق نہ رہنا، بے رونقی برسنا۔ اداسی چھا جانا (مونس)۔

پانی کے عوض ظلم کے تیروں کی جھڑی تھی
گلدستۂ زہرا پہ عجب اوس پڑی تھی!

اوس گرنا، شبنم گرنا۔ (فقرہ) آج کل تو شام ہی سے اوس گرنے لگتی ہے۔ **اوس چاٹے پیاس نہیں بجھتی۔ اوس سے پیاس نہیں بجھتی۔ اوسوں پیاس نہیں بجھتی**۔ مثل زیادہ خواہش میں تھوڑی چیز ملنے کی جگہ کہتے ہیں یعنی اس سے آسودگی نہیں ہوتی۔ (ذوق)۔

سلسبیل آئے اگر خلد میں ہو آب سبیل
کہے نوش کہ بجھتی ہے کہیں اوس سے پیاس

(امیر) ؎

دل کی دو اشک سے نہ نکلی بھڑاس
اوسوں بجھتی نہیں ہے پیاس کہیں

(جرأت) ؎

فقط باتوں سے پلئے تشنۂ وصل آہ کیا تسکیں
کہیں بجھتی بھی ہے پیارے بجھائے پیاس اوسوں سے

(شاد) ؎

آبلوں کو ہوئی خاروں سے جو یاس
بولی شبنم کہ تمہیں کیا ہے ہراس
تو ہی منصف ہو یہ کانٹوں نے کہا!
اوس چاٹے کہیں بجھتی ہے پیاس

اوسان۔ (ھ۔ بالفتح)۔ مذکر۔ حواس۔ **اوسان آنا**۔ (دہلی) لازم ہوش آنا۔ حواس درست ہونا۔ (مومن)۔

تمہیں دیکھ کر جان میں جان آئے
دلِ خود رفتہ کو اوسان آئے

اوسان اڑانا۔ متعدی ہوش اڑانا۔ بدحواس کر دینا۔ (فقرہ) انہوں نے تو یہ خبر سنا کر میرے اوسان اڑا دئے۔ **اوسان اڑنا**۔ لازم۔ (برق)۔

رستم کی رستمی نہ چلے میرے سامنے
اڑ جائیں مجھ کو دیکھ کے اوسان سور کے

اوسان ٹھکانے ہونا۔ لازم۔ حواس درست ہونا۔ (بیخود)

ٹھکانے تمہارے کب اوسان ہیں
اجی میرزا بیکسی پان ہیں!

اوسان جانا۔ لازم ہوش جانا۔ بدحواس ہونا۔ (امیر)

سان پر تیغ لگائی جو مرے قاتل نے
دیکھتے ہی ملک الموت کے اوسان گئے

اوسان خطا ہو جانا لازم۔ حواس بجا نہ رہنا ؎
مصحفی آیا جو وہ کل بزم میں
اپنے تو اوسان خطا ہو گئے

اوسان درست رہنا۔ لازم۔ حواس بجا رہنا ؎
آتا ہے سامنے جو وہ غارت گرِ شکیب
اوسان ہو آنے رہتے ہیں اپنے کہاں درست

اوسان کھو جانا۔ گھبرا جانا۔ (ظفر)۔

نکل جو اپنے گھر میں مہمان وہ کہاں ہیں
جو کھو گئے تھے یارب اوسان وہ کہاں ہیں

اوسان کھو دینا۔ متعدی۔ گھبرا دینا۔ بدحواس کر دینا۔ (شوق)؎

سارے الفت نے کھو دیئے اوسان
ورنہ پہ کہتی میں خدا کی شان

اوسان گُم۔ مونث۔ صفت۔ (عو) بدحواس عورت کی نسبت کہتی ہیں؎

تیری رنگت سے کہیں آنکھ لڑی سچ کہدے
کچھ تو گھبرائی ہوئی پھرتی ہے اوسان گُم

اوسان لے جانا۔ بدحواس کر دینا۔ (میر حسن)۔

چنبا کلی کو دیکھ گئے ہاتھ پاؤں بھول
بالی کی جھونک سب مرے اوسان لے گئی

اوسان میں آنا (عو) ہوش میں آنا۔ (فقرہ) لڑکی اپنے اوسان میں آئے تو کیا بکتی ہے۔ اوسان نہ رہنا۔ لازم۔ ہوش ٹھکانے نہ رہنا۔ (جرأت)۔

اوسان نہیں رہتے جو دیکھ اس کو کہوں کچھ
یوں کہنے کو کہتا ہوں کہ کیا کیا نہ کہوں گا

اوسر۔ (ہ) س اوسر۔ بھینس یا گائے جو گابھن ہونے کی عمر کو پہنچ گئی ہو۔ مونث۔ نوجوان بھینس جس کے بچہ نہ ہوا ہو

اوسر۔ (س۔ اوسر) مونث شور زمین جس میں کچھ پیدا نہ ہوتا ہو۔

اوسر کھیت میں کیسر۔ مثل (کیسر۔ زعفران) بدصورتوں میں خوبصورت نااہلوں میں اہل پیدا ہونے کی جگہ کہتے ہیں۔

اوسط (ع بالفتح و فتحہ سوم) صفت۔ بیچ کا۔ درمیان۔ میانہ۔ ۲ مذکر۔ برابر کا پڑتا۔ (فقرہ) ان کی آمدنی کا اوسط تین ہزار روپے ماہوار ہے (نکالنا کے ساتھ) فقرہ۔ سال بھر کی آمدنی کا اوسط نکال لو۔

اوصاف۔ (ع۔ بالفتح۔ وصف کی جمع) مذکر ۱ کمالات جوہر۔ ہنر (فقرہ) آپ کو بھی اللہ نے کیا کیا اوصاف دیئے ہیں ۲ تعریفیں۔ (محسن)

قد کے اوصاف رکھو یاد نہ بھولو بخدا
سجدۂ سہو نہیں ایسی عبادت میں روا

۳ حالات۔ (فقرہ) یہ آپ کے ساتھ کون بزرگ ہیں ان کے اوصاف بیان کیجیے۔ ۴ عادات۔ اخلاق۔ (فقرہ) ان میں لیاقت ضرور ہے مگر اور اوصاف اچھے نہیں سنے جاتے اس جگہ صفات کا استعمال زیادہ ہے۔

اوصیا۔ (ع۔ بالفتح و کسر سوم)۔ وصی کی جمع۔ وہ لوگ جن کو وصیت کی گئی ہو۔

اوضاع۔ (ع۔ بالفتح جمع وضع کی)۔ مذکر۔ افعال کردار۔ کرتوت۔ (فقرہ) ان کے اوضاع و اطوار خراب ہیں۔

اوقات۔ (ع بالفتح) وقت کی جمع۔ (فقرہ) انسان کو اوقات کی پابندی لازم ہے۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں واحد کی جگہ اور مونث استعمال کیا جاتا ہے ۱ گزارے کی صورت؎

ہے توکّل پر گزر اپنی امیر!
اس کے در کی بھیک پر اوقات ہے

۲ حیثیت، استطاعت، بساط۔ کائنات۔ (امیر)

دل ہی عاشق کی بڑی سوغات ہے
اور کیا بے چارے کی اوقات ہے

۳ ذلت کی جگہ طنز سے کہتے ہیں۔ (فقرہ) تیری اوقات ہی یہ ہے کہ راہ چلتوں کی گالیاں کھایا کرے ۴ زندگی۔ (شوق)۔

کی ترے ہجر نے تلخ سب اوقات
دن کو دن سمجھی اور نہ رات کو رات

۵ گذر بسر۔ حالت۔ (میر حسن)۔

چشم تر رات مجھ کو یاد آئی
اپنی اوقات مجھ کو یاد آئی

اوقات بسر کرنا۔ گزر کرنا۔ زندگی کے دن کاٹنا؎

کام جو کرتے ہیں بیہودہ ظفر کرتے ہیں
ہرزہ گردی میں ہم اوقات بسر کرتے ہیں

اوقات بسری۔ گزر بسر۔ گزرا اوقات۔ (فقرہ) آپ کی عنایت سے اوقات بسری کی صورت نکل آئی فصحا اس جگہ بسر اوقات بولتے ہیں۔ اوقات بھیک پہ ہونا۔ مانگ جانچ کے زندگی بسر ہونا۔ دیکھو اوقات

اوقات تلخ ہونا۔ بری طرح زندگی بسر ہونا (رحیم)

کہتے ہیں تغافل سے مجھے زہر کھلا کر
ان روزوں بہت تلخ ہے اوقات تمہاری

اوقات چلی جانا۔ لازم۔ گزر بسر ہوئے جانا۔ (مصحفی)

خدا کے لطف سے کچھ کچھ ترے کرم سے بھی
چلی ہی جاتی ہے اوقات میری یوں تو مدام

اب استعمال میں بہت کم ہے۔ اوقات خمسہ۔ نماز کے پانچوں وقت سے کنایہ ہے (رشک)

اب ہجر میں مؤذن اوقات خمسہ ہیں
فریاد و آہ و نالہ و شور و فغاں سے ہم

اوقات ضائع کرنا: بے کار کاموں میں وقت کھونا۔ (فقرہ) دو گھڑی بیٹھ کر پڑھا نہیں جاتا۔ اِدھر اُدھر اوقات ضائع کرتے پھرتے ہیں۔ اوقات کاٹنا۔ اوقات بسر کرنا (مومن)

وہ چین سے کاٹے اپنے اوقات
یاں دل کو ہو اضطراب دن رات

اوقات کٹنا۔ لازم۔ (داغ)

کٹتی ہے ہجر یار میں اوقات اس طرح
کوئی کتاب یا کوئی اخبار دیکھ کر

اوقات کھونا۔ اوقات ضائع کرنا (میر حسن)

اسی طرح اوقات کھوتا اُسے
سدا بین سن سن کے رونا اُسے

اوقات کیا ہے۔ حیثیت کیا ہے۔ دیکھو اوقات نمبر ۲

اوقات گزرنا۔ لازم۔ اوقات بسر ہونا (مومن)

کیسے آرام سے گزرتی اوقات
اے کاش کہ میرا دل بھی تجھ سا ہوتا

اوقاف۔ (ع، بالفتح) جمع وقف کی۔

اُوک (ہ) مذکر (دہلی) چلو (داغ)

کب گدائے درِ میخانہ کو عار آتی ہے
اُوک سے پی جو میسر قدحِ مُل نہ ہوا

اُوک چوک۔ بھول چوک۔ اب استعمال میں بھول چوک زیادہ ہے۔ اُکے چُکے۔ بھولے بھٹکے۔ اتفاق سے کبھی کبھی۔

اوکنا (ہ) لازم (عو) قے کرنا (محشر ع)

اوکتی پھرتی ہے گھر گھر میں تمہاری کتیا

اوکھ (ہ۔ س۔ اکش) مونث۔ گنا۔

اوکھلی (ہ۔ س۔ اوکھل) مونث۔ لکڑی یا پتھر کی گہری، گونڈی جو زمین میں گڑی ہوتی ہے اور اس میں غلہ وغیرہ ڈال کر موسل سے کوٹتے ہیں۔

اوکھلی میں سر دینا۔ آپ سے خطرے میں پڑنا۔ وہ امر اختیار کرنا جس میں ضرر کا اندیشہ ہو۔ سخت مصیبت میں پڑنا۔

اوکھلی میں سر دیا تو دھمکوں سے کیا ڈر۔ مثل اس جگہ بولتے ہیں جہاں کسی دھڑکے کے موقع پر بے دھڑک بن کے جرأت کی جائے۔ (جان صاحب)

جب اوکھلی میں سر دیا دھمکوں سے کیا ہے ڈر
سب کو خدا نے جیسا دیا ہے جگر مجھے

اوکھی۔ (ہ) مونث۔ بے جا اور بے موقع بات (فقرہ) کسی کہنے والے نے آپ کو کوئی اوکھی سنائی ہوگی۔ اس کی کسر آپ یاروں سے نکالتے ہیں۔

اوکھیاں آنا:۔ آوازے کسنا۔ طعنہ زنی کرنا

اوکھیاں چھوڑنا۔ آوازے کسنا۔ (شوق قدوائی)

موا اوکھیاں مجھ پہ چھوڑا کیا
پکا کر کلیجے کو پھوڑا کیا

اوکھیاں سنانا۔ متعدی۔ آوازے کسنا۔

اوکھے گوکھے (اصل گوکھے ہے اور اوکھے تابع ہے) ایسے ویسے۔ گنوار۔ دیہاتی۔ احمق۔ بے وقوف۔

اوگرا (ہ۔ اُر۔ بغیر۔ گرا۔ گھی) ابالا۔ بدمزہ کھانا۔ کھانے کی کوئی شے جو نہایت بے مزہ پکی ہو (فقرہ) ماما کو ذرا سلیقہ نہیں ہمیشہ اوگرا پکا کے رکھ دیتی ہے۔

اوگھی (ہ) بالفتح و کسر سوم) مونث۔ وہ لمبی رسی جس کو گھوڑا نکالنے اور سدھانے کے وقت اس کے پیچھے پھٹکارتے ہیں۔

اُدَق (ہ۔ بالفتح وکسر سوم) مونث۔ کار چوبی جوتے کا پتا

اُدَل (ہ۔ ہندی میں مونث ہے۔ امیر مینائی نے امیر اللغات میں مذکر لکھا ہے) ضمانت۔ عزیز کو روپیہ ادا ہونے یا اور کسی وعدے کے ایفا تک ضمانت کے طور پر کسی کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اسی کو اُدل کہتے ہیں (داغ)

آنے کا وعدہ کرتے ہو کیا اس کا اعتبار
بلوا دو اپنی اُدل میں میرے رقیب کو

(دینا رکھنا رہنا لینا کے ساتھ) جرأت

اب قید سے ذرا تو رہائی اُسے تو دے
بے جان اپنی دل کے عوض تجھ کو اُدل دے

(ناصر)

بدگمانی یہ حسینان چگل رکھتے ہیں
جان لینے کے لئے اُدل میں دل رکھتے ہیں

(قلق)

کیا کیا نہیں دُکھ قیدِ مصیبت کے سہے ہیں
برسوں دلِ ناشاد مرا اُدل رہا ہے

(سحر)

ہم کو چھوڑا جو قیدِ گیسو سے
دلِ وحشت زدہ کو اُدل لیا

اُدل میں چول (ہ) بیچ میں موسل (ع) مثل۔ اس جگہ کہتے ہیں جب کسی بات کے ذکر میں کوئی اور بات جس کو اس ذکر سے کچھ مناسبت نہ ہو چھیڑ دی جائے یا ہوتے ہوئے کام میں کوئی اڑنگا لگ جائے۔

اوّل (ع) ۱ ابتدا۔ آغاز (فقرہ) اس کتاب کے اوّل آخر کے چار چار صفحے غائب ہیں ۲ بہتر۔ اعلیٰ۔ افضل (فقرہ) ان سب میں آپ کا خط اوّل ہے ۳ پہلے (گلزار نسیم)

اوّل کہی بدنگاہی اپنی
بعد اس کے وہ سب تباہی اپنی

۴ مقدم۔ پہلا۔ (فقرہ) مختصر ہی سہی مگر اس فن میں یہی کتاب اوّل ہے۔

اوّل آخر مذکر ۱ ابتدا۔ انتہا ۲ (ع) باپ۔ دادا۔ آل اولاد

اوّل اوّل۔ شروع میں۔ پہلے پہل (داغ)

وہ کب لطف کرتے ہیں بے آزمائے
کرم آخر آخر عتاب اوّل اوّل

اوّل خویش بعدہٗ درویش (ف) مقولہ۔ پہلے اپنے اعزا کے ساتھ سلوک کرنا چاہیئے بعد اس کے اغیار سے۔ دیکھو اپنے سے بچے تو اور کو دے۔

اوّل دن سے ۱ ابتدا سے، شروع سے (فقرہ) میں تم کو اوّل دن سے منع کرتا تھا کہ خراب صحبت میں نہ بیٹھو ۲ روزِ پیدائش سے (فقرہ) اس بچے کو اوّل دن سے ماں کا دودھ نہیں ملا۔

اوّل منزل۔ قبر سے مراد ہے (شوق)

دیکھئے کس طرح پڑے گی کل
سخت ہوتی ہے منزلِ اوّل

اوّل منزل پہنچانا۔ قبر میں رکھنا۔ دفن کرنا۔ اوّل منزل بھیجنا۔ لازم (بحر)

تمہارے کوچے میں جو ایڑیاں رگڑتا تھا
سنا ہے منزلِ اوّل وہ ناتواں پہنچا

اوّل منزل کر دینا (ع) دفن کر دینا۔

اوّلین (ف) ۱ پہلا (مومن)

صور کا نفخ اوّلیں انفعال
فتنۂ محشر آخریں انفعال

۲ اگلے لوگ۔ پہلے زمانے والے (ناسخ)

اوّل خیل ائمہ ثانیِ آلِ عبا
مقتدائے اوّلین و آخریں پیدا ہوا

اولا (ہ) مذکر ۱ بخارات جو بلند ہو جاتے ہیں اور زیادہ سردی سے قطرے قطرے جمع ہونے کے بوجھ کر نیچے گرتے ہیں، ان کو اولے کہتے ہیں۔ ۲ شکر یا قند سے لڈو کے مثل گول بناتے اور اکثر اس کا شربت پیتے ہیں ۳ (لکھنؤ) چاول کی بیچ میں کولا میں کر گول گول خشک کر لیتے تھے۔ اس کو کوے کی جگہ چلم میں آگ دکھا کر رکھتے تھے ۴ مجازاً نہایت سرد۔ (فقرہ) اس وقت جاڑے کی نہ پوچھئے ہاتھ

پاؤں اولا ہو رہے ہیں۔

اولا ہو جانا۔ (ع) بدن کے بہت سرد ہو جانے کی جگہ (داغ)

دیکھتا ہے نبض کیا مُردے کی اُلٹے چارہ گر
دم کہاں ہے مجھ میں اولا ہو گیا ہے تن بدن

اولوں ماری فاختہ۔ مُصیبت زدہ اور دکھیا کی نسبت کہتے ہیں۔ **اولے پڑنا۔** لازم۔ اولوں کا گرنا (فقرہ) ہوا خنک ہے کہیں اولے پڑے ہیں۔

اولاد (ع۔ ولد کی جمع) بطور واحد مستعمل ہے۔ مونث ۱؎ بیٹا بیٹی، لڑکے بالے۔ بال بچے (امیر)

مضموں سے پس مرگ مرا نام ہے زندہ
کس کام کی ہے، کام جو اولاد نہ آئی

۲؎ ایک نسل اور ایک خاندان کے لوگ۔ (فقرہ) سادات اولاد رسول ہیں۔ اولاد آدم۔ آدمی۔ انسان۔ اولاد اناث دختری اولاد۔ اولاد ذکور، نرینہ اولاد۔

اولاد کی آنچ بُری ہوتی ہے مثل اولاد کی لمتا کی نسبت بولتے ہیں۔ (شاد)

گر پڑے آنسو تو جل کر شمع نے فریاد کی
یہ مثل سچ ہے بُری ہوتی ہے آنچ اولاد کی

اولا مولا ۱؎ بے وقوف (فقرہ) ان کی نہ کہو وہ اولا مولا ہیں۔ ۲؎ اول جلول (فقرہ) ان کی ایسی ہی اولا مولا باتیں ہیں۔

اُولتی (ھ) مونث۔ سائبان کا وہ کنارہ جہاں سے مینھ کا پانی نیچے گرتا ہے

اولتی کا پانی بلینڈی نہیں چڑھتا۔ (بلینڈی۔ جھونپڑی کی لکڑی) مثل۔ کمینہ شرافت کے مرتبے کو نہیں پہونچ سکتا ہے اور اسی طرح ہر ایک ناممکن امر کی نسبت کہتے ہیں (منتظر)

دل کو اس سرد کے یہ اشک کریں کیا پانی
اُولتی کا تو بلینڈی نہیں چڑھتا پانی

اُولٹا (انگ) مونث۔ ایک قسم کی انگریزی شراب۔

اُول جلول۔ بدسلیقہ۔ بے ڈھنگا۔ بے قرینہ۔ مہمل (داغ)

قاصد مری بات کچھ نہ سمجھا
کیا اُول جلول آدمی ہے

اُول فول بکنا۔ اول فول۔ لغویات۔ سخت سُست بے ہودہ اور لاطائل باتیں کرنا۔ فحش بکنا۔ (شوق)

پہلے غصہ تھا طور تھے بے طور
بکتے تھے اُول فول اور ہی اور

اولما مذکر۔ گرم پانی میں جوش دیا ہوا گوشت

اولما کرنا۔ کھولتے ہوئے پانی سے کھال جُدا کرنا۔

اولما ہونا کھولتے ہوئے پانی سے پوست کا جُدا ہونا (سرور)

گرم آنسو گرے جو آنکھوں سے
اولما ہو گیا بدن میرا

اولوالابصار (ع۔ اولو معنی صاحب۔ حالت رفع میں واؤ کے ساتھ۔ حالت نصب و جر میں ی کے ساتھ عربی میں مستعمل ہے) صاحب بصیرت (تسلیم)

نور بخش دیدۂ معذور ہے دید چمن
کیا تعجب گر بنے چشم اولی الابصار گل

اولوالعزم۔ (ع) باہمت، فراخ حوصلہ۔

اولوالعزمی۔ مونث۔ جرأت۔ ہمت۔ استقلال۔

اَولےٰ (ع) بہت بہتر۔ بہت مناسب، سب سے اچھا فارسیوں نے اولے تر بھی کہا ہے جس میں کلمہ تر زاید ہے (شیخ سعدی) سخاوت بہرحال اَولےٰ تر است۔

اَولویّت (ع) بہتری۔ دیکھو افضلیت۔

اولیا (ع۔ ولی کی جمع) ۱؎ اہل اللہ، خدا رسیدہ ۲؎ مجازاً سیدھے سادے اور بھولے آدمی کی نسبت کہتے ہیں۔ (مرآۃ العروس) بیگم صاحبہ تو اولیا آدمی ہیں۔ اور انھیں کے قدم کے برکت سے گھر چلتا ہے۔ اگرچہ بطور واحد اس کا استعمال کیا گیا ہے۔ مگر اہل تحقیق بطور جمع ہی استعمال کو فصیح جانتے ہیں۔

اُون (ھ۔ س اورنا) مونث۔ پہاڑی بھیڑ اور بکریوں کے بال۔ اُونی۔ صفت۔ پشمی اُون کا۔

اُوْنا (ھ۔ بروزن سُونا، چُرانا، س۔ اون۔ چھوٹا کم۔ ناقص۔ س۲۔ مذکر۔ ایک قسم کی تلوار جو پتلی اور چھوٹی ہوتی ہے (ناسخ)

ہے جو عاشق تیرے ابرو پر ھلال
آگئے سے تیغ اب وہ اُونا ہوگیا

نئے۔ اُردو میں اس کا مخفف اُن مستعمل ہے جیسے انسٹھ، یعنی ایک کم ساٹھ۔

اُونا ہو جانا۔ تلوار کا اتر جانا۔ خراب ہو جانا (رشک)

چاند دیکھا منھ ترا دیکھا نہیں
ماہ نو ابرو سے اُونا ہوگیا

اونبی (ھ) مونث ۱۔ گیہوں کے ہرے۔ کچی بالیوں کو آگ میں بھون کر لیتے ہیں۔ ۲۔ (واؤ مجہول کے ساتھ) وہ خس پوش گڑھا جو جنگلی ہاتھیوں یا اور اسی قسم کے جانوروں کی گرفتاری کے لئے ان کی راہ میں کھودتے ہیں۔

اونٹ (ھ) مذکر اشتر ۲۔ مذاق سے بہت لمبے آدمی کو کہتے ہیں۔

اونٹ برابر ڈیل (ع) دراز قد۔ بے ڈول آدمی۔

اونٹ برابر ڈیل بڑھایا پاپوش بھر عقل نہ آئی۔ مثل۔ کسی بے وقوفی کی بات پر کہتے ہیں کہ اتنے بڑے ہوگئے اور شعور ذرا نہیں۔

اونٹ جب بھاگتا ہے تو پچھم کو۔ مثل۔ ہر ایک اپنی اصل کی طرف رجوع کرتا ہے۔

اونٹ جب پہاڑ کے نیچے آتا ہے تب آپ کو سمجھتا ہے۔ مثل۔ اپنے آپ سے زبردست کا مقابلہ ہونے پر قدر و عافیت معلوم ہوتی ہے۔

اونٹ چڑھے بونٹ مانگے۔ مثل۔ بے موقع۔ بے محل بات کرنے کی جگہ کہتے ہیں۔

اونٹ دیکھے کس کل (کروٹ یا پہلو) بیٹھے۔ مثل۔ کسی معاملے کی نسبت کہتے ہیں کہ دیکھا چاہیئے کیا ظہور میں آئے۔ اور نتیجہ کیا ہو۔ (جرأت)

کیا دکھاتا ہے یہ خرچ بے مہار دل کو، بیٹھتا ہے اونٹ کس کل دیکھئے

اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی۔ مثل (ع) بے ڈھنگے آدمی کی نسبت کہتے ہیں جس کا کوئی قول کوئی فعل ٹھیک نہ ہو، (سرور) چرخ کج رو کے تو حق میں یہ مثل سیدھی ہے

اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی ہے

اونٹ سستا ہے پٹا مہنگا ہے، مثل کہنے کو تو ذرا سے ہیں مگر بڑے بڑوں کے کان کاٹتے ہیں۔

اونٹ سے بڑے اور نام چھوٹے خاں مثل، کہنے کو تو ذرا سے ہیں مگر بڑے بڑوں کے کان کاٹتے ہیں۔

اونٹ کا پاد (عم) گوز شتر کا ترجمہ۔ بے اثر بات۔ بے فائدہ بات بے تکی بات (فقرہ) ان کی بات کیا جیسے اونٹ کا پاد نہ زمین کی نہ آسمان کی۔

اونٹ کٹارا۔ ایک چھوٹا سا خاردار درخت ہے مشہور ہے کہ اس کو اونٹ نہایت شوق سے کھاتے ہیں۔

اونٹ کی پکڑ کتّے کی جھپٹا۔ مقولہ۔ کتا جس وقت جھپٹتا ہے رکتا نہیں اور اونٹ پکڑ لیتا ہے تو چھوڑتا نہیں۔

اونٹ کی چوری نہورے نہورے یا اونٹ کی چوری جھکے جھکے مثل اس جگہ کہتے ہیں جہاں کوئی شخص ایسی برائی کر کے چھپانا چاہے جو چھپ نہ سکتی ہو۔

اونٹ کے منھ کا زیرہ یا اونٹ کے منھ میں زیرہ مثل ۱۔ اس جگہ کہتے ہیں، جہاں بڑے پیٹ والے کو ذرا سی چیز کھانے کو دی جائے (اسیر)

کھا گیا بے فائدہ مجھ کو فلک ؎ اونٹ کے منھ کا میں زیرہ ہوگیا

۲۔ کبھی عام طور پر حاجت کے دیکھتے چیز کے بہت کم ہونے کی جگہ بھی بولتے ہیں (مرآۃ العروس) ماما نے کہا بیوی سیر بھر گوشت کے کبابوں میں نکلے کا وہی اونٹ کے منھ میں زیرہ کیا ہوگا۔

اونٹ گاؤ (ھ) مونث ایک خوبصورت اور خوش قطع جانور جس کی اونٹ کی سی گردن اور آگے کے دونوں پاؤں لمبے اور پیچھے کے کسی قدر چھوٹے ہوتے ہیں۔

اونٹ مکے ہی کو بھاگتا ہے مثل ہر ایک اپنی اصل کی طرف رجوع کرتا ہے

اونٹانا (ھ) متعدی۔ جوش دینا۔ کھولانا (فقرہ) آج جو مکھن نکلا ہے وہ بھی اونٹا لو۔

اونٹنا۔ (ھ) لازم، جوش کھانا۔ کھولنا۔

پاؤں اولا ہو رہے ہیں۔
اولا ہو جانا۔ (عو) بدن کے بہت سرد ہو جانے کی جگہ (داغ)
دیکھنا ہے نبض کیا مُردے کی اُو اے چارہ گر
دم کہاں ہے مجھ میں اولا ہو گیا ہے تن بدن
اولوں ماری فاختہ۔ مصیبت زدہ اور دکھیا کی نسبت کہتے ہیں۔ اولے پڑنا۔ لازم۔ اولوں کا گرنا (فقرہ) ہوا خنک ہے کہیں اولے پڑے ہیں۔
اولاد (ع۔ ولد کی جمع) بطور واحد مستعمل ہے۔ مونث ۱۔ بیٹا بیٹی، لڑکے بالے۔ بال بچے (امیر)
مضموں سے پس مرگ مرا نام ہے زندہ
کس کام کی ہے، کام جو اولاد نہ آئی
۲۔ ایک نسل اور ایک خاندان کے لوگ۔ (فقرہ) سادات اولادِ رسول ہیں۔ اولادِ آدم۔ آدمی۔ انسان۔ اولادِ اناث دختری اولاد۔ اولادِ ذکور، نرینہ اولاد۔
اولاد کی آنچ بُری ہوتی ہے۔ مثل اولاد کی ممتا کی نسبت بولتے ہیں۔ (رشاد)
گر پڑے آنسو تو جل کر شمع نے فریاد کی
یہ مثل سچ ہے بُری ہوتی ہے آنچ اولاد کی
اولا مولا ۱۔ بے وقوف (فقرہ) ان کی نہ کہو وہ اولا مولا ہیں۔ ۲۔ اول جلول (فقرہ) ان کی ایسی ہی اولا مولا باتیں ہیں۔
اُولتی (ھ) مونث۔ سائبان کا وہ کنارہ جہاں سے مینھ کا پانی نیچے گرتا ہے
اولتی کا پانی بلینڈی نہیں چڑھتا۔ (بلینڈی۔ جھونپڑی کی لکڑی) مثل۔ کمینہ۔ شرافت کے مرتبے کو نہیں پہونچ سکتا ہے اور اسی طرح ہر ایک ناممکن امر کی نسبت کہتے ہیں (منتظر)
دل کو اس سرو کے یہ اشک کریں کیا پانی
اُولتی کا تو بلینڈی نہیں چڑھتا پانی
اَوُلڈ ٹام (انگ) مونث۔ ایک قسم کی انگریزی شراب۔
اَوُل جلول۔ بدسلیقہ۔ بے ڈھنگا۔ بے قرینہ۔ مہمل (داغ)
قاصد مری بات کچھ نہ سمجھا
کیا اَوُل جلوُل آدمی ہے
اَوُل فوُل بکنا۔ اول فول۔ لغویات۔ سخت سُست بے ہودہ اور لاطائل باتیں کرنا۔ فحش بکنا۔ (شوق)
پہلے عصمت تھا طور تھے بے طور
بکتے تھے اَوُل فول اور ہی اور
اولما مذکر۔ گرم پانی میں جوش دیا ہوا گوشت
اولما کرنا۔ کھولتے ہوئے پانی سے کھال جُدا کرنا۔
اولما ہونا۔ کھولتے ہوئے پانی سے پوست کا جدا ہونا (سرور)
گرم آنسو گرے جو آنکھوں سے
اولما ہو گیا بدن میرا
اولوالابصار (ع۔ اولو بمعنی صاحب۔ حالت رفع میں واؤ کے ساتھ۔ حالت نصب و جر میں ی کے ساتھ عربی میں مستعمل ہے) صاحبِ بصیرت (تسلیم)
نور بخش دیدۂ معذور ہے دیدِ چمن
کیا تعجب گر بنے چشمِ اولی الابصار گل
اولوالعزم۔ (ع) باہمت، فراخ حوصلہ۔
اولوالعزمی۔ مونث۔ جرأت۔ ہمت۔ استقلال۔
اَولےٰ (ع) بہت بہتر۔ بہت مناسب، سب سے اچھا فارسیوں نے اولےٰ تر بھی کہا ہے۔ جس میں کلمۂ تر زائد ہے (شیخ سعدی) سخاوت بہرحال اَولےٰ تراست۔
اَولویت (ع) بہتری۔ دیکھو افضلیت۔
اولیا (ع۔ ولی کی جمع) ۱۔ اہل اللہ، خدا رسیدہ ۲۔ مجازاً سیدھے سادے اور بھولے آدمی کی نسبت کہتے ہیں۔ (مرأۃ العروس) بیگم صاحبہ تو اولیا آدمی ہیں۔ اور انھیں کے قدم کی برکت سے گھر چلتا ہے۔ اگرچہ بطور واحد اس کا استعمال کیا گیا ہے۔ مگر اہلِ تحقیق بطور جمع ہی استعمال کو فصیح جانتے ہیں۔
اُون (ھ۔ س اورنا) مونث۔ پہاڑی۔ بھیڑ اور بکریوں کے بال۔ اُونی۔ صفت۔ پشمی اُون کا۔

اُونا (ھ) بروزن سُونا، چونا۔ س - اون - چھوٹا۔ کم - ناقص ۲ - مذکر - ایک قسم کی تلوار جو پتلی اور چھوٹی ہوتی ہے (ناسخ)

ہے جو عاشق تیرے ابرو پر ھلال
آگے تھا تیغ اب وہ اُونا ہوگیا

۳ - اُردو میں اس کا مخفف اُن مستعمل ہے جیسے انسٹھ، یعنی ایک کم ساٹھ۔

اونا ہوجانا - تلوار کا اتر جانا - خراب ہوجانا (رشک)

چاند دیکھا منہ ترا دیکھا نہیں
ماہ نو ابرو سے اُونا ہوگیا

اونبی (ھ) مونث ۱ - گیہوں کے ہوے - کچی بالیوں کو آگ میں بھون کر لیتے ہیں - ۲ (واؤ مجہول کے ساتھ) وہ خس پوش گڑھا جو جنگلی ہاتھیوں یا اور اسی قسم کے جانوروں کی گرفتاری کے لئے ان کی راہ میں کھودتے ہیں۔

اونٹ (ھ) مذکر ۱ - شتر ۲ - مذاق سے بہت لمبے آدمی کو کہتے ہیں

اونٹ برابر ڈیل (ع) دراز قد - بے ڈول آدمی۔

اونٹ برابر ڈیل بڑھایا پاپوش بھر عقل نہ آئی - مثل - کسی بے وقوفی کی بات پر کہتے ہیں کہ اتنے بڑے ہوگئے اور شعور ذرا نہیں۔

اونٹ جب بھاگتا ہے تو پچھم کو - مثل - ہر ایک اپنی اصل کی طرف رجوع کرتا ہے۔

اونٹ جب پہاڑ کے نیچے آتا ہے تب آپ کو سمجھتا ہے - مثل - اپنے آپ سے زبردست کا مقابلہ ہونے پر قدر و عافیت معلوم ہوتی ہے۔

اونٹ چڑھے بونٹ مانگے - مثل - بے موقع - بے محل بات کرنے کی جگہ کہتے ہیں۔

اونٹ دیکھئے کس کل (کروٹ یا پہلو) **بیٹھے** - مثل - کسی معاملے کی نسبت کہتے ہیں کہ دیکھا چاہیئے کیا ظہور میں آئے - اور نتیجہ کیا ہو - (جرأت)

کیا دکھاتا ہے یہ خرچ بے مہار ہو ؎ بیٹھتا ہے اونٹ کس کل دیکھئے

اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی - مثل (ع) بے ڈھنگے آدمی کی نسبت کہتے ہیں جس کا کوئی قول کوئی فعل ٹھیک نہ ہو، (مسرور) چرخ کج رو کے توحق میں یہ مثل سیدھی ہے

اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی ہے

اونٹ سستا ہے پٹا مہنگا ہے - مثل کہنے کو تو ذرا سے ہیں مگر بڑے بڑوں کے کان کاٹتے ہیں۔

اونٹ سے بڑے اور نام چھوٹے خاں مثل، کہنے کو تو ذرا سے ہیں مگر بڑے بڑوں کے کان کاٹتے ہیں۔

اونٹ کا پاد (ع) گوزشتر کا ترجمہ - بے اثر بات - بے فائدہ بات - بے تکی بات (نقرہ) ان کی بات کیا جیسے اونٹ کا پاد نہ زمین کی نہ آسمان کی۔

اونٹ کٹارا - ایک چھوٹا سا خاردار درخت ہے مشہور ہے کہ اس کو اونٹ نہایت شوق سے کھاتے ہیں۔

اونٹ کی پکڑ کتے کی جھپٹا - مقولہ - کتا جس وقت جھپٹتا ہے رکتا نہیں اور اونٹ پکڑ لیتا ہے تو چھوڑتا نہیں۔

اونٹ کی چوری نہورے نہورے یا اونٹ کی چوری جھکے جھکے مثل اس جگہ کہتے ہیں جہاں کوئی شخص ایسی برائی کر کے چھپانا چاہے جو چھپ نہ سکتی ہو۔

اونٹ کے منہ کا زیرہ یا اونٹ کے منہ میں زیرہ مثل ۱ - اس جگہ کہتے ہیں، جہاں بڑے پیٹ والے کو ذرا سی چیز کھانے کو دی جائے (اسیر)

کھا گیا بے فائدہ مجھکو فلک ؎ اونٹ کے منہ کا میں زیرہ ہوگیا

۲ - کبھی عام طور پر حاجت کے دیکھتے چیز کے بہت کم ہونے کی جگہ بھی بولتے ہیں (مرأۃ العروس) ماما نے کہا بیوی، سیر بھر گوشت کے کبابوں میں نکلے کا وہی اونٹ کے منہ میں زیرہ کیا ہوگا۔

اونٹ گاؤ (ھ) مونث ایک خوبصورت اور خوش قطع جانور جس کی اونٹ کی سی گردن اور آگے کے دونوں پاؤں لمبے اور پیچھے کے کسی قدر چھوٹے ہوتے ہیں۔

اونٹ مکے ہی کو بھاگتا ہے مثل ہر ایک اپنی اصل کی طرف رجوع کرتا ہے

اونٹانا (ھ) متعدی - جوش دینا - کھولانا (نقرہ) آنچ جو کھن نکلا ہے وہ بھی اونٹا لو۔

اونٹنا - (ھ) لازم، جوش کھانا - کھولنا۔